

امام اعظم کی 15 مسانید کا جامع نسخہ و بیات کے متن کی تفصیلی فہرست کے ساتھ

جامع المسانید

مسانید الامام الاعظم
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت فارسی

جمع و ترتیب ابو المود محمد بن محمد بن الخوارزمی

ترجمہ ابو العلاء محمد بن الدین جہانگیر
لہو اللہ تعالیٰ و مبارک ایاہ و لیلہ

جلد
اول

پروگریسو بکس

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

@zohaibhasanattari

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زohaib حسن عطاری

شرفِ انتساب

مخدومِ اُمم سید علی ہجویری

المعروف بہ

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

خاکِ پنجاب از دمِ او زندہ گشت
صبحِ ما از مہرِ او تابندہ گشت

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کا بے حد و شمار شکر ہے کہ اس نے ہمیں یہ عظیم نعمت عطا کی کہ ہمیں اپنے سب سے زیادہ محبوب نبی کی اُمت میں پیدا کیا اور ہم پر مزید یہ فضل کیا کہ اُس نے ہمیں اپنے پیارے دین کی تعلیمات کی نشر و اشاعت کے حوالے سے خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا کی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، آپ کے اصحاب اور آپ کی آل پر درود و سلام نازل کرے۔ اُمتِ مسلمہ کے ہر عالم اور ہر فقیہ، ہر زاہد اور ہر صوفی بلکہ ہر خاص و عام مسلمان پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کا نزول کرے۔

——***

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کا ادارہ پروگریسو بکس ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کی خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ اب تک مختلف اسلامی علوم و فنون سے متعلق کئی کتابیں دیدہ زیب انداز میں شائع ہو کے قارئین تک پہنچ چکی ہیں۔ جن میں سے زیادہ تر کتابیں ایسی ہیں جن کا اُردو ترجمہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا اور کچھ ایسی کتابیں بھی ہیں جن کے تراجم پہلے ہوئے لیکن ہم نے اس کی ترتیب و تہذیب، تحقیق و تخریج اور ظاہری رعنائی و دلکشی کے حوالے سے جو خدمت کی اسے اہل علم کی طرف سے بڑی پذیرائی ملی۔

ہم نے جو کتابیں پچھلے کچھ عرصے میں شائع کی ہیں ان میں نمایاں نام قصیدہ بردہ شریف کی شرح جو خرپوتی کے نام سے معروف ہے صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، مسند ابوداؤد طیالسی، معجم صغیر، معجم اوسط، معجم کبیر، مسند ابویعلیٰ، راسخ الحدیث و منسوخہ وغیرہ کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

اس وقت ہم اہل علم کی خدمت میں ایک اور تحفہ پیش کر رہے ہیں جو ایک طرف علم حدیث کے روایتی طلباء کے لئے ایک عظیم نعمت ہے تو دوسری طرف علم فقہ میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے بھی ایک اہم مآخذ کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ ان مسانید کا مجموعہ ہے جو مختلف زمانوں کے ائمہ نے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے روایت کی ہیں۔ مختلف کتابوں اور قلمی نسخوں کی شکل میں بکھری ہوئی ان روایات کو امام خوارزمی نے ایک ہی جگہ اکٹھا کیا اور ان میں حذف و تکرار کو ختم کیا اور پھر انہیں قارئین کی سہولت کے لئے فقہی ترتیب کے مطابق مرتب کر کے اُمت کے سامنے پیش کر دیا۔ کتاب کا مرتب کون ہے اور اس کی اہمیت کیا ہے؟ اس کے بارے میں آئندہ صفحات میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

——***

یہ کتاب بہت عرصہ پہلے ہندوستان سے شائع ہوئی تھی پھر اسی کی عکسی نقل عالمِ عرب سے شائع ہوتی رہی اس کے بعد عالمِ عرب کے مشہور اشاعتی ادارے دارالکتب العلمیہ بیروت نے اس کتاب کے متن کی تصحیح اور روایات کی تخریج کے ہمراہ اسے دو جلدوں میں شائع کیا۔ اسی شائع شدہ نسخے کی عکسی نقل مکتبہ حنفیہ کوئٹہ سے شائع ہوئی اور اسی عظیم کتاب کا ترجمہ اس وقت ہم آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

...—...—...

کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اس بات کی ضرورت تھی کہ کتاب کے ترجمے کی خدمت کسی ایسے اہل علم کے سپرد کی جائے جو احادیث و آثار کی زبان و محاورے، اسلوب بیان، الفاظ و تراکیب کی ساخت سے بخوبی واقف ہوتا کہ اردو پڑھنے والے قاری تک اصل کتاب کا مضمون اور اس کی معلومات صحیح طور پر منتقل ہو سکے۔ اس لئے اس خدمت کے لئے ادارے کی انتظامیہ نے علامہ ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ کا انتخاب کیا جو اس سے پہلے کئی کتب احادیث کے ترجمہ کی خدمت سرانجام دے چکے ہیں۔

کتاب کی باطنی خوبیوں کے ہمراہ ادارے نے اس کی ظاہری دلکشی کی طرف بھی پوری توجہ کی تاکہ اس کی ظاہری صورت اس کی علمی اہمیت و قدر و قیمت کے مطابق ہو۔ ہم اپنی اس کوشش میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس کتاب کے انوار و برکات سے خود بھی فیض یاب ہوں اس کے بارے میں دوسروں کی رہنمائی بھی کریں اور اس سے استفادہ کرتے ہوئے کتاب کے مصنف، مترجم، محقق کے ہمراہ ادارہ اور اس کی انتظامیہ و متعلقین کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

چوہدری غلام رسول

چوہدری شہباز رسول

چوہدری جواد رسول

چوہدری شہزاد رسول

حدیثِ دول

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے اور اس کی حمد بیان کرنا ہی سب سے بڑی سمجھ داری ہے۔ وہ اپنی ذات کی عظمت اور صفات کی خوبیوں کے حوالے سے انسانی عقل و فہم سے ماورا ہے۔ صرف اس کی صفات کے مظاہر کے ذریعے اس کے بارے میں آگاہی حاصل کی جاسکتی ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود و سلام نازل ہو جو تمام انبیاء و مرسلین کے ”امام اعظم“ ہیں۔ اپنے پروردگار کی عطا سے دنیا و آخرت کی تمام نعمتوں کے ”مالک“ ہیں۔ اور اپنے پروردگار کے علم کے تحت قیامت کے دن گناہگاروں کے ”شافع“ ہوں گے۔ جن کے نام مبارک ”احمد“ کے ہمراہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کی آمد کی بشارت اپنے ماننے والوں کو دی تھی۔ آپ ﷺ کے ہمراہ آپ کے اصحاب و آل آپ کی امت کے علماء و مشائخ اور قیامت تک آنے والے تمام مؤمنین و مومنات مسلمات پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

——***

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کے تحت ہم نے اسلامی علوم و فنون کی روایتی تعلیم حاصل کی اور پھر ان علوم و فنون کی ترجمہ و تصنیف کی شکل میں خدمت کے کام کی طرف متوجہ ہوئے۔ ہماری یہ خدمت جب برادران اسلام کے ہاتھوں تک پہنچی تو انہوں نے اپنی نیک دعاؤں میں ہمیں بھی یاد رکھنا شروع کیا اور ان کی انہی پر خلوص دعاؤں کی برکت یوں ظاہر ہوئی کہ ہمیں اس شعبہ میں مزید کام کرنے کے اسباب و وسائل میسر آتے چلے گئے۔ یہ اسباب و وسائل ایک طرف سے مادی حیثیت رکھتے تھے اور دوسری طرف سازگار ماحول، صحت، ذہنی و جسمانی پریشانیوں اور تکالیف کا نہ ہونا بھی تصنیف و تالیف کے کام کے لئے بنیادی وسیلے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس پہ مزید نعمت یہ حاصل ہوئی کہ ہم نے ایک ایسے زمانے میں کام کا آغاز کیا جب کتاب کو تصنیف کر لینے کے بعد اس کی اشاعت تک کے تمام مراحل تیز رفتار ترقی یافتہ اور آسان ہو گئے۔ اس میں متن کی کتابت، تصحیح، اشاعت، جلد بندی وغیرہ سبھی چیزیں شامل ہیں۔

——***

اس وقت ہم آپ کی خدمت میں ”جامع المسانید“ کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں اس کتاب کو چھٹی صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے مشہور حنفی فقیہ شیخ ابو مؤید محمد بن محمود خوارزمی نے ترتیب دیا ہے۔ اس کی صورت یوں ہوئی کہ مختلف مشائخ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے منقول روایات کو ”مسند“ کی شکل میں مرتب کیا اور ان مسانید کی نسبت ان مرتب کرنے والے افراد کی طرف ہی ہوئی۔ ان میں

سے دو مسانید زیادہ مشہور ہوئیں ایک مسند اصفہانی اور دوسری مسند حارثی، یہ مسند حارثی وہی کتاب ہے جس میں سے مکررات کو حذف کر دیا گیا اور اسے فقہی ترتیب پر مرتب کیا گیا اور یہ ہمارے ہاں برصغیر پاک و ہند میں ”مسند امام اعظم“ کے نام سے معروف ہے۔ یاد رہے کہ مسند اصفہانی اور مسند حارثی یہ دونوں مسانید اپنی اصل شکل میں عالم عرب سے شائع ہو چکی ہیں۔ مختصر یہ کہ امام خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے 15 مختلف مسانید کے نسخے حاصل کئے اور پھر ان میں سے مکرر روایات اور اسانید کو حذف کر کے انہیں ایک مجموعے کی شکل میں مرتب کیا۔ اور اس کا نام ”جامع المسانید“ تجویز کیا۔

...—...—...

اس کتاب کا ترجمہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ہم نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اوپر کی سند کا ترجمہ روایات کے متن کے ترجمے کے ہمراہ دیا ہے اور عربی متن میں ذیلی سرخی کے اضافے کے ذریعے سند کے الفاظ اور متن کے الفاظ کے درمیان فرق واضح کر دیا ہے۔ امام خوارزمی نے مسانید کے مرتبین کی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تک اسناد بھی مکمل نقل کی ہیں۔ ہم نے صرف ان کا ترجمہ یہاں دیا ہے۔ البتہ ان کے درمیان میں جس مقام پر امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کا بیان کردہ کوئی فقہی اصول یا کوئی فقہی جزئی مذکور تھی وہاں ہم نے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے اصل الفاظ کا عربی متن اور پھر اس کے بعد اس کا ترجمہ دیا ہے۔

...—...—...

اس کتاب کی تیاری کے دوران جن احباب کا تعاون شامل حال رہا میں ان سب کا شکر گزار ہوں جن میں سر فہرست برادر مکرم خرم زاہد ہیں جنہوں نے تصنیف و تالیف کے لئے سازگار ماحول فراہم کیا، محترم قاضی ساجد درانی جنہوں نے متن کی تصحیح کے حوالے سے معاونت کی۔ محترم زاہد اقبال جنہوں نے مسودے کی کمپوزنگ کی۔ اور برادر م جواد رسول جنہوں نے کتاب کی نشر و اشاعت کا بندوبست کیا اور انہوں نے ہی مجھے اس خدمت کی طرف متوجہ کیا تھا۔

...—...—...

شکرگزاری کے اظہار میں ایک بڑا حصہ میرے والدین اور اساتذہ و مشائخ کے لئے بھی ہے جن کی تعلیم و تربیت کی بدولت میں اس لائق ہو سکا کہ اس خدمت کو سرانجام دے سکوں۔

سب سے آخر میں حامد یزدانی کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے۔

کچھ نہ بادل سے جب امید رہی دشت نے سوئے چشم تر دیکھا

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

فہرست مضامین

﴿روایات کے مضامین کے بارے میں تفصیلی فہرست جلد کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں﴾

۳	شرف انتساب
۵	عرض ناشر
۷	حدیث دول
۱۹	جامع المصنف
۲۱	نبی اکرم ﷺ تک مترجم کی سند
۲۳	امام اعظم رحمہ اللہ
۲۵	امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
۲۸	ابن تیمیہ کا بیان
۲۹	امام ائمۃ الفقہاء
۲۹	۱۷۰ ائمہ کی تعریف
۳۰	بیداری کے پہاڑ
۳۰	دس مزید افراد
۳۰	تعریف کا حد تو اتر کی زیادہ سے زیادہ حد تک پہنچنا
۳۱	لوگ اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں
۳۲	امام صاحب سے بعض محدثین کا تعصب
۳۲	ابن حبان کا تعارف
۳۲	امام صاحب کا تذکرہ سب سے طویل کرنا
۳۲	ابن حبان کے الفاظ
۳۵	ابن حبان کی نقل کردہ تنقیدی روایات
۳۷	ابن حبان کی جرح پر ذہبی اور ابن حجر کا تبصرہ

۳۷	شیخ ابو غندہ کا تبصرہ
۳۸	غفلت کا شکار مشائخ
۳۹	امت محمدیہ گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی
۴۰	امام اعظم کے بارے میں امام ابو داؤد کی رائے
۴۱	متاخرین اہل علم کا طرز عمل
۴۲	امام اعظم کے مناقب میں متاخرین کی تصانیف
۴۲	متاخرین کا امام اعظم پر جرح سے اعراض
۴۳	متاخرین کا خراج تحسین
۴۳	سمعی کا بیان
۴۵	ابن تیمیہ کا قول
۴۶	ذہبی کا بیان
۴۸	ابن کثیر کا بیان
۴۹	سبکی کا بیان
۴۹	بیہقی کا بیان
۵۰	ابوزہرہ کا بیان
۵۰	امام صاحب کی مخالفت کے اسباب
۵۱	امام اوزاعی کا واقعہ
۵۲	امام اعظم کا عقیدہ
۵۶	ایک جامع اصول
۵۸	زاہد الکوثری کی تحقیق
۵۸	ارجاء کی تحقیق
۶۲	امام اعظم کی تعریف
۶۲	امام شافعی کے کلمات
۶۵	مسلک حنفی کا پھیلاؤ
۶۵	وجہ تالیف
۶۵	مسانید کا اجمالی تعارف
۶۶	طرز تالیف و ترتیب
۶۷	خلیفہ مامون الرشید کا خراج تحسین

۷۱	کتاب کا اجمالی تعارف
۷۳	کتاب کی مزید وضاحت
۷۴	کتاب کا اجمالی تعارف
	امام اعظم کے کچھ انفرادی فضائل کا تذکرہ
۷۴	کتاب کا اجمالی تعارف
۷۵	کتاب کا اجمالی تعارف
۷۸	صحابہ ابوسلیمان کا بیان
۷۸	کتاب کا اجمالی تعارف
۷۹	امام اعظم کا خواب اور اس کی تعبیر
۸۰	امام جعفر صادق کی پیش گوئی
۸۱	امام شافعی کا حصول تبرک
۸۱	صدر الائمہ کے اشعار
۸۲	تیسری قسم:
۸۲	امام اعظم کا سن پیدائش
۸۳	آپ کی پیدائش، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ہوئی
۸۳	تیسری قسم
۸۴	امام اعظم کا صحابہ کرام سے روایت کرنا
۸۴	پیدا قول
۸۴	حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
۸۵	حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت
۸۵	حضرت عبداللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت
۸۶	حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت
۸۶	حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت
۸۷	حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت
۸۷	سیدہ عائشہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے روایت
۸۸	حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی تحقیق
۸۸	امام بیہم نخعی کا قول
۸۸	مگر صحابہ کرام سے روایت کی تحقیق

۸۹	چوتھی قسم
۸۹	اعمش کا امام اعظم کی طرف رجوع کرنا
۹۰	اعمش اور امام ابو یوسف کا مذاکرہ
۹۰	اعمش کے توصیفی کلمات
۹۱	امام شعبی کا امام اعظم سے مذاکرہ
۹۲	اعمش کو تلقین
۹۳	پانچویں قسم
۹۳	امام اعظم سے اکابرین کا روایت کرنا
۹۴	عاصم بن ابوالخوہ کی تعریف
۹۴	730 مشائخ کا تذکرہ
۹۴	چھٹی قسم
۹۵	ابو جعفر منصور کا واقعہ
۹۵	ساتویں قسم
۹۵	امام اعظم کے ارشد تلامذہ
۹۷	امام اعظم کا طرز تحقیق
۹۷	امام صاحب غلطی کیسے کر سکتے ہیں؟
۹۸	آٹھویں قسم
۹۸	علم شریعت کی تدوین
۹۹	جوز جانی کا واقعہ
۹۹	قاضی ابن مرتج کا واقعہ
۱۰۰	ابو بکر رازی کا بیان
۱۰۰	امام شافعی کا قول
۱۰۰	یحییٰ بن سعید قطان کا قول
۱۰۱	نویں قسم
۱۰۱	علماء پر خرچ کرنا
۱۰۱	امام اعظم حقیقی زاہد ہیں
۱۰۲	دسویں قسم
۱۰۲	عبدہ قضا کی پیشکش

۱۰۲	کے نقل کردہ مطاعن اور جوابات
۱۰۳	
۱۰۴	
۱۰۶	
۱۰۶	
۱۰۷	
۱۰۷	
۱۰۸	مساجد پر الزام بے بنیاد ہے
۱۰۸	ترک قیاس کی پہلی مثال
۱۰۸	ترک قیاس کی دوسری مثال
۱۰۹	ترک میں ترجیح
۱۰۹	ترک روایت
۱۰۹	
۱۱۰	ترک وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا
۱۱۰	ترک وضو کے مرنے سے پانی کا نجس ہونا
۱۱۱	ترک وضو کا حکم
۱۱۲	ترک وضو کا نجس ہونا
۱۱۲	ترک وضو کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا
۱۱۳	ترک وضو میں سر کے مسح میں تکرار
۱۱۳	ترک وضو کی نماز جلدی ادا کرنا
۱۱۴	ترک وضو نماز روشنی میں ادا کرنا
۱۱۴	ایک موضوع روایت
۱۱۵	ترک وضو سے مراد کیا ہے؟
۱۱۵	ترک وضو میں "بسم اللہ" کو پست آواز میں پڑھنا
۱۱۶	ترک وضو میں سورہ فاتحہ کی تلاوت
۱۱۷	ترک وضو کے کلمات
۱۱۸	ترک وضو میں (رکعات کی تعداد میں) شک ہونا

۱۱۸	قنوت نازلہ پڑھنا
۱۱۹	مکروہ اوقات میں نماز جنازہ کی ادائیگی
۱۱۹	گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ
۱۲۰	روزے کی حالت میں کھینے لگانا یا لگوانا
۱۲۰	حج قرآن کا افضل ہونا
۱۲۱	حالت احرام میں نکاح
۱۲۱	شفعہ کے احکام
۱۲۲	نکاح اور نوافل
۱۲۲	نکاح میں ولی کا حکم
۱۲۳	نکاح میں مہر کا تعین
۱۲۳	طلاق کا حکم
۱۲۳	دانت کا قصاص
۱۲۵	مشرکین کا قتل
۱۲۵	کتے کے شکار کا حکم
۱۲۶	ذوی سہام
۱۲۶	خطیب کا بیان، محض افتراء ہے
۱۲۷	امام اعظم کی عربیت دانی
۱۲۷	ابن جوزی کا جواب
۱۲۷	الجامع الکبیر کے مسائل کی شہادت
۱۲۸	ائمہ نحو کی گواہی
۱۲۸	ابن عیاش کی روایت
۱۲۸	ابن عیاش پر طعن
۱۲۹	آل رسول سے محبت
۱۲۹	امام صاحب کا مسائل میں رجوع
۱۲۹	حق کی طرف رجوع بہتر ہے
۱۲۹	امام شافعی سے موازنہ
۱۲۹	رجوع قابل مذمت نہیں ہے

۱۳۰
۱۳۰
۱۳۰
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۱
۱۳۱
۱۳۱
۱۳۱
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۲
۱۳۲
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۸
۱۳۸
۱۳۹

۱۳۹	اس کے دو جواب
۱۴۰	امام صاحب کی تعریف میں خواب
۱۴۰	میت کا کفن حاصل کرنا
۱۴۰	کفر سے توبہ کروایا جانا
۱۴۱	طاعنین کی تعریف
۱۴۱	سفیان ثوری کا واقعہ
۱۴۲	خارجیوں کا توبہ کروانا
۱۴۲	کرخی کا قتل کردہ واقعہ
۱۴۲	امام احمد کا واقعہ
۱۴۳	امام ابو حنیفہ کے اخلاق
۱۴۳	امام عبدالرزاق کا بیان
۱۴۵	دوسرا باب:

ان مسانید کے مرتبین تک ہماری اسناد کا تذکرہ

۱۴۵	پہلی مسند: "مسند حارثی"
۱۴۶	دوسری مسند: "مسند طلحہ"
۱۴۷	تیسری مسند: "مسند ابن مظفر"
۱۴۷	چوتھی مسند: "مسند ابو نعیم اصفہانی"
۱۴۸	۵ ویں مسند: "مسند ابو بکر محمد بن عبدالباقی"
۱۴۸	۶ ویں مسند: "مسند جر جانی"
۱۴۹	۷ ویں مسند: "مسند لؤلؤی"
۱۴۹	۸ ویں مسند: "مسند ابوالحسن"
۱۵۰	۹ ویں مسند: "مسند کلائی"
۱۵۰	۱۰ ویں مسند: "مسند ابن خسرو"
۱۵۱	۱۱ ویں مسند: "مسند قاضی ابویوسف"
۱۵۱	۱۲ ویں مسند: "مسند امام محمد"
۱۵۲	۱۳ ویں مسند: "مسند حماد"
۱۵۲	۱۴ ویں مسند: مسند امام محمد (مسند ثانی)
۱۵۳	۱۵ ویں مسند: "مسند سعدی"

۱۵۵ _____ تیسرا باب:

ایمان کے بارے میں روایات

۱۵۶ _____ پہلی فصل: نسیوں کی ترغیب دینا اور برائیوں سے منع کرنا

۲۱۹ _____ دوسری فصل: ایمان، تضاد قدر کی تصدیق، شفاعت اور دیگر امور کا بیان

۳۰۳ _____ تیسری فصل: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے، نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کی پیروی کرنا

۳۱۰ _____ چوتھی فصل: فضائل کے بارے میں ہے

۳۲۹ _____ چوتھا باب:

طہارت کے بارے میں روایات

۳۵۰ _____ پہلی فصل: وضو اور تیمم کا طریقہ

۳۶۷ _____ دوسری فصل: جو چیزیں وضو اور تیمم کو لازم کرتی ہیں نیز حدیث کے احکام

۳۸۴ _____ تیسری فصل: جو چیزیں غسل کو واجب کرتی ہیں اور جنابت کے احکام

۴۰۸ _____ چوتھی فصل: پانیوں اور نجاستوں کا بیان

۴۱۷ _____ پانچویں فصل: مسوزوں اور دیگر چیزوں پر مسح کرنے کا بیان

۴۳۳ _____ چھٹا باب:

نماز کے بارے میں روایات

۴۴۴ _____ پہلی فصل: نماز کے اوقات، قبلہ اور اذان کا بیان

۴۵۵ _____ دوسری فصل: قرأت کرنے، قنوت پڑھنے اور بسم اللہ کو پست آواز میں پڑھنے کا بیان

۵۰۲ _____ تیسری فصل: رکوع (میں جاتے ہوئے اور اس سے) سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین نہ کرنا، کون سی چیز نماز کو فاسد کر دیتی ہے؟

۵۲۲ _____ چوتھی فصل: جمعہ، عیدین، سنتوں اور نوافل کا بیان

۵۶۳ _____ پنجویں فصل: نماز کا طریقہ اس میں شک ہو جانا اور اس کے وجوب کی شرائط

۶۱۰ _____ چھٹی فصل: جماعت (کے احکام) امام کے آداب اور مسجد میں کیا کرنا مکروہ ہے؟

۶۳۵ _____ ساتویں فصل: جنازہ کے احکام

۶۵۸ _____ چھٹا باب:

زکوٰۃ کے بارے میں روایات

۶۵۹ _____ پہلی فصل: زکوٰۃ کے (مختلف قسم کے) نصاب اور زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

۶۶۳ _____ دوسری فصل: عشر خراج اور کنز کا بیان

۶۶۸ _____ تیسری فصل: زیور، یتیم کے مال اور قرض کی رقم میں (زکوٰۃ) کا حکم

۶۷۱ _____ چوتھی فصل: صدقہ فطر کے احکام

ساتواں باب: _____ ۶۷۳

روزے کے بارے میں روایات

پہلی فصل: روزے کی فضیلت اور اس کے صحیح ہونے کی شرائط _____ ۶۷۴

دوسری فصل: بوسہ لینے، پھپھنے لگوانے یا جنابت کی وجہ سے (روزے میں) کوئی حرج نہیں ہوتا، سفر کے دوران روزہ رکھنا _____ ۶۸۷

تیسری فصل: کون سی چیز قضا کو لازم کرتی ہے؟ _____ ۷۰۹

چوتھی فصل: کون سی چیز کفارے کو لازم کرتی ہے؟ _____ ۷۱۱

پانچویں فصل: نذر ماننے کا بیان _____ ۷۱۳

آٹھواں باب: _____ ۷۱۴

حج کے بارے میں روایات

پہلی فصل: حج، عمرہ اور مکہ کے فضائل _____ ۷۱۵

دوسری فصل: تلبیہ اور حج کے دیگر تمام افعال، حج افراد حج تمتع اور حج قرآن کے احکام _____ ۷۲۷

تیسری فصل: احرام کی ممنوعات، کون سی چیزیں احرام سے نہیں ہوتی ہیں، اور جزاؤں کا بیان _____ ۷۶۲

روایات کے مضامین کی تفصیلی فہرست _____ ۷۹۲

جامع المسانید

یہ کتاب جو ”جامع المسانید“ کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ ان روایات پر مشتمل ہے جو مختلف زمانوں سے تعلق رکھنے والے اہل علم نے اپنی اپنی سند کے ساتھ امام ابو حنیفہؒ کے حوالے سے روایت کی ہیں۔ لیکن یہ روایات مختلف مجموعہ جات میں جمع ہوئیں اور سابقہ زمانوں میں کتابوں کی اشاعت نہیں ہوتی تھی، صرف قلمی نسخے نقل کیے جاتے تھے اس لئے یہ روایات عالم کے مختلف علاقوں اور گوشوں میں بکھری ہوئی تھیں۔ یہ اعزاز اور فضیلت امام خوارزمی کے حصے میں آیا کہ انہوں نے مختلف روایات کو جمع کر کے اور ان میں سے مکرر روایات کو حذف کر کے ان روایات کو فقہی ترتیب کے مطابق ایک جگہ جمع کر دیا اور اس کا نام ”جامع المسانید“ تجویز کیا۔

ن مختلف مسانید کے مؤلفین کون تھے؟ اور ان تک امام خوارزمی کی سند کیا ہے؟ اس کی وضاحت خود انہوں نے کتاب کے مقدمے میں کر دی ہے۔

امام ابوالمؤید محمد بن محمود کا تعلق وسط ایشیا کے مشہور شہر ”خوارزم“ سے ہے۔ آپ 12 ذوالحجہ 593 ہجری میں خوارزم میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم خوارزم میں حاصل کی اور پھر بغداد اور دمشق کا سفر کر کے وہاں کے اکابر مشائخ سے استفادہ کیا۔ مشہور حنفی فقیہ امام قاسم بن قطلوبغا نے اپنی مشہور کتاب ”تاج التراجم“ میں تحریر کیا ہے۔ تا تاریخوں کے حملے کے بعد یہ خوارزم کے تارکین اور خطیب مقرر ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے یہ عہدہ ترک کیا اور حج کے لئے تشریف لے گئے۔ حج کے بعد یہ خاصا عرصہ مکہ میں مقیم رہے، پھر مصر تشریف لے گئے۔ وہاں سے دمشق چلے گئے پھر بغداد آئے اور وہاں درس و تدریس کرتے رہے۔ انہوں نے 15 ہجری میں ”مسانید امام ابو حنیفہ“ تصنیف کی ہے جس میں انہوں نے 15 تصانیف کو جمع کر دیا ہے۔

صاحب کشف الظنون کے بیان کے مطابق امام خوارزمی کا انتقال 665 ہجری میں ہوا۔

امام خوارزمی نے جن حضرات کی مرتب کردہ مسانید کو تحقیق کا موضوع بنایا ہے ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

- ❶ مسند امام حافظ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بن حارث حارثی بخاری المعروف بہ ”عبد اللہ الاستاذ“ (متوفی 340ھ)
- ❷ مسند امام حافظ ابو القاسم طلحہ بن محمد بن جعفر الشاہد العدل (متوفی 380ھ)
- ❸ مسند امام حافظ ابو الخیر محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد (متوفی 379ھ)
- ❹ مسند امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصفہانی (متوفی 430ھ)
- ❺ مسند شیخ امام ثقہ عدل ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاری (متوفی 535ھ)

- ✽ مسند امام حافظ صاحب جرح و تعدیل ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی (متوفی 365ھ)
- ✽ مسند امام حسن بن زیاد لؤلؤی (متوفی 204ھ)
- ✽ مسند امام حافظ عمر بن حسن اشنانی (متوفی 339ھ)
- ✽ مسند حافظ امام ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی (متوفی 432ھ)
- ✽ مسند امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن حسین بن محمد بن خسرو پٹنی (متوفی 522ھ)
- ✽ مسند امام قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری (متوفی 182ھ)
- ✽ مسند امام محمد بن حسن شیبانی (متوفی 189ھ)
- ✽ مسند حماد بن امام ابو حنیفہ (متوفی 176ھ)
- ✽ مسند امام محمد بن حسن (متوفی 189ھ)
- ✽ مسند امام حافظ ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن ابو العوام سفدی (متوفی 335ھ)

...—...—...—...

امام خوارزمی نے اس کتاب کو فقہی ترتیب کے مطابق مرتب کیا ہے۔

انہوں نے پوری کتاب کو چالیس ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ جن میں سے ہر باب میں ذیلی فصول پائی جاتی ہیں۔ کتاب کے آغاز میں انہوں نے ایک پر مغز اور تحقیقی مقدمہ بھی شامل کیا ہے جس میں امام صاحب کے فضائل و مناقب بیان کیے گئے ہیں ان پر ہونے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ کتاب کا آخری باب راویان حدیث کے اجمالی تعارف پر مشتمل ہے۔

امام خوارزمی کا اسلوب یہ ہے کہ وہ پہلے امام ابو حنیفہ کی سند کے ساتھ کوئی روایت نقل کرتے ہیں وہ روایت کبھی حدیث ہوتی ہے کبھی کسی صحابی کا اثر ہوتی ہے اور کبھی کسی تابعی کا قول ہوتی ہے۔ اس کے بعد علامہ خوارزمی مسانید کے مؤلفین کی امام ابو حنیفہ تک سند نقل کرتے ہیں۔ البتہ اگر کسی مسند کے مرتب نے کسی روایت کے الفاظ کچھ مختلف نقل کیے ہوں تو امام خوارزمی اس کی وضاحت کر دیتے ہیں۔ اسی طرح جن روایات کو امام محمد نے نقل کیا ہے اور ان روایات میں مذکور مسئلہ کے بارے میں کوئی تائیدی یا اختلافی رائے تحریر کی ہے تو امام خوارزمی اسے بھی نقل کر دیتے ہیں۔

اس کتاب کا جو نسخہ ہمارے سامنے ہے یہ مکتبہ حنفیہ کانسی روڈ کوسٹہ سے شائع شدہ ہے جو شاید دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان کی طرف سے شائع ہونے والے نسخے کا ٹکس ہے۔ اس کتاب کے متن کی تحقیق اور روایات کی تخریج کی خدمت شیخ نجم الدین محمد درکانی نے سرانجام دی ہے۔ ہم نے ان کی اس تحقیق کو اس نسخے میں نقل کر دیا ہے۔

...—...—...—...

نبی اکرم ﷺ تک امام اعظم رحمہ اللہ کے واسطہ سے مترجم کی سند حدیث

جامع المسانید میں امام اعظم رحمہ اللہ کے حوالے سے جو روایات منقول ہیں ان میں سے چند روایات وہ ہیں جو امام اعظم رحمہ اللہ نے براہ راست صحابہ کرام سے روایت کی ہیں۔ ان اصحاب کے اسماء یہ ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا

ان کے علاوہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی ایسی روایات منقول ہیں جن میں امام اعظم رحمہ اللہ اور صحابی کے درمیان کوئی واسطہ منقول نہیں ہے۔ تاہم محققین کی تحقیق کے مطابق یہ روایات مرسل ہیں۔

♦♦♦—♦♦♦—♦♦♦

❁ امام الانبیاء، فخر آدم و بنی آدم، افضل الخلق، شافع حشر، نبی اکرم ﷺ

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

❁ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت فارسی رحمہ اللہ

❁ حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ

❁ حضرت امام ابو حفص کبیر احمد بن حفص بخاری رحمہ اللہ

❁ حضرت امام ابو حفص صغیر عبداللہ بن احمد بخاری رحمہ اللہ

❁ حضرت امام ابو محمد عبداللہ بن محمد حارثی رحمہ اللہ

❁ حضرت امام ابو بکر محمد بن فضل بخاری رحمہ اللہ

❁ حضرت امام ابو علی خضر بن علی نسفی رحمہ اللہ

❁ حضرت امام شمس الائمہ عبدالعزیز احمد حلوانی رحمہ اللہ

❁ حضرت امام شمس الائمہ ابو بکر محمد سرخسی رحمہ اللہ (صاحب مبسوط سرخسی)

❁ حضرت امام فخر الاسلام ابو الحسن علی بن محمد بزدوی رحمہ اللہ

- ❁ حضرت امام برہان الدین ابوالحسن علی فرغانی مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب ہدایہ)
 - ❁ حضرت امام محمد بن محمد کردری رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام حافظ الدین نسفی رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام عبدالعزیز بن احمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام جلال الدین ابومحمد بن عمر خیازمی رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام علاؤ الدین احمد بن محمد سیرامی رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام سراج الدین عمر کنانی رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام کمال الدین محمد بن عبدالواحد بن ہمام سیواسی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب فتح القدر)
 - ❁ حضرت امام ابوالبرکات عبدالبر بن محمد ابن شحہ رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام شہاب الدین احمد بن یونس شلمی رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام علی بن محمد مقدسی رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام محمد مجی رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام حسن بن عمار شرمبلائی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب نورالایضاح)
 - ❁ حضرت امام عبدالحی شرمبلائی رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام علم الدین سلمان منصوری رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام حسن مقدسی رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام محمد حریری ازہری رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام سید احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب حاشیۃ الطحاوی)
 - ❁ حضرت امام محمد بن حسن کتبی رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام سید محمد کتبی رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام محمد بن کتبی رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام محمد گل رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ
 - ❁ حضرت امام مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
- محمد نجی الدین (اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

امام اعظم رحمہ اللہ

از: امام ذہبی (ماخوذ از: تذکرۃ الحفاظ)

آپ (کی کنیت) ابو حنیفہ (ہے اور لقب) امام اعظم، فقیہ عراق (ہے اور آپ کا نام) نعمان بن ثابت بن زوطا (آپ کا اسم منسوب) تمیمی (اُن کے ساتھ نسبت ولاء کی وجہ سے جبکہ آپ کا دوسرا اسم منسوب) کوفی (آپ کے وطن مالوف کی نسبت سے ہے)

آپ کی پیدائش 80 ہجری میں (کوفہ میں) ہوئی۔

(نبی اکرم ﷺ کے خادم خاص) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ذرہ تشریف لاتے تھے تو امام صاحب کو ایک سے زیادہ مرتبہ ان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ابن سعد نے سیف بن جابر کے حوالے سے یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے (بذات خود) امام ابو حنیفہ کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام صاحب نے عطاء - نافع - عبدالرحمن بن ہرمزاعرج - عدی بن ثابت - سلمہ بن کہیل - ابو جعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر) - قتادہ - عمرو بن دینار - ابواسحاق اور بہت سے لوگوں سے احادیث روایت کی ہیں۔

آپ سے زفر بن ہذیل - داؤد طائی - قاضی ابو یوسف - محمد بن حسن - اسد بن عمرو - حسن بن زیاد لؤلؤی - نوح الجامع - ابو مطیع بنی اور متعدد افراد نے علم فقہ حاصل کیا۔

آپ نے حماد بن ابوسلیمان اور دیگر حضرات سے علم فقہ حاصل کیا تھا۔

یہ مضمون آٹھویں صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے مشہور و معروف محقق اور فکاہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی (متوفی: 748ھ) کی مشہور تصنیف "تذکرۃ الحفاظ" سے من و عن ترجمہ کی شکل میں نقل کیا گیا ہے۔

"تذکرۃ الحفاظ" کے مطبوعہ نسخے کے "محقق" نے امام اعظم کے احوال و سوانح سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے درج ذیل ماخذ کی نشاندہی کی ہے:

تہذیب الکمال: 3/ 1415، تہذیب التہذیب: 10/ 449 "817"، تقریب التہذیب: 2/ 303، خلاصۃ تہذیب الکمال: 3/ 95، کاشف 3/ 205، تاریخ البخاری الکبیر: 8/ 81، تاریخ البخاری الصغیر 2/ 43، 100، 230، الجرح والتعديل: 8/ 2062، میزان الاعتدال: 4/ 265، تاریخ أسماء الثقات: 1477، لأساب: 6/ 64، الکامل: 7/ 2472، الضعفاء الکبیر: 4/ 268، الحسنی: 546، تراجم لأخبار: 4/ 122، تاریخ ابن معین: 3/ 67، تاریخ الثقات: 450، تاریخ بغداد: 13/ 423، 424، سیر الأعلام: 6/ 390، والحاشیہ: معرفۃ الثقات: 1853، ضعفاء ابن الجوزی: 3/ 163، دیوان الإسلام: ت: 763

آپ بیسیسے وکیع - یزید بن ہارون - سعد بن صلت - ابو نعیم - عبد الرزاق - عبید اللہ بن موسیٰ - ابو نعیم - ابو عبد الرحمن مرقی - بشر اور بہت سے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں۔

آپ بیسیسے امام پر بیس کا راعی لم عمل عبادت گزار تھے بڑی شان والے تھے حکمرانوں کے تحائف اور عطیات - بول نہیں کرتے تھے بلکہ تجارت کے ذریعے خود کم کر (اپنی اور دوسروں کی ضروریات پوری کرتے تھے)۔

ضرار بن صرد بیان کرتے ہیں: یزید بن ہارون سے دریافت کیا گیا: کون بڑا فقیہ ہے؟ ثوری یا ابو حنیفہ؟ انہوں نے جواب دیا: ابو حنیفہ بڑے فقیہ ہیں اور سفیان بڑے حافظ الحدیث ہیں۔

عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں: ابو حنیفہ سب سے بڑے فقیہ ہیں۔

امام شافعی فرماتے ہیں: لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کے زیر کفالت ہیں۔

یزید بیان کرتے ہیں میں نے امام ابو حنیفہ سے زیادہ پرہیزگار اور ان سے زیادہ عقل مند کوئی شخص نہیں دیکھا۔

احمد بن محمد بن قاسم نے یحییٰ بن معین کا یہ بیان نقل کیا ہے: ان میں کوئی حرج نہیں ہے ان پر کوئی الزام نہیں ہے یزید بن عمر بن

ہبیرہ نے عہدہ قضا قبول نہ کرنے کے وجہ سے ان کی پٹائی کروائی تھی لیکن انہوں نے وہ عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

امام ابو داؤد فرماتے ہیں: ابو حنیفہ امام تھے۔

بشر بن ولید نے امام ابو یوسف کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ میں امام ابو حنیفہ کے ساتھ کہیں جا رہا تھا (انہیں دیکھ کر راستے

میں کسی جگہ) ایک شخص نے دوسرے سے کہا: یہ ابو حنیفہ ہیں جو رات بھر عبادت کرتے رہتے ہیں تو امام ابو حنیفہ نے فرمایا: اللہ کی قسم!

لوگ میرے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں کر پائیں گے جو میں نہ کرتا ہوؤں تو وہ نماز ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہوئے اور گریہ و

زاری کرتے ہوئے رات بھر جگتے (یعنی عبادت کرتے) رہتے تھے۔

(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں نے اس امام کے مناقب کے بارے میں ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے۔

آپ کا انتقال رجب کے مہینہ میں 150 ہجری میں ہوا۔

(پھر امام ذہبی نے اپنی سند کے ساتھ) ابو عبد الرحمن مرقی - امام ابو حنیفہ - عطاء کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بارے

میں یہ روایت نقل کی ہے: عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو صرف ایک قمیص پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے ان کے جسم پر اس

کے علاوہ کوئی چادر یا تہبند نہیں تھا (عطا کہتے ہیں:) میرا خیال ہے انہوں نے (صرف) اس (قمیص) میں نماز اس لیے ادا کی تھی

تاکہ وہ ہمیں یہ دکھائی کہ صرف ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ

از: امام ابن حجر عسقلانی (ماخوذ از تہذیب التہذیب)

آپ نعمان بن ثابت تمیمی، ابوحنیفہ کوفی ہیں، بنو تیم اللہ بن ثعلبہ کے ساتھ آپ کو نسبت ولاء حاصل تھی، ایک روایت کے مطابق آپ فارسی النسل ہیں۔

آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے عطاء بن ابورباح - عاصم بن ابوالخیر - علقمہ بن مرشد - حماد بن ابوسلیمان - حکم بن عتیبہ - سلمہ بن کہیل - ابو محمد بن علی (یعنی امام باقر) - علی بن اتمر - زیاد بن علاقہ - سعید بن مسروق ثوری - عدنی بن ثابت انصاری - عطیہ بن سعید عوفی - و غیرہ سے روایت نقل کی ہیں۔

آپ رضی اللہ عنہ سے آپ کے صاحبزادے حماد - (ان کے علاوہ) ابراہیم بن طہمان - حمزہ بن حبیب زیات - زفر بن ہذیل - ابو یوسف قاضی - ابویحییٰ حمانی - عیسیٰ بن یونس - وکیع - یزید بن زریع - اسد بن عمرو بجلی - حکام بن یعلیٰ بن سلم رازی - خارجہ بن مصعب - عبد المجید بن ابورواد - علی بن مسہر - محمد بن بشر عبدی - عبد الرزاق - محمد بن حسن شیبانی - مصعب بن مقدم - یحییٰ بن یمان - و غیرہ نوح بن ابومریم - ابو عبد الرحمن مقرئ - ابو عاصم اور دیگر لوگوں نے روایت نقل کی ہیں۔

عجلی بیان کرتے ہیں: ابوحنیفہ کوفی تمیمی ہیں اور حمزہ زیات کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں وہ ریشم کا کاروبار کرتے تھے اور اس کو دھوخت کرتے تھے انہوں نے اسماعیل بن حماد بن ابوحنیفہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم فارسی النسل ہیں اور آزاد ہیں میرے دادا عثمان (امام ابوحنیفہ) 80 ہجری میں پیدا ہوئے میرے پردادا (امام صاحب کے والد) ثابت کم سنی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے اور ان کی اولاد کے لیے برکت کی دعا دی تھی۔

محمد بن سعد عوفی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: امام ابوحنیفہ ثقہ ہیں وہ صرف اسی حدیث کو روایت کرتے ہیں جو ان کو یاد ہوتی ہے جو حدیث انہیں یاد نہ ہو اس کو وہ روایت نہیں کرتے ہیں۔

ابوحنیفہ کے بارے میں یہ معبودات نوویں صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے مشہور محقق اور عالم ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر عسقلانی (المتوفی

۸۵۰ھ) کا شہر اکابر اہل علم میں ہوتا ہے انہوں نے امام حنفی کی کتاب "تہذیب الکمال" پر مزید تحقیقاتی اضافہ جات کئے جن کا نام انہوں نے "تہذیب التہذیب" رکھا ہے۔

امام صاحب کے یہ حالات ان کی اسی کتاب میں سے من و عن ترجمے کی شکل میں یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔

صالح بن محمد اسدی نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے: امام ابو حنیفہ حدیث میں ثقہ تھے۔

ابو وہب اور محمد بن مزاحم نے عبد اللہ بن مبارک کا یہ قول نقل کیا ہے: ابو حنیفہ سب سے بڑے فقیہ ہیں میں نے فقہ میں ان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا انہوں نے یہ بھی کہا ہے: اگر اللہ تعالیٰ نے امام ابو حنیفہ اور سفیان ثوری کے ذریعے میری مدد نہ کی ہوتی تو میں ایک عام سافر ہوتا ابن ابوشیثمہ نے سلیمان بن ابوشیخ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابو حنیفہ پر ہیز گار اور نجی تھے۔

عیسیٰ بن طباع بیان کرتے ہیں: میں نے روح بن عبادہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: 150 ہجری میں میں ابن جریج کے پاس موجود تھا انہیں امام ابو حنیفہ کے انتقال کی اطلاع ملی تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا انہیں تکلیف ہوئی اور انہوں نے فرمایا: کیسا غم رخصت ہو گیا؟ (عیسیٰ بن طباع بیان کرتے ہیں:) اسی سال میں ابن جریج کا بھی انتقال ہو گیا۔ ابو نعیم فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ مسائل میں غور و خوض کرنے والے شخص تھے۔

احمد بن علی بن سعید قاضی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یحییٰ بن سعید القطان کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: ہم اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کرتے ہیں ہم نے امام ابو حنیفہ سے زیادہ اچھی رائے اور کسی کی نہیں سنی ہے اور ہم ان کے اکثر اقوال کو اختیار کرتے ہیں۔

ربیع اور حرملہ بیان کرتے ہیں: ہم نے امام شافعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کے زیر کفالت ہیں۔ امام ابو یوسف بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں امام ابو حنیفہ کے ساتھ کہیں جا رہا تھا میں نے سنا ایک شخص نے دوسرے سے کہا: یہ ابو حنیفہ ہیں جو رات بھر عبادت کرتے رہتے ہیں تو امام ابو حنیفہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! لوگ میرے بارے میں کوئی ایسی بات نہیں کر پائیں گے جو میں نہ کرتا ہوؤں تو اس کے بعد وہ رات بھر جاگتے (یعنی عبادت کرتے) رہتے تھے۔

اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب میرے والد (امام ابو حنیفہ) کا انتقال ہوا تو ہم نے حسن بن عمارہ سے درخواست کی کہ وہ انہیں غسل دیں انہوں نے ایسا ہی کیا جب انہوں نے غسل دیدیا تو بولے: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے اور آپ کی مغفرت کرے پچھلے میں برس سے آپ نے کبھی کوئی (نفل) روزہ نہیں چھوڑا اور پچھلے چالیس برس سے آپ کے پہلو نے ٹکیے سے ٹیکے نہیں لگائی (یعنی رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے) آپ نے اپنے بعد والوں کو مشکل میں ڈال دیا ہے اور قرآن کے عالموں کو رسوا کر دیا ہے۔

علی بن معبد نے عبید اللہ بن عمرو قی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابن ہبیرہ نے امام ابو حنیفہ کو عہد قضا کی پیشکش کی انہوں نے انکار کر دیا ابن ہبیرہ نے انہیں 110 کوڑے لگوائے لیکن وہ اپنے انکار پر مصر رہے جب ابن ہبیرہ نے یہ بات دیکھی تو انہیں چھوڑ دیا۔

ابن ابوداؤد نے نصر بن علی کے حوالے سے ابن داؤد یعنی خربہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابو حنیفہ کے بارے میں لوگ یا تو حسد کا شکار ہو جاتے ہیں یا لالشی کا شکار ہوتے ہیں۔

احمد بن عبدہ جو 'رے' کا قاضی ہیں انہوں نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم ابن عائشہ کے پاس موجود تھے انہوں نے

ابو حنیفہ کے حوالے سے منقول ایک حدیث سنائی پھر انہوں نے فرمایا: اگر تم لوگ انہیں دیکھ لیتے تو تم بھی یہی کہتے کہ تمہاری اور
نہ مثل اسی طرح ہے جیسا کہ یہ (شعر) کہا گیا ہے:

اقلوا علیہم ویلکم لا ابا لکم... من اللوم أو سدوا المكان الذی سدوا

”تم ان کی تھوڑی ملامت کرو تمہارا ستیاناس ہو تمہارا باپ نہ رہے یا پھر تم اس جگہ کو پر کر دو جو انہوں نے پر کر دی“

صفانی نے یحییٰ بن معین - عبید بن ابی قرہ کے حوالے سے یحییٰ بن ضریس کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں سفیان کے پاس موجود تھا
یہ شخص ان کے پاس آیا اور بولا: آپ ابو حنیفہ پر تنقید کیسے کر سکتے ہیں؟ سفیان نے دریافت کیا: کیوں کیا ہوا؟ اس نے کہا: میں نے
اس سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فتویٰ دوں گا اگر اس میں (کسی مسئلہ کا حکم) مجھے نہیں ملتا تو میں
سے رسول کی سنت کے مطابق فتویٰ دوں گا اگر اس میں (کسی مسئلہ کا حکم) مجھے نہیں ملتا تو میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول کے
مطابق فتویٰ دوں گا میں ان میں سے جس کے قول کو چاہوں گا اختیار کر لوں گا لیکن میں ان کے اقوال سے باہر کسی اور کے قول کی
مدد نہیں جاؤں گا لیکن جب بات ابراہیم شعمی، ابن سیرین، عطاء تک آئے گی تو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اجتہاد کیا تو جس
مذہب انہوں نے اجتہاد کیا اسی طرح میں بھی اجتہاد کروں گا۔

ابو نعیم اور ایک جماعت نے یہ بات بیان کی ہے: آپ رحمہ اللہ کا انتقال 150 ہجری میں ہوا۔

ابو بکر بن ابو خثیمہ نے یحییٰ بن معین کا یہ بیان نقل کیا ہے: آپ رحمہ اللہ کا انتقال 151 ہجری میں ہوا۔

آپ کے بارے میں ”جامع ترمذی“ میں ایک روایت منقول ہے: عبد الحمید حمانی نے آپ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے جابر
رضی اللہ عنہ سے زیادہ جھوٹا اور عطاء بن ابی رباح سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

امام نسائی کی کتاب ”سنن نسائی“ میں عاصم بن ابو ذر کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے: جو
شخص جانور کے ساتھ بد فعلی کرتا ہے اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

ابو علی اسیدوطی اور مغاربہ نے ”سنن نسائی“ کا جو نسخہ روایت کیا ہے اس میں یہ روایت علی بن حجر - عیسیٰ بن یونس - نعمان - عاصم
کے حوالے سے منقول ہے انہوں نے یہ نام نعمان ذکر کیا لیکن اس کا اسم منسوب ذکر نہیں کیا جبکہ ابن احمر کی روایت میں یہ الفاظ
ہیں: ”یعنی ابو حنیفہ“۔ یہ اس روایت کے بعد ہے جو در اور دی نے ”عمر د“ عکرمہ کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ”مرفوع
روایت کے طور پر نقل کی ہے:

”تم جس شخص کو قوم لوط کا سائل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول بہ کو قتل کر دو“ الحدیث

حمزہ بن سنی یا ابن حیوۃ نے امام نسائی سے جو نسخہ نقل کیا ہے اس میں یہ روایت نہیں ہے عاصم سے اس روایت کو نقل کرنے میں
سفیان ثوری نے نعمان کی متابعت کی ہے۔

(حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں:) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مناقب بی شمار ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور انہیں جنت

عردوس میں جگہ عطا کرے۔

ابن تیمیہ کا بیان

وَمَنْ ظَنَّ بِأَبِي حَنِيفَةَ أَوْ غَيْرِهِ مِنْ أَيْمَةِ الْمُسْلِمِينَ أَنَّهُمْ يَتَعَمَّدُونَ مُخَالَفَةَ الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ لِقِيَاسٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَدْ أَخْطَأَ عَلَيْهِمْ وَتَكَلَّمَ إِمَّا بَظَنٍّ وَإِمَّا بِهَوًى فَهَذَا أَبُو حَنِيفَةَ يَعْمَلُ بِحَدِيثِ التَّوَضُّعِ بِالنَّبِيِّ فِي السَّفَرِ مُخَالَفَةً لِلْقِيَاسِ وَبِحَدِيثِ الْقَهْقَرَةِ فِي الصَّلَاةِ مَعَ مُخَالَفَتِهِ لِلْقِيَاسِ لَا غَيْفَادِهِ صِحَّتَهُمَا وَإِنْ كَانَ أَيْمَةُ الْحَدِيثِ لَمْ يُصَحِّحُوهُمَا وَقَدْ بَيَّنَّا هَذَا فِي رِسَالَةِ "رَفْعِ الْمَلَامِ عَنِ الْأَيْمَةِ الْأَعْلَامِ" وَبَيَّنَّا أَنَّ أَحَدًا مِنْ أَيْمَةِ الْإِسْلَامِ لَا يُخَالِفُ حَدِيثًا صَحِيحًا بِغَيْرِ عُدْرٍ

جو شخص امام ابو حنیفہ یا ان کے علاوہ مسلمانوں کے کسی اور امام کے بارے میں یہ گمان کرے کہ وہ جان بوجھ کر قیاس کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے حدیث صحیح کی مخالفت کرتے ہیں تو ایسے شخص نے ان کی طرف غلط بات منسوب کی ہے اس نے صرف گمان یا نفسانی خواہش کی پیروی کی وجہ سے یہ بات کہی ہوگی حالانکہ امام ابو حنیفہ تو سفر کے دوران نبیذ کے ذریعہ وضو کرنے والی حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں جو قیاس کے برعکس ہے اور وہ نماز کے دوران قہقہہ (لگانے سے نماز اور وضو ٹوٹ جانے والی) حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں حالانکہ یہ بھی خلاف قیاس ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان دونوں روایات کو مستند شمار کرتے ہیں اگرچہ ائمہ محدثین نے ان دونوں روایات کو مستند قرار نہیں دیا ہے ہم نے یہ بات اپنے رسالہ "رفع الملام عن الأئمة الأعلام" میں بیان کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ "ائمة اسلام میں سے کوئی بھی کسی عذر کے بغیر کسی صحیح حدیث کے برخلاف فتویٰ نہیں دیتا۔

——***

تقی الدین ابو عباس احمد بن عبد الحیثم بن تیمیہ حرانی (المتوفی 728ھ) کا شمار اٹھویں صدی ہجری کے کثیر التصانیف اہل علم میں ہوتا ہے۔ ان کے شاگردوں کی صف میں ابن کثیر اور ابن قیم جیسے محققین شامل ہیں۔ ابن تیمیہ نے کسی فتوے کا جواب دیتے ہوئے یہ بات تحریر کی ہے جو ان لوگوں کے لئے کلمہ فکریہ ہے جو ائمہ متبعین کے بارے میں غیر محتاط الفاظ استعمال کر لیتے ہیں۔ یہ مضمون مجموع الفتاویٰ سے نقل کیا گیا ہے۔

امام ائمة الفقهاء

از: شیخ عبدالفتاح ابو غده

170 ائمة کی تعریف

- (۱) امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین (یعنی امام باقر علیہ السلام) (۲) حماد بن ابوسلیمان (۳) مسعر بن کدام (۴) ایوب سختیانی
 (۵) شمس (۶) شعبہ بن حجاج (۷) سفیان ثوری (۸) مغیرہ بن مقسم ضمی (۹) حسن بن صالح بن حی (۱۰) سفیان بن عیینہ
 (۱۱) سعید بن ابوعروہ (۱۲) حماد بن زید (۱۲) قاضی شریک (۱۴) ابن شبرمہ (۱۵) یحییٰ بن سعید القطان (۱۶) عبداللہ بن
 (۱۷) قاسم بن معن (۱۸) حجر بن عبد الجبار حضرمی (۱۹) زبیر بن معاویہ (۲۰) ابن جریج (۲۱) امام عبدالرزاق
 (۲۲) امام شافعی (۲۳) وکیع بن جراح (۲۴) خالد واسطی (۲۵) فضل بن موسیٰ سینانی (۲۶) عیسیٰ بن یونس (۲۷) عبد الحمید
 (۲۸) معمر بن راشد (۲۹) نصر بن محمد (۳۰) یونس بن ابواسحاق (۳۱) اسرائیل بن یونس (۳۲) زفر
 (۳۳) عثمان بن علی (۳۴) جریر بن عبد الحمید (۳۵) ابو مقاتل حفص بن سلم (۳۶) قاضی ابو یوسف (۳۷) سلم بن سالم
 (۳۸) یحییٰ بن آدم (۳۹) یزید بن ہارون (۴۰) ابن ابوزرہ (۴۱) سعید بن سالم قداح (۴۲) شداد بن حکیم (۴۳) خارجہ بن
 (۴۴) خلف بن ایوب (۴۵) ابو عبد الرحمن مرقی (۴۶) محمد بن سائب کلبی (۴۷) حسن بن عمارہ (۴۸) ابو نعیم فضل بن
 (۴۹) حکم بن بشام (۵۰) یزید بن زریع (۵۱) عبداللہ بن داؤد خرمی (۵۲) محمد بن فضل (۵۳) زکریا بن ابوزائدہ
 (۵۴) ان کے صاحبزادے یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ (۵۵) زائدہ بن قدامہ (۵۶) یحییٰ بن معین (۵۷) مالک بن مغول
 (۵۸) ابوبکر بن عیاش (۵۹) ابو خالد احمر (۶۰) قیس بن ربیع (۶۱) ابو عاصم نعیل (۶۲) عبید اللہ بن موسیٰ (۶۳) محمد بن جابر
 (۶۴) اسمعی (۶۵) شقیق بلخی (۶۶) علی بن عاصم (۶۷) یحییٰ بن نصر (۶۸) خلیل بن احمد نحوی (نے بھی امام صاحب کی تعریف
 بیان کی ہے جس کا ذکر حاشیہ میں ہے)۔

علامہ ابو عمر یوسف بن عبد البر اندلسی (متوفی ۴۶۳ھ) کا شمار پانچویں صدی ہجری کے کثیر التصانیف بزرگوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے ائمة ثلاثہ یعنی امام مالک
 بن انس اور امام ابو حنیفہ کے فضائل و مناقب کے بارے میں ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام ”الانتفاع فی فضائل الائمہ الثلاثہ النجباء“ ہے۔ اس کتاب کو عالم عرب
 نے مشہور محقق عبدالفتاح ابو غده نے ایڈیٹ کر کے اپنے فاضلانہ حواشی کے ہمراہ شائع کیا ہے۔ لیکن شیخ عبدالفتاح کے حواشی کیونکہ اصل کتاب کے ساتھ ثانوی حیثیت
 رکھتے ہیں اس لئے ہم نے ان کے حواشی میں سے کچھ سوٹی اکٹھے کر کے انہیں اس مضمون کے نظم میں پرو دیا ہے۔ یاد رہے کہ اس کتاب اور اس کے حواشی کا ترجمہ ادارہ
 ”سوسس“ لاہور کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ علامہ عبد البر نے اپنی کتاب کے اسلوب کے مطابق تینوں ائمة کے فضائل و مناقب کے بارے میں اکابر اہل علم کے
 اقوال نقل کیے ہیں۔ دیگر ائمة کی طرح انہوں نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں ۲۶ اکابر اہل علم کے اقوال نقل کیے ہیں اور مزید ۴۱ اہل علم کے اسماء نقل کیے
 ہیں جنہوں نے امام اعظم کی تعریف بیان کی ہے۔ انہی حضرات کے اسامیہاں نقل کیے گئے ہیں۔ مزید تفصیل کے لیے اصل کتاب کی طرف رجوع کیا جائے۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ کی تعریف کرنے والے اہل علم کی تعداد 68 ہے اور اگر آپ ان کے ساتھ دو جلیل القدر ائمہ یعنی امام محمد بن حسن شیبانی اور امام حسن بن زیاد مولوی کو شامل کر لیں تو امام ابوحنیفہ کی تعریف کرنے والے جلیل القدر اہل علم کی تعداد 70 ہو جائے گی اور یہ سب لوگ یا ان میں سے اکثریت جلیل القدر بڑے اور مشہور ائمہ کی ہے۔

امام ابوحنیفہ کی فضیلت، علم، دینداری، پرہیزگاری، تزکیہ دین میں اُن کی امامت کے اثبات کے لیے ان حضرات میں سے پانچ یا دس ائمہ کی تعریف ہی کافی ہونی تھی لیکن امام ابوحنیفہ ایک انسان ہیں اُن سے غلطی بھی ہو جاتی ہے اور نہیں بھی ہوتی، دیگر تمام مجتہدین کی طرح وہ اپنے اجتہاد میں ”معصوم عن الخطاء“ نہیں ہیں آپ کیلئے ان حضرات میں سے:

دینداری کے پہاڑ

امام باقر، حماد بن ابوسلیمان، مسعر بن کدام، ایوب سختیانی، اعمش، شعبہ سفیان ثوری، حسن بن صالح، سعید بن ابوعروہ، حماد بن زید کی تعریف ہی کافی ہے

کیونکہ یہ دس افراد ثقہ ہست دینداری اور علم میں پہاڑ کی سی حیثیت رکھتے ہیں اگر یہ کسی معاملہ کے بارے میں گواہی دے دیں تو ان کی گواہی قبول کی جائے گی اور ان کی مخالفت کرنے والے کی گواہی کسی تردد کے بغیر مسترد کر دی جائے گی اور تعریف کرنا بھی ایک قسم کی گواہی ہی ہے۔

دس ہمزید افراد

اگر آپ چاہیں تو ان کی گواہی کے ساتھ دس دیگر افراد کی گواہی کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں یہ لوگ بھی ثقہ ہست دینداری اور علم میں پہاڑ کی سی حیثیت رکھتے ہیں تو آپ:

ابن شبرمہ، یحییٰ بن سعید القطان، عبداللہ بن مبارک، زہیر بن معاویہ، ابن جریج، امام عبدالرزاق، امام شافعی، وکیع بن جراح، خالد واسطی اور سفیان بن عیینہ کی گواہی حاصل کر لیں۔

یہ دس افراد پہلے والے دس افراد کے ساتھ مل جائیں تو تعریف کرنے والے یہ ”بیس امام“ ہو جائیں گے۔
یہ اکابر اہل علم جو ہدایت دینے والے ہیں ہدایت کا مرکز ہیں نیک لوگ ہیں اگر یہ کسی ضعیف راوی کی طرف توجہ کریں تو وہ حجت ہو جائے تو جب علماء سلف میں سے 170 کا برائہ نے جو بڑے عالم اور نیک لوگ ہیں جن میں محدث، فقیہ، قرآن کے استاد، مجاہد، عابد و زاہد، قاضی، صوفی، ادبیات میں حجت، لسانیات کے ماہر شامل ہیں اگر وہ کسی کی تعریف کر دیں (تو اُس کا عالم کیا ہوگا؟)

تعریف کا حد تو اتر کی زیادہ سے زیادہ حد تک پہنچنا

علماء نے تو اتر کیلئے جو زیادہ سے زیادہ تعداد مقرر کی ہے وہ 70 ہے تو اس اعتبار سے امام ابوحنیفہ کی تعریف حد تو اتر تک پہنچتی ہے اور یہ تعریف بھی کن حضرات کے حوالے سے ہے؟ جو اس اُمت کے اسلاف کے بہترین لوگ ہیں اور وہ علماء ہیں جن کی دینداری، علم اور پرہیزگاری کے حق میں گواہی دی گئی ہے

۔ نہ حلال کے گواہ ہیں

صحیح مسلم صفحہ 18/7 پر مذکور ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جنازہ گزرا، اُس کی تعریف بیان کی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سو گئی! واجب ہو گئی! واجب ہو گئی!..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! ایک جنازہ گزرا، اُس کی تعریف کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہو گئی! واجب ہو گئی! واجب ہو گئی! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اُس کی تعریف کر دو گے اُس کیلئے جنت واجب ہو جائے گی۔ تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو، تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو! (حدیث کے الفاظ یہاں ختم ہو گئے)

قویہ علماء (جنہوں نے امام ابو حنیفہ کی تعریف کی ہے) یہ زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: جن علماء نے یہاں امام ابو حنیفہ کی تعریف کی ہے اُن کی تعداد 70 تک پہنچتی ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے امام ابو حنیفہ سے ملاقات کی اُن سے میل جول رکھا، اُن سے استفادہ کیا، صرف امام باقر کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ امام ابو حنیفہ نے اُن سے استفادہ کیا ہے اور امام اسمعیلی کا معاملہ بھی مختلف ہے کیونکہ وہ امام ابو حنیفہ کے معاصرین میں سے ہیں، وہ بصرہ میں رہے، پڑھ رہے تھے اور میں ایسی کسی روایت سے واقف نہیں ہو سکا کہ اُن کی امام ابو حنیفہ سے ملاقات ہوئی ہو اسی طرح دو اور محدثین کا معاملہ بھی مختلف ہے، کیونکہ ان دونوں کی پیدائش امام ابو حنیفہ کے انتقال کے بعد ہوئی، لیکن انہوں نے امام ابو حنیفہ کے اکابر سے استفادہ کیا ہے اور اُن سے استفادہ کیا ہے یہ دو حضرات امام شافعی اور جرج و تعدیل کے امام، یحییٰ بن معین ہیں، تو ان ثقہ اور محدثین نے جس چیز کا مشاہدہ کیا، اُس کی تعریف کی اور انہیں جس کا علم ہوا، اُس کی انہوں نے صفت بیان کی اور براہ راست بیان کیا خبر سننے کی مانند نہیں ہوتا۔

ان 70 تعریف کرنے والے اہل علم میں سے کچھ لوگ محدثین ہیں، جو حافظان حدیث ہیں، جلیل القدر اہل علم ہیں اور علم حدیث کے ائمہ کے ساتھ ہیں، ان میں امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام مسلم، کے ساتھ، بلکہ اُن کے ساتھ کے بھی اساتذہ، تلامذہ ہیں، جو پرہیزگار ہیں، سمجھدار ہیں اور ناقدین ہیں، ان میں فقہاء بھی شامل ہیں، جو ذہین و فطین تھے، بصیرت رکھنے والے تھے، نیکیار تھے، ان میں عبادت گزار اکابرین بھی شامل ہیں، جو عقلمند تھے اور اللہ تعالیٰ کے دین کے امین تھے جیسا کہ ان کے مختصر حالات میں آپ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی ہے۔

تو ان سب حضرات نے امام ابو حنیفہ کی دینداری، نیکوکاری، عبادت گزاری، پرہیزگاری، علم، ثقاہت، پختگی، ثقاہت، امامت، شجاعت، سمجھداری، طور طریقے، چال چلن، اخلاق، اپنی پرہیزگاری اور اپنے دین اور آخرت کے خوف کی وجہ سے عہدہ قضاء قبول کرنے سے اجتناب اور اُس کے مقابلہ میں قید کو قبول کر لینے اور عہدہ قضاء قبول نہ کرنے کی وجہ سے ملنے والے عذاب (یعنی تکالیف) کا منہ کرنے، ان سب باتوں کے حوالے سے امام ابو حنیفہ کی تعریف کی ہے، تو امام صاحب کے بارے میں ان سب کی گواہیاں ہیں، یہ سب لوگ نہ تو امام صاحب سے کوئی تعصب رکھتے ہیں اور نہ ہی اُن کے مخالفین سے کوئی تعصب رکھتے ہیں۔

امام صاحب سے بعض محدثین کا تعصب

جہاں تک امام ابو حنیفہ کے بارے میں تعصب رکھنے والے بعض محدثین کے گمان کا تعلق ہے، ان کے بارے میں مصنف یعنی علامہ ابن عبدالبر نے پچھ کلام کیا ہے جو آگے آئے گا اور امام صاحب کے بارے میں انہوں نے ان لوگوں کے اقوال بھی ذکر کیے ہیں، تو ان محدثین نے امام صاحب پر جو طعن و تشنیع کی ہے، جس میں انہیں ملت سے خارج قرار دیا ہے اور انہیں زندیق بنایا ہے تو میں ان حضرات میں سے یہاں صرف ایک شخص کا کلام ذکر کروں گا اور وہ ایک شخص امام حافظ ابو حاتم ابن حبان بستی ہیں، تاکہ ان کی تعریف کرنے والوں اور تنقید کرنے والوں کے کلام کا موازنہ کرنے والے شخص کے سامنے حقیقت حال واضح ہو جائے کہ کیسے تعصب کسی شخص کو وہ باتیں کہنے کی طرف لے جاتا ہے جو نہ تو عقل میں آتی ہیں نہ قبول کی جاسکتی ہیں نہ نقل کی جاسکتی ہیں لیکن یہ تعصب ہی ہے جو ہر رُوی چیز کو میٹھا اور مزیدار کر کے متعصب شخص کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔

ابن حبان کا تعارف

امام حافظ محدث ابو حاتم بن حبان بستی (یعنی محمد بن حاتم) ان اکابر محدثین میں سے ایک ہیں جنہوں نے راویان حدیث کی جرح و تعدیل کے حوالے سے کلام کیا ہے اور اس بارے میں کتابیں تحریر کی ہیں، یہ 280 ہجری کے آس پاس پیدا ہوئے تھے، یہ امام ابو حنیفہ کے انتقال سے تقریباً 130 سال بعد کی بات ہے، جبکہ ابن حبان کا انتقال 354 ہجری کے آس پاس ہوا، اُس وقت ان کی عمر 80 برس کے لگ بھگ تھی، اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے اور ان سے درگزر کرے! یہ مشہور کتاب ”صحیح ابن حبان“ کے مؤلف ہیں۔

اس بڑے محدث اور حافظ حدیث نے امام ابو حنیفہ کے خلاف اور ان پر طعن کے بارے میں تین کتابیں تحریر کی ہیں:

(1) کتاب علل مناقب ابی حنیفہ و مثالبہ

(2) کتاب علل ما اسدہ ابو حنیفہ

(3) کتاب التنبیہ علی التمیویہ

اپنے گمان کے مطابق انہوں نے ان کتابوں میں امام ابو حنیفہ کو رسوا کرنے والی باتیں اور ان پر جو طعن کیے گئے ہیں، ان کا تذکرہ کیا ہے اور انہوں نے اپنی کتاب ”الضعفاء والمجر وحمین“ میں ایسے جیسے نقل کیے ہیں جن سے یہ استدلال کیا ہے جو ان کے گمان کے مطابق ہے (کہ امام ابو حنیفہ ایک مجروح شخصیت کے مالک ہیں) انہوں نے اس کتاب میں وہ جملے اسانید کے ساتھ نقل کیے ہیں، حالانکہ ان اسانید میں بذات خود مجروح، بلا کت کا شکار ہونے والے اور متعصب راوی شامل ہیں، مصنف نے اس حوالے سے انتہائی تعصب کا اظہار کیا ہے اور اس بارے میں دینداری اور فنی مہارت کی کوئی پرواہ نہیں کی، حالانکہ وہ خود ایک محدث ہیں جو کسی کو ثقہ قرار دیتے ہیں، کسی کی تعدیل کرتے ہیں، کسی پر جرح کرتے ہیں، کسی کو نیک قرار دیتے ہیں، بہر حال اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے! ان سے درگزر کرے! ان کی توبہ قبول کرے اور ان پر رحم کرے!

امام صاحب کا تذکرہ سب سے طویل کرنا

انہوں نے اپنی کتاب ”المجر وحمین من المحدثین والضعفاء والمتر وکین“ میں 1281 حضرات کے حالات ذکر کیے ہیں، اس

ہوں نے ضعیف، متردک، کذاب، حدیث ایجاد کرنے والے، زندیق، دجال، بدعتی، نفسانی خواہشات کے پیروکار لوگ جو
تھے اور بھٹکے ہوئے تھے، اُن کا ذکر کیا ہے اور ان میں سے ہر ایک کے الگ سے حالات تحریر کیے ہیں۔ ان میں سے بعض
ت کے حالات پانچ سطروں میں یا اس سے بھی کم ہیں، بعض کے حالات دس سطروں یا اس سے کچھ زیادہ ہیں اور بہت تھوڑے
یہ ہیں جن کے حالات ایک یا دو صفحات پر مشتمل ہیں، لیکن جب انہوں نے امام ابوحنیفہ کے حالات تحریر کرنے شروع کیے
تہ کتاب میں سب سے زیادہ طویل حالات ہیں جو دس صفحات سے بھی زیادہ ہیں یہ کتاب کے تیسرے جزء کے صفحہ 61
ت لے کر صفحہ 73 تک ہیں۔

انہوں نے امام صاحب کے حالات اس لیے طویل طور پر تحریر کیے ہیں تاکہ اُن کے بارے میں تنقید کو طول دیا جاسکے یہاں
ت کہ امام صاحب کے حالات اُن کی مذکورہ کتاب میں سب سے زیادہ طوالت والے حالات ہیں انہوں نے ان حالات میں امام
ابوحنیفہ کا ذکر مذموم صفات کے ہمراہ کیا ہے کچھ باتیں اُن کی اپنی ہیں اور کچھ نقل کی ہیں اُن کا کچھ کلام اختصار کے ساتھ انہی
کے غلط میں نقل کروں گا تاکہ قاری کو اس سے واقفیت حاصل ہو جائے اور پھر اُس کا دین اُس کا علم اور اُس کی عقل جس چیز کی
طرف رہنمائی کرتے ہیں وہ اس کی بنیاد پر اُس چیز کے بارے میں فیصلہ دے سکے جسے ابن حبان نے کہا ہے اور جسے انہوں نے نقل
کیا ہے۔

ابن حبان کے الفاظ

ابن حبان صفحہ 61/3 پر تحریر کرتے ہیں:

”ابوحنیفہ کوئی صاحب الرائے ہیں (یعنی اپنی آراء کی پیروی کرتے تھے) ان کے والد عبد بن بنوفل سے تعلق رکھنے والے
یہ شخص کے غلام تھے ان کے والد کو آزاد کر دیا گیا وہ عبداللہ بن قفل کیلئے روٹیاں لگایا کرتے تھے ابوحنیفہ بحث کرنے والے آدمی
تھے جو حقوق کو ظاہر کرتے تھے معلوم حدیث میں انہیں مہارت حاصل نہیں تھی انہوں نے 130 مرفوع احادیث روایت کی ہیں دنیا
س کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے باطن میں پرہیزگاری موجود نہیں تھی اور یہی قسم کی جرح ہے بلکہ انوکھے الفاظ ہیں ابن حبان نے جو کہا ہے اُن سے
بے کسی نے بھی امام ابوحنیفہ کے بارے میں یا کسی اور کے بارے میں ایسی کوئی بات نہیں کہی اور یہ بات کہنا صرف اُسی وقت جائز ہو سکتا ہے جب اس کی کوئی قطعی
دلیل موجود ہو جیسے کہ میں آگے چل کر اس کی وضاحت کروں گا اور اس بات کی دلیل کہ ابن حبان کی طرف سے یہ بات جرح اور طعن ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کا
یہ خیال ہے کہ جب کسی ایسے شخص سے وہ لا تعلقی اختیار کرتے ہیں جس کی تعریف کی گئی ہو تو پھر وہ یہ کہتے ہیں: ”اُن میں پوشیدہ پرہیزگاری پائی جاتی ہے“۔ اس کے
شوبہ درج ذیل ہیں:

(۱) کتاب ”الثقات“ میں صفحہ 18/8 پر امام احمد کے حالات میں وہ یہ کہتے ہیں: ”وہ حافظ تھے متقن تھے پرہیزگار تھے فقید تھے اور پوشیدہ پرہیزگاری
کو چھپائے ہوئے تھے باقاعدگی کے ساتھ دائمی عبادت کرتے تھے.....“۔

(۲) امام بخاری کے حالات میں صفحہ 113/9 اور صفحہ 114 پر تحریر کرتے ہیں: ”انہوں نے روایات کی طرف زیادہ توجہ کی اور آثار کو یاد کیا اس
سے نہ انہیں تاریخ اور لوگوں کے واقعات کا جتنی علم تھا انہوں نے پوشیدہ پرہیزگاری اور دائمی عبادت کو لازم رکھا۔“۔

(۳) ابوالفضل محمد بن ابراہیم بن نصر نبیہ کے حالات میں صفحہ 147/9 پر وہ تحریر کرتے ہیں: ”یہ ن افراد میں سے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)“

میں اُن کے حوالے سے ان روایات کے علاوہ اور کوئی حدیث منقول نہیں ہے اور ان میں سے بھی 120 روایات میں اُنہوں نے غلطی کی ہے علم نہ ہونے کی وجہ سے یا تو اُنہوں نے سند کو الٹ پلٹ دیا یا پھر متن کو تبدیل کر دیا تو جب اُن کی غلطیاں اُن کی درستگی پر غالب آ گئیں تو وہ اس بات کے مستحق قرار پائے کہ روایات نقل کرنے میں اُن سے استدلال نہ کیا جائے۔

ایک اور پہلو بھی ہے جس کی وجہ سے اُن سے استدلال نہیں کیا جاسکتا اور وہ یہ ہے کہ وہ ”ارجاء“ کے عقیدہ کے داعی تھے اور ایسی بدعتوں کی طرف دعوت دیتے تھے کہ اُن سے استدلال کرنا ہمارے ائمہ کے نزدیک جائز ہی نہیں ہے اس بارے میں اُن ائمہ کے درمیان کسی اختلاف کا مجھے علم نہیں ہے پھر یہ بات بھی ہے کہ مسلمانوں کے ائمہ اور دین میں پرہیزگار حضرات جن کا تعلق تمام شہروں اور سب علاقوں سے ہے اُن سب نے امام ابوحنیفہ پر جرح کی ہے اور اُن پر مطلق تنقید کی ہے اور ایسا یکے بعد دیگرے ہوا ہے ہم نے ان کے بارے میں روایت ہونے والی باتیں اپنی کتاب ”انتہیہ علی التمییز“ میں ذکر کر دی ہیں تو اس کتاب میں اُن کے تکرار کی ضرورت نہیں ہے البتہ میں یہاں کچھ جملے ذکر کروں گا جن سے یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ غیر مستند ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ زشتہ سے) ایک ہیں جنہوں نے سفر کیا (اور احادیث و روایات کو) جمع کیا اُنہوں نے ہم حدیث اور اس کو جمع کرنے پر بھرپور کوشش کی اور جنگ اور اُس کے اسباب میں بھی حصہ لیا اس کے ہمراہ ان میں پوشیدہ پرہیزگاری محنت اور زبردست سخاوت پائی جاتی تھی۔

(۳) ابن حبان نے اپنی کتاب ”المجرحین“ کے مقدمہ میں صفحہ 83/1 اور صفحہ 84 پر یہ تحریر کیا ہے: عمرو بن نصر بیان کرتے ہیں: میں مسجد انصار کے پاس سے گزرا تو وہاں عمرو بن عبید بیٹھے ہوئے تھے اُنہوں نے مجھ سے دریافت کیا: کون سی چیز ایسی ہے جسے آج صبح تم حسن کی مجلس سے لے کر آئے ہو؟ میں نے انہیں ایک مسئلہ کے بارے میں بتایا جو پیش آیا تھا اور حسن بصری نے اُس کا جواب دیا تھا تو میں نے کہا: ہمارے اصحاب نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔ اُنہوں نے دریافت کیا تمہارے اصحاب کون ہیں؟ میں نے جواب دیا: یونس ہشام۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایوب یونس ابن عون تھے۔ تو وہ بولے: یہ لوگ نجس ہیں گندگی ہیں اُنہیں مردہ ہیں زندہ نہیں ہیں اور انہیں اس کا شعور بھی نہیں ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: ”اُنہوں نے یہ بات ان حضرات کے بارے میں کہی ہے حالانکہ یہ لوگ علم کے امام ہیں دین کے چراغ ہیں اسلام کے سورج ہیں ہدایت کے مینار ہیں ان چاروں کے زمانہ میں روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو دینداری فقاہت حفظ حدیث اور سنت پر پختگی اہل بدعت کے ساتھ بغض کے حوالے سے ان کی مانند ہو اُس کے ہمراہ ان میں انتہائی دینداری عبادت میں بھرپور کوشش اور پوشیدہ پرہیزگاری پائی جاتی تھی۔“

(تو یہ پوشیدہ پرہیزگاری کی ترکیب جب اُن کی طرف سے کسی کی تعریف کیلئے ہوگی) تو لازمی طور پر ظاہری پرہیزگاری کے الفاظ امام ابوحنیفہ کے حق میں جرح اور طعن شمار ہوں گے اور اس کے ذریعہ اُن کی مراد یہ ہوگی کہ امام ابوحنیفہ کے باطن میں پرہیزگاری موجود نہیں تھی۔ حافظ ابن حبان کے حوالے سے اس نئی قسم کی جرح سے ہم تھوڑے واقف ہیں۔

انہوں کے باطن کی حالت کیا ہوتی ہے؟ اس کا ہم اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے ساتھ مخصوص کیا ہے یہ ایک غیبی حکم ہے اہل دین اور اہل تقویٰ اس سے لاتعلق ہیں ابن حبان کو اس بات کا علم کہاں سے ہوا کہ امام ابوحنیفہ کا باطن اُن کے ظاہر کے برخلاف تھا۔ ابن حبان نے ایک ایسی چیز کے بارے میں دخل دیا ہے جس کا علم ”مقام الغیوب“ نے اپنی ذات کے ساتھ خاص کیا ہے اور اس کے حکم سے کوئی بھی شخص ناواقف نہیں ہے۔

پھر یہ بات بھی ہے کہ ابن حبان امام ابوحنیفہ کے انتقال کے 130 سال بعد پیدا ہوئے اگر وہ اُن کے زمانہ میں زندہ ہوتے اُنہیں دیکھتے اُن کے ساتھ میل جول رکھتے اُن کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے اُن کی معرفت حاصل کرتے تو پھر یہ کہنا شاید درست ہوتا جو اُنہوں نے ہر قسم کے افراد سے سن کر بیان کر دیا ہے البتہ زمانہ گزرنے کے ساتھ اس طرح کی بات کرنا ہم حدیث کی روایتی تنقید کے خلاف ہے۔ روایتی طریقہ کار سے ستر دکرنا ہے اور اس کے برعکس ہے لیکن تعصب اور بغض آدمی سے ایسی باتیں کہلوادیتا ہے جو کہنی نہیں چاہئیں اور جو سمجھ بھی نہیں آتی ہیں۔

ابن حبان کی نقل کردہ تنقیدی روایات

اُس کے بعد ابن حبان نے اسانید کے ساتھ درج ذیل عبارات نقل کی ہیں:

(1) ... معاذ غنبری بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ امام ابو حنیفہ سے دو مرتبہ

گھر سے توبہ کروائی گئی (۱)۔ 64/3

(2) ... امام ابو یوسف کہتے ہیں: سب سے پہلے قرآن کے مخلوق ہونے کی بات جس نے کی وہ ابو حنیفہ ہیں انہوں

نے دُفہ میں ایسا کیا۔ 65/3

(3) ... حماد بن ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد امام ابو حنیفہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: قرآن مخلوق ہے ابن

ابن ابی نے انہیں خط لکھا: یا تو تم اس موقف سے رجوع کر لو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا۔ تو انہوں نے کہا: میں رجوع کرتا ہوں۔

سب وہ اپنے گھر واپس آئے تو میں نے کہا: اے ابا جان! کیا آپ کی یہ رائے نہیں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اے

یہ بڑے بیٹے! میرا آج بھی یہی موقف ہے لیکن میں نے اُن کے سامنے ”تقیہ“ کیا تھا۔ 65/3

(4) ... یوسف بن اسباط بیان کرتے ہیں: ابو حنیفہ نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ میرا زمانہ پالیتے تو میرے بہت سے

قوال اختیار کر لیتے، کیونکہ دین صرف اچھی رائے کا نام ہے۔ 65/3

(5) ... امام جعفر صادق فرماتے ہیں: اے اللہ! ہم اپنے جدا مجد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس نبوت کے وارث

بچے آرہے ہیں اور جدا مجد حضرت اسماعیل علیہ السلام سے اس گھرانے کے وارث چلے آرہے ہیں اور اپنے نانا حضرت محمد ﷺ

سے اس علم کے وارث چلے آرہے ہیں تو تو میری اور میرے آباؤ اجداد کی طرف سے ابو حنیفہ پر لعنت کر دے۔ 65/3

(6) ... عبد الصمد بن حسان بیان کرتے ہیں: میں مکہ میں سفیان ثوری کے ساتھ میزاب کے پاس موجود تھا ایک شخص

آیا اور بولا: ابو حنیفہ کا انتقال ہو گیا ہے تو سفیان ثوری نے کہا: تم ابراہیم بن طہمان کے پاس جاؤ اور انہیں یہ بات بتاؤ۔ قاصد واپس

آیا اور بولا: میں نے انہیں سوئے ہوئے پایا تھا (تو بیدار نہیں کیا)۔ سفیان ثوری نے کہا: تمہارا ستیاناس ہو! تم جاؤ انہیں بیدار کرو

وہ یہ خوشخبری بناؤ کہ اس امت کو سب سے زیادہ آزمائش میں مبتلا کرنے والا شخص مر گیا ہے اللہ کی قسم! اسلام میں کوئی ایسا بچہ پیدا

نہیں ہوا جو لوگوں کیلئے ابو حنیفہ سے زیادہ مخوس (یا نقصان دہ) ثابت ہوا ہو اللہ کی قسم! ابو حنیفہ نے اسلام کی رسی کو اس سے زیادہ کاٹا

ہے جتنا قحطہ طائی نے اپنی تلوار کے ذریعہ کاٹا تھا۔ قحطہ طائی ابو مسلم خراسانی کے لشکروں کا سپہ سالار تھا جس نے خراسان میں

حبشیوں کی حکومت قائم کی تھی اور اُس نے اس کام میں دس ہزار لوگ قتل کیے تھے۔ 65/3

(7) ... سفیان ثوری کو ابو حنیفہ کے انتقال کی اطلاع ملی تو وہ بولے: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے! جس نے

مسلمانوں کو اُس سے نجات عطا کی کیونکہ اُس نے اسلام کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تھے۔ 66/3

(8) ... محمد بن عامر طائی بیان کرتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسجد دمشق کے پھاٹک کے پاس کچھ لوگوں

کے ساتھ موجود ہوں ایک صاحب نکلے جنہوں نے ایک دوسرے صاحب کو پکڑا ہوا تھا اور وہ یہ کہہ رہے تھے: اے لوگو! اس شخص نے

حضرت محمد ﷺ کے دین کو تبدیل کر دیا ہے۔ میں نے اپنے پہلو میں موجود ایک شخص سے دریافت کیا: یہ دو حضرات کون ہیں؟ اُس نے جواب دیا: یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے ابو حنیفہ کو پکڑا ہوا ہے۔ 66/3

(9) ... علی بن عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے ابو حنیفہ سے دریافت کیا: ابراہیم بن علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ”نبی اکرم ﷺ نے اُن لوگوں کو پانچ رکعات پڑھا دیں تو سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کیا۔“ تو ابو حنیفہ بولے: اگر آپ چوتھی رکعت کے بعد نہیں بیٹھے تھے تو آپ کی یہ نماز اس کے برابر بھی نہیں ہوگی اُنہوں نے زمین پر موجود گندگی کی طرف اشارہ کیا اور پھر اُسے پکڑ کر ایک طرف پھینک دیا۔

(10) بشر بن مفضل بیان کرتے ہیں: میں نے ابو حنیفہ سے کہا: شعبہ نے ہشام بن یزید بن انس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک یہودی نے ایک بڑی کاسر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا تو نبی اکرم ﷺ نے بھی اُس یہودی کاسر دو پتھروں کے درمیان رکھوا کر کچلوادیا۔ تو ابو حنیفہ بولے: یہ ہدیان ہے۔

(11) ... ابواسحاق فزاری کہتے ہیں: میں ابو حنیفہ کے پاس موجود تھا ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے ایک مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا اُنہوں نے اُس کا جواب دیا تو میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے اس بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ تو ابو حنیفہ بولے: یہ خرافہ کی حدیث ہے (یعنی خرافات ہے)۔ 70/3

(12) ... بشر بن مفضل بیان کرتے ہیں: عبید اللہ بن عمر نے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: ”خرید و فروخت کرنے والوں کو (سود ختم کرنے کا) اختیار اُس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے۔“ تو (یہ حدیث سننے کے بعد) ابو حنیفہ بولے: یہ جڑ ہے۔ 70/3

(13) سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابو حنیفہ کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ایک حدیث سنائی تو وہ بولے: اس پر پیشاب کر دو۔ 70/3

(14) ... سوید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: ایک شخص ابو حنیفہ کے پاس آیا اور دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں

آپ کیا کہتے ہیں جو خنزیر کا گوشت کھا لیتا ہے؟ تو ابو حنیفہ بولے: اُس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ 73/3

(15) ... یحییٰ بن حمزہ اور سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: ہم نے ابو حنیفہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے اس جوتے کی عبادت کرتا ہے تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ 73/3 (ابن حبان کا کلام یہاں ختم ہو گیا)

اس کتاب کے مطبوعہ نسخہ میں یہاں لفظ ”بغل“ تحریر ہے (جس کا مطلب یہ ہے: اگر کوئی اس خچر کی عبادت کرتا ہے) اور یہ تحریف ہے۔

یہ اُن میں سے بعض روایات تھیں جو ابن حبان نے امام ابو حنیفہ کے حالات میں نقل کی ہیں میں نے طوالت کے خوف سے دوسرے جملے ترک کر دیئے ہیں ان میں دروغ برگردن ابن حبان یہ منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ نبی اکرم ﷺ کی احادیث کا مذاق

تھے اور تمسخر کے طور پر انہیں مسترد کر دیتے تھے۔

ابن حبان کی جرح پر ذہبی اور ابن حجر کا تبصرہ

حافظ ذہبی اور ابن حجر کہتے ہیں:

ابن حبان بعض اوقات کسی ثقہ راوی پر ایسی جرح کرتے ہیں گویا کہ انہیں یہ سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ اُن کے سر سے (یعنی منہ پر) تم سے (کیا نکل رہا ہے)۔

وران دونوں صاحبان نے بالکل ٹھیک کہا ہے جیسا کہ ”میزان الاعتدال“ 274/1 اور ابن حجر کی کتاب ”القول المسد“

صفحہ 33 پر مذکور ہے۔

شیخ ابو نعیم کا تبصرہ

تو امام ابو حنیفہ ان مزمومہ اقوال اور جھوٹی روایت کی بنیاد پر تمام بڑے زندیق لوگوں، ملحدوں اور مشرکین پر فوقیت لے جاتے ہیں جو شریعت اور نبی اکرم ﷺ کا مذاق اڑانے اللہ تعالیٰ کے قرب کیلئے جوتے کی عبادت جائز قرار دینے یہاں تک کہ حضرت محمد ﷺ کے دین کو تبدیل کرنے کے حوالے سے ہے اور پھر ابن حبان نے ان سب باتوں کے حوالوں سے ایک سوئے ہوئے شخص سے خوب سے استدلال کیا ہے اس محدث اور ناقد کے نزدیک کیا جرح و تعدیل اس طرح ہوتی ہے؟ اور وہ بھی اکابر ائمہ دین میں سے ایک امام کے بارے میں یہاں تک کہ امام ابو حنیفہ نے یہ تک کہہ دیا جیسا کہ ابن حبان نے ہی یہ بات نقل کی ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ میرا زمانہ پالیتے تو میرے بہت سے اقوال کو اختیار کر لیتے۔

اے ابو حاتم بن حبان بستی! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! ان سب باتوں کو تم نے نقل کیا اور کہا: امام ابو حنیفہ کے بارے میں؟ نہ تم یہ بات یقینی طور پر جانتے ہو کہ کسی راوی کے بارے میں ایسی معمولی سی جرح جو اُس راوی میں نہ پائی جاتی ہے، شدید حرام و بہتان ہے اور تم یہ بات بھی جانتے ہو کہ تمہارا استاد عبدالرحمن ابو محمد بن ابو حاتم رازی کے سامنے جب جرح کے حوالے سے مضمیوں کا ذکر کیا جاتا تو وہ رونے لگ پڑتے تھے یہاں تک کہ اُن کے ہاتھ سے کتاب گر جاتی تھی اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! تو یہ خبریں وہ روایات ہیں جو غالب ہیں تو کسی عالم کے بارے میں بدگمانوں کے اکابر ائمہ میں سے ایک امام کے بارے میں جرح کا کیا عالم ہوگا؟

ابن حبان کا یہ کلام اور اس کی مانند یا اس کی مثل یا اس سے ملتا جلتا جو کلام پہلے زریں گیا ہے اُس نے شیخ جمال الدین قاسمی کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا:

”اہل الرائے کے ائمہ کے حالات کے ضمن میں بعض محدثین کے حوالے سے ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو پڑھنے

والے کو شرمندہ کر دیتی ہیں چہ جائیکہ انہیں مدون کیا جائے۔“

(اے ابن حبان!) آپ نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں یہ جو کچھ بھی کہا اگر یہ سب باتیں اُن میں موجود تھیں تو پھر آپ

کے امام ”شافعی مطلبی“ نے اُن کی تعریف کیسے کر دی؟

اور اُن سے پہلے اُن کے استاد امام مالک اٹھکی مدنی نے (اُن کی تعریف کیسے کی؟ اور ان دو حضرات کے علاوہ) امام یحییٰ بن سعید القطان، وکیع بن جراح، ابن معین..... (نے اُن کی تعریف کیسے کی؟)

حالانکہ یہ وہ طبقہ ہے جن کے علم، تقویٰ، پرہیزگاری اور سمجھداری کی گواہی دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو! یہ ائمہ حدیث اور ناقدین میں بلند حیثیت رکھتے ہیں امام ابو حنیفہ کے معاصرین میں سے ہیں یا اُن لوگوں کے معاصرین میں سے ہیں جو امام ابو حنیفہ کے ساتھ رہے ان لوگوں نے امام ابو حنیفہ کا تذکرہ بھلائی اور اچھی تعریف کے ہمراہ کیا ہے۔

غفلت کا شکار مشائخ

اگر آپ کی بیان کردہ بات کو درست مان لیا جائے اور یہ درست ہو بھی نہیں سکتی تو اس سے یہ بات لازم آئے گی کہ امام شافعی، امام مالک اور دیگر تمام ائمہ جنہوں نے امام ابو حنیفہ کی تعریف کی ہے یہ سب غفلت کا شکار مشائخ تھے بلکہ اس سے یہ بات لازم آئے گی کہ اس امت کی اکثریت گمراہی پر متفق ہے کیونکہ امام ابو حنیفہ کی امامت کے ظہور سے لے کر آج تک امت محمدیہ کا نصف حصہ انہیں اپنا پیشوا مانتا ہے اور فقہ دین اور احکام شریعت میں اپنا متبوع مانتا ہے جس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ لوگ عبادات، معاملات، نکاح و طلاق کے مسائل، خواتین سے تعلق، قتل وغیرہ کے مقدمات اور دیگر امور میں امام ابو حنیفہ کے اقوال پر اعتماد کرتا ہے تو ائمہ اور امت اس چیز میں ہرگز ہٹتا نہیں ہو سکتے۔

اگر آپ کے گمان اور آپ کی نقل کردہ باتوں کے مطابق امام ابو حنیفہ میں مذکورہ قابلِ طعن خامیاں ہوتیں تو وہ یقینی طور پر اسلام سے خارج ہو جاتے اور وہ اس بات کے مستحق نہ رہتے کہ کسی صاحبِ فضیلت شخص کی زبانی یا کسی عقلمند کے کلام میں اُن کی تعریف کی جاتی حالانکہ امام شافعی، مٹلی ہاشمی نے اُن کی تعریف کی ہے اور کیا ہی عمدہ تعریف کی ہے تو صیغہ کی ہے اور کیا ہی عمدہ توصیف کی ہے انہوں نے امام ابو حنیفہ کو لوگوں کیلئے پیشوا قرار دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کی سمجھ بوجھ میں ان کی پیروی کی جاتی ہے اور یہ بات امام شافعی کے اس قول میں ہے:

”لوگ فقہ میں ابو حنیفہ کے زیرِ کفالت ہیں“

اور اُن کے اس قول میں بھی ہے:

”جو شخص علم فقہ میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ ابو حنیفہ کے زیرِ کفالت ہوگا“

اور اُن کے اس قول میں ہے:

”وہ اُن افراد میں سے ایک ہیں جن کیلئے فقہ کو موافق کر دیا گیا“

اور ایک روایت کے مطابق:

”جو شخص اُن کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کرتا نہ تو وہ ماہر عالم بن سکتا ہے اور نہ ہی علم فقہ حاصل کر سکتا ہے۔“

(اے ابنِ حبان!) جیسا کہ آپ گمان کرتے ہیں اور وہ شخص گمان کرتا ہے جس کے اقوال آپ نے نقل کیے ہیں کہ یہ کسی صورت بھی ممکن نہیں ہے کہ امام شافعی نے اُن کی یہ تعریف کی ہو کیونکہ اُن کیلئے تو اس طرح کی بات اور اس طرح کی تعریف کرنا کبھی

مت نہیں ہو سکتا وہ بھی ایک ایسے شخص کے بارے میں:

جو لوگوں کیلئے اس بات کو جائز قرار دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے جوتے کی عبادت کی جاسکتی ہے

مگر جو یہ گمان کرتا ہے کہ اگر نبی اکرم ﷺ اُس کا زمانہ پالیتے تو اُس کے قول کو اختیار کرتے

مگر چہ اس طرح کی اور فضولیات اور بہتان ہیں حالانکہ امام شافعی اُن افراد میں سے ایک ہیں جن کے علم، عقل، سمجھداری اور

مت کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔

کی ہیں! امام شافعی نے امام ابوحنیفہ کی مدح کی ہے اور اُن کی ایسی تعریف کی ہے جو اُن کی سیرت سے واقفیت اور بصیرت

سے۔ شخص کر سکتا ہے کیونکہ انہوں نے امام ابوحنیفہ کے اکابر تلامذہ اور اصحاب سے ملاقات کی ہے اور امام ابوحنیفہ کے زندہ

میں سے سب سے بڑے فقیہ اور امام ابوحنیفہ کے بارے میں سب سے زیادہ معرفت رکھنے والے شخص سے علم فقہ حاصل

کیا ہے ورنہ امام محمد بن حسن شیبانی ہیں تو اُن کی تعریف اور اُن کی توصیف ہر جھوٹی بات اور باطل قول کو کالعدم کر دیتی ہے اللہ تعالیٰ

آپ سے درگزر کرے اور آپ کے گناہوں کی مغفرت کرے! تعصب کی صفت نے کس طرح آپ کو حق کے راستہ سے ہٹا دیا اور

آپ نیک لوگوں کے بارے میں سند متین اور روایات کی علتوں کی بحث میں الجھ گئے۔

مت محمدیہ گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی

آپ نے جو کچھ کہا اور جو کچھ نقل کیا اگر یہ امام ابوحنیفہ کے بارے میں صحیح اور ثابت شدہ ہوتا تو پھر جمہور مسلمان گمراہ قرار

نہیں گئے جو اس امام کی پیروی کرتے ہیں اور حلال و حرام خرید و فروخت، نکاح و طلاق، فتویٰ نویسی اور قاضی کے طور پر فیصلہ دینے

اور عبادت اور عبادات میں اُن کے اقوال اور مسلک پر عمل کرتے ہیں تو اُن کی کیسی بربادی اور کیسی گمراہی ہوگی جو ایک باطل گمراہ

کے کرنے والے خرابی کے شکار شخص کو امام بنا کر اُس کی پیروی کرتے ہیں اور اُس کی تقلید کرتے ہیں اُس کے اجتہاد کے رستہ پر

جاتے ہیں اور اُسے عظیم قرار دیتے ہیں حالانکہ اے ابو حاتم! آپ کے نزدیک تو وہ سب سے زیادہ گمراہ ہے۔ کیا علم اور سنت کے

بارے میں آپ کی امانت ایسی ہی ہے؟ اور ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ جمہور مسلمان اس طرح گمراہی کا شکار ہوں جبکہ رسول امین ﷺ

نے ان کے حق میں حفاظت، عنایت، سیدھے راستہ پر رہنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت نصیب ہونے کی گواہی دی ہے اور یہ

توبہ فرمایا ہے:

”میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی ہے۔“

اور اگر یہ بات درست ہے، یعنی امام ابوحنیفہ کا اللہ تعالیٰ اُس کے رسول اور اسلامی شریعت سے کوئی واسطہ نہیں ہے تو پھر

حدیث شریف کی کتابوں، اصطلاحات حدیث کی کتابوں، عقیدہ سے متعلق کتابوں، فقہ سے متعلق کتابوں میں اُن کے اقوال، فقہی

اور اجتہادات کو دیگر ائمہ مجتہدین و متبوعین کے ہمراہ ذکر کرنے کا کیا مطلب ہوگا؟ اُن ائمہ میں امام مالک، امام شافعی، امام احمد

بن حنبل کے علاوہ امام اوزاعی، ابن جریج اور ان کے علاوہ دیگر جمہور ائمہ مسلمین شامل ہیں اور پھر دیگر مقامات پر بھی ان باتوں پر اعتماد

کیا جاتا ہے۔

امام ابو حنیفہ کے بارے میں آپ کا جو گمان ہے اور جو کچھ آپ نے نقل کیا ہے اگر وہ حق اور درست ہو تو پھر امام ابو حنیفہ کے کلام ان کی فقہی آراء اور ان کے اجتہاد اس لائق ہوں گے کہ انہیں کوڑے میں پھینک دیا جائے اور ان کا تذکرہ صرف مذمت برا بھلا کہنے متفر کرنے اور لوگوں کو بچانے کے حوالے سے ہو حالانکہ مالکی، شافعی، حنبلی اور حنفی مسلک کے یہ تمام ائمہ جو جلیل القدر اہل علم ہیں اور جن کی تعداد کا شمار صرف اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے کیا یہ سب امام ابو حنیفہ کے بارے میں غلطی اور گمراہی پر ہیں اور آپ اور آپ کی موافقت کرنے والے وہ لوگ درست ہیں جو مذمت اور برا بھلا کہنے کے حوالے سے شاذ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! ہم زیادتی اور ظلم سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم تیرے نبی کے اس فرمان کے مصداق میں داخل ہو جائیں: ”تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے۔“

اے حافظ ابن حبان! آپ نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں جو کچھ بیان کیا ہے اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے فیصلہ کے مطابق امام ابو حنیفہ نے دین کو اس سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے جتنا نقصان عبداللہ بن سبأ نے ملت اسلامیہ اور مسلمانوں کی صفوں کو پہنچایا تھا تو ہم محبت اور دشمنی کے حوالے سے زیادتی اور سرکشی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اگر آپ نے اس طرح کی بات کسی نامعلوم شخص کے بارے میں کی ہوتی تو شاید آپ کے اس قول کو غلط فہمی پر محمول کیا جاسکتا، لیکن بد قسمتی سے آپ نے یہ بات ایک ایسے امام کے بارے میں کہی ہے جو مسلمانوں کے اکابر ائمہ میں سے ایک ہے آپ نے اپنی اور محدثین کی حیثیت کے بارے میں زیادتی کی ہے کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ بعض اوقات زیادتی بھی کر جاتے ہیں۔

امام اعظم کے بارے میں امام ابو داؤد کی رائے

کہاں آپ کا یہ کلام ہے اور کہاں آپ کے اساتذہ کے استاد امام ابو داؤد بھتانی کا کلام ہے جو سنن ابو داؤد کے مصنف ہیں اور ان کی یہ بات ابن عبد البر نے اس کتاب میں نقل کی ہے جو پہلے گزر چکی ہے اور پھر ان کے بارے میں ابن داسہ کا بیان ہے: میں نے امام ابو داؤد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اللہ تعالیٰ امام مالک پر رحم کرے! وہ امام تھے اللہ تعالیٰ امام شافعی پر رحم کرے! وہ امام تھے اللہ تعالیٰ امام ابو حنیفہ پر رحم کرے! وہ امام تھے۔“

عقل کسی بھی صورت میں یہ بات قبول نہیں کر سکتی کہ مسلمانوں کے اکابر ائمہ میں سے کوئی امام کہ سلف صالحین کے زمانہ میں جس کے حق میں بھلائی کی گواہی دے دی گئی ہو وہ امام اس طرح کی گمراہی، خراب اور کفریہ باتیں کرے جو لوگوں کو اس سے دور کر دیں اور اس سے روک دیں اور پھر امت محمدیہ کے بڑے عقلمند افراد اس کے زمانہ سے لے کر ہمارے زمانہ تک مسلسل ہر زمانہ میں اس کے مسلک اور اجتہادات کو قبول کریں اور ان کی پیروی کریں جبکہ وہ امام اتنی گمراہی میں مبتلا ہو۔

اگر یہ بات درست تسلیم کرنی جائے تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ امت محمدیہ کی اکثریت گمراہی پر اٹھی ہو گئی ہے اور ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ امت محمدیہ اور اس کے علماء ایسی صورت حال میں مبتلا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی گواہی دی ہے اور میں یہ بات کسی عصبیت یا مسلکی تعلق کی وجہ سے نہیں کہہ رہا یا ان کے مخالفین کے ساتھ بغض یا نا پسندی کی وجہ سے نہیں کہہ رہا اللہ تعالیٰ

میں یہ بات حق کے دفاع کیلئے اور اُس عقل کے دفاع کیلئے کہہ رہا ہوں کہ اسلام کے سائے میں
 جو چیز خبیث ہوئی ہے (اُس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے) کہ امام ابوحنیفہ اپنے زمانہ کے اکابر اہل علم و حبان معرفت اور
 جلیل القدر و عوں کے نزدیک ایک مجتہد امام ہیں جو ہدایت اور دین کے اکابر ائمہ میں سے ایک ہیں جیسا کہ اس سے پہلے اُن
 حضرات نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں تعریف گزر چکی ہے اور پھر وہ اپنے زمانہ سے لے کر آج تک مسلمانوں کے اکثریتی حصہ
 سے متبع ہیں۔ اعتقادات اجتہادات دینی مسائل فقہی آراء اور حلال و حرام کے حوالے سے (مسلمانوں کی اکثریت) جن کی
 رائے سنی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان سب حضرات نے اُن کی تعریف کی ہو! اُمت محمدیہ کی اکثریت نے جن کی پیروی اور تقلید
 میں رہے ہیں وہ لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ یہ دین کے ائمہ میں سے ایک ہیں اُس شخصیت میں وہ (قابلِ مذمت)
 بات پائی جاتی ہوں جن کا تذکرہ ابن حبان اور دیگر حضرات نے کیا ہے تو کیا ابن حبان نے جو بات کہی ہے وہ درست ہوگی یا غلط

میں اپنے قاری کو اس نید پر تنقید اُن کے ضعیف یا منقطع ہونے، راویوں پر طعن یا ضعف، تعصب، جھوٹ یا ایجاد کے حوالے
 سے تین مجروح قرار دینے کی بحث میں نہیں الجھنا چاہتا، میں تو یہ بات کہتا ہوں:

متاخرین اہل علم کا طرز عمل

امام حافظ منذری، نووی، ذہبی، مزی، ابن تیمیہ، ابن قیم، ابن کثیر، تاج سبکی، ابن حجر، یوسف بن عبدالبہادی، حنبلی، سیوطی، سخاوی،
 ابن عساکر، دمشقی، یہ سب حضرات حنفی مسلک سے تعلق نہیں رکھتے ہیں اور پھر ان کے علاوہ نقد جرح و تعدیل کے حوالے سے کچھ اور
 جلیل القدر و ائمہ متاخرین ہیں امام بخاری کا کلام ابن جارود کا کلام (جو امام ابوحنیفہ کے بارے میں ہے) جس کا ذکر مصنف آگے
 میں کرے گا (اصل عربی متن کے) صفحہ 278 اور 287 پر کریں گے اور ابن حبان کا یہ کلام ہے جسے میں نے نقل کیا ہے اس کے علاوہ
 شیب بغدادی کا کلام ہے جو "تاریخ بغداد" اور دیگر کتابوں میں مذکور ہے اور ان حضرات سے پہلے یا ان کے زمانہ میں یا ان کے بعد
 کے زمانہ سے تعلق رکھنے والے اُن حضرات کا کلام ہے جنہوں نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں کلام کیا، اُن پر جرح کی تو ان
 متاخرین قابلِ اعتماد ائمہ نے ان طعن کرنے والے لوگوں کا کلام کئی کئی مرتبہ دیکھا، کیونکہ ان طعن کرنے والوں کی کتابیں اُن کے
 قائل ان متاخرین ائمہ کی نقل و روایت کے ذریعہ ہم تک منتقل ہوئے ہیں تو یہ متاخرین ائمہ ان حضرات کے کلام سے کئی مرتبہ
 غلطی کرے اور بار بار غلطی کرتے لیکن انہوں نے اس کی طرف توجہ نہیں دی اور اس کلام سے غفلت کا اظہار کرتے ہوئے اسے ساقط
 قرار دیا اور اس سے اعراض کیا اور یہ لوگ (یعنی متاخرین، محققین) اللہ تعالیٰ کے دین کے حوالے سے امین ہیں وہ کسی ایسے
 شخص سے محبت نہیں رکھ سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دین سے کھلواڑ کرتا ہو۔

اگر ان متاخرین کے نزدیک یہ کلام اور یہ طعن مقبولیت کے کم ترین مرتبہ پر بھی ہوتا تو یہ حضرات اُس کی طرف اشارہ کر
 دیتے، خواہ ایک ہی اشارہ کرتے جو امانت، دیانت اور شریعت کی حفاظت کیلئے ہوتا، لیکن ان لوگوں کا رویہ اس کے برعکس تھا، انہوں
 نے امام ابوحنیفہ کی دین میں امامت کے حوالے سے تعریف کی، اُن کی فضیلت کا ذکر کیا، مسلمانوں کیلئے اُن کی خیر خواہی کا ذکر کیا اور

ان کی تعریف، تعظیم و تکریم کے بہترین الفاظ کے ساتھ کی، بلکہ انہوں نے امام ابوحنیفہ کے فضائل و مناقب اور امامت کے بارے میں بطور خاص کتابیں تالیف کیں جو ان کے اجتہاد کے دفاع کے بارے میں اور کتاب و سنت کو ان کے مضبوطی سے تھامنے کے بارے میں تھی، جیسا کہ دیگر ہدایت یافتہ ائمہ متبوعین کا معمول تھا۔

امام اعظم کے مناقب میں متاخرین کی تصانیف

آپ امام حافظ ذہبی شافعی کی کتاب ”مناقب الامام ابی حنیفہ وصاحبہ ابی یوسف و محمد بن احسن“ ملاحظہ فرمالیں۔

اسی طرح امام علامہ محدث فقیہ یوسف بن عبدالحادی دمشقی صاحبی، پیدائش 840 ہجری، انتقال 909 ہجری کی کتاب ملاحظہ فرمالیں جس کا نام انہوں نے ”تنویر الصنیفہ بمناقب الامام ابی حنیفہ“ تجویز کیا، علامہ ابن عابدین نے اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے اور اپنے حاشیہ ”رد المحتار علی الدر المختار“ کے مقدمہ میں صفحہ 37/1 پر اس سے کچھ مواد نقل کیا ہے۔

اسی طرح امام حافظ سیوطی شافعی کی کتاب ”تمییز الصنیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ“ ہے۔

امام حافظ محدث محمد بن یوسف صاحبی شافعی کی کتاب ”عقود الجمان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ النعمان“ ہے

امام فقیہ محدث ابن حجر مکی شافعی کی کتاب ”الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفہ النعمان“ ہے

امام فقیہ محدث مرعی بن یوسف کرمی مقدسی حنبلی کی کتاب ”تنویر بصائر المقلدین فی مناقب الائمة المجتہدین“ ہے ان میں سے زیادہ تر کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور اہل علم کے درمیان متداول ہیں۔

متاخرین کا امام اعظم پر جرح سے اعراض

ان حضرات کے علاوہ دیگر ائمہ حفاظ اور ائمہ دین میں جنہوں نے اپنی کتابوں میں امام ابوحنیفہ کے حالات تحریر کیے ہیں ان کے مناقب، فضائل اور امامت کا تذکرہ کیا ہے جیسے امام محدث حافظ ابو سعد سمعانی شافعی نے اپنی کتاب ”الانساب“ میں امام محدث لغوی ابن اثیر شافعی نے اپنی کتاب ”جامع الأصول فی احادیث الرسول“ کے آخر میں صفحہ 432/15 سے 436 تک امام فقیہ محدث ربانی محی الدین نووی شافعی نے اپنی کتاب ”تہذیب الاسماء والملغات“ میں صفحہ 216/2 سے 223 تک امام صاحب کے حالات تفصیل سے آٹھ صفحات پر تحریر کیے ہیں اور انہوں نے اس میں جرح کے حوالے سے کوئی ایک بات بھی نقل نہیں کی ہے حالانکہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جرح سے متعلق وہ روایات ان کی نثر سے گزری ہوں گی انہوں نے اسے پڑھا ہوگا کیونکہ انہوں نے ان روایات کے بارے میں کتابیں پڑھی ہیں۔ انہوں (یعنی امام نووی) نے اس کتاب میں امام ابوحنیفہ کے حالات میں کئی جملے خطیب بغدادی کی کتاب ”تاریخ بغداد“ سے نقل کیے ہیں جیسا کہ انہوں نے کئی مرتبہ اس کی صراحت بھی کی ہے تو یقیناً وہ اس کتاب میں اور خطیب بغدادی کی دیگر کتابوں میں مذکور قابل طعن روایات اور تنقید پر مطلع ہوئے ہوں گے جن کا ذکر خطیب بغدادی نے امام ابوحنیفہ کے حالات کے ضمن میں کیا ہے اور ان میں سے بعض باتوں کا ذکر ابن حبان اور دیگر حضرات نے کیا ہے لیکن امام نووی نے ان کی کوئی پرواہ نہیں کی اور ان کی طرف توجہ نہیں دی اور انہیں نقل نہیں کیا بلکہ ان سے اعراض کیا اور لا تعلقی اختیار کی اس کی طرف انہوں نے کوئی اشارہ بھی نہیں کیا اور یہ ان کی طرف سے اس بات کی طرف اطلاع تھی کہ یہ روایات ساقط اعتبار

امام ابو حنیفہ نے ایک مرتبہ خواب دیکھا تھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو کھود رہے ہیں جب یہ خواب ابن سیرین کے سامنے بیان کیا گیا تو وہ بولے: یہ خواب دیکھنے والا شخص علم کو یوں نکالے گا کہ اُس سے پہلے کسی نے اُس کو اس طرح نہیں نکالا ہوگا۔ مسعر بن کدام جو حافظ الحدیث ہیں، کوئی ہیں محدث ہیں اور امام ہیں، وہ شیخ عراق ہیں، جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں، امام ابو حنیفہ کے معاصرین میں سے ہیں اور اُن کے شہر کے رہنے والے ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: کوفہ میں مجھے صرف دو افراد پر رشک آتا ہے: ابو حنیفہ پر اُن کی فقہ کے حوالے سے اور حسن بن صالح پر اُن کے زہد کے حوالے سے (رشک آتا ہے)۔ مسعر نے یہ بھی کہا ہے: جو شخص ابو حنیفہ کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان بنائے گا مجھے یہ اُمید ہے کہ وہ خوف کا شکار نہیں ہوگا اور وہ اپنی ذات کیلئے احتیاط کے حوالے سے افراط کا شکار نہیں ہوگا۔

فضیل بن عیاض کہتے ہیں: امام ابو حنیفہ ایک فقیہ شخص تھے جو فقہ کے حوالے سے معروف تھے پر ہیز گاری کے حوالے سے مشہور تھے اُن کے پاس مال بہت زیادہ تھا، جو بھی اُن کے ہاں جاتا اُس کے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آتے تھے رات اور دن طالب علموں کو تعلیم دینے کے حوالے سے صبر سے کام لیتے تھے دین کے اعتبار سے عمدہ تھے زیادہ تر خاموش رہتے تھے تھوڑا کلام کرتے تھے یہاں تک کہ جب حلال یا حرام کے بارے میں کوئی مسئلہ سامنے آتا (تو اُس کا جواب دین کیلئے کلام کرتے تھے) حق کی طرف اچھے طریقہ سے رہنمائی کرتے تھے حکمرانوں کے مال سے دور بھاگتے تھے جب اُن کے سامنے کوئی مسئلہ آتا اور اُس کے بارے میں کوئی مستند حدیث موجود ہوتی تو وہ اُس کی پیروی کرتے تھے اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا تابعین (کے حوالے سے کوئی روایت منقول ہوتی تو اُس کی بھی پیروی کر لیتے تھے) ورنہ پھر قیاس کرتے تھے اور بہترین قیاس کرتے تھے۔

وہ 80 ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے اور اُن کا انتقال رجب میں 150 ہجری میں ہوا، انہیں بغداد میں باب طاق کے قریب خیزران کے قبرستان میں دفن کیا گیا اور ہجوم کی کثرت کی وجہ سے اُن کی نماز جنازہ چھ مرتبہ ادا کی گئی جن میں سے آخری مرتبہ اُن کے صاحبزادے حماد نے نماز جنازہ پڑھائی، اُس وقت خلیفہ منصور کے عہد خلافت میں بغداد کے قاضی حسن بن عمارہ نے انہیں غسل دیا اور ایک اور شخص نے غسل دیا، میں نے کئی مرتبہ اُن کی قبر مبارک کی زیارت کی ہے۔ (تفخیص کے ساتھ اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی)

(شیخ عبد القہار کہتے ہیں:) حافظ سمعانی نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں جرح یا تنقید سے متعلق کوئی کلمہ اُن کے حالات کے ضمن میں نقل نہیں کیا، حالانکہ انہوں نے اُن کے حالات تفصیلی طور پر نقل کیے ہیں، حالانکہ انہوں نے یقینی طور پر ابن حبان کا کلام اُن کی کتاب ”المجر وحسن“ میں دیکھا ہوگا کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب ”الانساب“ میں مختلف لوگوں کے حالات میں ابن حبان کی کتاب ”الاشہات“ اور ”المجر وحسن“ سے اُن کا کلام نقل کیا ہے۔ تو حافظ سمعانی نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں وہ تنقیدی باتیں دیکھی ہوں گی جو ابن حبان نے ہی ہیں یا جو انہوں نے نقل کی ہیں، لیکن انہوں نے ان کی کوئی پرواہ نہیں کی اور ان میں سے کوئی ایک حرف بھی قبول نہیں کیا بلکہ اُن باتوں سے اعراض کیا اور صرف امام ابو حنیفہ کے مناقب و فضائل بیان کرنے پر اکتفاء کیا، گویا وہ ان روایات کو ساقط الاعتبار قرار دینا چاہ رہے تھے اور انہیں قبول نہ کرنے کا اظہار کر رہے تھے۔

تیسرا قول

حافظ امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اپنی کتاب ”منہاج السنۃ النبویہ“ میں صفحہ 259/1 اور صفحہ 619/2 پر یہ تحریر کی ہے: ”ابو حنیفہ کی اگرچہ کئی لوگوں نے بعض چیزوں کے حوالے سے مخالفت کی ہے اور ان کا انکار کیا ہے لیکن ان کی نقاہت و فصاحت کے علم کے بارے میں کسی کو شک نہیں ہے، لوگوں نے ان کے حوالے سے کچھ ایسی باتیں نقل کی ہیں جن کا مقصد انہیں سبوتاژ کرنا ہے، لیکن یہ روایات قطعی طور پر جھوٹی ہیں جیسے خنزیر کا مسئلہ ہے یا اس کے علاوہ دیگر مسائل ہیں۔“ (ان کی بات میں ختم ہوگئی)

یہ انہوں نے اس جملہ کے ذریعہ اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے جو امام بخاری کی کتاب ”جزء القرأۃ خلف الامام“ میں مذکور ہے: ”وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ خشکی کے خنزیر میں کوئی حرج نہیں ہے۔“ اور ان کا اشارہ ابن حبان کے اس کلام کی طرف ہوگا جو اس سے پہلے صفحہ 236 پر رقم: 14 کے تحت گزر چکا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ”مجموع الفتاویٰ“ 20/304 پر یہ بھی تحریر کیا ہے: ”جو شخص امام ابو حنیفہ یا ان کے علاوہ مسلمانوں کے بارے میں یہ گمان کرے کہ وہ جان بوجھ کر قیاس کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے حدیث صحیح کی مخالفت کرتے ہیں، ایسے شخص نے ان کی طرف غلط بات منسوب کی ہے، اس نے صرف گمان یا نفسانی خواہش کی پیروی کی وجہ سے یہ بات کہی ہے۔“ امام ابو حنیفہ تو سفر کے دوران غیب کے ذریعہ وضو کرنے والی حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں جو قیاس کے برعکس ہے اور وہ مکہ کے دوران قبۃ (لگانے سے نماز اور وضو ٹوٹ جانے والی) حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں حالانکہ یہ بھی خلاف قیاس ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان دونوں روایات کو مستند نہ کرتے ہیں، اگرچہ ائمہ محدثین نے ان دونوں روایات کو مستند قرار نہیں دیا ہے، ہم نے یہ بات اپنے رسالہ ”رفع الملام عن الائمۃ الاعلام“ میں بیان کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ ”ائمۃ اسلام میں سے کوئی بھی کسی عذر کے بغیر صحیح حدیث کے برخلاف فتویٰ نہیں دیتا اور ان حضرات کے یہ عذر 20 کے گم بھگ ہیں۔“

شیخ الاسلام نے ”مجموع الفتاویٰ“ میں صفحہ 11/4 پر یہ بھی تحریر کیا ہے: ”وہ ان اہل ایمان کی گواہی کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو زمین میں اللہ کے گواہ ہیں اور وہ گواہی مسلمانوں کے ائمہ کی دین میں امامت اور اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں ان کی تجدیدی کے موضوع پر بات کر رہے تھے“ (وہ فرماتے ہیں:)

”اسی طرح امام شافعی، اسحاق بن راہویہ اور دیگر ائمہ ہیں جنہوں نے اسلام میں حدیث و سنت کی پیروی کے حوالے سے حلیہ حیثیت حاصل کی، اسی طرح امام بخاری اور ان کی مانند افراد ہیں وہ بھی اسی حوالے سے نمایاں حیثیت رکھتے ہیں، اسی طرح امام ابو حنیفہ اور دیگر حضرات ہیں، کہ امت میں عمومی طور پر نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اور ان کے اقوال و اقوال کیا جاتا ہے کیونکہ حدیث و سنت میں ان کی رائے موافق ہوتی ہے، ان میں سے جن حضرات کے بارے میں (تنقیدی) بات کی گئی ہے، ان کا یہ کہنا کہ صرف اس حوالے سے ہوگا جہاں بظاہر انہوں نے حدیث و سنت کی متابعت نہیں کی، اس کی وجہ یہ ہوگی کہ ان کی حدیث پہنچی نہیں ہوگی یا پھر وہ یہ اعتقاد رکھتے ہوں گے کہ اس روایت کی دلالت کمزور ہے یا پھر انہوں نے کسی دوسری

روایت کو اُس روایت پر ترجیح دے دی ہوگی۔“ (اُن کی بات یہاں ختم ہوئی)

تو شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے نزدیک امام ابوحنیفہ اُمت محمدیہ کے جلیل القدر افراد میں سے ایک امام ہیں، وہ ویسے نہیں ہیں، جیسا کہ اے ابن حبان! آپ نے کہا ہے اور جو آپ کا مؤقف ہے، یہ ایک ایسے جلیل القدر امام کی گواہی ہے، جو امام ابوحنیفہ کے بارے میں آپ کے اور آپ جیسے افراد کے کلام سے واقف ہوا اور پھر اُس نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں آپ کے اور آپ کے علاوہ افراد کے کلام کا یہ جواب دیا ہے۔

ذہبی کا بیان

حافظ ناقد، محدث، امام شمس الدین ذہبی اپنی کتاب ”سیر اعلام النبلاء“ میں امام ابوحنیفہ کے حالات میں صفحہ 390/6 سے 403 تک میں تحریر کرتے ہیں:

”ابوحنیفہ امام ہیں، ملت کے فقیہ ہیں، عراق کے عالم ہیں اور احادیث کے علم کے حصول کے حوالے سے معروف ہیں، انہوں نے اس سلسلہ میں سفر بھی کیا، جہاں تک علم فقہ اور قیاسی مسائل میں تدقیق اور غور و خوض کا تعلق ہے، تو یہ بات اُن پر آ کر ختم ہو جاتی ہے اور اس بارے میں سب لوگ اُن کے زیر کفالت ہیں، انہوں نے 100 ہجری میں اور اس کے بعد کے وقت میں عہد حدیث حاصل کرنا شروع کیا اور اس میں بھرپور کوشش کی۔ محمد بن سعد عوفی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوحنیفہ ثقہ ہیں، وہ صرف اُسی حدیث کو بیان کرتے ہیں، جو انہیں یاد ہوتی ہے، جو حدیث انہیں یاد نہیں ہوتی ہے، اُسے وہ بیان نہیں کرتے ہیں۔ صالح بن محمد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوحنیفہ حدیث میں ثقہ ہیں۔ احمد بن محمد بن قاسم بن محرز نے یحییٰ بن معین کا یہ قول روایت کیا ہے: ابوحنیفہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: یحییٰ بن معین کا یہ کہنا ہے: جب میں یہ کہہ دوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ راوی ثقہ ہے۔ یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات کے حوالے اس اصطلاح کی تفصیلی وضاحت کیلئے آپ تھانوی کی کتاب ”تواعد فی علوم الحدیث“ صفحہ 250 ملاحظہ فرمائیں۔ (امام ذہبی کہتے ہیں: ابن ہبیرہ نے عہدہ قضاء قبول کرنے کیلئے اُن کی پٹائی بھی کروائی تھی، لیکن انہوں نے قاضی بننے سے انکار کر دیا تھا۔ امام شافعی فرماتے ہیں: لوگ علم فقہ میں ابوحنیفہ کے زیر کفالت ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں (یہ بات امام ذہبی کہہ رہے ہیں: کہ فقہ اور اُس کے دقائق کے حوالے سے امامت اسی امام (یعنی امام ابوحنیفہ) کی طرف مسلمہ طور پر منسوب ہوتی ہے اور یہ ایک ایسی بات ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے۔

”جب دن کو کسی دلیل کی ضرورت ہو، تو پھر د، غوں میں کوئی چیز درست نہیں رہ سکتی ہے۔“

امام ابوحنیفہ کے حالات اس لائق ہیں کہ انہیں دو الگ جلدوں میں تحریر کیا جائے، اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو اور اُن پر رحم

فرمائے۔

حافظ امام ذہبی ہی نے اپنی کتاب ”مناقب الامام ابی حنیفہ وصاحبہ ابی یوسف و محمد بن الحسن“ صفحہ 7 پر یہ تحریر کیا ہے:

”اما بعد! یہ کتاب فقیہ العصر، عالم وقت ابوحنیفہ کے بارے میں ہے جو بلند مرتبہ کے مالک ہیں، پاکیزہ شخصیت ہیں، بلند درجہ پر

نعمان بن ثابت سے اور یہ اہل کوفہ کے مفتی ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور انہیں راضی کر دے یہ پیدا ہوئے تھے وہیں حنیف کو نافذ کیا اس کی وضاحت کی اور اسے جاری کیا یہ 80 ہجری میں پیدا ہوئے تھے یہ عبدالملک بن عبد اللہ کی بات ہے یہ کوفہ میں پیدا ہوئے تھے اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت موجود تھی تو اگر اللہ نے یہ جہانی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والوں (یعنی تابعین کے طبقہ میں) سے ہیں۔

اس کے بعد امام ذہبی نے ابوحنیفہ کے مناقب کے مختلف پہلو ذکر کیے ہیں ایک پہلو ان کے اخلاق اور پرہیزگاری کا ذکر کیا ہے یہ ان کی عبادت کا ذکر کیا ہے کچھ واقعات اس حوالے سے ذکر کیے ہیں کہ ائمہ اور مجددین اور دیگر حضرات نے علم فقہ سے ان کی کیا تعریف و توصیف کی ہے ایک پہلو یہ ذکر کیا ہے کہ جو ان کی ذاتی فقہی آراء ہیں ان میں سے کن کو مستحسن کیا ہے اور کن کی مذمت کی گئی ہے پھر اس کے بعد انہوں نے امام ابوحنیفہ کی پرہیزگاری کے بارے میں ایک اور باب لکھا ہے پھر ایک باب میں انہوں نے امام ابوحنیفہ کی نقل کردہ حدیث سے استدلال کرنے کے حوالے سے بحث کی ہے اور یہ ہے۔

ان سے منقول حدیث کے بارے میں دو اقوال پائے جاتے ہیں بعض حضرات نے اس کی حدیث کو قبول کیا ہے اور وہ اسے حجت شمار کرتے ہیں بعض حضرات نے اسے کمزور قرار دیا ہے کیونکہ وہ حدیث نقل کرتے ہوئے غلطی کر رہے ہیں اسی لیے علی بن مدینی یہ کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید القطان سے دریافت کیا گیا: ابوحنیفہ کی حدیث کیسی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ غم حدیث میں نمایاں حیثیت کے مالک نہیں تھے۔ میں یہ کہتا ہوں: (یہ بات امام ذہبی کہہ رہے ہیں) امام ابوحنیفہ نے اپنی توجہ کا مرکز الفاظ کے ضبط اور اسے محفوظ کرنے کو نہیں بنایا ان کی توجہ قرآن و سنت کی طرف تھی اور جو بھی شخص کسی خاص فن کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کی حالت یہی ہوتی ہے کیونکہ وہ دوسرے فنون کے حوالے سے کمی کا شکار ہو جاتا ہے۔ یحییٰ بن معین یہ کہتے ہیں: ابوحنیفہ ثقہ ہیں۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ امام مالک پر رحم کرے! وہ امام تھے اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ پر رحم کرے! وہ امام تھے۔

حافظ ذہبی کا کلام (ان کی کتاب) ”مناقب الامام ابوحنیفہ“ میں ختم ہو گیا اور انہوں نے یہ کتاب ”سیر اعلام النبلاء“ اور ”تذکرۃ الحفاظ“ سے پہلے لکھی تھی۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: امام ذہبی نے امام ابوحنیفہ سے منقول حدیث کے بارے میں دو اقوال نقل کرنے پر اکتفاء کیا ہے اور یہ ہے کہ ان کی حدیث کے بارے میں لوگوں میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس حوالے سے دو قول ہیں۔ (شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں یہ کہتا ہوں: یہاں پر تھوڑا سا گروہ ایسا بھی ہے جس نے امام ابوحنیفہ کے دین کے حوالے سے ان پر الزامات عائد کیے ہیں یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ شریعت کو اور صاحب شریعت کو کمتر سمجھتے تھے اور انہوں نے مختلف قسم کی بدعتیں اختیار کر رکھی تھیں اس گروہ میں بخاری ابن جریر ابن عقیلی ابن حبان ابن عدی اور خطیب بغدادی اور ابن جوزی شامل ہیں۔ تاہم امام ذہبی نے ان حضرات کی باتوں کی طرف بالکل بھی کوئی توجہ نہیں کیا اور انہوں نے انہیں نقل کرنے کے قابل بھی نہیں سمجھا کیونکہ ان کے نزدیک یہ وہ

اقوال ہیں جنہیں پرے کیا جائے گا یہ وہ اقوال نہیں ہیں جن کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے اس لیے امام ذہبی نے انہیں نقل بھی نہیں کیا اور ان کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا۔

امام ذہبی نے اپنی کتاب ”تذیب تہذیب الکمال“ جو مخطوط کی شکل میں ہے اس میں امام ابو حنیفہ کے حالات کے آخر میں ان کے مناقب ذکر کرنے کے بعد یہ بات نقل کی ہے: ”(امام ذہبی فرماتے ہیں:) میں یہ کہتا ہوں: ہمارے شیخ ابو الحجاج (ان کی مراد حافظ مزی تھے) نے یہ اچھا کام کیا ہے کہ انہوں نے ایسی کوئی روایت نقل نہیں کی ہے جس سے امام ابو حنیفہ کا ضعیف ہونا لازم آتا ہو۔“ (امام ذہبی کی بات یہاں ختم ہوگئی)

ابن کثیر کا بیان

امام حافظ ناقد حافظ ابن کثیر شافعی نے اپنی کتاب ”البدایہ والنہایہ“ صفحہ 123/10 میں امام ابو حنیفہ کے حالات میں یہ تحریر کیا ہے: ”یہ امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوئی ہیں جو عراق کے فقیہ ہیں اور اسلم کے ائمہ میں سے ایک ہیں اہل علم کے سرداروں میں سے ایک ہیں علماء کے ارکان میں سے ایک ہیں اور ان ائمہ اربعہ میں سے ایک ہیں جن کے فقہی مسلک کی پیروی کی جاتی ہے ان ائمہ میں سب سے پہلے امام ابو حنیفہ کا انتقال ہوا تھا کیونکہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اور بعض حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ انہوں نے سرت سحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں ہاں اللہ بہتر جانتا ہے البتہ انہوں نے تابعین کی ایک جماعت سے روایات نقل کی ہیں جن میں حکم بن عتیہ کوئی حماد بن ابوسلیمان سلمہ بن کہیل عامر شععی ... شامل ہیں ان کے حوالے سے ایک جماعت نے روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ثقہ تھے یہ اہل صدق میں سے تھے ان پر جھوٹ ہونے کا الزام عائد نہیں کیا گیا ابن ہبیرہ نے انہیں عہدہ قضا قبول کرنے کیلئے مارا پیٹا بھی تھا لیکن انہوں نے قاضی بننے سے انکار کر دیا تھا۔ یحییٰ بن القطان فتویٰ دینے میں ان کے قول کو اختیار کرتے تھے یحییٰ یہ فرمایا کرتے تھے: ہم اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کرتے میں نے امام ابو حنیفہ سے زیادہ اچھی رائے اور کسی نے نہیں سنی ہے اور ہم ان کے زیادہ تر اقوال کو اختیار کرتے ہیں (یعنی ان کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں)۔

عبداللہ بن مبارک بیان کرتے ہیں: اگر اللہ تعالیٰ نے ابو حنیفہ اور سفیان ثوری کے ذریعہ میری مدد نہ کی ہوتی تو میں بھی ایک عام سافر ہوتا امام ابو حنیفہ کے بارے میں امام مالک نے یہ کہا ہے: میں نے ان صاحب کو دیکھا ہے وہ ایسے ہیں کہ اگر آپ کے ساتھ اس ستون کے بارے میں یہ بحث کریں کہ یہ سونے کا بنا ہوا ہے تو اپنی دلیل کے ذریعہ اسے ثابت بھی کر دیں گے۔ امام شافعی فرماتے ہیں: جو شخص فقہ سیکھنا چاہتا ہو وہ ابو حنیفہ کا زیر کفالت ہے۔ عبداللہ بن داؤد خرمی بیان کرتے ہیں: لوگوں کیلئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں امام ابو حنیفہ کیلئے دعا کریں کیونکہ انہوں نے فقہ کو اور سنن کو لوگوں کیلئے محفوظ کر دیا۔

سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: امام ابو حنیفہ اپنے زمانہ میں روئے زمین کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔ ابن کثیر فضل بن دکین جو محدث ہیں اور امام بخاری کے استاد ہیں اور امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں وہ فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ مسائل میں گہرائی میں جایا کرتے تھے۔ مکی بن ابراہیم جو امام بخاری کے استاد ہیں اور امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ

نے تو ہمیں اس سے منع کیا جب ہم نے اُن سے حربی کی کتاب ”ذنب الکلام“ پڑھی تو اُنہوں نے ایسی روایت نقل کرنے سے منع کر دیا کیونکہ اس میں ایسی روایات پائی جاتی ہیں۔ (حافظ سخاوی کا کلام یہاں ختم ہو گیا)

ابوزہرہ کا بیان

(شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں:) اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ میں اس تعلق کے طویل ہو جانے کے باوجود اس کے آخر میں علامہ محقق فقیہ اصولی امام شیخ محمد ابوزہرہ کے کلمات بھی شامل کروں اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! کیونکہ اُنہوں نے اپنی زبردست جامع اور جلیل القدر کتاب ”ابوحنیفہ“ میں صفحہ 6 سے 9 پر اس وجہ کا ذکر کیا ہے کہ بعض لوگوں نے امام ابوحنیفہ کے خلاف اس طرز کیوں کہا؟ تو اُنہوں نے یہ بیان کیا ہے:

کتاب ”الخیرات الحسان فی مناقب الامام ابی حنیفۃ النعمان“ جو ابن حجر عسقلانی کی کتاب ہے اُس کے صفحہ 74، فصل 38 میں یہ مذکور ہے:

”زمانہ ضعیفی میں کسی شخص کی عظمت پر استدلال اس بات سے بھی کیا جاتا تھا کہ اُس کے بارے میں لوگوں کے اندر کتنا اختلاف پایا جاتا ہے کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حوالے سے دو گروہ ہلاکت کا شکار ہوئے کچھ وہ لوگ جو محبت میں افراط کا شکار ہو گئے اور کچھ وہ لوگ جو اُن کے ساتھ بغض رکھنے میں تفریط کا شکار ہوئے۔“ (یہاں پر پتہ چلتی کی بات ختم ہو گئی)

یہ بات مکمل طور پر سچ ہے اور اسے امام ابوحنیفہ پر بھی منطبق کیا جاسکتا ہے کہ کچھ لوگوں نے اُن کے حوالے سے اتنا تعصب برپا کیا کہ انہیں انبیاء اور مرسلین کے مرتبہ کے قریب پہنچا دیا اور یہ بھی کہہ دیا کہ تورات میں اُن کی بشارت موجود ہے اور کچھ لوگوں نے اُن کے خلاف تعصب کا مظاہرہ کیا تو اُن پر زندیق ہونے کا جہاد مستقیم سے ہٹ جانے کا سنت سے لاطعلق اختیار کرنے کا بلکہ سنت سے برعکس رائے دینے کا بھی الزام عائد کیا کہ وہ دینی معاملات میں کسی حجت اور واضح دلیل کے بغیر فتویٰ دیا کرتے تھے تو یہ لوگ اُن پر طعن کرنے کے حوالے سے مناسب تنقید کی حد سے تجاوز کر گئے اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کی آراء کا صحیح طریقے سے مطالعہ نہیں کیا اور حجت اور تحقیق کی بنیاد پر انہیں غلط قرار نہیں دیا بلکہ وہ شدید دشمنی کا شکار ہوئے اور اُنہوں نے امام ابوحنیفہ کے دین اُن کی شخصیت اور اُن کے ایمان کے بارے میں الزامات عائد کیے۔

امام صاحب کی مخالفت کے اسباب

امام ابوحنیفہ کے بارے میں یہ اختلاف کیوں رونما ہوا؟ اس کے کئی اسباب ہیں ہم اس موضوع پر کچھ تفصیل سے بحث کریں گے لیکن یہاں ہم سب سے پہلے ایک اہم خبر کا ذکر کرنا چاہیں گے جو دیگر تمام اسباب کیلئے بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے اندر شخصی طور پر یہ بات موجود تھی کہ اُنہوں نے علم فقہ میں اتنی مہارت حاصل کی کہ اُن کا حلقہ درس بہت پھیل گیا۔ اُن کے علاقہ سے نکل کر دیگر اسلامی ریاستوں تک پہنچ گیا تو اسلامی مملکت کے اکثر علاقوں میں اُن کی آراء کے بارے میں لوگوں نے بات چیت شروع کی مخالفین اور موافقین نے اُن کا انکار کیا اور موافقین نے اُن کی تائید کی تو جب

۔ یعنی مخالفین نے) جو اُس نص کو تھامے ہوئے تھا اور اُس سے تجاوز نہیں کرتا تھا اس گروہ نے جب ان کی آراء میں یہ نئی مسائل میں کچھ نئی آراء بھی رکھتے ہیں تو انہوں نے ان کا شدت سے انکار کیا اور وہ یہ سمجھے کہ شاید امام ابوحنیفہ کی آراء میں بدعتوں کے خلاف ہیں تو انہوں نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں اپنی زبان کو کھلا چھوڑ دیا کیونکہ اُن کے خیال میں امام ابوحنیفہ کے خیرات بدعتی تھے انہوں نے امام ابوحنیفہ کی دلیل یا اُن کے موقف کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی اگر وہ لوگ امام صاحب کو جانتے یا اُن کے دلائل سے واقفیت حاصل کریتے تو شاید اُن کی زبان اتنی تیز نہ ہوتی بلکہ شاید وہ اُن کی عظمت کے قائل ہو جاتے۔

وزاعی کا واقعہ

اس حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ شام کے فقیہ امام وزاعی جو امام ابوحنیفہ کے معاصرین میں سے ہیں انہوں نے امام ابن مبارک سے دریافت کیا: یہ بدعتی شخص کون ہے جو کوفہ میں ظہور پذیر ہوا ہے اور اُس کی کنیت ابوحنیفہ ہے؟ تو عبداللہ بن عباس نے انہیں اس حوالے سے کوئی جواب نہیں دیا اُس کے بعد انہوں نے کچھ پیچیدہ مسائل ذکر کرنے شروع کیے اور پھر اُن سے سب پہلوؤں کی نشاندہی کی اور اس کے بارے میں مفتی بہ قول کی وضاحت کی تو امام وزاعی نے دریافت کیا: یہ فتاویٰ دینے میں کون ہے؟ تو عبداللہ بن مبارک نے جواب دیا: یہ ایک بزرگ ہیں عراق میں میری ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ تو امام وزاعی نے یہ تو کوئی بڑا سمجھدار شیخ ہے تم جاؤ اور اس سے زیادہ استفادہ کرو۔ تو عبداللہ بن مبارک نے کہا: یہ ابوحنیفہ ہی ہیں۔

اس کے بعد امام وزاعی اور ابوحنیفہ کی ملاقات مکہ میں ہوئی انہوں نے کچھ مسائل پر تبادلہ خیال کیا جس کا ذکر عبداللہ بن عباس نے بھی کیا ہے تو امام ابوحنیفہ نے ان مسائل میں اپنی تحقیق بیان کی جب یہ دونوں حضرات ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو وزاعی نے عبداللہ بن مبارک سے کہا: اس شخص کے علم کی کثرت اور اس کی سمجھداری کے حوالے سے میں اس پر رشک کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں کہ میں اس شخص کے بارے میں بڑی غلطی کا شکار تھا تم اس شخص کے ساتھ رہو کیونکہ یہ ایک بزرگ ہے جو اس کے حوالے سے روایات مجھ تک پہنچی تھیں۔ یہ روایت ”الخیرات الحسان“ صفحہ 33 پر موجود ہے۔

امام ابوحنیفہ اپنی شخصی خوبیوں اپنی گہری تاثیر اور دور کے نفوذ کے ہمراہ استفتاء اور تخریج کے حوالے سے اور حدیث کے فہم اور مسائل کے استنباط کے حوالے سے ایک نئے طریقہ کے بانی ہیں انہوں نے اس طریقہ کو اپنے تلامذہ میں رواج دیا اور یہ 30 سال یا اس سے زیادہ عرصہ اس کے ساتھ منسلک رہے تو ایسے شخص کے لیے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ بعد میں سخت تنقید کا نشانہ بنے بلکہ اُس کی شخصیت کو مجروح قرار دیا جائے اُس کی رائے کو خراب قرار دیا جائے اُس کے خلاف تعصب کا مظاہرہ کیا جائے۔

پانچویں صدی ہجری میں اُن کے موافقین اور مخالفین کے درمیان یہ اختلاف اور بڑھ گیا جب مذہبی تعصب زیادہ پھیل گیا اور دووں کے درمیان فقہ تعصب کی وجہ بن گئی تو یہ اختلاف حنفیہ اور شوافع کے درمیان زیادہ شدید ہو گیا اسی وجہ سے یہ دونوں امام ابوحنیفہ اور امام شافعی) ناگوار تنقید کا نشانہ بنے۔

امام ابوحنیفہ طعن کا شدید نشہ اس لیے بھی بنے، کیونکہ اُن کا زیادہ تر فتاویٰ اُن کی ذاتی آراء ہیں، اور یہ وہ آراء ہیں جو انہوں نے حدیث میں اپنی علمیت کی وجہ سے اور اپنی پرہیزگاری کے حوالے سے اور اچھی فتویٰ نویسی کے حوالے سے نقل کی تھیں، اس کے علاوہ استنباط اور تخریج کی اور بھی خصوصیات پائی جاتی ہیں، تو متعصب لوگوں نے ان پر ہر حوالے سے تنقید کی، ہر نقص اور ہر قابلِ مذمت بات اُن کی طرف منسوب کی، یہاں تک کہ بعض شوافع نے ہی اس تنقید کا انکار کیا اور انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ تنقید گناہ کے ارتکاب کے مترادف ہے اور اس طرح سے آدمی صحیح راستہ سے ہٹ جاتا ہے، جن لوگوں نے امام ابوحنیفہ کے ساتھ انصاف سے کام لیا، اُن کے مناقب کے بارے میں کتابیں تحریر کیں اور اُن متعصب شوافع کے قول کی تردید اُن میں سے کچھ لوگ یہ ہیں: ہم دیکھتے ہیں کہ امام سیوطی شافعی ہیں، انہوں نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام انہوں نے ”تبیض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ“ رکھا، اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ابن حجر عسقلانی شافعی ہیں، انہوں نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام انہوں نے ”الخصیرات الحسن فی مناقب الامام ابی حنیفہ النعمان“ رکھا، اسی طرح ہم نے امام شعرانی کو دیکھا کہ انہوں نے ”المیزان“ میں امام ابوحنیفہ کا تذکرہ بطور خاص کیا اور اُن کی طرف سے دفاع کیا اور اُن کے طریقہ کو مستقیم قرار دیا اور اپنی کتاب ”طبقات“ میں اُن کا ذکر اُن اولیاء اللہ میں کیا جو اللہ کی رستی کو پکڑے ہوئے ہیں۔ (یہاں پر شیخ ابو زہرہ کا کلام ختم ہو جاتا ہے)

علامہ ابن عابدین ”رد المحتار علی الدر المختار“ نامی اپنے حاشیہ میں 3713 میں تحریر کرتے ہیں: جب امام ابوحنیفہ کے فضائل پھیل گئے تو یہ پرانا رواج چلا آ رہا ہے کہ حاسدین کی زبانیں اُن کے بارے میں حل گئیں، یہاں تک کہ لوگوں نے اُن کے اجتہاد اور عقیدہ کے بارے میں بھی طعن کیا، اور ایسی باتیں منسوب کیں، جن سے وہ قطعی طور پر التعلق ہیں، اُن کا مقصد یہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس بات سے انکار کر دیا، اور اپنے نور کو برقرار رکھا، یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح بعض لوگوں نے امام مالک کے بارے میں کلام کیا، بعض لوگوں نے امام شافعی کے بارے میں کلام کیا، بعض لوگوں نے امام احمد بن حنبل کے بارے میں کلام کیا، بلکہ ایک فرقہ نے تو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کلام کیا، ایک فرقہ نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں کلام کیا اور ایک فرقہ تو تمام صحابہ کو کافر قرار دیتا ہے۔

(کسی شاعر نے کہا ہے:)

”کون ایسا شخص ہے؟ جسے لوگوں سے سماعتی سے نجات مل گئی ہے، لوگوں میں سے بہت سے لوگ اپنے گمان کی بنیاد پر بات کہتے ہیں اور بہت سے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ بات کہی گئی ہے۔“

امام اعظم کا عقیدہ

امام ابوحنیفہ کا عقیدہ وہی ہے جو ”العتیدۃ الطحاویہ“ نامی کتاب میں مذکور ہے، جو مملکتِ عربیہ سعودیہ اور دیگر اسلامی ممالک کی زیادہ تر مدارس میں شریعہ اور اصول الدین کے شعبوں میں پڑھائی اور سکھائی جاتی ہے اور اس میں اُس کے برعکس صریح نص موجود ہے، جو امام ابوحنیفہ کے بارے میں لوگ گمان کرتے ہیں اور اُن پر الزام عائد کرتے ہیں، بعض لوگ ائمہ کا ذکر صرف ناپسندیدہ حوالوں سے ہی کرنے سے باز نہیں آتے ہیں، جیسے حافظ ابن عساکر نے اپنی کتاب ”تبيين کذب المفترمي“ کے صفحہ 96 پر یہ بات

بہت وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ائمہ کے بارے میں طعن کا اثبات کریں اور وہ لوگ اس سے راحت حاصل کرتے ہیں، وہ بُری چیزیں دیکھتے ہیں اور اس سے فرحت اور خوشی محسوس کرتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کی طبیعتوں کے اندر بیماری پائی جاتی ہے۔ رخصتوں، نفسانی اغراض ہوتی ہیں، ہم اس طرح کے امراض اور اغراض سے سلامتی کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ہر قسم کی غش سے عافیت چاہتے ہیں اور اس بات کی توفیق کے طلبگار ہیں کہ ہم ائمہ دین اور علماء کی تعظیم کریں، جن میں امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد شامل ہیں، اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات سے راضی ہو!

محققہ فاطمہ بدرالدین محمود عینی اپنی کتاب ”عقد الجمان“ میں یہ تحریر کرتے ہیں:

”امام ابوحنیفہ کے بارے میں اور اُن کے حوالے سے جو روایات نقل کی گئی ہیں، اس حوالے سے جو کچھ بھی کہا گیا ہے تو وہ درست نہیں ہے، وہ اس بات سے لاتعلق ہیں، اُن کے شاگرد اُن کے بارے میں زیادہ بہتر جانتے تھے اور اُن کی حالت سے زیادہ واقفیت رکھتے تھے۔ امام ابو جعفر طحاویؒ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے! جو احناف کے اکابر علماء میں سے ایک ہیں اور جلیل القدر محدثین میں سے ایک ہیں، اُنہوں نے ایک کتاب مرتب کی ہے جس کا نام اُنہوں نے ”عقیدۃ بنی حنیفہ“ رکھا ہے اور اہل سنت والجماعت کا عقیدہ بھی یہی ہے، آپ اُس کا جائزہ لے لیں کہ کیا آپ کو اس میں کوئی ایسی چیز نظر آتی ہے؟ جو لوگ امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ وہ قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل تھے یا نہ یہ فرقہ کے نظریات رکھتے تھے یا ارجاء کا عقیدہ رکھتے تھے یا اس طرح کا کوئی اور عقیدہ رکھتے تھے، تو امام ابوحنیفہ کے شاگردوں نے جو کچھ اُن کے حوالے سے نقل کیا ہے، اُس کی طرف رجوع کرنا، اس سے زیادہ مناسب ہوگا کہ آپ اُن باتوں کی طرف رجوع کریں، جو دیگر لوگوں نے امام صاحب کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

بعض جاہل حاسدین نے امام ابوحنیفہ پر یہ الزام بھی عائد کیا ہے اور محدثین سے تعلق رکھنے والے بعض متعصبین نے بھی یہ الزام عائد کیا ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو ظاہر حدیث کے ارد گرد ہی گھومتے ہیں، وہ حدیث کے باطن کی معرفت نہیں رکھتے تھے، اُس کے پس منظر کو نہیں سمجھتے تھے، اُس کے مبہم اور مشکل مقامات سے واقفیت حاصل نہیں کرتے تھے، اُنہوں نے صرف ان کے الفاظ نقل کرنے پر قناعت کر لی ہوئی تھی اور اس کے معانی میں غور و فکر نہیں کیا تھا اور متعارض روایات کے درمیان موافقت پیدا کرنے سے واقفیت نہیں رکھتے تھے، وہ حدیث کے پس منظر اور غلت کو نہیں سمجھتے تھے، ایسے لوگوں نے امام صاحب پر تنقید کی ہے اور یہ تنقید یہاں تک لے آئی کہ وہ لوگ امام ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب کا ذکر کرتے ہوئے انہیں ”اصحابِ رائے“ قرار دیتے ہیں حالانکہ نص کی موجودگی میں امام ابوحنیفہ نے کبھی بھی اپنی رائے بیان نہیں کی، یہاں تک کہ اُنہوں نے تو یہ کہا ہے: ”ہم کسی بھی شخص کیلئے یہ جائز قرار نہیں دیتے ہیں کہ وہ ہمارے مسائل کے مطابق فتویٰ دے، جب تک وہ یہ نہیں جان لیتا کہ ہم نے یہ حکم کہاں سے حاصل کیا ہے اور ہم نے یہ حکم کس بنیاد پر دیا ہے؟“

اکابر محدثین میں سے بڑے لوگوں نے امام ابوحنیفہ کو ثقہ قرار دیا ہے، جیسے عبد اللہ بن مبارک ہیں، سفیان ثوری ہیں، سفیان بن

عیینہ ہیں، یحییٰ بن سعید ہیں، یحییٰ بن معین ہیں اور ان جیسے دیگر حضرات ہیں، جن کا ذکر ہم اس سے پہلے اپنی کتاب میں کر چکے ہیں، اس لیے متاخرین کا طعن امام ابو حنیفہ کیلئے رسوائی کا باعث نہیں ہوگا، ان چیزوں کے حوالے سے جو ان متاخرین نے ذکر کی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ حسد، حاسد شخص کو اس سے زیادہ بُری باتوں کا وزن اٹھانے پر مجبور کر دیتا ہے اور ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ (علامہ بدرالدین عینی کا کلام یہاں ختم ہو گیا)

اُن سے بھی ایک طویل عرصہ پہلے امام محدث مجدد الدین مبارک بن اثیر شافعی، جن کا انتقال 606 ہجری میں ہوا، وہ اپنی کتاب ”جامع الاصول فی احادیث الرسول“ میں صفحہ 432/15 سے 436 تک میں امام ابو حنیفہ کے حالات کے بارے میں تفصیلی ترجمہ نقل کیا ہے تو انہوں نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ اُن کے الفاظ میں اختصار کے ساتھ یہ ہے:

”ابو حنیفہ نعمان بن ثابت جو امام ہیں، فقیہ ہیں، کوفہ کے رہنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔ امام شافعی کہتے ہیں: جو شخص عام فقہ میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہو وہ ابو حنیفہ کا زیر کفالت ہوگا۔“

اگر ہم اُن کے مناقب اور فضائل کی وضاحت کرنے کی طرف چل پڑیں تو ہماری بات طویل ہو جائے گی اور ہم اپنا مقصود حاصل نہیں کر پائیں گے، کیونکہ وہ عام تھے، عامل تھے، زاہد تھے، عبادت گزار تھے، پرہیزگار تھے، متقی تھے، شرعی علوم میں امام کی حیثیت رکھتے تھے اور پسندیدہ شخصیت کے مالک تھے، اُن کی طرف منسوب بھی کیے گئے ہیں اور اُن کے حوالے سے نقل بھی کیے گئے ہیں کچھ ایسے اقوال جو ایجاد کیے ہوئے ہیں، (یہاں مطبوعہ نسخہ میں یہ الفاظ ہیں: جن میں اختلاف پایا جاتا ہے) حالانکہ امام ابو حنیفہ کی قدر و منزلت اتنی زیادہ ہے کہ وہ اس طرح کی بات نہیں کر سکتے اور وہ اس سے پاک ہوں گے، ان میں قرآن کے مخلوق ہونے کا عقیدہ یا قدر یہ فرقہ کا نظریہ یا ارجاء کا عقیدہ وغیرہ شامل ہیں اور بھی اس کے علاوہ کچھ باتیں ہیں جو اُن کی طرف منسوب کی گئی ہیں، جنہیں نقل کرنے کی یا اُن کے قائلین کو ذکر کرنے کی یہاں ضرورت نہیں ہے، بظاہر یہی ہے کہ وہ ان چیزوں سے لا تعلق تھے اور اُن کے ان چیزوں سے لا تعلق ہونے، صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے تذکرہ کو یوں پھیلایا کہ وہ آفاق میں پھیل گیا اور اُن کے علم کو یوں پھیلایا کہ وہ تمام روئے زمین پر پھیل گیا، لوگوں نے اُن کے مسلک اور اُن کی فقہی آراء کو اختیار کیا اور اُن کے قول اور اُن کے فعل کی طرف رجوع کیا اور یہ اس وجہ سے ہوا کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا پوشیدہ سر موجود تھا اور اُس کی رضا موجود تھی، اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات کی توفیق دی کہ ابابیان اسام کا نصف حصہ یا اُس کا قریبی حصہ اُن کی تقلید کرتا ہے، اُن کی رائے اور اُن کے مسلک پر عمل کرتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت جس طرح سے کی جاتی ہے اور اُس کے دین کی سمجھ بوجھ جس طریقہ سے حاصل کی جاتی ہے، اُس میں امام ابو حنیفہ کی رائے اور اُن کے مسلک پر عمل کیا جاتا ہے اور آج کے دن تک اُن کے قول کو اختیار کیا

۱۔ (شیخ عبد اللہ انتہا کہتے ہیں) امام مجدد الدین ابن اثیر نے یہ بات کہی ہے اور اُن کا تعلق چھٹی صدی ہجری سے ہے اور ہم اس کے بعد مزید آنحضریوں سے زیادہ عرصہ گزار چکے ہیں، در یہ پندرہویں صدی ہجری کا آغاز ہے اور 1416 ہجری ہے۔ استاد شیخ علی طہطاوی نے اپنی کتاب ”رجال من التاریخ“ کا صفحہ 114 پر امام اعظم کے عنوان کے تحت یہ بات تحریر کی ہے:

”آج حنفی مذہب زیادہ پھیل ہو ہے، اس میں زیادہ فردوسی احکام اور اقوال موجود ہیں اور تاضیوں کیسے فیصد کرنے کے حوالے سے یہ دیگر مکاتب کے مقابلہ میں زیادہ فائدہ بخش ہے، اُس کے بعد مالکی مسلک فردوسی کی کثرت کے حوالے سے آتا ہے، میں نے یہ بات ان سالوں میں جان لی ہے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جسے 450 ہجری کے آس پاس کی بات ہے۔

یہ بات کے مسلک اور ان کے عقیدہ کے صحیح ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے، البتہ ان کے حوالے سے جو کچھ نقل کیا گیا ہے۔
 یہ بات یہ ہے کہ امام طحاوی نے جو ان کے مسلک کو اختیار کرنے والوں میں نمایاں حیثیت کے مالک ہیں، انہوں نے ایک
 عقیدہ رکھا ہے جس کا نام انہوں نے ”عقیدۃ ابی حنیفہ“ تجویز کیا، یہ اہل سنت والجماعت کے عقائد ہیں، ان میں کوئی ایسی چیز
 نہیں ہے جس کی نسبت امام ابو حنیفہ کی طرف کی گئی ہو، جو ان کے حوالے سے نقل کی گئی ہو، اور ان کے اصحاب ان کی حالت کے
 بارے میں زیادہ بہتر جانتے تھے اور ان کے موقف کے بارے میں دوسروں کی بہ نسبت زیادہ واقفیت رکھتے تھے اس لیے ان کے
 حوالے سے جو کچھ نقل کیا گیا ہے اس کی طرف رجوع کرنا اس سے زیادہ اولیٰ ہوگا جو دوسرے لوگوں نے ان کے
 حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہ حوالے سے جس نے جو کچھ بھی کہا ہے اس کی ایک اہم وجہ یہ بھی ذکر کی گئی ہے، جن لوگوں نے ان کی طرف باتیں
 کر کے ان پر تنقید کی ہے، حالانکہ ہمیں یہاں یہ ضرورت نہیں ہے کہ ہم ان باتیں کا تذکرہ کریں جو ان لوگوں نے بیان کی ہیں،
 اس کی وجہ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کا اسلام میں جو مقام ہے، وہ اس بات کی دلیل کا محتاج نہیں ہے کہ ان کی طرف جو باتیں منسوب
 ہیں ان کے حوالے سے کوئی عذر پیش کیا جائے۔ ابن اثیر کا کلام یہاں ختم ہو گیا۔

یہ بات محدث حارثی کلاباذی بخاری فقیہ حنفی نے ”الکشف عن وہم عن طائفۃ الظالمۃ ابی حنیفہ“ میں نقل کی ہے اور امام ذہبی نے
 ”بیح الاسلام“ میں امام ابو حنیفہ کے حالات میں یہ بات نقل کی ہے۔

بارے زمانہ میں جو مصیبتیں اور پریشانیاں ہیں ان میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ آپ بعض اسلامی ریاستوں میں یہ بات
 گئے کہ امام ابو حنیفہ ان کے مسلک اور ان کے پیروکاروں کے بارے میں اور دیگر فقہی مسالک کے بارے میں شدید ترین
 بات کے جذبات پائے جاتے ہیں اور ایسی کتابیں شائع کی گئی ہیں، جن میں امام ابو حنیفہ کو کافر قرار دیا گیا ہے اور ان پر یہ الزام
 لگایا گیا ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن مخلوق ہے اور ان سے کفر سے دو مرتبہ تو بہ کروائی گئی تھی اور ان کتابوں پر کوئی تعلق نقل نہیں کی
 ہے، اقوال کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی، تو ہم اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، مختلف
 درجہ بندوں میں پیش آنے والی مصیبتوں کی کثرت کے حوالے سے (ہم اُسی کی بارگاہ کی طرف رجوع کرتے ہیں)۔

آج لوگوں کی طبیعت نادر باتوں کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے، تو آپ ائمہ کے اقوال سے نکلنے سے بچیں اور ان پر اعتماد نہ
 کرے راستہ پر نہ چلیں اور ان پر تنقید نہ کریں، کیونکہ اگر یہ لوگ قبل تنقید قرار پائیں گے تو پھر ان کے بعد ہم اعتبار کس پر کریں
 جو کہ دین صرف ان حضرات کے حوالے سے ہی ہم تک پہنچا ہے۔

یہ تیرہ صفحہ (زشتہ سے) جن سالوں میں میں شخص قوانین کی تدوین کا کام کرتا رہا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حنفی مسلک ایک طویل عرصہ تک بنو عباس اور عثمانیوں
 کی حکومت میں سرکاری مذہب رہا ہے اور یہ اسلام کی تاریخ کا تین چوتھائی عرصہ بنتا ہے، جبکہ مالکی مسلک مغربی علاقوں کا مسلک ایک طویل عرصہ تک رہا ہے اور اس
 کی مسلک اور نئے پیش آمدہ مسائل زیادہ ہو گئے، جہاں تک شافعی مسلک کا تعلق ہے، تو وہ صرف ایویوں کے عہد حکومت میں تھوڑے عرصہ تک ریاستی
 تھا، البتہ حنبلی مسلک میں آج کل نجد اور حجاز کے علاقوں میں حنبلی مسلک پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

ایک جامع اصول

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: یہاں میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنی بصیرت رکھنے والے قاری کے سامنے اس باب کے مطالعہ سے پہلے ایک جامع اور بہترین بات تحریر کر دوں جو ایک نفع دینے والا عمومی قاعدہ ہے جسے ہمارے شیخ الشیوخ علامہ محقق محدث فقیہ شیعہ احمد عثمانی نے اپنی کتاب ”فتح الملہم فی شرح صحیح مسلم“ کے مقدمہ میں تحریر کیا ہے جو ہندی مطبوعہ نسخہ کے صفحہ 73/1 پر ہے اور کراچی سے 1393 ہجری میں شائع ہونے والے مستقل علیحدہ مقدمہ کی شکل میں شائع ہونے والی کتاب کے صفحہ 174 پر ہے میں اُسے یہاں نقل کروں گا اور محفوظ رکھنے والے قاری سے یہ اُمید رکھوں گا کہ وہ اسے ہمیشہ ذہن میں رکھے گا اور یاد رکھے گا کیونکہ یہ چیز اقوال کا وزن کرتے ہوئے پڑے کی حیثیت رکھتی ہے خاص طور پر وہ اقوال جو اکابرین کے بارے میں جرح کے حوالے سے صادر ہوئے ہیں علامہ عثمانی فرماتے ہیں:

”تم لوگ یہ بات جان لو کہ جن لوگوں نے ہمارے امام ابوحنیفہ کے بارے میں طعن کیا ہے اور اُن پر تنقید کی ہے جن کا تعلق اُن کے معاصرین میں سے ہے ہم اُن لوگوں کے بارے میں بھلائی کا گمان رکھتے ہیں کیونکہ ایسا مؤمن جس کے مزاج میں تیزی ہو اور وہ اپنی نیت میں سچا ہو جب کسی معروف شخصیت کے حوالے سے اُس تک کوئی چیز پہنچتی ہے جس کے بارے میں یہ بیان کیا گیا ہوتا ہے کہ اُس معروف شخصیت کا موقف دین کو منہدم کرنے کے مترادف ہے اور نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو مسترد کرنے کے مترادف ہے تو اگرچہ حقیقت میں ایسا نہ ہو لیکن اُس مؤمن کو دینی غیرت اپنی لپیٹ میں لیتی ہے اور اسلمی حمیت اُسے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اُس کے اندر اُس قائل کے بارے میں غصہ پیدا ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اُس قائل شخص کو ناپسند کرنا شروع کرتا ہے تو یہ چیز اُسے دوسرے شخص کے بارے میں اعتراضات کرنے اور اُس کے بارے میں شدید موقف اختیار کرنے پر مجبور کر دیتی ہے اور اُس دوسرے شخص کے حق میں ایسے اقوال بیان کرنے پر مجبور کرتی ہے جو سخت ہوتے ہیں کیونکہ اُس کا گمان یہی ہوتا ہے کہ دوسرے شخص نے جو طرزِ عمل اختیار کیا ہے وہ دین سے دوری اور شریعت کے حوض سے دور کرنے کے مترادف ہے اس کی مثال یوں دی جاسکتی ہے کہ امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ کے مقدمہ میں ملاقات کی شرط ہونے کی بحث میں امام بخاری کے بارے میں جو کلام کیا ہے تو اس حوالے سے امام مسلم کا گمان یہ تھا کہ وہ بنیادی اصول جو امام بخاری نے مرتب کیا ہے اگر اُسے صحیح مان لیا جائے تو اُس سے یہ لازم آئے گا کہ احادیث صحیحہ کا ایک بڑا ذخیرہ مسترد کر دیا جائے اور اُسے کمزور قرار دیا جائے اس لیے انہوں نے یہ گفتگو کرتے ہوئے شدت سے اس بات کا انکار کیا ہے اور اس موقف کے قائل کے بارے میں ممکنہ طور پر سخت ترین الفاظ استعمال کیے ہیں اگرچہ عام شارحین نے اس بارے میں امام بخاری کے مسلک کو ترجیح دی ہے اور اُسے درست قرار دیا ہے لیکن امام مسلم کی سختی اور شدت کے حوالے سے انہیں کوئی ملامت نہیں کی ہے۔“

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ امام مسلم نے جو تنقید کی ہے وہ علی بن مدینی پر کی ہے جیسا کہ میں نے حافظ ذہبی کی کتاب ”الموقوفہ“ کے آخر میں صفحہ 134 سے 140 تک تیسرے ”تمہ“ میں بیان کیا ہے یہ کتاب اصطلاحات حدیث کے بارے میں ہے۔

(علامہ عثمانی کہتے ہیں:) اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان جو اختلافات اور فتنے رونما ہوئے اُس کی بھی بنیاد تاویل اور اجتہاد تھی کیونکہ اُن میں سے ہر فریق یہ گمان کرتا تھا کہ اُس پر وہی کرنا لازم ہے جس کی طرف وہ گیا ہے اور وہی موافق ہے اور مسلمانوں کے معاملات کے لیے یہی زیادہ بہتر ہے تو یہ چیز ان حضرات کے لیے طعن کا باعث نہیں بن سکتی آپ اس حوالے سے حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے واقعہ کا جائزہ لے سکتے ہیں آپ اس میں غور و فکر کریں گے تو آپ کو اس میں وہ چیز ملے گی جو ذہن میں پیدا ہونے والے خلجان کیلئے شفاء کی حیثیت رکھتی ہے وہ خلجون جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی اختلافات کے حوالے سے پیدا ہوتا ہے اور ثقہ ائمہ کے باہمی اختلافات کے حوالے سے پیدا ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے یہ ناپسندیدگی ہوتی ہے جو بڑھتی ہے اور مستحکم ہو جاتی ہے بعض اوقات یہ حد سے تجاوز کر جاتی ہے اور یہ ایک بڑا حجب بن جاتی ہے جو آدمی اور تحقیق حال کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے وہ حقیقت حال جو نفس امر میں ہوتی ہے ایسی صورت میں ناپسندیدہ کرنے والا شخص ہر اُس چیز سے اغماض برتتا ہے جو ناپسندیدہ شخصیت کی خوبیوں یا مناقب کے حوالے سے سامنے آتی ہے اور پھر وہ اُس کی کوتاہیوں کے حوالے سے تساہل سے کام لیتا ہے (یعنی اُن کی تحقیق نہیں کرتا) اور حقیقت حال کو جاننے کے لیے تلاش و تحقیق کی کوشش نہیں کرتا کہ حال واضح ہو سکے اور نہ ہی ناپسندیدہ شخصیت کے صحیح محمل کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ شدید ناپسندیدگی اور سی طرح شدید محبت بھی غلو اور اسراف کی بنیاد بنتے ہیں اعتدال کو ترک کرنے کی بنیاد بنتے ہیں اور سیدھے راستہ سے لا تعلق ہونے کی بنیاد بن جاتے ہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان کے ذریعہ اہل ایمان کو اس بات سے منع کیا ہے:

”اے ایمان والو! تم انصاف کرنے والے بن جاؤ اور اللہ تعالیٰ کیلئے گواہ بن جاؤ خواہ یہ گواہی تمہارے اپنے خلاف ہو یا تمہارے ماں باپ کے خلاف ہو یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہو۔“

”کوئی شخص خوشحال ہو یا تنگ دست ہو تو اللہ تعالیٰ اُن دونوں کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے تم عدل سے کام لینے میں نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرو“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم نا انصافی کرو تم لوگ عدل سے کام لو یہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔“

یہ نعیم بن حماد ہیں جو امام بخاری کے اساتذہ میں سے ایک ہیں جن سے امام بخاری نے اپنی ”صحیح“ میں روایات نقل کی ہیں

اور ان پر اعتماد کیا ہے، انہوں نے امام ابوحنیفہ پر تنقیدی روایات نقل کرنے میں زیادہ تر اعتماد انہی پر کیا ہے، جیسا کہ کتب ”الضعفاء والمترکین“ میں دیکھا جاسکتا ہے، اس نعیم بن حماد کے بارے میں امام ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ 268/4 پر ازدی کے حوالے سے یہ بات تحریر کی ہے کہ یہ شخص سنت کو تقویت دینے کیلئے جھوٹی روایات ایجاد کیا کرتا تھا اور امام ابوحنیفہ کے بارے میں جھوٹی حکایات بیان کیا کرتا تھا، جو سب جھوٹ ہوتی تھیں، محقق عثمانی کا کلام یہاں ختم ہو گیا۔

علامہ شیخ طاہر جزائری کی کتاب ”توجیہ النظر الی اصول الاثر“ میں صفحہ 755/2 پر یہ تحریر ہے:

”تم لوگ یہ بات جان لو کہ روایت بالمعنی کا بہت سے علماء کو شدید نقصان ہوا اور ان کے علوم کے اختلاف کی وجہ سے اس حوالے سے شکایت کی صورت حال پیدا ہو گئی اور اس کا زیادہ تر نقصان حدیث اور فقہ میں ہوا، کیونکہ ان دونوں کا معاملہ نہایت اہم ہے، تو بہت سے جلیل القدر اہل علم کی طرف کئی ایسی باتیں منسوب کی گئیں، جو درستگی سے بہت دور تھیں اور ان باتوں کو ان کے مخالفین نے ان پر طعن کا باعث بنالیا اور ان سے دور کرنے کا ذریعہ بنالیا، لیکن تفصیلی تحقیق اور تلاش کے بعد یہ بات ظاہر ہوئی کہ ان اہل علم نے تو یہ باتیں کہی ہی نہیں ہیں، بلکہ ان کی طرف جو اقوال منسوب کیے گئے ہیں وہ روایت کرنے والے شخص نے ان کے حوالے سے معنوی طور پر نقل کر دیئے تھے، تو ان حضرات نے جو کہا تھا، اُس کی وضاحت کرنے میں راوی سے کوتاہی ہوئی، جس کا نتیجہ یہ سامنے آیا۔ اس لیے ہر سمجھدار شخص کیلئے یہ مناسب ہے کہ وہ مشہور شخصیات جو سمجھداری کے حوالے سے معروف ہوں، ان پر محض اس وجہ سے اعتراض نہ کرے کہ ان کے حوالے سے کوئی قول اُس تک پہنچا ہو، جو کسی شخص نے ان سے سنا تھا، بلکہ اُسے اس بارے میں تحقیق کرنی چاہیے، ورنہ یہ بات ملامت کے زیادہ لائق ہوگی (کہ اُس نے تحقیق کیوں نہیں کی)۔“

تو آپ اس چیز کو یاد رکھیں اور اس باب کو پڑھنے سے پہلے (کتاب الانتقاء کے اصل عربی متن کے) صفحہ 276 پر مؤلف ابو عمر بن عبد البر کے کلام کو پڑھ لیں اور میں نے اُس پر اُس کے آخر میں جو تعلق تحریر کی ہے، اُس کا بھی مطالعہ فرمالیں۔

زاہد الکوثری کی تحقیق

یہ وہ طعن ہیں، جو ایجاد کیے ہوئے ہیں، جنہیں خطیب بغدادی نے نقل کیا ہے اور اس سے کئی گنا نقل کیے ہیں، انہوں نے یہ سب اپنی کتاب ”تاریخ بغداد“ میں امام ابوحنیفہ کے حالات کے تحت تیرھویں جلد میں نقل کیے ہیں، ہمارے شیخ محقق علامہ زاہد الکوثری نے اس پر بھرپور تنقید کی ہے اور روانی و شافی جواب دیا ہے، انہوں نے یہ سب اپنی کتاب ”تانیب الخطیب“ میں تحریر کیا ہے، تو ان جھوٹی روایات کی عتوں کی تحقیق اُس کتب میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کی مغفرت کرے، ان پر بھی رحم کرے اور ان کے ساتھ ہم پر بھی رحم کرے۔

ارجاء کی تحقیق

”ارجاء“ کا لغوی معنی ”تاخیر کرنا“ ہے اور اس کا ایک مفہوم وہ ہے، جو شرعی مفہوم پر دلالت کرتا ہے اور ایک مفہوم وہ ہے، جو

مستوع مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔

شرعی معنی کے اعتبار سے ”ارجاء“ سے مراد یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اُن کی شہادت کے حوالے سے کسی میں لڑائی کرنے والے دو گروہوں میں سے کسی ایک کو درست قرار دینے کے قول میں تاخیر کی جائے۔

”ارجاء“ کا جو معنی مشروع ہے اُن میں سے بعض سے مراد یہ ہوتا ہے کہ آدمی اس بات کا اعتقاد رکھے کہ وہ دل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے زبان کے ذریعہ اس کا اقرار کرتا ہے اور پھر عمل میں اُس کے خلل آ جاتا ہے وہ یوں کہ وہ کچھ فرائض کو ترک کر دیتا ہے یا کبائر کا ارتکاب کر لیتا ہے تو ایسا شخص گناہگار مؤمن ہوگا اور جہنم کے عذاب کا مستحق ہوگا، لیکن اُس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف موخر ہو جائے گا، اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اُس سے درگزر فرمائے گا اور اگر چاہے گا تو اُسے عذاب دے گا۔ اہل سنت جماعت کا یہی موقف ہے البتہ اس کی تعبیر کے حوالے سے ان حضرات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

”ارجاء“ کا وہ مفہوم جو قابل مذمت اور گمراہ کن ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص کبائر کا مرتکب ہوتا ہے جیسے کسی کو قتل کر دیتا ہے یا زنا کرتا ہے یا شراب پی لیتا ہے یا فرائض کو ترک کرتا ہے جیسے نماز روزہ یا زکوٰۃ کو ترک کر دیتا ہے تو اُس کے جہنم میں عذاب کے مستحق ہونے کا فیصلہ دینے میں تاخیر کی جائے اور یہ گمان کیا جائے کہ ایمان سے مراد تو صرف دل کے ذریعہ تصدیق کرنا اور زبان کے ذریعہ اقرار کرنا ہے، عمل کو ترک کرنا نقصان نہیں دے گا، ایسے لوگ اپنی دلیل کے طور پر حدیث کے ان ظاہری الفاظ کا سہارا لیتے ہیں: ”تو جو شخص یہ کہہ دے کہ لا الہ الا اللہ تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا“۔ یہ جھوٹا مسلک ہے جو بعض گمراہ فرقوں کی طرف سے منسوخ آیا ہے اور یہ صریح ثابت شدہ نصوص کے برخلاف ہے جو قطعی ہیں اس موقف کے قائلین کو مرجعہ کہا جاتا ہے حافظ مرتضیٰ بیرونی نے اپنی کتاب ”تاج العروس“ صفحہ 69/1 پر لفظ ”رجاء“ کے تحت یہ تحریر کیا ہے: ”مرجعہ“ مسلمانوں کا ایک گروہ ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ ایمان صرف قول کا نام ہے اس میں عمل شامل نہیں ہے، گویا کہ وہ قول کو مقدم کر دیتے ہیں اور عمل کو مؤخر کر دیتے ہیں کیونکہ وہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر وہ نماز نہیں بھی پڑھتے روزے نہیں بھی رکھتے تو اُن کا ایمان انہیں نجات دے گا۔ اُن کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

تو ان مختلف اطلاقات کے حوالے سے یہ بات سامنے آتی ہے جس شخص کی طرف مطلق طور پر ارجاء کی نسبت کی گئی ہو اُس کے دین پر الزام عائد نہیں کیا گیا ہوگا اور وہ اہل سنت سے خارج شمار نہیں ہوگا بلکہ اُس مفہوم کا جائزہ لیا جائے گا جس حوالے سے اُس نے رب کا اطلاق کیا گیا ہے، اگر وہ شرعی مفہوم ہوگا تو وہ اہل سنت اور اہل ہدایت میں سے ہوگا اور اگر وہ مذموم مفہوم ہوگا تو وہ شخص گمراہی کا شکار اور بھٹکا ہوا ہوگا۔

علامہ محقق لکھنؤی نے اپنی کتاب ”الرفع والتکلیل فی الجرح والتعديل“ کی دوسری طباعت کے صفحہ 216 اور تیسری طباعت کے صفحہ 352 پر ایقان نمبر 22 کے عنوان کے تحت: سنی ارجاء اور بدعتی ارجاء کے درمیان فرق بیان کیا ہے جو درج ذیل ہے:

”جس شخص کو علم نہیں ہوتا وہ یہ گمان کرتا ہے کہ جب وہ ”میزان الاعتدال“ یا ”تہذیب الکمال“ یا ”تہذیب

”تہذیب“ یا ”تقریب التہذیب“ یا اس کے علاوہ رجال سے متعلق دیگر کتابوں میں بہت سے راویوں کے بارے میں یہ دیکھتا ہے کہ وہ ”ارجاء“ کا عقیدہ رکھتے تھے یا اُن پر ”ارجاء“ کا الزام ہے یا وہ ”مرجی“ تھے یا اس طرح کی دیگر عبارات دیکھتا ہے تو وہ اس گمان کا شکار ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے تو یہ اہل سنت سے خارج ہیں اور گمراہ فرقوں میں داخل ہیں اور ان کا شمار مرجہ فرقہ میں ہوتا ہے اور اعتقادی بدعت کی وجہ سے یہ مجروح قرار پاتے ہیں اور اسی بنیاد پر بہت سے لوگوں نے امام ابوحنیفہ اُن کے شرگردوں اُن کے مشائخ پر بھی طعن کیا ہے کیونکہ ایسی معتمد کتابوں میں بھی اُن پر ارجاء کا الزام لگایا گیا ہے ان لوگوں کا گمان یہ ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ ”سنی ارجاء“ سے غافل ہیں اور ان کا انتقال تیزی سے اُس ”ارجاء“ کی طرف منتقل ہوتے ہیں جو عوام کے نزدیک گمراہی ہے۔ اُن کا کلام اختصار کے ساتھ یہاں ختم ہو گیا اُس کے بعد علامہ لکھنوی نے سنی ارجاء اور بدعتی ارجاء کی وضاحت کرنے میں تقریباً بیس صفحات تحریر کیے ہیں آپ اُن کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

شیخ عبدالفتاح کہتے ہیں: یہاں میں بعض اکابر محدثین کے حالات ذکر کروں گا جن پر ارجاء کا الزام عائد کیا گیا ہے تاکہ غیر واقف شخص کیلئے اس مسئلہ کی زیادہ وضاحت ہو جائے اگرچہ اس کی وجہ سے تعلیق کچھ بسی ہو جائے گی۔

(۱) خطیب بغدادی کی ”تاریخ بغداد“ میں صفحہ ۱۰۹/۶ اور ۱۱۰ پر حافظ مزی کی ”تہذیب الکمال“ میں صفحہ ۱۱۱/۲ میں امام حافظ عالم خراسان ابراہیم بن طہمان ہروی نیشاپوری ثم مکی کے حالات میں یہ تحریر ہے: ”صحاح ستہ کے مصنفین نے ان سے روایات نقل کی ہیں سلیمان دارمی بیان کرتے ہیں: حدیث میں یہ ثقہ ہیں اور ائمہ ہمیشہ ان کی نقل کردہ حدیث میں دلچسپی لیتے رہے ہیں اس میں رغبت رکھتے رہے ہیں اور ان کو ثقہ قرار دیتے رہے ہیں۔ امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ ثقہ ہیں۔ صالح بن محمد حافظ کہتے ہیں: یہ ثقہ اور حسن الحدیث ہیں البتہ ایمان کے حوالے سے یہ ارجاء کی طرف میلان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے نزدیک ان کی نقل کردہ حدیث کو محبوب کر دیا تھا یہ روایت میں عمدہ ہیں۔ اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: یہ صحیح الحدیث اور حسن الروایت ہے کثیر السماع ہیں خراسان میں ان سے زیادہ حدیث نقل کرنے والا اور کوئی نہیں ہے یہ ثقہ ہیں۔ شیخ ابوصلت عبدالسلام بن صالح ہروی جو ان کے شہر کے رہنے والے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: خراسان کا رہنے والا کوئی ایسا شخص ہمارے پاس نہیں آیا جو عبداللہ بن واقد ہروی سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو۔ میں نے کہا: ابراہیم بن طہمان بھی نہیں؟ انہوں نے فرمایا: وہ تو ”مرجی“ تھے۔

ابوصلت کہتے ہیں: اُن کا ارجاء کا نظریہ یہ خبیث مسلک نہیں تھا کہ ایمان عمل کے بغیر ہوتا ہے یا عمل کو ترک کرنا ایمان کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا ہے بلکہ اُن کے ارجاء کا مطلب یہ تھا کہ وہ اہل کبار کے بارے میں مغفرت کی امید رکھتے ہیں تاکہ خارجیوں کا اور ان دیگر فرقوں کا رد ہو جائے جو گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے لوگوں کو کافر قرار دیتے ہیں تو یہ لوگ ارجاء کا عقیدہ رکھتے ہیں اور گناہوں کی وجہ سے کافر قرار نہیں دیتے ہیں اور ہم لوگ بھی اسی طرح ہیں۔ میں نے وکیع بن جراح کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا

۔ حنفی ثوری نے آخر میں یہ کہا تھا: ہم تمام گندہ کے مرتکب افراد اور کبیرہ گناہ کرنے والوں کیلئے یہ اُمید رکھتے ہیں جو لوگ ... دین کے پیروکار ہیں ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں خواہ وہ کیسا ہی عمل کیوں نہ کرتے ہوں (کہ آخر کار اُن کی بخشش ہو ...)۔“

(۲) امام ذہبی کی ”میزان الاعتدال“ کے صفحہ 76/1 پر حافظ کبیر امام ابراہیم بن یوسف بابللی بلخی جو ماقیانی کے نام سے معروف ہیں اور صاحب رائے ہیں اُن کے حالات میں یہ تحریر ہے: یہ امام ابو یوسف کے ساتھ رہے یہاں تک کہ ماہر ہو گئے (یہاں تک کہ ہم فقہ میں ماہر ہو گئے) ان سے امام نسائی نے روایات نقل کی ہیں اور انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو حاتم کہتے ہیں: ان کے ساتھ مشغول نہیں ہوا جائے گا۔ میں یہ کہتا ہوں: (یہ بات امام ذہبی کہہ رہے ہیں) کہ یہ انکار ارجاء کے عقیدہ کی وجہ سے ہے جو اُن کے اندر پایا جاتا تھا۔ حافظ ابن حجر نے ”تہذیب التہذیب“ صفحہ 184/1 پر اُن کے حالات میں یہ بات زائد نقل کی ہے: ”امام نسائی فرماتے ہیں: میں نے سیک راضی کے سامنے اُن کا ذکر کیا (اس سے مراد علی بن سعید ہیں) تو اُنہوں نے فرمایا: یہ ثقہ ہے۔“

(۳) ”تہذیب التہذیب“ صفحہ 320/2 اور صفحہ 321 پر حضرت حسن بن محمد بن علی بن ابوطالب ہاشمی مدنی جن کا انتقال 95 ہجری میں: والد محمد بن حنفیہ کے نام سے معروف ہیں اُن کے حالات میں یہ تحریر ہے: ”صحاح ستہ کے تمام مؤرخین نے ان سے روایات نقل کیے ہیں: مسعب زہیری، مغیرہ بن مقسم اور عثمان بن ابراہیم حاتمیان کرتے ہیں: یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے عقیدہ ارجاء کے بارے میں کلام کیا تھا میں یہ کہتا ہوں: (اس بات کے قائل ابن حجر ہیں) حسن بن محمد نے جس رجاء کے بارے میں کلام کیا تھا اُس سے مراد وہ والا ارجاء کا عقیدہ نہیں ہے جس پر اہل سنت کو اعتراض ہے جس کا تعلق ایمان سے ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حسن بن محمد کی مذکورہ تحریر دیکھی ہے اُنہوں نے اُس کے آخر میں یہ لکھا ہے: ”ہم حضرت ابو بکر اور حضرت عمر سے محبت رکھتے ہیں اور اُن کے بارے میں کوشش کرتے ہیں کیونکہ اُمت نے ان کے حوالے سے آپس میں کوئی اختلاف نہیں کیا تھا اور ان کے معاملہ میں کوئی شک نہیں ہوا تھا اور ان کے بعد جو لوگ آزمائش کے شکار ہوئے اُن کے بارے میں ہم اُمید رکھتے ہیں (کہ اُن کی بخشش ہو جائے گی) ہم اُن کے معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔“ اس کے بعد اُن کا پورا کلام ہے۔

تو حسن بن محمد نے جس مفہوم کے بارے میں کلام کیا تھا وہ یہ تھا کہ آزمائش کے دوران آپس میں لڑنے والے دونوں گروہوں میں سے کسی ایک کے بارے میں یہ بات قطعی طور پر نہیں کہی جاسکتی کہ وہ ٹھیک ہے یا درست ہے اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ ان دونوں کے بارے میں یہ اُمید رکھی جائے گی (کہ ان دونوں کو معاف کر دیا جائے گا)۔ جہاں تک اُس ارجاء کا تعلق ہے جس کا تعلق ایمان سے ہے تو اُنہوں نے تو اس موضوع کو چھیڑا ہی نہیں ہے لہذا ان پر اس حوالے سے اعتراض لازم نہیں آتا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔ اُن کی بات یہاں اختصار کے ساتھ ختم ہو گئی۔

(علامہ عبدالفتاح) کہتے ہیں: یہ تین مثالیں میں نے اس لیے دی ہیں، تاکہ بات زیادہ طویل نہ ہو جائے، میں نے کتاب ”الرفع والتامیل“ ایضاً نمبر: 22 پر تیسری طبعیت پر جو تعلق نقل کی ہے، اُس میں اس سے زیادہ مثالیں دی ہیں، اگر آپ چاہیں تو اُس سے رجوع کر سکتے ہیں۔

اسی طرح حافظ ذہبی نے ”میزان الاعتدال“ میں صفحہ 99/4 پر امام حافظ مسہر بن کدام کو فی احوال، جو جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں، اُن کے حالات میں یہ بات تحریر کی ہے: ”صحاح ستہ کے تمام مؤلفین نے ان سے روایات نقل کی ہیں، وہ حجت ہیں، اہم ہیں اور ان کے بارے میں سلیمانی کے اس قول کا اعتبار نہیں کیا جائے گا کہ مرجعہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں مسہر حماد بن ابوسلیمان، نعمان (یعنی امام ابو حنیفہ)، عمرو بن مرہ، عبدالعزیز بن ابورواۃ، ابو معاویہ، عمر بن زرارہ شامل ہیں اور پھر اس کے علاوہ انہوں نے اہل علم کی ایک اور جماعت کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: (اس بات کے قائل امام ذہبی ہیں) کہ ارجاء کا مسلک جلیل القدر اہل علم میں سے متعدد افراد کا مسلک ہے، اس لیے اس کے قائل پر اعتراض کرنا مناسب نہیں ہے۔“ اُن کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

♦♦♦—♦♦♦—♦♦♦

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمدؐ اُن کی تمام آل
و صحابہ پر درود نازل کرے

يَقُولُ (أَضَعُ عِبَادَ اللَّهِ تَعَالَى وَأَحْفَرُهُمْ وَأَحْوَجُهُمْ إِلَى عَفْوِهِ وَأَفْقَرُهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَرَبِيُّ
مُحْتَدًا الْخَوَارِزْمِيُّ مَوْلِدًا

اللہ تعالیٰ کا ضعیف ترین، حقیر ترین، اس کے درگزر کا سب سے زیادہ محتاج اور (اس کی بارگاہ کا) سب سے بڑا فقیر بندہ محمد
بن نمونہ جو سنی اعتبار سے عرب ہے اور جائے پیدائش کے حوالے سے خوارزمی ہے وہ عرض کرتا ہے:

....—....—....

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَقَانَا بِطَوْلِهِ مِنْ أَصْفَى شَرَائِعَ - وَكَسَانَا بِفَضْلِهِ مِنْ أَصْفَى الْمَدَارِجِ الرَّوَائِعِ -
وَأَطْلَعَ وَهُوَ مُطْلِعُ دَرَارِي شَرَائِفِهَا مِنْ أَشْرَفِ الْمَطَالِعِ - سَيِّدِ الْأَصْفِيَاءِ - وَخَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ -
وَشَفِيعِ الْأُمَمِ يَوْمَ الْجَزَاءِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَنْجَمِ الظُّلُمَاءِ - وَسُيُوفِ الْأَوْلِيَاءِ -
وَحُتُوفِ الْأَعْدَاءِ -

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جس نے ہمیں اپنے کرم سے پاکیزہ ترین شریعت کے ذریعے سیراب کیا اور اس
نے اپنے فضل کے ذریعے ہمیں صاف اور عمدہ ترین لباس پہنایا وہی تمام معزز، چمکدار چیزوں کو طلوع (ظاہر) کرنے والا ہے اُس
نے سب سے زیادہ معزز مطلع سے طلوع (یعنی ظاہر کیا انہیں جو) اصفیاء کے سردار ہیں انبیاء (کی بعثت) کے سلسلے کو ختم کرنے
کا ہے۔ ہیں یوم جزاء (یعنی قیامت کے دن تمام) امتوں کی شفاعت کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر اُن کی آل پر اور اُن کے
صحابہ پر درود نازل کرے جو تاریکیوں کے لیے ستارے ہیں اولیاء کی تلواریں ہیں اور دشمنوں کے لیے موت ہیں۔

....—....—....

(حمد و صلوٰۃ کے) بعد! بیشک اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت عطا کی ہے اور
پس ﷺ کی امت میں علماء مجتہدین اور متبحر فقہاء پیدا کیے ہیں جن کا وصف بیان کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا
ہے:

لُقِّهَاءٌ كَانَتْهُمْ مِنَ الْفَقْهِ أَنْبِيَاءٌ

”فقہاء (دین کی) سمجھ بوجھ کے حوالے سے انبیاء کی طرح ہیں“

اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

”بیشک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں“

اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو یہ شرف عطا کیا ہے کہ قرآن مجید میں کئی مقام پر ان کی تعریف بیان کی ہے اور ان حضرات کو اپنے

نبی کی زبانی ان انبیاء کی مانند قرار دیا ہے جو اہل تورات و انجیل والے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ

”میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں“

امام اعظم کی تعریف

ان (علماء اور فقہاء) میں سے اجتہاد کے حوالے سے سبقت لے جانے والے اعتقاد کے حوالے سے پاکیزہ ترین رہنمائی کے حوالے سے سب سے زیادہ واضح (رہنمائی کرنے والے) راستے اور میانہ روی کے حوالے سے سب سے زیادہ مضبوط اماموں کے امام اس امت کے چراغ ”ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی“ ہیں جنہوں نے شریعت کے چہرے سے پوشیدگی کے نقاب کو ہٹایا اور فقہ کی پیشانی سے تاریکیوں کے بادل کو دور کیا (مخالف کو بحث میں) سہکت کرنے کے حوالے سے وہ اپنے زمانہ کے علماء کے تمام حلقوں پر فوقیت حاصل کر گئے اور جس مقام پر پاؤں پھسل جایا کرتے ہیں وہاں انہوں نے اپنے قدم مضبوطی سے جما کر رکھے احکام شریعت کی مضبوطی کے لیے انہوں نے اپنی پوری کوششیں صرف کیں تو ان کے بعد آنے والے افراد نے نعمان (کے علوم و معارف) کے سمندر میں غوطے لگائے اور اس میں سے ان کے فوائد کے جواہرات کو نکالا اور ان کے یکتا موتیوں میں سے پاکیزہ ترین کے ذریعے وہ سیراب ہوئے اور ان کے دسترخوان کی دقیق اور اشتہا انگیز غذاؤں کو انہوں نے حاصل کیا تو جس نے ان سے کھانے کے لیے کچھ مانگا یا ان سے عظمت (یا بڑی) مانگی تو اس نے حلال چیز کو حاصل کیا اور لوگ فقہ میں ان کے زیر کفالت ہیں۔

امام شافعی کے کلمات

جیسا کہ امام معظم صدر متحکم (امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس) شافعی مطلبی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی اولاد سے تعلق رکھتے

ہیں انہوں نے یہ فرمایا ہے:

النَّاسُ عِيَالُ أَبِي حَنِيفَةَ فِي الْفِقْهِ

”لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کے عیال ہیں“

اسی مفہوم کو مشرق و مغرب کے سب سے بڑے خطیب ابو مؤید مکی خوارزمی نے شعر کی شکل میں موزوں کیا ہے جیسا کہ صدر کبیر

”شرف الدین احمد بن مؤید بن موفی مکی نے خوارزم میں مجھے یہ شعر سنایا انہوں نے بتایا: میرے دادا صدر علامہ مشرق و مغرب کے

... اس سے خطیب صدر الائمہ ابو مؤید موفق بن احمد کی خوارزمی نے مجھے اپنے کچھ اشعار سنائے جن میں انہوں نے امام ابو حنیفہ کی بے یار و مددگار کی تھی: (ان میں سے ایک شعر یہ ہے:)

سنة هذه الدنيا جميعًا ... بلا ريب عيال أبي حنيفة

”اس دنیا کے تمام ائمہ بلاشبہ امام ابو حنیفہ کے عیال ہیں“

سب حنفی کا پھیلاؤ

... نہ حدیث نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کو وہاں تک پہنچایا جہاں تک صبح کی روشنی جاتی ہے اور جہاں تک ہوا پہنچتی ہے۔ ... اس سے سورج طلوع ہوتا ہے وہاں سے لے کر جہاں غروب ہوتا ہے وہاں تک (امام صاحب کے پیروکار موجود) ہیں، مشرق سے سندوستان، روم کی اکثریت جبکہ اہل عراق و شام میں سے ایک گروہ اُن کے مذہب، طریقے اور ان سے محبت (رکھنے کے لئے) گامزن ہے، خواہ بغاوت اور سرکشی کی وجہ سے ان کے مقدم ہونے کا انکار کرنے والے حاسد اور منکر کو یہ بات کتنی ہی بری ہے۔

...—...—...—...

بیحد لطف

... (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میں نے شام میں بعض ایسے افراد کو سنا جو امام صاحب کی عظمت سے واقف نہیں تھے وہ امام صاحب کی تنقیص کرتے ہوئے انہیں کمتر قرار دیتے ہوئے دوسروں کو اُن سے بڑا قرار دیتے تھے وہ انہیں حقیر سمجھتے تھے اور اُن کی سمت قیمت حدیث کی طرف کرتے تھے اور وہ (اپنے موقف کی تائید میں) اس بات سے استدلال کرتے تھے کہ امام شافعیؒ مسند مشہور ہے جس کو ابو العباس محمد بن یعقوب اصم نے جمع کیا ہے اسی طرح امام مالک کی ”موطا“ ہے امام احمد بن حنبل کی ”مسند“ ہے اور وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ امام ابو حنیفہ (سے منقول روایات کی) کوئی ”مسند“ نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ نے صرف چند حدیث ہی نقل کی ہیں تو دینی ربانی حمیت اور حنفی نعمانی عصیت مجھے لاحق ہوئی اور میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں ان 15 مسانید کو جمع کروں جو عظم حدیث کے ماہرین نے جمع کی ہیں (جن کا اجمالی تعارف درج ذیل ہے:)

مسانید کا اجمالی تعارف

❖❖ پہلی مسند: امام حافظ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بن حارث حارثی بخاری المعروف بہ ”عبد اللہ الاستاذ“ نے اسے

تھا کیا ہے۔

❖❖ دوسری مسند: امام حافظ ابو القاسم طلحہ بن محمد بن جعفر الشاہد العدل نے اس کو جمع کیا ہے۔

❖❖ تیسری مسند: امام حافظ ابو الخیر محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد نے اس کو جمع کیا ہے۔

❖❖ چوتھی مسند: امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصفہانی نے اس کو جمع کیا ہے۔

- ❦❦ 5 ویں مسند: شیخ امام ثقہ عدل ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاری نے اس کو جمع کیا ہے۔
- ❦❦ 6 ویں مسند: امام حافظ صاحب جرح و تعدیل ابو احمد عبد اللہ بن عدی جر جانی نے اس کو جمع کیا ہے۔
- ❦❦ 7 ویں مسند: امام حسن بن زیاد لؤلؤی نے امام ابو حنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے۔
- ❦❦ 8 ویں مسند: امام حافظ عمر بن حسن اشثانی نے اس کو جمع کیا ہے۔
- ❦❦ 9 ویں مسند: حافظ امام ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے اس کو جمع کیا ہے۔
- ❦❦ 10 ویں مسند: امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن حسین بن محمد بن خسر و لجنی نے اس کو جمع کیا ہے۔
- ❦❦ 11 ویں مسند: امام قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری نے اس کو جمع کیا ہے اور امام ابو حنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے اس کو ”نسخہ ابی یوسف“ بھی کہتے ہیں۔
- ❦❦ 12 ویں مسند: امام محمد بن حسن شیبانی نے اس کو جمع کیا ہے اور امام ابو حنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے اس کو ”نسخہ امام محمد“ بھی کہتے ہیں۔
- ❦❦ 13 ویں مسند: امام ابو حنیفہ کے صاحبزادے ”حماد“ نے اس کو جمع کیا ہے اور اپنے والد سے اس کو روایت کیا ہے۔
- ❦❦ 14 ویں مسند: امام محمد بن حسن نے اس کو بھی جمع کیا ہے اس میں زیادہ تر روایات تابعین کے بارے میں ہیں اس کو انہوں نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے اور اس کا نام ”الآثار“ رکھا ہے۔
- ❦❦ 15 ویں مسند: امام حافظ ابوالقاسم عبد اللہ بن محمد بن ابوالعوام سغدی نے اس کو جمع کیا ہے۔

——***

طرز تالیف و ترتیب

تو میں نے اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کی کہ میں ان مسانید کو ممکنہ حد تک فقہی ابواب کی ترتیب کے مطابق جمع کروں اور انہیں اختصار کے ساتھ مرتب کروں جس میں مکرر روایات کو حذف کر دیا جائے اور اسناد کے تکرار کو ترک کر دیا جائے البتہ اگر کوئی ایک حدیث مختلف ابواب کے احکام سے تعلق رکھتی ہو یا اس کی سند میں اختلاف پایا جاتا ہو تو اس کو ذکر کر دیا ہے تاکہ اس کی دلیل کے ذریعے کوشش کرنے والے عالم کو غلبہ حاصل ہو اور جاہل معاند کے شبہ کو دور کیا جاسکے۔

یہاں عبد اللہ بن مبارک کا قول اس کے لئے صحیح صادق آئے کہ جب انہوں نے ایک شخص کو امام ابو حنیفہ کے بارے میں طعن کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے یہ دو اشعار موزوں کر کے سنائے:

حَسَدُوا الْفَتَى إِذْ لَمْ يَنَالُوا سَعْيَهُ ... فَالْقَوْمُ أَعْدَاءُ لَهُ وَخَصُومُ

كَضَرَّائِرِ حَسَنَاءٍ قُلْنَ لِوَجْهِهَا ... حَسَدًا وَبُغْضًا إِنَّهُ لَذَمِيمٌ

”جب لوگ ان کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکے تو انہوں نے حسد شروع کر دیا اور ان کے دشمن اور مخالف ہو گئے جیسے کسی خوبصورت خاتون کی سونئیں حسد اور بغض کی وجہ سے اس کے چہرے کے بارے میں کہتی ہیں کہ یہ بد صورت ہے۔“

باب۔ مامون الرشید کا خراج تحسین

بخاری و عبد اللہ صمیری نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات تحریر کی ہے: خلیفہ مامون الرشید کے زمانے میں ایک کتاب تحریر کی گئی اور وہ پیش کی گئی تو کچھ لوگوں نے کہا: امام ابو حنیفہ کے فلاں فلاں شاگرد جو آپ کی بارگاہ میں مقرب سمجھے جاتے ہیں وہ ان بات سے واقف نہیں ہیں۔ (اس کے بعد راوی نے طویل واقعہ تحریر کیا ہے جس میں آگے چل کر وہ یہ تحریر کرتے ہیں:) تو شیخ ابن ابی شیبہ نے ایک کتاب تحریر کی جس کا نام ”الحجۃ الصغیرہ“ تھا اس میں انہوں نے روایات کے مختلف طرق بیان کیے اور یہ بیان یہ کہ کون سی روایت کو قبول کرنا لازم ہے؟ کون سی روایت کی تاویل لازم ہے اور جب ہم روایات سامنے آجائیں تو کس پر عمل لازم ہوگا؟ اس کتاب میں انہوں نے امام ابو حنیفہ کے دلائل بھی تحریر کئے جب مامون نے اس کتاب کو پڑھا تو اس نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں دعائیہ کلمات کہے اور پھر مثال کے طور پر عبد اللہ بن مبارک کے یہ دو شعر پڑھے: ”حَسَدُوا الْفَتَى“

من قبہ تحریر کرنے والے اکثر مصنفین نے اپنی سند کے ساتھ مکرم بن احمد کے حوالے سے علی بن حسین کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: محمد بن حسین کے ائمہ کے امام جن کے ہاتھ میں جرح و تعدیل کی لگا میں ہیں یعنی یحییٰ بن معین اگر کوئی شخص ان کے سامنے امام حسین پر طعن کا ذکر کرتا تو وہ بھی مثال کے طور پر عبد اللہ بن مبارک کے یہی دو اشعار پڑھا کرتے تھے۔

صدر کبیر شرف الدین احمد بن مؤید بن موفق کی خوارزمی بیان کرتے ہیں: میرے دادا صدر علامہ مشرق و مغرب کے سب سے فضیلت والے مؤید موفق بن احمد کی خوارزمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا یہ شعر سنایا:

أَيَا جَبَلِيْ نُعْمَانَ أَنْ حِصَاكُمَا
لَتُحْصَى وَلَا تُحْصَى فَضَائِلُ نُعْمَانَ
جَلَائِلَ كُتُبِ الْفِقْهِ طَالِعَ نَجْدِهَا
دَقَائِقُ نُعْمَانَ شَقَائِقُ نُعْمَانَ

”اے نعمان نام کے دو پہاڑو! تمہاری کنکریوں کا شمار کیا جاسکتا ہے لیکن نعمان (یعنی امام ابو حنیفہ) کے فضائل شمار نہیں کیے جاسکتے ہیں“ (اے سامع!) تم فقہ کی بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کرو تمہیں ان کتابوں میں امام ابو حنیفہ کی بیان کی ہوئی دقیق اور تحقیقی باتیں ملیں گی۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میں اس اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے اپنی نعمت کو پھیلا یا ہے اور جس کی رحمت اس کے نسب پر سبقت لے گئی ہے (اس سے یہ دعا کرتا ہوں) کہ وہ ہم گناہگار لوگوں پر اپنے کرم کی بارش کر دے اور اس کے ذریعے ہماری سیاهیوں کو دھو دے اور اس کے ذریعے ہمارے گناہوں کی مغفرت کر دے بیشک وہ جواد کریم احسن کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

چالیس ابواب پر تقسیم کی وجہ

میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں ان مسانید کے ”اختصار“ کو چالیس ابواب میں مرتب کروں گا اس حوالے سے میری نیت یہ ہے کہ جو شخص نبی اکرم ﷺ کی چالیس احادیث نقل کر کے امت تک پہنچاتا ہے اس کی

فضیلت کے بارے میں حدیث منقول ہے جسے حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت ابوسعید خدریؓ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت ابودرداءؓ حضرت انس بن مالکؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روایت کیا ہے ان تمام روایات کے الفاظ میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے البتہ ان کا مفہوم ایک دوسرے کے قریب قریب ہے۔ ان حضرات نے نبی اکرم کے حوالے سے یہ حدیث اس شخص کے بارے میں نقل کی ہے جو چالیس احادیث روایت کرتا ہے یا امت کے لئے چالیس احادیث محفوظ کر لیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی نقل کردہ روایت کی پہلی سند

جہاں تک حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے: تو اس کی سند درج ذیل ہے:

❦ سلطان الطریقہ برہان الحقیقہ نجم الدین ابوالجناح احمد بن عمر بن محمد بن عبداللہ خوافی خوارزمی

اُن کے سامنے یہ روایت پڑھی گئی اور میں اُس وقت اس کو سن رہا تھا یہ جرجانیہ خوارزم کی بات ہے اللہ تعالیٰ اس شہر کو دوبارہ آباد کرے اور اس کی تعمیر نو کرنے والے کو اس کا امیر بنائے یہ وہاں مدرسہ نظامیہ میں 615 ہجری کی بات ہے
❦ شیخ عادل ثقہ معمر صالح بن شجاع بن محمد مدحی اُن سے ”مصر“ میں (اس روایت کا سماع کیا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تک اُس (مصر) کی حفاظت کرے۔

❦ شیخ معمر ابونصر الاغر بن ابوالفحائل بن ابونصر بن علق اُن کے سامنے مدرسہ اسلام میں جامع المنصور میں یہ روایت پڑھی جا رہی تھی اور میں اس کا سماع کر رہا تھا ان تینوں حضرات نے یہ روایت:

❦ امام حافظ شیخ الاسلام ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی اصفہانی (سے روایت کی ہے)

(پہلے بزرگ یعنی شیخ نجم الدین نے ”سماع“ کے طور پر اور بقیہ دو حضرات نے ”اذن“ کے طور پر اس کو روایت کیا ہے۔)
❦ ابوعبداللہ قاسم بن فضل بن محمود ثقفی یہ اصفہان کے رئیس ہیں یہ روایت 488 ہجری میں (ابوطاہر سلفی نے اُن سے) روایت کی تھی (شیخ قاسم بن فضل کا) انتقال 489 ہجری میں ہو گیا تھا اُن کی پیدائش 398 ہجری میں ہوئی تھی۔
(اس کے بعد کی سند درج ذیل ہے:)

❦ شیخ ابواحمد عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز کرنی۔۔ شیخ ابوبکر محمد بن حسین آجری۔۔ ابوعبداللہ بن محمد بن مخلد عطار۔۔ ابومحمد جعفر بن محمد خندقی۔۔ محمد بن ابراہیم سارح۔۔ عبد المجید بن عبدالعزیز بن ابورؤاد۔۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔۔ عطاء بن ابی رباح۔۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کے حوالے سے یہ نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ حَفِظَ عَلَيَّ أَمْرِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ *

”جو شخص میری امت کے دینی معاملات سے متعلق چالیس احادیث حفظ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو فقہاء کے گروہ میں اٹھائے گا۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کی دوسری سند

❦❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تین اور مشائخ نے بھی مجھے اس روایت کے بارے میں بتایا ہے:

(i) شیخ ابوالدیریا قوت بن عبداللہ جوہری (میں نے ان کے سامنے اس کو پڑھا تھا)

(ii) شیخ ثقہ عادل محمد بن عبداللہ بن محمد بن ابوالفضل سلمی

(iii) شیخ معمر حسن بن محمد بن محمد (انہوں نے مصر میں یہ روایت سنائی تھی)

❦❦❦ امام تاج الدین ابوالقاسم منصور بن عبدالمعتم بن عبداللہ بن محمد بن صاعد فزاری (شاذباخ نیشاپور میں ان کے سامنے

یہ روایت پڑھی گئی تھی وہ بیان کرتے ہیں:)

❦❦❦ شیخ ابو محمد بن صاعد فزاری کے دادا نے ہمیں یہ روایت سنائی ہے:

❦❦❦ شیخ زکی ابو حسن عبدالقادر بن محمد فارسی نے تحریری طور پر یہ روایت نقل کی:

❦❦❦ شیخ ابو حمزہ محمد بن احمد بن حمدان حیرزی نے ہمیں بتایا -- حسن بن سفیان -- علی بن حجر -- اسحاق بن نجیح -- ابن جریج

-- عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي حَدِيثًا مِنْ السُّنَّةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

”جو شخص میری امت کے لیے سنت (یعنی شرعی احکام) سے متعلق چالیس احادث حفظ کرے گا قیامت کے دن میں اس کا

شفیع ہوؤں گا“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) جہاں تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے:

❦❦❦ شیخ شیوخ الطريقة امام ائمۃ الحقیقہ نجم الدین ابوالجناح احمد بن عمر بن محمد بن عبداللہ خوارزمی خیونی

(نے مجھے اس کے بارے میں بتایا میں نے 616 ہجری میں جرجانیہ خوارزم میں ان کے سامنے اس کو پڑھا تھا)

❦❦❦ حافظ ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد سلفی اصفہانی (انہوں نے اسکندریہ میں اس کو روایت کیا وہ بیان کرتے ہیں:)

❦❦❦ قاضی ابونصر محمد بن علی بن عبداللہ بن احمد بن صالح بن سلیمان بن ودعان یہ موصول کے حکمران ہیں یہ ہمارے پاس

خدا آئے تھے تو میں ان کے سامنے درج ذیل سند کے ساتھ یہ روایت پڑھی:

❦❦❦ شیخ امام ابوالفتح احمد بن عبداللہ بن احمد بن ودعان -- ابوسعید آملی -- قاضی ابومحمد عبداللہ بن احمد -- انہوں نے اپنے

دند سے -- ابوعلی حسن بن صباح بزار -- سفیان بن عیینہ -- عمرو بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ نَقَلَ عَنِّي إِلَى مَنْ لَمْ يَلْحَقْنِي مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا كُتِبَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُسِرَ فِي جُمْلَةِ الشُّهَدَاءِ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ*

”میری امت کا جو شخص مجھ تک نہیں پہنچ پایا، جو شخص میری چالیس احادیث اس تک پہنچا دے، تو اس (پہنچانے والے) کا نام علماء کے گروہ میں نوٹ کیا جائے گا اور اس کو شہداء کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے، تو اس کو جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے“

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) جہاں تک حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے، تو مذکورہ شیخ نے شیخ ابوالفتح احمد بن عبد اللہ بن احمد بن ودعان تک اپنی مذکورہ بالا سند کے ساتھ یہ روایت مجھے بیان کی ہے (اس سے آگے کی سند درج ذیل ہے:)

ابوالعباس احمد بن حسن مؤدب -- علی بن شعیب بزار -- اسماعیل بن ابراہیم اسدی -- عباد بن اسحاق -- عبد الرحمن بن معاویہ -- حارث مولیٰ ابن سباع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ حَفِظَ عَلَيَّ أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ سُنَّتِي أَدْخَلْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي شَفَاعَتِي**
”جو شخص میری امت کے لیے میری سنت (یعنی شرعی احکام) سے تعلق رکھنے والی چالیس احادیث حفظ کرے گا، قیامت کے دن میں اس کو اپنی شفاعت میں داخل کروں گا“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) جہاں تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے:

☞ تین مشائخ نے مجھے اس کے بارے میں خبر دی ہے:

(i) نجم الدین ابوالجناح احمد بن عمر بن محمد بن عبد اللہ خوارزمی خیونی (جرجانیہ خوارزم میں اُن کے سامنے یہ روایت پڑھی جا رہی تھی اور میں اس کا سماع کر رہا تھا)

(ii) شیخ، معمر، نیک، صالح بن محمد لُحی (ان سے مصر میں یہ روایت سنی ہے)

(iii) شیخ، معمر، ابونصر الراغر بن ابوالفضائل فضائل ابن ابونصر بن علیق (ان حضرات نے درج ذیل سند کے ساتھ یہ روایت

نقل کی ہے:)

* اورده المتقى الهندی فی "الکنز" (29191) - وابن الجوزی فی "العلل المتناہیة" - 124/1 (177)

** اورده العجلونی فی "كشف الخفاء" 322/2 (2465) - وابن الجوزی فی "العلل المتناہیة" 121/1 (166) - والمتقى

الهندي فی "الکنز" (29184) -

ابو ہر احمد بن محمد بن احمد سلفی -- ابو مظفر سعد بن حسن جصاص -- ابو بھل احمد بن احمد صیرفی -- عبد اللہ بن احمد بن عبد الوہاب -- محمد بن عمر بن حفص -- عبد اللہ بن ابیہثم -- بھل بن جعفر -- اسحاق بن نجیح -- ابن حریج -- عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ رَوَى عَنِّي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا حُشِرَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ*

”جو شخص میرے حوالے سے چالیس احادیث روایت کرے قیامت کے دن اُس کو علماء کے گروہ میں اٹھایا جائے گا“

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) جہاں تک حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے: تو تین مشائخ نے مجھے (درج اول سند کے ساتھ) اس کے بارے میں بتایا ہے: شیخ ابو طاہر سلفی -- ابو سعد ہبہ اللہ بن علی بن فضل شیرازی -- ابو طالب محمد بن محمد بن براہیم بن غیلان -- ابو بکر محمد بن ابراہیم شافعی -- عبد اللہ بن ابوالدینیا -- فضل بن غانم -- عبد الملک بن ہارون -- اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ فَقِيهًا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا**

”جو شخص میری امت کے دینی معاملات سے متعلق چالیس احادیث حفظ کرے گا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو فقیہ کے طور پر زندہ کرے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شفیع اور گواہ ہوؤں گا۔“

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تو میں یہ کہتا ہوں: ویسے تو فیق اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے حاصل ہو سکتی ہے وہ میرے لیے کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔

——***

ابواب کا اجمالی تعارف

(ہم نے اپنی اس کتاب کو درج ذیل چالیس ابواب میں تقسیم کیا ہے:)

(پہلا باب) امام صاحب کے کچھ انفرادی فضائل کا تذکرہ (جن کی انفرادیت پر) اجماع ہے

* حرجہ البیہقی فی ”شعب الایمان“ 270/2 (1726) - وابن الجوری فی ”العلل المتناہیة“ (122/1) 170 - والحافظ فی لسان المیزان (232/6)

* حرجہ البیہقی فی ”شعب الایمان“ 270/2 (1726) - وابن الجوزی فی ”العلل المتناہیة“ 120/1 - وابن حبان فی المجروحین 132/2 (731)

- (دوسرا باب) ان مسانید کے مرتبین تک ہماری اسناد کا تذکرہ
 (تیسرا باب) ایمان سے متعلق وہ روایات جنہیں عام طور پر فقہ میں ذکر نہیں کیا جاتا ہے
 (چوتھا باب) طہارت کے بارے میں روایات
 (5واں باب) نماز کے بارے میں روایات
 (6واں باب) زکوٰۃ کے بارے میں روایات
 (7واں باب) روزے کے بارے میں روایات
 (8واں باب) حج کے بارے میں روایات
 (9واں باب) خرید و فروخت کے بارے میں روایات
 (10واں باب) بیع صرف کے بارے میں روایات
 (11واں باب) رہن کے بارے میں روایات
 (12واں باب) حجر (تصرف سے روکنے) کے بارے میں روایات
 (13واں باب) اجارہ کے بارے میں روایات
 (14واں باب) شفعہ کے بارے میں روایات
 (15واں باب) مضاربہ اور شراکت داری کے بارے میں روایات
 (16واں باب) کفالت کے بارے میں روایات
 (17واں باب) صلح کے بارے میں روایات
 (18واں باب) ہبہ کے بارے میں روایات
 (19واں باب) غصب کے بارے میں روایات
 (20واں باب) قرض و دیعت اور عاریت کے بارے میں روایات
 (21واں باب) ماذون (غلام) کے بارے میں روایات
 (22واں باب) مزارعت اور مساقات کے بارے میں روایات
 (23واں باب) نکاح کے بارے میں روایات
 (24واں باب) طلاق کے بارے میں روایات
 (25واں باب) نفقات (خرچ فراہم کرنے) کے بارے میں روایات
 (26واں باب) عتاق (غلام آزاد کرنے) کے بارے میں روایات
 (27واں باب) مکاتب (غلام) کے بارے میں روایات

- 23) (غلام کی) ولاء کے بارے میں روایات
 24) (جنايات کے بارے میں روایات
 25) (حدود کے بارے میں روایات
 26) (چوری کے بارے میں روایات
 27) (قربانی، شکار اور ذبیحہ کے بارے میں روایات
 28) (قسموں کے بارے میں روایات
 29) (دعویٰ کے بارے میں روایات
 30) (گواہیوں کے بارے میں روایات
 31) (قاضی کے آداب کے بارے میں روایات
 32) (سیر (قانون بین الاقوام) کے بارے میں روایات
 33) (ممنوع اور مباح کے بارے میں روایات
 34) (وصیت اور وراثت کے بارے میں روایات
 35) (ان مسانید میں مذکور مشائخ (یعنی راویان حدیث) کی معرفت

——***

نتیجہ باب کی مزید وضاحت

❦❦ یہ باب حروف تہجی کی ترتیب کے اعتبار سے ہوگا اور اس باب میں کچھ فصول ہیں:

الفصل (۱) اُن اصحاب رسول کی معرفت جن کا ذکر ان مسانید میں ہوا ہے

الفصل (۲) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام کے طبقہ سے تعلق رکھنے والے امام اعظم رحمہ اللہ کے مشائخ کا تذکرہ جن کی تعداد

۵۰۰ کے لگ بھگ ہے

الفصل (۳) امام اعظم رحمہ اللہ کے اُن شاگردوں کا تذکرہ جنہوں نے اس کتاب میں امام صاحب سے روایات نقل کی

۵۰۰ (کے لگ بھگ) یا اس سے بھی زیادہ ہیں اس میں اُن حضرات کا بھی ذکر آجائے گا جن سے امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی

مسند میں روایات نقل کی ہیں (امام شافعی رحمہ اللہ کی) وہ ”مسند“ جس کو ابو عباس محمد بن یعقوب اہم رحمہ اللہ نے جمع کیا ہے اس

مسند میں اُن کے تمام مشائخ جن میں امام ابو حنیفہ کے اصحاب سمیت دیگر مشائخ بھی شامل ہیں ان کی تعداد 302 ہے اور

الفصل (۴) یہ بھی ذکر ہوگا کہ امام ابو حنیفہ کے اصحاب میں سے کن حضرات سے امام احمد بن حنبل امام بخاری امام مسلم یا اُن

کے مشائخ نے روایات نقل کی ہیں؟

پہلا باب

امام اعظم کے کچھ انفرادی فضائل کا تذکرہ

(جن کی انفرادیت پر اتفاق ہے)

ان کے مناقب اور فضائل کنکریوں کی طرح ہیں جنہیں نہ تو گنا جاسکتا ہے اور نہ ہی شمار کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان کا مکمل احاطہ کیا جاسکتا ہے لیکن ان کے فضائل میں سے کچھ ایسے مخصوص فضائل بھی ہیں جو ان کی انفرادی خصوصیت ہیں اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ ان کے بعد آنے والوں میں سے کوئی بھی ان فضائل میں ان کا شریک نہیں ہے اور ان فضائل کو شمار بھی کیا جاسکتا ہے تو ان فضائل کو دس انواع (یعنی اقسام) میں جمع کیا گیا ہے۔

دس انواع کا اجمالی تعارف

(پہلی نوع) جو ان روایات کے بارے میں ہے جن میں ان کی تعریف ہوئی ہے اور ایسی تعریف بعد میں کسی کی نہیں ہوئی۔
(دوسری نوع) آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں اور اس صدی میں پیدا ہوئے جس کے بارے میں (بھلائی موجود ہونے) کی گواہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے بعد کے کسی زمانے کے بارے میں (یہ خوشخبری نہیں ہے)۔
(تیسری نوع) امام صاحب نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کی ہیں اور بعد والوں میں سے (کسی امام کو یہ شرف حاصل نہیں ہے)

(چوتھی نوع) آپ کا ظہور تابعین کے زمانے میں ہوا اور بعد والوں میں سے (کسی امام کو یہ شرف حاصل نہیں ہے)
(پانچویں نوع) تابعین اور علمائے مسلمین میں سے اکابر اہل علم نے امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں اور بعد والوں میں سے (کسی امام کو یہ شرف حاصل نہیں ہے)

(چھٹی نوع) آپ نے چار ہزار تابعین اور ان کے علاوہ دیگر حضرات کی شاگردی اختیار کی اور ان سے استفادہ کیا اور بعد والوں میں سے (کسی امام کو یہ شرف حاصل نہیں ہے)

(ساتویں نوع) آپ کے شاگردوں میں ایسے جلیل القدر فقہاء شامل ہوئے جو بعد میں کسی اور امام کے حصے میں نہیں آئے۔
(آٹھویں نوع) آپ نے احکام کے استنباط اجتہاد کے قواعد کی بنیاد سازی اور فروعی مسائل کی وضاحت کا آغاز کیا اور یہ چیز آپ کے بعد والے ائمہ میں سے کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔

(نویں نوع) آپ خلفاء سے عطیات قبول نہیں کرتے تھے بلکہ آپ نے اپنی حلال ذاتی آمدن کو فقہاء کی جماعت پر خرچ کیا

محمد بن اسمہ کے حصے میں نہیں آئی۔

یہ نوع) آپ کی وفات اور شہادت کی بنیادی وجہ یہ بنی کہ آپ نے دنیا اور اس کے مرتبہ و مقام سے اجتناب کیا اور یہ حضرات میں سے کسی کے حصے میں نہیں آئی۔

محمد بن شرف الدین احمد بن مؤید بن موفق بن احمد کی نے "خوارزم" میں۔۔۔ اپنے دادا صدر علمہ ابو مؤید موفق بن۔۔۔ شیخ زابد محمد بن اسحاق سراجی خوارزمی۔۔۔ ابو جعفر عمر بن احمد کراچی۔۔۔ امام ابو الفضل محمد بن حسن ناصحی۔۔۔ ابو محمد حسن بن۔۔۔ عبد الحمید بن محمد طوائفی۔۔۔ اُن کے والد۔۔۔ ابو القاسم یونس بن طاہر بصری۔۔۔ ابو یوسف احمد بن محمد واعظ سے "رباط"۔۔۔ یزید بن ادہم۔۔۔ ابو عبد اللہ محمد بن نصیر وراق۔۔۔ ابو عبد اللہ مامون بن احمد بن خالد۔۔۔ ابو علی بن احمد بن علی حنفی۔۔۔ فضل بن۔۔۔ یحییٰ۔۔۔ محمد بن عمرو۔۔۔ ابو سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَكُونُ فِي أُمِّي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ هُوَ سِرَاجُ أُمِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام ابو حنیفہ ہوگا قیامت کے دن وہ میری امت کا چراغ ہوگا۔

یہ روایت کے بارے میں پانچ مشائخ نے عالی سند کے ساتھ مجھے خبر دی ہے:

شیخ معمر احمد بن مفرج بن مسلمہ۔۔۔ شیخ معمر ابو الفضل اسماعیل بن احمد بن حسین عراقی ان دونوں حضرات نے "دمشق"۔۔۔ شیخ معمر ضیاء الدین صفر بن یحییٰ بن صفر۔۔۔ شیخ فقیہ شرف الدین عبد الرحمن بن عبد الرحیم بن عبد الرحمن ان دونوں حضرات۔۔۔ شب۔۔۔ شیخ معمر عیسیٰ بن سلامہ بن سالم خیاط حرانی نے "حران" میں۔۔۔ (ان سب حضرات نے درج ذیل سند کے۔۔۔ یہ روایت نقل کی ہے:)

ابو اسحاق محمد بن عبد الباقی بن احمد المعروف بہ "ابن البطحی"۔۔۔ ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون۔۔۔ قاضی ابو العلاء محمد بن علی۔۔۔ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن علی قصری۔۔۔ ابو زید حسین بن حسن بن علی بن عامر کندی۔۔۔ ابو عبد اللہ محمد بن سعید مروزی۔۔۔ یونس بن جابر بن سلیمان بن یاسر بن جابر۔۔۔ بشر بن یحییٰ۔۔۔ فضل بن موسیٰ سینانی۔۔۔ محمد بن عمر جو ابن علقمہ بن وقاص لیثی ہیں۔۔۔۔۔ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَوْمَ فِي أُمِّي رَجُلًا (وَفِي حَدِيثِ الْقَصْرِيِّ) يَكُونُ فِي أُمِّي رَجُلٌ اسْمُهُ النُّعْمَانُ وَكُنْيَتُهُ أَبُو حَنِيفَةَ

هُوَ سِرَاجُ أُمِّي هُوَ سِرَاجُ أُمِّي

"میری امت کا ایک شخص (یہاں قصری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:) میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام

نعمان ہوگا اور اس کی کنیت ابو حنیفہ ہوگی وہ میری امت کا چراغ ہے وہ میری امت کا چراغ

”ہے“

ابوالعلاء واسطی بیان کرتے ہیں: قاضی ابوعبداللہ صمیری نے مجھ سے یہ روایت نوٹ کی ہے۔

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسر دبلخی نے اپنی ”مسند“ میں -- ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون -- ابوالعلاء واسطی اور ابوعبداللہ قسری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے اپنی تصنیف ”تاریخ بغداد“ میں -- ابوالعلاء واسطی اور ابوعبداللہ احمد بن محمد بن علی قسری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد انصاری نے -- ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب -- ابوالعلاء (واسطی) اور ابوعبداللہ (قسری) کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے تین مشائخ نے خبر دی ہے:

(i) شرف الدین حسن بن ابراہیم بن حسین بن یوسف بن ”دمشق“ میں

(ii) شرف الدین ابومحمد عبدالعزیز بن محمد بن عبدالحسن انصاری نے شام کے علاقے ”حماء“ میں

(iii) عزالدین عبدالرزاق ابن رزق اللہ (ان حضرات نے ”اذن“ کے طور پر خبر دی ہے:)

ابوالیسمن زید بن حسن بن زید کندی -- ابومنصور عبدالرحمن بن محمد قزاز -- احمد بن علی -- ابوحسن احمد بن عمر بن روح نہروانی --

ابوبکر محمد بن اسحاق بن محمد بن عیسیٰ قسری -- ابواحمد محمد بن حامد بن محمد بن ابراہیم -- محمد بن یزید بن عبداللہ سلمی -- سلیمان بن قیس --

ابومعلات مہاجر -- ابان بن ابوعمیاش کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سَيَأْتِي مَنْ بَعْدِي رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ وَيُكْنَى أَبَا حَنِيفَةَ لَيَحْيِيَنَّ دِينَ اللَّهِ وَسُنَّتِي عَلَى يَدَيْهِ

”عنقریب میرے بعد ایک شخص آئے گا جس کا نام نعمان ہوگا اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے دین اور میری سنت کا احیاء ہوگا۔“

حافظ ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسر دبلخی نے -- ابوحسن احمد بن عمر بن روح نہروانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

حافظ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے اپنی ”تاریخ“ میں ابوحسن احمد بن عمر بن روح نہروانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی -- ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے -- احمد بن عمر بن روح نہروانی کے حوالے سے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے جیسا کہ ہم پہلے اس کو نقل کر چکے ہیں۔

یہ روایات حافظان حدیث کی ایک جماعت نے بھی نقل کی ہیں جن کا (تمام) طرق کا ذکر کرنا طوالت کا باعث ہوگا۔ سب نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے: احمد بن روح صدوق تھے ادبیات میں دسترس رکھتے تھے (علمی) مذاکرہ تھے (تحقیقی) محاضرہ میں بہترین تھے۔

• یہ خوارزمی فرماتے ہیں: (صدر الکبیر شرف الدین احمد بن مؤید بن موفق ابن احمد کی خوارزمی نے -- اپنے دادا صدر -- یہ موفق بن احمد کی -- عبدالحمید بن احمد برا تقینی -- امام محمد بن اسحاق سراجی خوارزمی -- ابو حفص عمر بن احمد کراچیسی -- احمد بن حسن ناصحی -- صوفی ابو محمد حسن بن محمد -- ابوہل عبدالحمید بن محمد طوافی -- اُن کے والد -- ابو القاسم یونس بن -- ابو نصر احمد بن حسین ادیب -- ابو سعید احمد بن محمد بن بشر -- محمد بن یزید -- سعید بن بشر -- حماد -- ایک شخص -- نافع -- سے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
خَيْرٌ مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ يُعْرِفُ بِأَبِي حَنِيفَةَ يُحْيِي اللَّهَ سُنتِي عَلَى يَدَيْهِ
میرے بعد ایک شخص ظاہر ہوگا جو ابو حنیفہ کے نام سے پہچانا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے میری سنت کا احیاء کرے گا۔

یہ بن طاہر نضری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن موسیٰ -- ابو علی حسن بن محمد رازی -- احمد بن یحییٰ قزوینی -- سماعیل بن حسن بن قحطبہ -- محمد بن سعید قاضی -- حجاج بن بسطام کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: عبید اللہ بن حسن بن عبد -- منسل بیان کرتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

لَا أَنْبِسُكُمْ رَجُلٌ مِنْ كُوفَانٍ مِنْ بَلَدِكُمْ هَذِهِ أَوْ مِنْ كُوفَتِكُمْ هَذِهِ يُكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ قَدْ مَلِئَ قَلْبُهُ عَمًا وَحِكْمًا وَسَيَهْلِكُ بِهِ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ الْغَالِبِ عَلَيْهِمُ التَّنَابُزُ يُقَالُ لَهُمُ الْبَنَانِيَّةُ كَمَا هَلَكْتَ لِرَافِضَةِ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

”کیا میں تمہیں تمہارے اس شہر کوفہ کے ایک شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اس کی کنیت ابو حنیفہ ہوگی اس کا دل علم اور حکمت سے بھرا ہوا ہوگا اس کے حوالے سے آخری زمانے میں ایک قوم جن پر بُرے القاب دینے کا غلبہ ہوگا ان کا نام ”بنانیہ“ ہوگا وہ اسی طرح ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے جس طرح حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے حوالے سے ”رافض“ ہلاکت کا شکار ہوئے۔“

یونس بن طاہر نضری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن طور -- اپنے والد -- محمد بن علی -- یوسف بن محمد -- محمد بن عبد -- مروزی -- ابو قتادہ حرنی -- عبداللہ بن واقد -- جعفر بن محمد -- جوہر بن سعید -- ضحاک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

يُطْلَعُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَدْرٌ عَلَى جَمِيعِ خُرَاسَانَ يُكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کا زمانہ اقدس گزرنے) کے بعد پورے خراسان پر چودھویں کا چاند طلوع ہوگا جس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی۔“

حماد بن ابوسلیمان کا بیان

یونس بن طاہر نضری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن موسیٰ -- ابوعلی حسن بن محمد رازی -- احمد بن یحییٰ قزوینی -- حسن بن اسماعیل بن حسن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابو عبد الرحمن ہز باز بیان کرتے ہیں:

شَهِدْتُ حَمَادًا وَجَاءَهُ أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ لَهُ حَمَادٌ يَا أَبَا حَنِيفَةَ أَنْتَ النُّعْمَانُ الَّذِي ذَكَرَ لَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ سَقَى اللَّهُ زَمَانًا يَكُونُ فِيهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ يُكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ يُحْيِي أَحْكَامَ اللَّهِ تَعَالَى وَرَسُولِهِ وَتَجْرِي بَعْدَهُ أَبَدًا مَا بَقِيَ الْإِسْلَامُ وَلَا يَهْلِكُ مَنْ اتَّخَذَهَا وَعَمِلَ بِهَا فَإِنْ أَنْتَ لَقَيْتَهُ فَأَقْرَأْهُ مِنِّي السَّلَامَ

”(ایک مرتبہ) میں حماد کے پاس موجود تھا ابوحنیفہ ان کے پاس آئے تو حمد نے ان سے کہا: اے ابوحنیفہ تم ہی وہ نعمان ہو جس کے بارے میں ابراہیم (نخعی) نے ہمارے سامنے ذکر کیا تھا اللہ تعالیٰ ایسے زمانے کو سیراب کرے جس میں ایک شخص ہوگا جس کا نام نعمان اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کا احیاء کرے گا اور اس کے بعد وہ اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک اسلام باقی رہے گا جو شخص انہیں حاصل کرے گا اور ان پر عمل کرے گا وہ ہلاکت کا شکار نہیں ہوگا (ابراہیم نخعی نے حماد سے کہا تھا:) اگر تمہاری اس سے ملاقات ہو جائے تو تم اسے میرا سلام کہنا۔“

کعب احبار کا بیان

یونس بن طاہر نضری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن موسیٰ جرجانی -- ابوعلی حسن بن محمد رازی -- احمد بن یحییٰ قزوینی -- حسن بن اسماعیل -- ابو عبد الرحمن مقرئ -- مسعودی -- محمد بن خالد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ إِنِّي لَأَجِدُ أَسْمِي الْعُلَمَاءِ وَأَهْلَ الْعِلْمِ مَكْتُوبَةً بِصِفَاتِهِمْ وَأَنْسَابِهِمْ أَهْلَ زَمَانٍ زَمَانٍ وَإِنِّي لَأَجِدُ اسْمَ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ يُكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ وَأَجِدُ لَهُ شَأْنًا عَظِيمًا فِي الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ وَالْحِكْمَةِ وَالْعِبَادَةِ وَالزَّهَادَةِ وَقَدْ سَادَ أَهْلَ زَمَانِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ يَشَبَّهُهُمْ وَهُوَ بَدْرُهُمْ يَعِيشُ مَغْبُوطًا وَيَمُوتُ مَغْبُوطًا

”کعب احبار فرماتے ہیں: میں نے (اپنی مقدس کتاب میں) علماء اور اہل علم کے نام ان کی صفات اور نسب کے حوالے سے پائے ہیں جو مختلف زمانوں سے تعلق رکھتے ہیں اور میں نے ان میں ایک شخص کا نام پایا ہے جس کا نام نعمان بن ثابت ہوگا اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی میں نے علم فقہ و انائی عبادت زہد کے حوالے سے اس کی عظیم شان

-۔ زو اپنے زمانے کے اہل علم کا سردار ہوگا اور وہ ان کا چودھویں کا چاند ہوگا، وہ قابل رشک زندگی بسر کرے گا اور ۔۔ بحال بھی قابل رشک ہوگا۔“

ابن عابر نسری تک اسی سند کے ساتھ یہ منقول ہے: محمد بن طور -- اپنے والد -- محمد بن عباد -- محمد بن علی -- محمد بن ناصر
آدم مروزی -- عبد اللہ بن مبارک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سب سے بعید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

نَحْنُ قَرْنٌ مِنْ أُمَمٍ سَابِقُونَ وَأَبُو حَنِيفَةَ سَابِقُ هَذِهِ الْأُمَّةِ*

یہ نیا امت کی ہر صدی میں سبقت لے جانے والے لوگ ہوں گے اور ابو حنیفہ اس امت کا سبقت لے جانے والا ہے۔

اس کا خواب اور اس کی تعبیر

حق سب کے ساتھ یہ منقول ہے:

عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّهُ نَبَشَ قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَجَمَعَ عِظَامَهُ إِلَى
 صَدْرِهِ فَهَالَهُ ذَلِكَ فَارْتَحَلَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَسَأَلَ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ عَنْ هَذِهِ الرُّؤْيَا وَقِيلَ نَفَذَ رَجُلًا
 مِنْ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ لَسْتُ بِصَاحِبِ هَذِهِ الرُّؤْيَا صَاحِبُ هَذِهِ الرُّؤْيَا أَبُو حَنِيفَةَ فَحَضَرَ
 أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ أَنَا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ اكْشِفْ عَنْ ظَهْرِكَ وَيَسَارِكَ فَكَشَفَ فَرَأَى بَيْنَ كَتِفَيْهِ أَوْ عِضْدَ
 يَسَارِهِ خَالًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ سِيرِينَ صَدَقْتَ أَنْتَ أَبُو حَنِيفَةَ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 نَسَمَ فِي حَقِّهِ يَخْرُجُ فِي أُمَّتِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ عَلَى يَسَارِهِ خَالٌ
 يُخْبِي اللَّهُ تَعَالَى عَلَى يَدَيْهِ سُنَّتِي

امام ابوحنیفہ نے خواب دیکھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کھود رہے ہیں اور آپ کی ہڈیاں جمع کر کے اپنے بچے کے ساتھ لگا رہے ہیں۔ وہ اس سے پریشان ہو گئے وہ سفر کر کے بصرہ گئے اور وہاں محمد بن سیرین سے اس خواب کی تفسیر کے بارے میں دریافت کیا۔ یہ بات بیان کی گئی ہے کہ انہوں نے کسی اور شخص کو یہ خواب بیان کرنے کے لئے کہا تو محمد بن سیرین نے اس شخص سے کہا: تمہیں یہ خواب نہیں آیا ہوگا یہ خواب ابوحنیفہ کو آ سکتا ہے۔ امام ابوحنیفہ بھی موجود تھے انہوں نے کہا: میں ابوحنیفہ ہوں۔ تو محمد بن سیرین نے کہا: تم اپنی پشت سے بائیں طرف سے کپڑا اٹھاؤ۔ امام ابوحنیفہ نے کپڑا اٹھایا تو محمد بن سیرین نے ان کے دونوں کندھوں کے درمیان یا بائیں بازو پر ایک تل دیکھا۔ محمد بن سیرین نے ان سے کہا: تم نے سچ کہا ہے۔ تم ہی وہ ابوحنیفہ ہو جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

میری امت میں ایک شخص آئے گا، جس کا نام ابوحنیفہ ہوگا، اس کے دونوں کندھوں کے درمیان (راوی کو شک ہے۔ یہ یہ الفاظ ہیں:) اس کے بائیں کندھے پر ایک تل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے میری سنت کو زندہ کرے گا۔“۔

حافظ طلحہ بن محمد نے اپنی ”مسند“ میں مختصر روایت کے طور پر -- ابراہیم بن اسحاق -- اسماعیل بن بہرام -- اسباط بن محمد بن عبد اللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے:

عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَنْبَسُ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ الرَّائِي لِهَذَا عَالِمٌ يَفْحَصُ عَنْ عِلْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

”امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کھود رہا ہوں (تو اس خواب کے بارے میں) ابن سیرین نے یہ کہا: یہ خواب دیکھنے والا شخص نبی اکرم ﷺ (سے منقول دین کے) علم کی تحقیق کرے گا۔“

امام جعفر صادق کی پیش گوئی

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) واعظین کے سردار اسماعیل بن محمد جی نے ”خوارزم“ میں اجازت کے طور پر مجھے یہ روایت سنائی:

صدر علامہ صدر الائمہ ابو مؤید موفق بن احمد کی -- امام ابو الجاسن حسن بن علی -- ابو اسحاق ابراہیم بن اسماعیل الزاہد الصفار -- ابو علی حسین بن علی الصفار -- ابو نصر محمد بن مسلم -- ابو عبد اللہ محمد بن عمر -- استاذ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری -- ابو نصری تک اپنی سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں:

دَخَلَ أَبُو حَنِيفَةَ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ جَعْفَرُ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْكَ وَأَنْتَ تُحِبُّ سُنَّةَ جَدِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا انْدَرَسَتْ وَتَكُونُ مَفْزَعًا لِكُلِّ مَلْهُوفٍ وَغَيَاثًا لِكُلِّ مَهْمُومٍ بِكَ يَسْأَلُكَ الْمُتَحَبِّرُونَ إِذَا وَقَفُوا وَتُهْدِيهِمْ إِلَى الْوَاضِحِ مِنَ الطَّرِيقِ إِذَا تَحَيَّرُوا فَلَكَ مِنَ اللَّهِ الْعَوْنُ وَالتَّوْفِيقُ حَتَّى يَسْأَلَكَ بِكَ الرَّبَّانِيُّونَ الطَّرِيقَ

”امام ابو حنیفہ امام جعفر صادق رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے امام جعفر صادق رحمہ اللہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: میں گویا تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے جد امجد ﷺ کی سنت کو اس کے مٹ جانے کے بعد زندہ کرو گے تم (مذہبی حوالے سے) ہر پریشان حال شخص کی جائے پناہ اور ہر غمگین شخص کے لیے سیرابی کے حصول کا ذریعہ ہو گے حیران (یعنی بھٹکے ہوئے لوگ) جب رک جائیں گے تو وہ تمہاری مدد سے آگے چلیں گے تم واضح راستے کی طرف ان کی رہنمائی کرو گے جب وہ حیران (یعنی بھٹکے ہوئے) ہوں گے تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور توفیق حاصل ہوگی یہاں تک کہ ربانین (یعنی صوفیاء کرام) بھی تمہارے وسیلے سے راستے پر چلیں گے۔“

ابو الجاسن حسن بن علی تک اسی (مذکورہ بالا) سند کے حوالے سے منقول ہے: محمد بن حسن فقیہ -- ضحاک تک اپنی سند کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ الرَّأْيَ حَسَنٌ يُغْنِي صَاحِبَهُ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِنَا رَأْيٌ

حَنِيفٌ تَجْرِي بِهِ الْأَحْكَامُ مَا بَقِيَ الْإِسْلَامُ وَإِنَّهُ كَرَّأَيْنَا وَأَحْكَامِنَا يَقُومُ بِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ النُّعْمَانُ بْنُ نَابِيتٍ وَيُكْنَى بِأَبِي حَنِيفَةَ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جَهْدَ فِي الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ يَصْرِفُ الْأَحْكَامَ عَلَى وَجْهِهَا حَنِيفِي الدِّينِ وَالرَّأْيِ الْحَسَنِ

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رائے اچھی چیز ہے یہ صاحب رائے شخص کو بے نیاز کر دیتی ہے، غمگین ہمارے بعد ایک بالکل ٹھیک رائے آئے گی، اسلام کے باقی رہنے تک اس کے مطابق احکام جاری ہوں گے، وہ ہماری رائے اور ہمارے حکم بیان کرنے کی مانند ہوگی، اس رائے کو ایک شخص قائم کرے گا جس کا نام نعمان بن ثابت ہوگا اور اس کی کنیت ابو حنیفہ ہوگی، اس کا تعلق اہل کوفہ سے ہوگا، اور وہ علم اور فقہ کا ماہر ہوگا، وہ احکام کو ان کی اصل صورت کی طرف پھیر دے گا، اس کا دین حنیف ہوگا اور رائے عمدہ ہوگی۔“

امام شافعی کا حصول تبرک

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) شیخ، ثقہ، تاج الدین ابو احمد بن ابو حسین عربی ضبلی۔۔۔ (انہوں نے تین مشائخ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:) ابو علی عبد السلام بن ابو خطاب، ابو بکر عتاب بن حسن بن سعید بن البناء، ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن ابو بکر۔۔۔ (ان حضرات نے اس سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:) قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاری۔۔۔ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب۔۔۔ ابو عبد اللہ صیمری۔۔۔ قاضی حسین بن علی بن محمد۔۔۔ محمد بن ابراہیم مقرئ۔۔۔ مکرم بن احمد۔۔۔ محمد بن اسحاق بن برانیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: علی بن میمون بیان کرتے ہیں: میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

إِنِّي لَا تَبْرُكُ بِأَبِي حَنِيفَةَ وَأَجِيءُ إِلَى قَبْرِهِ فَأَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى الْحَاجَّةَ عِنْدَهُ فَمَا تَبَعَدَ عَنِّي حَتَّى تَنْقُضِي

”میں امام ابو حنیفہ کے وسیلے سے برکت کے حصول کا طلبگار ہوتا ہوں، میں ان کی قبر پر جاتا ہوں اور ان کی قبر کے پاس اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرتا ہوں، تو وہ حاجت جلد پوری ہو جاتی ہے۔“

صدر الائمہ کے اشعار

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) صدر کبیر شرف الدین احمد بن مؤید کی نے خوارزم میں مجھے سنایا: میرے دادا صدر علامہ صدر

الائمہ ابو مؤید موفق بن احمد کی نے اپنے یہ اشعار سنائے:

وَأُمِّي الْهُدَاةِ أَبُو حَنِيفَةَ

لَا حَمْدَ فِي شَرِيعَتِهِ خَلِيفَةَ

وَلَحَمَّتُهُ مِنَ الرَّحْمَنِ حَنِيفَةَ

رَسُولُ اللَّهِ قَالَ سِرَاجُ دِينِي

غَدَا بَعْدَ الصَّحَابَةِ فِي الْفَتَاوَى

سَدَى دِيْبَاجِ فُتَيْسَاهُ اجْتِهَادُ

”اللہ کے رسول نے یہ فرمایا ہے: میرے دین اور میری ہدایت یافتہ امت کا چراغ ابو حنیفہ ہے (شاعر کہتا ہے: شرعی

مسائل کے بارے میں فتویٰ دینے کے حوالے سے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد یہ (امام ابو حنیفہ ہی) احمد (مجتہبی علیہ السلام) کے خلیفہ ہیں ان کی فتویٰ نویسی کے ریشم کا تانا اجتہاد ہوتا ہے اور اس کا بانا رحمٰن کا خوف ہوتا ہے“

دوسری قسم:

(دوسری نوع) آپ کے وہ مناقب اور فضائل جن میں آپ کے بعد آنے والے ارباب مذاہب (یعنی فقہی مسالک کے پیشوا ائمہ) میں سے کوئی بھی آپ کا شریک نہیں ہے (ان مناقب اور فضائل میں سے ایک فضیلت یہ ہے کہ) آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں پیدا ہوئے۔

امام اعظم کا سن پیدائش

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) شیخ معمر رشید الدین احمد بن مفرج بن مسلم بن دمشق میں۔۔ امام حافظ ابوالقاسم علی بن حسین بن ہبہ اللہ شافعی۔۔ ابوالفرج سعید بن ابورجاء صیرفی۔۔ ابوحسین اسکافی۔۔ ابو عبد اللہ بن مندہ اصفہانی۔۔ استاذ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری۔۔ احمد بن محمد کوئی۔۔ عبد اللہ بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حسن خلال بیان کرتے ہیں: میں نے مزاحم بن ذواد بن علیہ کو اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

وُلِدَ أَبُو حَنِيفَةَ سَنَةَ إِحْدَى وَبِئْتَيْنَ وَمَاتَ سَنَةَ مِائَةٍ وَخَمْسِينَ

”امام ابو حنیفہ 61 ہجری میں پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال 150 ہجری میں ہوا“

حسن خلال اس قول کے حوالے سے منفرد ہے مشہور قول یہ ہے کہ آپ 80 ہجری میں پیدا ہوئے تھے جیسا کہ (درج ذیل) تین مشائخ نے مجھے اس کی خبر دی ہے:

شرف الدین حسن ابن ابراہیم بن حسن بن یوسف نے دمشق میں۔۔ شرف الدین بن ابو محمد عبد العزیز بن محمد بن عبد المحسن نے حماة میں۔۔ عزالدین بن عبد الرزاق۔۔ رزق اللہ نے موصل میں (یہ روایت بیان کی:) تاج الدین ابوالحسن زید بن حسن بن زید کندی۔۔ ابو منصور عبد الرحمن بن محمد قزاز۔۔ حافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب۔۔ تنوخی۔۔ ان کے والد۔۔ محمد بن حمدان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: احمد بن حلت بیان کرتے ہیں: میں نے ابو نعیم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

وُلِدَ أَبُو حَنِيفَةَ سَنَةَ ثَمَانِينَ مِنَ الْهَجْرَةِ

”ابو حنیفہ 80 ہجری میں پیدا ہوئے تھے“

قاضی ابو عبد اللہ حسین بن علی صیرفی نے اسی طرح نقل کیا ہے جیسا کہ اس کے بارے میں مجھے خبر دی ہے:

احمد بن مفرج بن مسلمہ۔۔ ابن البطحی۔۔ ابو الفضل حسن بن خیردن۔۔ قاضی صیرفی۔۔ احمد بن محمد صیرفی۔۔ علی بن عمر اور حریری۔۔ علی بن محمد نخعی۔۔ حارث بن ابواسامہ۔۔ محمد بن سعد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے واقدی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: (وہ کہتے ہیں:) میں نے امام ابو حنیفہ کے صاحبزادے حماد کو یہ بیان کرتے ہوئے

وَلِدَ أَبِي سَنَةَ ثَمَانِينَ

”میرے والد 80 ہجری میں پیدا ہوئے تھے“

ابو القاسم طلحہ بن محمد بن جعفر نے اپنی ”مسند“ میں اسی طرح نقل کیا ہے، انہی ایام میں حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی اسحق، حضرت ابوامامہ بابلی، حضرت واثلہ بن اسقع، حضرت عمرو بن حریث، حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت کا انتقال ہوا تھا۔

پہلی پیدائش صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ہوئی

مذہبی کا ضعیف ترین بندہ محمد عربی خوارزمی عرض کرتا ہے: اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ امام صاحب صحابہ کے زمانہ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور آپ کا تعلق اس زمانے کے افراد سے ہے جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی تھی اور انہیں عدل کی صفت سے متصف قرار دیا ہے اس حوالے سے محدثین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے امام ابوحنیفہ کا شمار دوسرے زمانے سے تعلق رکھنے والے افراد میں کیا ہے اور بعض حضرات نے انکار کیا ہے، لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ آپ کا تعلق اس تیسرے زمانے سے ہے جس کے بارے میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی ہے، ان کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ ان کی پیدائش پہلے دور کے آخر میں ہوئی، ان کی نشوونما دوسرے دور میں ہوئی اور انہوں نے دوسرے دور کے آخر میں اور تیسرے دور کے ابتدائی حصے میں فتویٰ دینا شروع کیا۔

صدر کبیر شرف الدین احمد بن مؤید نے مجھے یہ بتایا: صدر علامہ صدر الائمۃ ابوالمؤید موفق بن احمد کی خوارزمی نے مجھے اپنے یہ

شعار سنائے:

كَذَا الْقَمَرُ الْوَضَّاحُ خَيْرُ الْكَوَاكِبِ

فَمَذْهَبُهُ لَا شَكَّ خَيْرُ الْمَذَاهِبِ

عَذَا مَذْهَبُ النُّعْمَانِ خَيْرَ الْمَذَاهِبِ

نَفَقَةٌ فِي خَيْرِ الْقُرُونِ مَعَ الثَّقَلَيْنِ

”نعمان (یعنی امام ابوحنیفہ) کا مسلک تمام مسالک سے بہتر ہے جس طرح روشن چاند تمام ستاروں سے بہتر ہوتا ہے انہوں نے سب سے بہتر زمانے میں پرہیزگاری کے ہمراہ علم فقہ حاصل کیا، تو بلاشبہ ان کا مسلک تمام مسالک میں سب سے بہتر ہے۔“

تیسری قسم

(تیسری نوع) آپ کے وہ مناقب اور فضائل جن میں آپ کے بعد آنے والے (فقہی مسالک کے پیشوا ائمہ) میں سے کوئی بھی آپ کا شریک نہیں ہے (ان مناقب اور فضائل میں سے ایک فضیلت یہ ہے کہ) آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایات نقل کی ہیں۔

امام اعظم کا صحابہ کرام سے روایت کرنا

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے اگرچہ اُن صحابہ کرام کی تعداد کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: وہ صحابہ کرام 6 ہیں اور ایک خاتون (صحابیہ) ہیں، بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: وہ صحابہ کرام 5 ہیں اور ایک خاتون (صحابیہ) ہیں، بعض حضرات کا یہ کہنا ہے: وہ صحابہ کرام 7 ہیں اور ایک خاتون (صحابیہ) ہیں۔

پہلا قول

اس کے بارے میں مجھے -- شیخ 'امام' ابو بکر عبد اللہ بن مبارک بن محمد بن ابوالمعالی بن محمد بن حسن بن علی بن عبد اللہ بن حسن بن علی بن احمد بن علی بن حسن بن محمد بن عقیل بن عثمان بن ابوبکر بن ابوعبد اللہ قاسم بن معن بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود ہمدانی نے -- مدینہ منورہ میں روضہ مبارک کے سامنے بتایا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عظمت اور ہیبت میں اضافہ فرمائے۔

انہوں نے اس کو امام ابوعبد اللہ محمد بن عمر قرطبی کے حوالے شیخ 'صالح' ابوالفتح محمود بن احمد بن علی محمودی سے نقل کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: شیخ 'معمر' عبد القادر بن عبد الجبار قزوینی) نے اسے درج ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

عبد الرحمن بن احمد بن ابوغالب عمری -- ابوالسعادات احمد بن احمد بن عبد الواحد بن محمد بن عبد اللہ بن (عباسی خلیفہ) ابوعیسیٰ محمد بن (عباسی خلیفہ) متوکل بن (عباسی خلیفہ) مستعصم بن (عباسی خلیفہ ہارون) الرشید بن (عباسی خلیفہ) مہدی بن (عباسی خلیفہ ابوجعفر) منصور بن محمد بن علی بن حضرت عبد اللہ بن حضرت عباس بن جناب عبد المطلب بن جناب ہاشم -- ابو حسن احمد بن ابوحسن سمنانی -- ابو حسن علی بن احمد بن عیسیٰ ہنفقنی -- ابواحمد محمد بن عبد اللہ بن خالد ابن احمد ذہلی -- ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن عمرو بن عبد الرحمن مروزی -- ابوالعباس احمد بن صلت بن مغلس حمانی -- قاضی بشر بن ولید -- قاضی ابویوسف یعقوب بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(9) (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

﴿طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ﴾

(9) کتاب جامع المسانید کی احادیث کی تحقیق و تخریج کی خدمت شیخ نجم الدین درکانی نامی محقق نے سر انجام دی۔ انہوں نے کتاب کے مقدمے میں سے چند روایات حذف کر دیں جو علامہ خوارزمی نے نقل کی تھیں۔ اور پھر ان کی جگہ شیخ نجم الدین درکانی نے اپنی طرف سے آٹھ روایات شامل کیں جو اثنائے فارس کی فضیلت کے بارے میں تھیں۔ لیکن ہم نے علامہ خوارزمی کی ترتیب کو برقرار رکھا ہے اور نجم الدین درکانی کے اضافے کو حذف کر دیا ہے اس لئے تخریج میں ترتیم کا آغاز اصل مطبوعہ نسخے کے مطابق حدیث نمبر 9 سے ہو رہا ہے۔

(9) اخبرجہ أبو یعلیٰ فی المسند (2837)، وابن ماجہ (224) فی المقدمة: باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، و ابونعیم فی حلیۃ الأولیاء 8: 323، والخطیب فی تاریخ بغداد 4: 208-207، و 9: 111، و فی السرحلة فی طلب الحدیث (1-2-3)، والطبرانی فی الصغیر 1: 16

م۔ بوضیفہ نے۔ حضرت انس بن مالک انصاری خزرجی نجاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابو حسن علی بن احمد نہفقنی۔۔ ابو علی حسن بن علی بن محمد بن اسحاق یمانی دمشقی۔۔ ابو حسن علی بن یسوی۔۔ جعفر بن محمد بن علی اصفہانی۔۔ یونس بن حبیب۔۔ ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں:

(10) وَلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَقَدِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَيْسٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَكْرَفَةً سَنَةَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ وَرَأَيْتُهُ وَسَمِعْتُ مِنْهُ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعٍ عَشْرَةَ سَنَةً سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ﴿حُبُّكَ لِلشَّيْءِ يُغْنِي وَيُصِمُّ﴾

”میں 80 ہجری میں پیدا ہوا، حضرت عبداللہ بن انیس 94 ہجری میں کوفہ تشریف لائے تو میں نے ان سے سماع میں وقت میری عمر 14 برس تھی میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا، اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت

ابو حسن علی بن احمد نہفقنی تک اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابو علی حسن بن دمشقی۔۔ ابوزفر عبدالعزیز بن حسین طبری۔۔ ابومریم بن احمد بن مکرم بغدادی۔۔ محمد بن احمد بن سماع۔۔ قاضی پشتر بن ولید۔۔ قاضی ابویوسف کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(11) (أَبُو حَنِيفَةَ) رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: وَلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِينَ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ رَأَيْتُ حَلَقَةً عَظِيمَةً فَقُلْتُ لِأَبِي حَلَقَةٌ مِنْ هَذِهِ قَالَ حَلَقَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَزْءٍ الزَّبِيدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ﴿مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللَّهِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾

۱۔ حرجہ الحصفی فی مسند الامام (481)، والحافظ ابن عساكر فی تاریخ دمشق 4:234، ويشهد له حديث أبي البرداء: أخرجه أبو داود (5130) في الأدب: باب في الهوى، واحمد 5:194، والبيهقي في شعب الإيمان 353 (411) و(412)، والبخاري في التاريخ الكبير 3:172۔
۲۔ حرجہ الحصفی فی مسند الامام (33)، والخطيب في تاريخ بغداد 3:32، والعراقي في تخريج أحاديث أحياء سيدنا ندين 1:6، وذكره المتقي الهندي في كنز العمال (28855)

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: میں 80 ہجری میں پیدا ہوا، 96 ہجری میں، میں اپنے والد کے ساتھ حج کرنے کے لئے گیا۔ اس وقت میری عمر 16 سال تھی، جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک بڑا حلقہ دیکھا، میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: یہ کس کا حلقہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کا حلقہ ہے۔ میں آگے بڑھ تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کی سمجھ بوجھ (یعنی دین کا علم) حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیوں کے حوالے سے اس کی کفایت کر دیتا ہے، اور اس کو وہاں سے رزق عطا کرتا ہے، جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا ہے۔“

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: -- ابو حسن علی بن احمد نہفقنی -- ابو علی حسن بن علی دمشقی -- قاضی ابو حسن علی بن غیاث بغدادی -- محمد بن موسیٰ -- جلووی -- محمد بن عیاش -- تمام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(12) أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَزَقْتُ وَلَدًا قَطُّ وَلَا وَلَدًا لِي قَالَ فَإِنَّكَ أَنْتَ مِنْ كَثْرَةِ الْإِسْتِغْفَارِ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ تُرْزَقُ بِهِمَا وَلَدٌ قَالَ جَابِرٌ فَكَانَ رَجُلٌ يُكْثِرُ الصَّدَقَةَ فَوُلِدَ لَهُ تِسْعَةُ ذُكُورٍ

امام ابو حنیفہ نے۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اولاد نصیب نہیں ہوئی، میرا کوئی بچہ نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بکثرت استغفار اور بکثرت صدقہ کیوں نہیں کرتے ہو؟ ان دونوں کی وجہ سے تمہیں اولاد نصیب ہوگی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس شخص نے بکثرت صدقہ کرنا شروع کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے 9 بیٹے عطا کئے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: -- ابو حسن علی بن احمد نہفقنی -- ابو علی حسن بن علی دمشقی -- قاضی ابو حسن علی بن غیاث بغدادی -- محمد بن موسیٰ -- جلووی -- محمد بن عیاش -- تمام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

(12) أخرجه الحافظ عبد المؤمن بن خلف الدمياطي في جزء جبعه، قاله الحافظ بدر الدين العيني في العمدة 3:481 في ذيل حديث (450) .

سے اللہ مسجداً وکُوْ کَمَفَحَصِ قَطَاةٍ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

۔۔۔ بوضیفہ نے۔ حضرت عبداللہ بن ابی واؤفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے، خواہ وہ ”قطاة“ پرندے کے گھونسلے جتنی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔“

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت

یہ سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے:۔۔۔ ابو حسن علی بن احمد نہفقنی۔۔۔ ابو علی حسن بن علی دمشقی۔۔۔ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن حسین۔۔۔ محمد بن شان یامی۔۔۔ ہناد بن سری۔۔۔ ابوسعید جندی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(13) (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا تُظْهِرَنَّ شِمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَعَافِيَهُ اللَّهُ وَيَتْلِيكَ

۔۔۔ ابو حنیفہ نے۔ حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تم اپنے بھائی کی شامت ظاہر نہ کرو (یعنی اس کا مذاق نہ اڑاؤ) ورنہ اللہ تعالیٰ اس کو عافیت عطا کر دے گا اور تمہیں اُس (خرابی) میں مبتلا کر دے گا۔“

سیدہ عائشہ بنت عجر رضی اللہ عنہا سے روایت

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے:۔۔۔ ابو حسن علی بن احمد نہفقنی۔۔۔ ابو علی حسن بن علی دمشقی۔۔۔ ابو محمد عبداللہ بن کثیر رازی۔۔۔ ابن ابی حاتم رازی۔۔۔ عباس بن محمد دوری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(14) عَنْ بَحْثِيِّ بْنِ مُعِينٍ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ صَاحِبَ الرَّأْيِ سَمِعَ عَائِشَةَ ابْنَةَ عَجْرَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

أَكْثَرُ جُنْدِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ الْجَرَادُ لَا أَكْلُهُ وَلَا أَحْرَمُهُ

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: ابو حنیفہ جو صاحب رائے ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ بنت عجر رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

۱۔ حرجہ الحصفکی فی مسند الامام (482)، والترمذی (2506) فی صفة القيامة، والطبرانی فی الکبیر: 22 (127)، وبتعمیم فی الحلبة 186: 5، والخطیب فی تاریخ بغداد 95-96: 9.

۲۔ أخرجه الحافظ صدر الدين الحصفکی فی ”مسند الامام“ (404)

۳۔ قلت: وقد اخرج ابو داود (3813) فی الاطعمة: باب فی اکل الجراد، وابن ماجه (3219) فی الصيد: باب

الحيتان والجراد، والخطیب فی ”تاریخ بغداد“ 72/14، واللفظ لابی داود،

عن سلمان، قال: سئل النبی ﷺ عن الجراد، فقال: ”أكثر جنود الله، لا آكله ولا أحرمه“.

”زمین میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ تعداد والا لشکر ٹڈی دل ہے، میں اس کو کھاتا نہیں ہوں اور اس کو حرام بھی قرار نہیں ہوتا ہوں“
(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تو یہ 6 صحابہ کرام اور صحابیات میں سے ایک خاتون ہو گئیں رضی اللہ عنہن۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی تحقیق

جو حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ 5 صحابہ کرام اور ایک خاتون ہیں تو انہوں نے ان میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو شمار نہیں کیا ہے اس کی دو بنیادی وجوہ ہیں:

پہلی وجہ یہ ہے کہ اکثر اہل علم کے نزدیک امام ابوحنیفہ کی پیدائش 80 ہجری میں ہوئی تھی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا انتقال 79 ہجری میں ہو گیا تھا تو یہ کیسے تصور کیا جاسکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے ان سے روایت نقل کی ہوگی؟

دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ حدیث (جو امام صاحب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ) ”عن“ کے صیغہ کے ساتھ منقول ہے جس کا شمار ان روایات میں ہوتا ہے جن میں تدلیس داخل ہو جاتی ہے تو روایت کرنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ متعلقہ فرد نے اپنے سے پہلے والے راوی سے سماع کیا ہوگا حالانکہ اُس نے سماع نہیں کیا ہوتا اس کی دلیل یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ نے (صحابہ کرام سے جن روایات کا سماع کیا ہے) ان سب میں انہوں نے یہ لفظ روایت کیا ہے ”سمعت“ (یعنی میں ان سے یہ سنا ہے) لیکن انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں لفظ ”سمعت“ استعمال نہیں کیا انہوں نے لفظ ”عن جابر“ استعمال کیا ہے جیسا کہ کسی بھی حدیث کو ”مرسل“ کے طور پر روایت کرنے میں تابعین عظام کی عادت ہے۔

ابراہیم نخعی کا قول

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب میں تم سے یہ کہوں: مجھ کو فلاں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خبر دی ہے تو (اس کا مطلب یہ ہوگا) اس شخص نے مجھے ان کے حوالے سے خبر دی ہے، لیکن جب میں یہ کہوں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایک جماعت نے اس روایت کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے میرے سامنے روایت کیا ہے (خوارزمی کہتے ہیں:) باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

دیگر صحابہ کرام سے روایت کی تحقیق

جو حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ امام صاحب نے سات صحابہ کرام سے ملاقات کی ہے انہوں نے ان 6 حضرات کے ساتھ حضرت معقل بن یسار مزی رضی اللہ عنہ کو بھی شامل کیا ہے، لیکن اس میں بھی کلام پایا جاتا ہے، کیونکہ حضرت معقل رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہو گیا تھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا انتقال 60 ہجری میں ہوا تھا تو امام صاحب کا حضرت معقل رضی اللہ عنہ کو دیکھنا یا ان سے روایت کرنا کیسے متصور ہو سکتا ہے؟

جہاں تک حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور دیگر (5 صحابہ کرام) کا تعلق ہے تو اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے، کیونکہ اس بارے

یہ روایات مشہور ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سن وفات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جو ایک روایت کے مطابق 9۰ ہجری، ایک روایت کے مطابق 92 ہجری اور ایک روایت کے مطابق 93 ہجری ہے تو ان کے انتقال کے وقت امام میلان عمر بالاتفاق 10 برس سے زیادہ ہوگی اور بعض (مورخین کے بیان کے مطابق) 30 برس ہوگی تو ان کے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے کے درست ہونے میں کون سی چیز رکاوٹ ہوگی۔

پہلی قسم

پہلی قسم (پہلی نوع) جو آپ رضی اللہ عنہ کے ان مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں اور آپ کے بارے میں (ائمہ) میں سے کوئی ان میں آپ کا شریک نہیں ہے (ان میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) آپ رضی اللہ عنہ نے تابعین عظام کے ہاتھوں میں اجتہاد کیا اور فتویٰ نویسی کی۔

دوسری قسم کا امام اعظم کی طرف رجوع کرنا

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) شیخ "معمر" احمد بن مفرج بن مسلمہ نے "دمشق" میں "اجازۃ" کے طور پر مجھے خبر دی: حافظ ابن سمری بن حسین بن ہبۃ اللہ -- ابو الفرج سعید بن ابورجاء صیرفی -- ابورجاء حسین بن احمد بن محمد اسکافی -- ابو عبد اللہ محمد بن یونس بن منہدہ -- استاذ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری -- حسن بن معروف -- ابوبکر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ يَقُولُ خَرَجَ الْأَعْمَشُ إِلَى الْحَجِّ فَشِيعَهُ أَهْلُ السُّكُوفَةِ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمَّا أَتَى الْقَادِسِيَّةَ رَأَوْهُ مَغْمُومًا فَقَالُوا فِي ذَلِكَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ شِيعْنَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَدْعُوهُ لِي فَدَعَرُونِي وَكَانَ يَغْرِفُنِي بِمُجَالَسَةِ أَبِي حَنِيفَةَ فَقَالَ لِي ارْجِعْ إِلَى الْمِصْرِ وَاسْأَلْ بِأَحَنِيفَةَ أَنْ يَكْتُبَ لِي الْمَنَاسِكَ فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ فَأَمَّلَا عَلَيَّ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهَا إِلَى الْأَعْمَشِ

"یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: میں نے علی بن مسہر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اعمش حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے تو اہل کوفہ انہیں رخصت کرنے کے لیے کچھ دور تک ساتھ گئے ان میں میں بھی شامل تھا جب وہ قادیسیہ پہنچے تو وہوں نے دیکھا کہ وہ کچھ مغموم ہیں لوگوں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے پوچھا: ہمارے ساتھ آنے والوں میں علی بن مسہر بھی موجود ہے؟ لوگوں نے بتایا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: اس کو میرے پاس لے آؤ! (علی بن مسہر کہتے ہیں:) وہ یہ بات جانتے تھے کہ میں امام ابو حنیفہ کے پاس اٹھتا بیٹھتا ہوں انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم شہر واپس جاؤ اور امام ابو حنیفہ سے کہو: وہ مجھے حج سے متعلق احکام لکھ کر دیدیں میں نے واپس آکر امام صاحب سے یہ درخواست کی تو انہوں نے مجھے وہ مسائل املاء کر دئے تو میں انہیں لے کر اعمش کے پاس آیا۔"

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابو محمد بخاری حارثی فرماتے ہیں: محمد بن احمد بن موسیٰ -- ابراہیم بن محمد بن سلام نے اپنے ہاتھ سے یہ بیان نقل کیا ہے:

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرَ يَقُولُ كَانَتْ أَشْيَاخُنَا يُفْتَوْنَ وَيَهَابُونَ فَإِذَا وَافَقَ فُتْيَاهُمْ فُتْيَا

أَبِي حَنِيفَةَ سَرُّوا بِذَلِكَ قُلْتُ مَنْ هُمْ قَالَ مِنْهُمْ الْأَعْمَشُ

”میں نے ابو معاویہ ضریر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہمارے مشائخ فتویٰ دیا کرتے تھے اور وہ بارعب شخصیت کے مالک تھے (لیکن اس کے باوجود ان کا یہ عالم تھا) کہ جب ان کا فتویٰ امام ابو حنیفہ کے فتویٰ کے مطابق ہوتا تو وہ اس بات پر سرور ہوتے تھے (راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: وہ مشائخ کون حضرات ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ان میں سے ایک اعمش ہیں۔“

اعمش اور امام ابو یوسف کا مذاکرہ

اسی سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے: ابو محمد بخاری حارثی فرماتے ہیں: محمد بن حسن -- بشر بن ولید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

امام ابو یوسف بیان کرتے ہیں: اعمش کی ملاقات مجھ سے ہوئی تو وہ بولے: ان کے ساتھی (یعنی امام ابو حنیفہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے برخلاف فتویٰ دیتے ہیں، امام ابو یوسف کہتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: امام ابو حنیفہ نے کس سند سے امرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی ہے؟ تو اعمش نے جواب دیا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کنیز کو فروخت کرنا اُس کی طلاق شمار نہیں ہوگا تو میں نے اُن سے کہا: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیز کی فروخت کو اُس کی طلاق شمار نہیں کیا ہے، اعمش نے دریافت کیا: یہ حدیث کہاں ہے؟ تو میں نے اُن سے کہا: آپ نے ابراہیم نخعی اور اسود کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا تھا۔ امام ابو یوسف نے کہا: اگر کنیز کو فروخت کرنا اُس کی طلاق شمار ہو تو پھر اختیار دینے کا کوئی مطلب نہیں بنتا کیونکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُس کنیز کو خرید لیا تھا، اگر اُس کنیز کی فروخت اُس کی طلاق شمار ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُسے اختیار نہ دیتے۔ اعمش نے دریافت کیا: اے یعقوب! کیا یہ حکم اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے؟ تو امام ابو یوسف نے جواب دیا: جی ہاں!

اعمش کے توصیفی کلمات

ابو محمد حارثی بخاری فرماتے ہیں: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

أَنَّ الْأَعْمَشَ قَالَ إِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ يُحَسِّنُ الْمَعْرِفَةَ بِمَوَاضِعِ الْفِقْهِ الدَّقِيقَةِ وَغَوَرِ غَوَامِضِ الْعُلُومِ الْخَفِيَّةِ رَأَاهَا أَبُو حَنِيفَةَ فِي ظُلْمَةٍ أَمَا كَيْفَهَا مِنْ فَيْسَحٍ ضَوْءٍ سَرَّاجٍ قَلْبِهِ حَيْثُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ سَرَّاجُ أُمَّتِي

اعمش فرماتے ہیں: ابو حنیفہ فقہ کے دقیق مسائل اور علوم کے گہرے مسائل کی بخوبی معرفت رکھتے تھے انہوں نے اپنے دل کے چراغ کی بھرپور روشنی سے تاریکی میں موجود ان مسائل کو دیکھ لیا تھا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: وہ میری امت کا چراغ ہے۔

ہے جو کسی غلام کی بیوی ہو تو اُس کی طلاق کا حکم کیا ہوگا؟ تو شعبی نے جواب دیا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلاق اور عدت کے احکام خواتین کی حیثیت کے حوالے سے ہوں گے۔ امام صاحب فرماتے ہیں: میں نے حماد کو یہ بات بتائی تو انہوں نے بتایا کہ ابراہیم نخعی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت مجھے بیان کی ہے۔

اعمش کو تلقین

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: احمد بن مفرج بن مسلمہ -- ابو الفتح محمد بن عبدالباقی -- فضل بن خیرون -- ابو بکر خیاط -- ابو عبد اللہ علاف -- قاضی عمر اشنانی -- ابو اسحاق بن محمد بن ابان نخعی -- یحییٰ بن عبد الحمید حائیکے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

(16) حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ الْأَعْمَشِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى وَابْنُ شُبْرَمَةَ فَالْتَفَتَ أَبُو حَنِيفَةَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَكْبَرُهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّكَ فِي أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الْآخِرَةِ وَآخِرِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا وَقَدْ كُنْتُ تُحَدِّثُ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِأَحَادِيثٍ لَوْ سَكَتَ عَنْهَا كَانَ خَيْرًا لَكَ فَقَالَ الْأَعْمَشُ الْمِثْلِي يُقَالُ هَذَا أَسْنَدُونِي أَسْنَدُونِي حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِي وَلِعَلِّي بِنِ أَبِي طَالِبٍ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ أَحْبَبَكُمَا وَأَدْخِلِ النَّارَ مَنْ أَبْغَضَكُمَا فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿الْقَبَا فِي جَهَنَّمَ كُلٌّ كَفَّارٍ غَنِيْدٌ﴾

قَالَ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ قُومُوا لَا يَجِيءُ بِأَظْهَرَ مِنْ هَذَا قُومُوا لَا يَجِيءُ بِأَحْكَمَ مِنْ هَذَا قَوْلَ اللَّهِ مَا خَرَجْنَا مِنَ الْبَابِ حَتَّى مَاتَ الْأَعْمَشُ

”شریک بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: جس بیماری کے دوران اعمش کا انتقال ہوا اس کے دوران ہم اعمش کے پاس موجود تھے ابو حنیفہ ابن ابولیلی اور ابن شبرمہ ان کے ہاں آئے ابو حنیفہ جو عمر میں ان (آنے والے افراد) میں سے سب سے بڑے تھے انہوں نے اعمش کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے ابو محمد! آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریں آپ آخرت کی طرف کے پہلے دن کے قریب پہنچ چکے ہیں اور دنیا کے دنوں میں سے آخری دن میں موجود ہیں آپ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ ایسی روایات بیان کیا کرتے تھے کہ اگر آپ وہ نہ بیان کرتے تو یہ آپ کے لیے زیادہ بہتر ہوتا تو اعمش نے کہا: کیا میرے جیسے شخص کو یہ بات کہی جائے گی؟ تم لوگ مجھے سہارا دو تم لوگ مجھے سہارا دو (یعنی مجھے بٹھاؤ پھر انہوں نے کہا: ابو متوکل ناجی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا

(16) اخرجہ الامام عبد الرحمن ابن الجوزی فی "الموضوعات" 400/1 - وقال: هذا حديث موضوع و كذب غير الاعمش، والاضع له اسحاق النخعی، وكذا قال عبد الرحمن السيوطی فی "الآلی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعه" 381/1: موضوع - و"ترتيب الموضوعات" للامام شمس السین الذهبی: 121 - و"الفوائد المجموعه فی الاحادیث الموضوعه" 382/1 للشوكانی .

— آپ اکرم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تبارک و تعالیٰ مجھ سے اور علی سے فرمانے گا، تم دونوں ہر اس شخص کو جنت میں داخل کرو جو تم دونوں سے محبت کرتا ہے اور اُسے جہنم میں داخل کر دو جو تم دونوں سے بغض رکھتا ہے۔“

لہٰذا تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

”تَتَّبِعَانِي فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ“

”تم دونوں ہر عناد رکھنے والے کافر کو جہنم میں ڈال دو۔“

— ایک بیان کرتے ہیں: تو امام ابو حنیفہ نے کہا: آپ لوگ اٹھ جائیں، یہ اس سے زیادہ بڑی روایت بیان نہیں کر سکتے، یہ اس سے بڑھ کر روایت بیان نہیں کر سکتے، شریک کہتے ہیں: تو ہم لوگ ابھی دروازے سے باہر نہیں نکلے تھے کہ اعمش کا انتقال ہو گیا۔ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ امام ابو حنیفہ تابعین کے زمانے میں حیات میں دینے میں مقدم تھے اور عظمت کے مالک تھے۔

پانچویں قسم

(پانچویں نوع) آپ رضی اللہ عنہ کے ان مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں اور آپ کے بعد کسی سے کوئی ان میں آپ کا شریک نہیں ہے (اُن میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) کہ اکابرین نے آپ سے نقل کی ہیں۔

— کی دلیل وہ روایت ہے: جس کے بارے میں مجھے خبر دی ہے: شیخ، معمر، احمد بن مفرج بن احمد بن مسلمہ نے ”دمشق“، ”بازہ“ کے طور پر۔۔۔ حافظ ابوالقاسم علی بن حسین بن ہبہ اللہ شافعی۔۔۔ ابو الفرج سعید بن ابورجاء صیرفی۔۔۔ ابو حسین۔۔۔ ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ ابن مندہ اصفہانی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ششم سے اکابرین کا روایت کرنا

— ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بخاری حارثی اپنی کتاب ”کشف“ میں تحریر کرتے ہیں:

”امام ابو حنیفہ کے فضائل کے بارے میں صرف اس حوالے سے استدلال کیا جائے کہ اکابرین نے ان سے روایات نقل کی ہیں جیسے عمرو بن دینار ہیں، یہ امام ابو حنیفہ کے مشائخ اور اکابر اہل علم میں سے ایک ہیں، انہوں نے امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں اسی طرح امام صاحب سے ان لوگوں نے بھی روایات نقل کی ہیں جو ان کی نظیر اور مثال ہیں جیسے عبد اللہ بن مبارک بن یزید، یزید بن عمار بن محمد بن اسماعیل یعنی امام بخاری فرماتے ہیں: عباد بن عوام، ہشیم، کعب، ہمام بن خالد، ابو معاویہ ضریر نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔“

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ان کے علاوہ) عبد العزیز بن ابورواد۔۔۔ عبد المجید بن عبد العزیز بن ابورواد۔۔۔ سفیان بن عیینہ۔۔۔ فضیل بن عیاض۔۔۔ داؤد طائی۔۔۔ ابن جریر۔۔۔ عبد اللہ بن یزید مرقی، انہوں نے اُن سے نو سو روایات نقل کی ہیں، سفیان

ثوری -- ابن ابویعلیٰ -- ابن شبرمہ انہوں نے ان سے ایک روایت نقل کی ہے -- مسعر بن کدام -- اسماعیل بن ابو خالد -- شریک بن عبد اللہ -- حمزہ بن حبیب مقلبی انہوں نے ان سے بکثرت روایات نقل کی ہیں۔

عاصم بن ابوالنخو وکی تعریف

عاصم بن ابوالنخو زوج قرأ کے امام ہیں اور امام ابو حنیفہ کے استاد بھی ہیں وہ امام ابو حنیفہ سے مسائل دریافت کرتے تھے ان کے قول کو اختیار کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: اے ابو حنیفہ! اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا کرے۔ وہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے: تم (ہم سے استفادہ کے لیے) کم عمری میں ہمارے پاس آتے تھے اور ہم (تم سے استفادہ کے لیے) عمر رسیدگی میں تمہارے پاس آتے ہیں۔

730 مشائخ کا تذکرہ

خوارزم کے سب سے بڑے خطیب صدر الائمہ ابو مؤید موفق بن احمد مکی نے اپنی تصنیف ”مناقب ابو حنیفہ“ میں مختلف بلاد و امصار سے تعلق رکھنے والے 730 ایسے مشائخ مسمیٰ کا ذکر کیا ہے جنہوں نے امام صاحب سے روایات نقل کی ہیں۔

چھٹی قسم

(چھٹی نوع) جو آپ ﷺ کے ان مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ ﷺ منفرد ہیں اور آپ کے بعد والے (ائمہ) میں سے کوئی ان میں آپ کا شریک نہیں ہے (ان میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) آپ ﷺ نے چار ہزار ائمہ تابعین سے شرف تلمذ حاصل کیا ہے ان میں وہ افراد شامل نہیں ہیں جو تابعین کے بعد کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو ثقہ مشائخ کی ایک جماعت نے صدر علامہ اخطب خطباء خوارزم صدر الائمہ ابو مؤید موفق بن احمد مکی کے حوالے سے۔ ابو حفص عمر بن امام بکر بن محمد بن علی زرنجری کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے:

اَنَّهُ قَالَ وَقَعَتْ مُنَازَعَةٌ بَيْنَ اصْحَابِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ اَبِي حَنِيفَةَ وَاصْحَابِ الْاِمَامِ الْمُعْظَمِ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللهُ عَنْهُ فَقَضَلَ كُلُّ طَائِفَةٍ صَاحِبَهَا فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ اَبِي حَفْصٍ الْكَبِيرِ وَهُوَ اِمَامُ اَيْمَةِ الْحَدِيثِ لِاصْحَابِ الشَّافِعِيِّ عَدُّوا مَشَائِخَ الشَّافِعِيِّ رَحِمَهُ اللهُ كَمْ هُمْ فَعَدُّوهُمْ فَقَالُوا اِنَّهُمْ بَلَّغُوا ثَمَانِيْنَ شَيْخًا فَقَالَ لَهُمْ فَعَدُّوا مَشَائِخَ اَبِي حَنِيفَةَ فَعَدُّوهُمْ فَقَالُوا اِنَّهُمْ بَلَّغُوا اَرْبَعَةَ اَلْفٍ

ایک مرتبہ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام معظم شافعی کے اصحاب کے درمیان اس بارے میں بحث ہو گئی ان میں سے ہر فرق نے اپنی متعلقہ شخصیت کو افضل قرار دیا تو شیخ ابو عبد اللہ بن ابو حفص کبیر جو امام شافعی کے اصحاب کے حدیث میں امام الائمہ ہیں انہوں نے فرمایا: تم لوگ امام شافعی کے مشائخ شمار کرو کہ وہ کتنے ہیں؟ ان لوگوں نے ان کا شمار کیا اور بتایا: ان کی تعداد 80 ہے پھر انہوں نے فرمایا: تم لوگ امام ابو حنیفہ کے مشائخ شمار کرو ان لوگوں نے ان حضرات کا شمار کیا اور بتایا: ان کی تعداد 4000 ہزار تک پہنچتی ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت نے اس بارے میں کتابیں بھی تحریر کی ہیں اور ان مشائخ کا ذکر حروف

نہ کے حساب سے کیا ہے۔

منصور کا واقعہ

۔۔۔ خوارزمی فرماتے ہیں: (تین مشائخ نے مجھے خبر دی ہے: محی الدین ابو محمد یوسف بن ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن احمد ابراہیم بن ابوالثناء محمود بن سالم۔۔۔ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقا۔۔۔ ان تینوں نے تین مشائخ سے یہ روایت نقل کی۔۔۔ ابن کمال۔۔۔ ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن یونس۔۔۔ قاضی عبدالرحمن بن عمری۔۔۔) انہوں نے اس سند کے ساتھ یہ نقل کیا

مَنْ تَرَبَّعَ بِنِ يُونُسَ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي جَعْفَرِ الْمَنْصُورِ
مُسَدَّدُ عَيْسَى بْنُ مُوسَى فَقَالَ لِلْمَنْصُورِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا عَالِمُ الدُّنْيَا الْيَوْمَ فَقَالَ لَهُ الْمَنْصُورُ
- عَمَانُ مِمَّنْ أَخَذَتْ الْعِلْمَ فَقَالَ عَنْ أَصْحَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ وَعَنْ
أَصْحَابِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ وَعَنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمْ وَعَنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمْ وَمَا كَانَ فِي وَقْتِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَعْلَمُ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الْمَنْصُورُ لَقَدْ اسْتَوْثَقْتُ
سَبِيحًا

ابن یونس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ امام ابو حنیفہ (عباسی خلیفہ) امیر المؤمنین ابو جعفر کے پاس تشریف لائے اس وقت خلیفہ کے پاس عیسیٰ بن موسیٰ بھی موجود تھے انہوں نے خلیفہ منصور سے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ اس وقت دنیا سے سب سے بڑے عالم ہیں، خلیفہ منصور نے امام صاحب سے دریافت کیا: اے نعمان! آپ نے علم کس سے حاصل کیا ہے؟ امام صاحب نے جواب دیا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پوری روئے زمین پر ان سے بڑا عالم کوئی نہیں تھا۔ منصور نے کہا: آپ نے اپنے آپ کو بہت مضبوط کر لیا ہے۔

نہ

۔۔۔ (تین نوع) جو آپ رضی اللہ عنہ کے ان مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ رضی اللہ عنہ منفرد ہیں اور آپ کے بعد۔۔۔ ان میں سے بالاتفاق کوئی ان میں آپ کا شریک نہیں ہے (ان میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) کہ آپ کو ایسے اصحاب۔۔۔ جو آپ کے بعد کسی امام کو نصیب نہیں ہوئے۔

منہ کے ارشد تلامذہ

۔۔۔ ن دیکھیں وہ روایت ہے جو ثقہ مشائخ نے صدر الائمہ ابوالمنویر موفقی ابن احمد کی خوارزمی۔۔۔ امام علامہ رکن الاسلام ابو

الفضل عبدالرحمن بن محمد بن امیرویہ۔۔۔ قاضی القضاۃ ابو بکر عتیق بن داؤد یمانی سے روایت کی ہے انہوں نے دیگر فقہی مسالک پر مسلک حنفی کو ترجیح حاصل ہونے کے موضوع پر بات کرتے ہوئے فصیح و بلیغ طویل کلام کیا ہے: وہ کہتے ہیں:

”وہ ائمہ کے امام امت کے چراغ بھرے (علمی) دسترخوان والے شریعت (کے احکام) کی تدوین میں سبقت لے جانے والے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے توفیق اور عصمت کے ہمراہ ان کی تائید بھی کی کہ ان کے لیے ایسے شاگرد اور ائمہ جمع کر دیے کہ اطراف و اکناف (یعنی کسی بھی جگہ پر) کسی بھی زمانے میں (کسی بھی امام کے لیے اتنے عالم و فاضل تلامذہ جمع نہیں ہوئے) یہ اللہ تعالیٰ کے طرف سے ملنے والی عصمت تھی جو اس امت کے لیے تھی۔“

(ان میں سے ایک) فقہ اور روایت والے علم حدیث و روایت میں (جن کی قابلیت کا) اعتراف کیا گیا ہے مسلمانوں کے امام اور اہل ایمان کے قاضیوں کے سربراہ امام ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری ہیں۔

(ان میں سے ایک) فہم اور بیان والے فقہ اور لسانیات دونوں علوم کے ماہر عالم ربانی محمد بن حسن شیبانی ہیں۔

(ان میں سے ایک) زبردست سمجھ بوجھ اور روشن علم والے زفر بن ہذیل تمیمی عنبری ہیں۔

(ان میں سے ایک) پاک دامن فاضل اور کامل فقیہ حسن بن زیاد لوئی ہیں۔

(ان میں سے ایک) بصیرت رکھنے والے فقیہ جن کی علم تفسیر میں (قابلیت کا) اعتراف کیا گیا ہے پرہیزگار فصیح و کج:

جراح ہیں۔

(ان میں سے ایک) کامل فقیہ معزز پرہیزگار صوفی عبداللہ بن مبارک مردزی ہیں۔

(ان میں سے ایک) ائمہ میں سے سب سے بڑے زاہد اور اس امت کے راہب داؤد بن نصیر طائی ہیں۔

(ان میں سے ایک) حدیث نبوی کے امام الائمہ حفص بن غیاث نخعی ہیں۔

(ان میں سے ایک) امام معظم عالم مقدم محمد بن زکریا ابن ابی زائدہ ہیں۔

(ان میں سے ایک) امام ابن امام حماد بن ابو حنیفہ ہیں۔

(ان سب حضرات کے علاوہ) یوسف بن خالد سستی۔ عافیہ بن یزید اودی۔ حبان اور مندل (یہ دونوں علی کے صاحبزادے۔

ہیں)۔ علی بن مسہر۔ قاسم بن معن بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود (یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اولاد میں۔

ہیں)۔ اسد بن عمرو بکلی جو واسط کے قاضی رہے۔ نوح بن ابو مریم اور ان کے علاوہ دیگر کئی حضرات ہیں جن کا ذکر طوالت کا باعث

ہوگا۔

میں نے اپنے سردار استاد اور والد کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے امام سیف الائمہ سائلی فرماتے ہیں: یہ بات مشہور و معروف

ہے کہ امام ابو حنیفہ نے چار ہزار تابعین ائمہ و مشائخ سے شرف تلمذ حاصل کیا اور چار ہزار افراد سے علم فقہ حاصل کیا اور آپ۔

اپنی زبان یا قلم کے ذریعے اس وقت تک کوئی فتویٰ نہیں دیا جب تک ان حضرات نے آپ کو اس کا حکم نہیں دیا (یعنی اجازت نہ

دی)۔

دیا ہے میں اس شخص کو وہی کہوں گا جو فرزدق (نامی شاعر) نے جریر (نامی شاعر) سے کہا تھا:

أُولَئِكَ آبَائِي فَجِنِّي بِمِثْلِهِمْ ... إِذَا جَمَعْتُنَا يَا جَرِيرُ الْمَجَامِعَ

”یہ میرے آباء و اجداد ہیں اے جریر! جب تم ہمارے ساتھ خویوں کا مقابلہ کرو گے تو ان کی مانند (آباء و اجداد) لا کر

دکھاؤ“

آٹھویں قسم

(آٹھویں نوع) جو آپ ﷺ کے اُن مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ ﷺ منفرد ہیں اور آپ کے بعد

والے (ائمہ) میں سے کوئی ان میں آپ کا شریک نہیں ہے۔

علم شریعت کی تدوین

(اُن میں سے ایک خصوصیت یہ ہے) کہ آپ نے سب سے پہلے علم شریعت کو مدون کیا اور اس کو ابواب کے حساب سے

ترتیب دیا پھر امام مالک نے ”موطا“ کو مرتب کرتے ہوئے اسی ترتیب بندی کی پیروی کی امام ابو حنیفہ سے پہلے یہ کام کسی نے نہیں

کیا کیونکہ صحابہ کرام اور بھلائی کے ہمراہ ان کی پیروی کرنے والے (تابعین) حضرات میں سے کسی نے بھی علم شریعت کے لیے

کتاب (یعنی مرکزی باب) اور (ذیلی) ابواب کی ترتیب بندی نہیں کی تھی یہ حضرات اپنے حافظے کی قوت پر اعتماد کرتے تھے جب

امام ابو حنیفہ نے علم کو منتشر حالت میں دیکھا تو انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں لوگ اس کو ضائع نہ کر دیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ

بات ارشاد فرمائی ہے:

(17) إِنْ أَلَّهِ تَعَالَى لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ أَنْتَزَاعًا يَنْتَزِعُهُ وَانَّمَا يَقْبِضُهُ بِمَوْتِ الْعُلَمَاءِ فَبَقِيَ رُؤُسًا جُهَلًا لَا

فَيَفْتُونَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ

”اللہ تعالیٰ اس علم کو یوں قبض نہیں کرے گا کہ اس کو (لوگوں سے) الگ کر دے بلکہ وہ علماء کو موت دے کر اس کو قبض کر لے

گا پھر جاہل لوگ بڑے بن کر رہ جائیں گے وہ علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ

کریں گے۔“

اسی لیے امام ابو حنیفہ نے اس کی تدوین کی انہوں نے اس کی ابواب بندی کی اس کو کتب (یعنی مرکزی ابواب) کے تحت

مرتب کیا انہوں نے پہلے طہارت کو رکھا پھر نماز کو پھر روزے کو پھر (باقی کی) عبادات کو پھر معاملات کو رکھا پھر انہوں نے اس

ترتیب کو وراثت سے متعلق احکام (پر مشتمل باب) پر ختم کیا انہوں نے طہارت اور نماز سے آغاز اس لیے کیا کیونکہ عبادات میں یہ

سب سے اہم ہیں اور زیادہ تر ان ہی سے واسطہ پڑتا ہے اور اس کو وراثت سے متعلق احکام پر اس لیے ختم کیا کیونکہ یہ لوگوں کی

آخری حالت ہوتی ہے (جس میں کسی انسان سے متعلق شرعی احکام متعلق ہوتے ہیں)۔

(17) أخرجه ابن حبان 6791، وأحمد 2/162، والبخاری (100) في العلم: باب كيف يطلب العلم، ومسلم (2673) في

العلم: باب العلم وقبضه، عن عبد الله ابن عمرو

باب واقعہ

آپ وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے فرائض (یعنی وراثت کے احکام) سے متعلق باب بندی کی اور جس نے (سب سے پہلے) سے متعلق باب بندی کی۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو شیخ ثقہ احمد بن مفرج بن احمد بن مسلمہ نے ”مشق“ میں مجھے بیان کی۔۔۔ یہ روایت ابو الفتح محمد بن ابی بکر سے ”اجازۃ“ کے طور پر۔۔۔ ابو الفضل بن خیرون۔۔۔ قاضی صیری۔۔۔ عمر بن ابراہیم۔۔۔ مکرم۔۔۔ احمد بن عطیہ کے سے نقل کی ہے: ابو سلیمان جوزجانی بیان کرتے ہیں:

قَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَاضِي الْبَصْرَةِ نَحْنُ أَبْصَرُ بِالشَّرْوَطِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ
بِإِصْصَافِ الْعُلَمَاءِ أَحْسَنَ إِنَّمَا وَضَعَ هَذَا أَبُو حَنِيفَةَ فَانْتَمَ زِدْتُمْ وَنَقَضْتُمْ وَحَسَنْتُمْ الَّلَفَاطَ وَلَكِنْ
خَسَرُوا شَرْوَطَكُمْ وَشَرْوَطَ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَبْلِي أَبِي حَنِيفَةَ فَسَكَّتْ ثُمَّ قَالَ التَّسْلِيمُ لِلْحَقِّ أَوَّلَى مِنْ
تُجَادَلَةٍ فِي الْبَاطِلِ *

بارہ کے قاضی احمد بن عبد اللہ نے مجھ سے کہا: شرائط کے بارے میں ہم (اہل بصرہ) اہل کوفہ سے زیادہ بصیرت رکھتے ہیں تو میں نے اُن سے کہا: علماء کو انصاف سے کام لینا چاہیے یہ شرائط سب سے پہلے امام ابو حنیفہ نے طے کی تھیں پھر آپ لوگوں نے ان میں کمی و بیشی کی اُن کے الفاظ کو بنا سنو اور دیا آپ امام ابو حنیفہ سے پہلے کے زمانے میں اپنی یا سب کوفہ کی شرائط پیش کر دیں تو وہ خاموش ہو گئے اور بولے: حق کو تسلیم کرنا باطل کے بارے میں بحث کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

ابن سرتج کا واقعہ

سب بات کی دلیل کہ علماء نے امام ابو حنیفہ کے بعد اُن کی پیروی کی اور اس میں کمی و اضافہ کیا وہ واقعہ ہے جو مشہور و معروف ہے۔۔۔ م کامل منصف بن سرتج کے حوالے سے منقول ہے جو امام شافعی کے ارشد اصحاب میں سے ایک ہیں انہوں نے ایک شخص ابو حنیفہ پر تنقید کرتے ہوئے سنا تو اُس سے فرمایا: اے شخص! کیا تم امام ابو حنیفہ پر تنقید کرتے ہو؟ جبکہ علم کا تین چوتھائی حصہ نصیب ہوا جبکہ دیگر لوگوں کو صرف ایک چوتھائی حصہ ملا اُس شخص نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ تو انہوں نے فرمایا: علم سوال اور جواب پر مشتمل ہوتا ہے۔ امام ابو حنیفہ نے سب سے پہلے سوالات پیش کیے یوں انہیں نصف علم مل گیا پھر انہوں نے اُن سوالات کے جوابات دیے تو اُن کے مخالفین نے بعض جوابات کے بارے میں یہ کہا کہ یہ درست ہیں اور بعض کے بارے میں یہ کہا کہ غلطی کی ہے جب ہم اُن کے درست جوابات کا غلط جوابات سے موازنہ کرتے ہیں تو وہ ایک چوتھائی بن جاتے ہیں یوں کہ تین چوتھائی حصہ انہیں نصیب ہو گئے اور بقیہ ایک چوتھائی کے بارے میں ایک اُن کا موقف ہے اور ایک اُن کے مخالفین کا موقف ہے تو ان (مخالفین) کے پاس تو ایک چوتھائی بھی مکمل نہیں ہے۔

ابوبکر رازی کا بیان

ابوبکر رازی نے ”شرح الجامع الکبیر“ میں یہ بات ذکر کی ہے: میں نے ”الجامع الکبیر“ کے کچھ مسائل علم نحو کے ایک ماہر کے سامنے بیان کیے (یہ بات بیان کی جاتی ہے یہاں مراد شیخ ابوعلی فارسی ہیں) تو اس کتاب کے مصنف یعنی امام محمد بن حسن شیبانی کی علم نحو میں مہارت پر حیران رہ گئے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) حال تکہ انہوں نے بھی یہ مسائل امام ابوحنیفہ کے علم سے نقل کیے ہیں تو امام ابوحنیفہ وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے علم احکام کا استنباط کیا اور احکام بیان کرنے کے لیے اجتہاد کے قواعد کی بنیاد رکھی۔

امام شافعی کا قول

اس بات کی دلیل وہ مشہور و معروف قول ہے جو امام شافعی سے منسوب ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے زیر کفالت ہیں۔

خطیب بغدادی نے یہ قول اپنی تاریخ میں اپنی سند کے ساتھ ابو عبید کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام محمد بن ادریس شافعی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْرِفَ الْفِقْهَ فَلْيَلْزِمْ أَبَا حَنِيفَةَ وَأَصْحَابَهُ فَإِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ عِيَالٌ عَلَيْهِ فِي الْفِقْهِ
”جو شخص علم فقہ حاصل کرنا چاہتا ہے وہ امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب (کے بیان کردہ افادات) کو لازم پکڑے کیونکہ سب لوگ فقہ میں اُن کے زیر کفالت ہیں۔“

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) تین مشائخ نے مجھے خبر دی شرف الدین حسن بن ابراہیم بن حسن نے ”دمشق“ میں۔۔۔ شرف الدین ابو محمد عبد العزیز بن محمد بن عبد الحسن انصاری نے ”حمّاق“ میں۔۔۔ عز الدین عبد الرزاق بن رزق اللہ نے ”موصل“ میں ”اجازۃ“ (کے طور پر خبر دی):

ابو ایمن زید بن حسن بن زید کندی نے۔۔۔ ابو منصور عبد الرحمن بن محمد قزاز۔۔۔ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت۔۔۔ عتقی۔۔۔ عبد الرحمن دمشقی۔۔۔ انہوں نے اپنے والد (کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے):

یحییٰ بن سعید قطان کا قول

احمد بن علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید قطان کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

لَا نُكَذِّبُ عَلَى اللَّهِ مَا سَمِعْنَا بِأَحْسَنِ مِنْ رَأْيِ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَدْ أَخَذْنَا بِكَثِيرِ أَقْوَالِهِ
”ہم اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کرتے ہم نے امام ابوحنیفہ کی رائے سے زیادہ عمدہ رائے (کسی کی بھی) نہیں سنی ہے ہم نے ان کے اکثر اقوال کو اپنایا ہے۔“

حال پیدا ہو گئی کہ تم نے مجھے دیکھ کر مجھ سے چھپنے کی کوشش کی میں نے وہ ساری رقم تمہیں ہبہ کر دی اور مجھے دیکھ کر تمہارے ذہن میں جو پریشانی پیدا ہوئی تھی اُس کا تم مجھ سے جو چاہو بدلہ لے لو۔
 شقیق بلخی فرماتے ہیں: اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ امام اعظم ”حقیقی صوفی“ ہیں۔

دسویں قسم

(دسویں نوع) جو آپ ﷺ کے اُن مناقب اور فضائل کے بارے میں ہے جن میں آپ کے بعد والے (ائمہ) میں سے کوئی آپ کا شریک نہیں ہے (وہ خصوصیت یہ ہے) کہ آپ کا انتقال مظلوم ہونے کے طور پر قید کے دوران ہوا آپ کو زہر دیا گیا تھا۔
 اس کی دلیل وہ روایت ہے جو شیخ ”معمر احمد بن مفرج بن احمد بن مسلمہ نے دمشق“ میں۔۔۔ ابو الفتح محمد بن عبد الباقی۔۔۔ ابو الفضل بن خیرون۔۔۔ قاضی صیمری۔۔۔ عمر بن ابراہیم۔۔۔ مكرم بن احمد بن عبد الوہاب بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے:

عہدہ قضا کی پیشکش

عبید بن اسماعیل بیان کرتے ہیں: خلیفہ ابو جعفر منصور نے امام ابو حنیفہ سفیان ثوری اور شریک بن عبد اللہ کو بلوایا ان تینوں حضرات کو اُس کے پاس لایا گیا تو اُس نے ان تینوں سے کہا: میں نے آپ لوگوں کو اچھے مقصد کے تحت بلایا ہے وہ اس سے پہلے تین فرامین تحریر کروا چکا تھا اُس نے سفیان سے کہا: یہ حکم نامہ آپ کیلئے ہے جو بصرہ کے قاضی کے عہدہ کے حوالے سے ہے آپ اسے لیں اور وہاں چلے جائیں اُس نے شریک سے کہا: یہ کوئٹہ کے قاضی کے عہدہ کا حکم نامہ ہے آپ اسے لیں اور وہاں چلے جائیں پھر اُس نے امام ابو حنیفہ سے کہا: یہ حکم نامہ آپ کیلئے ہے جو میرے اس شہر (کے عہدہ قضا) کے حوالے سے ہے پھر اُس نے اپنے دربان سے کہا: تم ان کے ساتھ جاؤ ان میں سے جو انکار کرے اُسے ایک سو کوڑے لگانا۔ تو قاضی شریک نے وہ حکم نامہ لیا اور چلے گئے سفیان ثوری نے وہ حکم نامہ حاصل کیا اُسے اپنے گھر میں چھوڑا اور بھاگ کر یمن چلے گئے جبکہ امام ابو حنیفہ نے اُس حکم نامہ کو قبول نہیں کیا تو انہیں ایک سو کوڑے لگائے گئے اور قید کر دیا گیا تو اسی قید کے دوران اُن کا انتقال ہوا۔

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام ابو حنیفہ کو عہدہ قضا کی پیشکش کی گئی تھی اور اُسے قبول نہ کرنے کی وجہ سے آپ کو ایک سو کوڑے مارے گئے اور آپ کو قید کر دیا گیا اور اسی قید کے دوران آپ کا انتقال ہوا البتہ انتقال کے سبب کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے یہ کہا ہے کہ پٹائی کی وجہ سے آپ کا انتقال ہوا بعض نے یہ کہا ہے کہ آپ کو زہر پلایا گیا بعض لوگوں نے بعض دوسری باتیں بھی ذکر کی ہیں۔ حقیقت حال کے بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

خطیب بغدادی کے نقل کردہ مطاعن اور جوابات

اگر یہ بات بیان کی جائے کہ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب نے تاریخ بغداد میں امام ابو حنیفہ کے بارے میں طعن عیب نقص اور بُرائی سے متعلق روایات نقل کی ہیں جو اُن روایات کے برخلاف ہیں جو آپ نے اُن کے فضائل اور مناقب کے بارے میں بیان کی ہیں۔

اس کا جواب پانچ طرح سے دیا جاسکتا ہے جن میں سے چار قسم کے جواب اجمالی ہوں گا اور پانچویں قسم کا جواب تفصیلی ہوگا۔

تجرب

پس جواب یہ ہے کہ جب روایات کے درمیان تعارض آجائے تو دونوں قسم کی روایات ساقط اور کالعدم شمار ہوتی ہیں اور وہ یوں ہی جاتی ہیں جیسے وہ وارد ہی نہیں ہوئی ہیں اور کسی سے روایت ہی نہیں کی گئی ہیں، حاسد خطیب اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر کرے، امام محسود (یعنی امام ابو حنیفہ) کی تعریف و توصیف کے بارے میں بھی روایات نقل کی ہیں، جن روایات کو ہر زمانہ کے اہل علم نے نقل کیا ہے اور تمام علاقوں کے افراد اور شام اور عراق سے تعلق رکھنے والے نیک اہل علم نے امام ابو حنیفہ اور اُن کے فضائل کا ذکر کیا ہے (کسی شاعر نے کہا ہے:)

”یہ سورج کی مانند ہیں جو آسمان کے کلیجہ میں ہوتا ہے اور اُس کی روشنی مشرق و مغرب کے تمام علاقوں کو ڈھانپ لیتی ہے۔“
 امام صاحب کے فضائل میں منقول یہ روایات اُن روایات سے کئی گنا زیادہ ہیں جو اُن کے حاسدین اور طاعنین نے نقل کی ہیں۔ تو جب روایات کے درمیان تعارض اور اختلاف آجائے تو پھر وہ ساقط الاعتبار اور کالعدم شمار ہوتی ہیں، تو یوں طے پائے گا جیسے شیب نے اُن کو بیان ہی نہیں کیا، اپنی تاریخ میں اُن کا ذکر ہی نہیں کیا اور اُن کو روایت ہی نہیں کیا، تو اب وہ روایات باقی رہ جائیں گی جو ہم نے ذکر کی ہیں اور ائمہ اسلام اور جلیل القدر اہل علم نے انہیں روایت کیا ہے۔

ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس بات کی دلیل یہ ہے کہ جب تعدیل کو جرح پر ترجیح حاصل ہو تو پھر وہ جرح یوں شمار ہوگی جیسے وہ نقل ہی نہیں۔

تحقیق کے ائمہ کے امام ابو الفرج ابن جوزی نے اپنی کتاب ”التحقیق فی احادیث التعلیق“ میں کئی مقامات پر یہ بات ذکر کی ہے، انہوں نے گلے کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے سے متعلق اُس روایت کے بارے میں یہ کہا ہے جسے جابر جعفی نے حضرت عبد بن عباس کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

الْمَضْمُضَةُ وَالْأَسْتِشْقَاءُ مِنَ الْوُضُوءِ الَّذِي لَا يَتَمُّ الْوُضُوءُ إِلَّا بِهِمَا
 ”گلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو کا ایسا حصہ ہیں کہ وضو ان کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔“

تو اگر ہمارا مخالف فریق یعنی امام شافعی یہ کہیں، وہ امام شافعی جو ان دونوں کو سنت قرار دیتے ہیں (وہ یہ کہیں:) کہ اس روایت میں جابر جعفی پایا جاتا ہے جسے ایوب سختیانی اور زائدہ نے جھوٹا قرار دیا ہے، تو ہم یہ کہیں گے: سفیان ثوری اور شعبہ نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے تو ان دونوں حضرات کا بیان ہی کافی ہے۔

اسی طرح انہوں نے ”دونوں کان سر کا حصہ ہیں“ کے بارے میں یہ کہا ہے کہ اس روایت کو سنان بن ربیعہ نے شہر بن حوشب کے حوالے سے حضرت ابو امامہ سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(18) أَنَّهُ قَالَ: الْأَذْنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

(18) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (3)، وأبو داود (134) في الطهارة: باب صفة وضوء النبي ﷺ، والنرمذی (37) في الطهارة: باب الأذنان من الرأس

”دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔“

تو اگر ہمارا مقابل فریق، یعنی امام شافعی، جو دونوں کانوں کیسے نئے سرے سے پانی لیتے ہیں، وہ یہ کہیں کہ سنن بن ربیعہ مضطرب الحدیث ہے اور شہر بن حوشب کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا، ابن عدی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اور اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا، تو ہم جواب میں یہ کہیں گے: جہاں تک شہر کا تعلق ہے تو امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے جہاں تک سنن کا تعلق ہے تو اُس کی حدیث کا اضطراب اُس کے ثقہ ہونے میں رکاوٹ نہیں ہوگا۔

اسی طرح شرمگاہ کو چھونے والی روایت جسے اسحاق بن محمد فردی نے عبید اللہ بن عمر نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے (آپ نے ارشاد فرمایا ہے):

(19) مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءُهُ لِلصَّلَاةِ

”جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے اُسے نماز کے وضو کی طرح وضو کرنا چاہیے۔“

اگر ہمارا مقابل فریق یہ کہے: اسحاق نامی راوی ثقہ نہیں ہے، کیونکہ امام نسائی یہ فرماتے ہیں: اسحاق ثقہ نہیں ہے، تو ہم یہ کہیں گے: یحییٰ اور شعبہ نے اُسے ثقہ قرار دیا ہے۔

علم حدیث کے دیگر ماہرین نے بھی ایسا ہی کیا ہے کہ جب تعدیل کو ترجیح حاصل ہو تو جرح کو یوں قرار دیا جائے گا جیسے وہ تھقی ہی نہیں، بعض محدثین کے حوالے سے جس راوی کی توثیق کے بارے میں روایت منقول ہے اُس کے بارے میں طعن کرنے والوں کے طعن کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، تو مسلمانوں کے وہ امام جن کی بیرونی زمین کے مختلف حصوں کے رہنے والے افراد نے کی ہے وہ اس بات کے زیادہ لائق ہوں گے کہ اُن کے بارے میں حسد کرنے والے معاندین کے طعن کا اعتبار نہ کیا جائے۔

دوسرا جواب

دوسرا جواب یہ ہے کہ جو شخص خود عادل نہ ہو اُس کی گواہی اور اُس کی روایت مقبول نہیں ہوتی ہے، محدثین نے خود خطیب کے بارے میں طعن کیا ہے اور اُس کی ایسی خامیوں کا ذکر کیا ہے جو اُس کی روایت کو قبول نہ کرنے کے واجب ہونے کو ثابت کرتی ہیں، اگر تین باتیں رکاوٹ نہ ہوتیں تو ہم (خطیب کی اُن خامیوں کا تذکرہ کرتے)۔

پہلی رکاوٹ یہ ہے کہ ہمارے وہ امام جن کی ہم تقلید کرتے ہیں، یعنی امام ابو حنیفہ اُن کے حوالے سے یہ بات نقل نہیں ہوئی ہے کہ اُنہوں نے اپنے کسی دشمن کا ذکر بُرے الفاظ میں کیا ہے یا مرحومین میں سے کسی کو بُرا کہا ہو، بلکہ اُن کا مسلک تو یہ ہے کہ مسلمانوں کے بارے میں اچھا گمان رکھا جائے، یہاں تک کہ تہمت بھی موجود ہو، تو اُس کے ذکر کے بعد یہ کہا جائے کہ اگر اس حوالے سے کوئی اور دلیل پائی گئی تو حکم مختلف ہوگا۔

اُن کا مسلک یہ ہے کہ گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے کوئی شخص ایمان سے خارج نہیں ہوتا ہے، اسی طرح ہمارے اصحاب کی

(19) اخبرجہ الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 74/1 فی الطہارۃ: باب مس الفرج - والبزار (148/1 کشف) (285)۔

والدارقطنی 147/1 فی الطہارۃ: باب ما روی فی لمس القبل - والحاکم فی "المستدرک" 1381۔

۔ جس پر امام کا ذکر بھلائی کے حوالے سے ہی ہے ہمارے اصحاب یہ کہتے ہیں: ہم لوگوں پر یہ لازم ہے کہ اُن کی پیروی کریں۔
۔ طریقہ کی اقتداء کریں۔

تیسری رکاوٹ یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(20) لَا تَذْكُرُوا أَمْوَاتَكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ

تم لوگ اپنے مرحومین کا ذکر صرف بھلائی کے حوالے سے کرو۔

غیب سے اللہ تعالیٰ درگزر کرے اُس نے ہمارے ساتھ یہ زیادتی کی کہ اُس نے ہمارے امام کے بارے میں طعن و تشنیع نہ کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

لَا يَحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ

اللہ تعالیٰ بڑی بات کو بلند آواز میں کرنے کو پسند نہیں کرتا ہے البتہ اُس شخص کا حکم مختلف ہے جس کے ساتھ ظلم ہوا ہو۔

تم پر تو یہ لازم ہے کہ ہم امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیروی کریں کہ انہوں نے ایک شخص کو عید کی نماز سے پہلے نوافل ادا نہ ہوئے دیکھا تو اُسے منع نہیں کیا اُن سے کہا گیا: آپ یہ بات جانتے ہیں کہ عید کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے سے منع کیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ میں کہیں اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا مصداق نہ بن جاؤں:

وَأَيُّكَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى

کیا تم نے اُس شخص کو دیکھا جو بندے کو روکتا ہے جب وہ (بندہ) نماز ادا کرتا ہے۔

تیسری رکاوٹ یہ ہے کہ خطیب کا بُرا بہنا اور اُس کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے اُس کا تذکرہ کرنا ایک غیر ضروری کام میں سے ہونے کے مترادف ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(21) مِنْ حُسْنِ الْإِسْلَامِ الْمَرْءُ تَرَكُهُ مَا لَا يَغْنِيهِ

اسلام کے سالم کی خوبیوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ لایعنی کاموں کو ترک کر دے۔

جو شخص خطیب کی خامیوں سے واقفیت حاصل کرنا چاہے وہ ”تاریخ کبیر دمشق“ میں اُن کے حالات کا مطالعہ کر لے اس سے۔ ابوالحسن علی بن حسن بن مہبہ اللہ شافعی نے مرتب کیا ہے اُس کے علاوہ کتاب ”الانصار لامام النعمان الامصار“ کا مطالعہ کر لے۔
۔ ابویوسف سبط ابن جوزی نے جمع کیا ہے تو آپ کو خطیب کی سیرت اور عادات و اطوار کے بارے میں وہ کچھ پڑھنے کو ملے گا۔
۔ اب حیران ہوں گے کہ اُس جیسا شخص امام ابوحنیفہ کے بارے میں کوئی کلام کیسے کر سکتا ہے۔

۔ ریدۃ المتقی الہندی فی ”کنز العمال“ (42712)۔ والمرتضى الزبيدي في ”تحاف سادة المتقين“ 490/7۔

سنی 52/4

۔ حرجہ احمد 201/1۔ والطبرانی فی الکبیر (2886)۔ وفی الصغیر (1080)۔ والقضاعي فی مسند

۔ (194)۔ وهناد فی الزهد (1117) من حدیث حسین بن علی رضی اللہ عنہما

تیسرا جواب

تیسرا جواب یہ ہے کہ جو شخص بکثرت غلطی کرتا ہو اور پھسلتا ہو وہ اگرچہ پرہیزگار بھی ہو پھر بھی اُس کی روایت مقبول نہیں ہوتی۔ خطیب بغدادی کی ان تمام خامیوں کے ہمراہ وہ تقریر ہی کافی ہے جو حافظ ابن جوزی نے اپنی کتاب ”السم فی المصیب فی الخطیب“ میں اور دیگر علماء نے بھی (اپنی کتابوں میں تحریر کی ہے) سابقہ موانع کی وجہ سے ہم اُن کا ذکر نہیں کریں گے۔

چوتھا جواب

چوتھا جواب یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے بارے میں مختلف لوگوں کے حوالے سے جو طعن آمیز باتیں روایت کی گئی ہیں اُن لوگوں نے وہ باتیں حسد کی وجہ سے کی ہیں کیونکہ جو شخص صاحب فضیلت ہو اُس سے حسد کیا جاتا ہے اور حسد کرنے والے کو ہمیشہ پرے کیا جاتا ہے مجھ اپنی زندگی کی قسم ہے! حسد سے کم ہی کسی کو نجات ملتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اُس جیسا کوئی اور فرد اُس سے اوپر جائے جب وہ کسی ایسے شخص کو دیکھتا ہے جو اُس سے زیادہ نمایاں ہو رہا ہو تو اپنے باطن میں اُس کے خلاف جذبات محسوس کرتا ہے اگر آدمی عظمند اور پرہیزگار ہو تو وہ اپنے نفس کو مغلوب کر لیتا ہے اور اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے اور اپنی ذات کیلئے ویسی نعمت کے حصول کی آرزو کرتا ہے لیکن وہ یہ آرزو نہیں کرتا کہ دوسرے شخص سے وہ نعمت زائل ہو جائے اور یہ چیز رشک ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(22) لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

”حسد (یعنی رشک) صرف دو آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اُس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو“۔ الحدیث

لیکن اگر آدمی پرہیزگار نہ ہو تو اُس کا نفس امارہ بُرائی کو غالب کر دیتا ہے اور ایسا آدمی محسود کے خلاف ہو جاتا ہے۔ پھر ان لوگوں کے مراتب ہیں ان میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو تلوار و تنگ کے ذریعہ دوسرے فریق پر حملہ آور ہوتے ہیں بعض لوگ زبانی طور پر حملہ آور ہوتے ہیں کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کو نفس امارہ بُرائی کے حوالے سے مغلوب کر دیتا ہے اور کبھی وہ لوگ نفس امارہ پر غالب آ جاتے ہیں وہ علماء جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے حسد کیا وہ کبھی اُن کی تعریف کرتے ہیں اور کبھی اُن پر تنقید کرتے ہیں مؤمن کی حالت اسی طرح ہوتی ہے کبھی شیطان اُس پر غالب آ جاتا ہے اور کبھی وہ شیطان غالب آ جاتا ہے ان علماء نے اس بات کی صراحت بھی کی ہے اور اس بات کا اعتراف بھی کیا ہے (کہ وہ حسد کی وجہ سے اس صاحب پر تنقید کرتے ہیں) اُن علماء میں سے ایک ابن ابولیل بھی ہیں وہ بعض اوقات امام ابوحنیفہ پر تنقید کرتے ہیں اور بعض اوقات اُن کی تعریف کرتے ہیں اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو وہ بولے: یہ نو جوان (یعنی امام ابوحنیفہ) محسود ہے۔

(22) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 1/191 - والحمیدی (617) - وابن ابی شیبہ 10/557 - والبخاری

(7529) فی التوحید - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 4/188 .

پانچواں جواب

خشب نے جو کچھ ذکر کیا ہے اُس کے حوالے سے پانچواں جواب تفصیلی ہے۔

خشب اور دیگر حضرات نے امام ابو حنیفہ پر جو تنقید کی ہے اُن میں سے ایک بات یہ ہے کہ وہ حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں وہ عمل کرتے ہیں یہ بات وہ شخص کہہ سکتا ہے جو فقہ کی کوئی سمجھ بوجھ نہ رکھتا ہو جس شخص نے فقہ کا مذاق نہ سونگھا ہو اور وہ سب سے بھی کام لے وہ یہ اعتراف کرے گا کہ امام ابو حنیفہ احادیث کے سب سے بڑے عالم تھے اور آثار کی سب سے زیادہ جاننے والے تھے اُن لوگوں نے جو اعتراض کیا ہے اُس کے باطل ہونے کی دلیل کئی حوالے سے دی جاسکتی ہے۔

اس میں سے ایک پہلو یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ ”مرسل“ روایات کو بھی حجت سمجھتے ہیں اور ”مرسل“ روایات کو قیاس پر مقدم قرار دیتے ہیں جبکہ امام شافعی کی رائے اس بارے میں مختلف ہے۔

قیاس کی اقسام

دوسرا پہلو یہ ہے کہ قیاس کی چار قسمیں ہیں۔

پہلی قسم قیاس مؤثر ہے یہ وہ قیاس ہے کہ جب اصل اور فرع کے درمیان کوئی ایسا مشترک معنی ہو جو اثر انداز ہو سکتا ہو۔

دوسری قسم قیاس مناسبت ہے اور وہ یہ کہ اصل اور فرع کے درمیان کوئی معنوی مناسبت پائی جاتی ہو۔

تیسری قسم قیاس شبہ ہے وہ یہ کہ اصل اور فرع کے درمیان شرعی احکام میں شکل و صورت کے اعتبار سے مشابہت پائی جاتی ہو۔

چوتھی قسم قیاس طرد ہے اور وہ یہ کہ اصل اور فرع کے درمیان دوری ہو۔

امام ابو حنیفہ اور اُس کے اصحاب یہ کہتے ہیں: قیاس شبہ اور قیاس مناسبت باطل ہے۔

قیاس طرد کے بارے میں امام ابو حنیفہ اور اُن کے اصحاب کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے بعض حضرات نے اسے بھی منکر

قدیم روایات ہیں۔

شیخ ابو زید کبیر فرماتے ہیں: صرف قیاس مؤثر حجت ہے (قیاس کی باقی اقسام) باقی حجت نہیں ہیں۔

امام شافعی کا موقف

امام شافعی فرماتے ہیں: قیاس کی یہ چاروں اقسام حجت ہیں اور امام شافعی بہت زیادہ قیاس شبہ کا استعمال کرتے ہیں جس کی

دلیل یہ ہے کہ وہ کھانے پینے کی چیزوں کو منصوص چیزوں پر قیاس کر لیتے ہیں کیونکہ کھانے کے حوالے سے اُن کے درمیان ظاہری

مشابہت پائی جاتی ہے اگرچہ کھانا اضافہ میں اثر انداز نہیں ہوتا اور ماپنے اور وزن کرنے کی طرح مقدار میں اثر انداز نہیں ہوتا۔

اسی طرح امام شافعی اس بات کے قائل ہیں کہ اگر آدمی کا جرم تھوڑا ہو تو اُس کا خاندان اُس کا تادان ادا کرے گا کیونکہ تھوڑا

جرم بھی زیادہ جرم کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

اسی طرح امام شافعی اس بات کے قائل ہیں: سرکہ مائع ہوتا ہے تو اس کی جنس پر قطرہ قائم نہیں ہو سکتا اس لیے یہ تیل کی طرح

نجاست کو زائل نہیں کرے گا، اگرچہ یہ اثر انداز ہونے والی چیز نہیں ہے، تو یہاں امام شافعی نے سرکہ اور تیل کو طہری مشابہت کی وجہ سے اکٹھا کر دیا ہے، جبکہ امام ابوحنیفہ سرکہ کو پانی کے ساتھ جمع کرتے ہیں، کیونکہ اُس کے اندر اثر انداز ہونے والا مفہوم پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ سرکہ بھی پانی کی طرح رقیق ہوتا ہے اور نجاست کو زائل کر دیتا ہے، جبکہ اس کے ساتھ اُس چیز کو ملا بھی جائے اور قطرے بھی پکادے جائیں اور نچوڑ بھی لیا جائے۔ اس طرح کی مثالیں بہت زیادہ ہیں، پھر حیرانگی کی بات یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ صرف ایک یہ دو قسمیں استعمال کرتے ہیں، جبکہ امام شافعی کی قیاس کی یہ چاروں قسمیں استعمال کرتے ہیں اور وہ انہیں حجت بھی قرار دیتے ہیں۔

امام صاحب پر الزام بے بنیاد ہے

خطیب اور ان جیسے افراد یہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ حدیث کو چھوڑ کر قیاس کو استعمال کرتے ہیں، اُن کا یہ کہنا نفسانی خواہشات کے غلبہ کی وجہ سے ہے، ورنہ سے عدم واقفیت کی وجہ سے ہے، وہ جو کہتے ہیں اُس کے باطل ہونے کی صورت یہ ہے، یعنی اُن کا یہ کہنا کہ امام ابوحنیفہ روایات کی پیروی نہیں کرتے ہیں، یہ اس وجہ سے باطل ہوگا کہ جو شخص امام ابوحنیفہ اور اُن کے اصحاب کے دلائل سے واقف ہوگا وہ خطیب کے بیان کردہ اعتراض کے باطل ہونے سے بھی واقف ہو جائے گا۔

ترک قیاس کی پہلی مثال

اس کو تفصیلی طور پر یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ نماز کے دوران قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اُس کی دلیل نابینا شخص والی وہ روایت ہے جو ایک گڑھے میں گر گیا تھا (تو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں میں سے) بعض لوگ قہقہہ لگا کر بس پڑے تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

(23) أَلَا مَنْ قَهَقَهُ مِنْكُمْ فَلْيُعِدْ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ

”تم میں سے جس شخص نے قہقہہ لگایا ہے وہ وضو اور نماز کو دہرائے۔“

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے، لیکن امام ابوحنیفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور نماز کے دوران قہقہہ لگانے کو نماز کے علاوہ قہقہہ لگانے پر قیاس نہیں کیا، جبکہ امام شافعی کی رائے مختلف ہے، انہوں نے اس میں قیاس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ترک قیاس کی دوسری مثال

اسی طرح امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: کھجور کی نبیذ کے ذریعہ وضو کرنا جائز ہے، کیونکہ جنات کی حاضری والی رات سے متعلق روایت جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے، اُس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے، یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے، لیکن امام ابوحنیفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے اور انہوں نے نبیذ کو دیگر تمام مشروبات پر قیاس نہیں کیا ہے، جبکہ امام شافعی کی رائے اس بارے میں مختلف ہے، کیونکہ انہوں نے قیاس کے مطابق فتویٰ دیا ہے، اس سے یہ بات پتا چل جاتی ہے کہ امام ابوحنیفہ ”ضعیف“ حدیث کو قیاس پر مقدم قرار دیتے ہیں۔

(23) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (164) - والدارقطنی فی "السنن" 166/1 فی الطہارۃ: باب احادیث الفقہیۃ فی الصلاۃ - وعبدالرزاق (3760) فی الصلاۃ: باب التسم والضحک فی الصلاۃ .

ت میں ترک وترج

میں خسیب اور ان جیسے افراد یہ کہتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے ان بعض روایات کو ترک کیا ہے، جنہیں امام شافعی نے اختیار کیا۔ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید امام ابو حنیفہ نے قیاس کی وجہ سے ان روایات کو ترک کیا ہے، وہ یہ نہیں جانتے کہ امام ابو حنیفہ نے ان روایات کی بنیاد پر ترک کیا ہے جو ان روایات سے زیادہ مستند ہیں۔

نے وائی روایت

ان روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

24 رَدَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلْتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خُبْنًا

”جب پانی دو قلوں ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔“

ابو حنیفہ نے اس حدیث کو اس لیے ترک کیا ہے، کیونکہ یہ صحیحین میں نہیں ہے اور لفظ ”قلّہ“ ایک ایسا لفظ ہے جو مشترک ہے۔ اس حدیث کی سند بھی مضطرب ہے، امام ابو حنیفہ نے اس حدیث کو ترک کیا ہے، جس پر شیخین یعنی امام بخاری اور امام مسلم کا ہے۔ ان دونوں نے اپنی اپنی صحیح میں اسے نقل کیا ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

25 لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ

”کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں برگز پیشاب نہ کرے کہ بعد میں اس سے وضو کر لے۔“

مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ

”پھر وہ اسی پانی سے غسل کر لے۔“

بَعَثَ

ان میں سے ایک روایت سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ وہ اس بات کو مکروہ سمجھتی تھی کہ کسی ایسے پانی سے وضو کیا جائے جس میں کوئی چیز گیلی ہو، امام ابو حنیفہ نے اسے ترک کر دیا ہے، کیونکہ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے ہی نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث بتائی ہے جو اس روایت کے برخلاف ہے، اور وہ حدیث صحیح ہے، جس پر شیخین یعنی امام بخاری اور امام مسلم کا اتفاق ہے، ان حضرات نے اسے نقل کیا ہے اور وہ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ حدیث ہے، سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

26 تَوَقَّيْتُ إِحْدَى بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ اغْسَلْنَهَا بِسِدْرٍ وَاحْغَلْنِي فِي الْآخِرَةِ كَأَفْوَرًا

حرجہ ابو داؤد (63) فی الطہارۃ: باب ما ینجس الماء - والترمذی (50) فی الطہارۃ، والشافعی فی ”الام“ 18/1 فی

کتاب الماء الراکد - واحمد 27/2 - وابن ماجہ (517) فی الطہارۃ: باب مقدار الماء الذی لا ینجس .

حرجہ ابن عبّاس (1251) - واحمد 492/2 - وعبد الرزاق (300) - وابو عوانہ 276/1 - وابن الجارود فی

”مغنی“ (54) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 14/1 .

”نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے پیری کے ذریعہ غسل دینا اور آخر میں تھوڑا سا کافور شامل کر دینا۔“

اس صحیح حدیث کی بنیاد پر امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: جب مطلق پانی کسی پاک چیز کے ملنے کی وجہ سے زائل ہو جائے جیسے پیری کے پتے یا کافور یا اشنان نام بوٹی یا صابون یا زعفران نامی بوٹی تو ایسے پانی کے ذریعہ وضو کرنا جائز ہے جبکہ امام شافعی کی رائے اس بارے میں مختلف ہے۔

عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا

ان میں سے کچھ روایات وہ ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے ذریعہ وضو کرنا (مرد کیلئے) جائز نہیں ہے ان میں سے کوئی بھی روایت ”صحاح“ میں نہیں ہے اور امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل اس لیے ترک کیا ہے کیونکہ اس کے مقابلہ میں ایک مستند حدیث ہے جسے امام ترمذی نے اپنی ”جامع“ میں ذکر کیا ہے اور وہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ہے وہ بیان کرتی ہیں:

(27) قَالَتْ أَجْنَبْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَغْتَسَلْتُ فِي جُفْنَةٍ فَفَضَلْتُ فَضْلَةً فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِيَغْتَسِلَ مِنْهَا قُلْتُ إِنِّي إِغْتَسَلْتُ مِنْهَا قَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَيْسَ عَلَيْهِ جَنَابَةٌ وَلَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ فَأَغْتَسَلَ مِنْهُ

”مجھے اور نبی اکرم ﷺ کو جنابت لاحق ہو گئی میں نے ایک بڑے ٹب میں موجود پانی کے ذریعہ غسل کیا تو کچھ پانی بچ گیا، نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تاکہ اُس ٹب کے ذریعہ غسل کر لیں تو میں نے عرض کی: میں اس سے غسل کر چکی ہوں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی پر جنابت اثر انداز نہیں ہوتی ہے اور اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس کے ذریعہ غسل کر لیا۔“

امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح حسن ہے۔

اسی حدیث کی وجہ سے امام ابوحنیفہ نے یہ فرمایا ہے: ایسے پانی کے ذریعہ وضو کرنا جائز ہے البتہ بعض محدثین کا موقف اس سے مختلف ہے۔

جانور کے مرنے سے پانی کا نجس ہونا

ان روایات میں سے ایک وہ حدیث ہے جو اس بارے میں منقول ہوئی ہے کہ جانور کے مرجانے کی وجہ سے پانی نجس ہو جاتا

(26) اخبرنا احمد 408/6 - وابن سعد في "الطبقات" 455/8 - والشافعي في "المسند" 203/1 - وعبد الرزاق

(4090)، والبخاری (1262) - وابوداؤد (4144) - وابن الجارود في "المنقى" (520) .

(27) اخبرنا البخاری (253) في الغسل: باب الغسل بالصاع ونحوه - ومسلم (47) في الحيض: باب القدر المستحب

من الماء في غسل الجنابة - والترمذی (62) في الطهارة: باب ما جاء في وضوء الرجل والسرأة من اناء واحد

ضعیفہ نے ایسے جانوروں کے بارے میں ان کے حکم کو ترک کیا ہے جن میں بہتا ہوا خون نہ ہو جیسے: مکھی، مچھر، بھڑ، پچھو

ن دلیل وہ حدیث ہے جو اس بارے میں ”صحیح بخاری“ میں منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

28 إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ شِفَاءً وَفِي

الْآخَرِ دَاءٌ

جب مکھی کسی چیز کے برتن میں گر جائے تو آدمی اسے پوری طرح ڈبو کر پھر نکال کر باہر پھینکے کیونکہ اس کے ایک پر میں شفاء ہوتی ہے اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے۔

کی کھال کا حکم

ان روایات میں سے ایک وہ عمومی روایات ہیں جو مردار کے بارے میں منقول ہیں امام ابو حنیفہ نے انہیں ترک کیا ہے کہ جس کو دباغت کے ذریعہ پاک کیا جاسکتا ہے اس کی دلیل بھی وہ صحیح حدیث ہے جسے نقل کرنے میں شیخین یعنی امام بخاری مسلم متفق ہیں اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ہے وہ بیان کرتے ہیں:

29 مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ إِلَّا انْتَفَعْتُمْ بِهَا بِهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا گزرا ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال کے ذریعہ نفع حاصل کیوں نہیں کر لیتے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ مردار ہے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

اسی حدیث کی وجہ سے امام ابو حنیفہ یہ فرماتے ہیں: مردار کی کھال دباغت کے ذریعہ پاک ہو جاتی ہے جبکہ (محدثین کی) دباغت کا موقف اس سے مختلف ہے۔

ان روایات میں سے کچھ وہ روایات بھی ہیں جو مردار کے بارے میں عمومی طور پر منقول ہوئی ہیں امام ابو حنیفہ نے اس ”صحیح“ حدیث کی وجہ سے انہیں ترک کیا ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا

”اس کو کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔“

۱۔ حرجہ الطحاوی فی ”شرح مشکل الآثار“ (3290)۔ والنسانی فی ”المجتبی“ 178/7۔ و ابو یعلیٰ (986)۔ وابن

۲۔ (1247)۔ و ابی عبد البر فی ”التمہید“ 337/1

۳۔ حرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 469/1۔ وابن حبان (1283)۔ و مسلم (364) فی الحیض باب طہارة

جسود المیتة بالدباغ۔ و البیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 23/1۔ و الحسیدی (491)۔ و ابو عوانة 211/1۔ و الطبرانی فی

کبیر (11383)

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: مردار کے بال، اُس کی ہڈیاں، اُس کے سینگ اور اُس کی اُون پاک ہوتی ہے جبکہ امام شافعی نے رائے اس بارے میں مختلف ہے۔

منی کا نجس ہونا

اُن روایات میں سے بعض روایات وہ ہیں جو منی کو دھونے کے لازم نہ ہونے کے بارے میں منقول ہیں اور یہ کہ اُسے کھرنے کر صاف کیا جاسکتا ہے، لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شاید امام ابو حنیفہ نے ان روایات کو اس لیے ترک کیا ہے کہ وہ منی کے نجس ہونے کے قائل ہیں حالانکہ امام ابو حنیفہ نے اس روایت کو ترک نہیں کیا، بلکہ وہ اس پر عمل کرتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں: اگر منی خشک ہو چکی ہو، اُسے کھرچنا جائز ہے اور اگر وہ تر ہو تو اُسے دھونا لازم ہے اس کی دلیل وہ مستند حدیث ہے جسے نقل کرنے میں شیخین، یعنی امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں، ان دونوں نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں اُسے نقل کیا ہے اور وہ عطاء بن یسار کی نقل کردہ حدیث ہے وہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا ہے:

(30) اَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ وَيُصَلِّيُ وَأَنَا

أَنْظُرُ إِلَى الْبُقْعِ فِي ثَوْبِهِ مِنْ أَثَرِ الْغُسْلِ

”وہ نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھو دیتی تھیں، تو نبی اکرم ﷺ تشریف لے جا کر نماز ادا کرتے تھے اور دھونے کی وجہ سے پانی کا نشان کپڑے پر مجھے نظر آ رہا ہوتا تھا۔“

اس بنیاد پر امام ابو حنیفہ یہ کہتے ہیں: یہ نجس ہوتی ہے اس بارے میں امام شافعی کا موقف مختلف ہے۔

قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا

اُن میں سے ایک روایت وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے (وہ بیان کرتے ہیں):

(31) رَقِيتُ يَوْمًا عَلَى بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَاجَتِهِ

مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ مُسْتَدْبِرَ الشَّامِ

”ایک دن میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا، تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو قضاء حاجت کرتے ہوئے دیکھا، آپ کا رخ قبلہ کی طرف تھا اور آپ کی پشت شام کی طرف تھی۔“

لوگ یہ سمجھتے ہیں، امام ابو حنیفہ نے اس حدیث پر عمل ترک کیا ہے جبکہ امام ابو حنیفہ یہ کہتے ہیں: اس بات کا احتمال موجود ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ قضاء حاجت کیلئے بیٹھے ہوں گے تو اس کے آغاز میں آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف پشت کی ہوگی، اس طرح

(30) اخرجہ ابن حبان (1381) - وابو داؤد الطیالسی 44/1 - والبخاری (229) فی الوضوء - ومسلم (289) - وابو

حریمہ فی ”صحیحہ“ (287) - وابن ماجہ (536) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 419-428/2

(31) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 234/4 - وابن حبان (1418) - واحمد 41/2 - والبخاری (149) فی

الوضوء: باب التبرؤ فی البیوت - وابن ماجہ (322) - وابو عوانہ 201/1 .

یت میں اور اس حدیث کے درمیان تطبیق ہو جائے گی جسے نقل کرنے میں شیخین، امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں ان دونوں سے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے وہ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

(32) لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرْقُوا أَوْ غَرِبُوا

پہ خانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ نہ کرو بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو۔

اس حدیث کی بنیاد پر امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: قضائے حاجت کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنا جائز نہیں ہے خواہ کھلی عمارت کے اندر آدمی موجود ہو اس بارے میں امام شافعی اور بعض محدثین کا موقف مختلف ہے۔

تیسویں سر کے مسح میں تکرار

ان روایات میں سے کچھ روایات وہ ہیں جو اس بارے میں منقول ہیں: نبی اکرم ﷺ تین مرتبہ وضو کرتے تھے (یعنی سر کرتے ہوئے ہر عضو کو تین مرتبہ دھوتے تھے) تو لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ اس حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں کیونکہ وہ تین مرتبہ مسح کی تکرار کو مستحب نہیں سمجھتے ہیں حالانکہ امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں: وضو سے مراد دھونا ہے تو دھونے میں تکرار مستحب ہے یمن مسح دھونے میں شہ نہیں ہوتا اس لیے اس میں بھی تکرار مستحب نہیں ہوگی اور اس کی دلیل وہ حدیث ہے جسے امام ابو عیسیٰ نے اپنی ”جامع“ میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے وضو کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے یہ بات بتائی:

أَنَّهُ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً

نبی اکرم ﷺ نے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا تھا۔
پھر امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا

ان روایات میں چند ایک روایات وہ ہیں جو مغرب کی نماز جلدی ادا کرنے کے بارے میں منقول ہیں اور اس میں تاخیر کے مکروہ ہونے کے بارے میں ہیں تو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے ان احادیث پر عمل نہیں کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ دیگر تمام زوں کی طرح مغرب کی نماز کے بھی دو اوقات ہیں (یعنی ایک اس کا ابتدائی وقت ہے اور ایک انتہائی وقت ہے) حالانکہ امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں: ان روایات کی بنیاد پر مغرب کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مکروہ ہے لیکن اس کو تاخیر سے ادا کرنے کا مکروہ ہونا

(33) اخبرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 234/4 - واحمد 421/5 - وابو عوانة: 199/1 - والطبرانی فی

”کبیر“ (3935) - والشافعی فی ”المسند“ 25/1 - والحمیدی (378)، والبخاری (394) فی الصلاة: باب قبلہ اهل المدينة واهل الشام والمشرق - عن ابی ابوب الانصاری .

اس بات پر دلالت نہیں کرتا ہے کہ اس کی ادائیگی کے جائز ہونے کا وقت ہی باقی نہیں رہا ہے جس طرح عصر کی نماز کو سورج کے زور ہونے تک مؤخر کرنا مکروہ ہے (لیکن اگر اس وقت تک نماز ادا کی جائے تو ادا ہو جاتی ہے) اسی طرح مغرب کی نماز کو شفق کے غائب ہونے سے پہلے ادا کر لیا جائے تو یہ درست ہوگی اس کی دلیل وہ حدیث ہے جسے نقل کرنے میں شیخین، امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں ان دونوں نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں اسے نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(33) إِذَا قَدِمَ الْعِشَاءُ فَأَبْدُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تَصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ

”جب رات کا کھانا آ جائے تو پہلے اُسے کھاؤ اس سے پہلے کہ تم مغرب کی نماز ادا کرو تم اپنے کھانے کو چھوڑ کر نہ جاؤ۔“

اس حدیث کی بنیاد پر امام ابو حنیفہ نے جواز کا فتویٰ دیا ہے اور اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے۔

فجر کی نماز روشنی میں ادا کرنا

ان روایات میں وہ روایات بھی شامل ہیں جو نمازوں کو ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرنے کے بارے میں اور ابتدائی وقت میں ادا کرنے کے بارے میں منقول ہیں تو لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابو حنیفہ اس حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے حالانکہ امام ابو حنیفہ نے ان روایات میں اور صحیح صریح روایت کے درمیان تطبیق دی ہے جسے امام ابو عیسیٰ ترمذی نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کیا ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(34) أَصْبَحُوا بِالصُّبْحِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ

”صبح کی نماز روشنی میں ادا کرو کیونکہ اس میں اجر زیادہ ہے۔“

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی بنیاد پر انہوں نے یہ کہا ہے: صبح کی نماز روشنی میں ادا کرنا مستحب ہے تا کہ اس روایت اور دوسری صحیح روایت کے درمیان تطبیق ہو جائے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

”سب سے زیادہ فضیلت والا عمل یہ ہے کہ نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کیا جائے۔“

اس کی وجہ یہ ہے نماز کا آخری وقت بھی نماز کا مخصوص وقت ہوتا ہے۔

ایک موضوع روایت

جہاں تک نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کا تعلق ہے:

”ابتدائی وقت اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ہوتا ہے اور آخری وقت اللہ تعالیٰ کا درگزر ہوتا ہے۔“

(33) أخرجه الطحاوی فی ”شرح مشکل الآثار“ (1986) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 457/1 - وابدؤد

(3757) - واحمد 20/2 - والبخاری (673) - ومسلم (559) - والطبرانی فی ”الصغیر“ (995) - عن ابن عمر رضی اللہ

عنه

(34) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 179/1 - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 457/1 - والطیالسی (959) -

الترمذی (154) فی الصلاة: باب مجاء فی الاسفار بالفجر - والطبرانی فی ”الکبیر“ (4286)

-- عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”اسفروا بالفجر، فإنه اعظم للاجر“.

تو یہ ”موضوع“ روایت ہے جس کی طرف ابن جوزی نے اپنی کتاب ”التحقیق“ میں اشارہ کیا ہے لیکن انہوں نے اس حدیث کے ”موضوع“ ہونے کی صراحت نہیں کی ہے دیگر حضرات نے اس کے ”موضوع“ ہونے کی صراحت کی ہے۔

برزوسطی سے مراد کیا ہے؟

ان روایات میں وہ احادیث بھی ہیں جو اس بارے میں منقول ہیں کہ نماز وسطیٰ سے مراد فجر کی نماز ہے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امام بخاری نے اس پر عمل نہیں کیا وہ یہ کہتے ہیں: نماز وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس قول کو اختیار کرتے ہوئے اس حدیث صحیح پر عمل کیا ہے جس کے نقل کرنے میں شیخین، امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں ان دونوں نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں اسے نقل کیا ہے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوہ احزاب کے موقع پر یہ ارشاد فرمایا:

(35) مَلَأَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى صَلَاةَ الْعَصْرِ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ

”اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے کیونکہ انہوں نے ہمیں نماز وسطیٰ یعنی عصر کی نماز ادا نہیں کرنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔“

تو اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: نماز وسطیٰ سے مراد عصر کی نماز ہے۔ اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد فجر کی نماز ہے۔

نماز میں ”بسم اللہ“ کو پست آواز میں پڑھنا

ان روایات میں وہ روایات بھی ہیں جو اس بارے میں منقول ہیں کہ بسم اللہ شریف بلند آواز میں پڑھی جائے لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اس بارے میں امام ابوحنیفہ نے قیاس کی بنیاد پر مخالفت کی ہے اور اس حدیث پر عمل نہیں کیا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس پر عمل اس لیے نہیں کیا ہے کیونکہ اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کچھ منقول نہیں ہے بعض صحابہ کرام سے کچھ منقول ہے۔ یہ وہ مستند روایات نہیں ہیں اور بڑی حیرانگی امام دارقطنی پر ہوتی ہے کہ جنہوں نے بسم اللہ بلند آواز میں پڑھنے کے بارے میں کتاب تصنیف کی ہے اس میں انہوں نے تعصب سے کام لیتے ہوئے موضوع روایات بھی نقل کر دی ہیں محدثین نے اس حوالے سے ان پر اعتراض کیا اور ایک ہی کمان کے ذریعہ ان پر تیر اندازی کی جب وہ مصر آئے تو ایک مالکی نے ان سے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے کیا نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر کوئی ایسی روایت منقول ہے جو بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کے بارے میں ہو؟ تو امام دارقطنی نے جواب دیا: جی نہیں!

(3) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 1/173 - وأحمد 1/79 - وأبو یعلیٰ (384) - ومسلم (627) (203) فی مساجد - والنسائی (474) فی الصلاة: باب المحافظة علی صلاة العصر - والبخاری (2931) فی الجهاد: باب الدعاء غنی المشرکین بالحضریمة

اسی وجہ سے امام ابو حنیفہ نے اس روایت پر عمل نہیں کیا، انہوں نے اُس صحیح حدیث پر عمل کیا ہے جسے نقل کرنے میں شیخین متفق ہیں، امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ میں اُسے نقل کیا ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَكَانُوا لَا يَجْهَرُونَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”میں نے نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز ادا کی ہے، یہ حضرات بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے تھے۔“

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”میں نے ان حضرات میں سے کسی کو بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔“

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

(36) كَانَوْا لَا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”یہ لوگ قرأت کا آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے سے نہیں کرتے تھے۔“

اسی وجہ سے امام ابو حنیفہ نے یہ فرمایا ہے: بسم اللہ کو بلند آواز میں نہیں پڑھا جائے گا، اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے۔

نماز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت

ان روایات میں سے کچھ احادیث وہ ہیں جو سورہ فاتحہ کے بارے میں منقول ہوئی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(37) لَا صَلَوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

”سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔“

اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(38) كُلُّ صَلَوةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خُدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ

(36) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 202/1- والبخاری فی ”القراءۃ خلف الامام“ (121)، وابو

لیلی (2981)- وابو عوانہ 122/2- وابن حبان (1798)- ابن ماجہ (491)؛

(37) اخرجہ ابن حبان (1782)- وابن ابی شیبہ 360/1- ومن طریقہ اخرجہ مسلم (394) فی الصلاة: باب وجوب قراء

ة الفاتحة فی کل رکعة- والشافعی فی ”المسند“ 75/1- والحمیدی (386)- واحمد 314/5- والبخاری (756) فی

الاذان: باب وجوب القراءة للامام والمأموم فی الصلوات كلها- عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ

(38) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 216/1- واحمد 241/2- والحمیدی (973)- ومسلم (395) (38) فی

الصلاة: باب وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة- والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 40/2- عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

بہ وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ملاحوری ہوتی ہے، مکمل نہیں ہوتی ہے۔

دونوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل نہیں کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بغیر بھی نماز درست ہوتی ہے جبکہ آدمی نے سورہ فاتحہ کے علاوہ قرآن کے کسی اور حصہ کی تلاوت کی ہوئی ہو حالانکہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے انہوں نے اس بارے میں منقول تمام روایات کے درمیان تطبیق دی ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ فاتحہ کے بغیر نماز ادھوری ہوتی، مکمل نہیں ہوتی ہے اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اسے ترک کر دیتا ہے تو اس کی نماز ناقص ہوگی، مکمل نہیں ہوگی، لیکن اگر وہ بھول کر اسے ترک کر دیتا ہے تو وہ سجدہ سہو کے ذریعہ اس نقصان کو پورا کر لے گا۔ امام ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں کہ مکمل اور فضیلت والی سورہ فاتحہ کے بغیر نہیں ہوتی ہے البتہ سورہ فاتحہ نہ پڑھنے کے نتیجہ میں نماز باطل نہیں ہوتی ہے اس کی بنا پر وہ مستند حدیث ہے جسے امت نے نقل کیا ہے اور جسے نقل کرنے میں شیخین، یعنی امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں ان دونوں نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں اسے نقل کیا ہے:

(39) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَ الْأَعْرَابِيَّ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتُهَا كُلَّهَا فَقَالَ كَبُرْتُكُمْ أَقْرَأَ مَا تَكْسِرُ مَعَكُمْ مِنَ الْقُرْآنِ

”نبی اکرم ﷺ نے ایک دیہاتی کو نماز کے تمام فرائض کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: تم تکبیر کہو اور پھر جو قرآن تمہیں آتا ہو اُسے پڑھ لو۔“

تو اس حدیث پر عمل کرنا واجب بھی ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

فَأَقْرءْ وَامَّا تَكْسِرُ مِنَ الْقُرْآنِ

”جو قرآن آتا ہو اُسے تم پڑھ لو۔“

اس بنیاد پر امام ابوحنیفہ نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ سورہ فاتحہ ترک کرنے کی وجہ سے نماز باطل نہیں ہوگی اس بارے میں امام شافعی کے رائے مختلف ہے۔

تشہد کے کلمات

ان روایات میں سے ایک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول تشہد کے بارے میں روایت ہے لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی رائے کی وجہ سے اس روایت کو ترک کیا ہے وہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نقل کردہ تشہد کے کلمات کو اختیار کیا ہے کیونکہ وہ اس بارے میں منقول تمام روایات میں سب سے زیادہ مستند ہیں جیسا کہ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں: تشہد کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں

ابن ماجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 1/233- وابن حبان (1890)- والبخاری (757) فی الاذان: باب وجوب

الاشهاد للامام والسماع فی الصلوات کلھا- والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 2/122- واحمد 3/437- من حدیث ابی

ہریرۃ رضی اللہ عنہ

سے سب سے زیادہ مستند روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت ہے۔ پھر امام ترمذی فرماتے ہیں: صحابہ کرام اور تابعین میں سے اکثریت کا عمل اسی روایت پر ہے۔

نماز میں (رکعات کی تعداد میں) شک ہونا

اُن روایات میں سے ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

(40) إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ

”جب کسی شخص کو نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ یقین پر بناء قائم کرے۔“

لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اس روایت پر اُس صورت میں عمل کرتے ہیں جب آدمی کا کوئی غالب گمان نہ ہو لیکن جب وہ غالب گمان ہو تو پھر وہ حدیث صحیح پر عمل کرتے ہوئے صحیح نتیجہ تک پہنچنے کی کوشش کرے گا اور وہ صحیح حدیث شیخین نے نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

(41) إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ

”جب کسی شخص کو اپنی نماز کے بارے میں شک ہو جائے تو وہ درست نتیجہ کے بارے میں کوشش کرے۔“

اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے۔

قنوت نازلہ پڑھنا

اُن روایات میں وہ احادیث بھی ہیں جو فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنے کے بارے میں منقول ہوئی ہیں لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی رائے کے ذریعہ انہیں ترک کر دیا ہے وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ امام ابوحنیفہ کو یہ بات پتا چلی تھی کہ یہ روایات منسوخ ہیں۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے جسے ”صحیحین“ میں (اُن کے مؤلفین نے) نقل کیا ہے:

(42) قَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھی تھی“

(40) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 233/1- وابن حبان (2664)- وابن خزيمة (1023)- و ابوداؤد (1024)- وابن ماجه (1210) فی إقامة الصلاة: باب فیمن شك فی صلاته فرجع الی الیقین- وابن ابی شیبہ (25/2- من حدیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

(41) أخرجه ابن حبان (2656)- و احمد 419/1- والحمیدی (96)- والبخاری (6671) فی الايمان: باب اذا حنث ناسياً فی الايمان- و مسلم (572) [9] فی المساجد: باب السهو فی الصلاة والسجود له- وابن ماجه (1211) فی إقامة الصلاة: باب ما جاء فیمن شك فی صلاته فتحری الصواب- عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

(42) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 245/1- وابن حبان (1982)- والبخاری (4089) فی المغازی: باب غزوة الرجیع- و مسلم (677) (304) فی المساجد: باب استحباب القنوت فی جميع الصلاة .

۔ میں آپ نے عرب کے کچھ قبائل کے بارے میں دعائے ضرر پڑھی تھی پھر آپ نے اسے ترک کر دیا تھا۔

وقت میں نماز جنازہ کی ادائیگی

۔ روایات میں نماز جنازہ کے بارے میں منقول عمومی روایات ہیں جن کے بارے میں لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ربیع نے اپنی رائے کے تحت ان کے برخلاف فتویٰ دیا ہے وہ تین مکروہ اوقات میں نماز جنازہ ادا کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ نے اس حکم کو ”صحیح“ حدیث کی بنیاد پر خاص قرار دیا ہے جو صحیح حدیث صحیح مسلم میں امام مسلم نے نقل کی ہے۔ حضرت عتبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(43) ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ وَأَنْ نُقْبِرَ فِيهِنَّ
مَيِّتَنَا

تین اوقات ایسے ہیں جن میں نماز ادا کرنے سے اور ان میں اپنے مردوں کو دفن کرنے سے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں منع کیا ہے۔

علائے اور غلام کی زکوٰۃ

ان روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(44) عَفْوُثٌ عَنْ أُمَّتِي صَدَقَةَ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ

”میں نے اپنی امت سے گھوڑے اور غلام کے صدقہ کو معاف کر دیا ہے۔“

وگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ اپنی رائے کی بنیاد پر اس حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں حالانکہ امام ابو حنیفہ نے اس میں وہ ”صحیح“ حدیث اختیار کی ہے جسے شیخین یعنی امام بخاری اور امام مسلم نقل کرنے میں متفق ہیں انہوں نے یہ روایت اپنی تصحیح میں نقل کی ہے۔

(45) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْخَيْلَ فَقَالَ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَمْنَعْ

حَقَّ اللَّهِ تَعَالَى فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لِذَلِكَ سِتْرٌ

نبی اکرم ﷺ نے گھوڑوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ایک شخص اس کو پا کدامنی اختیار کرنے کیلئے باندھتا ہے

۔ حرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 155/1- وابن حبان (1546)- واحمد 152/4- والنسائی 82/4 فی

باب الساعات التي نهى عن اقبار الموتى فيها- والبخاری فی ”شرح السنة“ (778) .

۔ حرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 29/2- واحمد 121/1- والحمیدی (54)- وابن ابی شیبہ 152/3- وابن

حبہ (1813)- وابو یعلیٰ (299)- والخطیب فی ”تاریخ بغداد“ 141/7- والیهقی فی ”السنن الكبرى“ 118- من

مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۔ حرجہ البخاری (1402)- ومسلم (987)- والعثماني فی ”اعلاء السنن“ 33/9 (2362) فی الزکاة: باب الزکاة فی

مسند وعنده .

اور پھر وہ اُس کی گردن اور پشت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو روکتا نہیں ہے، تو یہ گھوڑا اُس کیلئے رکاوٹ (یعنی جہنم سے بچاؤ کا باعث) ہوگا۔“

اسی لیے امام ابو حنیفہ نے یہ فرمایا ہے: گھوڑے میں زکوٰۃ لازم ہوگی، اس بارے میں امام شافعی کا موقف مختلف ہے۔

روزے کی حالت میں پچھنے لگانا، یا لگوانا

اُن روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(46) أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

”پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔“

لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نے اپنی رائے کی وجہ سے اس حدیث پر عمل ترک کیا ہے، وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ امام ابو حنیفہ نے اس کے معنی کا علم حاصل کیا اور اس کے مفہوم سے واقفیت حاصل کی، تو انہوں نے اس کے مفہوم پر عمل کیا، پچھنے لگوانا روزہ نہیں توڑتا ہے۔ اس کی دلیل وہ صحیح حدیث ہے جسے امام ابو یوسفی ترمذی نے نقل کیا ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

(47) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

”نبی اکرم ﷺ نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔“

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

حج قرآن کا افضل ہونا

اُن روایات میں سے ایک وہ روایت ہے جسے امام مسلم نے نقل کیا ہے:

(48) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ

(46) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 95/2-والحاکم فی "المستدرک" 427/1-واحمد 280-وابن خزيمة

(1963)-والبيهقي فی "السنن الكبرى" 265/4-وعبد الرزاق (7522)-والطحاوی (989)-والدارمی

14/2-وابوداؤد (2364) فی الصوم: باب فی الصائم یحتجم

(47) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 101/2-وابو یعلی (2474)-والشافعی 255/1-وعبد الرزاق

(7541)-والحمیدی (501)-وابن ماجه (1682)-والطبرانی فی "الكبير" (12138)-والبيهقي فی "السنن

الكبرى" 263/4.

(48) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 140/2-واحمد 394/3-ومسلم (1213) (136)-وابوداؤد

(1785)-والنسائی 164/5-وابن خزيمة (3025)-والحاکم فی "المستدرک" 480/1-والبيهقي فی "شرح

السنة" (1888)

☆☆ عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال: اقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مهلين بالحج مفردا.....

نبی اکرم ﷺ نے حج افراد کیا تھا۔

یہ سمجھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے اپنی رائے کی وجہ سے اس حدیث کو ترک کر دیا ہے، کیونکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ حج قرآن زیادہ بہت بہتر ہے، حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس ”صحیح“ حدیث کو ترجیح دی ہے جسے نقل کرنے میں شیخین، یعنی امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(49) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ

میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں حج اور عمرہ کرنے کیلئے حاضر ہوں۔

احرام میں نکاح

ان روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(50) لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ

احرام والا شخص نہ تو خود نکاح کر سکتا ہے نہ کسی کا نکاح کروا سکتا ہے اور نہ ہی نکاح کا پیغام دے سکتا ہے۔

امام مسلم اس حدیث کو روایت کرنے میں منفرد ہیں، لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اس حدیث پر ترک کر دیا ہے، حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے جس کی صحت پر امام بخاری اور امام مسلم دونوں کا اتفاق پایا۔ اب دوران دونوں حضرات نے یہ حدیث اپنی اپنی ”صحیح“ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے (وہ بیان کرتے ہیں):

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

نبی اکرم ﷺ نے جب سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی تو اس وقت آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

شعاع کے احکام

ان روایات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(51) الشَّفْعَةُ فِيمَا لَمْ يُقَسِّمَ

حرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 153/2 - واحد 99/3 - وابوداؤد (1795) - ومسلم (1251) - وابن حبان (2619) - وابن ماجہ (2969) - وابویعلی (3684) .

حرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 286/2 - واحد 57/1 - والشافعی فی ”المسند“ 316/1 - ومسلم (41) - وابوداؤد (1841) - وابن ماجہ (1966) - وابن خزیمہ (2649) - وابن الجارود (444) - من حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ

حرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 121/4 - وابن حبان (5185) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 103/6 - ابن ماجہ (2497) فی الشفعة: باب اذا وقعت الحدود فلا شفعة - وابوداؤد (3515) فی البیوع: باب فی الشفعة - من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

”شفعہ اُن چیزوں میں ہوتا ہے جو تقسیم نہ ہو سکیں۔“

لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اس حدیث کو ترک کر دیا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس ”صحیح“ حدیث کو اختیار کیا ہے جسے نقل کرنے میں شیخین، یعنی امام بخاری اور امام مسلم متفق ہیں اور وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ

”پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔“

نکاح اور نوافل

اُن روایات میں سے وہ روایات بھی ہیں جو نوافل کی ترغیب دینے کے بارے میں منقول ہوئی ہیں اُس کے بارے میں لوگوں نے یہ گمان کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے انہیں ترک کر دیا جیسے وہ یہ کہتے ہیں کہ نکاح میں مشغول ہونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں ”صحیح“ حدیث کو اختیار کیا ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے):

(52) وَلَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

”تاہم میں (نفل) روزے رکھتا بھی ہوں اور ترک بھی کر دیتا ہوں اور میں نے خواتین کے ساتھ شادی بھی کی ہے تو جو شخص میری سنت سے منہ موڑتا ہے اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“

نکاح میں ولی کا حکم

اُن روایات میں سے چند وہ روایات ہیں جو نکاح میں ولی کی موجودگی شرط ہونے کے بارے میں منقول ہیں جیسے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(53) لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

”ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔“

لوگوں نے یہ گمان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اس پر عمل کو ترک کر دیا ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ بالغ لڑکی کا نکاح وں کے بغیر بھی درست ہوتا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس مستند حدیث پر عمل کیا ہے جو بطور خاص اس بارے میں وارد ہوئی ہے جسے امام ابوحنیفہ نے اپنی ”جامع“ میں نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

(52) اخروحه ابن حبان (14) - واحمد 241/3 - ومسلم (1401) فی النکاح: باب اسحباب النکاح لمن ناقت نفسه الب ووجد المؤونة - والسنائی 60/6 فی النکاح: باب الہی عن - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 77/7 - من حدیث انس رضی اللہ عنہ

(53) اخروجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 9/3 - وابن حبان (4077) - وابن الجارود (703) - والحا کہ فی ”المستدرک“ 171/2 - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 107/7 - والترمذی (1101) فی النکاح: باب ما جاء لانکاح بولی - وابن ماجہ (1881) فی النکاح: باب لا نکاح الا بولی - من حدیث ابی موسی الأشعری رضی اللہ عنہ

لَمْ يَلِدْ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبُكَرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا
ثبہ عورت اپنی ذات کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہوتی ہے اور کنواری لڑکی سے اُس کی ذات کے بارے میں
سات لیا جائے گی اور اُس کی اجازت اُس کی خاموشی ہوگی۔

امام ابو حنیفہ نے اُس ”صحیح“ حدیث سے بھی استدلال کیا ہے جسے امام بخاری نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے:
كَانَ خَنْسَاءَ زَوْجَهَا أَبُو هَا وَهِيَ كَارِهَةٌ وَكَانَتْ ثَيِّبَةً فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
بِهَا خَنْسَاءَ

سیدہ خنساء فریختہ کے والد نے اُن کی شادی کروادی اُس خاتون کو یہ رشتہ پسند نہیں تھا وہ خاتون ثبہ تھیں تو نبی
کرم ﷺ نے اُن کے نکاح کو کالعدم قرار دیا۔

بنیاد پر امام ابو حنیفہ یہ کہتے ہیں۔ ثبہ عورت اپنی ولی کے مقابلہ میں اپنی ذات کا زیادہ حق رکھے گی اور کنواری لڑکی سے
سات لیا جائے گی اس بارے میں امام شافعی کا موقف اس کے برخلاف ہے۔

میں مہر کا تعین

روایات میں سے وہ عمومی روایات ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نکاح میں مہر کا تعین شرط ہے لوگوں نے یہ گمان
ابو حنیفہ نے قیاس کی وجہ سے اس حدیث پر عمل کو ترک کیا ہے حالانکہ امام ابو حنیفہ نے اس بارے میں اُس صحیح حدیث پر
یہ ہے جسے امام ابو یوسفی ترمذی نے اپنی ”جامع“ میں نقل کیا ہے:

56 أَنَّ امْرَأَةً آتَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَدْ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ وَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَفْرُضْ لَهَا صِدَاقًا وَلَمْ
يَحْلُلْ بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَرَى لَهَا مِثْلَ صِدَاقِ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَشَهِدَ مَعْقِلُ بْنُ
سَانَ الْأَشْجَعِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بَرُوعِ بِنْتِ وَاشِقٍ الْأَشْجَعِيَّةِ مِثْلَ مَا
نُصِيَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ

یہ خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی ایک شخص نے اُس عورت کے ساتھ شادی کی تھی پھر اُس شخص

حرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 11/3- واحمد 219/1- ومالك 524/2- ومن طريقه اخرجه الشافعي
”12/2- وعبد الرزاق (10282)- وسعيد بن منصور (556)- وابن ابى شيبة 136/4- وابن حبان (4084)-
مسند ابن عباس

حرجہ احمد 328/6- ومالك في ”الموطأ“ 535/2- ومن طريقه اخرجه الشافعي في ”المسند“ 12/2- وابن سعد
”حقائق“ 456/8- والبخاري (5138)- وابوداؤد (2101)- والنسائي في ”المجتبى“ 86/6- وابن الجارود في
”مسنن“ (710)

حرجہ ابن حبان (4098)- وابن ابى شيبة 300/4- وابوداؤد (2114) في النكاح: باب فيمن تزوج ولا يفرض لها
- غنى ذلك- والحاكم في ”المستدرک“ 180/2- والبيهقي في ”المسنن الكبرى“ 245/7

کا انتقال ہو گیا اور اُس شخص نے اُس عورت کا مہر مقرر نہیں کیا تھا اور رخصتی بھی نہیں کروائی تھی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ اُس عورت کو اُس جیسی دیگر عورتوں کی مانند مہر مثل ہوگا، اُسے وراثت میں سے حصہ بھی ملے گا اور اُس پر عدت کی ادائیگی بھی لازم ہوگی تو حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ بروع بنت واشق اشجعیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں وہی فیصلہ دیا تھا جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

اسی حدیث کی وجہ سے امام ابوحنیفہ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ ایسا نکاح درست ہوتا ہے حالانکہ اس بارے میں امام شافعی کی رائے

مختلف ہے۔

طلاق کا حکم

ان روایات میں سے چند وہ روایات ہیں جو طلاق کے مباح ہونے کے بارے میں عمومی طور پر منقول ہوئی ہیں لوگ یہ گناہ کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے قیاس کی وجہ سے ان پر عمل کو ترک کیا ہے اس طرح کہ وہ تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کو حرام قرار دیتے ہیں حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس ”صحیح“ حدیث میں اعتماد کیا ہے جسے شیخین نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے:

(57) اِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي حَالِ الْحَيْضِ فَسَالَ عُمَرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَرَّةً فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكُهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضُ ثُمَّ تَطْهُرُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكْهَا بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقْهَا قَبْلَ أَنْ تَبَيَّنَ فِتْلِكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يُطَلِّقَ لَهَا النِّسَاءُ

”انہوں نے اپنی اہلیہ کو اُس کے حیض کے دوران طلاق دیدی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس سے کہو کہ وہ اُس سے رجوع کر لے اور پھر وہ اُسے اپنے ساتھ رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر اُسے حیض آئے اور پھر وہ پاک ہو جائے پھر اگر وہ چاہے تو اُسے اپنے پاس روکے رکھے اور اگر چاہے تو اُسے طلاق دیدے یہ وہ عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اس حساب سے عورتوں کو طلاق دی جائے۔“

دانت کا قصاص

ان روایات میں سے چند وہ روایات ہیں جو دانت توڑنے پر قصاص لازم ہونے کے بارے میں ہیں اس بارے میں امام شافعی

(57) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 3/53-52-راحمہ 2/6-ومسلم (1471) (3)-وعبد الرزاق (2954)
-والطبرانی فی ”الوسط“ (1646)-والدارقطنی فی ”السنن“ 4/10-9-وابو یعلیٰ (5650)-وابن حبان (264)
والنسائی فی ”المجتبی“ 6/141

۔ کتب ہے لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نے یہ موقف قیاس کی روشنی میں اختیار کیا ہے حالانکہ امام ابو حنیفہ نے اس ”صحیح“ حدیث پر اعتماد کیا ہے جسے امام بخاری نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث ہے:

لَرْبِيعَ بِنْتِ النَّضْرِ عَمَّتُهُ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ سِنَهَا فَعَرَضُوا عَلَيْهِمُ الْإِشْرَ فَاَبَوْا فَاَعْرَضُوا
عَنْهُمْ اَلْعَفْوُ فَاَبَوْا فَاَتَوَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ بِالْقَصَاصِ... اَلْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ
یہ: ربیعہ بنت نصر رضی اللہ عنہا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں انہوں نے ایک لڑکی کو تھپڑ مارا تو اس کا دانت توڑ دیا
انہوں نے دوسرے فریق کے سامنے دیت کی پیشکش کی تو دوسرے فریق نے اس بات کو نہیں مانا وہ لوگ نبی
ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ نے انہیں قصاص لینے کا حکم دیا اس کے بعد طویل حدیث

بین کا قتل

ن روایات میں وہ روایات ہیں جو مشرکین کو قتل کرنے کے بارے میں عمومی طور پر منقول ہیں تو یہ گمان کرتے ہیں کہ امام
ابو حنیفہ نے ان پر عمل نہیں کیا اور قیاس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: عورت کو بوڑھے مرد کو راہب کو یا مینا شخص کو قتل نہیں
کے گا اس بارے میں امام شافعی کا موقف مختلف ہے حالانکہ امام ابو حنیفہ نے اس بارے میں اس ”صحیح“ حدیث پر اعتماد کیا
مترمذی نے اپنی ”جامع“ میں نقل کیا ہے:

(58) أَنَّ امْرَأَةً وَجَدَتْ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

ایک مرتبہ کسی جنگ میں ایک خاتون مقتول پائی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے خواتین اور بچوں کے قتل کو نا پسندیدہ قرار دیا۔
مترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

شکار کا حکم

ن روایات میں سے چند روایات وہ ہیں جو کتے کے ذریعہ شکار کرنے کے مباح ہونے میں عمومی طور پر منقول ہیں لوگوں نے
نیا کہ امام ابو حنیفہ نے ان پر عمل نہیں کیا بلکہ انہوں نے قیاس کے مطابق فتویٰ دیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر کتا خود اس میں سے
لے تو اس شکار کو نہیں کھایا جاسکتا ایک قول کے مطابق اس بارے میں امام شافعی کی رائے مختلف ہے حالانکہ امام ابو حنیفہ نے
اس میں اس ”صحیح“ حدیث پر عمل کیا ہے جسے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے:

(59) أَنَّ عِدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ الْمُعْلَمَ

حرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 220/3 - واحمد 22/2 - وابن ابی شیبہ 381/12 - وابو عوانہ 93/4 -

رمی 222/2 - والبخاری (3015) - ومسلم (1744) (25) - من حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

فَقَتَلَ فُكْلًا وَإِذَا أَكَلَ فَلَا تَأْكُلُ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ

”حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو چھوڑ دو اور وہ جانور کو مار دے تو تم اُسے کھاؤ لیکن اگر وہ خود اُس میں سے کچھ کھالے تو تم اُسے نہ کھاؤ کیونکہ وہ شکار اُس نے اپنے لیے کیا ہوگا۔“

ذوی سہام

ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ تمام ذوی سہام کو (میت کے ترکہ میں سے بچا ہوا مال) لوٹایا جائے گا البتہ (میت کے) شوہر یا بیوی کا حکم مختلف ہے۔ امام شافعی کے نزدیک ایسی صورت میں وہ مال بیت المال میں جمع کروادیا جائے گا۔ لوگ گمان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے یہ حکم قیاس کے مطابق دیا ہے حالانکہ امام ابوحنیفہ نے اس بارے میں اُس ”صحیح“ حدیث پر عمل کیا ہے جسے امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے:

(60) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي جَنَيْنٍ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بَغْرَةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً ثُمَّ تُوُفِّيَتْ الْمَرْأَةُ الَّتِي قَضَى لَهَا بِالْبَغْرَةِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِنِسِئِهَا وَزَوْجِهَا وَإِنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصِيئَتِهَا

”نبی اکرم ﷺ نے بنو لحيان سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے پیٹ میں مرجانے والے بچہ کے بارے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ اُس کے تاوان کے طور پر ایک غلام یا کنیرا داکے جائیں گے پھر اُس خاتون کا انتقال ہو گیا جسے تاوان کی رقم دینے کا فیصلہ دیا گیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا کہ اُس کی وراثت اُس کے بیٹوں اور اُس کے شوہر کو ملے گی اور دیت کی ادائیگی اُس کے خاندان پر لازم ہوگی۔“

یہاں اور احادیث بھی ہیں جنہیں امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے۔

خطیب کا بیان محض افتراء ہے

ان سب باتوں سے یہ بات پتا چل جاتی ہے کہ خطیب اور دیگر حضرات نے جو یہ کہا ہے کہ امام ابوحنیفہ قیاس اور رائے پر عمل کرتے تھے احادیث پر عمل نہیں کرتے تھے یہ ایک بہتان اور افتراء ہے۔ امام ابوحنیفہ اور اُس کے شاگرد اس سے بری الذمہ ہیں

(59) اخبرني ابن حبان (5881) - ومسلم (1929) (1) في الصيد: باب الصيد بالكلاب المعلمة - والبيهقي في "المعجم الكبير" 235/9 - وابوداؤد (2847) في الصيد: باب في اتخاذ الكلاب للصيد، واحمد 258/4 - عن عدی بن حاتم رضي الله عنه

(60) اخبرني الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 205/3 - وابو يعلى (5917) - واحمد 438/2 - وابوداؤد (4579) - الدیات: باب ما جاء في دية الحنين - وابن ماجه (2639) في الديات: باب دية الحنين - ومالك (5) في العقول: باب دية الحنين - والبخاري (5759) في الطب: باب الكهانة - من حديث ابي هريرة رضي الله عنه

ائمہ نحو کی گواہی

ائمہ نحو میں سے ابن جنی، قاضی ابوسعید سیرانی، ابوعلی فارسی نے اس کتاب کی شرح تحریر کی ہے اور ان سب حضرات نے اس بات کی گواہی دی ہے کہ اس کتاب کا مصنف علم نحو میں بلند مرتبہ پر فائز ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خطیب بغدادی نے ”فتر“ سے متعلق ان مسائل کا اور اس سے متعلق نحوی معاملات کا مطالعہ ہی نہیں کیا ہے اور وہ اس سے واقف بھی نہیں ہو سکے ہیں، کیونکہ اُن وہ اس سے واقف ہوتے تو وہ اس طرح کی بات کرنے کی جرأت نہ کرتے، خواہ نفسانی خواہش اُن پر غالب بھی آگئی ہوتی، کیونکہ کوئی عالم شخص کسی دوسرے عالم کے مقابلہ میں صرف طبیعت کی خرابی اور اپنی بڑائی کی وجہ سے اس طرح کی حرکت نہیں کر سکتا، البتہ جاہل شخص اپنی جہالت کی وجہ سے یہ جرأت کر سکتا ہے۔

سلطان، فاضل، کامل، بادشاہ، معظم، عیسیٰ بن ملک عادل ابوبکر بن ایوب، جو شام کے حکمران تھے، انہوں نے اپنی اس کتاب میں اس بارے میں تفصیل سے بحث کی ہے جو انہوں نے خطیب بغدادی کی ترویج میں تحریر کی ہے، جو اس تنقید کے بارے میں نے جو خطیب نے امام الائمہ سراج الائمہ امام ابوحنیفہ پر کی ہے اور اس میں انہوں نے (یعنی عیسیٰ بن عادل) نے موزوں اور مناسب بحث کر دی ہے، تو اللہ تعالیٰ تمام عالم اسلام کی طرف سے انہیں جزائے خیر دے!

ابن عیاش کی روایت

جہاں تک اُن کے یہ کہنے کا تعلق ہے، اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! کہ انہوں نے ابن عیاش کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ امام ابوحنیفہ کو عہدہ قضاء کی وجہ سے نہیں مارا گیا تھا، بلکہ اس وجہ سے مارا گیا تھا کہ وہ ریشم کا کام کرنے والوں کے چیئرمین بن جائیں۔

اس کا جواب تین حوالے سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے کہ خطیب بغدادی نے اس کے ذریعہ امام ابوحنیفہ کو رسوا کرنے کا ارادہ کیا اور حقیقت میں اس کے ذریعہ خود رسوا کر لیا، کیونکہ یہ بات حد تو اتر تک مستند ہونے کے قریب منقول ہے کہ امام ابوحنیفہ کو عہدہ قضاء قبول نہ کرنے کی وجہ سے مارا گیا تھا اور یہی بات خود خطیب بغدادی نے بھی نقل کی ہے اور انہوں نے یہ بات ایک جماعت کے حوالے سے روایت کی ہے تو پھر اس کا انکار کیسے کر سکتے ہیں؟

جو شخص بھی خطیب بغدادی کی بات کو دیکھے گا، تو وہ اس بات پر حیرانگی کا اظہار کرے گا کہ اُن کے اندر نفسانی خواہشات کی پیروی اور حیا کی کمی کتنی زیادہ ہے۔

ابن عیاش پر طعن

اس کا دوسرا جواب یہ ہے: خطیب بغدادی نے اپنی کتاب میں کئی جگہ پر ابن عیاش نامی راوی پر طعن نقل کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ بہت زیادہ غلطیاں کیا کرتا تھا اور یہ بات انہوں نے حافظ ابو نعیم اور یحییٰ بن معین کے حوالے سے نقل کی ہے، تو پھر آپ خود اس اندازہ لگالیں کہ جس شخص کو انہوں نے مجہول قرار دیا ہے، یہاں اُسے عادل قرار دے رہے ہیں، حالانکہ عقلمند آدمی کا سب سے کم

نہیے کہ اُس کے کلام میں تناقض نہیں پایا جاتا ہے۔

رسول سے محبت

تیسرا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ نے ”عریف“ کا عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ بنو مردان نے انہیں یہ پیشکش اس لیے کی تھی کیونکہ وہ آل رسول ﷺ سے محبت کرتے تھے تو یہ بات امام ابوحنیفہ کے نقص پر مبنی ہے بلکہ اُن پر ظلم کرنے والے شخص کے ظلم کے نتیجے ہونے پر دلالت کرتی ہے اور خطیب بغدادی اس روایت کو کیسے کہتے ہیں؟ حالانکہ انہوں نے خود یہ بات بیان کی ہے کہ ابن ہبیرہ نے عہدہ قضاء قبول نہ کرنے کی وجہ سے امام ابوحنیفہ کو مارا۔

حسب کا مسائل میں رجوع

جب تک خطیب بغدادی کی اس بات کا تعلق ہے کہ پہلے امام ابوحنیفہ نے کچھ روایات پر عمل کیا اور پھر اُن سے رجوع کر لیا تو یہ جواب بھی تین حوالے سے دیا جاسکتا ہے۔

حق کی طرف رجوع بہتر ہے

پہلا جواب یہ ہے کہ حق کی طرف رجوع کر لینا باطل پر جسے رہنے سے زیادہ بہتر ہے جب اُن کے سامنے یہ بات واضح ہو گئی کہ روایات منسوخ ہیں یا مؤول ہیں یا مرجوح ہیں یا اللہ کی کتاب کے حکم کے برخلاف ہیں تو اب اُن سے رجوع کرنا لازم ہو جانا کہ باطل پر اصرار کرتے ہوئے اُن کی بنیاد پر فتویٰ دینا درست نہیں ہونا تھا جبکہ مقصد صرف یہ ہو کہ اپنی علمی قابلیت کو بچایا جائے۔

خطیب بغدادی نے اس کے ذریعہ اُن کی مذمت کرنے کا ارادہ کیا تھا حالانکہ اس کے ذریعہ انہوں نے امام ابوحنیفہ کی عبادت اور بطل پر اصرار نہ کرنے کی صفت بیان کر دی ہے۔

ام شافعی سے موازنہ

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ نے اگرچہ اپنے بعض اقوال سے رجوع کیا ہے لیکن امام شافعی نے اپنے جن قدیم احادیث سے رجوع کیا ہے اُن کی تعداد اس سے کئی گنا زیادہ ہے اور دیگر ائمہ نے بھی اسی طرح کیا ہے تو یہ چیز اُن حضرات کی دیانت و عبادت اور حق کو ترجیح دینے کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ ان سب حضرات سے راضی ہو۔

رجوع قابل مذمت نہیں ہے

اس کا تیسرا جواب یہ ہے کہ (فقہی) موقف اور قول سے رجوع کر لینا جب اس کے ساتھ کوئی دنیاوی غرض وابستہ نہ ہو بلکہ اس کی وجہ سے دنیاوی امور میں کمی آ رہی ہو تو پھر اس چیز کو مذمت کے طور پر کیسے ذکر کیا جاسکتا ہے اور اس وجہ سے تنقید کیسے کی جاسکتی ہے؟

وکیع سے منسوب روایت

جہاں تک خطیب بغدادی کے اُس قول کا تعلق ہے جو انہوں نے وکیع بن جراح کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: سفیان ثوری یہ کہتے ہیں: ہم مؤمن ہیں، لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری حالت کیا ہے؟ وکیع کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: جو شخص سفیان ثوری کے قول کے مطابق بات کہے گا: وہ اپنے ایمان میں شک کرنے والا شمار ہوگا، ہم لوگ یہاں بھی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی مؤمن ہی شمار ہوتے ہیں۔ تو وکیع نے یہ کہا: ہم تو سفیان ثوری کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کا قول اللہ تعالیٰ کے بارے میں جرأت ہے۔

اس اعتراض کا جواب چار حوالے سے دیا جاسکتا ہے۔

علم کلام میں مہارت

پہلا جواب یہ ہے: اگر تو خطیب نے اس کے ذریعہ امام ابوحنیفہ کی مذمت کرنے کا ارادہ کیا ہے تو درحقیقت انہوں نے اُن کی تعریف کر دی ہے، کیونکہ انہوں نے یہ حکایت نقل کی ہے کہ اُن کے اور دیگر حضرات کے درمیان اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اُس کی صفات کی معرفت کے درمیان کتنا فرق پایا جاتا ہے اور امام ابوحنیفہ علم کلام میں کتنی مہارت رکھتے ہیں؟

اس کا دوسرا جواب یہ ہے: اس مسئلہ کا تعلق علم کلام سے ہے اور علماء سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہوگی کہ خطیب کا کلام اُن جاہل لوگوں میں رائج ہو سکتا ہے جن کا علم کلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے، وہ صرف الفاظ حدیث کو روایت کرنا جانتے ہیں۔

دین کی اصل میں شک

اس کا تیسرا جواب یہ ہے: ایمان کے بارے میں شک کرنا دین کی اصل کے بارے میں شک کرنے کے مترادف ہے، یعنی حضرت محمد ﷺ کے بارے میں شک کرنے کے مترادف ہے کہ کیا وہ حق ہیں یا حق نہیں ہیں؟ جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا تھا: تمہارا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے عرض کی تھی: میری یہ حالت ہے کہ میں حقیقی طور پر مؤمن ہوں۔ یہ بات اُن لوگوں کے خلاف حجت ہے جو ایمان میں شک کرتے ہیں۔

سفیان ثوری کے حوالے سے یہ حکایت بھی منقول ہے: وہ یہ کہا کرتے تھے: اگر اللہ نے چاہا تو میں مؤمن ہوں! یہاں تک کہ جب انہیں امام ابوحنیفہ کا قول پہنچا تو انہوں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔

اسی طرح سفیان ثوری کے زیادہ تر مسائل وہ ہیں جو انہوں نے امام ابوحنیفہ سے حاصل کیے ہوئے ہیں۔

وکیع پر جرح

اس کا چوتھا جواب یہ ہے کہ خطیب بغدادی نے خود وکیع کو ضعیف قرار دیا ہے اور امام احمد بن حنبل کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وکیع کے علاوہ (کوئی بھی دوسرا) راوی میرے نزدیک زیادہ ثابت ہوگا۔ تو خطیب بغدادی پر حیرت ہوتی ہے کہ وہ کیسے ایک شخص کو خود ہی ضعیف قرار دیتے ہیں اور پھر اُس سے امام ابوحنیفہ پر طعن بھی نقل کر دیتے ہیں، گویا کہ وہ اُس شخص کے بارے میں

ت کر رہے ہیں، امام ابوحنیفہ پر تنقید ثابت نہیں کر رہے ہیں۔

سے منسوب ایک اور روایت

اس تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے جو انہوں نے کعب کے حوالے سے نقل کیا ہے: ایک مرتبہ سفیان ثوری، محمد بن یونس بن ابویعلیٰ، قاضی شریک، حسن بن صالح اور امام ابوحنیفہ ایک جگہ اکٹھے ہوئے، ان لوگوں نے امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا: میں نے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ جو اپنے باپ کو قتل کر دیتا ہے اور اپنی ماں سے زنا کر لیتا ہے اور اپنے باپ کے سر میں سے پانی پیتا ہے؟ تو امام ابوحنیفہ نے جواب دیا: جی نہیں! تو قاضی ابن ابویعلیٰ نے اُن سے کہا: میں تمہاری گواہی کبھی قبول نہیں کروں۔ سفیان ثوری نے اُن سے کہا: میں تمہارے ساتھ کبھی بات نہیں کروں گا۔ قاضی شریک نے اُن سے کہا: اگر میرے پاس اختیار ہو تو میں یہ کر دیتا اور وہ کر دیتا۔ حسن بن صالح نے کہا: اب میرا آپ سے تعلق رکھنا حرام ہے۔ اس کے جواب چار حوالوں سے دیئے جاسکتے ہیں۔

جواب

پہلا جواب یہ ہے کہ خطیب نے اس کے ذریعہ امام ابوحنیفہ پر تنقید کرنے کا ارادہ کیا اور انہوں نے اس کے ذریعہ امام ابوحنیفہ کی حیثیت ظاہر کر دی، انہوں نے امام ابوحنیفہ کو حق پر ثابت کر دیا اور اس حوالے سے دیگر چار افراد پر تنقید کر دی، کیونکہ کبیرہ گناہ کے مرتکب شخص کا کبیرہ گناہ کی وجہ سے ایمان سے خارج ہو جانا، یہ خارجیوں کا مسلک ہے، جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ایسا شخص مطلق ایمان سے خارج نہیں ہوتا ہے اور کافر نہیں ہوتا ہے، تو جو بات امام ابوحنیفہ نے ارشاد فرمائی ہے وہ درست ہے اور جو بات اُن لوگوں نے کہی ہے وہ خارجیوں کا مسلک ہے (یا اس کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے)۔

جواب

دوسرا جواب یہ ہے: خطیب بغدادی خود کعب کو ضعیف قرار دے چکے ہیں، تو وہ اپنے کلام کے برخلاف کیسے کہہ سکتے ہیں؟ جس نے انہوں نے ضعیف قرار دیا ہے، پھر اُسی شخص کو امام ابوحنیفہ پر تنقید کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔

تیسرا جواب

تیسرا جواب یہ ہے: یہ روایت اُس کے بھی برخلاف ہے جو کعب اور خطیب سے منقول ہے، جیسا کہ خطیب بغدادی نے کعب سے روایت نقل کی ہے: انہوں نے امام ابوحنیفہ کی تعریف بیان کی اور وہ امام ابوحنیفہ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

چوتھا جواب

اس کا چوتھا جواب یہ ہے: ان چاروں حضرات کا امام ابوحنیفہ کے بارے میں طعن دو حوالوں سے معتبر نہیں ہوگا، پہلی وجہ یہ ہے کہ بارے میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے کہ امام ابوحنیفہ ان حضرات سے بڑے عالم اور ان سے بڑے فقیہ تھے، دوسری بات یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ سے حسد کرتے تھے اور اپنے حسد کا (بعض اوقات) اظہار بھی کر دیتے تھے، بعض اوقات یہ لوگ اس کا اعتراف

کر لیتے تھے تو ان لوگوں کا امام ابوحنیفہ پر طعن کیسے معتبر ہوگا؟

حدیث کے مطابق فتویٰ نہ دینا

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! جو انہوں نے علی بن عاصم کے حوالے سے نقل کیا ہے: امام ابوحنیفہ کو ہم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ایک حدیث سنائی تو انہوں نے فرمایا: میں اس کے مطابق فتویٰ نہیں دوں گا۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں) اس کا جواب بھی تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

یحییٰ بن معین کی تنقید

ایک پہلو یہ ہے: خطیب نے خود علی بن عاصم کے بارے میں طعن کیا ہے اور یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب اُن سے یہ کہا گیا: امام احمد بن حنبل یہ فرماتے ہیں: علی بن عاصم میں کوئی حرج نہیں ہے، وہ کذاب نہیں ہے، تو یحییٰ بن معین نے کہا: اللہ کی قسم! وہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی اُس کے حوالے سے کوئی حدیث نقل کی جائے گی، تو پھر یہ شخص آج کیسے ثقہ ہو سکتا ہے؟ دوسری بات یہ ہے: ہم نے امام ابوحنیفہ کے مسلک کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ وہ تو ”مرسل“ اور ”ضعیف“ روایات بھی اختیار کر لیتے ہیں، وہ مستند روایات سے بھلا کیسے اجتناب کریں گے؟ تو وہ اس بارے میں اپنے مسلک کو کیسے ترک کر سکتے ہیں؟

سخ یا تاؤل کا احتمال

اس کا تیسرا جواب یہ ہے: اگر یہ بات اُن سے صحیح طور پر منقول بھی ہو تو حق بات وہی ہوگی، جو انہوں نے کہی ہے کہ میں اس لیے اختیار نہیں کروں گا کیونکہ یہ منسوخ ہے یا مودل ہے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حکم کے مقابل ہے یا مستند نہیں ہے اور کتنی تر روایات ایسی ہیں جن کے مطابق امام شافعی، امام مالک اور دیگر اہل علم نے فتویٰ نہیں دیا ہے، تو اُن کے بارے میں صرف یہی گمان کیا جاسکتا ہے کہ انہوں نے ان روایات کے مطابق فتویٰ اس لیے نہیں دیا ہوگا، کیونکہ وہ اس روایت کے بارے میں یہ جانتے ہوں گے کہ ان میں (مذکورہ بالا صورتوں میں سے) کوئی ایک صورت پائی جاتی ہے، جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

حدیث قلتین

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! جو انہوں نے موسیٰ بن سینانی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے کہا: حدیث قلتین مشہور ہے، تو امام ابوحنیفہ نے کہا: میں اس پر اعتماد نہیں کرتا ہوں۔ اس کا جواب بھی تین حوالے سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ نے جو فرمایا ہے وہ دلیل کے ذریعہ ثابت ہونے والا حق ہے، کیونکہ حدیث قلتین کو صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا، بلکہ ان دونوں میں سے کسی ایک نے بھی نقل نہیں کیا، پھر یہ ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کے

۔ یہ روایت منقول ہے جسے امام مسلم نے نقل کیا ہے کہ اُس میں بعد میں غسل کرنے کا اور بخاری کی روایت میں: بعد میں ۔ ذکر ہے۔

فقہ اسم مشترک ہے

۔ جواب یہ ہے: جسے امام طحاوی نے ذکر کیا ہے کہ لفظ ”قلہ“ اسم مشترک ہے امام شافعی نے اس سے مراد ”حجر کے گھرے“ ۔ ان بارے میں کوئی مستند حدیث منقول نہیں ہے اور کوئی عقلی دلیل بھی موجود نہیں ہے تو مشترک لفظ پر عمل کرنا صرف اسی سے ہوتا ہے جب کوئی خارجی دلیل موجود ہو اور وہ یہاں پائی نہیں جاتی ہے۔ تو اس طرح کی روایت پر امام ابو حنیفہ جیسا شخص ۔ کہہ سکتا ہے؟ جنہیں احادیث اور اُن کے معانی سے تمسک کا بخوبی علم ہے۔

۔ جواب یہ ہے: انہوں نے اس بارے میں اپنی ذات کی حالت کی اطلاع دی ہے کہ میں اس پر اعتماد نہیں کرتا ہوں اور یہ ۔ کے برخلاف نہیں ہے کہ امام شافعی نے اس پر اعتماد کیا ہے کیونکہ ایک دلیل بعض مجتہدین کے نزدیک باقی دلائل پر ترجیح ۔ ہے اور بعض کے نزدیک ترجیح نہیں رکھتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اسباب مختلف ہوتے ہیں ان سب کا ذکر علم اصول فقہ ۔ میں ہے یہی وجہ ہے کہ امت کا اس بات پر اتفاق ہے: دونوں طرف کے فریقوں کو گناہ نہیں ہوتا ہے۔

یہین سے متعلق روایت

۔ اس تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے: انہوں نے عبد اللہ بن مبارک کے حوالے سے حکایت کے طور پر نقل کیا ۔ انہوں نے رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرنے کے بارے میں امام ابو حنیفہ سے کہا کہ اس بارے میں حضرت براء بن ۔ بن خزیمہ سے حدیث منقول ہے تو امام ابو حنیفہ نے کہا: کیا وہ اڑنا چاہ رہے تھے؟

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

۔ جواب یہ ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رفع یدین کے بارے میں جو منقول ہے وہ نبی اکرم ﷺ سے مندرجہ طور پر منقول نہیں ہے۔ یحییٰ بن معین نے اپنی ”تاریخ“ میں یہ کہا ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رفع یدین کے ۔ میں منقول حدیث نبی اکرم ﷺ سے منقول نہیں ہے تو جب امام ابو حنیفہ کو اس حدیث کی علت کا علم ہو گیا تو انہوں نے ۔ ہوئے راویوں کا ذکر برے الفاظ میں کرنے کو اچھا نہیں سمجھا اور عبد اللہ بن مبارک کو بطور خوش طبعی کے جواب دیا جو اُن کی ۔ ت فراموش بھی تھی انہوں نے یہ ارادہ نہیں کیا کہ اُن کے منہ میں پتھر ڈال دیں (یعنی انہیں لا جواب کر دیں) جیسا کہ انہوں نے ۔ کے بارے میں کیا تھا کہ جب انہوں نے اُن سے رفع یدین کے بارے میں دریافت کیا تھا جیسا کہ سفیان بن عیینہ نے اس ۔ میں حکایت نقل کی ہے۔

۔ جواب یہ ہے: امام مسلم نے اپنی ”صحیح“ میں یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال مالی اراکم ترفعون ایدیکم فی الصلاة کانھا اذناہ خیل

شمس اسکنوا فی الصلوۃ

”کیا وجہ ہے کہ میں تم لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تم نماز کے دوران یوں ہاتھ بلند کرتے ہو کہ جیسے وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوتی ہیں، تم نماز میں پرسکون رہا کرو۔“

تیسرا جواب یہ ہے: جو نماز سے متعلق باب میں آگے چل کر آئے گا کہ امام ابوحنیفہ اس بارے میں مستند احادیث اور آثار نقل کیے ہیں جن سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ رفع یدین کرنا بدعت ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ رفع یدین کی جو حدیث ہے اُسے روایت کرنے والے تمام لوگ مدنی ہیں اور امام مالک نے خود اس حدیث کو اختیار نہیں کیا ہے اور اس پر عمل نہیں کیا، حالانکہ وہ اہل مدینہ کی روایت کے دوسرے کسی بھی شخص سے زیادہ عالم تھے۔

چار سو روایات کو مسترد کرنے کا الزام

جہاں تک خطیب بغدادی کی اُس روایت کا تعلق ہے جو انہوں نے یوسف بن اسباط کے حوالے سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے چار سو یا اس سے زیادہ احادیث مسترد کر دیا تھا اور اس میں انہوں نے امام ابوحنیفہ کا یہ قول شامل کر دیا ہے کہ گھڑ سوار شخص کو دو حصے ملیں گے اور پیدل شخص کو ایک حصہ ملے گا اور امام ابوحنیفہ نے یہ کہا: میں کسی جانور کا حصہ کسی مؤمن کے حصہ سے زیادہ نہیں کروں گا، حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو اُن کے گھوڑے کے دو حصے دیے تھے اور ایک حصہ انہیں دیا تھا۔

اس کا جواب بھی تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: کسی حدیث کو قبول نہ کرنا لازم آئے گا یا تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ حدیث منسوخ ہوگی یا یہ ہے کہ اُس نے تادل کی گئی ہوگی یا پھر یہ ہے کہ وہ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق ہوگی اور نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی بات کا حکم دیا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(61) سَبَّأْتُكُمْ عَنِّي أَحَادِيثَ مُخْتَلِفَةٌ فَمَا يَكُونُ مُوَافِقًا لِكِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ مِنِّي، وَمَا يَكُونُ مُخَالَفًا لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّا مِنْهُ بُرَى

”عنقریب تمہارے پاس میرے حوالے سے ایسی روایات آئیں گی جن میں آپس میں اختلاف پایا جاتا ہوگا، تو اُن میں سے جو بھی اللہ کی کتاب کے موافق ہو وہ میری طرف سے ہوگی اور جو اللہ کی کتاب کے مخالف ہو، میں اُس سے لاتعلق ہوؤں گا۔“

اکابر مجتہدین نے ایسا ہی کیا ہے جو کتاب و سنت کے عرف تھے، البتہ جو لوگ علوم سے ناواقف ہیں اور جو محض روایات کو نقل دیتے ہیں، جیسے سنتے ہیں، انہیں یہ پتا نہیں ہوتا کہ یہ حدیث ناسخ ہے یا منسوخ ہے، اللہ کی کتاب کی موافق ہے یا مخالف ہے؟

محدثین کا طرز عمل

اس کا دوسرا جواب یہ ہے: اُن کا یہ کہنا کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو دو حصے دیے تھے

۔ اپنی کتاب ”مغازی“ میں اسی طرح نقل کیا ہے تو محدثین نے اُس پر تنقید کی ہے، یحییٰ بن معین کہتے ہیں: واقدی نے نبی ﷺ کی طرف سے ہزار احادیث منسوب کی ہیں۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں: واقدی اسانید کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دیا ہے۔ ابن مدینی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول واقدی کی نقل کردہ روایت کو نوٹ نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری نے واقدی نے جھوٹی باتیں لکھی ہیں۔ تو اگر امام ابو حنیفہ نے اس حدیث پر عمل نہیں کیا ہے تو انہوں نے واقدی کو کون سا حکم دیا ہے جس طرح دوسرے لوگوں نے کہا ہے تو اس حدیث کا ماخذ کیا ہوگا؟

۔ اب تک تیسرے جواب کا تعلق ہے: تو وہ یہ ہے کہ ”سیر“ سے متعلق باب میں امام ابو حنیفہ کی مسانید میں یہ بات آئے گی۔ ذریعہ اس مسئلہ کے بارے میں امام ابو حنیفہ کے مسلک کا درست ہونا ظاہر ہو جائے گا، لیکن ہم یہاں طوالت سے اجتناب کرتے ہوئے کچھ چیزیں ذکر کر دیتے ہیں۔

مسئلہ: عدم

۔ اب تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر کرے! کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے وقت اشعار کیا تھا جبکہ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: اشعار کرنا مثلہ ہے۔ اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

۔ غشیم کے مسلک سے عدم واقفیت

۔ اس میں سے ایک جواب یہ ہے: اس کا انکار وہ شخص کرے گا جو امام ابو حنیفہ کے مسلک سے واقفیت نہیں رکھتا ہوگا، کیونکہ امام ابو حنیفہ کے مسلک یہ ہے کہ اُن کے زمانہ میں جس طریقہ سے اشعار کیا جاتا تھا وہ مثلہ تھا اور وہ نبی اکرم ﷺ کے اشعار کے طریقہ سے مختلف تھا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ قربانی کے جانور کی کوہان کے بائیں حصہ کو معمولی سا چیرا لگاتے تھے جو جانور کیلئے تکلیف دہ ہوتا تھا اور اُسے عذاب کا شکار نہیں کرتا تھا، حالانکہ جاہل لوگ اس بارے میں بعد میں مبالغہ کرنے لگے وہ کوہان کو چیر دیا کرتے تھے۔ اس طریقہ سے چیر دیا کرتے تھے جو نبی اکرم ﷺ کے چیرا لگانے کے طریقہ سے مختلف ہوتا تھا۔ اس طرح پہلی بات یہ ہے کہ جانور کو تکلیف پہنچایا کرتے تھے پھر یہ تھا کہ گرمی کی شدت میں وہ زخم بگڑ جایا کرتا تھا تو وہ مثلہ کرنے کے مترادف ہو جاتا تھا۔ امام ابو حنیفہ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی تو انہوں نے اس طرح کے اشعار کو مکروہ قرار دیا، کیونکہ یہ سنت کے مخالف ہے اور مثلہ کرنے کے مترادف ہے۔

۔ خطیب بغدادی اس مسئلہ میں امام ابو حنیفہ کے مسلک سے واقف نہیں تھے تو کیا انہوں نے اُن کے الفاظ کو نہیں دیکھا ہے جو فرماتے ہیں: اشعار کرنا مثلہ ہے اس میں انہوں نے ”الف لام“ داخل کیا ہے اور یہ اصل عہد کیلئے ہوتا ہے، یعنی وہ مخصوص عہد جو سامنے نظر آ رہا ہے پھر انہوں نے یہ کہا ہے: یہ مثلہ ہے حالانکہ نبی اکرم ﷺ کا کیا ہوا مثلہ نہیں ہوتا ہے۔

۔ طعن کے ذریعہ خطیب بغدادی نے اپنی رسوائی کا سامان کیا ہے انہوں نے یہ بات ظاہر کر دی ہے کہ وہ اس بارے میں حنیفہ کے مسلک سے واقف نہیں تھے اور پھر انہوں نے امام ابو حنیفہ پر تنقید کی ہے جس سے وہ خود واقف نہیں ہیں یہ بات

عدل سے تعلق نہیں رکھتی ہے کہ آدمی تنقید کرتے ہوئے جلد بازی سے کام لے۔

امام طحاوی نے اس بارے میں نص کی ہے اور فرمایا ہے: جہاں تک مسنون اشعار کا تعلق ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کا دوسرا جواب یہ ہے: اشعار ابتداءً اسلام میں ہوا کرتا تھا جب مثلاً کرنا مباح تھا جیسا کہ عربینہ قبیلہ کے افراد سے متعلق واقعہ میں بات منقول ہے اُس کے بعد مثلاً کرنے کو منسوخ کر دیا گیا تو اشعار کو بھی منسوخ کر دیا گیا جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے کفار کا مثلاً کرنے سے منع کیا ہے جو عناد رکھنے والے اور جنگ کرنے والے لوگ ہیں تو پھر جانور کا مثلاً کیسے کیا جاسکتا ہے؟ جو پابند ہی نہیں ہے تو اشعار کا بنیادی مقصد علامت مقرر کرنا ہے اور یہ چیز مشکیزہ یا جوتے لٹکانے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

تیسرا جواب یہ ہے: ابتداءً اسلام میں کفار لوگ قربانی کے جانوروں سے تعرض نہیں کرتے تھے دوسرے جانوروں سے تعرض کرتے تھے تو اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ اس بات کی علامت مقرر کی جائے تاکہ کفار ان سے تعرض نہ کریں لیکن جب اسلام ظاہر ہو گیا اور امن حاصل ہو گیا تو اشعار کی سنت باقی نہیں رہی۔

امام ابو حنیفہ نے اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت پر اعتماد کیا ہے وہ فرماتی ہیں:

ان شئت فاشعر وان شئت فلا تشعر

”اب اگر تم چاہو تو اشعار کرو اور اگر چاہو تو اشعار نہ کرو“۔

ابو مقاتل رازی بیان کرتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق اہل عراق میں سے اشعار سے متعلق حدیث کو قتادہ کے حوالے سے ابو حیان کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیا ہے۔

سودا ختم کرنے کا اختیار

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(62) المتبايعان بالخيار ما لم يتفرقا عن مجلس العقد

”خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار رہتا ہے جب تک وہ مجلس عقد میں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے ہیں“۔

جبکہ امام ابو حنیفہ یہ فرماتے ہیں: جب بیع لازم ہو جائے تو پھر اختیار باقی نہیں رہتا۔

اس کا جواب بھی تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

امام مالک کا مسلک

پہلا جواب یہ ہے: امام مالک نے یہ حدیث نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور پھر وہ خود اس پر عمل نہیں کرتے حالانکہ وہ نافع کی نقل کردہ روایات اُن کی صحت اور اُن کی علت کا زیادہ علم رکھتے ہیں تو اُن کا اس پر عمل نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ روایت مستند نہیں ہے۔

(62) اخرجه ابن حبان (4916) - واحمد 56/1 - والبخاری (2111) فی البیوع: باب البیعان بالخيار ما لم

یتفرقا - ومسلم (1531) فی البیوع: باب ثبوت خيار المجلس - وابوداؤد (3454) فی البیوع: باب خيار المتبايعين

۱۔ دوسرا جواب یہ ہے: امام مالک فرماتے ہیں: میں نے اہل مدینہ کو اس کے برخلاف کرتے ہوئے پایا ہے، اگر یہ حدیث درست ہو اہل مدینہ سے مخفی نہ رہتی۔

۲۔ جواب یہ ہے: اگر یہ مستند طور پر بھی منقول ہو تو اس سے مراد خیار قبول ہوگا، تاکہ اس حدیث پر اور دیگر تمام روایات پر عمل۔ حران کے درمیان تطبیق ہو جائے۔

۳۔ زنی کا حکم

۱۔ تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر پر جاتے تھے تو اپنی زنی کے درمیان قرعہ اندازی کیا کرتے تھے حالانکہ امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: قرعہ اندازی کرنا جوا ہے۔ اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے:

۱۔ جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ نے اس حدیث پر اُس حوالے سے عمل کیا ہے جس حوالے سے یہ منقول ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: اگر سفر پر جانے لگے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی کرے، اسی طرح وہ تقسیم جس میں سفر کا مفہوم پایا جاتا ہے اور جس کے حق کو باطل قرار نہ دیا جا رہا ہو اُس کا بھی یہی حکم ہے۔

۲۔ جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ نے یہ اندازہ لگا لیا کہ کسی بیوی کو ساتھ لے کر سفر کرنے اور دو دعویداروں میں سے کسی ایک سے فیصلہ دینے کے حکم میں فرق ہے تو انہوں نے قیاس سے اجتناب کیا اور اُس حدیث عمل کیا جو اس بارے میں وارد ہوئی۔

۳۔ جواب آگے چل کر تفصیل کے ساتھ آئے گا جو ”مسانید“ کے درمیان آئے گا۔

۴۔ حب پر ایک الزام کی تحقیق

۱۔ تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر کرے! امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: اگر نبی مجھے دیکھ لیتے تو بہت سے اقوال کو اختیار کرتے۔

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے:

۱۔ جواب یہ ہے: یہ خطیب نے لفظوں میں ہیرا پھیری کی ہے اور اس کے ذریعہ انہیں رسوائی کا سامنا کرنا پڑا ہے، کیونکہ وہ تھے جسے امام ابو یوسف نے نقل کیا ہے وہ یہ ہے کہ جب عثمان بنی کا ظہور ہوا اور اُس نے اصول کے بارے میں اپنے مہلک کو امام ابوحنیفہ کو اس بات کا پتا چلا تو انہوں نے فرمایا: اگر بتی مجھے دیکھ لے تو میرے بہت سے اقوال کو اختیار کرے تو یہاں تک کہ ”ب“ اور ”ت“ میں حرفوں کی ہیرا پھیری کر دی ہے (یعنی لفظ ”بتی“ کو لفظ ”نبی“ کہہ کر نقل کر دیا)۔

۲۔ جواب یہ ہے: خطیب بغدادی نے ہی یہ بات روایت کی ہے: امام ابوحنیفہ عظمیٰ اور سمجھداری کے حوالے سے مخصوص تھے، یہی عقلمند شخص اس طرح کی بات نہیں کہہ سکتا۔

۳۔ جواب یہ ہے: اگر یہ بات درست بھی ہو تو اس سے مراد دنیاوی امور ہیں اور نبی اکرم ﷺ دنیاوی امور میں اپنے

اصحاب سے مشورہ کیا کرتے تھے اور اُن کے اقوال کو اختیار کر لیا کرتے تھے اور بعض اوقات اس میں کوئی غلطی بھی ظاہر ہو جاتی تھی۔ کیونکہ وحی اور عصمت کا تعلق شرعی احکام سے ہے اس بارے میں بحث اصول فقہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

مشروبات کا حکم

جہاں تک خطیب کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُس سے درگزر کرے! جو انہوں نے ابو مطیع کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اُن سے مشروبات کے بارے میں دریافت کیا گیا تو امام ابو حنیفہ سے جس بھی مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا انہوں نے یہی فرمایا: یہ حلال ہے۔

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: جو بات امام ابو حنیفہ نے کہی ہے اُکا بر صحابہ اور تابعین کا مسلک بھی یہ ہے تو امام ابو حنیفہ آثار کے برخلاف رائے کیسے دے سکتے ہیں؟ اور صحابہ کرام کو فاسق کیسے قرار دے سکتے ہیں؟ اُن کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: اُن سے کھجور کی بنیذ کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا اور اُس چیز کے مباح ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا جو نشہ آور نہ ہو تو انہوں نے جواب دیا تھا: میں اُسے کیسے حرام قرار دے سکتا ہوں؟ اور ستر صحابہ کرام کو کیسے فاسق قرار دے سکتا ہے (کیونکہ اُن حضرات بھی یہی مسلک ہے)۔

دوسرا جواب جو ”مسانید“ کے درمیان تفصیل سے آئے گا وہ یہ ہے: اس بارے میں مختلف اخبار اور روایات منقول ہیں جن سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس بارے میں امام ابو حنیفہ کا جو مسلک ہے وہی درست ہے۔

یحییٰ بن معین کا موقف

تیسرا جواب یہ ہے: جو یحییٰ بن معین نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: تین روایات نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر منقول نہیں ہیں (یہ روایت) ”پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے“ اور یہ روایت: ”جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے وہ وضو کرے“ اور یہ روایت: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے“۔

عباس دوری بیان کرتے ہیں: جب میں نے یحییٰ بن معین کی زبانی یہ بات سنی تو میں امام احمد بن حنبل کے پاس گیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: تم واپس اُن کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو کہ شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں منقول روایت مستند حدیث ہے اور یہ مکحول کی نقل کردہ روایت ہے جو انہوں نے عنینہ کے حوالے سے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔ عباس دوری بیان کرتے ہیں: میں یحییٰ بن معین کے پاس گیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو یحییٰ نے کہا: تم اُن سے کہو کہ مکحول کی تو عنینہ سے ملاقات ہی نہیں ہوئی تھی۔

طلاء کا شرعی حکم

ابن منذر نے اپنی کتاب ”الاشراف“ میں یہ بات نقل کی ہے: طلاء کے بارے میں علماء کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اکثر اہل علم اس بات کے قائل ہیں: جب اس کا دو تہائی حصہ رخصت ہو جائے اور ایک تہائی حصہ باقی رہ جائے تو اسے پینا مباح

۱۔ ترمذی بن خطاب، حضرت علی بن ابوطالب، حضرت ابو عبیدہ بن جراح، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابوطالب انصاری، حضرت
۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ، اور تابعین میں سے حسن بصری، امام شعبی، ابراہیم نخعی، عکرمہ اور لیث
۳۔ بنی مسلک ہے۔

خطیب بغدادی پر حیرت ہوتی ہے کہ وہ اس حوالے سے امام ابو حنیفہ پر کیسے تنقید کرتے ہیں؟ حالانکہ امام ابو حنیفہ نے اس
۱۔ نہ صرف اکابر صحابہ کی پیروی کی ہے، امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص نبیذ پی لے اور اس کا یہ ارادہ پختہ ہو کہ وہ اس کو
۲۔ تک کہ اُسے نشہ ہو جائے تو پہلا گھونٹ حرام ہوگا، اس طرح اگر کوئی لہو و لعب کیلئے اسے پی لیتا ہے یا عیش و نشاط کیلئے اسے
۳۔ نہ تر بھی یہی حکم ہوگا، لیکن جب وہ اس کا اتنا حصہ پی لے جس کے بارے میں اُسے غالب گمان ہو کہ اس سے اُسے نشہ نہیں
۴۔ یہ ہو اور طرب کیلئے نہ ہو، تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن جہاں تک خمر کا تعلق ہے، تو اس کی تھوڑی اور زیادہ مقدار حرام
۵۔ ہے۔ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے صراحت کی ہے اور امام ابو حنیفہ کا مسلک بھی یہ ہے: خمر کی تھوڑی اور زیادہ
۶۔ نہ حرام قرار دیا گیا ہے اور ہر مشروب کی نشہ آور مقدار حرام ہوگی۔

۷۔ بنی کہتے ہیں: لفظ سکر میں سین پر زبر پڑھنا غلط ہے، کیونکہ صحیح لفظ سکر، یعنی سین پر پیش کے ساتھ ہے۔

۱۔ خواب کا تذکرہ

۱۔ میں تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے: جو انہوں نے احمد بن حسن ترمذی کے حوالے سے نقل کیا ہے: وہ بیان
۲۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا، میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! لوگوں کے درمیان جو
۳۔ پیچھا چاتا ہے اُس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کس چیز کے بارے میں؟ میں نے
۴۔ امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام شافعی کے درمیان جو اختلاف ہے اُس کے بارے میں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
۵۔ تب ابو حنیفہ کا تعلق ہے، تو میں اُس سے واقف نہیں ہوں، جہاں تک مالک کا تعلق ہے، تو اُس نے علم تحریر کیا ہے اور جہاں تک
۶۔ شافعی کا تعلق ہے، تو وہ مجھ سے ہے اور میرے ساتھ ہے۔

۲۔ دو جواب

۱۔ اس کا جواب دو حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

۱۔ بنی بات تو یہ ہے: اس روایت کا متن ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ روایت کتنی کمزور اور جھوٹ ہے، کیونکہ صحیح حدیث
۲۔ میں نے منقول ہے: نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کی امت کے اعمال پیر اور جمعرات کے دن پیش کیے جاتے ہیں، تو یہ کیسے ہو
۳۔ سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ، امام ابو حنیفہ سے واقف نہ ہوں؟ حالانکہ نبی اکرم ﷺ ہر نیک اور گناہگار شخص سے واقف ہوتے ہیں،
۴۔ ان کے اعمال نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ امام ابو حنیفہ سے کیسے واقف نہیں ہوں گے؟
۵۔ نبی اکرم ﷺ کی امت کی اکثریت ان کے مسلک کے مطابق عمل کرتی ہے۔

امام صاحب کی تعریف میں خواب

دوسرا جواب یہ ہے: یہ خواب اُن روایات کے برخلاف ہے جو نیک لوگوں کی جماعت کے حوالے سے اور مسلمان علماء کے حوالے سے منقول ہے: انہوں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے امام ابوحنیفہ کو پاکیزہ قرار دیا ہے۔

اُن میں سے ایک روایت وہ ہے: جو فضل بن خالد کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں پہلے امام ابوحنیفہ سے بغض رکھتا تھا میں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوحنیفہ کا کلام لقمان کے کلام کی مانند ہے بلکہ اُس سے زیادہ (حکمت آمیز ہے)۔

تو میں نے توبہ کی اور امام ابوحنیفہ سے محبت رکھنے لگا۔

میت کا کفن حاصل کرنا

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس قول کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! جو انہوں نے محمد بن غالب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: اگر میت کو دفن کر دیا جائے اور پھر اُس کے ورثاء کو اُس کے کفن کی ضرورت پیش آئے تو انہیں یہ حق حاصل ہوگا کہ میت کی قبر کو کھود دیں۔

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا گیا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: یہ راوی جس کی کنیت ابو جعفر شباخ ہے یہ متروک الحدیث اور کذاب ہے یہ بات خطیب نے بھی ذکر کی ہے تو بڑے افسوس کی بات ہے کہ جب وہ امام ابوحنیفہ پر طعن روایت کرنے لگتے ہیں تو جھوٹے راویوں کی طرف چلے جاتے ہیں۔ دوسرا جواب یہ ہے: امام ابوحنیفہ کا مسلک اس بارے میں اس کے برخلاف ہے کیونکہ اُن کا مسلک یہ ہے کہ جب قبر کو کھود کر کفن نکال لیا گیا ہو تو میت کے ورثاء پر یہ بات لازم ہوگی کہ میت کو دوبارہ کفن دیں۔

تیسرا جواب یہ ہے: جب میت کے جسم پر کوئی ایسا کفن ہو جو اُس کی ضرورت سے زیادہ ہو اور وہ کفن ورثاء کی اجازت کے بغیر دیا گیا ہو اور وہ لوگ اس کے محتاج بھی ہوں تو اب اُن لوگوں کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اسے حاصل کر لیں کیونکہ یہ اُن کا حق ہے۔

کفر سے توبہ کروایا جانا

جہاں تک خطیب بغدادی کے اُس بیان کا تعلق ہے جو انہوں نے سفیان ثوری کے حوالے سے حکایت کے طور پر نقل کیا ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی۔

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا گیا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: سفیان ثوری امام ابوحنیفہ کے ساتھ واضح عداوت رکھتے تھے کیونکہ امام ابوحنیفہ نے کئی مواقع پر انہیں خاموش کیا اور لا جواب کر دیا تو وہ لوگ اس بات کی قدرت ہی نہیں رکھتے تھے کہ اس بارے میں بات چیت کر سکیں سفیان ثوری

یہ میری حضرات کا نفس اتارہ ان کے بھی ساتھ تھا وہ بعض اوقات انہیں بُرائی کی تلقین کرتا تھا تو وہ اس طرح کی باتیں بشری سے تحت کر دیتے تھے یہ بالکل اُسی طرح ہے جس طرح اللہ کے نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد حضرت یوسف علیہ السلام نے جانیوں نے کیا تھا اور پھر جب وہ نصیحت حاصل کریتے تھے تو ان کی تعریف کرنا شروع کر دیتے تھے۔

اس کی تعریف

میں نے جو بات بیان کی ہے: اُس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ پر طعن کرنے والے جس بھی صاحب کے سے کوئی روایت نقل کی گئی ہے (جس میں انہوں نے امام ابوحنیفہ پر تنقید کی ہو) اُس شخص کے حوالے سے ایسی روایت بھی نہیں ہے جس میں انہوں نے امام ابوحنیفہ کی تعریف و توصیف کی ہوگی تو پہلی چیز بشری تقاضوں کے مطابق اور نفس اتارہ کے سے دوسری چیز ان لوگوں کی پرہیزگاری اور تقویٰ کی وجہ سے ہوگی اور اسی کی طرف اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں اشارہ ہے۔

لَا تَدِينُ اتَّقُوا إِذَا مَسَّهُمْ طَئِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ ۝

ب شک وہ لوگ جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں جب شیطان کی طرف سے آنے والا کوئی انہیں چھو لیتا ہے تو وہ نصیحت حاصل کر لیتے ہیں اور انہیں سمجھ آ جاتی ہے۔

میں نے جس شخص کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے وہ اپنے آپ کو غصہ سے بچا کر رکھتا ہے اور کسی کی غیبت نہیں کرتا ہے جیسا کہ امام ابوحنیفہ سے کہی گئی ہے ان کے حوالے سے یہ بات نقل نہیں کی گئی ہے کہ انہوں نے ان میں سے کسی کا ذکر بھی بُرائی کے ساتھ کیا ہو۔

ثوری کا واقعہ

ہمیرہ کہ عبد اللہ بن مبارک نے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں سفیان ثوری کے پاس موجود تھا تو انہوں نے ابوحنیفہ پر تنقید کی۔ میں نے اُن سے کہا: امام ابوحنیفہ غیبت سے کتنے دور ہیں میں نے تو کبھی انہیں کسی کی غیبت کرتے نہیں دیکھا۔ تو سفیان نے کہا: وہ اس سے زیادہ عقلمند ہیں کہ اپنی نیکیوں پر کسی ور کو مسلط کریں۔

میرا جواب یہ ہے: امام ابو یوسف نے اس کی وضاحت کی ہے اور یہ فرمایا ہے: جب ابن ہمیرہ نے امام ابوحنیفہ کو قضاء کے لیے بلایا اور انہوں نے انکار کر دیا تو ابن ہمیرہ کا مسلک یہ تھا کہ جو شخص حاکم وقت کی اطاعت نہیں کرتا ہے وہ کفر کرتا ہے۔ امام ابوحنیفہ سے کہا: تم نے کفر کیا ہے تو تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا: میں ہر بُرائی سے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں۔ پھر اُس نے دوسری مرتبہ بلایا ایسا تین مرتبہ ہوا پھر اُس نے امام ابوحنیفہ کو قید کر دیا امام ابوحنیفہ نے تک کہ میرے ساتھیوں نے مجھے مشورہ دیا وہ میرے پاس میرے معاملہ کے سلسلہ میں آئے پھر انہوں نے اُن کا راستہ نہ درسواری پر سوار ہو گئے۔ یہاں تک کہ مکہ چلے گئے پھر مسلسل وہاں رہے یہاں تک کہ مروانہ خاندان کی حکومت ختم ہو گئی۔ حضرت عبد اللہ سناح کی طرف منتقل ہوئی تو پھر یہ لوگ امام ابوحنیفہ کے پاس وفد کی شکل میں گئے تو سفیان ثوری کے بیان کا یہ جواب ہوگا کہ امام ابوحنیفہ سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی۔

خارجیوں کا توبہ کروانا

تیسرا جواب یہ ہے: یہ بات بیان کی گئی ہے: جب خارجی لوگ کوفہ میں داخل ہوئے اور انہوں نے تلواریں سونت کر ابوبحنیفہ کے پاس جانے کا ارادہ کیا اور یہ کہا: کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ کوئی شخص گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے کافر نہیں ہوتا ہے؟ حکایت مشہور ہے جس میں آگے چل کر یہ بیان کیا گیا ہے کہ امام ابوبحنیفہ نے فرمایا: میں ہر گناہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ تو اُن کے دشمنوں نے یہ کہہ دیا: امام ابوبحنیفہ سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی ہے اُن کی مراد اس کے ذریعہ یہ واقعہ ہوتا ہے۔

کرخی کا نقل کردہ واقعہ

یہ واقعہ امام کرخی سے بھی نقل کیا گیا ہے اور اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: جب وہ لوگ وہاں سے نکلے تو اُن کے بڑے سے کہا گیا: امام ابوبحنیفہ نے کفر کے ذریعہ مراد وہ چیز لی ہے جو تمہارا عقیدہ ہے تو تم اُن سے دوبارہ توبہ کرواؤ۔ تو امام ابوبحنیفہ نے کہا: میں اُس کفر سے توبہ کرتا ہوں کہ جس کا تم اعتقاد رکھتے ہو کہ میں معذ اللہ اُس پر ہوں۔ تو امام ابوبحنیفہ نے فرمایا: کیا تم یہ گمان کی وجہ سے کہہ رہے ہو؟ یا علم کی وجہ سے کہہ رہے ہو؟ تو اُس نے کہا: گمان کی وجہ سے کہہ رہا ہوں۔ تو امام ابوبحنیفہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

”بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔“

تو یہ تمہاری طرف سے گناہ ہو گیا، تو یہ کفر ہوگا اس لیے اب تم کفر سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ اُس نے کہا: تم بھی توبہ کرو! امام ابوبحنیفہ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہر قسم کے کفر سے توبہ کرتا ہوں۔ تو اُن لوگوں کے بیان کا یہ مطلب ہوگا کہ ابوبحنیفہ سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کروائی گئی۔

امام احمد کا واقعہ

جہاں تک خطیب بغدادی کے اس بیان کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اُن سے درگزر کرے! جو انہوں نے امام احمد بن حنبل سے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اُن سے امام ابوبحنیفہ کی کتابوں کے مطالعہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا: کہ کیا یہ جائز ہے انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

اس کا جواب تین حوالوں سے دیا جاسکتا ہے۔

پہلا جواب یہ ہے: خطیب بغدادی نے ابراہیم حربی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ امام احمد نے دقیق مرسل بیان کیے میں نے اُن سے دریافت کیا: یہ کہاں سے آئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: محمد بن حسن کی کتابوں سے۔ اس کی وجہ یہ کہ امام احمد بن حنبل امام محمد کی کتابوں کا مطالعہ کیا کرتے تھے اور ان سے استفادہ کیا کرتے تھے تو پھر وہ کسی دوسرے کو اس سے منع کر سکتے ہیں؟

دوسرا جواب یہ ہے: امام ابوبحنیفہ کی تحریروں کی مخالفت امام احمد بن حنبل نے صرف چند مسائل میں کی ہے اور یہ اُس سے تعداد میں ہیں جن مسائل میں امام شافعی اور دیگر حضرات نے مخالفت کی ہے کیونکہ مسائل کے اصول سے تعلق رکھنے والے ایسے

یہ ہیں جن کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے امام ابو حنیفہ کی مخالفت کی ہے اور ان مسائل کے بارے میں امام احمد بن حنبل نے ان دونوں حضرات سے مختلف ہے تو یہ کیسے تصور کیا جاسکتا ہے کہ وہ مسائل جو امام احمد بن حنبل کا مسلک ہوں وہ ان سے مستثنیٰ کرنے والے شخص کی مخالفت کریں۔

جواب یہ ہے: خطیب بغدادی سے اللہ تعالیٰ درگزر کرے انہوں نے امام احمد بن حنبل پر اس سے بھی زیادہ طعن کیا ہے امام احمد بن حنبل نے حریر بن عثمان کو ثقہ قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: یہ ثقہ ہے ثقہ ہے ثقہ ہے۔ حالانکہ حریر بن عثمان بن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا تھا حالانکہ ایسے شخص اور اس شخص کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوگا جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر سے بغض رکھتا ہو۔ پھر خطیب بغدادی نے یہ کہا ہے: حریر کذاب اور فاسق تھا۔

ابن عیاش کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ فرماتے ہیں: یہ وہ شخص ہے جس نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے حدیثیں روایت کی ہیں۔ ابن عیاش کہتے ہیں: وہ کیسے؟ انہوں نے کہا: میں نے ولید بن عبد الملک کو یہ روایت منبر پر سنائی۔ یہ روایت غلط ہے۔ ابن عیاش نے کہا تھا: علی کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون رضی اللہ عنہ کی حضرت موسیٰ کے ساتھ ہے۔ اُس نے کہا تھا: علی کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون رضی اللہ عنہ کی حضرت موسیٰ کے ساتھ تھی۔

امام احمد بن حنبل پر تنقید کو پختہ کرتے ہوئے خطیب بغدادی نے یہ کہا: یزید بن ہارون کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک نہیں پہنچتی ہے: میں نے خواب میں رب العزت کی زیارت کی تو اُس نے فرمایا: اے یزید! کیا تم حریر بن عثمان کے روایات نوٹ کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! مجھے اُس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے۔ اُس نے فرمایا: اے یزید! تم اُس کے حوالے سے روایات نوٹ نہ کرو کیونکہ وہ غلی بن ابوطالب کو برا کہتا ہے۔

امام احمد بن حنبل کے بارے میں بھی یہ بات نقل کی ہے: وہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ پر تنقید کیا کرتے تھے۔ خطیب بغدادی نے مقصد یہ تھا کہ لوگوں کے دلوں کو ان سے متنفر کیا جائے اس میں انہوں نے حد سے تجاوز کیا بالکل اسی طرح امام احمد بن حنبل نے ان کا بنیادی مقصد یہی تھا کہ لوگوں کے دلوں کو ان سے متنفر کیا جائے۔

خطیب بغدادی نے امام احمد بن حنبل کے بارے میں یہ بات بھی بیان کی ہے: انہوں نے کئی مقام پر وہم کیا ہے جس کا ذکر محمد بن ارحم بن علی بن جوزی نے اپنی کتاب ”الہبم فی المصیب فی الرد علی الخطیب“ میں کیا ہے اور اس کا جواب بھی دیا ہے۔

میں نے ان پر لگائے جانے والے الزامات کے جوابات میں سے (یہ پانچواں جواب وہ تھا جو تفصیل کے ساتھ تھا) یہ اُس سے ہے جو خطیب بغدادی نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں ذکر کیا ہے اب ہم اس مقام سے کلام کا رخ موڑتے ہیں تاکہ ہم انہیں بہت میں واقع نہ ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اس فرمان پر عمل کرنے والوں میں سے بنائے:

یہ ان والو! تم بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور تم لوگ تجسس نہ کرو اور کوئی شخص کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔

امام ابو حنیفہ کے اخلاق

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے امام ابو حنیفہ کی پیروی کرنے والا بنائے کہ وہ لوگوں سے مختلف طرح کی باتیں سنتے تھے، لیکن اسے باوجود خود پر قابو رکھتے تھے اُن کے بارے میں یہ بات نقل نہیں کی گئی کہ انہوں نے دوسرے لوگوں میں سے کسی کا ذکر بھی بُرائی کے ساتھ کیا ہو بلکہ وہ ہمیشہ درگزر سے کام لیتے تھے، معاف کر دیتے تھے درگزر کا مظاہرہ کرتے تھے اور تحمل اختیار کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق کا بیان

یوسف بن عبد اللہ سبط ابن جوزی نے اپنی سند کے ساتھ امام عبدالرزاق بن ہمام کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں نے امام ابو حنیفہ سے زیادہ بردبار کوئی شخص نہیں دیکھا، ہم لوگ مسجد خیف میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص اُن کے پاس اُس نے منہ ڈھانپا ہوا تھا اُس نے امام ابو حنیفہ کے بارے میں دریافت کیا اور بولا: اے حماقت کا کام کرنے والی عورت کے لیے تو امام ابو حنیفہ نے فرمایا: اے شخص! اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت عطا کرے! تم کیا چاہتے ہو؟ اُس نے کہا: فلاں مسئلہ! میں نے اس بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ نے اس بارے میں وہ فتویٰ دیا تھا جو حسن بصری کے اس بارے میں فتویٰ کے برخلاف ہے۔ تو ابو حنیفہ نے فرمایا: حسن بصری نے غلط فتویٰ دیا تو اُس شخص نے کہا: اے کافر! اے زندیق! تم حسن بصری کو غلط قرار دے رہے ہو امام ابو حنیفہ کے ساتھی اُنھے تاکہ اُس کی پٹائی کریں تو امام ابو حنیفہ نے اُن لوگوں کو اس بات سے منع کیا اور فرمایا: اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ٹھیک ہے اور حسن بصری کا فتویٰ غلط ہے۔

ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے: اُس نے امام ابو حنیفہ کو بہت بُرا بھلا کہا تو امام ابو حنیفہ نے اُس سے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں مغفرت کرے! وہ میرے بارے میں اس کے برخلاف جانتا ہے جو تم نے میرے بارے میں بیان کیا ہے جب سے میں نے کی معرفت حاصل کی ہے میں نے اُس سے عدول نہیں کیا اور میں نے صرف اُس کی معافی کی امید رکھی ہے اور مجھے صرف اُس سے سزا سے ڈر لگتا ہے۔ پھر وہ رونے لگے یہاں تک کہ اُن کی کنپٹیاں پھرنے لگیں ایک شخص اُنھ کے پاس گیا اور بولا: میں اللہ کی ذات کے حوالے سے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے اجازت دیں میں نے غلطی کی ہے اور میں اپنی جہاں اعتراف کرتا ہوں۔ تو امام ابو حنیفہ کے رونے میں اضافہ ہو گیا یہاں تک کہ اُن کے کندھے بھی حرکت کرنے لگے انہوں نے اُس شخص! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں وکیل بناتا ہوں۔ اُس شخص نے کہا: میں اس سے بھی چیز چاہتا ہوں۔ امام ابو حنیفہ نے فرمایا: تمہیں ہر قسم کی اجازت ہے اور ہر دھن شخص جو مجھے بُرا کہتا ہے وہ بھی میری طرف سے ہے۔ پھر انہوں نے فرمایا: اے میرے بھائی! مشہور ہونا کتنی نقصان دہ چیز ہے مشہور ہونا کتنی نقصان دہ چیز ہے۔

مذکورہ سند کے ساتھ احمد بن منصور رمادی کا یہ بیان منقول ہے: یزید بن ہارون نے مجھ سے کہا: میں نے امام ابو حنیفہ سے بُردبار اور کوئی شخص نہیں دیکھا جب انہیں کسی شخص کے بارے میں یہ پتا چلتا کہ اُس نے اُن پر تنقید کی ہے یا اُن کا ذکر بُرائی کے ساتھ کیا ہے تو وہ نرمی کے ساتھ اُسے جواب بھجواتے تھے اور فرماتے تھے: اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔ تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وکیل بناتا ہوں جسے میرے بارے میں اُس کے برخلاف کا علم ہے جو تم نے کہا ہے۔

(علامہ خوارزمی کہتے ہیں:) اللہ تعالیٰ ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر اُن کی پاکیزہ آل اور اصحاب پر درود نازل فرما۔

باب:

ان مسانید کے مرتبین تک ہماری اسناد کا تذکرہ

سنن مسند: ”مسند حارثی“

یہ امام ابو محمد حارثی بخاری کی مرتب کردہ ہے۔

❦❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میں نے چار ائمہ حضرات کے سامنے اس کو پڑھ کر ان سے اسے نقل کیا ہے:

(i) امام اقصیٰ قضاۃ الانام (مخلوق میں سب سے بڑے قاضی) اخطب خطباء الشام (شام کے سب سے بڑے خطیب) شیخ

المدین ابو الفضل عبد الکریم بن عبد الصمد بن محمد بن ابو الفضل انصاری حرستانی

(ii) شیخ ثقہ صفی الدین اسماعیل بن ابراہیم بن یحییٰ درجی قرشی مقدسی

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میں نے ”جامع دمشق“ میں ان حضرات کے سامنے اس کتاب کو پڑھا تھا۔

(iii) شیخ امام شمس الدین یوسف بن عبد اللہ قزاعلی۔ یہ امام حافظ ابو الفرج (ابن جوزی) کے پوتے ہیں۔

دمشق سے باہر ”جبل الصالحین“ کے پاس میں نے ان کے سامنے اس کتاب کو پڑھا تھا۔

(iv) امام ابو بکر بن محمد بن عمر فرغانی

”جامع دمشق“ میں حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام (کے مزار مبارک) کے سرہانے (میں نے ان کے سامنے اس کتاب کو

پڑھا تھا)۔

ان سب (یعنی ان میں سے تین) حضرات کا یہ بیان ہے:

❦❦❦ قاضی امام شیخ الاسلام جمال الدین ابو القاسم عبد الصمد بن محمد ابو الفضل انصاری حرستانی

ان کے سامنے ”جامع دمشق“ میں یہ کتاب پڑھی گئی اور ہم اس کا سماع کر رہے تھے البتہ شیخ شمس الدین جو ابن جوزی کے

ساتھ ہیں: انہوں نے یہ کہا ہے: ”اجازۃ“ (کے طور پر وہ اس کتاب کو روایت کرتے ہیں)۔

ان (یعنی شیخ الاسلام جمال الدین ابو القاسم عبد الصمد) کا یہ کہنا ہے:

❦❦❦ دو اماموں نے ”اجازۃ“ کے طور پر ہمیں خبر دی ہے: (وہ دو امام درج ذیل ہیں):

(i) ابو الفرج سعید بن ابور جاع صیرفی

(ii) ابو الخیر محمد بن احمد باغبانی

❦❦❦ باغبانی کہتے ہیں: ابو عمرو عبد الوہاب بن محمد بن اسحاق بن یحییٰ بن مندہ اصفہانی نے ہمیں خبر دی ہے:

صیرفی کہتے ہیں: ابو بکر احمد بن فضل باطرقانی نے ہمیں خبر دی ہے:

یہ دونوں حضرات (یعنی باغبانی اور صیرفی) فرماتے ہیں:

*** شیخ امام ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن اسحاق ابن مندہ اصفہانی نے ہمیں خبر دی ہے:

وہ (یعنی محمد بن یحییٰ بن اسحاق ابن مندہ اصفہانی) فرماتے ہیں:

*** حافظ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بن حارث حارثی بخاری نے ہمیں خبر دی ہے جو اس ”مسند“ کے مرتب ہیں۔

دوسری مسند: ”مسند طلحہ“

یہ ”طلحہ“ کی مرتب کردہ ہے۔

*** (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اس کے بارے میں مجھے تین مشائخ نے خبر دی ہے:

(i) صدر کبیر عالم تبحر نحریر علامہ دار الخلافہ کے استاذ (اللہ تعالیٰ اس کی عظمت کو دگنا کرے اور سب پر اس کے سائے کو پھیر دے) شیخ محی الدین ابو محمد یوسف -- ابن شیخ الاسلام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزی -- نے مجھے خبر دی اس طریقے سے کہ

میں نے دار الخلافہ میں (اس کتاب کو) ان کے سامنے پڑھا:

(ii) قاضی امام فخر الدین نصر اللہ بن علی بن عبد الرشید -- جو حافظ ابو العلاء حسن بن احمد ہمدانی کے پوتے ہیں -- انہوں نے

”اذن“ کے طور پر مجھے خبر دی:

ان دونوں حضرات (یعنی شیخ محی الدین ابو محمد یوسف اور قاضی امام فخر الدین نصر اللہ) کا یہ کہنا ہے:

*** امام ابن امام امیر المؤمنین مستضیٰ بامر اللہ ابو محمد حسن -- ابن امام ابو مظفر یوسف المستجد باللہ نے ”اجازۃ“ کے طور پر

ہمیں خبر دی:

وہ (یعنی امیر المؤمنین مستضیٰ بامر اللہ ابو محمد حسن) فرماتے ہیں:

*** شیخ عبد المغیث بن زہیر حربی نے ”اجازۃ“ کے طور پر مجھے خبر دی: (یہاں تحویل سند ہے:)

*** عالی سند کے ساتھ اس (مسند) کے بارے میں مجھے دو معمر بزرگوں نے بتایا ہے:

(i) ابو منصور عبد القادر بن ابو نصر قزوینی -- میں نے اُن کے سامنے بھی (اس کی) قرأت کی ہے

(ii) شیخ یوسف بن احمد -- ان سے ”مداولۃ“ کے (طور پر یہ کتاب روایت کی ہے۔)

*** ان دونوں صاحبان (یعنی ابو منصور عبد القادر بن ابو نصر قزوینی اور شیخ یوسف بن احمد) نے

شیخ عبد المغیث بن زہیر بن زہیر -- سے ”اجازۃ“ کے طور پر اسے روایت کیا ہے۔

*** وہ (یعنی شیخ عبد المغیث بن زہیر) فرماتے ہیں:

شیخ ابوالبرکات عبد الوہاب بن مبارک بن احمد انماطی نے ہمیں خبر دی ہے:

*** وہ (یعنی شیخ ابوالبرکات) فرماتے ہیں:

شیخ ابوالحسن احمد بن محمد بن عبد اللہ ابن النور نے ہمیں خبر دی ہے:

❦❦ وہ (یعنی شیخ ابوالحسن) فرماتے ہیں:

شیخ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن یوسف بن دوست العلاف نے ہمیں خبر دی ہے:

❦❦ وہ (یعنی شیخ ابو عبد اللہ احمد) فرماتے ہیں:

امام حافظ ابوالقاسم طلحہ بن محمد بن جعفر العدل المعروف بہ "الغار" نے ہمیں خبر دی ہے جو اس "مسند" کے مرتب ہیں۔

تیسری مسند: "مسند ابن مظفر"

یہ "ابن مظفر" کی جمع کردہ ہے۔

❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) اس کے بارے میں مجھے چار مشائخ نے خبر دی ہے:

(i) صدر صاحب کبیر معظم ابن جوزی۔۔ جن کا ذکر ہو چکا ہے میں نے دار الخلافہ میں ان کے سامنے اس کی قرأت کی تھی۔

(ii) شیخ ابو مظفر یوسف بن علی بن حسن

(iii) شیخ علی بن معالی

(iv) شیخ عبد اللطیف المعروف بہ "نخعی"

ان سب حضرات سے "اذن" کے طور پر اس (مسند) کو روایت کیا ہے۔

❦❦ ان سب حضرات نے۔۔ قاضی امام شمس الدین عبید اللہ بن محمد بن عبد الجلیل ساوی۔۔ سے "اجازۃ" (کے طور پر اس

مسند کو روایت کیا ہے۔)

❦❦ وہ (یعنی قاضی امام شمس الدین عبید اللہ) فرماتے ہیں:

شیخ ابو البرکات عبد الوہاب بن مبارک بن احمد انماطی نے ہمیں خبر دی ہے:

❦❦ وہ (یعنی شیخ ابو البرکات عبد الوہاب) فرماتے ہیں:

شیخ ابوالحسن مبارک بن عبد الجبار بن احمد صیرفی نے ہمیں خبر دی ہے:

❦❦ وہ (یعنی شیخ ابوالحسن مبارک) فرماتے ہیں: ابو محمد حسن بن علی بن محمد جوہری (نے ہمیں اس کی خبر دی ہے)

❦❦ وہ (یعنی ابو محمد حسن) فرماتے ہیں:

امام ابو حسن محمد بن مظفر بن موسیٰ بن عیسیٰ بن محمد نے ہمیں خبر دی ہے جو اس "مسند" کے مرتب ہیں۔

چوتھی مسند: "مسند ابو نعیم اصفہانی"

یہ وہ مسند ہے جسے امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصفہانی نے مرتب کیا ہے:

❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) ابو عبد اللہ محمد بن عثمان بن عمر

(ii) قاضی القضاۃ شہاب الدین ابو علی حسن ابن قاضی القضاۃ عبد القادر شہرزوری نے "موصل" میں

(iii) شیخ ضیاء الدین صفر بن یحییٰ بن صفر نے "حلب" میں

(iv) نجیب الدین ابواسحاق ابراہیم بن خلیل بن عبد اللہ نے ”مشق“ میں ”اذن“ کے طور پر ہمیں خبر دی:
 ❀❀ یہ سب حضرات فرماتے ہیں: شیخ ابوالفرح یحییٰ بن محمود بن سعد ثقفی نے ”اذن“ کے طور پر ہمیں خبر دی:
 ❀❀ وہ (یعنی شیخ ابوالفرح یحییٰ) فرماتے ہیں:
 شیخ ابوعلی حسن بن احمد حداد نے مجھے خبر دی:

❀❀ حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصفہانی کے حوالے سے (خبر دی) جو اس ”مسند“ کے مرتب ہیں۔

5 ویں مسند: ”مسند ابو بکر محمد بن عبد الباقی“

اس ”مسند“ کو شیخ ثقہ عدل ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہ المعروف بہ ”قاضی مارستان“ نے مرتب کیا ہے۔
 ❀❀ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) شیخ ثقہ تاج الدین بن احمد بن ابوحسن بن احمد بن عریٰ میں نے ”مدیۃ السلام“ میں ان کے سامنے اس کی قرأت کی تھی اس کے مالک پر ہزاروں تحیت و سلام ہوں۔
 انہوں نے اس کو تین مشائخ سے روایت کیا ہے:

❀❀ ابوعلی عبد السلام بن ابو خطاب

❀❀ ابو بکر عتاب بن حسن بن سعید بن البنا

❀❀ ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن ابوالمجد

ان تینوں حضرات نے اس کتاب کو اس کے مرتب -- قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی -- سے روایت کیا ہے۔

(ii) شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) صاحب صدر کبیر علامہ استاذ دار الخلافۃ والامامۃ محی الدین ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی بن جوزی

(iv) ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقاء

ان حضرات نے ”اذن“ کے طور پر مجھے خبر دی ہے۔

ان تینوں حضرات نے یہ کتاب تین حضرات سے روایت کی ہے:

❀❀ ابوالفرح عبد الرحمن بن علی بن جوزی

❀❀ ابوالقاسم ذاکر بن کامل

❀❀ ابوالقاسم یحییٰ بن سعد بن نوش

ان تینوں حضرات نے اس کتاب کو اس کے مرتب -- قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہ انصاری -- سے روایت

کیا ہے۔

6 ویں مسند: ”مسند جرجانی“

یہ وہ ”مسند“ ہے جس کو امام حافظ جرج و تعدیل کے ماہر ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی نے جمع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے اس کے بارے میں:

❦❦ شیخ ابو محمد حسن بن احمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ہبۃ اللہ -- نے ”اذن“ کے طور پر خبر دی (اس کی سند یہ ہے):

❦❦ ابو المحاسن محمد بن عبد الحلق جوہری

❦❦ سید ظفر بن داعی علوی

❦❦ ابو القاسم حمزہ بن یوسف سہمی

❦❦ حافظ ابو احمد عبد اللہ بن عدی (جو اس ”مسند“ کے مرتب ہیں)۔

تین مسند: ”مسند لؤلؤی“

اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید حسن بن زیاد لؤلؤی نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) محی الدین ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی جوزی (میں نے دار الخلافہ میں ان کے سامنے اس کی قرأت کی تھی)

(ii) شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) شیخ ابونصر الاغرابی ابو الفضا کل بن ابونصر

(iv) ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقا (ان تین حضرات نے ”اذن“ کے طور پر مجھے خبر دی)

❦❦ حافظ ابوالفرج عبد الرحمن بن علی بن جوزی -- نے ایک صاحب کو سماع کے طور پر اور باقی صاحبان کو ”اذن“ کے طور

پر سماع نہ ہو۔

❦❦ ابو القاسم اسماعیل بن احمد بن عمر بن احمد سمرقندی

❦❦ ابو القاسم عبد اللہ بن حسن بن محمد خلال

❦❦ ابو حسن عبد الرحمن بن عمر بن احمد

❦❦ ابو حسن محمد بن ابراہیم بن خنیس بغوی

❦❦ ابو عبد اللہ محمد بن شجاع بلخی

❦❦ حسن بن زیاد لؤلؤی -- جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد رشید ہیں ان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

تین مسند: ”مسند ابوالحسن“

اس کو قاضی ابوالحسن اشنانی نے جمع کیا ہے یہ ”مسند“ اور میں نے اس کتاب (جامع المسانید) میں جو بھی (اضافی) اطلاعات

نے کی ہیں:

❦❦ انہیں تین مشائخ نے نقل کیا ہے:

(i) تقی الدین یوسف بن احمد بن ابوالحسن الاسکافی -- میں نے بغداد میں ان کے سامنے قرأت کی تھی۔

(ii) شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقاء (ان دو صاحبان نے ”اذن“ کے طور پر مجھے خبر دی ہے):

❖❖ ان تینوں صاحبان کا یہ کہنا ہے: ہمیں درج ذیل تین مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) ابوالقاسم ذاکر بن کامل بن محمد بن حسین بن محمد خفاف

(ii) ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن نوش

(iii) قاضی عبدالرحمن عمری (انہوں نے ”اذن“ کے طور پر خبر دی ہے):

❖❖ یہ حضرات فرماتے ہیں: حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بخاری نے ہمیں اس کی خبر دی ہے:

❖❖ وہ فرماتے ہیں: شیخ ابوالفضل احمد بن حسین بن خیرون نے ہمیں اس کی خبر دی ہے:

❖❖ وہ فرماتے ہیں: میرے ماموں شیخ ابو علی نے ہمیں اس کی خبر دی ہے۔

❖❖ وہ فرماتے ہیں: قاضی ابوالحسن اشعری نے ہمیں اس کی خبر دی ہے۔

9 ویں مسند: ”مسند کلاعی“

اس کو شیخ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے جمع کیا ہے۔

❖❖ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) عبداللطیف بن عبد المعظم بن علی بن نصر حرانی

(ii) شیخ شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عبد الوہاب بن علی بن علی

(میں نے مدینۃ السلام میں متفرق مجالس میں ان کے سامنے اس کتاب کی قرأت کی تھی)

(iii) ابو منصور عبدالقادر بن ابو نصر قزوینی

(iv) یوسف بن احمد بن ابوالحسن (ان دونوں صاحبان نے ”اذن“ کے طور پر خبر دی)

❖❖ یہ سب (یعنی چاروں) حضرات یہ فرماتے ہیں: (اس کتاب کی سند درج ذیل ہے):

❖❖ عبد الوہاب بن علی بن علی بن سکیكہ

❖❖ ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد بشری

❖❖ ابوالحسن محمد بن عبدالرحمن بن جعفر بن خثام

❖❖ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی (یہ اس ”مسند“ کے جامع ہیں)

10 ویں مسند ”مسند ابن خسرو“

اس ”مسند“ کو شیخ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے جمع کیا ہے۔

❖❖ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: مجھے تین مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) صدر کبیر معظم ابن جوزی (جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے میں نے بغداد میں اُن کے سامنے اس کی قرأت کی تھی)

(ii) شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(۱) شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقا (ان دونوں صاحبان نے ”اذن“ کے طور پر مجھے اس کی خبر دی ہے):
 (۲) یہ تینوں حضرات فرماتے ہیں: ہمیں (درج ذیل) تین مشائخ نے ”اذن“ کے طور پر اس کی خبر دی ہے:

(i) ابوالقاسم ذاکر بن کامل بن محمد بن حسین بن محمد خفاف

(ii) ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن نوش خبار

(iii) ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن جوزی

(۳) یہ حضرات فرماتے ہیں: شیخ ابو عبد اللہ حسین ابن محمد بن خسر دہلوی -- نے ہمیں اس کی خبر دی ہے جو اس ”مسند“ کے جامع ہیں۔

۱۰۰۰۰ مسند: ”مسند قاضی ابو یوسف“

اس کو امام قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے اسے ”نسخہ ابی یوسف“ بھی کہا جاتا ہے۔

(۱) علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: مجھے متعدد مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) مسد رکبیر علامہ استاذ دار الخلافۃ والامامۃ ابو محمد یوسف بن ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن جوزی

(ii) شیخ ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم

(iii) شیخ ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقا

(۲) یہ حضرات فرماتے ہیں: ہمیں (درج ذیل) تین مشائخ نے ”اذن“ کے طور پر اس کی خبر دی ہے:

(i) ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن جوزی

(ii) ابوالقاسم ذاکر بن کامل

(iii) ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن نوش

(۳) یہ حضرات فرماتے ہیں: ہمیں (درج ذیل بزرگ نے) ”اجازۃ“ کے طور پر اس کی خبر دی ہے:

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہ انصاری (اس کے آگے کی سند یہ ہے):

(۱) ابو محمد حسن جوہری

(۲) ابو بکر محمد ابہری

(۳) ابو عمرو بہ حسین ابن محمد بن مودود حرانی

(۴) عمرو بن ابو عمرو

(۵) امام قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم

۱۰۰۰۰ مسند: ”مسند امام محمد“

اس ”مسند“ کو امام محمد بن حسن شیبانی نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے اور اس کو ”نسخہ امام محمد“ بھی کہا جاتا ہے۔

(۱) علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: مجھے (مذکورہ بالا) تینوں مشائخ نے اس کی خبر دی ہے: جو ان کی (مذکورہ بالا) سند کے

نیز (درج ذیل مشائخ سے منقول ہے)۔

❦❦ ابو محمد جوہری

❦❦ ابوبکر ابہری

❦❦ ابو عروبہ حرائی

❦❦ ان کے دادا (عمرو بن ابو عمرو)

❦❦ امام محمد بن حسن شیبانی

13 ویں مسند: ”مسند حماد“

اس ”مسند“ کو امام ابو حنیفہ کے صاحبزادے حماد نے اپنے والد امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے متعدد مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) تقی الدین یوسف بن احمد بن ابی حسن اسکاف۔۔۔ نے ”مدینۃ السلام“ میں (اس کی خبر دی)

(ii) موفق الدین ابو عبد اللہ محمد بن ہارون بن محمد ثعلبی

(iii) جمال الدین ابوالفتح نصر اللہ بن محمد بن الیاس انصاری

(iv) ان کے بھائی۔۔۔ نجم الدین ابو غالب مظفر بن محمد بن الیاس

اور (ان کے علاوہ) دیگر حضرات نے دمشق میں ”اذن“ اور ”کتاہ“ کے طور پر اس کی خبر دی:

ان سب حضرات نے (درج ذیل سند سے اس کو روایت کیا ہے):

❦❦ ابو طاہر بن برکات بن ابراہیم بن طاہر بن برکات خشوعی

❦❦ ابوالحسن علی بن مسلم بن محمد سلمی

❦❦ ابونصر احمد بن محمد بن سعید صوفی

❦❦ ابوالحسن علی بن ابوربیعہ

❦❦ ابو عبد اللہ محمد بن حفص طالقانی

❦❦ صالح بن محمد ترمذی

❦❦ امام حماد بن ابو حنیفہ

14 ویں مسند: مسند امام محمد (مسند ثانی)

اس کو امام محمد بن حسن شیبانی نے جمع کیا اور اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

❦❦ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) مجھے چار مشائخ نے اس کی خبر دی ہے:

(i) صدر کبیر علامہ استاذ دار الخلافۃ والمامۃ محی الدین ابو محمد یوسف بن عبد الرحمن بن علی بن جوزی

(میں نے دار الخلافۃ مدینۃ السلام میں ان کے سامنے اس کو پڑھا تھا)

(ii) ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم

ابو عبد اللہ محمد بن علی بن بقا

بمظفر یوسف بن علی بن حسن

ن مؤخر الذکر تین مشائخ نے ”اذن“ کے طور پر مجھے اس کی اجازت دی ہے

••• ان چاروں حضرات نے (درج ذیل) چار حضرات سے ”اذن“ کے طور پر اس کو روایت کیا ہے:

••• غریج عبد المنعم بن عبد الوہاب بن کلیب

••• ابوالقاسم ذاکر بن کامل بن محمد بن حسین

••• ابوالقاسم یحییٰ بن اسعد بن نوش

••• ابوالسعادات نصر اللہ بن عبد الرحمن القرناز

••• ان سب حضرات نے درج ذیل سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے:

••• ابوسعید احمد بن عبد الجبار صیرفی (اذن کے طور پر)

••• قاضی ابوالقاسم علی بن محسن تنوخی

••• ابواسحاق ابراہیم بن احمد طبری

••• محمد بن احمد رازی

••• ابو عامر عمر بن تمیم بن سیار

••• ابوسلیمان موسیٰ بن سلیمان جوزجانی

••• امام محمد بن حسن شیبانی

••• ر. خوارزمی فرماتے ہیں: میرے مشائخ میں سے پہلے شیخ محی الدین ابن جوزی نے (درج ذیل) سند کے ساتھ بھی

ایت کیا ہے:

••• امام حافظ ابوغریج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی (اذن کے طور پر)

••• ابوالفتح محمد بن عبد الباقي المعروف بہ ”ابن البطلی“

••• ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون

••• قاضی ابو عبد اللہ حسین بن علی صیمری

••• ابواسحاق ابراہیم ابن احمد طبری

••• ابوبکر محمد بن احمد بن عیسیٰ بن عبدک رازی

••• ابو عامر بن تمیم بن سیار

••• ابوسلیمان جوزجانی

••• امام محمد بن حسن شیبانی

❁❁ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) میرے چار مشائخ نے ایک اور عالی سند کے ساتھ بھی اس کو روایت کیا ہے۔

(i) ضیاء الدین صفر

(ii) شرف الدین عبدالرحمن بن عبدالرحیم بن عبدالرحمن (ان دونوں صاحبان نے ”حلب“ میں اس کو روایت کیا)

(iii) رشید الدین احمد بن مفرج بن مسلمہ -- نے دمشق میں

(iv) ابو محمد ابراہیم بن محمود بن سالم -- نے بغداد میں

ان چاروں نے -- شیخ ابو الفتح محمد بن عبد الباقی المعروف بہ "ابن البطلی" -- کے حوالے سے صاحب کتاب امام محمد بن حسیب ثیبانی تک ان کی مذکورہ بالا سند کے حوالے سے اس کو روایت کیا ہے۔

15 ویں مسند: ”مسند سعدی“

اس کو امام حافظ ابن ابی العوام سعدی نے جمع کیا ہے ان کی کنیت ”ابوالقاسم“ ہے جبکہ ان کا نام ”عبداللہ بن محمد بن ابی العوام“ ہے۔

❁❁ (علامہ خوارزمی فرماتے ہیں:) پانچ مشائخ نے مجھے عالی سند کے ساتھ اس کی اطلاع دی ہے۔

(i) شیخ شیوخ ارباب الطریقہ، امام ائمہ اصحاب الحقیقہ نجم الدین ابوالجناب احمد بن عمر بن محمد بن عبد اللہ خوارزمی خیونی

(انہوں نے ”جر جانیہ خوارزم“ میں اس کی خبر دی، اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ آباد کرے، اور اس کا امیر کسی تعمیر کرنے والے کو بنائے)

(ii) نجم الدین ابو بکر عبید اللہ بن محمد بن ابوبکر احمد بن خلف بلخی

(iii) رشید الدین ابوالفضل اسماعیل بن احمد بن حسن عراقی (ان دونوں صاحبان نے ”دمشق“ میں اس کی خبر دی، اللہ تعالیٰ

کی حفاظت کرے)

(iv) ضیاء الدین صفر بن یحییٰ بن صفر (انہوں نے ”حلب“ میں اس کی خبر دی)

(۷) ابو نصر الاغر بن ابو الفضائل فضائل بن ابو نصر (انہوں نے ”بغداد“ میں اس کی خبر دی)

ان سب حضرات نے (درج ذیل سند کے ساتھ) اس کو روایت کیا ہے:

❁❁ امام حافظ شیخ الاسلام ابو طاہر احمد بن محمد بن احمد بن محمد سلفی اصفہانی

(اگر ان سے "سماع" نہ ہو تو پھر "اجازۃ" کے طور پر روایت ہوگی)

●● احمد بن ابو عباس رازی

❁❁ قاضی ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ قضاہی

❦❦❦ ابو العباس احمد بن محمد بن عبد الله بن محمد بن ابو العوام

❁❁ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن ابوالعوام (جنہوں نے یہ مسند جمع کی ہے)

بَابُ الثَّالِثُ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالْإِيمَانِ مِمَّا لَا يُذْكَرُ فِي الْفِقْهِ غَالِبًا

تیسرا باب: ایمان کے بارے میں روایات

جن کا ذکر عام طور پر فقہ (سے متعلق ابواب) میں نہیں کیا جاتا

وَنَهْ يَشْتَمِلُ عَلَى أَرْبَعَةِ فُصُولٍ

یہ باب چار فصول پر مشتمل ہے۔

فَصْلُ الْأَوَّلُ التَّحْرِيطُ عَلَى الْحَسَنَاتِ وَالتَّحْذِيرُ عَنِ السَّيِّئَاتِ

فَصْلُ الثَّانِي فِي الْإِيمَانِ وَالتَّصَدِيقِ بِالْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ وَالشَّفَاعَةِ وَغَيْرِهَا

فَصْلُ الثَّالِثُ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالتَّائِسِي وَالتَّخَلُّقِ بِأَخْلَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ

فَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْفَضَائِلِ

پہلی فصل: نیکوئوں کی ترغیب دینے اور برائیوں سے روکنے کے باب میں ہے۔

دوسری فصل: ایمان کے بارے میں قضا و قدر (یعنی تقدیر) کی تصدیق، شفاعت اور دیگر امور کے بارے میں ہے۔

تیسری فصل: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے، نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے اخلاق کی پیروی کرنے

اور ان اچھے اخلاق کو اختیار کرنے کے بارے میں ہے۔

چوتھی فصل: فضائل کے بارے میں ہے۔

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ التَّحْرِیْضُ عَلَى الْحَسَنَاتِ وَالتَّحْذِیْرُ عَنِ السَّیِّئَاتِ

پہلی فصل: نیکوؤں کی ترغیب دینا اور برائیوں سے منع کرنا

(63)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: حُبُّكَ لِلشَّيْءِ يُعْمِي وَيُصِمُّ

امام ابو حنیفہ۔ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن ابوانیس کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا، اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔“)

——***

[علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: یہ روایت ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے اپنی ”مسند“ میں۔ شیخ فقیہ ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون۔ قاضی عبدالملک بن عبدالرحمن بن محمد ابوبکر سرخسی۔ اُن کے والد قاضی امام ابوبکر عبدالرحمن بن ابوبکر بن محمد سرخسی ابواحمد محمد بن عبداللہ بن بنت وزیر ابوعباس اسفرائینی۔ ابوعلی حسن بن علی۔ علی بن بابویہ اسواری۔ جعفر بن محمد بن علی بن حسن۔ یونس بن حبیب۔ ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انه قال ولدت سنة ثمانين وقدم عبد الله بن انيس الكوفة سنة اربع وتسعين وسمعت منه وانا ابن اربع عشرة سنة سمعته يقول قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: حبك للشئ يعمي ويصم

”وہ بیان کرتے ہیں: میں 80 ہجری میں پیدا ہوا، حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ 94 ہجری میں کوفہ تشریف لائے تو میں۔ ان سے سماع کیا اس وقت میری عمر 14 برس تھی میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”تمہارا کسی چیز سے محبت کرنا، اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔“

انہوں نے یہ روایت معمر بن محمد بن حسن بن محمد بن جامع۔ قاضی امام مؤتمن ابو جعفر محمد بن احمد بن حامد۔ ابوسعید اسماعیل بن زہمان رازی۔ ابوعلی حسن بن علی۔ علی بن بابویہ۔ جعفر بن محمد بن علی بن حسن۔ یونس بن حبیب۔ ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے۔ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت ابوالعلاء صاعد بن یسار بن محمد دہان ہروی۔ قاضی ابومحمد عبداللہ بن ابوحفص عمر بن محمد انصاری۔ ابوالعلاء محمد بن ابوالفضل حمدانی۔ ابوبکر محمد بن احمد بن محمد طالقانی۔ ابوسعید سامان رازی۔ حسن بن علی بن محمد بن اسحاق۔ ابوحسن علی بن بابویہ۔ جعفر بن محمد بن علی بن حسن۔ یونس بن حبیب۔ ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو محمد بن عبدالباقی نے اپنی ”مسند“ میں - ابوالسعادات احمد بن احمد بن عبد الواحد متوکل - ابوحسین احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن عیسیٰ ہنفقنی - حسن بن علی بن اسحاق تمار - ابوحسن علی بن بابویہ اسواری - جعفر بن محمد بن علی بن حسن - سب - ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ
رَبِيعَةَ اللَّهِ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
سَلَامُهُ عَلَيْهَا وَسَلَّمَ

امام ابوحنیفہ نے - سیدہ عائشہ بنت عجر رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”زَمِينٌ فِي اللَّهِ تَعَالَى كَأَسْبَ سَبَبٍ مِنْ زَمِينٍ تَعْدَادُ وَلَا لَشُكْرٍ
لَهُ فِي دَلٍّ هُوَ، فِي أَسَ كَهَاتَا بَعِي نَحِينُ هُوَ أَدْرَاسُ كُحْرَامُ بَعِي
قَرَارُ نَحِينُ دِيَتَا هُوَ۔“

.....

نہ حسین بن محمد بن خسر و خجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالعلاء صاعد بن سیار بن محمد وہان ہروی - قاضی ابوالعلاء
حسن ہمدانی - ابوبکر محمد بن احمد بن محمد طالقانی - ابوسعید اسماعیل بن حسن سامان - ابوعلی حسن بن علی دمشقی - ابومحمد عبد اللہ بن
عبدالرحمن بن ابوحاتم رازی - عباس ابن محمد دوری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں - یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں:
- حنیفہ رضی اللہ عنہ سمع عائشہ بنت عجر رضی اللہ عنہا تقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله
يقول:

”جند الله في الارض الجراد لا آكله ولا احرمه

حنیفہ نے سیدہ عائشہ بنت عجر رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
تے ہوئے سنا ہے:

”زَمِينٌ فِي اللَّهِ تَعَالَى كَأَسْبَ سَبَبٍ مِنْ زَمِينٍ تَعْدَادُ وَلَا لَشُكْرٍ
لَهُ فِي دَلٍّ هُوَ، فِي أَسَ كَهَاتَا بَعِي نَحِينُ هُوَ أَدْرَاسُ كُحْرَامُ بَعِي
قَرَارُ نَحِينُ دِيَتَا هُوَ۔“

یہ روایت ابونضر معمر بن محمد بن حسین - قاضی ابوجعفر بن محمد بن احمد بن حامد - ابوسعید رازی - علی بن حسین دمشقی -
نیشہ رازی - عباس بن محمد دوری کے حوالے سے نقل کی ہے - یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے سیدہ
عجر رضی اللہ عنہا کو سنا ہے: (اس کے بعد پوری روایت ہے)۔

ابو محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالسعادات احمد بن عبد الواحد متوکل - ابوحسین احمد بن احمد بن
بن - ابوحسن علی بن احمد بن عیسیٰ - ابوعلی حسن بن علی دمشقی - ابومحمد عبد اللہ بن کثیر رازی - عبدالرحمن بن ابوحاتم رازی -

عباس دوری کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ جو صاحب الرائے ہیں انہوں نے سیدہ بنت عجرہ رضی اللہ عنہا کو سنا ہے: (اس کے بعد پوری روایت ہے)۔

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں:

(65) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ

مَتْنُ رَوَايَتٍ: وَلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَحَجَّجْتُ مَعَ أَبِي سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِينَ وَأَنَا ابْنُ سِتِّ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ رَأَيْتُ حَلَقَةً عَظِيمَةً فَقُلْتُ لِأَبِي حَلَقَةً مِّنْ هَذِهِ قَالَ حَلَقَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَزْءِ الزَّبِيدِ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللَّهِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّهُ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

میں 80 ہجری میں پیدا ہوا، 96 ہجری میں، میں اب والد کے ساتھ حج کرنے کے لئے گیا، اس وقت میری عمر 16 سال تھی، جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو وہاں میں نے یہ بڑا حلقہ دیکھا، میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: یہ کس کا حلقہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن زبیدی رضی اللہ عنہ کا حلقہ ہے۔ میں آگے بڑھا تو میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرمایا: ہوئے سنا ہے:

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے دین کی سمجھ بوجھ (یعنی دین کا) حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیوں کے حوالے سے کی کفایت کر دیتا ہے، اور اس کو وہاں سے رزق عطا کرتا۔ جہاں سے اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا ہے۔“

.....

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو لمخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ شیخ فقیہ ابو الفضل احمد بن حسن بن محمد بن خیرون۔ ابو عبد الملک بن عبد الرحمن بن محمد سرخی۔ ان کے والد قاضی ابو بکر عبد الرحمن بن محمد سرخی۔ ابو احمد محمد بن عبد اللہ ابن بنت وزیر ابو اسفرائینی۔ ابو علی حسین بن علی دمشقی۔ ابو زفر عبد العزیز بن حسن طبری۔ ابو بکر مکرم بن احمد بن مکرم بغدادی۔ محمد بن احمد بن سہب۔ بن ولید قاضی۔ قاضی ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ قاضی ابو عبد اللہ صیری۔ ابو بکر ہلال بن ہلال جو ہلال رازی کے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ محمد بن حمدان طنافسی۔ احمد بن حلت۔ محمد بن شجاع۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

اور انہوں نے یہ روایت تین شیوخ (یعنی) ابو محمد عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ (اور) ابو منصور محمد بن عبد الملک بن حسن ابو منصور عبد الرحمن بن زریق سے اور ان سب نے۔ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب۔ قاضی ابو العلاء واسطی۔ ابو قاسم علی بن

اس میں محمد بن عمر بن حسین ابن خطاب - جعفر بن علی حافظ - احمد بن محمد حماني - محمد بن سماعہ قاضی - بشر بن ولید قاضی - قاضی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

اس میں ابو بکر محمد بن عبد الباقي انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو السعادات احمد بن عبد الواحد متوکل - ابو حسین احمد بن محمد بن علی بن احمد بن عیسیٰ نہطقی - ابو علی حسن بن علی دمشقی - ابو زفر عبد العزیز بن حسن طبری - ابو بکر مکرم بن احمد - محمد بن احمد بن سماعہ - بشر بن ولید قاضی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

اس میں نے یہ روایت ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - قاضی ابو العلاء واسطی - ابو قاسم علی بن حسین عدنی - ابو عباس محمد بن بشر - جعفر بن علی حافظ - احمد بن محمد حماني - محمد بن سماعہ قاضی - بشر بن ولید - قاضی ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

اس میں امام ابو حنیفہ نے - حضرت ابو معاویہ عبد اللہ بن ابی اوفی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ
عَنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے، خواہ وہ ”قطا“ پرندے کے گھونسلے جتنی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔“

سند: مَنْ بَنَى لِلَّهِ مَسْجِدًا وَلَوْ كَمَفْخَصٍ
بَنَى اللَّهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

اس میں ابو عبد اللہ حسین ابن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ عدل ابو الفضل احمد ابن حسن بن محمد بن خیرون - سف بن عبد الرحمن بن محمد سرخسی - ان کے والد قاضی ابو بکر عبد الرحمن بن محمد سرخسی - ابو احمد محمد بن عبد اللہ ابن بنت وزیر - سمرانی - ابو علی حسین بن علی بن غیاث قاضی - محمد بن موسیٰ - جلودی محمد بن عیاش - تمام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے حنیفہ سے روایت کی ہے۔

اس میں نے یہ روایت ابو نصر معمر بن محمد بن حسن بن محمد بن جامع - ابو جعفر محمد بن احمد بن طاہر - ابو سعید بن علی رازی سامان - حسن بن حسن بن غیاث قاضی - محمد بن موسیٰ - جلودی محمد بن عیاش - تمام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

اس میں نے یہ روایت ابو العلاء صاعد بن یسار بن محمد ہان بروی - قاضی ابو محمد عبد اللہ بن ابو حفص عمر بن محمد انصاری - قاضی امام احمد بن حنبلہ - حافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (93) وقال الحافظ بدر الدین العینی فی ”عمدة
الطبع الجديد“: وحدث عبد الله ابن ابي اوفى اخبره الحافظ عبد المؤمن بن خلف الدمياطی فی ”جزء“ جمعه

ابوالعلاء محمد بن ابوالفضل حمدانی - قاضی فقیہ ابوقاسم عبد الجبار بن زید بن احمد ان دونوں نے - ابوبکر محمد بن احمد بن محمد - ابوسعید اسماعیل بن حسن سامان - ابوعلی حسین بن علی بن محمد بن اسحاق دمشقی - ابوحسن علی بن غیاث قاضی - محمد بن موسیٰ - جلودی محمد بن عیاش - تمام بن قاسم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالسعادات احمد بن احمد بن عبد الواحد متوکل - ابوحسین احمد بن محمد بن احمد سمنانی - ابوحسن علی بن احمد بن عیسیٰ نہفقنی - ابوعلی دمشقی - ابوحسن علی بن غیاث قاضی - محمد بن موسیٰ - جلودی محمد بن عیاش - تمام یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(67) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ الْخَزَرَجِيِّ النَّجَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

امام ابو حنیفہ نے - حضرت انس بن مالک انصاری خزرجی نجاری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

متن روایت: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ - ”علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

.....

ابوعبد اللہ حافظ حسین بن محمد بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ ابومحمد عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ (اور) ابومنصور بن عبد الملک بن حسن ان دونوں نے - احمد بن علی بن ثابت - ابواسحاق ابراہیم بن محمد ارموی - ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ - ابواسحاق ابراہیم بن محمد واعظ معروف بالعبد ذلیل - ابوعباس احمد بن صلت بن مغلس حمائی - بشر بن ولید قاضی - قاضی ابویوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابومحمد عبد اللہ بن علی انصاری - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت - قاضی ابوالعلاء واسطی محمد بن یعقوب - ابوعثمان بن ابوسعید اور یہ سعید بن احمد بن محمد بن جعفر نیشاپوری - ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن عمرو یہ مروزی - ابوعباس احمد بن صلت بن مغلس حمائی - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوالعلاء صاعد بن یسار بن محمد بروی - قاضی ابومحمد بن عبد اللہ بن ابوحفص عمرو بن محمد - قاضی ابوالدین بن ابوالفضل - ابوبکر محمد بن احمد بن محمد طالقانی - اسماعیل بن حسن رازی - ابوحسن احمد بن محمد بن محمود تستری - ابوسعید حسن بن احمد صلت - بشر بن ولید - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - اسحاق بن ابراہیم بن محمد

(67) أخرجه أبو يعلى - وأبو نعیم فی "الحلیة" 323/8 - والخطیب فی "تاریخ بغداد" 207/4 وفی "الرحلة فی

الحديث" (1)، والطبرانی فی "المعیر" 16/1، وابن ماجه (224) فی "المقدمة" - والبيهقی فی "شعب الایمان" (1664)، والعباسی

"شرح السنة" فی ذیل (135) .

۔ محمد بن عبد اللہ حافظ - ابواسحاق ابراہیم بن محمد واعظ - ابو عباس احمد بن صلت بن مغلس حماني - بشر بن ولید - امام ابو یوسف
نے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۔ محمد بن عبد اللہ بن خالد ذہلی - ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن عمرو یہ - ابو عباس احمد بن صلت - بشر بن ولید - امام ابو یوسف
نے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ
امام ابو حنیفہ نے - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا ہے:

۔ دَلَّالٌ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلُهُ وَاللَّهُ يُحِبُّ
”بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی اُس (بھلائی)
کو کرنے والے کی مانند ہے، اور اللہ تعالیٰ ضرورت مند کی مدد
کرنے کو پسند کرتا ہے۔“

...—...—...

۔ حسین بن محمد بن خسرو ثنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - قاضی امام ابو عبد اللہ حسن
بن ہلال بن محمد بن محمد جو ہلال رازی کے بھتیجے ہیں انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حمدان طنافسی - احمد بن
مغلس حماني - بشر بن ولید قاضی - قاضی ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

۔ ہوں نے روایت کا پہلا حصہ یعنی یہ الفاظ: (الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ) - ابو نصر معمر بن علی بن حسن بن جامع - قاضی ابو جعفر
بن حامد - ابو سعید اسماعیل بن ابوعبی رازی سمان - احمد بن محمد - حسین بن احمد - ابو عباس احمد بن صلت بن مغلس - بشر بن
یوسف - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۔ میں نے روایت کا آخری حصہ یعنی یہ الفاظ وَاللَّهُ يُحِبُّ إِغَاثَةَ الْكُفَّانِ اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے (اور انہوں نے
سند درج ذیل سند کے ساتھ بھی نقل کیا ہے):

۔ محمد بن یسار - قاضی عبد اللہ بن ابو حنیفہ - قاضی ابو العلاء محمد بن ابو الفضل حمدانی - ابو بکر محمد بن احمد بن محمود طالقانی -
عبد بن حسن رازی - ابو حسین احمد بن محمد بن محمود تستری - ابو سعید حسن بن احمد بن مبارک طوسی - حمد بن صلت - بشر بن
یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (انہوں نے روایت کا پہلا حصہ بھی اس سند کے ساتھ نقل کیا

(69) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَائِلَةَ بِنِ

الْأُسْفَعِ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

مَتَنُ رَوَايَتٍ: لَا تُظْهِرَنَّ شِمَاتَكَ لِأَخِيكَ فَيَعَايِفُهُ اللَّهُ وَيَبْتَلِيكَ

امام ابو حنیفہ نے - حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم اپنے بھائی کی شامت ظاہر نہ کرو (یعنی اس کا مذاق نہ اڑاؤ) ورنہ اللہ تعالیٰ اس کو عافیت عطا کر دے گا اور تمہیں اس (خرابی) میں مبتلا کر دے گا۔“

...—...—...—...

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لجنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن حسن ابن خیرون - ان کے والد قاضی ابوسعید عبد الملک بن عبد الرحمن بن محمد سرخی - ان کے والد قاضی ابوبکر عبد الرحمن بن محمد - ابواحمد محمد بن عبد اللہ ابن بنت وزیر ابوعبید اسفرائی - ابو علی حسین بن علی دمشقی - ابومحمد عبد اللہ بن محمد بن حسن حنفی - طلحہ بن سنان - ہناد بن سری - ابوسعید کے حوالے سے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (ان کے بعد مذکورہ بالا حدیث ہے)۔

انہوں نے یہ روایت ابونصر معمر بن محمد بن حسن بن محمد بن جامع - قاضی امام مؤتمن ابوجعفر محمد بن احمد بن حامد بن عبید اللہ بن ابوسعید اسماعیل بن علی رازی سامان - علی بن احمد بن عبید اللہ بن حزام - مظفر بن سہل - موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر - ان کے والد (موسیٰ بن منذر) - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالسعادات احمد بن احمد بن عبد الواحد متوکل - ابوحسین احمد بن محمد بن احمد سمنانی - ابوحسن علی بن احمد بن عیسیٰ - ابو علی حسن بن علی دمشقی - ابومحمد عبد اللہ بن محمد بن حسین - طلحہ بن سنان یامی - ہناد بن سری - ابوسعید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(70) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ

مَتَنُ رَوَايَتٍ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَزَقْتُ وَلَدًا قَطُّ وَلَا وَلَدًا لِي قَالَ فَإِنَّكَ أَنْتَ مِنْ كَثْرَةِ الْإِسْتِغْفَارِ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ تَرْزُقُ بِهِمَا وَلَدًا

امام ابو حنیفہ نے - حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اولاد نصیب نہیں ہوئی، میرا کوئی بچہ نہیں ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بکثرت استغفار بکثرت صدقہ کیوں نہیں کرتے ہو؟ ان دونوں کی وجہ سے تمہیں اولاد نصیب ہوگی۔

حیر فکان رجلاً یُکثِرُ الصَّدَقَةَ فَوُلَدَ لَهُ تِسْعَةُ
حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس شخص نے بکثرت
صدقہ کرنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے 9 بیٹے عطا کئے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالسعادات احمد بن عبد الواحد متوکلی - ابوحسین احمد بن محمد بن
ابو حسن علی بن احمد بن عیسیٰ نہفقسی - ابوعلی حسن بن علی دمشقی - ابوحسن علی بن غیاث قاضی - محمد بن موسیٰ - جلودی محمد بن
- مسلم یحییٰ بن قاسم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو نعیم بن محمد بن خسر و یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”قیامت کے دن، آدمی کی نیکیاں میزان کے ایک
پلڑے میں رکھی جائیں گی اور اس کی برائیاں دوسرے پلڑے
میں رکھی جائیں گی، تو اس کی برائیوں کا پلڑا نیکیوں پر بھاری ہوگا،
یہاں تک کہ وہ شخص مایوس ہو کر جہنم کے بارے میں گمان کرے
گا، پھر وہاں بادل کی مانند ایک چیز آئے گی، تو دریافت کیا جائے
گا: کیا تم جانتے ہو، یہ کیا ہے؟ وہ جواب دے گا: میں اس کو اپنے
عمل کے طور پر نہیں پہچانتا، تو اس سے کہا جائے گا: یہ وہ ہے جو تم
نے لوگوں کو بھلائی کی (یعنی دین کی) تعلیم دی تھی، تو انہوں نے
تمہارے بعد اس پر عمل کیا تھا۔“

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد ابوطاہر عبدالباقی انصاری - ابوقاسم عبید اللہ
- عبد بن عثمان صیرفی - عبید اللہ بن عثمان دقاق - ابوحسین علی بن محمد بن یحییٰ مصری - مالک بن یحییٰ بن مالک بن عسان ہمدانی - علی
- مسلم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت ابوحسن محمد بن علی مہدی باللہ - ابوحفص عمر بن احمد بن شاہین - علی بن محمد مصری - مالک بن یحییٰ - علی بن
کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ
امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن سائب - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

السَّائِبِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَعْرَجِ صَاحِبِ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کے شاگرد ابو مسلم اعرج کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ رَوَيْتَ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْكِبْرِيَاءُ وَدَانِي
وَالْعَظْمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَارَ عَيْنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا الْقَيْتُهُ
فِي جَهَنَّمَ

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی میری (اوڑھنے والی) چادر
ہے، عظمت میرا تہبند ہے، جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک
کے حوالے سے بھی میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا، میں
اسے جہنم میں ڈال دوں گا۔“

حافظ ابن خروزمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ ابو سعید احمد بن علی بن محمد - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن
رشیق - محمد بن احمد بن حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(73) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ
السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب - محارب بن دثار کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

مَنْ رَوَيْتَ: أَيَاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ

”ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم، قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل
میں ہوگا۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابراہیم ابن عمرو بن ہمدانی - عباس بن یزید - محمد بن حسن کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(74) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -
اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

مَنْ رَوَيْتَ: إِنَّ اللَّهَ يَكْتُبُ لِلْإِنْسَانِ الدَّرَجَةَ الْعُلْيَا
فِي الْجَنَّةِ وَلَا يَكُونُ لَهُ مِنْ عَمَلٍ مَا يُبْلَغُهَا فَلَا يَزَالُ

”(بعض اوقات ایسا ہوتا ہے) اللہ تعالیٰ نے کسی انسان
کے لئے جنت میں ایک بلند درجہ طے کر دیا ہوتا ہے، اور اس شخص کا

— حَتَّى يُبْلَغَهَا

ایسا عمل نہیں ہوتا جو اسے اُس (بلند درجے) تک پہنچا دے، تو اللہ تعالیٰ اس (بندے کو مختلف طرح کی) آزمائشوں میں مسلسل مبتلا رکھتا ہے، یہاں تک کہ اُسے اُس (درجے) تک پہنچا دیتا ہے۔“

...—...—...

۱۔ بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن صالح ابن ابوصالح - احمد بن یعقوب بن یحییٰ - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے روایت کی ہے۔
 ۲۔ ابن ابی شیبہ نے یہ روایت علی - علی بن فتح بن عبد اللہ عسکری - حمید بن ربیع - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۳۔ ابن ابی شیبہ نے یہ روایت علی - علی بن عبید - حسن بن محمد ہمدانی اور قاسم بن حسن ہمدانی سے اور ان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

۴۔ ابن ابی شیبہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ ابو محمد بن سراج - احمد بن علی - ابوطیب محمد بن احمد بن موسیٰ شروطی - محمد بن یعقوب مدنی - محمد بن ایوب بن یحییٰ - یحییٰ بن ہاشم غسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

۵۔ ابن ابی شیبہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ ابو محمد بن سراج - احمد بن علی - ابوطیب محمد بن احمد بن موسیٰ شروطی - محمد بن یعقوب مدنی - محمد بن ایوب بن یحییٰ - یحییٰ بن ہاشم غسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

۶۔ ابن ابی شیبہ نے یہ روایت - قاضی ابو حسین محمد بن علی بن مہدی باللہ - ابو قاسم عبد اللہ بن احمد بن علی بن حسین - ابن مغلہ بن جعفر غطری - احمد بن حسن ہمدانی - یحییٰ بن ہاشم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۷۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَحْمَادٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَتُوبُ مَنْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ وَلَا تَقُولُوا هَجْرًا۔
 امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد اور حماد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”میں نے پہلے تمہیں قبرستان کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، اب تم اس کی زیارت کرو، لیکن کوئی نامناسب (یعنی غیر شرعی) بات (وہاں) نہ کرنا۔“

...—...—...

۸۔ بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن اسماعیل - ابوصالح - لیث - ابو عبد الرحمن خراسانی کے حوالے سے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - قیاس سندی انطاکی - ابو صالح - لیث - ابو عبد الرحمن خراسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن جریر بن مسیب لؤلؤی بلخی - یحییٰ بن اسلم - عبد اللہ بن صالح - لیث - ابو عبد الرحمن خراسانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

(76) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْخٍ لَهُ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابو حنیفہ نے - اپنے ایک بزرگ (یعنی استاد) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

متن روایت: اِرْحَمُوا الضَّعِيفِينَ الصَّبِيَّ وَالْمَرْأَةَ

”دوستم کے ضعیف افراد یعنی بچے اور خواتین پر، رحم کرو۔“

....—....—....

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(II) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ مُنْتَشِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ أَنَّهُ بَلَغَهُ

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن محمد بن منتشر - محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اُن تک یہ روایت پہنچی ہے:

متن روایت: أَنَّ الْمُتَكَبِّرَ رَأْسُهُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ فِي تَابُوتٍ مِنْ نَارٍ مُقْقَلٍ عَلَيْهِ فَلَا يَخْرُجُ مِنَ التَّابُوتِ أَبَدًا فِي النَّارِ

”متکبر شخص کا سر دونوں ٹانگوں کے درمیان میں ہوگا۔ آگ سے بنے ہوئے صندوق میں (بند) ہوگا، جس پر قفل لگا ہوا گا، اور وہ جہنم میں، اس تابوت سے کبھی بھی باہر نہیں نکل سکے گا۔“

....—....—....

حافظ ابن خسر بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - محمد بن حفص - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(78) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

متن روایت: أَسْرُوا مَا شِئْتُمْ وَأَعْلِنُوا مَا شِئْتُمْ فَمَا

”تم لوگ جو چاہو اسے پوشیدہ رکھو اور جو چاہو اسے ظاہر

(76) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (923). الطبع الجديد. في الادب: باب من عمل عملاً ألبسه الله رداءه -

-- فارحموا الضعيفين: المرأة والصبي -

(77) أخرجه الحكفي في "مسند الامام" (455)

(78) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (922) - الطبع الجديد. في الادب: باب من عمل عملاً ألبسه الله رداءه -

ه - فارحموا الضعيفين المرأة والصبي - وابونعيم في "الحلية" 36/5 - وابن الشجري في "اماليه" 221/2

بِسْمِ شَيْئًا إِلَّا أَلْبَسَهُ اللَّهُ تَعَالَى رِدَاءً هـ

کرو، کوئی بندہ جو بھی چیز پوشیدہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس (بندے) کو اسی کی چادر پہنا دیتا ہے۔“

...—...—...—...

۱۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
ثُمَّ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: لَوْ أَنَّ الرَّفِيقَ خَلَقَ يُرَى لَمَّا رُئِيَ مِنْ
حَسَنٍ مِنْهُ وَلَوْ أَنَّ الْحَزِقَ خَلَقَ يُرَى لَمَّا
خُلِقَ لَخَفَّ اللَّهُ أَقْبَحُ مِنْهُ

۱۔ محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
”اگر نرمی، دکھائی دینے والی کوئی مخلوق ہوتی تو اللہ تعالیٰ
کی مخلوق میں کوئی بھی اس سے زیادہ خوبصورت نظر نہ آتا اور اگر
نختی، دکھائی دینے والی کوئی مخلوق ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں
کوئی بھی اس سے زیادہ بد صورت نظر نہ آتا۔“

...—...—...—...

۲۔ بخاری نے یہ روایت - علی بن حسن بن سعید - عمر بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۳۔ ثقی عمر بن حسن اشجانی نے روایت - یحییٰ بن اسماعیل جریری - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

۴۔ ابن خرد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبد اللہ بن دوست
- ثقی عمر اشجانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

۵۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ بْنِ
عَنْ مُجَاهِدٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ایوب بن عائد کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: مجاہد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث
کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے:

قَالَ: لَوْ نَظَرَ النَّاسُ إِلَى صُورَةِ الرَّفِيقِ لَمَّا
حَسَنَ مِنْهُ وَلَوْ نَظَرُوا إِلَى صُورَةِ الْحَزِقِ

”اگر لوگ نرمی کی صورت دیکھ سکتے تو انہوں نے اس سے
زیادہ خوبصورت کوئی اور چیز نہ دیکھی ہوتی اور اگر لوگ سختی کی

۶۔ حرجہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (457) - والشهاب فی ”المسند“ 1/1 - وعبد بن حمید 433 -

محلونی فی ”کشف الخفاء“ 161/2 - والخرائطی فی ”مکارم الاخلاق“ 6 -

رویه: ”لو کان حسن الخلق رجلاً یمشی فی الناس لکان رجلاً صالحاً“ .

۷۔ حرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (897) فی الادب: باب الرفق والحزق - وهو الاثر المتقدم .

لَمَّا نَظَرُوا أَقْبَحَ مِنْهُ

صورت دیکھ سکتے تو انہوں نے اس سے زیادہ بد صورت کوئی چیز نہ دیکھی ہوتی۔“

...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - یحییٰ بن اسماعیل - حسین بن اسماعیل - محمد بن حسن - حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس روایت کو - یحییٰ بن اسماعیل جریری - حسین بن اسماعیل جریری - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔۔

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(81) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَيَّاسٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ
امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن ایاس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابو عمرو شیبانی بیان کرتے ہیں:

جب حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے
لگے تو میں ان کے پیچھے گیا میں نے ان سے کہا: آپ مجھے وصیت
وصیت (یعنی نصیحت یا ہدایت) کیجئے! تو انہوں نے فرمایا: تم -
تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور (مسلمانوں کی) جماعت کے ساتھ رہنا
(کیونکہ) اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو گمراہی
اکٹھا نہیں کرے گا اور تم صبر سے کام لیتے رہنا جب تک (تم)
سے رخصت ہو کر (راحت حاصل نہیں کر لیتے) یا پھر فاجر (بے
ظالم حکمران) سے راحت (یعنی نجات) حاصل نہیں ہو جاتی۔

...—...—...

ابو عبد اللہ بن خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - فضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - منذر بن محمد - حسن بن محمد بن علی - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(81) قلت: وقد اخرج ابن حبان (2101) - واحمد 196/5 - وابوداؤد (547) في الصلاة: باب في التشديد في ترك الجماعة

والحاكم في ”المستدرک“ 211/1 - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 54/3 - والبيهقي في ”شرح السنة“ (793) -

-- عن ابي الدرداء - قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ”ما من ثلاثة في قرية - ولا بدوى - لا تقوم فيهم الصلاة

استحوذ عليهم الشيطان - فعليك بالجماعة فانما يأكل الذئب القاصية“ .

حسن بن علی بن حسن اشعری نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ
امام ابو حنیفہ نے - سفیان ثوری - منصور بن صفیہ - ان کی والدہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

يَتَذَكَّرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ سَبِّ الْأَمْوَآتِ وَقَالَ طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي
سَبِّهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيرًا
”نبی اکرم ﷺ نے مرحومین کو بُرا کہنے سے منع کیا ہے، اور یہ ارشاد فرمایا ہے: اس شخص کو مبارک ہو جو اپنے صحیفے میں بکثرت استغفار پائے گا۔“

...—...—...—...

حسن بن یوکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابو بکر خطیب بغدادی - ابو نعیم - محمد بن اسماعیل وراق - سعید بن قاسم حافظ - محمد بن مندہ - ہذیل بن معاویہ - ابراہیم بن ایوب کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
عَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
يَتَذَكَّرُ: إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ مَغْمُومًا مَهْمُومًا مِنْ
الْعِيَالِ كَانَ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ أَلْفِ
سَنَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
امام ابو حنیفہ نے - حماد - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جب کوئی شخص عیال (زیر کفالت افراد یعنی بال بچوں) کی وجہ سے غم اور پریشانی کے عالم میں انتقال کر جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ کی راہ میں تلوار کی ایک ہزار ضربیں لگنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوگا۔“

...—...—...—...

شمس بخاری نے یہ روایت - محمد بن بشام بن بہام شیرازی - محمد بن یحییٰ بن یزید نیشاپوری - مقرئ کے حوالے سے - امام سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي غَسَّانٍ
عَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
امام ابو حنیفہ نے - ابو غسان - حسن بصری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حرجه النسانی 52/4 - والمرتضى الزبيدي في "الانحاف" 491/7 - والمنقح الهندي في "الكنز" (42712) - والسيوطي

مع الصغير 394/6 مع فيض القدير (9765) .

حرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (302) .

حرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (925) - والحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (489) -

مع 1825 في الامارة: باب كراهية الامارة بغير ضرورة - واحمد 5: 143 .

وَالِہِ وَسَلَّم

متن روایت: اَللّٰہُ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ الْاِمَارَةُ اَمَانَةٌ وَہِیَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حِزْبٌ وَنَدَامَةٌ اَلَّا مَنْ اَخَذَ بِحَقِیْقَتِہَا وَآدَى الَّذِیْ عَلَیْہِ مِنَ الْحَقِّ فِیْہَا وَآتَى لَہُ ذَلِکَ یَا اَبَا ذَرٍّ

”اے ابو ذر! امارت (یعنی حکومتی عہدہ) ایک امانت ہے۔ اور یہ قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگی البتہ ہر شخص کے لئے (رسوائی کا باعث) نہیں ہوگی جس نے اس حق کے ہمراہ اس کو حاصل کیا اور اس میں اپنے ذمہ لازم فرائض کو پورا کیا، اور اے ابو ذر! یہ بھلا کہاں ہو پاتا ہے؟“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے حماد- ابو وائل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

(85) - سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ اَبِیْ وَاِیْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم متن روایت: طَلَبُ الْعِلْمِ قَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - عباس بن محمد - معاویہ - عمر - داؤد بن علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ”تین چیزیں ایسی ہیں جن میں میت کو اس کے مر کے بعد بھی اجر دیا جاتا ہے (پہلی چیز) وہ اولاد جو اس (میت کی موت کے بعد بھی اس کے لئے دعا کرتی رہتی ہے) (دوسری صورت یہ ہے) ایک شخص ایسا (دینی) علم حاصل کرتا ہے جس سے

(86) - سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ اِبْرَہِیْمَ قَالَ متن روایت: ثَلَاثَةٌ یُوجَرُ فِیْہِنَّ الْمَیِّتُ بَعْدَ مَوْتِہِ وَلَدٌ یَدْعُوْ لَہُ بَعْدَ مَوْتِہِ فَہُوَ یُوجَرُ فِیْ دُعَاۃِہِ وَرَجُلٌ عِلِمًا یُعْمَلُ بِہِ وَیَعْلَمُہُ النَّاسَ فَہُوَ یُوجَرُ عَلٰی مَا عَمِلَ وَعِلْمٌ وَرَجُلٌ تَرَکَ اَرْضًا صَدَقَہً

(85) اخرجہ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (31) - والطبرانی فی ”الکبیر“ (10439) - وفی ”الاوسط“ (18) - محب البحرین - والہیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 1/119 - والحافظ فی ”المطالب العالیہ“ (3065) .

(86) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (924) . قلت: قد اخرج ابن حبان (3016) - والطحاوی فی ”مشکل الآثار“ (246) - والبخاری فی ”الادب المفرد“ (38) -

-- عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ”اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلاث صدقة جاریۃ او علم ینتفع بہ

ولد صالح یدعو لہ“ .

عمل کیا جاتا ہو پھر وہ اس کی تعلیم دوسرے لوگوں کو دیتا ہے تو اس کو اس کے عمل کرنے اور تعلیم دینے پر اجر دیا جاتا ہے، (تیسری صورت یہ ہے:) آدمی کوئی زمین صدقہ کے طور پر چھوڑ جائے۔“

——***

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
عَمْرِئَةَ قَالَتْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”بَلَاءٌ مُوَكَّلٌ بِالْكَلَامِ

”آزمائش، کلام کے ساتھ متعلق ہوتی ہے۔“

——***

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
عَمْرِئَةَ قَالَتْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

لَنُخَبِّرَنَّ

”قیامت کے دن، ہم انصاف کے ساتھ، میزان رکھیں گے۔“

النَّوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴿١٧١﴾

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: (اس دن) آدمی کا عمل لا کر اس کے میزان میں رکھا جائے گا تو (اس کا نیکیوں کا پلڑا) ہلکا ہوگا، تو بادل جیسی ایک چیز کو لایا جائے گا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ ”سحاب“ استعمال ہوا ہے یا ”غمام“ استعمال ہوا ہے) اور اس کو اس شخص کے میزان میں (نیکیوں کے پلڑے) میں رکھ دیا جائے گا تو وہ جھک جائے گا تو اس شخص سے دریافت کیا جائے گا: کیا تم جانتے ہو؟ یہ کیا ہے؟ وہ شخص جواب

لَا يَجَاءُ بِعَمَلِ الْعَبْدِ فَيُجْعَلُ فِي مِيزَانِهِ
فَيَجَاءُ بِشَيْءٍ كَالسَّحَابِ أَوْ كَالْغَمَامِ
فِي مِيزَانِهِ فَيَرْجِعُ فَيَقَالُ لَهُ هَلْ تَدْرِي مَا
قِيلَ لَا فَيَقَالُ هَذَا عِلْمُكَ عَلِمْتَهُ فَتَعْلَمُوهُ
بِهِ بَعْدَكَ

محمد بن محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (926) - وابن ابی شیبہ 578/8 (5599) فی الادب: باب ما قالوا فی النہی

فی الرجل والغیبة

أخرج ابن ماجه (242) - ومسلم 73/5 - وابوداؤد (2880) - والترمذی (1376)

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”ان مما يلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته: علما علمه

دے گا: جی نہیں! تو اس سے کہا جائے گا: یہ تمہارا وہ علم ہے جس کو تم نے (لوگوں کو) تعلیم دی تھی اور انہوں نے اس کا علم حاصل کیا۔ تمہارے بعد اس پر عمل کیا تھا۔“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبدالصمد بن علی - ابوالبراء ہیم - اما عیسیٰ بن یوسف - مسم - حماد بن زید - حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - حافظ محمد مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(89) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَوَى عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - قبیسہ بن فضال بن عبد الرحمن طبری - عثمان شجری - ابوعاصم نبیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابوریح سے ان کی تحریر سے - ابوامیہ طرطوسی - عبد الرحمن بن صالح - حماد بن زید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(90) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَنَسٍ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زبانی صرف ایک حدیث سنی ہے وہ یہ کہ کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(91) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ت۔ نبی لآذَعُوْا لِحَمَادٍ فَاَبْدَأُ بِهِ قَبْلَ اَنْوَيِّ
”میں اپنے والدین سے پہلے (اپنے استاد) حماد (بن
ابوسلیمان) کے لئے دعا کرتا ہوں۔“

...—...—...

ان خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوسعید احمد بن قاسم مقرئ۔ قاضی ابوقاسم تنوخی۔ ابوقاسم شاذ۔ ابوعباس
ت۔ حماد بن عبد اللہ بن عامر حضرمی۔ عمیر بن عمر ہمدانی۔ محمد بن ابان قرشی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

ت۔ روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
— سَخِعِي أَنَّهُ قَالَ:
ت۔ إِذَا عَرِفَ الشَّقِيْلُ نَفْسَهُ أَنَّهُ ثَقِيْلٌ
— حَبِيْلٌ
امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
”جب بوجھل شخص، خود کو پہچان لیتا ہے کہ وہ بوجھل ہے، تو
وہ بوجھل نہیں رہتا۔“

...—...—...

خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے غنجا میں ”تاریخ بخارا“ میں یہ پڑھی ہے
۔ ابراہیم بن یاقوت صوفی۔ محمد بن حاتم بن سعید بن حفص بیکندی۔ عبد الصمد بن فضل۔ حسن بن حازم۔ بکر بن معروف
۔ سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ت۔ روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
— سَخِعِي أَنَّهُ قَالَ:
ت۔ مَنْ أَمِنَ الثَّمَلَ لَقِيَ
— جَاتَا بِهِ۔
امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
”جو شخص خود کو بوجھل پن سے محفوظ سمجھتا ہے، وہ بوجھل ہو
جاتا ہے۔“

...—...—...

ن۔ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل احمد بن حسن ابن خیرون۔ ابوحسین محمد بن عبد الواحد بن علی بن
۔ زعمہ۔ ابو محمد علی بن عبد اللہ بن عباس بن مغیرہ جوہری۔ ابویسی احمد بن محمد وراق مقدسی۔ ابو محمد حارث بن محمد بن امامہ مدائنی
۔ سور۔ کوفہ کے ایک بزرگ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ت۔ روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
— لَسَخِعِي عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی۔ علقمہ کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَعَرَسَ وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَكْلَأَ
الصُّبْحَ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
وَنَامَ الرَّهْطُ وَبِلَالٌ حَتَّى كَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَيْقَظَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَهُ بِلَالٌ
فَأَمَرَ أَنْ يَفْتَادُوا الرَّوَاحِلَ مِنْ ذَلِكَ الْمَحَلِّ وَأَمَرَ
بِلَالًا فَإِذَا ذُنُومًا أَوْ تَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيَ الْفَجْرِ وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ
ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ

”(ایک مرتبہ) ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے رات کے آخری پہر آپ ﷺ نے پڑاؤ کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت دی کہ وہ صبح صادق ہونے کا خیال رکھے پھر نبی اکرم ﷺ سو گئے باقی لوگوں سمیت حضرت بلال بھی سو گئے یہاں تک کہ سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ اور ان کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ اس مقام سے اپنی سواریوں کو لے کر چل پڑیں (آگے جا کر) آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انہوں نے اذان دی نبی اکرم ﷺ نے پہلے وتر ادا کئے پھر فجر کی دو رکعات (سنتیں) ادا کیں پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی تو پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی۔“

ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن محمد بن عبید۔ عبید اللہ بن عبد الجبار۔ ابو مسلم بشر بن مسلم۔ یحییٰ بن صالح۔

بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(95)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ قَوْلَهُ تَعَالَى

﴿وَصَدَقَ بِالْحُسْنَى﴾ قَالَ بِلَالُ اللَّهِ إِلَّا اللَّهُ

﴿وَكَذَبَ بِالْحُسْنَى﴾ قَالَ بِلَالُ اللَّهِ إِلَّا اللَّهُ

ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تلاوت

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اور اس نے اچھائی کی تہ

کی۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (اچھائی) سے مراد لا الہ الا

ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اس نے اچھائی کی تہ

کی۔“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس (اچھائی) سے مراد لا الہ الا

ہے۔

.....

ترمذی نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - بشر بن موسیٰ - عبد اللہ بن یزید مقلبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے

.....

..... نے (اس روایت کو ایک اور سند کے ساتھ بھی نقل کیا ہے) زکریا بن یحییٰ بن حارث نیشاپوری - محمد بن یوسف رازی -

..... مقلبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے۔

..... بن تغلبہ بن نغار اور احمد بن محمد بن سعید نے یہ روایت - بشر بن موسیٰ - عبد اللہ بن یزید مقلبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے

..... کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

وَصَدَقَ بِالْحَسَنِ قَالَ بَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَذَبَ بِالْحَسَنِ قَالَ بَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

نبی اکرم ﷺ نے یہ تلاوت کیا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اور اس نے اچھائی کی تصدیق کی“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

..... (ایمان) سے مراد لا الہ الا اللہ ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”اس نے اچھائی کی تکذیب کی“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس

..... سے مراد لا الہ الا اللہ ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ

فرمان نقل کرتے ہیں:

”جس شخص سے کسی علمی بات کے بارے میں دریافت کیا

جائے اور وہ اس کو چھپالے تو قیامت کے دن اُس شخص کو آگ

کی بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی۔“

.....

..... ابن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو بکر محمد بن قاسم بن سلیمان مؤدب - محمد بن یوسف رازی - ادریس - علی -

..... بن مردیہ - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے

..... سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

..... رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

..... حرجہ ابن حبان (95) - واحمد 263/2 - وابو داؤد (3658) فی العلم: باب کراهية مع العلم - والترمذی (2649) فی

..... ما جاء فی کتمان العلم .

..... حرجہ احمد 360/3 - وابن ابی شیبہ 550/8 - والبخاری فی ”الصحيح“ (6021) - وفی ”الادب المفرد“ (224) - وابن

..... (33) - والطبرانی فی ”الصغير“ (672) .

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

ارشاد فرمایا ہے:

”ہر بھلائی، جو تم نے کسی بھی خوشحال شخص یا غریب

متن روایت: كُلُّ مَعْرُوفٍ فَعَلْتَهُ إِلَى غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ

کے ساتھ کی ہو وہ صدقہ (شمار) ہوتی ہے۔“

صَدَقَةٌ

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح ترمذی - محمد بن خف تسمی - علی بن عبد الحمید - قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے

(98) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي

روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

رَبَّاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

”نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا فرض ہے

متن روایت: الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ

(راوی بیان کرتے ہیں) میں نے کہا: جو شخص اس کو ترک

الْمُنْكَرِ فَرِيضَةٌ قُلْتُ فَمَنْ تَرَكَهُ كَفَرَ قَالَ لَا

کروے وہ کافر ہو جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن اسماعیل - علی بن عباس - عباد بن یعقوب - عفان بن سنان جرجانی -

حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن قاسم بن زکریا - عباد بن یعقوب - عفان جرجانی کے حوالے سے

ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: جو شخص اس کو ترک کر دے وہ

مرتکب ہوتا ہے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

حافظ ابن خروثی نے یہ روایت - ابو حسین صیرفی - ابو محمد جوہری - ابوحسن بن قاسم بن زکریا - عباد بن یعقوب - عفان

جرجانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے جیسے محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے

(99) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے

رَبَّاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

فرمان نقل کرتے ہیں:

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

”وَقَفَىٰ سَعَىٰ مَنْ جَاءَ كَرُؤًا (اس سے) محبت میں اندھ

متن روایت: زَرُّ غَبَا تَزِدُّ حَبًّا

ہوتا ہے۔“

...—...—...

یہ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو بکر احمد بن محمد بن حسن دینوری۔ محمد بن عبد العزیز دینوری۔ محمد بن عباس۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت۔ قاضی ابو حسین بن مہدی باللہ۔ عمر دلی می متری۔ ابو بکر احمد بن محمد ضراب۔ ابو جعفر محمد بن عبد اللہ۔ عبد اعزیز۔ محمد بن عباس بن فضل انصاری۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي
 عَمْرٍاءَ قَالَ:
 رَوَيْتُ مَا آتَى عَلَى شَيْءٍ إِلَّا أَنْ أَكُونُ
 نِيَّةَ الْبَاغِيَّةِ وَعَلَى صَوْمِ الْهَوَاجِرِ
 امام ابو حنیفہ نے۔ عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
 ”مجھے کسی بھی بات پر افسوس نہیں ہے، صرف اسی بات پر ہے کہ مجھے باغی گروہ کے ساتھ جنگ میں حصہ لینا چاہئے تھا اور گرمیوں کے (نفل) روزے (ترک نہیں کرنے چاہیے تھے)

...—...—...

یہ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن قاسم بن زکریا بخاری۔ عباد بن یعقوب۔ عفان بن سنان بنی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
 حافظ ابن خسر و بخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ شیخ ابو حسن۔ ابو محمد جوہری۔ ابو حسین۔ ابو عبد اللہ محمد بن قاسم بن زکریا۔ عباد بن یعقوب۔ عفان جر جانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
 جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
 رَوَيْتُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 سَمِعَ يَرْفَعُ بِرِيحِ الطَّيِّبِ إِذَا أَقْبَلَ بِاللَّيْلِ
 امام ابو حنیفہ نے۔ ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت تشریف لاتے تھے تو (اندھیرے میں بھی) اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچان لئے جاتے تھے۔“

...—...—...

حرجہ الحاکم فی ”المستدرک“ 3/643۔ والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 8/172 باب ما جاء فی قتال اهل البغی والحوارج .
 حرجہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (358)۔ والدارمی 1/46 (66)۔ وابن سعد فی ”الطبقات“
 2/103۔ وابن ابی شیبہ 9/25 فی الادب ما يستحب للرجل ان يوجد ريحاً معه۔ وعبدالرزاق (7934)۔ وابوداؤد فی
 - تحف (445)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - محمد بن ابوشجاع معدل - محمد بن عبدالعزیز بن ابورزمہ نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(102) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس شخص کے سامنے اس کا مسلمان بھائی معذرت پیش کرے اور وہ اس کی معذرت کو قبول نہ کرے تو اس کا گناہ صاحب مکس کی مانند ہوتا ہے

(راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد (ناجائز) ٹیکس (یا بھتہ) وصول کرنے والا شخص ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس عن عقدہ - عبداللہ بن محمد بخاری - ابو الفضل عباس - عبدالعزیز قطن مروزی - علی بن سلیمان رازی - حکم بن یزید قاضی مرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(103) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - عبدالکریم بن معقل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ندامت، توبہ ہوتی ہے۔“

——***

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بخنی بیان کرتے ہیں: میں نے ابو عبداللہ محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل کی کتاب ”تاریخ بخارا“ میں یہ بات پڑھی ہے: ابوبہل بن عثمان بن سعید - محمد بن محمد - ابوزکریا یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان - ان کے دادا حسن بن عثمان - محمد بن عمر - قاضی ابویوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(104) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ)

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

(102) اخرجہ ابن ماجہ (3718) فی الادب: باب المفادیر - والمنذری فی ”الترغیب“ 493/3 - وابودود

فی ”المراسیل“ (517) - من حدیث ابن جودان

(103) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 199/2 - والحاکم فی ”المستدرک“ 243/4 - والبیہقی فی ”المر

الکبری“ 154/10 - وابن ماجہ (4252)

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

يَت: كَانَ أَحَبَّ الْأَسْمَاءِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

”اللہ کے رسول کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ

عبداللہ اور عبدالرحمان تھے۔“

ترمذی نے یہ روایت - (قبیصہ) - زکریا بن یحییٰ - احمد بن عبداللہ بن زیاد - محمد بن مہدی - علی بن عاصم بن مرزوق کے

سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ:

امام ابوحنیفہ امام شعبی کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

يَت: أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ وَرَجُلٌ خَلْفَهُ يَغْتَابُهُ

”(ایک مرتبہ) وہ حدیث بیان کر رہے تھے تو ایک شخص

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ:

نے ان کے پیچھے ان کی غیبت کرنا شروع کر دی، وہ اس شخص کی

هَيْنًا مَرِيئًا غَيْرَ دَاءٍ مُخَامِرٍ

طرف متوجہ ہوئے اور بولے: (یعنی انہوں نے یہ شعر پڑھا):

لِعِزَّةٍ مِنْ أَعْرَاضِنَا مَا اسْتَحَلَّتْ

”ایسے شخص کو خوشی اور سیرابی نصیب ہو (یا ایسے شخص کو خوش

آمدید) جو عقل کو ڈھانپ دینے والی بیماری کے نہ ہوتے ہوئے

بھی ہماری عزت پر حملہ کرتا ہے۔“

عبداللہ حسین بن خسر دہلوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - دو بزرگوں - یعنی ابونصر معمر بن محمد بن حسن اور ابومنصور عبدالرحمن

بن عبدالواحد ان دونوں نے - خطیب - ابوقاسم بن حسن شاہد سے بصرہ میں - علی بن اسحاق - ابو قلادہ - علی بن جعد - ابویعلیٰ

بن جویزید بن ہارون کے بھائی ہیں ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ)

امام ابوحنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَت: الْبِرُّ لَا يُبْلَى وَالْإِثْمُ لَا يُنْسَى

”نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی ہے اور گناہ بھلایا نہیں جاتا ہے۔“

ترمذی نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - یحییٰ بن ابراہیم - محمد بن عبدالرحمن بن ابویعلیٰ - حمید بن عبدالرحمن رواہی کے

سے حرجہ احمد 24/2 - ومسلم (2132) (2) - والترمذی (2834) - وابن ماجہ (3828) - والطبرانی فی

معجم (13374) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 306/9

سے حرجہ الحافظ صدر الدین فی ”مسند الامام“ (467) - والدیلمی فی ”مسند الفردوس“ (2203) - وابن عدی فی

معجم (158/6) - ترجمہ (1649) - عبدالرزاق (20262)

حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(107) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ)

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: اخْضَبُوا وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نشر کرتے ہیں:

”تم لوگ خضاب لگاؤ، اور اہل کتاب (کے معمول) کے برخلاف کرو۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - ابو جعفر قاسم بن مساور جوہری - سوار بن عبداللہ - مزاحم بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(108) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الزُّهْرِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

امام ابو حنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حارث بن اسد بن حارث - عبداللہ بن مرزبان - عبداللہ بن ابوسلم بجلی - عمار بن ربیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(109) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: مَا زَالَ جِبْرِئِيلُ يُوصِّنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ وَمَا زَالَ جِبْرِئِيلُ يُوصِّنِي بِقِيَامِ

امام ابو حنیفہ نے - عبدالرحمن بن حزم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جبریل، پڑوسی کے بارے میں مجھے مسلسل تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اسے (میت کے

(107) قلت: وقد اورد الميمني في "مجمع الزوائد" 163/5 -

-- عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "الصفرة خضاب المؤمن والحمرة خضاب المسلم - والسواد خضاب الكافر".

حَنِى صُنْتُ أَنْ خِيَارَ أُمَّتِي لَنْ يَنَامُوا إِلَّا قَلِيلًا
ترکے میں) وارث بھی قرار دیں گے اور جبرائیل رات کے
نوافل کے بارے میں مجھے مسلسل تلقین کرتے رہے یہاں تک
کہ میں نے گمان کیا کہ میری امت کے نیک لوگ رات میں
صرف تھوڑا سا ہی سو سکیں گے۔“

——***

محدث حسین بن محمد بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد - ابوطاہر محمد بن احمد خطیب - ابو حسن علی
بن علی - حسن بن رشیق - محمد بن حفص بن عبد الملک - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَلَمَةَ عَنْ ابْنِهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ:

أَيُّتُ مَنْ أَوْتَرَ مِنْكُمْ وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ
رَوَى مِنْكُمْ بِالثَّلَاثِ الْآيَاتِ الَّتِي فِي آخِرِ
سُورَةِ قُلُوبٍ لَيْلَةٍ فَقَدْ أَكْثَرَ وَأَطَابَ
”تم میں سے جو شخص وتر ادا کرے (اور بعض روایات میں
یہ الفاظ ہیں:) تم میں سے جو شخص روزانہ رات کے وقت وتر
میں سورہ بقرہ کی آخری تین آیات کی تلاوت کر لیا کرے تو اس
نے زیادہ اور عمدہ کام کر لیا۔“

——***

محدث بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
مِهْ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

أَيُّتُ لَا تَهْذُوا الْقُرْآنَ هَذَا كَهَذَا الشُّعْرِ
بِكَثْرِ الدَّقْلِ
”تیزی سے شعر پڑھنے کی طرح“ قرآن کو تیزی سے نہ
پڑھو اور نہ ہی ردی کھجوروں کو بکھیرنے کی طرح اس کو بکھیر دو۔“

——***

ن روایت کو امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے

حرجہ الطبرانی فی ”الکبیر“ (8671) و (8672) - واورده البيهقي في ”مجمع الزوائد“ 270/2

حرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (271) - وابن أبي شيبة 521/2 في الصلوات: باب في قراء

الطبرانی فی ”الکبیر“ (9855) - واورده داود (1396) في الصلاة: باب تخريب القرآن .

ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ (وہ یہ بھی فرماتے ہیں):

يَنْبَغِي لِلْقَارِي أَنْ يَفْهَمَ مَا يَقُولُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

”قرأت کرنے والے کے لیے مناسب یہ ہے کہ اس کو یہ سمجھ آ رہی ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے؟ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔“

(112) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ

عَجْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ رَوَايَت: أَكْثَرُ جُنْدِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ الْجَرَادُ لَا أَكْلُهُ وَلَا أَحْرَمُهُ

امام ابوحنیفہ نے - سیدہ فاطمہ بنت عجرہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”زمین میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ تعداد والا لشکر ٹڈی دل ہے۔“
میں اس کو کھانا بھی نہیں ہوں اور اس کو حرام بھی قرار نہیں دیتا ہوں۔“

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون - قاضی ابوسعید عبد الملک بن عبد الرحمن بن محمد سرخسی - قاضی ابوبکر بن عبد الرحمن بن محمد - ابواحمد محمد بن عبد اللہ ابن بنت وزیر ابوعباس اسفرائینی - حسن بن محمد دمشقی - ابومحمد عبد اللہ بن کثیر رازی - عبد الرحمن بن ابوحاتم رازی - عباس دوری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ یحییٰ بن معمر فرماتے ہیں: ابوحنیفہ جو صاحب رائے ہیں انہوں نے ”سیدہ فاطمہ بنت عجرہ رضی اللہ عنہا“ سے سماع کیا ہے۔

(علامہ خوارزمی فرماتے ہیں: ابن خسر رضی اللہ عنہ نے اپنی ”مسند“ میں یہ روایت اسی طرح حرف ”ف“ (سے متعلق باب) میں نقل کی ہے حالانکہ مشہور یہ ہے (کہ ان صحابیہ کا نام) سیدہ عائشہ بنت عجرہ رضی اللہ عنہا ہے۔

(113) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَقْمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - یحییٰ بن سعید انصاری - محمد بن ابراہیم تیمی - علقمہ بن وقاص لیثی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ رَوَايَت: الْأَعْمَالُ بِالنَّبَاتِ وَلِكُلِّ امْرَأٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ

”اعمال (کی جزا) کا دار و مدار نیت پر ہوتا ہے، جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے ہوگی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہی شمار ہوگی اور جس

(112) قد تقدم فی (14) .

(113) أخرجه الحافظ صدر الدين في "مسند الامام" (1) - وابن حبان (388) - واحمد 25/1 - والبخاري (1) باب كيف -

الوحي - وابو داود (2201) في الطلاق - باب فيما عني به الطلاق .

سُكُحُهَا فَهَاجَرَتْهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

شخص کی ہجرت دنیا کے حصول کے لئے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہوگی، تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہوگی۔“

——***

محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن یحییٰ مازنی - حسین بن سعید نخعی - انہوں نے اپنے والد سے - زکریا بن ابوعتیک کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ فِرَاسٍ (عَنِ) سَفِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - فراس - امام شععی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک صحابی روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میت اپنے (واجب الادا) قرض کے عوض میں رہن رکھی رہتی ہے۔“

——***

عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن فضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابو عبداللہ بن ت - ف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - عبداللہ بن قریش بن اسماعیل نے اپنے والد کے حوالے سے - عمر بن قاسم تمار کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - علی بن اقر - اقر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا، جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے ہو، جن کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان کے ساتھ رہوں، تمہاری طرح جب متعدد لوگ (اکٹھے بیٹھ کر) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، تو فرشتے اپنے

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى فَقَالَ مِنَ الَّذِينَ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ وَمَا سَرَّ عِلَّتُكُمْ مِنَ النَّاسِ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى إِنِّي سَمِعْتُ الْمَلَائِكَةَ بِأَجْنَحَتِهَا وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ فَرَأَيْتُ اللَّهَ فِيمَنْ عِنْدَهُ

حرجہ الامام الخوارزمی فی ”جامع المسانید“ 74/2 فی هذا الكتاب .

حرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (35) - واحمد 94/3 - وعبدالرزاق (20557) - ومن طریقہ عبد بن حمید فی ”

صحیح (861) - والبقوی فی ”شرح السنة“ (947/1) - والطبرانی فی ”الدعاء“ (141) من حدیث ابی سعید الخدری

پر اُن پر پھیلا دیتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔
اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں موجود (فرشتوں) کے سامنے ان کو گواہ
کا ذکر کرتا ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - فضل بن بسام بخاری - محمد بن ابو منصور - خلف بن ایوب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے - اسماعیل بن حماد کی تحریر کے حوالے سے - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یحییٰ بن زکریا بن شبان - حسین بن عبد الرحمن کندی - صلت بن حجاج کے حوالے سے - ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن منذر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے - ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”اگر کے حوالے سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے یہ منقول ہے۔“

انہوں نے یہ روایت محمد بن رجاء بن قریش - مختار بن سابق حنظلی - نعیم بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے تاہم انہوں نے ابن اقر سے آگے کسی کا ذکر نہیں کیا اور یہ کہا ہے: علی بن اقر کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - علی بن اقر - مسروق کے حوالے سے -

روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کسی شخص کا پڑوسی، اس کی دیوار میں اپنا شہتیرا

چاہے، تو وہ اس کو منع نہ کرے۔“

(116) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ

الْأَقْمَرِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنُ رَوَايَتِي إِذَا رَأَى جَارًا أَنْ يَضَعَ خَشْبَتَهُ عَلَى

جِدَارِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْنَعُهُ

——***

حافظ طحطاہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - ابو یعلیٰ محمد بن احمد بن عبد اللہ بن مروان - علی بن محمد -

بشر بن منذر - قاسم بن غصن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(116) (أَخْرَجَهُ الْحَصَكْفِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (353)

-- قلت: وقد أخرج ابن حبان (515) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 157/6 -

-- وأبو نعیم في "الحلية" - عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا يمنع أحدكم جاره أن يفرز خبث

على جداره".

یہ روایت ابن خفاجی - عبد اللہ بن وہب دینوری - احمد بن عبد العزیز رملی - قاسم بن غصن کے حوالے سے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - ابن زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ابلیس کا تخت سمندر پر ہوتا ہے، وہ اپنے ہم جو بھیجتا ہے، جو لوگوں کو آزمائشوں (یعنی فتنوں) کا شکار کرتے ہیں، تو اس کے نزدیک ان میں سے سب سے زیادہ قابلِ قدر وہ شخص ہوتا ہے، جس نے (لوگوں کو) زیادہ بڑی آزمائش (یعنی فتنے) کا شکار کیا ہو۔“

.....

یہ روایت - ہنادی - ابو عبد اللہ حسین بن احمد - محمد بن عثمان بن ابوشیبہ - حسین بن عبد الاوّل - امام احمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے، اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔“

.....

یہ روایت - ابراہیم بن علی بن یحییٰ نیشاپوری - جبارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت محمد بن حسن بزاز - یحییٰ بن طلحہ یربوعی - قاسم بن یزید جرمی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ہمام شیرازی - محمد بن یزید - حفص بن عبد اللہ - بیان بن بسطام کے حوالے سے امام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - ان کے والد سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: یہ کتاب (یعنی تحریر) میں ہے، میں نے اس میں یہ پڑھا ہے: یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن حسن بن علی کے حوالے سے - حسین بن علی کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن زیاد - اس کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی بن ساوی سرخسی - وہب بن زمعہ - ابن مبارک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے والد (اور) سعید بن ذاکر - احمد بن زہیر - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن شعمی - عباد بن یعقوب - حماد بن علی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ریح - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - اپنے والد اور ابوسہلان بشر بن بہل - فتح بن عمر کے حوالے سے اور ان نے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن یونس - سعید جناح - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی بن یحییٰ - یحییٰ بن موسیٰ - محمد بن میسر صفانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ - یزید بن شیبان - ابوقطن عمرو بن یثیم قطعی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

اس نے یہ روایت حارث بن اسد بن حارث - عبید اللہ بن مرزبان - عبد اللہ بن ابوالسلم - عمار بن بزیع کے حوالے سے امام سے نقل کی ہے۔

۱۔ یہ روایت احمد بن محمد - عبد اللہ بن ابراہیم مہلبی - علی بن حسن - علی بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے

۔ یہ روایت احمد بن محمد۔ ابراہیم بن ولید۔ محمد بن حارث۔ ان کے والد۔ محمد بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کی ہے۔

اس نے یہ روایت احمد بن محمد - یحییٰ بن زکریا - حسین بن عبدالرحمن کندی - صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے

۱۔ نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اسماعیل بن محمد بن اسماعیل نے اپنے دادا کی تحریر مجھے
۲۔ میں یہ تحریر تھما: یہ روایت امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

۔۔۔ نے یہ روایت احمد بن محمد۔ منذر بن محمد۔ اپنے والد۔ ان کے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے

۱۔ یہ روایت محمد بن حسن بزار۔ بشر بن ولید۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
۲۔ محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ محمد بن شوکہ۔ قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ محمد بن شوکہ۔ قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل

میں نے یہ روایت ابن عثمدہ - ابن ابومیسرہ - ابو عبد الرحمن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

کہتے ہیں:) حمزہ بن حبیب-حسن بن زیاد-ایوب بن بانی-حمانی-ابو قطن-محمد بن حسن-علی بن یزید-اسد بن عمرو

مستحق حجاج نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے

محمد بن مفسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ حسین بن محمد بن شعبہ۔ محمد بن عمران ہمدانی۔ بشر بن حکم کے حوالے سے امام
تروایت کی ہے۔

میں نے یہ روایت ابو بکر قاسم بن غیسنی عسار سے دمشق میں - عبد الرحمن ابن عبد الصمد - ان کے دادا کے حوالے سے امام
- رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت ابوعلی محمد بن سعید - ابوفروہ یزید بن محمد - ان کے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام
مجتہد سے روایت کی ہے۔

۱۔ یہ روایت حسین بن حسین - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر و یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو طالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابہری - ابو عمر - ان کے دادا - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے ان اسانید اور ان کے ساتھ نقل کی ہے

(119) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات کرے، اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے چاہئے۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمود بن والان - حامد بن آدم - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد بن صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - ان کے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشثانی نے یہ روایت - محمد بن عبد اللہ بغلانی - محمود بن آدم - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ خسر و یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو سعید محمد بن عبد الملک - حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن احمد بن غالب بن ابو حنیفہ - ابو حنیفہ عمر بن محمد بن علی - احمد بن محمد بن ابراہیم - ابو فروہ نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے اس روایت کو نسخہ میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس روایت کو اس کی طوالت کے ہمراہ مکمل طور پر نقل کیا ہے۔

روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَلَدِ بْنِ

عَلِيِّ السَّمْدَنِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ

سَنَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

امام ابو حنیفہ نے۔ ولاد بن داؤد بن علی مدنی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بھلائی، زیادہ (یعنی کئی قسم کی) ہوتی ہے، اور اس کو کرنے والے تھوڑے ہوتے ہیں۔“

سَنَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

——***

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس بن حنظلہ۔ محمد بن احمد بن حسین۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے کہا جر عہدی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَاصِحِ بْنِ

بَحْبَحِيِّ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

سَنَهُ أَنَّهُ قَالَ :

امام ابو حنیفہ نے۔ ناصح بن محمد۔ یحییٰ بن ابو کثیر۔ ابو سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے ان میں سے کسی کا بھی ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا اور جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے ان میں سے کسی کی سزا سرکشی (یعنی زنا) سے زیادہ جلدی نہیں ملتی ہے اور جھوٹی قسم شہروں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔“

تَسْأَلُ شَيْءٌ مِمَّا أُطِيعَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ

خَيْرٌ بَيْنَ صَلَةِ الرَّحِمِ وَلَا عَمَلٍ مِمَّا عُصِيَ

بِهِ عَقُوبَةُ مِنَ الْبَغْيِ وَالْيَسِينِ الْفَاجِرَةُ

بِإِذْنِهِ

——***

محمد بن محمد بن خالد بن خلی کھائی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ اپنے والد محمد بن خالد بن خلی۔ محمد بن خالد وہبی کے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةِ

بِأَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

امام ابو حنیفہ نے۔ عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ

۱۔ خطیب فی ”تاریخ بغداد“ 177/8۔ و ابو نعیم فی ”تاریخ اصفہان“ 203/1

۲۔ محمد بن الحسن السیبی فی ”الآثار“ (883)۔ والحافظ صدر الدین الحسکفی فی ”مسند الامام“

حیثی فی ”السنن الکبریٰ“ 35/10۔ وفی ”شعب الایمان“ (4842)۔ والطبرانی فی ”الارسط“

۳۔ حمد 265/2۔ والنرمذی (2932)۔ ابن حبان (2930) من حدیث ابی ہریرۃ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ أَذْهَبْتُ

كَرِيمَتِي لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں جس کی محبوب چیز (یعنی:

کو رخصت کر دیتا ہوں تو اس کا ثواب صرف جنت ہوتا ہے۔

♦♦♦♦♦

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر - مقاتل ابن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی۔

ج۔

(123) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

قَالَ:

متن روایت: حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب

فرماتے ہیں:

”اپنی آوازوں کے ذریعے قرآن کو آراستہ کرو۔“

♦♦♦♦♦

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - قاضی ابومظفر ہناد بن ابراہیم نسفی - ابوحسن غمامی مقرئ -

شرعی - احمد بن اسحاق بن صالح - خالد بن خدّاش - خویلد صفار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - معاویہ بن اسحاق - زر کے حوالے سے

یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ

اکرم اللہ وجہہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے مشرق کی سمت میں ایک

کھولا ہوا ہے، جس کی چوڑائی پانچ سو برس کی مسافت جتنی

یہ توبہ کے لئے ہے، عنقریب یہ بند ہو جائے گا، اور مغرب

ایک دروازہ کھولا جائے گا، یہاں تک کہ سورج مغرب زر

سے طلوع ہوگا، اس وقت کسی ایسے شخص کو ایمان لانا فائدہ

دے گا، جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا، یا اس نے

(124) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ

إِسْحَاقَ عَنْ زُرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن روایت: إِنَّ اللَّهَ فَتَحَ بَابًا مِنَ الْمَشْرِقِ مَسِيرَتُهُ

خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ لِلتَّوْبَةِ وَسَيُغْلَقُ وَيُفْتَحُ بِالْمَغْرِبِ

حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَلَا يَنْفَعُ نَفْسًا

إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي

إِيمَانِهَا خَيْرًا

(123) أخرجه الطبرانی في "الكبير" (11113) و (12643) - والهيتمي في "مجمع الزوائد" 170/7 - ومحمد بن

الشيخاني في "الآثار" (275) - وابن أبي شيبة 464/10

(124) أخرجه أحمد 240/4 - وعبد الرزاق (795) - ومن طريقه الطبرانی في "الكبير" (7357) - والحميدي (881) -

(3535) - وابن حبان (1321) .

ایمان میں کوئی بھلائی نہیں کمائی تھی۔“

——***

ابن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی - ابن کاس - ابراہیم بن مخلد - عثمان بن عبد اللہ اموی - مسلمہ بن - امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةٍ
کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اُس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا، جس نے لوگوں کا
شکر یہ ادا نہیں کیا۔“

——***

ابن محمد نے یہ روایت - صالح بن ابوریح کی تحریر - یحییٰ بن علی حرانی - سعد بن یزید فراء - سالم بن سالم کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ نے - حماد - ابراہیم کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
”قرآن کے ذریعے اپنی آوازوں کو آراستہ کرو۔“

——***

ابن محمد بن حسن فی الآثار فرواہ عن ابو حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی
سعد ان القراءة كما روى طاوس قال ان من احسن الناس قراءة الذي اذا سمعته يقرأ حسبه
حسبي الله تعالى

ابن حسن نے اس روایت کو ”الآثار“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر
نے ہم اس کے مطابق فتویٰ دیے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور قرأت کا حکم یہ ہے: جیسا کہ طاؤس نے
سب سے خوبصورت تلاوت اس شخص کی ہوتی ہے کہ جب آپ اسے تلاوت کرتے ہوئے سنیں تو آپ کو

ابن جریر (1122) - واحد 32/3 و 73 و 74 - والترمذی (1956) فی البر والصلة: باب ماجاء فی الشکر لمن احسن

سیر فی ”الاولیٰ“ (3606) - واورده الهیثمی فی ”مجمع الروائد“ 181/8

ابن محمد بن الحسن السیسی فی ”الآثار“ (275) - وابن ابی شیبہ 464/10 - وقد تقدم فی (123)

محسوس ہو کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

(127) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَأْذَنْ لِشَيْءٍ إِذْنَهُ

لِلصَّوْتِ الْحَسَنِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ

کے ساتھ قرآن پڑھا جا رہا ہو۔

....

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(128) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْفِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَخِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ إِذَا قَرَأَ سُورَةَ اتَّبَعَهَا

بِقُلِّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحْمِلُكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أُحِبُّهَا

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ أَحَبَّكَ اللَّهُ بِحُبِّكَ إِيَّاهَا

امام ابو حنیفہ نے - عوف بن عبد اللہ کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے

حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”ایک شخص جب بھی کوئی سورت پڑھتا تھا تو اس -

سورہ اخلاص ضرور پڑھتا تھا، اس بات کا تذکرہ نبی اکرم -

سے کیا گیا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم ایسا کیوں -

ہو؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اس (سورہ اخلاص -

محبت کرتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے

(سورت) سے محبت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھی تم -

کرتا ہے۔“

....

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(129) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَوَّابِ بْنِ

عُبَيْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ عَنْ حَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ:

(127) (أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (277)

(128) (أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ 141/3 - وَابْنُ حِبَّانَ (792) - وَالتِّرْمِذِيُّ (2901) فِي فَضَائِلِ الْقُرْآنِ: بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْاِخْلَاصِ - وَ -

460/2 فِي فَضَائِلِ الْقُرْآنِ: بَابُ فِي فَضْلِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) مِنْ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(129) ... قُلْتُ: وَقَدْ أَخْرَجَ مُسْلِمٌ 119/1 (133) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ -

- فَمَسَّالُوهُ أَمَا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَنْعَاضُهُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ فَقَالَ: وَقَدْ وَحَدْتُمُوهُ؟ قَالُوا: بَعْدَ قُلْ: ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ .

یٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ اَتٰىكُمْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
 عَنْهُ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّىْ اَخَافُ
 نِفَاقًا فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا يَخَافُ عَلٰى
 نَفْسِيْ فَاَبَشِّرْ

”ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور
 بولا: امیر المؤمنین! مجھے اپنی ذات کے حوالے سے نفاق کا اندیشہ
 ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! کسی منافق کو اپنے
 بارے میں اس بات کا اندیشہ نہیں ہوتا ہے، تو تم یہ خوشخبری قبول
 کرو۔“

.....

نعمان بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن محمد بن سعید۔ اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر فارسی۔ مکی بن ابراہیم
 سے۔ امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

نسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی۔ ابو عبد
 اللہ بن عوف۔ قاضی عمر اشثانی۔ قاضی اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
 ہے۔

ثانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَاصِلِ بْنِ
 سَيْدِ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ
 عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

امام ابو حنیفہ نے۔ واصل بن حیان اسدی کوفی۔ ابو وائل
 کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَنَّاثٌ
 ”چغلی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

.....

نعمان بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ جعابی۔ محمد بن عبید اللہ۔ عبدالرحمن بن یحییٰ۔ تحیم۔ امام محمد بن حسن کے حوالے
 سے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي رُوْبَةَ
 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

امام ابو حنیفہ نے۔ ابو روبہ شداد بن عبدالرحمن بھری کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ
 روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سرحه ابن حبان (5765) - ومسلم (105) (169) في الايمان: باب غلظ تحريم النسيمة - والطحاوي

حمد 397/5 - والحميدي (443) - والبخاري (6056) في الادب: باب ما يكره من النسيمة

سرحه احمد 39/3 - والطحاوي في "شرح مشكل الآثار" (402) - والخطيب في "تقييد العلم": 30 - ومسلم (3004) -

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

متن روایت: مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا

مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات مندر کرے وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔“

....—....—....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسن بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: قاسم بن عبد الرحمن - اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص جان بوجھ کر، میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے، اور میرے حوالے سے کوئی ایسی بات کہے جو میں نے نہ کہی ہو، تو وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔“

....—....—....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیادہ زیات - عمر بن حمید - علی بن غراب کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - میمون بن سیاہ بصری کے حوالے سے روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

(132) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ قَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا وَقَالَ عَلَى مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

(132) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (38) - وابن ماجة (37) في المقدمة: باب التغليظ في نعت النبي صلى الله عليه وسلم - وقد تقدم .

(133) أخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 299/1 - والحميدي (1276) - ومسلم (164) في صلاة المسافرين - وأبو داود في "السنن الكبرى" 8/3

”ایک شخص حسن بصری کے پاس آیا اور بولا: میں نے (ایک رکعت میں) پانچ سو آیات کی تلاوت کی ہے، تو حسن بصری اس بات پر حیران ہوئے اور بولے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو۔“

تَنْ أَنْ رَجُلًا أَتَى الْحَسَنَ الْبَصْرِيَّ فَقَالَ
لِي بِخَمْسِ مِائَةِ آيَةٍ فَتَعَجَّبَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ
خَلَّاهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى طَوَّلُ الْقُنُوتِ

...—...—...

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - قاسم بن محمد - ابو جلال - امام ابو یوسف کے حوالے سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - لاحق بن عیزار یمانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے:

روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ لَاحِقِ بْنِ
يَعْنِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
نَبِيُّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
مَنْ قَالَ:

”میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، جو عظیم ہے، جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہ حی و قیوم ہے۔“ تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے، بشرطیکہ اس شخص نے اخلاص کے ساتھ اس کو پڑھا ہو۔“

مَنْ صَلَّاهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
سَلَفَ مِنْ جُرْمِهِ إِنْ كَانَ مُخْلِصًا

...—...—...

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن عبیدہ مقرئ - احمد بن حفص - علی بن عبد اللہ - ابراہیم بن طہمان سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابو صالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ
نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

”قبر میں تین سوال ہوں گے، اللہ تعالیٰ کے بارے میں، جنت میں درجات، اور قرآن کی تلاوت تمہارے سر ہانے کے

تَفِي الْقَبْرِ ثَلَاثُ سُؤَالٍ عَنْ اللَّهِ تَبَارَكَ
خَاتٌ فِي الْجَنَّاتِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ عِنْدَ

رَأْسِكَ فَعَلَيْكُمْ بِالْقُرْآنِ

پاس ہوں گے، تو تم پر قرآن (پڑھتے رہنا) لازم ہے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن احمد طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید کے حوالے سے بالکل اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔
(136) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابو حنیفہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”جو بھی مومن بھوکا ہو، اور وہ حرام سے اجتناب کرے۔
مسلمانوں کا مال ناحق طور پر نہ کھائے، تو قیامت کے روز
تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا۔“

متن روایت: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ جَاعَ وَاجْتَنَبَ الْمَحَارِمَ وَلَمْ يَأْكُلْ مَالَ الْمُسْلِمِينَ بَاطِلًا إِلَّا أَطْعَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن احمد طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم طالقانی - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(137) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابو حنیفہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

”قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب
کے نافرمان، کینہ (یا بغض) رکھنے والے شخص، اور برے فہم
سے (قرض کی واپسی یا کسی بھی قسم کی ادائیگی کا) تقاضا
والے شخص کو ہوگا“ بے شک جنت عدن میں، مشک اذفر -
ہوا، اللہ تعالیٰ کا ایک شہر ہے جس میں صرف وہی شخص داخل
جو نرمی سے تقاضا کرتا ہو۔“

متن روایت: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْعَاقُ وَالْمُشَاحِنُ وَسَيِّئُ التَّقَاضِي وَأَنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مَدِينَةً مِنْ مَسْكٍ إِذْفَرٍ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا كُلُّ سَمِيعٍ فِي تَقَاضِيهِ

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - ابو عبد اللہ محمد بن احمد طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم

میں سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَعِيدِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - سعید بن مسروق - ابراہیم نخعی تمیمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سَعِيدِ بْنِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا

”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے، اس کو جہنم میں، اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔“

.....

بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح کی تحریر کے حوالے سے - نصر بن یحییٰ - ابو زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

تَبَيَّنَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

لَا تَدْخُلُ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ

عَنِ اتَّقَى

لَا

”تو جو شخص دو دن بعد ہی جلدی چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اور جو تاخیر کر دے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا، جو شخص پرہیزگاری اختیار کرے۔“

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یعنی اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

.....

بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد خطیب - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - نس - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۔ ح۔ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (40) - وابو یعلیٰ (2909) - واحمد

بخاری 38/1 (97)..... وقد تقدم

۲۔ ح۔ الطبرانی فی ”الکبیر“ (9028) - وابن ابی شیبہ 59/2 فی الحج: فی قوله تعالى: (فمن تعجل فی يومین فلا اثم

یومہ الیومین) فی ”مجمع الزوائد“ 318/6

(140) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ

عَبْدِ الْمَلِكِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

متن روایت: مَنِ اسْتَشَارَكَ فَأَشْرَهُ بِالرُّشْدِ فَإِنْ لَمْ

تَفْعَلْ فَقَدْ خُنْتَهُ

ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص تم سے مشورہ مانگے، اسے درست مشورہ

نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کے ساتھ خیانت کی۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حسن بن یزید بن یعقوب - محمد بن عمران - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے

روایت کی ہے۔

(141) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: لَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبُرُّ وَلَا يَزِيدُ

الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَأَنَّ الْعَبْدَ لَيَحْرُمُ الرِّزْقُ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ

ہے:

”عمر میں اضافہ صرف نیکی ہی کرتی ہے، اور صرف

تقدیر کو پھیر سکتی ہے، اور (بعض اوقات) آدمی کسی

ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔“

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابو مظفر ہناد بن ابراہیم - فقیہ حسن بن محمد بن حسن مالکی - ابو حسن

دارقطنی - ابوبکر احمد بن محمد بن حسن ضراب - محمد بن عبد العزیز بن مبارک بن محمد دینوری - ابو نعیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

سے روایت کی ہے

(142) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب - حضرت ابو

(140) اخبرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (476) - والبخاري في "الادب المفرد" (259) باب له -

على اخيه بغير رشد - والبيهقي في "السنن الكبرى" 112/10 - واحمد 321/2 - والحاكم في "المستدرک" 131/4

(141) اخبرجه الطحطاوى في "شرح مشكل الآثار" (3069) - واحمد 277/5 - وابن ماجه (90) و (4022) - و -

(872) - وابن المبارك في "الزهد" (86) - والطبراني في "الكبير" (1442) .

(142) اخبرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (454) - وابن حبان (328) - والطيالسي (2387) - و -

(4090) في اللباس: باب ماجاء في الكبير - والحميدي (1149) - واحمد 248/2

کے شاگرد ابو مسلم اغر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

عن أبي مسلم الأغر صاحب أبي هريرة
عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی میری (اوڑھنے والی) چادر ہے، اور عظمت میرا تہبند ہے، جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے حوالے سے بھی میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا، میں اس کو جہنم میں ڈال دوں گا۔“

تَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي
وَرَأَى فَمَنْ نَارَ عَنِّي وَاحِدًا مِنْهُمَا الْقَبِيْهُ

.....

خزائن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعود احمد بن علی بن محمد - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - صالح بن محمد - حماد بن ابوصیفہ کے حوالے سے امام ابوصیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابوصیفہ نے - حسن بن عبید اللہ - امام شععی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

عن رواية: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَسَنِ بْنِ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ
عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

”انسان کے جسم میں، گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، جب وہ ٹھیک ہو تو اس کی وجہ سے سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو تو اس کی وجہ سے سارا جسم بیمار (یا خراب) ہو جاتا ہے، خبردار! وہ (ٹکڑا) دل ہے۔“

تَرَكَ فِي الْإِنْسَانِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ
سَائِرُ الْجَسَدِ وَإِذَا سَقَمَتْ سَقَمَ بِهَا
الْقَلْبُ لَا وَهِيَ الْقَلْبُ

.....

یہ روایت - صالح بن ابورمیح - خنف بن شاذان - ان کے چچا - ابو حمزہ سکری کے حوالے سے امام ابوصیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابوصیفہ نے - حسن بن عبید اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: امام شععی بیان کرتے ہیں:

عن رواية: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَسَنِ بْنِ
عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ

حميد 247/4 - والحميدى (919/2) - والطالسى (788) - وعبدالرزاق (20376).

مسند ابن حبان (721) - والنسائي 327/8 فى الاشرية: باب الحث على ترك الشهات - والبخارى (2051) فى

الاحوال بين والحرام بين - وابو داود (3329) فى البيوع: باب فى اجتناب الشهات.

بَشِيرٍ يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

مُتَن رَوَايَتِ: الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدْ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعَرْضِهِ

”حلال، واضح ہے، اور حرام بھی واضح ہے، اور درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں، تو جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچے گا۔ وہ اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لے گا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - عمرو بن حمید - سلیمان بن عمرو کے حوالے سے امام ابو جہر سے روایت کی ہے۔

(145) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَاصِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

مُتَن رَوَايَتِ: لَيْسَ شَيْءٌ مِمَّا عُصِيَ اللَّهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْجَلَ عِقَابًا مِنَ الْبَغْيِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أُطِيعَ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ أَسْرَعَ ثَوَابًا مِنَ الصَّلَاةِ وَالْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ تَدْعُ الدِّيَارَ بِالْفَيْعِ

امام ابو حنیفہ نے - ناصح بن عبد اللہ - یحییٰ بن عبد اللہ - ابو سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے۔ کسی کی بھی سزا سرکشی (یعنی زنا) سے زیادہ جلدی نہیں۔ جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جاتی ہے۔ کسی کا بھی ثواب، صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں۔ قسم شہروں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔“

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین عبد الصمد بن علی بن محمد - حسین بن جعفر بن محمد - جعفر بن بن ظہیان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -

(146) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

(145) اخبرني محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (883) - والحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند"

(307) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 35/10 - واسحاق بن راهويه في "المسند" 271/5 - والطبراني في

19/2 (1092) - وعبد الرزاق (20231) .

(146) اخبرني ابن حبان (5758) - واحمد 230/2 - والبخاري في "شرح السنة" (3561) - والدارمي 297/2 - وابو داود

في الادب: باب في الغيبة - والترمذي (1934) في البر والصلة: باب ما جاء في الغيبة .

— كَلَّمَ قَالَ :

یت: إِذَا قُلْتَ فِي الرَّجُلِ مَا فِيهِ فَقَدْ
— قُلْتَ فِيهِ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهْتَهُ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
”اگر تم کسی شخص کی (غیر موجودگی میں، اس کی) اس خامی
کا ذکر کرو، جو اس میں موجود ہو تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر
اس بات کا ذکر کرو، جو اس میں موجود ہی نہ ہو، تو تم نے اس پر
بہتان لگایا۔“

...—...—...—...

ابو بکر احمد بن محمد ابن خالد بن خلی کلائی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ اپنے والد محمد بن خالد بن خلی۔ محمد بن خالد وہی
— سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ تاصح بن عجلان۔ یحییٰ بن ابوکثیر۔ ابوسلمہ
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ
روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

— سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَاصِحِ بْنِ
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
بِشْرِ بْنِ مَرْزُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
— عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

”علم حاصل کرنا، ہر مسلمان پر فرض ہے۔“

یت: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

...—...—...—...

محمد بخاری نے یہ روایت۔ احمد بن ابوصالح۔ محمد بن ابراہیم۔ قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی

امام ابو حنیفہ نے۔ ابو غسان۔ حسن کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ذر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

— سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي غَسَّانٍ
عَنْ حَسَنِ بْنِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ
— عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :

”امارت (یعنی کوئی بھی حکومتی عہدہ) ایک امانت ہے اور
یہ قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگا، البتہ اس شخص
کے لئے نہیں ہوگی، جس نے اسے اس کے حق کے ساتھ حاصل
کیا ہو اور اپنے ذمہ لازم فرض کو ادا کیا ہو، اے ابو ذر! یہ بھلا کہاں

— روایت: الْإِمَارَةُ أَمَانَةٌ وَهِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِزْبِي
— مَنَ إِلَّا مَنٌ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ
نَمَى ذَلِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ

(32) أخرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (32) .

— أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (915) - والحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند

— (489) - ومسلم (1825) في الامارة: باب كراهية الامارة بغير ضرورة - واحمد 173/5 - وابن سعد في "الطبقات"

1 - والحاكم في "المستدرک" 92/4

— رَحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ
— عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
— قَالَ:

یہ روایت: مَنْ قَالَ

— اللَّهُ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا فِي
— وَالْأَرْضِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى فِي
— سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ سُبْحَانَ اللَّهِ مَلَأَ
— رِسْقِي

— خُذِلَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَسْبِقْهُ
— عَمَلٍ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ أَوْ أَكْثَرَ
— كَانَ ذَلِكَ مَسَاءً كَانَ لَهُ كَذَلِكَ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے:

”میں اللہ تعالیٰ کی اتنی تعداد میں پاکی بیان کرتا ہوں، جو اس کی پیدا کی ہوئی (مخلوق کی تعداد) جتنی ہو، میں اللہ تعالیٰ کی اتنی تعداد میں پاکی بیان کرتا ہوں، جو آسمان اور زمین میں موجود (اس کی مخلوق کی تعداد) جتنی ہو، میں اللہ تعالیٰ کی اتنی تعداد میں پاکی بیان کرتا ہوں، (جو اتنی تعداد میں ہو) جتنی تعداد کی (اشیاء) اس نے اپنی کتاب (یعنی لوح محفوظ میں تحریر کی ہوئی) ہیں، میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو تمام اشیاء کی تعداد جتنی ہو، میں اللہ تعالیٰ کی (اتنی زیادہ) پاکی بیان کرتا ہوں جو ہر چیز کو بھر دے“

پھر الحمد للہ کے ہمراہ، اسی کی مانند کلمات پڑھے، ان کو صبح کے وقت پڑھے، تو عمل کی فضیلت کے حوالے سے کوئی بھی شخص اس پر سبقت نہیں لے جاسکے گا، ماسوائے اس شخص کے، جس نے اس کی مانند یا اس سے زیادہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھا ہو اور اگر وہ شام کے وقت ان (کلمات) کو پڑھتا ہے تو بھی اسی کی مانند (اجر و ثواب حاصل) ہوگا۔“

——***

ابو ظہر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - علی بن عبد الملک بن عبد ربہ - انہوں نے اپنے والد کے سے - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

جعفی عمر بن حسن اشنانی - قاسم بن محمد بن حماد - ابو بلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔
عبد اللہ بن خسر و لُحی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیر دن - اپنے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - شنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ لَيْثٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ نے - لیث - مجاہد کے حوالے سے یہ روایت

مُجَاهِدٍ (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِاهِ وَسَلَّمَ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ لَمْ يَأْتِهِ فِي مِثْلِهَا قَطُّ
ضَاحِكًا مُسْتَبْشِرًا فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ
إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَ إِلَيْكَ بِسَحَابَةٍ بِهَدْيَةٍ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ
وَمَا هِيَ تِلْكَ الْهَدْيَةُ وَذَكَرَ فِي حَدِيثٍ

يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ حَدِيثٌ بِطَوِيلِهِ

نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
(ایک مرتبہ) حضرت جبرائیل نبی اکرم ﷺ کی خدمت
میں، سب سے زیادہ حسین و جمیل شکل و صورت میں آئے، وہ
ایسی (عمدہ شکل و صورت) میں کبھی نہیں آئے، وہ مسکرا رہے تھے
اور ان کے چہرے سے خوشی کا اظہار ہو رہا تھا، انہوں نے کہا:
اے حضرت محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے بادل میں ایک تحفہ
بھیجا ہے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! وہ تحفہ کیا
ہے (اس کے بعد پوری روایت ہے، جس میں آگے چل کر یہ
الفاظ ہیں):

”اے وہ ذات اجس نے خوبصورتی کو ظاہر کیا اور
صورتی کی پردہ پوشی کی“ اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

.....

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و نخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابو عبد اللہ محمد بن محمد
بن سلیمان بن کامل المعروف بہ ”غنیار“ کی ”تاریخ بخارا“ میں یہ پڑھا ہے: ابو محمد ہبل بن عثمان نے یہ روایت - قاسم بن محمد بن غیلان
- ابراہیم بن مہدی - ابوسعید حاتم بن نصر - ابو عباس بخاری - ابو حذیفہ - مقاتل - حفص بن مسلم کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم نخعی بن عبد الرحمن سکسکی و مشقی
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن ابی داؤد
رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا:
میں قرآن سیکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا ہوں، تو آپ مجھے (ایسے

(152) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّكْسَكِيِّ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِاهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَستَطِيعُ أَنْ أتعَلَّمَ الْقُرْآنَ

(151) اخرجہ الحاکم فی "المستدرک" 544/1 - وذكره ابن حجر في "لسان الميزان" 262/1 .

(152) اخرجہ احمد 353/4 - وابو داؤد (832) - والبقوی فی "شرح السنة" (610) - والدارقطنی فی "السنن" 314/1 - وعنه

الرزاق (2747) والحمیدی (717) . اخرجہ الحسکفی فی "مسند الامام" (503) - والطبری فی "التفسیر" 128/12

-- قلت: وقد اخرج سعيد بن منصور وابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم وابو الشيخ والبيهقي في "شعب الایمان" عن

الضحاک: انه سئل عن قوله: ﴿إِنَّا نُرَاكُم مِّنَ الْمُحْسِنِينَ﴾ مَا كَانَ أَحْسَنَ يَوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ قَالَ: كَانَ إِذَا مَرَضَ إِنْسَانٌ فِي السَّجْنِ نَدَىٰ

عَلَيْهِ وَإِذَا ضَاقَ عَلَيْهِ الْمَكَانُ أَوْ سَعِيَ لَهُ وَإِذَا احتاجَ جمعه له كَذَا "الدر المنثور" 537/4 (الطبع الجديد) .

سَمِعْتُ مَا يُجْزِيَنِي عَنْهُ فَقَالَ لَهُ قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَظِيمِ فَقَالَ هَذَا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ
فَلْيُغْفِرْ لِي وَأَهْدِنِي
سُبْحَانَكَ يَا رَبِّي

کلمات یا دعا) سکھا دیں، جو میرے لئے اس کی جگہ
کفایت کر جائیں، تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم یہ
پڑھو:

”میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں، ہر طرح کی حمد، اللہ
تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں
ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا، (وہ اللہ تعالیٰ) جو
بلند و برتر ہے اور عظمت کا مالک ہے۔“

اس شخص نے کہا: یہ کلمات تو میرے پروردگار کے لئے ہو
گئے تو میرے لئے کیا (کلمات) ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے
فرمایا: تم یہ پڑھو:

”اے اللہ! تو مجھ پر رحم کر، تو میری مغفرت کر دے، تو مجھے
ہدایت پر ثابت قدم رکھ، تو مجھے رزق عطا کر اور تو مجھے عافیت عطا
کر!“

....—....—....

ابن ابی شیبہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ احمد بن تمیم بن عباد مروزی۔ سہل بن عمار۔ جبارود بن یزید
لے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن ابی خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل بن خیرون۔ اپنے ماموں ابوعلی۔ ابوعبد اللہ بن دوست علاف۔
محمد بن زرعہ بن شداد۔ سہل بن عبد الرحمن۔ جبارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن ابی شیبہ نے اس کو اپنی سند کے ساتھ۔ محمد بن زرعہ بن شداد۔ سہل بن عبد الرحمن۔ جبارود بن یزید کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: سلمہ بن عبید فرماتے ہیں:
میں ضحاک بن مزاحم کے پاس موجود تھا، ایک شخص نے ان سے
اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم ہمیں اس کی تاویل بتاؤ،
ہم تمہیں بھلائی کرنے والا سمجھتے ہیں۔“

(اس شخص نے سوال کیا: وہ کیا بھلائی کرتے تھے؟ تو

سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ سَلْمَةَ بْنِ
سَلْمَةَ بْنِ

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُنُوْا عِنْدَ الصَّحَّاحِ بْنِ مَزَاحِمٍ
رَّجُلٍ عَنْ هَذِهِ الْاَيَةِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنَا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾

مَا كَانَ إِحْسَانُهُ قَالَ كَانَ إِذَا رَأَى مُضِيقًا عَلَيْهِ
وَسَعَ لَهُ وَإِذَا رَأَى مَرِيضًا قَامَ عَلَيْهِ وَإِذَا رَأَى
مُحْتَاجًا سَالَ لَهُ وَجَمَعَ لَهُ

ضحاک نے جواب دیا: جب وہ کسی کو تنگی کا شکار دیکھتے تھے
تو اس کے لئے گنجائش پیدا کرتے تھے، جب کسی کو بیمار دیکھتے تھے
تو اس کی تیمارداری کرتے تھے، جب کسی کو حاجت مند دیکھتے تھے
تو اس کے لئے (دوسروں کو مدد کرنے) کا کہتے تھے اور اس کے
لئے (ضروریات کی چیزیں) جمع کرتے تھے۔

...—...—...—...

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو سعود احمد بن علی بن محمد خطیب۔ علی بن ربیعہ۔ حسن بن رشیق۔ محمد بن
حفص۔ صالح بن محمد ترمذی۔ حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(154)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
مَرْثَدٍ وَحَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:
مَتْنٌ رَوَايَتٌ: قَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أَقْبَاهِ

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد اور حماد بن ابوسلیمان۔
عبد اللہ بن بریدہ۔ ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

”(حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کی ماں کی قبر کی زیارت
کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔“

...—...—...—...

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے طویل حدیث کے طور پر
روایت کیا ہے (یعنی یہاں اُس طویل حدیث کا صرف ایک مختصر حصہ نقل ہوا ہے)۔

(155)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو:

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد اللہ بن ابوزیاد۔ ابو نحیح کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ یہ
کرتے ہیں:

مَتْنٌ رَوَايَتٌ: أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ أَتَتْ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَابْنٍ لَهَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ
وَابْنٍ لَهَا مِنْ جَعْفَرٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَخَافُ

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اپنے
ایک صاحبزادے، اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے اپنے ایک
صاحبزادے کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر

(154) اخبرجه احمد 359/5-وابن ابی شیبہ 343/3-والنسفی فی ”الفتاویٰ فی ذکر علماء سمرقند“ 124-والحاکم فی
المستدرک 357/1

(155) اخبرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 327/4-والطبرانی فی ”الکبیر“ 377/24-وابن ابی شیبہ 57/8-والترمذی
بائبر (2059)-والسانی فی ”الکبری“ (7537)-والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 349/9

لَعَيْنَ فَأَرْفِقْهُمَا قَالَ نَعَمْ إِذْ لَوْ كَانَ شَيْءٌ
لَسَبَقْتُهُ الْعَيْنُ

ہوئیں، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے ان دونوں کو نظر لگ جانے کا اندیشہ رہتا ہے تو آپ ان دونوں کو دم کر دیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا! اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاسکتی تو نظر لگنا اس پر سبقت لے جاتا۔

...—...—...

... محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابراہیم بن محمد بن شہاب۔ عبید اللہ بن عبد الرحمن واقدی مولیٰ مہدی۔ اس کے حوالے سے۔ امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔
... محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوطالب بن یوسف۔ ابو محمد جوہری۔ ابو بکر ابہری۔ ابو عروبہ حرانی۔
... اپنے دادا۔ امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

رَأَيْتُ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
وَالَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: إِنَّهُ ضُرُوا بِنَا نَعُودُ
يَهُودِيٍّ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي الْمَوْتِ
ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ
لِلَّهِ لَمْ يَأْتِ أَبِيهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
سَلَامٌ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ
أَبِيهِ فَلَمْ يُكَلِّمُهُ أَبُوهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
رَسُولُ اللَّهِ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ: أَشْهَدُ
أَنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
لَيْدِي، أَتَقْدَرُ بِي نَسَمَةً مِنَ النَّارِ

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد۔ ابن بریدہ۔ ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:
ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم لوگ میرے ساتھ اٹھ کے چلو! تاکہ ہم اپنے ایک یہودی پڑوسی کی عیادت کر آئیں، جب نبی اکرم ﷺ اس کے پاس پہنچے تو اسے پایا کہ وہ قریب المرگ ہے، اس کی مزاج پرسی کرنے کے بعد آپ نے اس سے فرمایا: تم اس بات کی گواہی دیدو، کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ، اور کوئی معبود نہیں ہے، اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس (یہودی لڑکے) نے اپنے والد کی طرف دیکھا، لیکن اس کے باپ نے اسے کچھ نہیں کہا، نبی اکرم ﷺ نے پھر اس (یہودی لڑکے) سے فرمایا: تم اس بات کی گواہی دیدو، کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے پھر اپنے والد کی طرف دیکھا لیکن اس کے باپ نے اسے کچھ نہیں کہا،

نبی اکرم ﷺ نے پھر اس (یہودی لڑکے) سے فرمایا: اس بات کی گواہی دیدو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس (لڑکے) نے پھر اپنے والد کی طرف دیکھا تو اس کے باپ نے اس سے کہا: تم اس کی گواہی دیدو! تو اس نوجوان نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اور حضرت محمد، اللہ کے رسول ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”ہر طرح کی حمد، اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے، جس۔ میرے ذریعے ایک شخص کو جہنم سے بچالیا۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اشرس بن موسیٰ سلمی - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قبیصہ بن فضل بن عبد الرحمن طبری - اسحاق بن ابراہیم فارسی - سعد بن صلت کے حوالے سے ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت محمد بن یزید بن خالد بخاری کلاباذی - حسن بن محمد بن رشیق - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے البتہ انہوں نے اس کو علقمہ بن مرشد کے حوالے سے نبی اکرم - سے منقول ذکر کیا ہے مزید (کسی راوی کا ذکر نہیں ہے) البتہ حدیث بالکل یہی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - سوید بن یحییٰ - محمد بن حسن ہمدانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن عبد الرحمن بن خالد رازی قدسی - عبد اللہ ابن جراح - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فاتیناہ فقال کیف انت وکیف حالک ثم قال یا فلان اشہد ان لا اله الا الله الحدیث الی قول

الحمد لله الذی اعتق بی رقبۃ من النار

”(راوی صحابی بیان کرتے ہیں:) ہم اس (یہودی لڑکے) کے پاس آئے نبی اکرم ﷺ نے (اُس سے) دریافت کیسے ہو؟ تمہارا کیا حال ہے؟ پھر آپ ﷺ نے (اُس سے) فرمایا: اے فلاں! تم اس بات کی گواہی دو! کہ اللہ تعالیٰ کے۔

ابو عبد اللہ بن خسر و ثنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو یاسر بن بندار - ابو طالب بن ابو بکر - بن مالک قطعی - عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد کے حوالے سے - اسحاق بن یوسف انرقی کے حوالے سے - امام نووی سے روایت کی ہے۔

(158) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

مَرْثِدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتِ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْمَقَابِرِ السَّلَامُ عَلَى

أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ

لَا حِقْوَنَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ - ابن - والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب قبرستان تشریف لے جاتے تھے پڑھتے تھے:

”مسلمانوں کی بستی کے رہنے والوں پر سلام ہو! اے اللہ! ہم بھی تم لوگوں سے آمیں گے، ہم اللہ تعالیٰ سے لئے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صفانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نصر بن عبد انکر نے - حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(159) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَالِمِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ الْأَمْوِيِّ الْجَزْرِيِّ الْأَنْطَظِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ (عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتِ: كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ قَرَسٌ يُقَالُ لَهُ الْمُرْتَحِزُ وَحِمَارٌ يُقَالُ لَهُ

بَعْدُ مَوْرٌ وَسَيْفٌ يَمَانُ لَهُ ذُو الْفَقَارِ وَبَعْلَةٌ يُقَالُ لَهَا

دُلْدُلٌ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ نَمِيٌّ إِلَّا اسْمَاءُ بِنْتِمْ بِحَبِيبَةٍ وَكَانَ يَأْتِيهِ

الرَّجُلُ لَهُ اسْمٌ مُسْتَكْرٌ فَيَسْتَوِيهِ بِاسْمِ حَسَنٍ بَجَاءِ

امام ابو حنیفہ نے - سالم بن عبد اللہ بن عجلان اموی جزری انصر - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ کا ایک گھوڑا تھا، جس کا نام ”مرتجز“ اور ایک گدھا تھا، جس کا نام ”يعفور“ تھا، ایک کواڑھی جس کا: ”ذوالفقار“ تھا، ایک ٹخڑا تھا، جس کا نام ”دلْدُل“ تھا، اکرم ﷺ نے اپنی ہر چیز کا وہ نام رکھا تھا، جو آپ کو پسند بعض اوقات آپ کے پاس کوئی ایسا شخص آتا، جس کا ناپسندیدہ ہوتا، تو آپ اس کا اچھا نام رکھ دیتے“ (ایک مرتبہ

(158) - أخرجه البيهقي في "السنن الكبرى" 79/4 - واحمد 553/5 - ومسلم (375) - وابن ماجه (1547) - والعمري في "السنن"

(1555) - وابن السني في "عمل اليوم والليلة" (1091) .

(159) - أخرجه: حسد 75/6 - والطبائسي (1501) - والبخاري في "الادب المفرد" (325) - والضراحي في "الادب"

(2406) - والحاكم في "المعجم" 276/4

... عن عائشة - قالت: سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلاً يقول لرجل: ما اسمك؟ قال: شهاب فقال: "انت هشام".

زُهْرَانُ عَنْ الْحَشَاشِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى بِخَمْسٍ اَعْتَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ النَّارِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

حشاش رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ اکرم سید محمد نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص پانچ (کلمات، کے بکثرت ورد) کے ہمراہ۔ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے آزاد دے گا، (وہ کلمات یہ ہیں):

سبحان الله الحمد لله لا اله الا الله الله اكبر
حول ولا قوة الا بالله

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس بن عقدہ۔ عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیبہ۔ حسن بن مالک نسیب بن ابوعنان۔ زافر بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(163)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) وَشُعْبَةُ وَمِسْعَرٌ وَسُفْيَانٌ وَقَيْسٌ كُلُّهُمْ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ شعبہ، مسعر، سفیان (اور) قیس ان سب۔ علقمہ بن مرثد۔ سعد بن عبیدہ۔ ابو عبد الرحمن سلمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم میں سب سے بہتر (شخص) وہ ہے جو قرآن کا ترجمہ حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے۔“

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر دہلوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بہ ”غنی“ کی ”تاریخ بخارا“۔ محمد بن موسیٰ بن جعفر۔ ابو علی بکر بن عبد اللہ بن محمد بن خالد بن یزید حبال رازی جو بخارا کے حساب کے نمبر تھے۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ سلیمان بن ربیع۔ کا دوح زاہد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ شعبہ، مسعر، سفیان اور قیس سے روایت کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت۔ قاضی ابویعلیٰ محمد بن حسن بن فراء۔ ابومحمد عبد اللہ بن احمد بن مالک بیج۔ عبد اللہ

(162) اخرج احمد 443/3 - والحاكم في "المستدرک" 511/1 - وابن سعد في "الطبقات" 58/6 - وابن حبان (833)

-- عن مولى لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال "بلغ بضع لحمس ما اثقلهن في الميزان. لا اله الا الله - والله اكبر - وسبحان - والحمد لله...."

(163) اخرج احمد 57/1 - البخاري (527) - في فضائل القرآن. باب خيركم من تعلم القرآن وعلمه - وابو داود (1452) في الصلاة باب ثواب قراءة القرآن - والترمذي (2909) في ثواب القرآن باب ما جاء في تعليم القرآن.

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط مقری - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی بن حسن اشثانی - عبد اللہ بن محمد عور - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ قاضی عمر بن حسن اشثانی نے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔

(۱۶۵) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَبِيبَةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنُ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ شخص جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔“

.....

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابو بکر خطیب - احمد بن حسین سگری - انہوں نے اپنے دادا علی بن عمر - ابو بکر محمد بن حسن بن علی بن حامد بخاری - عبد اللہ بن یحییٰ سرہسی - حسن بن مبارک - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(166) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنُ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)

امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن سعید انصاری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ شخص جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - علی بن حسن ابن بشر - داؤد بن محمد - قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

(165) اخرجہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (38) - وابن ماجہ (37) فی المقدمة. باب التغلیط فی تعدد الکذ

علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - وابن ابی شیبہ 574/8 - وقد تقدم

(166) اخرجہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (40) - وابو یعلی (2909) - واحمد

278/3 - والطیالسی (38) برقم (97) .

یت آیا ہے

روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

عَنْ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

بَسَّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قِيلَ يَا

أَبُو حَنِيفَةَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ نَتَعَرَّضُ مِنْ

عَنْ

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد اللہ بن وینلم۔ حضرت عبد اللہ بن عمر

رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”مومن کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ کو

ذلت کا شکار کرے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ اپنے آپ کو

کیسے ذلت کا شکار کرے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس

طرح کہ وہ کسی ایسی آزمائش کے سامنے خود کو پیش کرے جس کی

وہ طاقت نہ رکھتا ہو۔

.....

یہ روایت نے ابو سعید بخیری کی تحریر کے حوالے سے۔ احمد بن سعید۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام

تہذیب روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ عاصم بن ابو نجود۔ ابو احوص کے حوالے

سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہر ایک حرف جسے تم تلاوت کرو گے اس کے عوض میں دس

نیکیاں ملیں گی میں یہ نہیں کہتا: اَلَمْ ایک حرف ہے بلکہ ”ا“ ایک

حرف ہے، ”ل“ ایک حرف ہے اور ”م“ ایک حرف ہے۔ تو یہ تیس

نیکیاں ہو جائیں گی۔

مندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ

حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ

عَنْ

بَسَّ لَكَ بِكُلِّ حَرْفٍ تَتْلُوهُ عَشْرُ

مِنْ آتِي لَا أَقُولُ ”آلَمْ“ حَرْفٌ وَلَكِنْ

حَرْفٌ وَ”لَامٌ“ حَرْفٌ وَ”مِيمٌ“ حَرْفٌ فِتْلَكَ

مِثْلَهُ

.....

یہ روایت نے ابو الفضل احمد بن خیرون۔ ابو علی حسن بن احمد بن شاذان۔ قاضی ابوبکر بن

یہ روایت نے ابو حنیفہ بن محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

عن طريقه في "الكبير" (13507) - وفي "الوسط" (5357) - والزار (3323) - كشف الاستار - واورده الهيثمي في

مجمع البحرين 143/4 (4395) .

عن الحاكم في "المستدرک" 741/1 - والترمذی (2901) - والدارمی في "السنن" 521/2 (3308) .

متن روایت: إِذَا عَطَسَ الرَّجُلُ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَقُلْ يَسْرَحُمْنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ وَلْيَقُلْ الَّذِي عَطَسَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكَ

”جب کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم یہ کہو: اللہ تو ہم پر اور تم پر رحم کرے اور پھر جو شخص چھینکا تھا وہ یہ کہے: اللہ تو ہماری اور تمہاری مغفرت کرے۔“

...—...—...—...

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(170) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَمَاقِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَهْلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ الْمُنْكَرُ الَّذِي كَانُوا يَأْتُونَ قَالَ يَحْبِقُونَ وَيَسْخَرُونَ مِنْ أَهْلِ الطَّرِيقِ

امام ابو حنیفہ نے - سماک بن حرب - ابو صالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ منکر کیا ہے؟ جس سے ارتکاب کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ راستے گزرنے والوں کے ساتھ برائی کریں گے اور مذاق اڑائیں گے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - حسن بن سلام سواق - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(171) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: سَيَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ آتَاكُمْ لِيُشَيِّتَ أَمْرَكُمْ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ فَأَقْتُلُوهُ كَأَنَّ مَنْ كَانَ

امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عرفجہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”عنقریب میرے بعد اختلافات ہوں گے تو جو شخص تمہارے پاس آئے تاکہ تمہارے کسی ایسے معاملے کو بکھیرنے کی کوشش کرے جس پر اتفاق ہو تو تم اس شخص کو قتل کر دو خواہ کوئی بھی ہو۔“

(169) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (200) - قلت: وقد اخرج الطبرانی فی ”الکبیر“ (9998)

-- عن عبد الله قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا اذا عطس احدنا ان نشمته .

(170) اخرجہ الحافظ فی ”مسند الامام“ (507) - واحمد 341/6 و424 - والطبري فی ”الفسير“ 145/20 - والبخاري في

التاريخ الكبير 196/6 - وذكر ابن كثير في ”الفسير“ في تفسير هذه الآية وعزاه لاحمد

(171) اخرج ابن حبان (4406) - والطيالسي (1224) - واحمد 261/4 - ومسلم (1852) (59) في الامارة باب حكم من فرق

المسلمين وهو مجتمع - وابوداؤد (4762) في السنة: باب قتل الخوارج .

امام بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد عبد اللہ بن محمد دمشقی - احمد بن عبید بن ناصح - صالح بن بیان کے ساتھ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت محمد بن سلیمان - عثمان بن ابوشیبہ - انہوں نے اپنی والدہ - عوام بن حوشب - زیاد بن علاقہ کے حوالے سے روایت کی ہے۔

ابن خسر دہلوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - محمد بن مظفر نے امام شافعی کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔

سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ زِيَادِ بْنِ سَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

”میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا جب

دیکھائی آپ سے سوالات کر رہے تھے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آدمی کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سب سے بہتر چیز کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق۔

.....

ترمذی نے یہ روایت - حاتم بن موی - اسحاق بن قاسم - محمد بن عبید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ زِيَادِ بْنِ سَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا حکم دیا ہے۔“

.....

ترمذی نے یہ روایت - علی بن محمد بن عبد الرحمن سرخسی - محمد بن حمید - علی بن مجاہد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے

سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ زِيَادِ بْنِ سَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن علاقہ کے حوالے سے یہ روایت

مرحہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (456) - وابن حبان (478) - وابن ابی شیبہ 514/8 - والطبرانی (470) - والطیالسی (1233) - واحمد 278/4

مرحہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (453) - وابن حبان (4546) - والطبرانی فی ”الکبیر“ (2414) - وابوداؤد (4945) - باب فی النصیحة - والنسائی 140/7 - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 271/5 .

عِلَاقَةُ غَسٍّ جَعْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: نقل کی ہے: حضرت جریر بن عبد اللہ بجلي رضى الله عنه بیان -
ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: بَاتَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ
لِكُلِّ مُسْلِمٍ
”میں نے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہم
کے ساتھ خیر خواہی کے ساتھ پیش آنے کے بارے میں
اکرم علیہ السلام سے بیعت کی تھی۔“

.....

ماوند نمبر ۱، سفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبد اللہ بن محمد - احمد بن عبید بن ناصح - صالح بن بیان کے حوالے سے
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن عبد، عزیز - خلف بن ہشام - ابو عوانہ - زیاد بن علاقہ سے نقل کی ہے انہوں نے
روایت کو ایک اور سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو امام ابو حنیفہ کے واسطے کے علاوہ ہے۔

حافظ ابن خسر دہلوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - محمد بن مظفر حنفی -
اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

الثَّانِي فِي الْإِيمَانِ وَالتَّصَدِيقِ بِالْقَضَاءِ وَالْقَلْبِ وَالشَّفَاعَةِ وَغَيْرِهِ

دوسری فصل: ایمان، قضا و قدر کی تصدیق، شفاعت اور دیگر امور کا بیان

متروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

عَنْ خُثَيْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بِحَاجَةِ جِبْرِيلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ فِي عَصَا زَوْجِ شَابٍ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ

الْأُذُنُ أَذُنُهُ فَنَدَانَا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا

بِإِيمَانٍ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ

وَعَلَى خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا

لَكَ كَمَا بَشَّرَ بِي ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا

بِإِيمَانٍ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَآلِهِ

وَالْحَقِّ وَالْأَمْرِ وَالْزَكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْمُضَانِ

وَالْحَقِّ فَإِنْ صَدَقْتَ فَسَدَّ جَنَابُكَ لِقَوْلِهِ صَدَقْتَ

ثُمَّ قَالَ فَمَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْمَلَ لِلَّهِ

وَلِغَيْرِهِ أَنْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ

فَنَتَى قِيَامُ السَّاعَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

فَنَسْنَأَهُ ثُمَّ نَرَاهُ فَأَسْبَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ جِبْرِيلُ جَاءَكُمْ

حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نوجوان کی شکل میں حاضر ہوئے انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ آپ کو سلام ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو۔ انہوں نے عرض کی: کیا میں قریب ہو جاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قریب ہو جاؤ تو وہ قریب ہو گئے

پھر انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، تدبیر پر ایمان لاؤ۔ خواہ وہ اچھی ہو یا بری ہو۔ انہوں نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے تو ہمیں ان کی اس بات پر حیرت ہوئی کہ ”آپ نے سچ کہا ہے“ گویا کہ وہ بھی اس کا جواب جانتے تھے پھر انہوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! اسلام کے احکام کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکنا اور غصہ، جھگڑا نہ کرنا۔ انہوں نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ تو ہم ان کی اس بات پر حیران ہوئے کہ ”آپ نے سچ کہا ہے“ گویا کہ وہ بھی اس کا جواب جانتے تھے۔

پھر انہوں نے دریافت کیا کہ احسان کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرو اس طرح: دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ نے سچ کہا۔ انہوں نے دریافت کیا: قیامت کب قائم ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ اس کے بارے میں جس سے سوال ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا ہے۔ پھر گئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس آؤ۔ ہم نے انہیں تلاش کیا لیکن ہمیں ان کا کوئی نشانہ نہ آیا۔ ہم نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو آپ ارشاد فرمایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہارے پاس اس لئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں۔

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد الواحد بن حماد بن حارث ابوہل جندی - انہوں نے عبد الواحد بن حارث جندی کے حوالے سے نقل کی ہے - نوح بن ابومریم نے "کتاب الایمان" میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اسے کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن ابوجیبہ کا یہ بیان ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سواری میں بیٹھا ہوا تھا آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء! جو شخص اس کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔ میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا اگرچہ وہ شخص زنا کا مرتکب ہو یا اس نے چوری کی ہو؟

(176) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: بَيْنَا أَنَا وَرَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَا وَإِنْ سَرَقَ قَالَ فَسَكَّتْ عَنِّي ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ وَإِنْ زَنَا وَإِنْ

(176) (أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" 373) - وَاحِدٌ 442/6 - وَالطَّرَائِصُ فِي "الْأَوْسَطِ" (2953) - وَفِي

الشَّامِيِّنَ (2113) - وَابْنُ نَعِيمٍ فِي "الْحَلِيبَةِ" 398/10

— كَتَّ عَنِّي ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ مَنْ شَهِدَ
— لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآتَى رَسُولَ اللَّهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ
— وَإِنْ زَنَا وَإِنْ سَرَقَ فَقَالَ وَإِنْ زَنَا وَإِنْ
يَجْمَعُ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ
سَعَى الدَّرْدَاءِ السَّبَابَةَ يَوْمِي بِهَا إِلَى إِرْنَيْتِهِ

اکرم ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، آپ کچھ دیر چلتے رہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اگرچہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو یا اس نے چوری کی ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، پھر آپ کچھ دیر چلتے رہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو اگرچہ ابودرداء کی ناک خاک آلود ہو (یعنی یہ بات اسے کتنی ہی بری کیوں نہ لگے)

راوی بیان کرتے ہیں: گویا میں اس وقت بھی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی شہادت کی انگلی کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس کے ذریعے اپنی ناک کی طرف اشارہ کر کے (یہ حدیث بیان کر رہے تھے)

...—...—...—...

— لی نے یہ روایت - عباس بن عزیز قطان مروزی - بشر بن یحییٰ - نصر بن محمد اور اسد بن عمرو ان دونوں حضرات نے سینہ سے روایت کی ہے۔

— نے یہ روایت ابو موسیٰ ہارون بن ہشام - ابو حفص (اور) محمد بن سلام انہوں نے - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام بیہق کی ہے۔

— نے یہ روایت احمد بن ہارون بخاری - یوسف بن عیسیٰ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
— نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

— ابو الدرداء یقوم کل جمعة عند منبر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يحدث بهذا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّا جَعَلْنَا لَکُمْ اٰیٰتٍ فِیْ قَوْلِہِ تَعَالٰی "المر" اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ
 "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس فرمان
 کے بارے میں بیان کرتے ہیں "المر" (کا مطلب یہ ہے:)
 میں اللہ ہوں میں علم رکھتا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں۔"

.....

ابن خسر و لجنی نے یہ روایت - ابو سعید احمد بن علی بن محمد کے حوالے سے پہلے گزری ہوئی حدیث کبریاء کی حماد بن ابی حنیفہ
 کے حوالے سے امام ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

مسند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ
 عَنْ ابْنِ عَبَّادَةَ السَّلْمَانِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ
 ابی حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ:
 امام ابی حنیفہ نے - عطاء بن سائب - ابن عبیدہ سلمانی نے
 اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن
 ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّا جَعَلْنَا لَکُمْ اٰیٰتٍ فِیْ قَوْلِہِ تَعَالٰی "المر" اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ
 کَیْفَ کَانَ اَمْسِیْ ثُمَّ اَمْسِ اِلَی الْبَیْتِ فِیْ اَیَّامِ
 مِثْلَةِ الشَّقِیِّ وَ رَقِیْتُ عَلَیْہَا وَ رَاَیْتُ النَّاسَ
 یُرِیْدُوْنَکَ فَقُلْ یَا حَاجِرُ یَا مَدْرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
 سَلَامٌ عَلَیْکُمْ فَلَمَّا رَقِیْتُ الْعَقَبَةَ رَاَیْتُ قَوْمًا
 یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ غَلَسَکُمْ یَا حَاجِرُ یَا مَدْرُ
 یَسْرُا عَلَیْکُمُ السَّلَامَ فَارْتَجَعْتُ اِلَی الْاَرْضِ
 عَلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَامٍ
 فَلَمَّا سَمِعَ الْقَوْمَ اَقْبَلُوْا اِلَیْہِ مُسْلِمِیْنَ
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم میری اونٹنی پر سوار ہو
 کے یمن جاؤ جب تم "شق" نامی گھاٹی پر پہنچو گے اور اس پر چڑھو
 گے تو تم لوگوں کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھو گے ان سے تم یہ
 کہنا۔ اے پھر و! اے کچے پھر و! اللہ کے رسول تمہیں سلام کہتے
 ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں اس گھاٹی پر
 چڑھا اور میں نے لوگوں کو آتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا:
 اے پھر و! اور اے کچے پھر و! تم پر سلام ہو اللہ کے رسول نے
 تمہیں سلام بھیجا ہے تو زمین میں جہنمیں ہوئی اور ان پھروں نے
 کہا: اللہ کے رسول پر بھی سلام ہو۔ جب لوگوں نے یہ آواز سنی تو
 مسلمان ہو کر آ گئے۔

.....

ابن خسر و لجنی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوالفضل بن یزید - ان سے ماہور ابی علی - ابو عبد اللہ طائف - فاضل
 بن حنفی - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابی حنیفہ سے
 ہے۔

جعفر بن حسن اشرفی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد
 کے حوالے سے امام ابی حنیفہ سے روایت کی ہے۔

جعفر بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں نقل کی ہے ابھی اس میں عطاء کا نام سب درج نہیں کیا اور یہ لہا ہے: اس میں

غور و فکر کی گنجائش ہے۔ عباس بن احمد بن محمد بن سعید۔ حسن بن علی بن رفیع (اور) حسن بن علی بن زریع ان دونوں نے۔ محمد جرجانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت۔ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب۔ احمد بن احمد قسری۔ محمد بن احمد بن منیر احمد بن محمد بن سعید۔ حسن بن علی بن زریع۔ محمد بن عمرو جرجانی۔ بشر بن غیاث۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی۔ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن ربیع بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر۔ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا توحید کا عقیدہ رکھنے والوں سے کوئی جہنم میں رہے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! ایک شخص ہوگا جو جہنم کے کسی گڑھے میں ”یا حنان“ پکارے گا، حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کی آواز سنیں۔ اس کی آواز پر حیران ہوں گے، پھر وہ کہیں گے: یہ بڑی عجیب بات ہے، بڑی حیرانگی کی بات ہے، یہاں تک کہ وہ رحمۃ سامنے سجدے میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے: جبرائیل! تم اپنے سر کو اٹھاؤ، تم نے کون سی حیران کن بات کہی ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے۔ انہوں نے دیکھا تھا۔ تو وہ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! میں نے جہنم کے کسی گڑھے سے کسی شخص کو ”یا حنان“ پکارتے ہوئے سنا ہے۔ تو میں اس آواز پر حیران ہوا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے جبرائیل (جہنم کے نگران) ”مالک“ پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اس بندے کو نکالو جو ”یا حنان“ پکارتا رہا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام جہنم کے دروازے کے

(179)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يَهْلِي بِي أَحَدٌ مِنَ الْمُؤَحِّدِينَ فِي النَّارِ قَالَ نَعَمْ رَجُلٌ فِي قَعْرِ جَهَنَّمَ يُنَادِي يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتَهُ جِبْرِئِيلُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَيَتَعَجَّبُ مِنْ ذَلِكَ الصَّوْتِ فَقَالَ الْعَجَبُ الْعَجَبُ حَتَّى يَصِيرَ بَيْنَ يَدَيِ عَرْشِ الرَّحْمَنِ سَاجِدًا فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا جِبْرِئِيلُ مَا رَأَيْتَ مِنَ الْعَجَائِبِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا رَأَاهُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ قَعْرِ جَهَنَّمَ يُنَادِي بِالْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَتَعَجَّبْتُ مِنْ ذَلِكَ الصَّوْتِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا جِبْرِئِيلُ اذْهَبْ إِلَى مَالِكٍ وَقُلْ لَهُ أَخْرِجِ الْعَبْدَ الَّذِي يُنَادِي بِالْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَيَذْهَبُ جِبْرِئِيلُ إِلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ جَهَنَّمَ فَيَضْرِبُهُ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ مَالِكٌ فَيَقُولُ لَهُ جِبْرِئِيلُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَخْرِجِ الْعَبْدَ الَّذِي يُنَادِي بِالْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَيَدْخُلُ فَيُطْلَبُ فَلَا يَجِدُهُ

(179) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (28) - وابن حبان (7427) - واحمد (378/1) - ومسلم (186) (309) في الايمان.

آخر اهل النار خروجا - والترمذی (2595) في صفة جهنم: باب (10) مختصراً بنحوه

أَقْطَعُ رَجَائِي عَنْكَ يَا رَبِّ دَعْوَتِكَ بِالْحَنَانِ الْمَنَّانِ
فَأَخْرَجْتَنِي بِفَضْلِكَ فَأَرْحَمَنِي بِرَحْمَتِكَ فَيَقُولُ اللَّهُ
تَعَالَى يَا مَلَأْتُكَ شَهِدُوا عَلَيَّ أَنِّي قَدْ رَحِمْتُهُ

کے پاس سے گزریں گے تو فرشتے یہ کہیں گے: اس بندے
افسوس ہے اس بندے پر افسوس ہے یہاں تک کہ وہ اس
پروردگار کے سامنے آجائیں گے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام
میں چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جبرائیل تم
اٹھاؤ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے کیا میں نے
عمدہ طریقے سے پیدا نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے تمہاری
رسول کو مبعوث نہیں کیا تھا؟ کیا میری کتاب تمہارے
تلاوت نہیں کی گئی تھی؟ کیا اس رسول نے تمہیں حکم نہیں
کیا اس نے تمہیں منع نہیں کیا تھا؟ یہاں تک کہ جب بنو
باتوں کا اقرار کرے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: پھر تم نے
فلاں کام کیوں کئے؟ تو بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار
میں نے اپنے اوپر ظلم کیا یہاں تک کہ میں اتنے اتنے
میں رہا ہوں اس کے باوجود تجھ سے میری امید ختم نہیں
اے میرے پروردگار! میں نے تجھے ”یا حنان یا منان“
پکارا تو تو نے اپنے فضل کے ذریعے مجھے باہر نکال لیا تو اب
اپنی رحم کے ذریعے مجھ پر رحم فرما (یعنی مجھے معاف کر دے)
اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اس
رحم کر دیا (یعنی میں نے اسے معاف کر دیا ہے)

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - اسماعیل بن اسماعیل مقدمی ضریر - ابو عصمہ سعد بن معاذ - شیعہ

عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(180) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

رُبَيْعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ربیع بن حراش -

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

اکرم سلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(180) اخبرنا محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (381) (الطبع الجدید) - والحصکفی فی "مسند الامام" (24) - راوی

الطیالسی 56 (419) - وابن المبارک فی "الزهد" (1266) - والمتقی الہدی فی "الکنز" (3944) .

”اللہ تعالیٰ توحید کا عقیدہ رکھنے والے کچھ لوگوں کو جہنم سے نکالے گا، حالانکہ وہ بالکل جل چکے ہوں گے اور کوئلہ بن گئے ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کرے گا، تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ فریاد کریں گے: اہل جنت انہیں ”جہنمی“ کہتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اُن سے اس نام کو ختم کر دے گا۔“

بِتُخْرِجُ اللَّهُ قَوْمًا مِنَ الْمُؤَحِّدِينَ مِنْ
عَلَمًا امْتَحَشُوا فَصَارُوا قَحْمًا فَيَدْخِلُهُمْ
الْمُسْتَفِئُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِمَّا يُسَمِّيهِمْ أَهْلُ
جَهَنَّمَ فَيُذْهِبُ اللَّهُ عَنْهُمْ ذَلِكَ

...—...—...—...

ترمذی نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ نیشاپوری سے ان کی تحریر کے حوالے سے (اور) قبیسہ بن فضل طبری سے سماع کے - محمد بن عبد اللہ بن زیاد - محمد بن خلیل بھری - ابو نعیم جوایوب بختانی کی مسجد کا مؤذن ہے کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ
تے ہیں: میں نے قتادہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے جس کے آخر میں یہ
سینہ بن ہے؟

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابو داؤد کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت
رتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
”بے شک اللہ تعالیٰ ہی سلامتی عطا کرنے والا ہے اور اسی
سے سلامتی عطا ہوتی ہے۔“

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
بِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :
بِت: إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ

...—...—...—...

ترمذی نے یہ روایت - احمد بن محمد کوئی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - جواب تمی - حارث بن سويد کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں:

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَوَابِ
عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

بِت: إِنَّ إِبْلِيسَ الْإِبْلِيسَ لَتَتَّاعِلُ يَوْمَ

حرجه الحاصكفي في "مسند الامام" (119) (120) - (450) - وابن حبان (1950) - وعبد الرزاق (3061) - واحمد
كسوابن ماجة (899) في المقدمة: باب ماجاء في التشهد .

حرجه الطبري في "التفسير" 3/14 - والطبراني في "الكبير" 215/10 (10513) - وفي "الوسط" (5082) - وكذا اورده
جسي في "مجمع الزوائد" 380/10

الْقِيَامَةِ رَجَاءً أَنْ تَنَالَهُ الشَّفَاعَةُ عَدًّا مِمَّا يَرَى مِنَ الشَّفَاعَةِ

اس امید کے تحت کہ کل کو اسے بھی شفاعت نصیب ہو۔

کیونکہ وہ شفاعت کی شان دیکھ لے گا۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعدا احمد بن عبد الجبار - ابوقاسم علی بن علی - ابوقاسم شجاع - ابوقاسم بن حسن بن حماد بن حکیم طالقانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یاسین کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(183) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَوَابِ

التَّيْمِيِّ (عَنِ) الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ :

مَتَنُ رَوَايَتٍ : كَانَ رَجُلٌ مَعَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ يَخْدُمُهُ

فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَدِمَ حَتَّى كَانَ فِي أَصْحَابِ

عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنْتَ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّكَ مُؤْمِنٌ حَقًّا قَالَ

أَشْهَدُ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى ثَلَاثَةِ مَنَازِلٍ مُظْهِرٌ

لِلتَّصَدِيقِ وَمُسِرٌّ مِثْلَ مَا أَظْهَرَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ عِنْدَ اللَّهِ

وَعِنْدَ رَسُولِهِ وَعِنْدَ النَّاسِ وَمُظْهِرٌ لِلتَّكْذِيبِ

وَمُسِرٌّ مِثْلَ مَا أَظْهَرَ فَهُوَ كَافِرٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ

رَسُولِهِ وَعِنْدَ الْمُؤْمِنِينَ وَمُظْهِرٌ لِلتَّصَدِيقِ وَمُسِرٌّ

لِلتَّكْذِيبِ فَهُوَ مُنَافِقٌ يَرْضَى بِالْإِيمَانِ

فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّا مِمَّنْ يُظْهِرُ الْإِيمَانَ وَيُسِرُّهُ

امام ابوحنیفہ نے - جواب تیمی کے حوالے سے یہ -

نقل کی ہے: حارث بن سويد بیان کرتے ہیں:

”ایک شخص حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ساتھ

تھا وہ ان کی خدمت کرتا تھا۔ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ:

ہو گیا، تو وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے

آیا، تو اس نے کہا: کیا آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ حقیقی

مومن ہیں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بار

گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں لوگ

تین قسمیں تھیں: کچھ وہ لوگ تھے جو ظاہری طور پر تصدیق

تھے اور جو چیز وہ ظاہر کرتے تھے ان کے باطن میں بھی وہی

تو ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے رسول

نزدیک اور لوگوں کے نزدیک مومن شمار ہوتے تھے۔ کچھ

تھے جو بظاہر تکذیب کرتے تھے اور ان کے باطن میں بھی وہی

تھی، جو وہ ظاہر کرتے تھے، تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک،

رسول کے نزدیک اور اہل ایمان کے نزدیک کافر شمار ہوتے تھے۔

وہ لوگ تھے جو تصدیق کو ظاہر کرتے تھے اور تکذیب کو پوشیدہ

تھے یہ وہ لوگ تھے جو منافق تھے۔ یہ ایمان سے راضی نہیں تھے۔

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان

میں سے تھا جو ایمان کو ظاہر بھی کرتے تھے اور ان کے باطن

بھی ایمان ہی تھا۔

- ابوعلی حسن بن یوسف بن یعقوب نے - ابو حفص عمر بن حفص - ابوسعید عطاء بن موسیٰ جرجانی - شداد بن حکیم - امام زہری -
حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(186) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: أَمَرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا هَذَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ
وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى

امام ابو حنیفہ نے - ابوزبیر محمد بن مسلم کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ
وقت تک جنگ کروں جب تک وہ یہ نہیں کہہ دیتے کہ اللہ تو
کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے جب وہ یہ کہہ دیں گے تو وہ مجھ
اپنی جانیں اور اپنے اموال کو محفوظ کر لیں گے البتہ ان کے حق
مختلف ہے اور ان لوگوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن حسین کشی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے۔

(187) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ:
مَتَنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنَا عَنْ دِينِنَا كَأَنَّا
وُلِدْنَا لَهُ الْعَمَلُ لَشَيْءٍ جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ وَجَفَّتْ
بِهِ الْأَقْلَامُ أَمْ لَشَيْءٍ مُسْتَقْبِلٍ قَالَ لِمَا جَرَتْ بِهِ
الْمَقَادِيرُ وَجَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ قَالَ فَنِيمَ الْعَمَلُ قَالَ
إِعْمَلُوا فِكُلُّ مَيْسَرْتُمْ قَرَأَ
﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى﴾

امام ابو حنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل
کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
”انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ہمیں ہمارے
دین کے بارے میں بتائیے کہ یوں جیسے ہم اس کے لئے
ہوئے ہیں (یعنی ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ہیں۔
کیا ہم کسی ایسے ہی چیز کے حوالے سے عمل کرتے ہیں جس
بارے میں تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے اور قلم اس کے حوالے سے
(تقدیر کا فیصلہ لکھ کر) خشک ہو چکا ہے؟ یا یہ کوئی ایسی چیز ہے
نئے سرے سے رونما ہوتی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(186) اخرجہ احمد 3/300 - وابن ابی شیبہ 10/123 - ومسلم (21) (35) - والترمذی (3341) - والنسائی فی "الکبریٰ"
(11670) .

(187) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (386) - ومسلم (2648) فی القدر: باب کیفیۃ الخلق الآدمی فی
امہ - واحمد 3/293 - والطبرانی فی "الکبیر" (6562) .

— : نَيْسُرِي وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى
— : حَسَنِي فَسَيَسِرُهُ لِلْعُسْرَى ﴿

یہ اس کے مطابق ہے جس کے بارے میں تقدیر کا فیصلہ جاری ہو چکا ہے۔ (یہاں الفاظ میں راوی کو شک ہے) اور اس کے بارے میں قلم خشک ہو چکا ہے۔ اس شخص نے عرض کی: تو پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم عمل کرو کیونکہ ہر شخص کے لئے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہو پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”جو شخص دیتا ہے اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور اچھائی کی تصدیق کرتا ہے تو ہم اس کے لئے آسانی کو آسان کر دیں گے۔ اور جو شخص بخل کا مظاہرہ کرتا ہے اور بے نیازی اختیار کرتا ہے اور اچھائی کو جھٹلا دیتا ہے تو ہم اس کے لئے تنگی کو آسان کر دیں گے۔“

....—....—....

— نے یہ روایت - ابو جعفر محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن زیاد اصفہانی - احمد بن رستم - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - امام بیہقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

— نے یہ روایت قاسم بن عباد (اور) محمد بن حسن بن علی یہ دونوں ترمذی ہیں - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے والد (امام ابو حنیفہ) سے نقل کی ہے۔

— نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سرام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
— نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ (اور) ابن رضوان ان دونوں نے - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام بیہقی سے روایت کی ہے۔

— نے یہ روایت محمد بن حسن - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
— نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

— نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام بیہقی سے روایت کی ہے۔

— نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - حسین بن علی - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسین - ان کے والد کے حوالے سے امام بیہقی سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے بھی نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب کی تحریر میں یہ بات ہے: یہ روایت امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - بشر بن موسیٰ - مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حسن - عبد الرحیم بن موسیٰ - محمد بن عمیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت - ابو عبد اللہ محمد بن محمد - علی بن ابراہیم بن عبد الحمید - عمرو بن عوف - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ (وہ بیان کرتے ہیں:) ابو زبیر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: سال سراقۃ بن مالک بن جعشم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعمرتنا هذه لعامنا ام للابد فقال للابد قال فديننا هذا نعمل فيه لما قد جرت به الاقلام ام لامر مستقبل قال لما جرت به الاقلام والمقادير قال ففيم العمل قال اعملوا وسددوا وقاربوا فكل ميسر لما خلق له ثم قرأ (فاما من اعطى واتقى وصدق بحسنی) الآيتين

”حضرت سراقۃ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، کیا ہمارے اس عمرہ کا حکم اسی سال کے لیے ہے؟ یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے انہوں نے عرض کی: ہاں، رادین اس میں جو عمل ہم کرتے ہیں اس کی حیثیت کیا ہے؟ کیا یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کے بارے میں (تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے اور) قلم چل چکا ہے؟ یا نئے سرے سے پیدا ہونے والی کوئی چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ یہ ایک اسی چیز ہے جس کے بارے میں قلم چل چکا ہے اور تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے انہوں نے عرض کی: پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ عمل کرو! ٹھیک۔ میں نہ روی اختیار کرو کیونکہ ہر شخص کے لیے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے جس کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آیت تلاوت کی:

”جو شخص عطا کرے اور پرہیزگاری اختیار کرے اور اچھائی کی تصدیق کرے“ (یہ دو آیات تلاوت کیں)۔

انہوں نے یہ روایت - ابن محمد - سیب بن بن توہ نہروانی - علی بن یزید انصاری صدائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - بشر بن موسیٰ - مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت - ابوالحسن محمد بن سعید حرانی - ابو فروہ یزید بن محمد بن سنان نے اپنے والد کے حوالے سے۔

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ - ابو زبیر - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

سالہ سراقۃ بن جعشم فقال يا رسول الله اعمرتنا هذه لعامنا ام للابد قال بل للابد قال فاخبرنا

عن ديننا كانما خلقنا اليوم في اي شيء نعمل ام في شيء سبقت فيه المقادير وجرت به الاقلام

و نسيء مستأنف قال بل شيء سبقت فيه المقادير وجرت به الاقلام قال ففيما العمل فقال
مسوا فكل ميسر لما خلق له من كان من اهل الجنة يسر لعمل اهل الجنة ومن كان من اهل
النار يسر لعمل اهل النار ثم قرا هذه الآية (فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى) الآيتين

میں کرتے ہیں: حضرت مراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا ہمارے اس عمرہ کا حکم اسی
... یہ مخصوص ہے؟ یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے انہوں نے عرض کی: آپ ہمیں
... (کے نظریہ) کے بارے میں یوں بتائیں جیسے ہم آج ہی پیدا ہوئے ہیں ہم جو عمل کرتے ہیں اس کی حیثیت کیا
... یہ وہی ایسی چیز ہے جس کے بارے میں تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے اور قلم چل چکا ہے؟ یا پھر یہ نئے سرے سے پیدا ہونے
... چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ یہ ایک اسی چیز ہے جس کے بارے میں تقدیر کا حکم جاری ہو چکا ہے اور قلم چل چکا
... اس نے عرض کی: پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ عمل کرو! کیونکہ ہر شخص کے لیے وہ چیز آسان کر دی
... اس کے لیے اس کو پیدا کیا گیا ہو جو شخص اہل جنت میں سے ہوگا اس کے لیے اہل جنت کا معاملہ آسان کر دیا جائے گا اور
... جہنم میں سے ہوگا اس کے لیے اہل جہنم کا معاملہ آسان کر دیا جائے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:
جو شخص عطا کرے اور پرہیزگاری اختیار کرے اور اچھائی کی تصدیق کرے (یہ دو آیات تلاوت کیسے)۔

... ابن خسر و تثنی نے یہ روایت - ابو الفضل احمد بن حسن ابن خیرون - ابو علی احمد بن حسن بن شاذان - قاضی ابونصر احمد - محمد
... ابن شکاب - عبد اللہ بن حابر - اسماعیل بن قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی
... میں نے اس کو اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں لیکن مضمون یہی ہے۔

... میں نے یہ روایت ابو غنائم محمد بن علی بن حسن - ابوحسن محمد بن زرقویہ - ابوبہل محمد بن احمد بن عبد اللہ بن زیاد قطن - بشر بن
... مدنی - ابوعبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

... میں نے یہ روایت شیخ ابو حسین - حسن - محمد - ابوالی ابن سعید حرانی - ابوفروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق
... حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

... میں نے یہ روایت شیخ ابوسعید محمد بن عبد الملک اسدی - ابوحسین بن قشیش - ابوبکر ابہری (اور) شیخ ابوطالب بن یوسف -
... ابہری - ابوعروہ حرانی - انہوں نے اپنے دادا عمر بن ابوعمر - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
... حثیت کی ہے جس کے الفاظ اور مضمون قریب قریب ہے۔

... قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابوحسین محمد بن علی بن محمد بن مہدی باللہ - ابواحمد فرضی - ابوحسن علی ابن
... محمد بن احمد بن یزید ریاحی - ابوبکر محمد بن احمد ابونعوا - انہوں نے اپنے والد ابونعوا احمد بن یزید - امام محمد بن حسن شیبانی کے
... سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

... میں نے یہ روایت اپنی "مسند" میں ایک اور مقام پر - قاضی محمد بن علی بن محمد بن مہدی باللہ - ابواحمد بن ابومسلم فرضی -

ابو حسن علی بن احمد بن محمد بن احمد بن یزید ریاحی - ابوبکر محمد بن احمد ابو عوام - انہوں نے اپنے والد ابو عوام احمد بن یزید - امام حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلائی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد بن خلی - احمد بن خالد وہی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔

(188) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے:
فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: إِذَا طَلَعَ النُّجُومُ رُفِعَتِ الْعَاهَةُ عَنْ أَهْلِ كُلِّ بَلَدَةٍ
”جب ستارہ طلوع ہوتا ہے تو ہر شہر والے سے آفت بڑھ لیا جاتا ہے۔“

....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اسحاق بن عثمان سمساری - جمعہ بن عبد اللہ سلمی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد بن علی بلخی - محمد بن ابان - وکیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - سہل بن بشر (اور) محمد بن عبد اللہ بن محمد سعدی - یحییٰ بن جعفر - وکیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی نقل کی ہے

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - صالح بن احمد بن ابومقاتل قیراطی - عیسیٰ بن یوسف طباع - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے بھی نقل کی ہے

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - احمد بن ابوصالح بلخی - محمد بن خثام - مصعب بن مقدم - داؤد طائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے بھی نقل کی ہے

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - قبیصہ بن فضل بن عبد الرحمن طبری - زکریا بن یحییٰ - یاسین بن نصر (اور) ابراہیم بن عبد اللہ سعدی - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت) - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن احمد بن بہلول وہ بیان کرتے ہیں: میں نے

(188) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (917) - واحمد 341/2 - والطحاوی فی "شرح مسند الآثار" (2287) - والطبرانی فی "الوسط" (1327) - والبزار (1292 . كشف الاستار) - وابو نعیم فی "تاریخ اصفہان" 1/21:

۱۔ کیا تحریر میں یہ بات پڑھی ہے: انہوں نے اس روایت کو اپنے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

۲۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت (ابوعبدہ محمد بن عبد اللہ بن شرح - احمد بن عبد الجبار - یونس بن بکر کے حوالے سے امام سے روایت کی ہے۔

۳۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت (احمد بن محمد بن سعید - یحییٰ بن زکریا بن سفیان - عیسیٰ بن عبد الرحیم کندی - سلط بن یحییٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

۴۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت (محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی

۵۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت (محمد بن عبد اللہ سعدی - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

۶۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت (عبد اللہ بن عبید اللہ بن شرح - علی بن سلمہ - عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

۷۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ روایت (محمد بن خزیمہ بخاری - محمد بن یحییٰ - ابو عمر کی - سفیان بن عیینہ کے حوالے سے امام سے روایت کی ہے۔

۸۔ حافظہ محمد بن محمد بن بقاء نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن ابو مقاتل - عیسیٰ بن یوسف طباع - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

۹۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - ابراہیم بن اسحاق زہری - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی

۱۰۔ انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - محمد بن غالب - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

۱۱۔ انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - سعید بن ایوب - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

۱۲۔ انہوں نے یہ روایت اسحاق بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

۱۳۔ انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - علی بن ابراہیم واسطی - یزید ابن ہارون کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

۱۴۔ حافظہ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو یعقوب اسحاق بن عبد اللہ بن سلمہ کوفی - حسن بن محمد بن صباح - اسد بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

۱۵۔ انہوں نے یہ روایت محمد بن محمد بن سلیمان باغندی - شعیب بن ایوب - مصعب بن مقدم - داؤد طائی کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن عبد اللہ بن سلمہ - ابراہیم بن ابو عینیس - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن عبد الرحمن انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن - حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - ابوسعید محمد بن موسیٰ بن فضل بن شاذان - ابوعباس محمد بن یعقوب بن اصرم - احمد بن عبد الجبار عطار دی - یونس بن بکر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کدائی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - اپنے والد محمد بن خالد - انہوں نے اپنے والد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - شیخ ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن قتبہ - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد بن حسن بن علی جوہری - ابو حسین محمد بن مظفر - ابویعقوب اسحاق بن عبد اللہ بن سلمہ کوئی کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس کا ذکر ہم "مسند مظفر" میں پہلے کر چکے ہیں۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - ابو حسن - محمد بن محمد بن سلیمان - شعیب بن ایوب - مصعب بن مقدم - داؤد طائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین صیرفی - ابو محمد جوہری - ابو حسن - اسحاق بن عبد اللہ - ابراہیم بن ابو عینیس - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین صیرفی - ابو محمد جوہری - ابو حسین - ابو عبد اللہ حسین بن حسن بن عبد الرحمن انطاکی - احمد بن معبد - کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے (وہاں بھی) انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے

(189) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي

رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ عَنِ النَّظَرِ فِي النُّجُومِ

روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے علم نجوم میں غور و فکر کرنے سے منع کیا ہے۔"

اس علم کو سیکھنے سے منع کیا ہے۔

یوم بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح ترمذی - سعید بن نصر خزومی - عبد اللہ بن واقد حرانی کے حوالے سے امام جابر سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - ابوزبیر کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي

”میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ لوگ گناہوں کو شرک سمجھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کہ کیا اس امت میں کوئی گناہ کفر تک پہنچتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! صرف شرک ایسا گناہ ہے (جو کفر تک پہنچتا ہے)

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي جَابِرٍ أَكُنْتُمْ تَعُدُّونَ الذُّنُوبَ كَمَا قَالَ لَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ مِنْ أَلَمَةٍ ذَنْبٌ يَبْلُغُ الْكُفْرَ قَالَ لَا إِلَّا الشِّرْكَ

یوم بخاری نے یہ روایت - جہان بن ابوحسن فرغانی - احمد بن حرب غیشا پوری - حفص بن عبد الرحمن کے حوالے سے امام جابر سے روایت کی ہے۔

فیض بن محمد بقاء نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - محمد بن عثمان - یحییٰ بن منہل - اسد بن عمرو کے حوالے سے - ابو حنیفہ - ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دوسرے الفاظوں میں نقل کیا ہے: (ابوزبیر کہتے ہیں:)

جابر لم یکن يعد المنافق مشركاً ولا النفاق شركاً

حضرت جابر رضی اللہ عنہ منفق کو مشرک اور نفاق کو شرک قرار نہیں دیتے تھے

امام ابو حنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

”اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے ایک دوا بنائی ہے جب بیماری دوا تک پہنچ جاتی ہے تو وہ (بیمار شخص) اللہ کے حکم سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔“

روایت: جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَإِذَا أَصَابَ دَوَاءٌ فَبَرَاءَ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى

حرجہ الحافظ صدر الدین الحسکفی فی ”مسند الامام“ (8) - واور یعنی 2317، واورده الهیسی فی ”مجمع الزوائد“

1- وابن حجر فی ”المطالب العالیة“ (2976) .

حرجہ ابن حبان (6063) - واحمد 335/3 - ومسلم (2204) فی السلام باب لک داء دواء واستجاب

فی - ولسانی فی طب کتب فی نسخة 310/2 - والمحاکم فی المسند 401، 4 - والبیہقی فی المسنن الکبری 343 .

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - موسیٰ بن ابلح بن خالد بخاری - ابو حذیفہ اسحاق بن بشر بخاری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(192) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ قَيْسِ بْنِ

مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

فَقَالَ أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ تَعَالَى

﴿وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا

السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ﴾

فَإِنَّ النَّارَ قَالَ عُمَرُ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَجَبُوهَ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيهَا

شَيْءٌ قَالَ عُمَرُ أَرَأَيْتَ النَّهَارَ إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مَلَأَ

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ الْآخِرَ قَالَ

فِي عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى قَالَ عُمَرُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)

فَكَذَلِكَ النَّارُ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ الْيَهُودِيُّ

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَفِي كِتَابِ اللَّهِ الْمُنَزَّلِ كَمَا

قُلْتُ

امام ابو حنیفہ نے - قیس بن مسلم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں:

”ایک یہودی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا

بولا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ”تم اپنے پروردگار کی مغفرت

اور جنت کی طرف تیزی سے جاؤ جس کی چوڑائی آسمانوں

زمین کے برابر ہے۔“

تو پھر جہنم کہاں ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے اصحاب سے کہا: تم لوگ اسے جواب دو لیکن ان کے پاس

اس بارے میں کوئی جواب نہیں تھا۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اس یہودی سے) فرمایا: دن۔

بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ جب رات آجاتی ہے۔

آسمانوں اور زمین کو بھر دیتی ہے؟ اس شخص نے جواب دیا:

ہاں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر دوسرا (یعنی دن)

کہاں جاتا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے علم۔

ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہنم کا معاملہ بھی اسی

ہے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا (وہ وہاں ہوگی) تو اس یہودی نے

کہا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان

ہے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب میں بھی اسی طرح تحریر۔

جس طرح آپ نے جواب دیا ہے۔

——***

(192) قال السيوطي في " الدر المنثور " 2/315-

-- واخرج عبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر عن طارق بن شهاب: ان ناساً من اليهود سألوا عمر بن الخطاب ع

عرضها السماوات والارض فابن النار؟ فقال عمر: اذا جاء الليل فابن النهار؟ واذا جاء النهار ابن الليل؟ فقالوا: لقد نزعنا من

التوراة .

محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابوطی بن شاذان - قاضی ابوالنصر بن اشکاب - عبد
... - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ عَنْ

... شُعْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ

امام ابو حنیفہ نے - یثیم - عامر شعبی کے حوالے سے حضرت

علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

انہوں نے کوفہ کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا:

”وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو اچھی یا بری (ہر قسم کی)

تندیر پر ایمان نہیں رکھتا ہے۔“

ایت: أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ

... مِنَّا مَنْ لَمْ يُوْثِقْ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

...—...—...—...

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - بشر بن موکی - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

سند روایت کی ہے

عبد اللہ حسین بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم محمد بن ابوعثمان - ابوحسن بن زرقویہ - ابوبہل احمد بن محمد بن

... - بشر بن موکی - ابو عبد اللہ مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ)

... عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

... عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

... آيَت: الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ [وَهُمْ

... الْمَدَجَّالِ]

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”قدریہ کے فرقے کے لوگ اس امت کے مجوسی ہیں اور

یہ دجال کا گروہ ہیں“

...—...—...—...

محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن جامع حلوانی مقری - حمید بن جامع - ہشام بن عمار - محمد بن زید بن مدجج کے حوالے

... ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ

... حَمِينَ الدَّالَانِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

... حرجہ ابن حبان (178) - والحاكم في ”المستدرک“ 32/1 - والبیہقی (106) - ومن طريقه الترمذی (2145) فی

... حرجہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (18) - وابو داؤد (4691) فی السنة: باب فی القدر - ومن طريقه

... فی ”المستدرک“ 85/1 - واحمد 86/2 - والبخاری فی ”تاریخ الكبير“ 341/2

اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَتَنٌ رَوَايَتٌ: تَكُونُ النُّطْفَةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ تَكُونُ مُضْغَةً أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يُنْشِئُهُ اللَّهُ خَلْقًا آخَرَ فَيَقُولُ الْمَلِكُ أَيُّ رَبِّ أَذْكَرٌ أَمْ أُنْثَى أَسَعِيدٌ أَمْ شَقِيٌّ مَا أَجَلُهُ مَا رِزْقُهُ مَا أَثَرُهُ فَيَكْتُبُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ قَالَ السَّعِيدُ مَنْ وَعِظَ بِغَيْرِهِ وَالشَّقِيٌّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”نطفہ چالیس دن تک (نطفے کی شکل میں) رہتا ہے چالیس دن تک وہ گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے دوسری تخلیق کرتا ہے (یعنی اس میں روح پھونکی جاتی ہے فرشتہ کہتا ہے: میرے پروردگار! یہ لڑکا ہوگا یا لڑکی ہوگی نصیب ہوگا یا بد بخت ہوگا، اس کی زندگی کتنی ہوگی، اس کا رزق ہوگا اور اس کا اثر کتنا ہوگا؟ تو جو اللہ تعالیٰ اس نطفے کے لئے میں ارادہ کرتا ہے اس کو فرشتہ نوٹ کر لیتا ہے تو وہ شخص نصیب ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے اور بد نصیب ہے جو ماں کے پیٹ میں ہی بد نصیب ہو۔“

——***

حافظ علی بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - بشر بن موکی - ابو عبد الرحمن مقرر کے حوالے سے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و تخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی ابن شاذان - قاضی بن اشکاب - عبد اللہ بن طبر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیرازی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
(196) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”کچھ لوگ آئیں گے جو یہ کہیں گے کہ تقدیر حثیت نہیں ہے اور پھر (وہ دین سے) نکل کر زندہ نہیں رہیں۔“
”چلے جائیں گے جب تمہاری ان سے ملاقات انہیں سلام نہ کرو اور اگر وہ بیمار ہوں تو تم ان کی عیادت نہ کرو“
”لے نہ جاؤ اور اگر وہ مر جائیں تو تم ان کے جنازہ نہ شریک نہ ہو“ کیونکہ وہ دجال کا گروہ ہوں گے اور اس امت

مَتَنٌ رَوَايَتٌ: يَجِيءُ قَوْمٌ يَقُولُونَ لَا قَدَرُ ثُمَّ يَخْرُجُونَ مِنْهُ إِلَى الزُّنْدَقَةِ فَإِذَا لَقِيَتْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ وَإِنْ مَرَضُوا فَلَا تَعُودُوا لَهُمْ وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ فَإِنَّهُمْ شِيعَةُ الدَّجَالِ وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَحَقِّقَهُمْ بِهِ

(195) (أَخْرَجَهُ ابْنُ حِبَرٍ، 6177) - وَمُسْلِمٌ، 2645) - وَالْأَحْمَدِيُّ فِي "الشَّرِيعَةِ" 183 - وَالْحَسِيدِيُّ (826) - وَاحْمَدُ، 6/4 -

عَاصِمٌ فِي "السَّنَةِ" (177) - وَالطَّبْرَانِيُّ فِي "الْكَبِيرِ" (3036) .

(196) (أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ صَدْرُ الْمَلِكِ الْحَمَّادِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (19) - وَقَدْ مَرَّ فِي (193) .

مجوسی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ پر یہ بات لازم ہے کہ اُن (قدریہ فرتے کے) لوگوں کو اُس (دجال) کے ساتھ ملا دے۔“

——***

و محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن محمد بن ناصح بن نومرد - محمد بن عیسیٰ دامغانی - احمد بن ابوظبیر حرائی کے حوالے سے امام میر سے روایت کی ہے۔۔

و محمد بخاری کہتے ہیں: یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی امام ابوحنیفہ کے حوالے سے بیہشم اور نافع سے منقول ہے تاہم ان روایت میں انہوں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

13- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ الطَّائِفِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ مَدْيَنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - یعلیٰ بن عطاء طائفی - عمارہ بن حدید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

سن روایت: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا

”اے اللہ! میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت رکھ دے۔“

——***

قنسی ابو بکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابو غالب مبارک بن ابویاسر عبد الوہاب بن محمد بن منصور - ابو بکر احمد بن حسین بن - ابو قاسم حرقی - حبیب بن حسن بن داؤد قزاز - جعفر بن محمد بن حسین - یعقوب بن حمید بن کاسب - حاتم بن اسماعیل کے - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

14- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ الطَّائِفِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ مَدْيَنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - یعلیٰ بن عطاء طائفی - عمارہ بن حدید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

سن روایت: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَأُمَّتِي فِيمَا رَزَقْتَهُمْ

”اے اللہ! تو میری امت کی اُن چیزوں میں برکت رکھ دے جو تو نے انہیں رزق عطا کیا ہے۔“

——***

حافظ طحطاہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد بن حسین - یعقوب بن حمید بن کاسب - حاتم

15- أخرجه ابن حبان (4755) - والطبائسي (1242) - واحمد (416/3) - والدارمي 214/2 - وابو القاسم البغوي في

”حديثات“ (2557) - والطبراني في ”الكبير“ (7275) - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 151/9

(16) وهو الحديث السابقة

بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(199) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَالِمِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

مَتْنِ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْقَدْرِيَّةَ وَقَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا حَذَرَ أُمَّتَهُ مِنْهُمْ وَلَعَنَهُمْ

امام ابوحنیفہ نے - سالم بن عبد اللہ بن عمر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدریہ کے فرقے کے لوگوں پر لعنت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا اس نے اپنی امت کو ان لوگوں سے ڈرایا ہے اور ان کو لعنت کی ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن یزید کلاباذی - حمید بن فروہ - ابوحنیفہ اسحاق بن بشر بخاری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(200) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ (عَنِ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِعَجْرِيلَ مَالِكٍ لَا تَزُورُنَا فَإِنَّ زَلَّ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا﴾ الْآيَةُ

امام ابوحنیفہ نے - زر - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا: کیا ہے کہ تم ہمیں ملنے کے لئے نہیں آئے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ”ہم تمہارے پروردگار کے حکم کے مطابق ہی نازل ہوتے ہیں ہمارے آگے اور پیچھے جو کچھ بھی ہے وہ اسی کی نیت سے ہے۔“

——***

ابن خضر رطبی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد خطیب - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - ابن حفص - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(201) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت کی ہے۔

(199) (اخرجه الحافظ صدر الدیس الحصکفی فی ”مسند الامام“ (20) - والطبرانی فی ”الوسط“ کما فی ”معجم الزوائد“ 205/7 - وقد مر فی (193) .

(200) (اخرجه احمد 231/1 - والترمذی (3158) - والبخاری (3218) - وفی ”خلق افعال العباد“ (574) - والطبرانی فی ”المعجم“ (12385) - والحاکم فی ”المستدرک“ 611/2 - والبیہقی فی ”الاسماء والصفات“ 215 .

سَنَ لِي أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

رَوَايَتٌ: مَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا
نَعَالِي أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثْنَى عُقُوبَتُهُ عَلَيْهِ فِي
آخِرَةِ وَمَنْ أَذْنَبَ ذَنْبًا فِي الدُّنْيَا فَسَتَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى
سَبِيهِ وَغَفَا عَنْهُ فَإِنَّهُ تَعَالَى أَكْرَمُ مَنْ أَنْ يَعُودَ فِي
سَبِيهِ قَدْ غَفَا عَنْهُ

کی ہے جس نے انہیں یہ روایت بیان کی ہے: حضرت علی بن
ابوطالب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”جو شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور پھر دنیا میں اسے
اس کی سزا دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عادل ہے۔
کہ وہ آخرت میں اس کو دوبارہ اس گناہ کی سزا دے۔ اور جو شخص
دنیا میں کسی گناہ کا ارتکاب کر لے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی
کرے اور اسے درگزر فرما دے تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ معزز
ہے کہ وہ کسی ایسی چیز کے بارے میں دوبارہ (اس کو سزا دے)
جسے وہ معاف کر چکا ہو“

...—...—...—...

قاضی محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت -ہبہ اللہ بن مبارک حنبلی - اسماعیل بن یحییٰ بن حسین - حسن بغدادی - ابوبکر بن مالک
بن - عبد اللہ بن احمد بن حنبل - ان کے والد امام احمد بن حنبل - ابوشجاع - یونس بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے
ایت کی ہے۔

(201) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ
مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
عَنِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری - ان کے
والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

رَوَايَتٌ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَجَدَتْ أُمَّنِي
بَيْنَ الْأُمَمِ سُجُودًا طَوِيلًا فَقَالَ ارْفَعُوا رُءُ
بِكُمْ فَقَدْ جَعَلْتُ عِدَّتَكُمْ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى
مَنْ كُفَّ مِنَ النَّارِ

”جب قیامت کا دن ہوگا تو میری امت دیگر تمام امتوں
کے درمیان میں طویل سجدے میں گر جائے گی تو یہ کہا جائے گا کہ
تم لوگ اپنے سروں کو اٹھاؤ۔ کیونکہ میں نے تمہاری تعداد جتنے
یہودیوں اور عیسائیوں کو تمہارے فدیے کے طور پر جہنم میں ڈال
دیا ہے۔“

...—...—...—...

(202) - أخرجه أحمد 99/1 - وابن ماجة (2604) - والترمذی (2626) - والبخاری (482) - والطبرانی فی "الصغیر" (46) - والحاکم
فی "المستدرک" 445/2

(203) - أخرجه أحمد 410/4 - ومسلم (2767) (49) - وأبو نعیم فی "تاریخ اصفهان" 80/2 - والبیہقی فی "شعب
ایمان" (375) - وفی "البعث والنشور" (90)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد (اور) صالح بن احمد قیراطی ان دونوں نے - محمد بن اسحاق بکائی - عون بن جعفر معمر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن اسحاق قاری - عون بن جعفر معلم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے دوسرے لفظوں میں بھی روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں):

قال اذا كان يوم القيامة يعطى كل رجل من المسلمين رجلاً من اليهود والنصارى فيقال هذا فداؤك من النار

”انہوں نے فرمایا: قیامت کے دن ہر مسلمان کو ایک یہودی یا عیسائی دیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا: یہ جہنم (سے بچنے کے لیے) تمہارا فدیہ ہے“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - ابو بکر مکتب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے تیسری (قسم کے میں) روایت کی ہے: (جو درج ذیل ہیں):

قال اذا كان يوم القيامة دفع الى كل رجل من هذه الامة رجل من اهل الكتاب فقبل له هذا فداؤك من النار

”انہوں نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اس امت کے ہر فرد کو اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا ایک شخص دیا جائے گا اس سے یہ کہا جائے گا: یہ جہنم (سے بچنے کے لیے) تمہارا فدیہ ہے“

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر ہروی - ابو عزہ - ابو محمد مکتب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے چوتھی (قسم کے میں) روایت کی ہے: (جو درج ذیل ہیں):

قال ان هذه الامة مرحومة عذابها بايدىها اذا كان يوم القيامة دفع الى كل رجل من المسلمين رجل من اهل الشرك او الذمة فيقال هذا فداؤك من النار

”انہوں نے فرمایا: یہ امت مرحومہ ہے اس کا عذاب اس کے سامنے ہوگا جب قیامت کا دن ہوگا تو مسلمانوں کے ہر فرد کو اہل شرک یا اہل ذمہ (یعنی اہل کتاب) سے تعلق رکھنے والا ایک شخص دیا جائے گا اور اس سے یہ کہا جائے گا: یہ جہنم (سے بچنے کے لیے) تمہارا فدیہ ہے“

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن سيار - عون بن جعفر معلم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کے الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن اسحاق بکائی - عون بن جعفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن حازم - ابو محمد مکتب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے تیسری روایت کی ہے۔

ساتھ نقل کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت - ابو عباس بن عقده - احمد بن حازم - ابو محمد مکتب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے چوتھی روایت کے ساتھ نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر و بخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو الفضل بن خیرون - ابی کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست - قاضی عمر بن حسن اشنانی - محمد بن عبد اللہ بن سلیمان حضرمی - محمد بن علف - عون بن جعفر مکتب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

211 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
- جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ
عِصْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

سن روایت: عَرُشُ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ
- بِهِ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَغْظَمُهُمْ
-
امام ابو حنیفہ نے - ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل
کرتے ہیں:
"ابلیس کا تخت سمندر پر ہوتا ہے اور وہ اپنے لشکر بھیجتا
ہے۔ جو لوگوں کو آزمائش کا شکار کرتے ہیں تو ابلیس کے نزدیک
ان میں زیادہ قریبی وہ شخص ہوتا ہے جو زیادہ بڑی آزمائش کا شکار
کرتا ہے۔"

....

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ہناد نسفی - ابو عبد اللہ حسین بن مہدی خطیب الملی - ابو علی احمد بن حسین بن احمد - محمد
- جابر بن ابوشیبہ - حسین بن عبد الاول - مصعب بن مقدم - مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

208 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ
تَعْرِفِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

سن روایت: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى
عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا
- الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الشَّفَاعَةُ يُعَذِّبُ اللَّهُ تَعَالَى
قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ بِذُنُوبِهِمْ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل
کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان
نقل کرتے ہیں:
ارشاد باری تعالیٰ ہے: "عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں
مقام محمود پر فائز کرے گا۔"

212 - اخرجہ احمد 332/3 - ومسلم (2153) - وعبد بن حمید (1033) - وابو یعلی (1909) - وابن حبان (6187) .

213 - اخرجہ الحافظ صدر الدین الحنفی فی "مسند الامام" (25) - والترمذی (3148) فی التفسیر: باب ومن سورة بنی

سجل - وابو یعلی (1097) - ومسلم (185) فی الایمان: باب اثبات الشفاعة واخراج الموحدين من النار - واحمد 5/3

بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيُوتَى بِهِمْ نَهْرًا يَقَالُ لَهُ الْحَيَوَانُ
فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَسْمُونَ
الْجَهَنَّمِيُونَ ثُمَّ يَطْلُبُونَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَيُذْهِبُ عَنْهُمْ
ذَلِكَ الْأَسْمَ

کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دے گا پھر وہ حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے ان لوگوں کو (جہنم سے) نکالے گا پھر وہ ان لوگوں کو ایک نہر کے پاس لایا جائے گا جس کا نام حیوان ہے وہ لوگ اس میں غسل کریں گے پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو انہیں جہنمیوں کا نام دیا جائے گا پھر وہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہ نام ختم کر دے گا۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - قاسم بن محمد - محمد بن محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت قبیسہ بن فضل - اسحاق بن ابراہیم - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد کے حوالے سے بغداد میں 'درب ابو ہریرہ' میں - محمد بن معاویہ - حسین بن حسن بن عطیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن علی ترمذی - عمر بن نوح - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی حافظ - یحییٰ بن موسیٰ - ابوسعید صغانی - امام ابو حنیفہ - عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے: ابو محمد بخاری کہتے ہیں: صالح کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

قال في قوله تعالى (عسى ان يبعثك ربك مقاماً محموداً) قال يخرج الله تعالى قوماً من النار من اهل الايمان والقبلة بشفاعه محمد صلى الله عليه وآله وسلم فذلك المقام المحمود فيوتى بهم نهراً يقال له الحيوان فيلقون فيه فينبتون كما ينبت الثعالب ثم يخرجون منه فيدخلون الجنة فيسمون فيها الجهنميون ثم يطلبون على الله تعالى ان يذهب عنهم ذلك الاسم فيذهب عنهم

”اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز فرمادے گا“

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ اہل ایمان اور اہل قبلہ سے تعلق رکھنے والے (بہت سے افراد کو) حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکالے گا تو یہ مقام محمود ہے ان لوگوں کو ایک نہر کے پاس لایا جائے گا جس کا نام حیوان ہے انہیں اس میں ڈال جائے گا تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے جیسے سیلابی پانی کی گزرگاہ میں خود رو پودے اگ جاتے ہیں پھر وہ لوگ اس (نہر) میں سے نکلیں گے اور جنت میں داخل ہونگے جنت میں ان کا نام ”جہنمی لوگ“ رکھا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں گے کہ ان

— نام کو ختم کر دیا جائے تو وہ ان کے اس نام کو ختم کروادے گا۔

محمد بخاری کہتے ہیں: یہ حدیث امام ابو حنیفہ کے حوالے سے ایک جماعت نے روایت کی ہے: (جن کے اسماء درج ذیل

ن میں سے ایک حمزہ بن حبیب ہیں۔ انہوں نے احمد بن محمد۔ فاطمہ بنت محمد۔ ان کے والد کے حوالے سے اس کو نقل کیا ہے۔
 —————
 من تحریر میں اسی طرح ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے

ن میں سے ایک حسن بن فرات ہیں۔ انہوں نے احمد بن محمد۔ حسن بن علی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ حسین بن علی۔ اس کو نقل کیا ہے (جس میں یہ مذکور ہے: یہ روایت)۔ یحییٰ بن حسین نے۔ زیاد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ن میں سے ایک زفر ہیں۔ انہوں نے زکریا بن یحییٰ اصفہانی۔ احمد بن رشتہ۔ محمد بن مغیرہ۔ حکم بن ایوب۔ امام زفر کے حوالے سے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ن میں سے ایک عبداللہ بن زبیر ہیں۔ انہوں نے احمد بن محمد۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عبدالرحمن بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔۔

محمد بخاری بیان کرتے ہیں: شیخ صالح بن احمد قیراطی نے - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم - امام ابو حنیفہ کے حوالے سے عطیہ کا بیان کیا ہے:

قال سالت ابا سعيد الخدري عن هذه الآية (ومن الليل فتهجد به نافلة لك عسى ان يبعثك ربك
 مثمناً محموداً) قال المقام المحمود الشفاعة يعذب الله عز وجل قوماً من اهل الايمان بذنوبهم
 - يخرجهم بشفاعة محمد صلى الله عليه وآله وسلم فيوتى بهم نهراً يقال له الحيوان
 فيغتسلون فيه فينبتون مثل الثعاريب ثم يدخلون الجنة فيسمون في الجنة الجهنميون ثم يطلبون
 الى الله تعالى فيذهب عنهم ذلك الاسم

۱۰۰: (یعنی عطیم) بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا: (ارشاد

ہر رات میں کچھ دیر تم تہجد ادا کرو، یہ تمہارے لیے نفل ہوگی، عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا،“

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مقام محمود سے مراد شفاعت ہے

سے تعالیٰ اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے (بہت سے) افراد کو ان کے گناہوں کی وجہ سے عذاب دے گا، پھر انہیں حضرت

کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکلے گا، ان لوگوں کو ایک نہر کے پاس لایا جائے گا، جس کا نام حیوان ہے، وہ اس میں غسل

تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے جیسے سیلابی پانی کی گزرگاہ میں خود رو پودے اگ جاتے ہیں پھر وہ لوگ جنت میں داخل ہو

نکے جنت میں ان کا نام ”جہنمی لوگ“ رکھا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں گے کہ ان کے اس نام کو ختم کر دیا جائے تو ان کے اس نام کو ختم کر دے گا“

امام ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت اس کی مانند امام ابو حنیفہ کے حوالے سے نقل کی ہے: (جن اسماء اور ان کی اسناد درج ذیل ہیں):

ابو عبد الرحمن مقرئ - وہ فرماتے ہیں: میرے والد اور سعید بن ذاکر نے یہ روایت - احمد بن زہیر - مقرئ کے حوالے سے ابو حنیفہ سے نقل کی ہے انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

فیسمون عتقاء اللہ ”تو ان کا نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے (جہنم سے) آزاد کیے ہوئے رکھا جائے گا“

ان میں سے ایک محمد بن حسن شیبانی ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں:)- محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے جوہر سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک حماد بن ابو حنیفہ ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں:)- احمد بن محمد - عبد اللہ بن احمد بن بھلول - انہوں نے - دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر کے حوالے سے - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ مسعر اور عبد الرحمن مسعودی سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک اسد بن عمرو ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں:)- منذر بن محمد - حسن بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک حسن بن زیاد ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں:)- احمد - منذر بن محمد بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک ایوب بن ہانی ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں:)- احمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے - ایوب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک ابن ابوجہم ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں:)- احمد - منذر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - ان - چچا سعید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک حمانی ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں:)- محمد بن حسین شعمی - عباد بن یعقوب - حمانی کے حوالے سے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک مکی بن ابراہیم ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں:)- عبد الصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشر (اور) مکی بن ذی نون - ان سب نے مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک علی بن یزید ہیں (ابو محمد بخاری فرماتے ہیں:)- احمد بن محمد - عبد اللہ بن ابراہیم مہلسی - علی بن حسن - یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

نے محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں مختصر طور پر - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام
عقیدہ سے روایت کی ہے۔

نے یہ روایت صالح بن محمد بن معاویہ انماطی - حسین بن حسن بن عطیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی

نے یہ روایت ابن عتقہ - حسن بن عتبہ - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

کتبتے ہیں: یہ روایت امام حمزہ - امام ابو یوسف - امام محمد - امام حسن بن زیاد - امام حماد - امام حماد - اور امام زفر نے - امام
روایت کی ہے۔

نہ بن خسر و نخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو سعید اسدی - ابو بکر برقانی - ابو حفص زیات - احمد بن ابراہیم بن
- یثروہ نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

نے یہ روایت ابن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن نصر بخاری - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ
محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اسے نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

۱ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے نقل کرتے
ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے
میں دریافت کیا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

یت: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى
يَوْمَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَلَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿۱﴾
کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔“

تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو بھی
عذاب دے گا جو اس کی عبادت کرتے تھے اور اس کے علاوہ کسی
اور کی عبادت نہیں کرتے تھے اور ایسے لوگوں کو بھی عذاب دے گا
جو اس کے علاوہ دوسروں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ پھر وہ ان
سب لوگوں کو جہنم میں اکٹھا کرے گا تو وہ لوگ جو غیر اللہ کی
عبادت کیا کرتے تھے وہ ان لوگوں پر طنز کریں گے جو اللہ کی

بَعْدُ اللَّهُ تَعَالَى قَوْمًا مِمَّا كَانَ يَعْبُدُهُ
وَقَوْمًا مِمَّنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَهُ ثُمَّ يَجْمَعُهُمْ
فَيُعِيرُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ غَيْرَ اللَّهِ الَّذِي
يَعْبُدُونَ اللَّهُ فَيَقُولُونَ عُذِّبْنَا لِأَنَّا عَبَدْنَا غَيْرَهُ
عَسَتْ عَنْكُمْ عِبَادَتُكُمْ إِنَاءَهُ وَقَدْ عَذَّبَكُمْ مَعَنَا
لَرَبِّ جَلَّ جَلَالُهُ لِلْمَلَائِكَةِ وَالنَّبِيِّينَ

حررہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (380) - وابن المبارک فی ”الزهد“ (1270) - والطبری فی ”التفسیر“

وایضاً ابن کثیر فی ”التفسیر“ 546/2

فَيُشْفَعُونَ فَلَا يَبْقَى فِي النَّارِ أَحَدٌ مِّمَّنْ كَانَ يَعْبُدُهُ
إِلَّا أَخْرَجَهُ حَتَّى يَتَطَاوَلَ لِلشَّفَاعَةِ ابْلِيسُ لِعِبَادَتِهِ
يَعْنِي الْأُولَى

عبادت کیا کرتے تھے اور یہ کہیں گے: ہمیں تو اس لئے نہ
جا رہا ہے کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی بجائے دوسرے کی عبادت
کرتے تھے تم نے جو اس کی عبادت کی ہے تو تمہیں کیا فائدہ
ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھی ہمارے ساتھ عذاب دے دیا۔
تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو اور انبیاء کو اجازت دے گا کہ وہ جہنم
کریں یہاں تک کہ جہنم میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہے
اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے
دے گا یہاں تک کہ شفاعت کے لئے ابلیس بھی اپنی
اوپچی کرے گا کہ اس نے جو پہلے عبادت کی تھی (اس کی وجہ سے
اسے بھی) شفاعت نصیب ہو جائے۔

...—...—...—...

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔
(206) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَوَابِ بْنِ
عَبِيدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَتَنُ رَوَايَةٍ: إِنَّ ابْلِيسَ الْأَبَالِسَةَ لَيَتَطَاوَلُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ رِجَاءً أَنْ تَنَالَهُ الشَّفَاعَةُ لِمَا يَرَى مِنْ نَفْوِذِ
شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

امام ابو حنیفہ نے - جواب بن عبید اللہ تیمی - حضرت حارث
بن سوید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”ابلیس قیامت کے دن اپنی گردن اوپچی کرے گا کہ
امید کے تحت کہ اسے بھی شفاعت نصیب ہو جائے کیونکہ
قیامت کے دن میری شفاعت کی عمومیت کو دیکھے گا“ (تو
آرزو کرے گا کہ اسے بھی یہ نصیب ہو جائے)“

...—...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن حماد بن حکیم طالقانی نے اپنے والد کے حوالے سے -
خلف بن یاسین زیات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
(207) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي رُوْبَةَ
شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ
الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

امام ابو حنیفہ - شداد بن عبد الرحمن کے حوالے سے -
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:
نے نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں

(206) قد تقدم فی (182)

(207) قد تقدم فی (204)

سَبِّهِ وَآلِهِ وَسَلِّمْ يَقُولُ:

بِتَفِي قَوْلِهِ تَعَالَى

لِنَعْلَمَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَحْمُوداً

سَبِّحِ اللَّهَ قَوْماً مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ

سَبِّحْهُ مَحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلِّمْ

سَبِّحْهُ الْمَحْمُودُ فَيُوتَى بِهِمْ نَهراً يُقَالُ لَهُ

لَيْسَتُونَ فِيهِ فَيَسْتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الشَّعَارِيرُ ثُمَّ

يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَسْمُونَ الْجَهَنَّمِيُونَ

سَبِّحْ مِنْ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ يَذْهَبَ عَنْهُمْ ذَلِكَ

سَبِّحْهُ عَنْهُمْ

بیان کرتے ہوئے سنا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے

گا۔“

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اہل ایمان اور اہل

قبلہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کو حضرت محمد ﷺ کی

شفاعت کی وجہ سے باہر نکالے گا۔ تو یہ مقام محمود ہے۔ ان لوگوں کو

ایک نہر کے پاس لایا جائے گا جس کا نام حیوان ہے۔ انہیں اس

میں ڈال دیا جائے گا تو وہ اس میں سے یوں پھوٹ پڑیں گے جس

طرح سیلابی پانی کے اندر سے پودا پھوٹ پڑتا ہے۔ پھر وہ اس

میں سے نکلیں گے اور وہ جنت میں داخل ہوں گے تو انہیں جہنمی کہا

جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے یہ مطالبہ کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کا یہ

نام ختم کر دے تو اللہ تعالیٰ ان کا یہ نام ختم کروادے گا۔

...—...—...

مرثیہ نے یہ روایت - احمد بن عبد الرحمن - احمد بن محمد بن سہل بن مابان اور محمد بن ریح بن شریح ترمذی - صالح بن محمد

احمد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

مرثیہ نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان سے نقل کی - وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے دادا حسن بن عثمان کی تحریر میں

... ہے - (یہ روایت) مخلد بن عمر قسبی بخارانے - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

مرثیہ نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - قاسم بن محمد - محمد بن محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت

... نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانی - احمد بن رشتہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - امام زفر کے حوالے سے امام

... روایت کی ہے۔

... نے یہ روایت امام محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

... نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے بھی امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

مرثیہ نے بیان کرتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت امام ابو حنیفہ کے حوالے سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت

... کی ہے۔

... سے ایک حمزہ بن حبیب الزیات عجل ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد ہمدانی نے نقل کیا ہے - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - وہ

بیان کرتی ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب کی تحریر میں یہ پڑھا ہے: امام ابوحنیفہ نے شداؤ بن عبد الرحمن کا یہ بیان نقل کرتے ہیں
(عن) ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال وسالته عن هذه الآية (عسی ان یبعثک ربک مقدر
محموداً) قال المقام المحمود الشفاعة یعذب اللہ الحدیث کما سبق
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے
دریافت کیا:

”عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا“

تو آپ نے فرمایا: مقام محمود سے مراد شفاعت ہے اللہ تعالیٰ مذاہب دے گا۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث نے
ان میں سے ایک حسن بن فرات ہیں۔ جیسا کہ احمد بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ پڑھا۔
بن حسین نے۔ زیاد۔ ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
ان میں سے ایک سعید بن ابوجہم ہیں۔ جیسا کہ احمد نے۔ منذر بن محمد۔ نے اپنے والد۔ ان کے چچا سعید بن ابوجہم کے
سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک ایوب بن ہانی ہیں۔ جیسا کہ احمد نے۔ منذر بن محمد۔ نے اپنے والد۔ ایوب بن ہانی کے حوالے سے
ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک اسد بن عمرو ہیں۔ جیسا کہ محمود بن دالان مروزی نے۔ حامد بن آدم۔ اسد بن عمرو کے حوالے سے
ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ان میں سے ایک حسن بن زیاد ہیں۔ جیسا کہ حماد بن احمد نے۔ ولید بن حماد۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوہریرہ
روایت کی ہے۔۔

ان میں سے ایک عبد اللہ بن زبیر ہیں۔ جیسا کہ احمد بن محمد بن جعفر بن محمد نے۔ اپنے والد کے حوالے سے۔ ان
حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک محمد بن مسروق ہیں۔ جیسا کہ احمد بن محمد نے۔ محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مسروق کے حوالے سے
ہے۔ میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ بات پڑھی ہے: (وہ بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ہمیں حدیث بیان کی۔
حافظ ظاہر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ محمد بن شوکہ۔ قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ
طور پر نقل کی ہے:

المقام المحمود الشفاعة

”مقام محمود سے مراد شفاعت ہے“

اور انہوں نے یہ روایت ابوعبد اللہ محمد بن مخلد۔ اسحاق بن شاذان۔ اصعبہ بنی۔ احمد بن رستہ۔ محمد بن مغیرہ۔ حکم بن ایوب۔

— امام ابو حنیفہ سے طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے:

— یوسعید سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول في قوله تعالى (عسى ان يبعثك
— مقاماً محموداً) قال يخرج الله تعالى قوماً من النار من الايمان والقبلة بشفاعتي وهو المقام
— محمود

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ ارشاد
— فرمایا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

— "يُخْرِجُ يَوْمَئِذٍ تَبَاهٍ رَافِدًا رَدَّاهُمْ مَقَامًا مَحْمُودًا بِفَنَاءِ كَرَمِهِ"

— آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل ایمان اور اہل قبلہ سے تعلق رکھنے والے (بہت سے) افراد کو اللہ تعالیٰ میری شفاعت کی وجہ سے
— نکلے گا یہی مقام محمود ہے۔

— ابو حنیفہ فرماتے ہیں: عطیہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

— تہذیب حسنین بن محمد بن خسر و لُحْنی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ ابو الفضل احمد بن حسن بن خرون۔ ابو علی حسن بن احمد بن
— تہذیب حسنین۔ قاضی ابو نصر بن اشکاب بخاری۔ عبد اللہ بن طاہر قزوینی۔ اسماعیل بن توبہ قزوینی۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام
— ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

— تہذیب حسنین بن حسن اشنانی نے یہ روایت۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ان کے چچا کے حوالے سے امام
— ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

— میں نے یہ روایت ابو حسن برقی۔ بشر بن ولید۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

— خسر و لُحْنی نے یہ روایت "حرف یا" میں بھی نقل کی ہے: ابو سعود احمد بن علی بن محمد نے۔ احمد بن محمد بن احمد بن ابوصقر۔ ابو حسن
— تہذیب حسنین بن علی بن ربیعہ۔ حسن بن رشیق۔ ابو عبد اللہ محمد بن حفص بن عبد الملک طالقانی۔ صالح بن محمد ترمذی۔ حماد بن ابو حنیفہ
— ابو حنیفہ کے حوالے سے ابو روبہ یحییٰ سے اس کو نقل کیا ہے۔

— سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
— سَنِيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ (عَنِ)
— سَنِيْرِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

— آیت: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
— قَرَأَ اَوْ لَا تَهْنُؤْا وَتَدْعُوْا اِلَى السَّلَامِ

— ابن منتشر نامی راوی کہتے ہیں: اس میں "س" پر زبر پڑھی
— جائے گی (یعنی سلم)

— امام ابو حنیفہ نے۔ محمد بن منتشر۔ انہوں نے اپنے والد کے
— حوالے سے۔ حبیب بن سالم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
— ہے: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

— نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

— "اور تم سستی نہ کرو اور سلامتی (یعنی صلح) کی دعوت نہ دو"

— ابن منتشر نامی راوی کہتے ہیں: اس میں "س" پر زبر پڑھی

— جائے گی (یعنی سلم)

ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - خطیب بغدادی - ابوبکر برقانی - قاضی ابومحمد الکفانی - ابوبکر محمد بن حسن مقرئ -
طریف جعفی مؤدب علی شطرنہر سیسی - احمد بن ابراہیم - ابوزہیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(209) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ:

امام ابوحنیفہ - ایوب کے حوالے سے - سعید بن جبیر -

بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ طلق بن حبیب کے

متن روایت: أَنَّهُ جَلَسَ إِلَى طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ فَنَهَاةً

عَنْ ذَلِكَ

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں: طلق بن حبیب تدریجاً

کے نظریات رکھتے تھے۔

قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَكَانَ طَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ يَرَى الْقَدْرَ

....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - احمد بن عبد اللہ بن زیاد حداد - سلیمان بن
حماد بن زید کے حوالے سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں:

قال جلست الى ابو حنيفة بمكة تذاكر سعيد بن جبير فنحله الى الارجاء فقلت يا ابا حنيفة مر

حدثك بهذا فقال حدثني سالم الافطس ثم قال حدثني ايوب (عن) سعيد بن جبير الحديث

میں مکہ میں امام ابوحنیفہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا سعید بن جبیر کا ذکر ہوا تو انہوں نے ارجاء کے حوالے سے ان کا ذکر کیا

دریافت کیا: اے ابوحنیفہ! آپ کو کس نے یہ حدیث بیان کی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: سالم افطس نے مجھے حدیث

ہے پھر انہوں نے بتایا: ایوب نے سعید بن جبیر کے حوالے سے مجھے حدیث بیان کی ہے۔

(210) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ

الصَّيْرَفِيِّ عَنْ نَافِعٍ (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

متن روایت: يَسْجَى قَوْمٌ يَقُولُونَ لَا قَدْرَ ثُمَّ

يَخْرُجُونَ مِنْهُ إِلَى الزَّنْدِ فَإِذَا لَقِيَتْهُمْ فَلَا

تُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ وَإِنْ مَرَضُوا فَلَا تَعُودُوا لَهُمْ وَإِذَا

مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ فَإِنَّهُمْ شِيعَةُ الدَّجَالِ

وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِهِ

امام ابوحنیفہ نے - ہشتم صیرفی - نافع کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت

ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”کچھ لوگ آئیں گے جو یہ کہیں گے تقدیر کی

نہیں ہے پھر وہ دین سے نکل کر زندہ بقیہ کی طرف چلے

گئے جب تمہاری ان سے ملاقات ہو تو تم انہیں سلام نہ

بیمار ہو جائیں تو تم ان کی عیادت نہ کرنا اگر وہ مرجائیں

کے جنازے میں شریک نہ ہونا کیونکہ وہ دجال کا گروہ

اور اس امت کے مجوسی ہوں گے اللہ تعالیٰ کے ذمہ

لازم ہے کہ وہ ان لوگوں کو اس (دجال) کے ساتھ ملا

بخاری نے یہ روایت - ابو جعفر محمد بن عبد الرحمن بن محمد اسفہانی - ابو عبد اللہ محمد بن احمد قوسی ان کی تحریر کے حوالے سے -

کے ساتھ زیادہ احمد بن ابوظہبہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

یہ روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

يَدْخُلُ قَوْمٌ مِنَ أَهْلِ الْإِيمَانِ بِلُزُومِهِمْ

النَّارَ لِيَهُمُ الْمُشْرِكُونَ مَا أَغْنَى عَنْكُمْ

سَلَامُكُمْ وَنَحْنُ وَأَنْتُمْ فِي دَارٍ وَاحِدَةٍ مُعَذَّبُونَ

لَهُمْ فِيهَا مَلِكٌ فَلَا يَدْعُ فِي النَّارِ

سَلَامٌ إِلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيُخْرِجُونَ وَقَدْ احْتَرَقُوا

وَيَا كَالْحُمَمَةِ السَّوْدَاءِ إِلَّا وَجُوهُهُمْ وَإِنَّ

نَارَ غِيْنُهُمْ فَيُوتَى بِهِمْ نَهْرُ الْحَيَوَانِ

سَالٍ فِيهِ فَيَذْهَبُ عَنْهُمْ كُلُّ قَتَرَةٍ وَأَذَى ثُمَّ

يُورَثُ لِحَبْنَةٍ فَتَقُولُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ طِبْتُمْ

فَيُحَرِّدُونَ فَيَدْعُونَ الْجَهَنَّمِيُونَ ثُمَّ يَدْعُونَ

فَيَذْهَبُ عَنْهُمْ ذَلِكَ الْإِسْمَ فَلَا يَدْعُونَ بِهِ

وَيَا حَرَّ جُؤَا مِنْ النَّارِ قَالَ الْكُفَّارُ يَا لَيْتَنَا كُنَّا

فِي ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كُنْتُمْ مُسْلِمِينَ ﴿٥٥٨﴾

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک کے حوالے سے یہ روایت نقل

کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

فرمان نقل کرتے ہیں:

”اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ گناہوں کی

وجہ سے جہنم میں داخل ہوں گے تو مشرکین ان سے کہیں گے کہ

تمہارے ایمان نے تمہیں کیا فائدہ دیا؟ جب کہ ہم اور تم ایک ہی

جگہ پر اکٹھے عذاب بھگت رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس بات پر

غضب ناک ہوگا اور وہ (جہنم کے نگران) ”مالک“ کو حکم دے گا

کہ وہ جہنم میں کسی ایسے شخص کو نہ رہنے دے جو ”لا الہ الا اللہ“

پڑھتا ہو وہ لوگ (جہنم سے) نکلیں گے تو جل چکے ہوں گے

یہاں تک کہ سیاہ کوئلے کی مانند ہو چکے ہوں گے البتہ ان کے

چہرے کا معاملہ مختلف ہوگا اور ان کی آنکھیں نیلی نہیں ہوئی ہوں

گی انہیں نہر حیوان کے پاس لایا جائے گا اور وہ اس میں غسل

کریں گے تو ان سے ہر خرابی اور تکلیف وہ چیز ختم ہو جائے گی

پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو فرشتے ان سے کہیں گے:

تمہیں مبارک ہو تم اس میں داخل ہو جاؤ اور یہاں ہمیشہ رہنا۔

وہاں انہیں ”جہنمیوں“ کے نام سے پکارا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ

سے دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کا یہ نام ختم کر دے گا پھر کبھی

انہیں اس نام سے نہیں پکارا جائے گا جب وہ جہنم سے نکلیں گے تو

کفار یہ کہیں گے: اے کاش! ہم بھی مسلمان ہوتے۔ تو اللہ تعالیٰ

کے اس فرمان سے یہ ہی مراد ہے:

”غفر یرب وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ یہ آرزو کریں گے

کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔“

ابو عبد اللہ بن خسر وٹخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد - ابوطاہر محمد بن احمد بن ابوصقر - ابوحسین علی بن علی بن حسن بن رشیق - ابو عبد اللہ محمد بن حفص بن عبد الملک بن عبد الرحمن طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(212) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ عَنِ

الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقِيَ عَذَابَ

الْقَبْرِ

سے بچا لیا جاتا ہے۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو محمد عباد بن زید بن عبد الرحمن ہروی نے اپنے والد کے حوالے سے - قاسم بن حکم کے - سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(213) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى

﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا

يَعْمَلُونَ﴾

قَالَ عَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک کے حوالے سے یہ روایت کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ایک فرمان کے - میں ارشاد فرمایا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”تمہارے پروردگار کی قسم ہے ہم ان سب کے بارے میں ضرور حساب لیں گے جو وہ عمل کیا کرتے تھے“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد ”لا الہ الا اللہ“ ہے۔

.....

ابو عبد اللہ بن خسر وٹخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد بن ابوعابر محمد بن احمد بن ابوصقر - ابوحسین ربیعہ بن علی - حسین بن رشیق - ابو عبد اللہ محمد بن حفص بن عبد الملک بن عبد الرحمن طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(212) قد اخرج احمد 169/2 - والترمذی (1074) - والطحاوی فی ”شرح مشکل الآثار“ (277)

-- عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "ممن مسلم يموت يوم الجمعة او ليلة الجمعة الا راقا... القبر"

(213) اخرج ابو يعلى (4058) - والترمذی فی "التفسير" (3126) باب ومن سورہ الحج - والطبری فی التفسير 14

۱۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَاصِلِ بْنِ
 ۲۔ سَدِيدِ الْكُوفِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي
 ۳۔ نِي اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 ۴۔ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۔ "بِمَنْ مَاتَ لَا يُشِيرُ إِلَى اللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ
 ۲۔ نَارًا وَإِنْ زَانًا وَإِنْ سَرَقًا قَالَ نَعَمْ
 ۳۔ "جو شخص ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ وہ کسی کو اللہ کا
 ۴۔ شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (حضرت ابوذر
 ۵۔ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے
 ۶۔ زنا کیا ہو یا اس نے چوری کی ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 ۷۔ جی ہاں۔"

۱۔ ابوہریرہ نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ ابو عباس بن عقدہ۔ ابراہیم بن ولید بن حماد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے
 ۲۔ محمد بن صبیح کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔
 ۳۔ عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو لُحْی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد فارسی۔ حافظ محمد بن مظفر
 ۴۔ محمد بن سعید۔ ابراہیم بن ولید بن حماد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ محمد بن صبیح یعنی ابن سماک کے حوالے
 ۵۔ ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

۱۔ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ ابراہیم بن ولید بن حماد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے
 ۲۔ محمد بن صبیح یعنی ابن سماک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ
 ۲۔ حَنَفِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
 ۳۔ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۱۔ "بِمَنْ مَاتَ لَا يُشِيرُ إِلَى اللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ
 ۲۔ نَارًا وَإِنْ زَانًا وَإِنْ سَرَقًا قَالَ نَعَمْ
 ۳۔ "جو شخص ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ وہ کسی کو اللہ کا
 ۴۔ شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (حضرت ابوذر
 ۵۔ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے عرض کی: اگرچہ اس نے
 ۶۔ زنا کیا ہو یا اس نے چوری کی ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 ۷۔ جی ہاں۔"

۱۔ حدیث ابن حبان (169)، والقباسی (444)۔ واسطی (2644) فی الایمان باب ما جاء فی التوافق هذه الامه۔ وابن مندہ
 ۲۔ (83)۔ والبخاری (3222) فی بدء الخلق: باب ذکر السلائک۔

۱۔ حرجہ الحافظ عبد الدین نجف کفی فی مسند الامم (507)۔ واسطی (5145)۔ والبخاری (1007)۔ ومسلم
 ۲۔ واحمد 441/1۔ والبیہقی 63/1 (116)۔ والترمذی (3251)۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو محمد بن عباد بن زید ہروی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - قاسم بن حکم کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے - ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(216) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: امام ابو حنیفہ نے - خالد بن عبد الاعلیٰ - انہوں نے - والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر اور خطبے کے یہ کلمات پڑھے:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ عَلَى مِنْبَرِهِ فِي غُضُونِ خُطْبَةٍ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَقَالَ قَسَّ اللَّهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُضِلَّ عِبَادَهُ فَبَلَغَتْ عُمَرَ مَقَالَتُهُ فَقَالَ كَذَبَ بَلَّ اللَّهُ أَضْلَهُ وَلَوْ لَا عَهْدُهُ لَضَرَبْتُ عُنُقَهُ

”بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہے اسے گمراہ رہنے دے۔ اور جسے چاہے ہدایت نصیب کرتا ہے۔“

اس پر قس نامی صاحب نے کہا: اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عادل ہے کہ وہ اپنے بندوں کو گمراہ رہنے دے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا: اس نے غلط کہا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی انہیں گمراہ رہنے دیتا ہے وہ نیا نیا مسلمان نہ ہوا ہوتا تو میں اس کی گردن اڑا دیتا۔“

...—...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - صلت بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - حسیہ بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کتبہ بن حنیفہ نے یہ روایت حمزہ بن حبیب زبیر نے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے جو عبد الاعلیٰ سے منقول ہے اور خالد (بن عبد الاعلیٰ) کا ذکر نہیں ہے امام زفر امام ابو یوسف امام محمد نے اس بارے میں اس کی موافقت کی ہے۔ ان کے علاوہ دیگر حضرات نے اس کو خالد (بن عبد الاعلیٰ) سے منقول ہونے کے طور پر نقل کیا ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاسم بن محمد دلال - ابو بلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

قاضی عمر اشثانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور اس میں خالد کا ذکر ہے۔ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں خالد کے ذکر کے بغیر نقل کی ہے انہوں نے اس کو عبد الاعلیٰ سے منقول ہونے سے

یہ جیسا کہ ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون نے - ابوعلی حسن بن احمد بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن اشکاب قاضی بخارا - تیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مُوسَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَت: فَنَاءُ أَمْتِي بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونَ فَقِيلَ يَا

امام ابوحنیفہ نے - خالد بن علقمہ - عبد اللہ بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میری امت طعن (زخمی ہونے) اور طاعون کے ذریعے فنا ہوگی، عرض کی گئی: یا رسول اللہ! طعن (زخمی ہونے) کا تو ہمیں پتہ ہے یہ طاعون کیا چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے دشمن جنات کی مار (یا ضرب) ہے اور دونوں میں سے ہر صورت میں (مرنے والے) کو شہادت نصیب ہوتی ہے۔"

...—...—...—...

محمد بن زری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسن بن یوسف - ابوداؤد سمسار - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

رکتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے یہ روایت - زیاد بن علاقہ - عبد اللہ بن حارث سے نقل کی ہے - بعض راویوں نے اس کا نام نقل کیا ہے - اس کے حوالے سے یہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - حسن بن حاجب عن ابوداؤد سمسار - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

لفظ طعنہ بن محمد کہتے ہیں: مشہور یہ ہے: یہ روایت امام ابوحنیفہ سے - زیاد بن علاقہ - عبد اللہ بن حارث - خالد بن عبد الاعلیٰ کے لئے منقول ہے۔

محمد بن حسن نے اس اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الْجَلَّاسِ قَالَ: امام ابوحنیفہ نے - حارث بن عبد الرحمن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابو جلاس بیان کرتے ہیں:

میں ان لوگوں میں شامل ہوں جنہوں نے عبد اللہ سہائی

۱۰۰ اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (268) - واحمد 395/4 - والبخاري في "تاريخ الكبير" 211/4 - والطبراني

في "الآوسط" (1418) - وفي "الصغير" (351) .

(215) اخرجه ابو يعلى (449) - واورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 333/7

السَّبَائِي كَلَامًا عَظِيمًا فَاتَّبَعْنَا بِهِ عَلِيًّا وَنَحْنُ نَهْزُ
عُنْفَهُ فِي طَرِيقِهِ فَوَجَدْنَاهُ فِي الرَّحْبَةِ مُسْتَلْقِيًا عَلَى
ظَهْرِهِ وَرِدَاءُهُ تَسَحَّتْ رَأْسُهُ وَاضْعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ
عَلَى الْأُخْرَى فَسَأَلَهُ عَنِ الْكَلَامِ فَتَكَلَّمَ بِهِ فَقَالَ
أَتُرَوِّيه عَنِ اللَّهِ أَوْ عَنِ كِتَابِهِ أَوْ عَنْ رَسُولِهِ فَقَالَ لَا
فَقَالَ عَمَّنْ تَرَوِّى قَالَ عَنْ نَفْسِي قَالَ إِمَّا أَنْكَ لَوْ
رَوَيْتَ عَنِ اللَّهِ أَوْ عَنِ كِتَابِهِ أَوْ عَنْ رَسُولِهِ لَضَرَبْتُ
عُنُقَكَ وَلَوْ رَوَيْتَهُ عَنِّي لَا وَجَعْتُكَ عُقُوبَةً وَكُنْتَ
كَاذِبًا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ثَلَاثُونَ كَذَابًا
وَأَنْتَ مِنْهُمْ

سے بڑی بڑی حیران کن باتیں سنیں، ہم اسے لے کر ہم
علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، ہم نے راستے میں اس کی گردن اٹھ
دی ہوئی تھی، ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھلے میدان میں کمر
بل چٹ لیٹے ہوئے پایا، ان کی چادر ان کے سر کے نیچے تھی
انہوں نے اپنا پاؤں اپنے دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا، ہم
علی رضی اللہ عنہ نے اُس سے اس کے نظریات کے بارے میں دریافت
کیا، اس نے وہ بیان کئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ان
نظریات اللہ تعالیٰ کے حوالے سے روایت کرتے ہو؟ یا اس
کتاب کے حوالے سے کرتے ہو؟ یا اس کے رسول کے حوالے
سے کرتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: جی نہیں (ان میں سے
کے حوالے سے نہیں ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا
کس کے حوالے سے روایت کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی
ذات کے حوالے سے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم
انہیں اللہ تعالیٰ کے حوالے سے یا اس کی کتاب کے حوالے سے
اس کے رسول کے حوالے سے روایت کیا ہوتا تو میں تم
گردن اڑا دیتا اور اگر تم نے انہیں میرے حوالے سے روایت
ہوتا تو میں تمہیں سخت ترین سزا دیتا، کیونکہ تم نے جھوٹ
لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔
”قیامت سے پہلے میں کذاب (ظاہر) ہوں گے۔“
(اور مجھے لگتا ہے) تم ان میں سے ایک ہو۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل - شعيب بن ايوب - ابويحيى حماني سے نقل کی ہے انہوں نے
روایت بہل بن خلف بخاری - احمد بن نمر عتقی - ابو مقاتل حفص بن سالم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن محمد - ابوبال - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - حفص بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے

وَقَرَجَهُ وَعَمِلَ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ خَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ يَشْكُ
فِي اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ إِنَّهَا تَحْبُطُ مَا كَانَ مَعَهَا مِنَ
الْأَعْمَالِ قَالَ فَمَا تَرَى فِي رَجُلٍ رَكِبَ الْمَعَاصِيَ
وَسَفَكَ الدِّمَاءَ وَاسْتَحْلَ الْفُرُوجَ وَالْأَمْوَالَ غَيْرَ أَنَّهُ
يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
مُخْلِصًا قَالَ أَرْجُو لَهُ وَأَخَافُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ الْفَتَى
وَاللَّهِ لَئِنْ كَانَتْ الَّتِي أَحْبَبْتُ مَا مَعَهَا مِنْ عَمَلٍ مَا
يَضُرُّهُ هَذِهِ مَا عَمِلَ مَعَهَا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ مَعَاذَ مَا
أَزْعَمَ أَنَّ رَجُلًا أَفْقَهُ بِالسُّنَّةِ مِنْ هَذَا

کرتا ہے، اپنے پیٹ اور شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جہاں
ہو سکے بھلائی سے کام لیتا ہے البتہ وہ اللہ اور اس کے رسول
بارے میں شک کا شکار ہوتا ہے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جو
دیا اس کے (شک) کے ہمراہ اس کے اعمال ضائع ہو جائیں
گے۔ اس شخص نے کہا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے
ہے؟ جو گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے، خون بہاتا ہے، شرمگاہوں
اموال کو حلال قرار دیتا ہے البتہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے
اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس
بندے اور اس کے رسول ہیں اور اخلاص کے ساتھ اس کی گواہی
دیتا ہے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ امید
(کہ اس کی بخشش ہو جائے گی) البتہ مجھے اس کے حوالے
اندیشہ بھی ہے (شاید اس کی بخشش نہ ہو) تو اس نوجوان نے
اللہ کی قسم! اگر اس (کلمہ شہادت) کی عدم موجودگی کی وجہ سے
آدمی کے تمام اعمال ضائع ہو سکتے ہیں تو پھر اس کی موجودگی میں
آدمی جو بھی عمل کرے تو اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ پھر
نوجوان چلا گیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس جیسا سنت
سمجھ بوجھ رکھنے والا کوئی اور نہیں ہے۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن حسن بن سعید - عمرو بن حمید - مسیب بن شریک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ -
دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی - محمد بن زرعہ بن شداد بلخی - حفص بن عبد الرحمن بلخی - محمد بن حسن کے حوالے سے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشثانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(220) - سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ يَحْيَى بْنِ
امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن عبد الحمید بن عبد الصمد بن وہب

(220) اخرجہ البخاری (1383) فی الحسنائز: باب ما قبل فی اولاد المشرکین - (6597) فی القدر: باب الله اعلم بما

عاملین - ومسلم (2660) فی القدر - وابوداؤد (4711) فی السنة: باب فی القدر

(222) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْيَشْمَ عَنْ
عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
مَتْنُ رَوَايَتِي: إِنَّمَا شَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَلَقَّتَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - یشم - عامر شعبی کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مکہ مکرمہ میں
دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔“

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عتقہ - یعقوب بن یوسف بن زیاد - ہارون بن سباع - حسن
علوان کلبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
ابو عبداللہ بن خسر و لجنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید احمد بن عبد الجبار - علی بن ابی بصری - ابوقاسم بن غزالی -
ابو عباس بن عتقہ - یعقوب بن یوسف بن زیاد - ہارون بن سباع - حسن بن علوان کلبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(223) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:
مَتْنُ رَوَايَتِي: أَتَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّا آخِئِكَ هَذَا
أَخَافُ عَلَيْهِمَا الْعَيْنَ فَاسْتَرْقَيْ لِيْمَا فَقَالَ نَعَمْ وَإِنَّهُ
لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَسْبِقُ الْقَدَرَ لَسَبَقْتَهُ الْعَيْنُ

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن ابوزید - ابو نجیح کے حوالے سے
یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں:
سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی آپ کے ان دو بھتیجیوں کو نہ
کا اندیشہ رہتا ہے تو آپ ان دونوں کو دم کر دیں نبی اکرم
نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر کے لکھے پر سبقت
سکتی تو نظر لگنا اس پر سبقت لے جاتا۔“

.....

ابو عبداللہ بن خسر و لجنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید احمد بن عبد الجبار صیرفی - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن غزالی -
ابو عباس بن عتقہ - محمد بن زکریا فقیہ - ابو علی حمصی - بقیہ - عمرو بن عیسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابوالفضل بن خیر و ان - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر احمد بن نصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر بن قزوی -
اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہ حرافی - ان کے دادا - محمد بن حسن شیبانی -

(222) اخرج الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" 302/1 - واحمد 447/1 - والبخاری (4864) - ومسلم (2800) (45) - ر -
فی "دلائل النبوة" 265/2 - وابویعلی (5070)
(223) قد تقدم فی (156) -

— سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن شیبانی نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(221) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ

بْنِ أَبِي خَالِدٍ (و) بَيَّانٍ بَشِيرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ

سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

نَحْنُ رَوَايَت: إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا

تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تَصَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ

فَلْيُكْبَرُوا عَنْ صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ

الْمَغْرِبِ

— خَشَاءُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ يَعْنِي بِهِ الْغَدَاةَ وَالْعِشَاءَ

امام ابو حنیفہ نے — اسماعیل بن ابو خالد (اور) بیان بشر —

قیس بن حازم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت

جریر بن عبد اللہ بجلي رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا ہے:

عنقریب تم اپنے پروردگار کی اس طرح زیارت کرو گے

جس طرح تم چودھویں کے چاند کو دیکھ رہے ہو جسے دیکھنے میں

تمہیں کوئی رکاوٹ نہیں آرہی ہے تو تم اس بات کا دھیان رکھنا

کہ تم سورج نکلنے سے پہلے کی نماز اور اس کے غروب ہونے سے

پہلے کی نماز کے حوالے سے مغلوب نہ ہو جاؤ۔

امام ابو حنیفہ کے صاحبزادے حماد بیان کرتے ہیں: اس

سے مراد صبح اور شام کی نمازیں ہیں۔

....—....—....

حفظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں — احمد بن علی بن محمد خطیب — محمد بن احمد خطیب — علی بن ربیعہ — حسن

بن حنفیہ — محمد بن حفص — صالح بن محمد — حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت — ابو مظفر ہناد بن ابراہیم نسفی — ابو قاسم علی بن احمد بن محمد بن حسن حرانی —

محمد بن محمد بن یعقوب حارثی — ابو عبد اللہ محمد بن خزیمہ بن حسان بن عیسیٰ — رجاء بن عبد اللہ نبشلی — شقیق بن ابراہیم بخاری — حماد

بن حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(222) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ

كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ قَالَ:

رَوَايَت: آيَةُ الْقَدْرِ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى عَلِمَ بِهَا

— وَجْهٌ لَهَا مِنْ شَاءَ وَهِيَ قَوْلُهُ تَعَالَى:

كَمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ

— لَنَا وَارْدُونَ

امام ابو حنیفہ نے — موسیٰ بن ابو کثیر کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں:

تقدیر کے حکم سے متعلق آیت اللہ کی کتاب میں موجود ہے

جو چاہے اس کا علم حاصل کر لے اور جو چاہے وہ اس سے ناواقف

رہے وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

”بے شک تم لوگ اور جسے تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر جس کی تم

نے حرجہ الحافظ صدر الدین نحسکمی فی ”مسند الامام“ 30 — واس حبان، 7442 — وابو داؤد (4729) فی المسند باب

ربیعہ — وعبد اللہ بن احمد فی ”السنة“ (220) — والطبرانی فی ”الکبیر“ (2227)

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ﴾
 عبادت کرتے ہو وہ جہنم کا ایندھن ہے اور تم جہنم پہ وارد ہو گے۔
 اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ”بے شک تم لوگ اور اللہ کو چھوڑ کر تم
 جس کی عبادت کرتے ہو تم سب (کسی کو اللہ تعالیٰ کے
 خلاف) گمراہ نہیں کر سکتے ہو۔“

...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - بشر بن موسیٰ - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(226) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَوَى عَنْ قِيَامَةِ كَادِنٍ حَسْرَةً أَوْ نَدَامَةً
 امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابوصالح کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی
 ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
 ”بے شک قیامت کا دن حسرت اور ندامت کا دن ہوگا۔“

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - ابو عبد اللہ محمد بن احمد طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(227) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَوَى عَنْ قِيَامَةِ كَادِنٍ حَسْرَةً أَوْ نَدَامَةً
 امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابوصالح کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
 سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ
 ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص یہ جان لے (یعنی اس کا یقین رکھے) اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا تو ایسے شخص کی بخشش ہو جاتی ہے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - ابو عبد اللہ محمد بن احمد طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - ابو عبد اللہ محمد بن احمد طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ جیسا کہ ابو محمد بخاری نے اس کو نقل کیا ہے البتہ انہوں

(227) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (188) و (449) - واصل الحديث رواه ابن حبان (622) - واحمد 296/2 - والحاكم

في "المستدرک" 242/4 عن أبي هريرة

یہ شرط نقل کیے ہیں:

من علم الله من قلبه انه يطمع منه التجاوز عنه غفر له

جو شخص (یقین) قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم رکھتا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے یہ امید بھی رکھتا ہو کہ اللہ

تعالیٰ اس سے درگزر فرمائے گا تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ

إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ: مَنْ عَلِمَهُ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

آیت: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَانْزَلَ

شِفَاءً فَعَلَيْكُمْ بِالْبَّانِ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا تُقْمُ مِنْ كُلِّ

شَيْءٍ

امام ابو حنیفہ نے۔ علی بن اقر۔ ان کے والد کے حوالے

سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس

کے لئے شفاء بھی نازل کی ہے تو تم پر گائے کا دودھ استعمال کرنا

لازم ہے کیونکہ وہ ہر طرح کے درخت سے چرتی ہے۔“

.....

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو علی سلیمان بن محمد بن اسماعیل خزاعی۔ محمد بن حفص۔ عبد العظیم بن حبیب

سے۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ

إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ﷺ: مَنْ عَلِمَهُ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ سلمہ بن کہیل۔ حضرت عبد اللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ایک ابو زعراء کے حوالے

سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا

ہے:

”میری شفاعت کی وجہ سے ضرور کچھ اہل ایمان جہنم سے

نکلیں گے یہاں تک کہ جہنم میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہے گا۔

(جو ایمان رکھتا ہو) صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو اس آیت

کے حکم میں داخل ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”تمہیں کون سی چیز جہنم میں لے کر آئی تھی؟ تو وہ جواب

دینگے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔“ یہ آیت یہاں تک ہے: ”تو

انہیں شفاعت کرنے والوں کی شفاعت فائدہ نہیں دے گی۔“

آیت: لَيُخْرِجَنَّ بِشَفَاعَتِي مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ

مَنْ لَا يَبْقَى فِيهَا أَحَدٌ إِلَّا أَهْلُ هَذِهِ الْآيَةِ

مَنْ نَلَّكُمُ فِي سَفَرٍ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنْ

شَيْءٍ

آیت: فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ﴿﴾

حرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (442)۔ وابن حبان (6075)۔ وابو القاسم البعری فی ”الجمعیات“ (2165)

حرجہ احمدی فی ”شرح معانی الآثار“ 326/4 من عبد الله بن مسعود

حرجہ احمدی 454/1۔ والبیہقی فی ”البعث والشور“۔ وابو یعلیٰ (5338)۔ وابن ابی عاصم فی ”السنة“ (834)۔ وابن

نحوہ .

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - سہیل بن بشر بنی - ابو عاصمہ عاصم بن عبد اللہ - اسماعیل بن یحییٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حمزہ بن حبیب زیات عجمی کی تحریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ - سلمہ بن بکر - ابو زعراء سے روایت کی ہے:

(عن) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال یعذب اللہ تعالیٰ قوماً من اهل الايمان ثم يخرجهم بشفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی لا یبقی الا من ذکرہ اللہ تعالیٰ (ما سلكکم فی سقر فالوالہ نلک من المصلین) الی قوله (فما تنفعہم شفاعۃ الشافعیین)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے (بہت سے) افراد کو عذاب دے گا پھر وہ انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے انہیں (جہنم سے) نکالے گا یہاں تک کہ (جہنم میں) صرف وہی لوگ جائیں گے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں ان الفاظ میں کیا ہے):

”وہ دریافت کریں گے: کون سی چیز تمہیں جہنم میں لے آئی؟ وہ جواب دیں گے: ہم نماز نہیں پڑھتے تھے“

یہ آیت یہاں تک ہے: ”شفاعت کرنے والوں کی شفاعت انہیں فائدہ نہیں دے گی“

انہوں نے یہ روایت انہی الفاظ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن عبد اللہ بن بہلول - اسماعیل بن حماد بن ابو حنیفہ کی تحریر کے حوالے سے - ان کے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت صالح بن سعید بن کراس ترمذی - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ریح - عقبہ بن مکرم - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت بدر بن بشیر حضرمی - ابو کریب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت غنی بن حسین کشی - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن خزیمہ ثقفی (اور) رجاء بن سوید ان دونوں نے - عمر بن نوح - سالم بن سلام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن جبیر بن شریح - عیسیٰ بن احمد - مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - حسین بن علی کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - ان کے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے۔

سیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان زیات (اور) شداد بن حکیم - امام زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم بخاری - حسن بن نصر - عیسیٰ بن موسیٰ - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ مسروق - انہوں نے اپنے دادا کی تحریر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ سعدی - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن احمد مروزی - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ان کے چچا سعید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقتل - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت حافظ طحہ بن محمد نے اپنی "مسند" میں - صالح بن حمد بن مقاتل - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

يعذب الله تعالى قوماً ثم يخرجهم بشفاعه محمد صلى الله عليه وآله وسلم

"اللہ تعالیٰ (کئی) لوگوں کو عذاب دے گا اور پھر انہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے (جہنم سے) نکال دے گا"

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو محمد عبد الرحمن بن - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو غنیمہ محمد بن علی بن حسین - ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - احمد بن

محمد بن عیسیٰ - محمد بن العلاء - عبد الحمید تمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار رسی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - حافظ محمد بن مظفر نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تک اپنی سند کے

تسلیم کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو بکر احمد ابن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد خالد کلاعی - انہوں نے اپنے والد خالد - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(230) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ

صُهَيْبٍ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
(عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :

مَتَنُ رَوَايَتٍ : يُخْرِجُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ
الْإِيمَانِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَزِيدُ بْنُ صُهَيْبٍ فَقُلْتُ لَجَابِرٍ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
يَقُولُ ﴿وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ﴾

فَقَالَ جَابِرٌ أَقْرَأَ مَا قَبْلَهَا ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ إِنَّمَا
هِيَ لِلْكَفَّارِ

امام ابو حنیفہ نے - یزید بن صہیب فقیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے تعلق رکھنے والے افراد کو جہنم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے باہر نکال دے گا۔“
یزید بن صہیب (نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے:

”وہ لوگ جہنم سے نہیں نکلیں گے“ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آیت سے پہلے والے حصے کو بھی تلاوت کرو

”بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا۔“ (یعنی یہ کفر کا فروع کے بارے میں ہے)

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل بن حسن ہمدانی - وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا حسن بن عثمان کی آقا میں یہ روایت پائی ہے - محمد بن عمر قاضی بخارا - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد النعم بن فضل - خنف بن ایوب - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - عبد الوہاب بن حماد بن حارث - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نصر بن محمد - حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی سرخسی - عبد ان بن وہب بن زمرہ (اور) حامد بن آدم - عبد اللہ بن مبارک کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد محمد بن یعقوب (اور) سعید بن ذاکر ان دونوں نے - احمد بن زبیر - عبد اللہ بن یزید کے - سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب زیات کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے۔

یہ روایت امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ بن سیار زاہد - یحییٰ بن موسیٰ - ابو سعید صغانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت بدر بن یثیم بن خلف حضرمی (اور) محمد بن قدامہ بن سیار ان دونوں نے - ابو کریب محمد بن العلاء - تمیم حمانی کے حوالے سے مسعر اور امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن علی - وہ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے۔

یہ روایت حسن بن فرات - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل بزاز سے بغداد میں ”درب ابو ہریرہ“ میں (سنی تھی) - (یہ روایت) محمد بن قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت بہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن مسروق کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے

بہل بن بشر کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے۔ امام ابو حنیفہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

يُخْرِجُ اللَّهُ تَعَالَى قَوْمًا مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيُوتَى بِهِمْ نَهْرًا يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيَوَانِ فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ غَسْلَ الثَّعَالِبِ ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَسْمُونَ الْجَهَنَّمِيَّاتِ ثُمَّ يَطْلُبُونَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَيَذْهَبُ عَنْهُمْ ذَلِكَ الْأَسْمُ

”اللہ تعالیٰ (کئی) لوگوں کو حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکال دے گا ان لوگوں کو ایک نہر کے پاس لایا جائے گا جس کا نام ”نہر حیوان“ کہا جاتا ہے وہ لوگ اس میں غسل کریں گے جس طرح ثعالب (نامی پودے) (و) دھویا جاتا ہے پھر وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ان کو جہنمیوں کا نام دیا جائے گا پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کا یہ نام ختم کر دے گا“

انہوں نے یہ روایت عباد بن زید بن عبد الرحمن ہروی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد بن ہیانج - حماد بن ابوصنیفہ اور مسعودی کے حوالے سے نقل کی ہے:

یزید الفقیر قال كنت اري راى الخوارج فسالت اصحاب النبى صلى الله عليه وآله وسلم
فاخبرونى عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم بخلاف ما كنت اقول فانقذنى الله تعالى بذلك
يزيد فقير بيان کرتے ہیں: میں پہلے خوارج کے نظریات رکھتا تھا میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے مجھے جو بتایا وہ اس کے برخلاف تھا جو میرے نظریات تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے مجھے ان (خارجی نظریات) سے بچا لیا۔
حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوصنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - ان کے چچا حمزہ بن حبیب کے حوالے سے - ابوصنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمود بن علی - عبد اللہ بن یزید مقرر کے حوالے سے امام ابوصنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعود احمد بن علی بن محمد - ابوطاہر محمد بن احمد ابن ابوصنیفہ - ابوحسن علی بن زید بن علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - ابو عبد اللہ محمد بن جعفر بن محمد بن عبد الملک طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابوصنیفہ کے حوالے سے امام ابوصنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیروان - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن قتبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوصنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو حروہ حرائی - ان کے دادا عمرو بن ابوعمر - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوصنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے اس کو آئینہ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوصنیفہ سے روایت کی ہے
لفظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کاہلی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - ان کے والد - بن خلی - محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابوصنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوصنیفہ سے روایت کی ہے

(231) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
امام ابوصنیفہ نے - محمد بن سائب کلبی کے حوالے سے -

(231) (أصحاح الحسكفي في "مسند الامام" (512) - والبيهقي في "شعب الايمان" (7140) - و لطراني في "الكبير" (290)

تَرِيبُ الْكَلْبِيِّ (عَنْ) ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 آیت: اِنْ وَحْشِيًا لَّمَّا قُتِلَ حَمْرَةً مَكَتَ
 نَمَةً رَفَعَ فِي قَلْبِهِ الْإِسْلَامَ فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعْلِمُهُ أَنَّهُ وَقَعَ فِي
 الْإِسْلَامِ وَقَدْ سَمِعْتَكَ تَقُولُ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى
 نَسِيتَنَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ
 أَلْفِي حَرَمَ اللَّهِ الْآيَةُ وَإِنِّي قَدْ فَعَلْتُهُنَّ جَمِيعًا
 مِنْ رُحْصَةٍ قَالَ فَزَلَّ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 مُحَمَّدٌ قُلْ لَهُ (أَلَا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ
 صَالِحًا) الْآيَةُ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْآيَةِ فَقَالَ وَحْشِيٌّ إِنْ فِي
 الْآيَةِ شُرُوطٌ وَأَخْشَى أَنْ لَا أَفِي بِهَا وَلَا أَطِيقُ
 عَمَلَ عَمَلًا صَالِحًا أَمْ لَا فَهَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ الْكَلْبِيُّ
 هَذَا يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَزَلَّ جِبْرِئِيلُ بِهَذِهِ الْآيَةِ
 لَا يَعْفِرُ أَنْ يُشْرِكَ بِهِ وَيَعْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ
 (بِشَاءٍ) قَالَ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْآيَةِ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى وَحْشِيٍّ فَلَمَّا
 رَأَاهُ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ وَيَعْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ
 وَلَا لَا أَدْرِي لَعَلِّي أَنْ لَا أَكُونُ فِي مَشِيئَتِهِ أَنْ
 إِلَى الْمَغْفِرَةِ فَلَوْ كَانَتْ الْآيَةُ وَيَعْفِرُ مَا دُونَ
 زِلْمٌ يَقُولُ لِمَنْ يَشَاءُ كَانَ ذَلِكَ فَهَلْ عِنْدَكَ
 مِنْ ذَلِكَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَزَلَّ جِبْرِئِيلُ بِهَذِهِ
 (قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ لَا
 تَسْتَغْفِرُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا
 مِنَ الْغَفُورِ الرَّحِيمِ) قَالَ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ
 إِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ بِهَا إِلَى وَحْشِيٍّ

حضرت عبداللہ بن عباس سے یہ روایت نقل کی ہے۔
 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب وحشی
 نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا تو وہ ایک طویل عرصے تک
 ایسے ہی رہا پھر اس کے دل میں اسلام قبول کرنے کا خیال آ
 گیا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا تا کہ آپ کو یہ اطلاع
 دے کہ اس کے دل میں اسلام قبول کرنے کا خیال آ گیا ہے۔
 (اس نے یہ کہا) میں نے یہ سنا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان
 نقل کیا ہے:

”وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت
 نہیں کرتے ہیں اور کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے ہیں جسے اللہ
 تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو۔“ (وحشی نے کہا) میں نے تو یہ دونوں
 کام کئے ہوئے ہیں تو کیا کوئی رخصت ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام انازل ہوئے
 اور انہوں نے یہ کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کے سامنے یہ
 پڑھ دیں:

”ما سوائے اس شخص کے جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے
 اور نیک عمل کرے۔“ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 یہ آیت انہیں بھیجی تو وحشی نے کہا: اس آیت میں شرائط پائی
 جاتی ہیں مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میں انہیں پورا نہیں کر سکوں گا اور
 میں اس بات کے بارے میں بھی نہیں جانتا کہ میں کوئی نیک عمل کر
 سکتا ہوں یا نہیں کر سکتا۔ تو اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے
 پاس اس سے زیادہ آسان کوئی چیز ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں
 : حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے:

”بے شک اللہ تعالیٰ اس چیز کی مغفرت نہیں کرے گا کہ
 کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے اس کے علاوہ جس کی چاہے گا
 مغفرت کر دے گا۔“

فَلَمَّا قُرِئَتْ عَلَيْهِ قَالَ أَمَّا هَذِهِ فَنَعَمْ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَأَذِّنْ لِي فِي لِقَائِكَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ وَارِ عَيْنِي وَجْهَكَ فَإِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنِي مِنْ قَاتِلِ عَمِي حَمْزَةَ قَالَ فَسَكَتَ وَخَشِيَ حَتَّى كَتَبَ مُسَيْلَمَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ مُسَيْلَمَةَ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ أَشْرَكْتُ فِي الْأَرْضِ فَلِي نِصْفُ الْأَرْضِ وَلِفُرَيْشٍ نِصْفُهَا غَيْرَ أَنَّ فُرَيْشًا قَوْمٌ يَعْتَدُونَ قَالَ فَقَدِمَ بِكِتَابِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَلَمَّا قُرِءَ الْكِتَابُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلرَّسُولَيْنِ لَوْلَا أَنْكُمَا رَسُولَانِ لَقَتَلْتُكُمَا ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أُكْتُبُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ السَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ فَبَلَغَ وَخَشِيَ مَا كَتَبَ مُسَيْلَمَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَ الْمُرَاقَ الَّذِي قَتَلَ بِهِ حَمْزَةَ فَصَقَلَهُ وَهَمَّ بِقَتْلِ مُسَيْلَمَةَ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى عِزْمِهِ ذَلِكَ حَتَّى قَتَلَهُ يَوْمَ الْيَمَامَةِ

راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تحریر کے انہیں بھجوا دی۔ جب ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی گئی انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ تو یہ فرما رہا ہے ”کہ وہ اس کے علاوہ جس کی چاہے گا مغفرت کر دے گا“ تو مجھے تو نہیں معلوم ہو سکتا۔ میں ان لوگوں میں سے نہ ہوں جن کے بارے میں اس نے ہے کہ وہ مغفرت کر دے۔ اگر یہ آیت یہ ہوتی ”اور وہ اس کے علاوہ سب کی مغفرت کر دے گا“ یہ نہ کہا ہوتا ”جس کی وہ چاہے“ پھر تو صورت حال ٹھیک تھی۔ تو اے حضرت محمد ﷺ کیا آپ کے پاس اس سے زیادہ گنجائش ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے:

”تم یہ فرما دو! اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی مغفرت کر دے گا“ بے شک وہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تحریر کروائی اور اسے وحشی کو بھجوا دیا جب یہ آیت ان کے سامنے پڑھی گئی تو انہوں نے کہا: اب ٹھیک ہے۔ پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھجوا دیا اور یہ کہا کہ میں نے اسلام قبول ہے اور آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے ملنے کے آؤں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پیغام بھجوا دیا کہ تم اپنا چہرہ اس سے چھپا کر رہو کیونکہ میں اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل نہیں دیکھ سکتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو وحشی خاموش ہوئے۔ یہاں تک کہ مسیلمہ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ خط لکھا کہ یہ اللہ کے رسول مسیلمہ کی طرف سے اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کے ہے۔ اما بعد! زمین (حکومت) میں بھی حصہ دار ہوں نہ

زمین میری ہوگی اور نصف قریش کی ہوگی، اگرچہ قریش ایسے لوگ ہیں جو زیادتی کر جاتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: دو قاصد (دو آدمی) اس کا مکتوب لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے جب یہ مکتوب نبی اکرم ﷺ کے سامنے پڑھا گیا تو آپ نے دونوں قاصدوں سے فرمایا: اگر تم دونوں قاصد نہ ہوتے تو میں تم دونوں کو قتل کروا دیتا پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور فرمایا: تم یہ لکھو:

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے، یہ اللہ کے رسول کی طرف سے مسلمانہ کذاب کے نام ہے، اس شخص کو سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کر لے، اما بعد زمین اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے انہیں اس کا وارث بنا دیتا ہے اور بہترین انجام پر ہیزگاروں کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کرے۔“

جب وحشی کو یہ اطلاع ملی کہ مسلمانہ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ خط لکھا ہے تو انہوں نے وہ نیزہ نکال لیا جس کے ذریعے انہوں نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا اور اسے تیز کیا اور یہ ارادہ کیا کہ وہ مسلمانہ کو قتل کر دیں گے۔ اور وہ اپنے اس عزم پر برقرار رہے یہاں تک کہ جنگ یمامہ کے موقع پر انہوں نے مسلمانہ کو قتل کر دیا۔

——***

بہار ناری - یہ روایت - ابو عبد اللہ رجا بن سوید نسفی - ابو غالب جبرئیل بن سہل سمرقندی - محمد بن حمید سمرقندی - جعفر بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

لفظ ظلمہ بن محمد سے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن احمد بن حمید - موکی بن عمر بن محمد بن عمران سمرقندی - ابوسلیمان حمید - جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

222 - سند روایت (ابو حنیفہ) عن عطاء بن سب عن ابی الصّحی (عن) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے

اللہ عَنْهُمَا :

کے فرمان ”آلِہم“ کے بارے میں یہ فرماتے ہیں:

اس سے مراد یہ ہے کہ میں اللہ تعالیٰ ہوں، میں عم بھی رہتا

ہوں اور میں دیکھ بھی رہا ہوں۔

متن روایت: فِی قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی (آلِہم) اَنَا اللّٰهُ

اَعْلَمُ وَاَرَى

——***

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو سعید احمد بن علی بن محمد۔ محمد بن احمد خطیب۔ علی بن ربیعہ۔ حسن بن رشیہ

محمد حفص۔ صالح بن محمد۔ حمار بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد اللہ بن ابو زیاد۔ ابو نوح کے حوالے

سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

کرتے ہیں:

(233)۔ سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

اَبِي زِيَادٍ عَنْ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو :

”سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اپنے ایک صاحبزادے اور حضرت

جعفر رضی اللہ عنہ سے ایک صاحبزادے کو ساتھ لے کر حاضر ہوئے۔

انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے ان دونوں کو نظر لگنے کا

رہتا ہے آپ انہیں دم کر دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاسکتی ہوتی، تو نظر آتا۔

اس پر سبقت لے جاتا۔

متن روایت: اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ اَتَتْ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمِ ابْنِ لَهَا مِنْ اَبِي بَكْرٍ

وَابْنِ لَهَا مِنْ جَعْفَرٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَحَافُ

عَلَيْهِمَا الْعَيْنَ فَاَرْقِيْهِمَا قَالَ نَعَمْ اِذْ لَوْ كَانَ شَيْءٌ

يَسْبِقُ الْقَدَرَ لَسَبَقْتُهُ الْعَيْنُ

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابراہیم بن محمد بن شہاب۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن واقدی، مولیٰ مہدی نے اپنے

والد کے حوالے سے۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر وٹخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو طالب بن یوسف۔ ابو محمد جوہری۔ ابو بکر ابہری۔ ابو عروہ حرانی۔

انہوں نے اپنے دادا۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرشد کے حوالے سے یہ روایت

(234)۔ سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

(232) حرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (502)۔ والطبری فی ”الفسیر“ 67/1 فی تفسیر اول البقرة۔ وابن کثیر فی

التفسیر 36/1

(233) قد تقدم فی (223) .

(234) اخبر حرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (2) واس حبان (168)۔ ومسلم (8)۔ وابوداؤد (4695) فی السنة ثاب فی القدر۔

والترمذی (2610) فی الايمان باب ماجاء فی وصف جبرئیل للنبي صلى الله عليه وسلم الاسلام والايمان .

عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ قَالَ:

بِإِيتِ: بَيْنَمَا أَنَا مَعَ صَاحِبٍ لِي بِمَدِينَةِ
رَبِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذْ بَصُرْنَا
مِنْ حِوْزٍ عُمَرَ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي هَلْ لَكَ أَنْ تَأْتِيَهُ
— عَنْ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ دَعْنِي حَتَّى أَكُونَ
— نَبِيٍّ أَسْأَلُهُ فَإِنَّهُ اعْرِفَ بِي مِنْكَ قَالَ فَانْتَهَيْنَا
عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَقَعَدْنَا إِلَيْهِ
سَلَامًا لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّا نَقْلِبُ فِي هَذِهِ
بِزَيْدٍ قَرُبًا قَدِمْنَا الْبَلَدَ بِهَا قَوْمٌ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ
— نَرُودُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَيْلَهُمْ إِنِّي مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَلَوْ
نَسِ وَجَدْتُ أَغْوَانًا لَجَاهَدْتُهُمْ ثُمَّ انْشَأَ يَحْدِثُنَا
بِ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ أَقْبَلَ شَابٌّ
مِنْ أَيْضٍ أَبْيَضُ حَسَنُ اللَّيْمَةِ طِيبُ الرِّيحِ عَلَيْهِ ثِيَابٌ
مِنْ قَقَالٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ
عَلَيْكُمْ قَالَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
بِهِ وَسَلَّمَ وَرَدَدْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَذْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
— أَذْنٌ فِدْنَا ذَنُوءٌ أَوْ ذَنُوتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوقِرًا لَهُ ثُمَّ
قَالَ أَذْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْنٌ فِدْنَا حَتَّى أَلْصَقَ
نَحْيَهُ بِرُكْبَتِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ فَقَالَ الْإِيمَانُ أَنْ
— بِمَنِ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَلِقَائِهِ وَالْيَوْمِ
بِحَرِّ وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ
— قُلْتُ فَتَعَجَّبْنَا مِنْ تَصَدِيقِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
سَلَّمَ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِهِ صَدَقْتَ كَأَنَّهُ يَعْلَمُ ثُمَّ قَالَ
— حِزْنِي عَنْ شَرَائِعِ الْإِسْلَامِ مَا حِصِيَ قَالَ إِقَامَ

نقل کی ہے: یحییٰ بن عمر بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں اپنے ساتھی کے ساتھ مدینہ منورہ میں موجود
تھا ہم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا میں نے اپنے ساتھی سے
کہا: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ ہم ان کے پاس
جائیں اور ان سے تقدیر کے بارے میں سوال کریں۔ اس نے
کہا ٹھیک ہے۔ میں نے کہا: پھر تم مجھے موقع دینا کہ میں ان سے
سوال کروں گا کیونکہ وہ تمہاری بہ نسبت مجھ سے زیادہ واقف
ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے
پاس پہنچے ہم نے انہیں سلام کیا اور ہم ان کے پاس بیٹھ گئے ہم
نے ان سے کہا: اے ابو عبد الرحمن ہم مختلف علاقوں میں آتے
جاتے رہتے ہیں بعض اوقات ہم کسی شہر میں آتے ہیں تو وہاں
ایسے لوگ ہوتے ہیں جو یہ کہتے ہیں تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے
تو ہم انہیں کیا جواب دیں۔ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم ان
لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ ان سے لا تعلق ہوں اور اگر مجھے
مددگار مل گئے تو میں ان لوگوں کے ساتھ جہاد کروں گا۔ پھر انہوں
نے ہمیں حدیث بیان کرنا شروع کی تو بتایا:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے نبی
اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب آپ کے ساتھ موجود تھے اس دوران
ایک نوجوان آیا جو خوب صورت سفید رنگت کا تھا اس کے بال
خوب صورت تھے اس کی خوشبو پاکیزہ تھی۔ اس نے سفید کپڑے
پہنے ہوئے تھے۔ اس نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ السلام و
علیکم۔ راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اسے جواب دیا
ہم نے بھی اسے جواب دیا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ کیا میں
قریب ہو جاؤں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قریب ہو جاؤ تو وہ
کچھ قریب ہوا پھر اس نے نبی اکرم ﷺ کی تعظیم کا اظہار کرتے
ہوئے یہ عرض کی: یا رسول اللہ کیا میں اور قریب ہو جاؤں۔

الصَّلَاةَ وَابْتِئَاءَ الزَّكَاةِ وَحُجَّ الْبَيْتِ وَصَوْمَ رَمَضَانَ
وَالْإِغْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ صَدَقْتَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْ
قَوْلِهِ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ مَا هُوَ
قَالَ الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْمَلَ لِلَّهِ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ
تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَنَا مُحْسِنٌ
قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ
مَتَى هِيَ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ
وَلَكِنْ لَهَا أَشْرَاطٌ فَمِنْهَا مِنَ الْخَمْسِ الَّتِي اسْتَأْثَرَ
اللَّهُ تَعَالَى بِهَا فَقَالَ (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ
وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي
نَفْسٌ مَآذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ
تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ)

قَالَ صَدَقْتَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَنَحْنُ نَرَاهُ إِذْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَقُمْنَا
فِي أَثَرِهِ فَمَا نَدْرِي أَيْنَ تَوَجَّهَ وَلَا رَأَيْنَا لَهُ شَيْئًا
فَدَكَّرْنَا ذَلِكَ لِنَسْئِلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ هَذَا جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّسُكُمْ مَعَالِمَ دِينِكُمْ
وَاللَّهُ مَا أَتَانِي فِي صُورَةٍ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُهُ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ
الصُّورَةُ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قریب ہو جاؤ تو وہ قریب ہو گیا۔
یہاں تک کہ اس نے اپنے گھٹنے نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں کے
ساتھ ملا لئے اس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے۔
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر،
کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، اس
بارگاہ میں حاضری پر، قیامت کے دن پر اور اچھی یا بری تقدیر کے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے ہونے پر اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھو۔
نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ تو ہمیں اس کی نبی اکرم ﷺ
کی بات کی تصدیق کرنے پر اور یہ کہنے پر کہ آپ نے ٹھیک
ہے پر حیرانگی ہوئی گویا کہ وہ شخص (اس) سوال کا جواب جانتا
تھا۔ تو اس نے کہا: مجھے اسلام کے احکام کے بارے میں بتائیے
کہ وہ کیا ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز قائم کرنا،

زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا
غسل جنابت کرنا۔ اس نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے تو ہمیں
اس کے یہ کہنے پر حیرت ہوئی کہ آپ نے ٹھیک کہا ہے۔

راوی کہتے ہیں پھر اس شخص نے کہا کہ آپ مجھے احادیث
کے بارے میں بتائیے کہ وہ کیا ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے
فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے یوں عمل کرو جیسے
اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ
ہے اس نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کر لیتا ہوں تو میں احسان
کرنے والا شمار ہوں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔
نے کہا: آپ نے ٹھیک کہا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے قیامت
کے بارے میں بتائیے کہ وہ کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے
فرمایا: اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کر۔
والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ البتہ اس کی کچھ مخصوص نشانیاں
ہیں اور یہ ان پانچ چیزوں میں شامل ہے جن کے بارے میں۔

اللہ تعالیٰ ترجیحی طریقہ اختیار فرمایا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے:
 ”بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہ
 بارش کو نازل کرتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ رحم میں کیا ہے اور کوئی شخص
 یہ نہیں جانتا کہ کل اسے کس صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا۔
 کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اسے کون سی سرزمین پر موت آئے گی
 بے شک اللہ تعالیٰ ہی علم رکھنے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔“

اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر وہ چلا گیا۔ ہم
 اسے دیکھتے رہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس
 لے کر آؤ، ہم اٹھ کر اس کے پیچھے گئے، لیکن ہمیں پتہ ہی نہیں چلا کہ
 وہ کس طرف گیا ہے، اور ہم نے اس کے حوالے سے کوئی چیز نہیں
 دیکھی، ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا، تو آپ نے
 ارشاد فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے تمہارے پاس اس لئے آئے تھے
 تاکہ تمہیں تمہارے دین کے بنیادی امور کے بارے میں تعلیم
 دیں۔ اللہ کی قسم یہ میرے پاس جس بھی شکل میں آئے، میں نے
 انہیں پہچان لیا، البتہ اس شکل و صورت کا معاملہ مختلف ہے۔

....—....—....

ترمذی بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل - احمد بن محمد بن عمران دونوں نے - شعیب بن ایوب صیرفی -
 ابن مقدم - داؤد طائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن محمد بن حمد بن نوح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد
 بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب زیات کی تحریر میں یہ
 روایت پائی، یہ روایت امام ابو حنیفہ سے منقول ہے، جس کے الفاظ اور مضمون قریب قریب ہیں۔

ابو ہریرہ نے یہ روایت عباس بن عزیز قتبان مروزی - علی بن حشر و محمد بن حرب ان دونوں نے - فضل بن موسیٰ سینانی کے
 سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو ہریرہ نے یہ روایت عباس بن عزیز - علی بن سلیمان رازی - حکیم بن زید سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام
 سے ایمان کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ہمیں یہ حدیث بیان کی۔

انہوں نے یہ روایت ابوہل محمد بن عبد اللہ بن سہل - موسیٰ بن نصر رازی - بشار بن قیراط کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ بن سیار - لیث بن مساور - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ و محمد بن عبد الرحمن اصفہانی - احمد بن رستہ - حکم بن ایوب - امام زفر کے حوالے سے بھی، ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار بخاری - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسین بزاز بلخی - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن زید بن ابو خالد بخاری - حسن بن عمر - شقیق - امام ابو یوسف کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد نے - حسن بن علی سے نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کے حوالے سے ہے، میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) - یحییٰ بن حسین - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے بھی، ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد نے - عبد اللہ بن مستورد - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکیر کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - علی بن مہدی - عمرو بن زرارہ - ابوشہاب مسروح بن عبد الرحمن کے حوالے سے بھی، ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے بھی، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابوجہم سے - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت صالح بن منصور صفانی - انہوں نے اپنے دادا ابوسعید - ابومقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت زکریا بن حارث نیشاپوری - یحییٰ بن جنید قشیری - محمد بن سعید - ہیاج بن بسطام کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ - یحییٰ بن جنید - محمد بن سعید ہروی - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت ابوعباس احمد بن عبدالرحمن بن خالد رازی قلاسی - عبداللہ بن جراح قہستانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”دخلنا مسجد رسول فوجدنا ابن عمر قاعداً فی ناحیہ وکان معی صاحب لی حدیث بتمامہ ہم مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ایک کونے میں بیٹھے ہوئے پایا میرے ساتھ میرا دست بھی تھا“ اس کے بعد مکمل حدیث ہے۔

ابو نعیم بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو نعیم صاحب کہتے ہیں: حمزہ زیات اور ایک جماعت نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
ابوعبداللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوعلی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - محمد بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابومحمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بن - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابونعیم ابو بکر محمد بن عبدالباقی - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - ابوبکر محمد بن بکیر مقرئ - قاضی عمر بن احمد بن عمر بن محمد - ابوعلی - محمد بن شرف بن نوح ازدی - موسیٰ بن نصر - بشار بن قیراط کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
حفظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلامی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - انہوں نے اپنے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(235)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ (عَنِ) النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابن بریدہ بیان کرتے ہیں:

مَنْ رَوَى: أَنَّهُمْ تَذَاكُرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثِ الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ فَشُّؤْمُ الدَّارِ أَنْ تَكُونَ ضَبَقَةً لِبَا حَيْرَانَ سُوءٍ وَشُّؤْمُ الْفَرَسِ أَنْ يَكُونَ جَسُوعًا يَمْنَعُ ظَهْرَهُ وَشُّؤْمُ الْمَرْأَةِ أَنْ تَكُونَ عَاقِرًا

ایک مرتبہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نحوست کا ذکر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے، گھر میں، عورت میں یا گھوڑے میں۔ گھر کی نحوست ہوتی ہے کہ وہ تنگ ہو یا اس کے پڑوسی برے ہوں، گھوڑے کی نحوست یہ ہوتی ہے کہ وہ سرکش ہو اور اپنی پشت پر سوار نہ ہو۔ دے اور عورت کی نحوست یہ ہوتی ہے کہ وہ بانجھ ہو۔

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ احمد بن محمد بن سہل بن ماہان ترمذی۔ صالح بن ماہان ترمذی انہوں نے یہ روایت حسن سفیان نسوی۔ جمہ بن عبد اللہ ان دونوں نے۔ ابو مقاتل حفص بن سلیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت علی بن حسن بن عبد بن بنی ری۔ حفص بن عمر ربیع اور نصر بن مغیرہ بخاری ان دونوں نے۔ عیسیٰ بن موسیٰ۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے (اس کی سند میں) علقمہ سے آگے کی نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت زری بن یحییٰ سہلی۔ احمد بن سلیمان بن یوسف۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ نعم۔ عبد السلام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

وشؤم المرأة ان تكون سيئة الخلق عاقراً

”عورت کی نحوست یہ ہے کہ اس کا اخلاق برا ہو اور وہ بانجھ ہو“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس بن عقدہ۔ حسن صاحب شسائی۔ اسماعیل بن بشر۔ صالح ترمذی۔ ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: یہ حدیث ”مضطرب“ ہے یہ علقمہ۔ ابن بریدہ۔ ان کے والد کے حوالے سے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور یہ علقمہ کے حوالے سے (مرسل روایت کے طور پر بھی) منقول ہے۔

(236)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد۔ ابن بریدہ۔ ان کے

(235) اخرجہ الحافظ عبد الرزاق في "مسند الانام" (264)۔ و حجه البحاری (2858) في الجهاد۔ و ابن

(3922)۔ و مسلم (2225) في السلام۔ و المعز في "الشرح السبعة" (2237)۔ و احمد 2/126 من حديث عبد الله بن عمر

عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: **وَالِدُكَ حَوَالِيَّ** سَبْعِينَ أَلْفَ مَرَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَقْلُ كِي هِيَ: نَبِي اكرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: **وَإِذَا مَرَضَ الْعَبْدُ وَهُوَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ عَمَلِهِ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ أَكْتُبُوا لَهُ مِنْ أَجْرِ مَا كَانَ يَفْعَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ مَعَ عَمَلِهِ** **عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: "جَبَّ آدَمُ بيمار ہو جائے اور وہ (صحت کے دوران) کئی قسم کی بھدائیاں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے اسی کی مانند اجر لکھو جو یہ پہلے عمل کیا کرتا تھا جب یہ تندرست ہوتا تھا اور اس کے ساتھ آزمائش (کا سامنا کرنے) کا بھی اجر نوٹ کرو۔"**

——***

یوم بخاری نے یہ روایت - محمد بن حسن بن ازہلی - بشر بن ولید - یحییٰ بن اسماعیل ہمدانی - محمد بن ساعد اور عبد الصمد بن فضل - سے ابن یوبان سب نے - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
نبیوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حماني کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: مع اجر البلاء (آزمائش کے اجر کے ہمراہ)

نبیوں نے یہ روایت محمد بن اشرف غیشا پوری سلمی - جبارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
نبیوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت محمد بن ابراهیم بن زیاد رازی - بشر بن ولید - وسم بن جمیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: مع اجر البلاء (آزمائش کے اجر کے ہمراہ)

نہضت بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حماني کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بنی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوطی - ابو عبد اللہ بن عوف - قاضی عمر بن حسن اشرفی - ساعد بن محمد بن ساعد - نبیوں نے اپنے والد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حرج احمد 4/410 - وابن ابی شیبہ 3/230 - والبخاری (2996) -

وابن نعیم فی "تاریخ اصفہان" 1/60 عن ابی موسیٰ الاشعری بنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "ادامر ص العبد"

عن کتب لہ من الاجر مثل ما کان یعمل مقبلاً صحیحاً (237) احرجہ ابن حبان (7459) - وابن ابی شیبہ 11/470 -

عن (2546) فی صفة الجنة باب ما جاء فی وصف اهل الجنة - والحاکم فی "المستدرک" 1/81 - والبخاری فی "شرح

عن الآثار" (336) .

محمد بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں ابو عبد اللہ محمد بن احمد معروف بہ غنجاہی کی ”تاریخ بنی راہ“ کے حوالے سے۔

سہل بن عثمان بن سعید۔ مابہ بن محمد بن حمویہ۔ عبد اللہ بن محمد قزوینی۔ محمد بن سعد۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(237)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

مَتْنُ رَوَايَتٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ لَا صَحَابَةَ أَتْرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ

الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَتْرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ

الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَتْرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ

أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَسِيرُوا فَإِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ

عِشْرُونَ وَمِائَةٌ صَفٍّ وَأُمَّتِي مِنْ ذَلِكَ ثَمَانُونَ صَفًّا

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد۔ ابن بریدہ۔ ان کے

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا تم۔

اس بات پر راضی ہو کہ تم اہل جنت کا ایک چوتھائی حصہ ہو؟

نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ۔

بات پر راضی ہو کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو؟ انہوں نے۔

عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات

راضی ہو کہ تم اہل جنت کا نصف ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی

ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ خوشخبری قبول کرو کہ اہل جنت

کی 120 صفیں ہوں گی اور ان میں سے میری امت کی 80

صفیں ہوں گی۔

.....

امام ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی۔ مہر بن حمید۔ علی بن غراب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے

سے روایت کی ہے۔

(238)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ

الْوَلَدِ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ أَوْ اثْنَانِ فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْ اثْنَانِ

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد۔ ابن بریدہ۔ ان کے

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے۔

ارشاد فرمایا ہے:

”جس بھی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں تو۔

تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے۔

کی: اگر دو ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو ہوں (تو بھی

یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)

(238) احرارہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (185)۔ والحاکم فی ”المستدرک“

384/1۔ والبزار (875)۔ والہیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 8/3

بمجم بخاری نے یہ روایت - ابوقاسم سنارقی - محمد بن قاسم نخعی - سلیمان بن احمد بن عیسیٰ واسطی - مروان جزری کے حوالے سے - ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

214 - سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

رَوَيْتُ إِذَا وَضِعَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ آتَاهُ
سِتٌّ فَأَجْلَسَهُ فَقَالَ مَنْ رَبُّكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ

سِتٌّ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
رَبِّ دِينِكَ قَالَ الْإِسْلَامُ قَالَ فَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ

سِتٌّ مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَإِذَا كَانَ كَافِرًا أَجْلَسَهُ
سِتٌّ فَقَالَ مَنْ رَبُّكَ قَالَ هَذَا كَالْمُضِلِّ شَيْنًا

مَنْ نَبِيِّكَ فَيَقُولُ هَذَا كَالْمُضِلِّ شَيْنًا فَيَقُولُ مَا
فَيَسْتَوِلُّ هَذَا كَالْمُضِلِّ شَيْنًا فَيَضِيقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ

مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ فَيَضْرِبُهُ ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا كُلُّ
شَيْءٍ لَتَقْلَيْنِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ
سَبَّحْتَ اللَّهَ الَّذِي آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي

الْكِتَابِ وَفِي الْآخِرَةِ وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ
مَا يَشَاءُ بِمَنْ

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب مومن کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور اسے بٹھالیتا ہے اور دریافت کرتا ہے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: اللہ تعالیٰ۔ فرشتہ دریافت کرتا ہے: تمہارے نبی کون ہیں؟ وہ جواب دیتا ہے: حضرت محمد ﷺ۔ فرشتہ دریافت کرتا ہے: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: اسلام۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو اس شخص کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے اور وہ جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لیتا ہے جب میت کافر کی ہو تو فرشتہ اسے بٹھا کر دریافت کرتا ہے: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ شخص کہتا ہے: ہائے افسوس یعنی اس شخص کی طرح کہتا ہے جس کی کوئی چیز گم گئی ہو۔ فرشتہ دریافت کرتا ہے: تمہارے نبی کون ہیں؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے افسوس یعنی ایسے شخص کی مانند جواب دیتا ہے جس کی کوئی چیز کھو گئی ہو فرشتہ دریافت کرتا ہے: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ شخص جواب دیتا ہے: ہائے افسوس یعنی ایسے شخص کی مانند جواب دیتا ہے جیسے اس کی کوئی چیز کھو گئی ہو تو اس کافر کی قبر کو اس کے لئے تنگ کر دیا جاتا ہے اور وہ جہنم میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لیتا ہے پھر فرشتہ اس پر ایسی ضرب لگاتا ہے کہ اس کی چیخ کی آواز دو گروہوں یعنی انسان اور جنات کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

بخاری و ابن عمر بن حسن اشجانی نے یہ روایت - منذر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام
بخاری سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (ابو حنیفہ) قال:

سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ: كُنَّا مَعَ عَلْقَمَةَ بِنِ مَرْثَدٍ عِنْدَ عَطَاءٍ
بَنِ رَبَاحٍ فَسَأَلَهُ عَلْقَمَةُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ
الْإِيمَانَ لَا يَثْبُتُونَ لِأَنْفُسِهِمْ إِلَّا بِمَا
يُؤْمِنُونَ أَنْ يَقُولُوا إِنَّا مُؤْمِنُونَ فَقَالَ وَمَا لَهُمْ لَا
يُؤْمِنُونَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّا إِذَا قُلْنَا ذَلِكَ وَاثْبَتْنَا
لِإِيمَانٍ جَعَلْنَا أَنْفُسَنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَالَ
عَطَاءُ بْنُ رَبَاحٍ هَذَا مِنْ خَدْعِ الشَّيْطَانِ وَحَبَائِلِهِ
يُجَاهِلُ إِلَى أَنْ دَفَعُوا عَنْ أَنْفُسِهِمْ أَغْطَمَ
لَهُمْ عَلَيْهِمْ وَهُوَ الْإِسْلَامُ وَخَالَفُوا سُنَّةَ رَسُولِ
رَبِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ أَصْحَابَ
رَبِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَثْبُتُونَ
لَهُمْ أَنْفُسَهُمْ وَيَذْكُرُونَ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهُمْ يَقُولُوا إِنَّا
لَا يَقُولُوا إِنَّا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
مَلَأَ هَذِهِ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لِعَذَابِهِمْ وَهُوَ
عَالِمٌ لَهُمْ فَقَالَ لَهُ عَلْقَمَةُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ اللَّهَ
لَا يَعْذِبُ الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ لَا يَعْصُونَهُ طَرَفَةً
مِنْهُمْ وَهُمْ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ
عِنْدَنَا عَظِيمٌ فَكَيْفَ يُعْرِفُ هَذَا فَقَالَ يَا ابْنَ
رَبِّهِ هَذَا ضَلَّ أَهْلُ الْقَدْرِ فَإِنَّكَ أَنْ تَقُولَ
فِيهِمْ أَعْدَاءُ اللَّهِ الرَّادُّونَ عَلَيْهِ الْيَسَّ يَقُولُ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: ہم علقمہ بن مرثد کے ساتھ
عطاء بن ابی رباح کے پاس موجود تھے علقمہ نے ان سے سوال کیا
اور کہا: اے ابو محمد! ہمارے علاقے میں کچھ لوگ ہیں جو اپنے لئے
ایمان کا اثبات نہیں کرتے ہیں اور اس بات کو مکروہ قرار دیتے
ہیں کہ وہ یہ کہیں کہ ہم مومن ہیں۔ تو عطاء نے دریافت کیا: وہ
لوگ ایسے کیوں نہیں کہتے ہیں؟ علقمہ نے جواب دیا: وہ لوگ یہ
کہتے ہیں کہ اگر ہم یہ بات کہیں گے تو ہم اپنے لئے ایمان کو
ثابت کر دیں گے تو گویا ہم اپنے آپ کو جنتی قرار دیں گے۔ تو
عطاء نے کہا: سبحان اللہ! یہ شیطان کا دھوکہ، فریب اور حیلہ ہے جو
ان لوگوں کو اس بات کی طرف لے گیا ہے کہ وہ اپنے آپ سے
ایک ایسی چیز کو پرے کر دیں جو اللہ تعالیٰ کا ان پر سب سے بڑا
احسان ہے اور وہ اسلام ہے۔ اور یہ لوگ اللہ کے رسول کی سنت
کی بھی خلاف ورزی کرتے ہیں کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ
کے اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے لئے ایمان کا اثبات کرتے
تھے اور یہ بات نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بھی ذکر کرتے
تھے۔ (پھر عطاء نے کہا:) تم ان لوگوں سے یہ کہہ دو کہ وہ یہ کہیں
کہ ہم مومن ہیں البتہ وہ یہ نہ کہیں کہ ہم جنتی ہیں کیونکہ اگر اللہ
تعالیٰ تمام آسمان والوں اور تمام زمین والوں کو عذاب دے تو وہ
انہیں ایسی حالت میں عذاب دے گا کہ وہ ان پر ظلم کرنے والا
نہیں ہوگا تو علقمہ نے ان سے کہا: اے ابو محمد! اگر اللہ تعالیٰ ان
فرشتوں کو عذاب دے جنہوں نے پلک جھپکنے کے برابر بھی اس
کی نافرمانی نہیں کی ہے تو کیا وہ ان کو عذاب دیتے ہوئے ان پر

اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِنَبِيِّهِ (قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ
 شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ) فَقَالَ لَهُ عَلَقَمَةُ اشرح لنا يا
 ابا محمدٍ شَرْحًا يُذْهِبُ عَنْ قُلُوبِنَا هَذِهِ الشُّبُهَةَ
 فَقَالَ الْيَسَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى دَلَّ الْمَلَائِكَةُ عَلَى
 تِلْكَ الطَّاعَةِ وَالْهَمَّهُمْ آيَاهَا وَعَزَمَ لَهُمْ عَلَيْهَا
 وَصَبَرَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَهَذِهِ نَعَمْ أَنْعَمَ
 اللَّهُ تَعَالَى بِهَا عَلَيْهِمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَوْ طَالِبُهُمْ
 بِشُكْرِ هَذِهِ النِّعَمِ مَا قَدَرُوا عَلَيْهَا وَقَصُرُوا وَكَانَ
 لَهُ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِتَقْصِيرِ الشُّكْرِ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ

ظلم کرنے والا نہیں ہوگا عطاء نے جواب دیا: جی ہاں، علقمہ نے
 کہا: ہمارے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے اس کی وضاحت
 کیسے ہو سکتی ہے؟ تو عطاء نے کہا: اے میرے بھتیجے! اسی وجہ سے
 قدر یہ فرقے کے لوگ گمراہی کا شکار ہوئے۔ تو تم ان کے
 کے مطابق قول کہنے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ لوگ اللہ کے
 ہیں جو اللہ کی بات کو مسترد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات
 اپنے نبی سے ارشاد فرمائی ہے:
 ”تم یہ فرما دو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے حجت بالغہ ہے اور
 چاہتا تو تم سب کو ہدایت دے دیتا۔“

علقمہ نے ان سے کہا: اے ابو محمد! آپ ہمارے سامنے
 کی ایسی وضاحت کیجئے کہ ہمارے دلوں سے شبہات کو ختم
 دے، تو عطاء نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی رہنمائی اس
 کی طرف نہیں کی ہے کہ وہ اس طرح اطاعت کریں اور یہ
 انہیں البہام نہیں کی ہے اور انہیں اس چیز پر پختہ نہیں کیا
 انہیں اس چیز کے ساتھ متعلق نہیں کیا ہے علقمہ نے جواب دیا:
 ہاں! تو عطاء نے کہا: یہ وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں
 کی ہیں، علقمہ نے جواب دیا: جی ہاں۔ عطاء نے کہا: تو اگر
 تعالیٰ ان لوگوں سے ان نعمتوں کے شکر کا مطالبہ کرے تو وہ
 شکر ادا کرنے پر قدرت نہیں رکھیں گے اور اس میں کوتاہی کا
 ہو جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ
 میں کمی کی وجہ سے انہیں عذاب دے اور ایسی صورت میں وہ
 پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت محبوب بن یعقوب ”مفسر بخاری“ حسن بن یزید۔ حمد بن قریش۔ نوح بن ابو مریم کے
 سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے اس کو کتاب ”الآثار“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۱ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بْنِ أَبِي مُصْعَبٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ
نَسِيِّ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
— عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

روایت: مَا مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللَّهُ
لَهَا جَهَنَّمَ وَمَذْخَلَهَا وَمَا هِيَ إِلَّا قِيَّةٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ
عِبَادِ قَبِيلِ الْعَمَلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِعْمَلُوا
— لِمَنْ يَسَّرَ لِمَا خُلِقَ لَهُ إِمَّا أَهْلُ الشَّقَاءِ فَيَسَّرُوا
لِمَنْ أَهْلُ الشَّقَاءِ وَإِمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيَسَّرُوا
— لِمَنْ أَهْلُ السَّعَادَةِ فَقَالَ الْآنُ نَصَارِيَّ الْآنَ حَقٌّ

امام ابو حنیفہ نے۔ عبدالعزیز بن رفیع۔ مصعب بن سعد
بن ابوقاص۔ ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”ہر جان کے لئے اللہ تعالیٰ نے نکلنے کا راستہ داخل ہونے
کا راستہ اور جس صورت حال کا اس نے سامنا کیا ہے وہ سب
چیزیں تحریر کر دی ہیں انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے
عرض کی: یا رسول اللہ! پھر عمل کیوں کیا جائے؟ نبی اکرم ﷺ
نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عمل کرو کیونکہ ہر ایک کے لئے وہ چیز
آسان کر دی جاتی ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہو جہاں
تک بد بخت لوگوں کا تعلق ہے تو ان کے لئے بد بخت لوگوں کے
سے اعمال کو آسان کر دیا جاتا ہے اور جہاں تک سعادت مندوں
کا تعلق ہے تو ان کے لئے سعادت مندوں کے سے اعمال کو
آسان کر دیا جاتا ہے۔ تو اس انصاری نے کہا: اب عمل کی حقیقت
ثابت ہو گئی ہے۔“

....—....—....

بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن احمد بن ابومقتل ہروی۔ محمود بن خداش طالقانی۔ اسحاق بن یوسف ازرق کے
سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ترمذی نے بھی اس کو۔ صالح بن محمد۔ حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی
سنن ترمذی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

سَنَ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ
فَيَسَّرُ جَنَّتِي هُوَ كَمَا اسَّكَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ هُوَ كَمَا اسَّكَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
— يَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ هُوَ كَمَا اسَّكَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسَّرُ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ هُوَ كَمَا اسَّكَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اس نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ اسنہانی۔ احمد بن محمد بن رشتہ۔ محمد بن مغیرہ۔ حکم۔ زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب زیات کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے کہ یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد بن موسیٰ - ابوفروہ نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن محمد بن یزید بن ابو عوام - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - شقیق بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن محمد بن موسیٰ سعدی اور محمد ابن رضوان ان دونوں نے - حسن بن عثمان - حسن بن زید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے کہ یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زبیر - مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابوریح - یحییٰ بن خالد - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - محمود بن خدائش - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں: حمزہ زیات حماد بن ابو حنیفہ امام زعفران حسن بن زیاد صالح بن محمد سابق ایوب بن ہانی سفیان بن عمرو مصعب بن راشد اور اسد بن عمرو نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عبد اللہ حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کنڈی - علی بن معبد -

حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

اس نے یہ روایت محمد بن محمد بن سید بن محمد بن مصفیٰ - بقیہ - عمرو بن عبسہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

اس نے یہ روایت ابو جعفر طحاوی - رجا بن زکریا - نصر بن حریش - اسماعیل بن موسیٰ بن ملحان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

اس نے یہ روایت ابو عثمان سعید بن ہاشم - عبد الرحمن بن ابراہیم - شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیردن - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - اسحاق بن عمار - اسماعیل بن قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

اس نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابہری - ابو عمرو بہ حرائی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

اس نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے مذکور سند کے ساتھ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو نعیم ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - قاضی بناد بن ابراہیم - قاسم بن عبید اللہ بن عبد اللہ - ابوطالب محمد بن احمد بن محمد بن ہشول - عبد اللہ بن عبد الرحمن بن واقد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو محمد بن حسن شیبانی نے ”الآثار“ میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔
حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کھلی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - محمد بن خالد بن خلی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن نے اسے اپنے ”نسختہ“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

۴۲۰ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
رَفِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَفِيعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
امام ابو حنیفہ نے - عبد العزیز بن رفیع - عبد اللہ بن ابو قتادہ - ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی

آرم منی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
”تم لوگ زمانے کو برانہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔“

۴۲۱ - حرجہ الحافظ صدر الدین الحسینی فی ”مسند الامام“ (480) - واحد / 299 و 311 - والہیسی فی ”مجمع الزوائد“

۴۲۲ - وابن عدی فی ”الکامل“ 42/6

(243) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ):
 ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورئیس - ابراہیم - حسن - نعیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 امام ابو حنیفہ نے - عبدالعزیز بن رفیع - مصعب بن سعد - ان کے والد حضرت سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (عَسَى أَنْ يَبْعَثَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا) قَالَ الشَّفَاعَةُ
 ”عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا۔“
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد شفاعت ہے۔

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن محمد بن سلیمان - سوادہ بن علی - احمد بن حارث - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ہناد بن ابراہیم - ابوطالب یحییٰ بن علی بن حبیب - ابوسعدا سماعیل بن احمد بن ابی محمد بن جعفر - ابوبکر محمد بن محمود واسطی - ابوحسین سوادہ بن علی - احمد بن حارث بن علی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(244) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ (عَنِ طَاوُسٍ قَالَ):
 متن روایت: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ يَكْسِرُونَ أَغْلَاقَنَا وَيَنْقُضُونَ بُيُوتَنَا وَيَغْيِرُونَ عَلَى أَمْتِنَا أَكْفَرُوا قَالَ لَا قَالَ أَرَأَيْتَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَتَأَوَّلُونَ عَلَيْنَا وَيَسْفِكُونَ دِمَاءَنَا أَكْفَرُوا قَالَ لَا حَتَّى يَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ شَيْئًا وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى أَصْبَعِ ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ
 امام ابو حنیفہ نے - عبدالکریم بن ابی المخارق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: طاؤس بیان کرتے ہیں:
 ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے سوال کرتے ہوئے کہا: اے ابو عبدالرحمن! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو لوگ ہمارے تالوں کو توڑ لیتے ہیں، ہمارے گھروں میں نقب لگاتے ہیں، ہمارے سامان پر لوٹ کرتے ہیں، کیا وہ کفر کے مرتکب ہوتے ہیں؟ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس شخص نے کہا: ان دوسرے

(243) قال السيوطي في ”الدر المنثور“ 325/5:

-- و اخرج ابن مردويه عن سعد بن ابى وقاص قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المقام المحمود فقال: الشفاعة.

(244) اخرجہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی ”مسند الامام“ (9) - والترمذی (2637) فی الایمان: باب ما جاء فیمن رمی بالكفر مرفوعاً - بمعناه -

-- و اخرجہ احمد 112/2 مرفوعاً مختصراً ”من قال لا خیه: یا کافر - فقد باء بها احدهما“.

حَرِّكُهَا وَهُوَ يَقُولُ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو قرآن کی اپنی تاویل بیان کرتے ہیں اور اس کی بنیاد پر ہمارے خون بہا دیتے ہیں کیا وہ کفر کے مرتکب ہوتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے (اس وقت تک وہ کافر نہیں ہوں گے) راوی کہتے ہیں: میں اس وقت بھی گویا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی انگلی کو دیکھ رہا ہوں جسے وہ حرکت دے رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی ہے۔ (کہ ایسے لوگوں کو کافر قرار نہ دیا جائے)

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن خالد مہلسی - ابو معاذ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو محمد بخاری کہتے ہیں: ایک جماعت نے اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر ”موقوف“ روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔ حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ قاضی عمر بن حسن اثنانی نے یہ روایت - عبداللہ بن احمد بن اسد اصغہانی - احمد بن رشتہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر بن بزیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(245) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) النَّيِّمِ

سَمِعْتُ رَفِيَّ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سِتْرُ رَوَايَتٍ: لَا يُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِتَقْدِيرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

امام ابو حنیفہ نے - یثیم صیرفی - عامر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بندہ اس وقت تک تقدیر پر کامل ایمان رکھنے والا شمار نہیں ہوتا ہے جب تک وہ (بندہ) اچھی اور بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا ہے“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیبہ۔ حسن بن سہل۔ مصعب بن

سلام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(246)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي مَالِكٍ

الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ

الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: يُذَرَسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يُذَرَسُ وَشَى

الثَّوْبَ وَلَا يَبْقَى شَيْءٌ إِلَّا شَيْخٌ كَبِيرٌ أَوْ عَجُوزٌ

فَإِنِّي تَقُولُ كَانَ قَبْلَنَا قَوْمٌ وَيَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَهُمْ لَا يُصَلُّونَ وَلَا يَصُومُونَ وَلَا يَحُجُّونَ وَلَا

يَتَصَدَّقُونَ قَالَ فَقَالَ صَلِّ بَنُ زُفَرٍ فَمَا تُغْنِي عَنْهُمْ يَا

أَبَا عَبْدِ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُمْ لَا يُصَلُّونَ وَلَا

يَصُومُونَ وَلَا يَحُجُّونَ وَلَا يَتَصَدَّقُونَ فَقَالَ يَا صَلِّ

يَنْجُونَ بِهَا مِنَ النَّارِ ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ يَا

صَلِّ يَنْجُونَ بِهَا مِنَ النَّارِ

امام ابو حنیفہ نے۔ ابومالک اشجعی۔ ربیع بن جرّاش۔

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت حذیفہ بن یمان

فرماتے ہیں:

”اسلام اس طرح ختم ہو جائے گا جس طرح پھٹا پڑتا

ختم ہو جاتا ہے اور کوئی چیز باقی نہیں رہے گی صرف ایک

مرد یا بوڑھی عورت باقی رہ جائیں گے جو یہ کہیں گے: ہم

پہلے کچھ لوگ ہوا کرتے تھے جو لا الہ الا اللہ پڑھا کرتے تھے

لوگ نہ تو کوئی نماز پڑھتے ہوں گے نہ روزے رکھتے ہوں۔

حج کرتے ہوں گے نہ صدقہ دیتے ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو صلہ بن زفر نے کہا۔

ابو عبد اللہ! لا الہ الا اللہ پڑھنے کا انہیں کیا فائدہ ہوگا جبکہ

نہ تو نماز پڑھتے ہوں گے نہ روزے رکھتے ہوں گے نہ حج کرتے

ہوں گے نہ صدقہ دیتے ہوں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: اے

وہ لوگ اس کی وجہ سے جہنم سے نجات پا جائیں گے۔

پھر انہوں نے دوسری مرتبہ اپنی آواز کو کھینچ کر یہ فرمایا۔

صلہ! وہ لوگ اس کی وجہ سے جہنم سے نجات پا جائیں گے۔

....

ابو عبد اللہ ابن خسر دلمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن علی بن محمد۔ ابو طاہر محمد بن احمد بن ابوصقر۔ ابو حسین علی بن

بن علی۔ حسن بن رشیق۔ ابو عبد اللہ محمد بن حفص بن عبد الملک طالقانی۔ صالح بن محمد ترمذی۔ حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(247)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ هُرْمُزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد الرحمن بن ہرمز اعرج۔

یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکبر

کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(246) (أَحْمَدُ بْنُ مَاجَةَ (449) فِي الْمَشْنُوعِ: بَابُ ذَهَابِ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ - وَالْحَاكِمُ فِي "الْمُسْتَدْرَكِ" 587/4 - وَالْخَطِيبُ فِي

سن روایت: كُلُّ مَوْلُودٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ
يَهْنُؤَانِهِ وَيُنْصِرَانِهِ وَيَمَجِّسَانِهِ قَبْلَ فَمَنْ مَاتَ
سَعِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا
مَعِينِينَ

”ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس
کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنادیتے ہیں عرض کی
گئی: یا رسول اللہ! جو بچہ بچپن میں فوت ہوتا ہے؟ تو نبی
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ
انہوں نے کیا عمل کرنے تھے؟

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن لیث بنی المعروف بہ ”ثوری“ - محمد بن یونس - مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
سنت کی ہے۔

(248) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ هُرْمِزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
لَقَدْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
مَنْ رَوَيْتُ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْتَلِفُونَ إِلَى
النُّجُورِ فَيَضَعُونَ بُطُونَهُمْ عَلَيْهَا وَيَقُولُونَ وَدِدْنَا أَنَا
كُنَّا صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ قَبْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ
يَكُونُ هَذَا قَالَ لِشِدَّةِ الزَّمَانِ وَكَثْرَةِ الْبَلَايَا وَالْفِتَنِ

امام ابو حنیفہ نے - عبد الرحمن بن ہرمز اعرج کے حوالے
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب وہ قبرستان جائیں
گے اور اپنا پیٹ قبر پر رکھ کر یہ کہیں گے کہ ہماری یہ خواہش ہے کہ
ہم اس قبر والے کی جگہ (اس میں دفن ہوتے) عرض کی گئی: یا
رسول اللہ! ایسا کیوں ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زمانے کی
شدت، آزمائشوں اور فتنوں کی کثرت کی وجہ سے ایسا ہوگا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن لیث - محمد بن یونس - مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(249) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ
بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل
کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان
نقل کرتے ہیں:

(24) اخرجہ ابن حبان (128) - واسحاری (1358) - واحمد 393/2 - ومسلم (2658) - والطحاوی فی "شرح معانی
اختار" 162/2

(249) اخرجہ الحافظ صدر الدین الحصکفی فی "مسند الامام" (501) - وابن حبان (6707) - ومالك فی "الموطأ" 241/1 فی
"تخاير" - واحمد 236/2 - والبخاری (7115) فی الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل

(249) اخرجہ الحصکفی فی "مسند الامام" (504) - والترمذی (3127) - باب ومن سورة الحجر - والطبرانی فی
"موسم" (7847) - والبخاری فی "الريح الكبير" 354/7 (1529) - والخطيب فی "تاريخ بغداد" 191/3

متن روایت: اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ:

﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّمُتَوَسِّمِينَ﴾
أَيُّ الْمُتَفَرِّسِينَ

”مؤمن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے مدد سے دیکھتا ہے“

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”بیشک اس میں متوسمین کے لیے نشانیاں ہیں“

(یہاں متوسمین سے مراد) فراست والے لوگ ہیں۔

——***

ابو عبد اللہ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعود احمد بن علی بن محمد خطیب - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - بن رشیق - محمد بن جعفر - صالح بن محمد - حماد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے والد امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(250) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الشِّفَاءَ فِي أَرْبَعَةِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ وَالْحَجَامَةِ وَالْعُسْلُ وَمَاءِ السَّمَاءِ

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے - روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بیشک اللہ تعالیٰ نے چار چیزوں میں شفاء رکھی ہے - بچھنے لگوانا، شہد اور آسمان (یعنی بارش) کا پانی“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید کی تحریر کے حوالے سے - یوسف بن بہلول - فرج بن بیان کے حوالے سے - روایت کی ہے

(251) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ وَ الْجَرَّاشِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر - عمرو و جریر - حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: - حضرت سعید بن زید - نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”سن (وسلوئی) کا ایک جزء ہنسی ہے اس کا پانی کے لیے شفاء ہے“

متن روایت: مِنَ الْمَنِّ الْكُمَاةُ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو قاسم صفار - محمد بن قاسم بلخی - سلیمان بن احمد بن عیسیٰ واسطی - مردان جزری کے حوالے سے -

(250) اخبرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (443) .

(251) اخبرجه الحافظ صدر الدين الحصكفي في "مسند الامام" (444) - و ابو يعلى (961) - و مسلم (2049) (162) في .

باب فضل الكُمَاة و مداواة العين بها - و احمد 187/1

بوصیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

252- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَغْلَى بْنِ
سَعْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ صَخْرِ الْغَامِدِيِّ
عَنِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - یعلیٰ بن عطاء - عمارہ بن حدید کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت صخر غامدی رضی اللہ
روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اے اللہ! میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت رکھ دے“

سند روایت: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَامَتِي فِي بُكُورِهَا

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو بکر محمد بن حسن ہمدانی - عروہ بن عبد اللہ بن یعقوب - مکی بن ابراہیم کے
سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت حاتم بن اسماعیل سے نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر حافظ مرقی - ابو عبد اللہ بن دوست غلاف - قاضی عمر اشنانی - حسن بن
مترقی رازی - یعقوب ابن احمد بن حمید بن کاسب - حاتم بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
قاضی عمر بن حسن اشنانی اس کو امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

253- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْخٍ (عَنِ)
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابو حنیفہ نے - ایک (نامعلوم) شیخ کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے:

سند روایت: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا
رَبِّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ) قَالَ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے
بارے میں فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”جو لوگ اس کے مطابق فیصلہ نہیں دیتے جو اللہ نے
نازل کیا ہے تو یہی لوگ کافر ہیں“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یعنی جو لوگ اس پر
ایمان نہیں رکھتے ہیں۔

——***

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست غلاف - قاضی عمر

254- اخروجه ابن حبان (4755) - واحمد 417/3 - وابن ابی شیبہ 516/12 - وسعيد بن منصور (2382) - رابو داؤد (2606) فی

حجاء: باب فی الابتکار فی السفر

اشثانی - حسین بن عمرو بن ابواحوص - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
قاضی عمر بن حسن اشثانی نے اس کو امام ابوحنیفہ تک اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(254) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: فَنَاءُ أُمَّتِي بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونَ قِيْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الطَّعْنُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُونَ قَالَ وَخُزْ أَعْدَائَكُمْ مِنَ الْجَنِّ وَفِي كُلِّ شَهَادَةٍ

امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - یزید بن علقہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو اشعرى رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

”میری امت طعن (زخمی ہونے) اور طاعون کے قنا ہو گئی عرض کی گئی: یا رسول اللہ! طعن (زخمی ہونے) کا تو پتا ہے یہ طاعون کیا چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے دشمن جنات کی مار (یا ضرب) ہے اور دونوں میں ہر صورت میں (مرنے والے) کو شہادت نصیب ہوتی ہے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - بویہی حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں

وفی کل شهادة ”دونوں صورتوں میں (مرنے والے) شہید ہونگے“

ابو محمد کہتے ہیں: امام محمد بن حسن کی روایت میں (ایک راوی کا نام) ”یزید بن حارث“ کی جگہ ”عبداللہ بن حارث“ ہے ایک جماعت نے (راوی کا یہ نام نقل کرنے میں) امام محمد کی متابعت کی ہے۔

ان میں سے ایک حمزہ ہیں - محمد بن احمد بن محمد نے یہ روایت فاصمہ بنت محمد - انہوں نے اپنے والد سے نقل کی ہے، جہاں سے ان میں نے حمزہ بن حبیب کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے وہ بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ہمیں حدیث بیان کی۔ ان میں سے ایک حسن بن فرات ہیں - احمد بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پائی۔ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن حسن نے یہ روایت - زید بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔

ان میں سے ایک امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو ہیں - احمد بن محمد نے یہ روایت - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد سے

۔۔۔

ن میں سے ایک مقلری ہیں۔ صالح بن محمد اسدی نے یہ روایت۔ علی بن حسن دار بجدی۔ مقلری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ن میں سے ایک ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد ہیں۔ احمد بن محمد نے یہ روایت۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد سے۔ ایوب (بن ہانی) حسن (بن زیاد) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ن میں سے ایک سعید بن ابوجہم ہیں۔ احمد بن محمد نے یہ روایت۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ن میں سے ایک سابق بربری ہیں۔ احمد بن محمد نے یہ روایت۔ جعفر بن موسیٰ۔ بوفروہ۔ سابق (بربری) کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ن میں سے ایک یونس بن بکیر ہیں۔ احمد بن محمد نے یہ روایت۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد (محمد)۔ یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

ن میں سے ایک محمد بن مسروق ہیں۔ احمد بن محمد نے یہ روایت۔ محمد بن عبد اللہ مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں۔ اپنے دادا کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے وہ بیان کرتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے ہمیں اس کی خبر دی ہے۔

محمد بخاری بیان کرتے ہیں: زیاد بن علاقہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ کے درمیان موجود اس ”راوی“ کے نام کے میں پہلے لوگ بھی اضطراب کا شکار رہے ہیں:

عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں: یہ روایت سفیان ثوری۔ زیاد بن علاقہ۔ ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

یعنی بن عبید کہتے ہیں: یہ سفیان ثوری۔ زیاد بن علاقہ۔ ان کی قوم کے ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

سما عیل بن زکریا کہتے ہیں: یہ روایت سفیان ثوری۔ زیاد بن علاقہ۔ یزید بن حارث کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

زائد بن قدامہ اور شیبان بن عبد الرحمن کہتے ہیں: یہ روایت سفیان ثوری۔ زیاد بن علاقہ۔ ان کی قوم کے (نامعلوم) افراد کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

یحییٰ بن بکیر نے بغداد میں یہ روایت بیان کی: یہ روایت ابو بکر ہشامی۔ زیاد بن علاقہ۔ قطبہ بن مالک کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

جبہ یحییٰ (بن بکیر) نے کوفہ میں جو روایت بیان کی اس کے مطابق: یہ روایت۔ زیاد بن علاقہ۔ اسامہ بن شریک

(اور) قطبہ بن مالک کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

حجاج ابن اریط کہتے ہیں: یہ روایت زیاد بن علاقہ - کردوس بن عباس کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ابو یحییٰ حمالی (اور) محمد بن زیاد بن علاقہ نے یہ روایت امام ابو حنیفہ کے حوالے سے۔ زیاد بن علاقہ - یزید بن حارثہ کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

جہہ ایک جماعت نے اس روایت کو جیسا کہ نے ذکر کیا ہے امام ابو حنیفہ سے۔ زیاد بن علاقہ - عبداللہ بن حارثہ کے حوالے سے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: تو اس بات کا احتمال موجود ہے: کہ زیاد بن علاقہ نے ان سب افراد سے اس روایت کو سنا۔ انہوں نے ان میں سے کسی ایک کا ذکر کر دیا ہو اور کبھی ان سب کا ذکر کیا ہو باقی اللہ بہتر جانتا ہے یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کسی ایک سے اس روایت کو سنا ہو اور پھر اس روایت کو نقل کرتے ہوئے ”راوی“ کے نام کے بارے میں شبہ لاحق ہو گیا ہو۔

پھر (ابو محمد) بخاری کہتے ہیں: میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ روایت یزید بن حارثہ کے حوالے سے حضرت اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کیونکہ محمد بن زیاد بن علاقہ نے امام ابو حنیفہ کے حوالے سے زیاد بن علاقہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور زیاد کے صاحبزادے (محمد بن زیاد بن علاقہ) دوسروں کی بہ نسبت اپنے والد کی سند سے زیادہ واقفیت رکھتے ہوں۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

اسماعیل بن زکریا کے حوالے سے اس کو نقل کرنے میں سفیان ثوری نے امام ابو حنیفہ کا ساتھ دیا ہے جبکہ شداد بن سیرین نے بھی اس روایت کو زیاد بن علاقہ کے حوالے سے یزید بن حارثہ سے نقل کیا ہے۔

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ہم نے باقی روایات کو چھوڑ کر صرف اس کو جو صحیح قرار دیا ہے اس کی دلیل یہ ہے احمد بن محمد۔ اللہ بن اسماعیل بن ابی حاتم۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ابو حنیفہ ثعلبی کے حوالے سے نقل کیا ہے: محمد بن زیاد بن علاقہ نے بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: امام ابو حنیفہ نے آپ کے حوالے سے طاعون سے متعلق یہ حدیث کہا ہے تو ایک شخص نے ان سے (یعنی میرے والد زیاد بن علاقہ سے) دریافت کیا: یزید بن حارثہ کون ہے؟ یہ مجھے معلوم نہیں۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! یزید بن حارثہ ہمارے ساتھی تھے وہ فتح قادسیہ میں ہمارے ساتھ شریک تھے ان سے ہے انہوں نے اس گھر کی طرف اشارہ کر کے یہ کہا۔

(ابو محمد بخاری کہتے ہیں:) اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے: زیاد بن علاقہ کے پاس جو روایت تھی وہ یزید بن حارثہ سے منقول تھی اور اس سے یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ حفظ اور اتقان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ دوسرے محدثین پر فوقیت رکھتے تھے۔

۔۔۔ محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ شعیب بن ایوب صریفی۔ ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام
یہ روایت کی ہے۔

۔۔۔ محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ حسن بن حسین انصاری۔ احمد بن عبد اللہ کندی۔ علی بن معبد۔ محمد بن حسن شیبانی
۔۔۔ سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

۔۔۔ محمد بن محمد بن خسر دہلوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ابو علی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان۔
۔۔۔ باب بخاری۔ عبد اللہ بن طاہر قزوینی۔ اسماعیل بن توبہ قزوینی۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
۔۔۔ ہے۔

۔۔۔ ابو بکر محمد بن عبد الباقي انصاری۔ ابو ظفر بن دین ابراہیم۔ ابو قاسم عبید اللہ بن عبد اللہ بن حسین نقیب۔ ابو طالب محمد بن
۔۔۔ بن بطلول قاضی تنوخی۔ عبید اللہ بن عبد الرحمن بن واقد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ محمد بن حسن شیبانی کے
۔۔۔ سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

۔۔۔ محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
۔۔۔ نے یہ روایت عبد اللہ بن احمد بن حنبل۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام
۔۔۔ سے روایت کی ہے۔

۔۔۔ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن غمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ اپنے والد محمد بن خالد۔ انہوں نے اپنے والد خالد
۔۔۔ بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

۔۔۔ محمد بن حسن بنی نے اسے اپنے نسخہ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
۔۔۔ سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ زِيَادِ بْنِ
۔۔۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مُوسَى
۔۔۔ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
۔۔۔ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

۔۔۔ ”(دنیا میں) مردہ پیدا ہونے والا بچہ جنت کے دروازے
پر رک جائے گا اس سے کہا جائے گا: اندر داخل ہو یا! تو وہ کہے
گا: جی نہیں! جب تک میرے ماں باپ ساتھ نہیں ہونگے (میں
جنت میں داخل نہیں ہوں گا)“

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - جعفر بن احمد - عمران - ابوکریب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ - روایت کی ہے۔

محمد بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبداللہ بن دوست - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے اور انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(25۷) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ: امام ابوحنیفہ نے - عاصم کے حوالے سے یہ روایت ہے: ابوصالح اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”وہ اس میں کئی ہفت تک رہیں گے“

(ابوصالح کہتے ہیں: ایک ”ہفت“ 80 سال کا ہوگا)

میں سے چھ دن دنیا کے تمام ایام جتنے ہوں گے۔

متن روایت: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (لَا يَشِينُ فِيهَا أَحْقَابًا)

الْحَقْبُ ثَمَانُونَ سَنَةً مِنْهَا سِتَّةُ أَيَّامٍ عَدَدِ أَيَّامِ الدُّنْيَا

كُلُّهَا

...—...—...

ابوعبداللہ ابن خسرو نے یہ روایت - احمد بن علی بن محمد - ابوطاہر محمد بن احمد بن ابوصقر - ابوحسین علی بن ربیعہ بن علی - رشق - ابوعبداللہ محمد بن حفص بن عبدالمک بن عبد الرحمن طالقانی - صالح بن محمد ترمذی - حماد بن ابوحنیفہ کے حوالے سے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔۔۔

امام ابوحنیفہ نے - ابوبردہ بن ابوموسیٰ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ان کے والد حضرت ابوموسیٰ غامر بن - بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میری امت امت مرحومہ ہے اس کا عذاب دیر ہے اس کے سامنے آجائے گا“

(257) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ

أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

متن روایت: أُمَّتِي أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ عَذَابُهَا بِأَيْدِيهَا فِي

الدُّنْيَا

...—...—...

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن حزم - عون بن جعفر معلم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - محمد بن ساریہ تمیمی - عون بن جعفر معلم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(256) اخرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (515)

(257) اخرجہ ابو بعلی (7277) - و احمد 410/4 - و ابوداؤد (4278) فی الفتن: باب ما یرجى فی القتل - و

(969) - و الحاكم فی ”المستدرک“ 444/4 - وقد تقدم

۔۔۔

۔۔۔ نے اپنی روایت میں القتل والزلازل کے الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

۔۔۔ ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت۔ ابو حسین بزاز المعروف بہ ”ابن باقر“۔ ابو بکر محمد بن علی بن محمد بن نصر و بیہاجی۔

۔۔۔ بن یعقوب بن اسحاق بن بہلول۔ محمد بن جعفر عسکری کے حوالے سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ

۔۔۔

۔۔۔ کن يوم القيامة اعطى كل رجل منهم يهودياً او نصرانياً فيقال هذا فداء لك من نار

سب قیامت کا دن ہوگا تو ان (مسلمانوں) میں سے ہر ایک کو ایک یہودی یا عیسائی دیا جائے گا اور یہ کہا جائے

یٰ ہنم (سے بچاؤ) کے لیے تمہارا فدیہ ہے۔

۔۔۔ ثَالِثٌ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالتَّائِسِي بِاخْلَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

تیسری فصل: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے، نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کی پیروی کرنا

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بیان کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ اس وقت بیمار تھے

آپ ﷺ نے قطوانی عبا پہنی ہوئی تھی اور آپ کا پچھونا اونٹنی

تھا جس میں اذخر (گھاس) بھری ہوئی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، قیصر و

کسریٰ تو دیباچہ پر ہوتے ہیں اور آپ اس پر ہیں؟ نبی اکرم ﷺ

نے فرمایا: اے عمر! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ انہیں دنیا ملی

ہے اور ہمیں آخرت ملے گی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ

کو چھوا تو آپ ﷺ کو شدید بخار تھا انہوں نے عرض کی: آپ کو

اس طرح (اتنا شدید) بخار ہوتا ہے حالانکہ آپ ﷺ اللہ کے

رسول ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس امت میں انبیاء کرام کو

سب سے زیادہ شدید آزمائش کا سامن کرنا پڑتا ہے پھر درجہ بدرجہ

۔۔۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ

۔۔۔ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ:

۔۔۔ رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۔۔۔ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۔۔۔ فِي بَكَّةَ شَكَاَهَا فَإِذَا هُوَ عَلَى عِبَاءَةٍ فُطْرَانِيَّةٍ

۔۔۔ لَهَا مِنْ صَوْفٍ حَشَوْهَا الْإِذْخِرَ فَقَالَ يَا بِي

۔۔۔ نَبِيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسْرِي وَقَيْصَرُ عَلَيَّ

۔۔۔ وَأَنْتَ عَلَيَّ هَذِهِ فَقَالَ يَا عُمَرُ أَمَا تَرْضَى

۔۔۔ أَنْ يَكُونَ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ مَسَّهُ

۔۔۔ قَوْشِدِيدُ الْحُمَّى فَقَالَ تَحُمُّ هَكَذَا وَأَنْتَ

۔۔۔ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) فَقَالَ إِنَّ

۔۔۔ فِيهِ الْأَمَّةُ بَلَاءٌ نَبِيَّهَا ثُمَّ الْخَيْرُ فَالْخَيْرُ

۔۔۔ كَانَتْ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

۔۔۔

حررہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (485)۔ و ابو یعلیٰ (164)۔ و مسلم (1479) فی الطلاق باب فی الایلاء واعتزل

۔۔۔ محمد 33/1۔ و البخاری (89) فی العلم: باب التفاوت فی العلم

نیک لوگوں کو (زیادہ شدید آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے)۔
پہلے کے انبیاء اور امتوں کا بھی یہی معاملہ تھا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسمید ع بخاری بابری - سینب بن اسحاق - عیسیٰ بن موسیٰ - امام ابو یوسف کے حوالے سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سہل بن خلف بن وردان قحان بخاری - اسحاق ابن حمزہ سے بھی نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن زیاد رازی - محمد بن امیہ ان دونوں نے - عیسیٰ بن موسیٰ غنجر - امام ابو یوسف کے حوالے سے روایت کی ہے

قاضی ابو حسین عمر اشانی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن شاکر - عمر - عیسیٰ بن موسیٰ - امام ابو یوسف کے حوالے سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی حسن بن احمد -

باقلائی - ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن یوسف بن محمد علاف - قاضی عمر اشانی - حسین بن شاکر کے حوالے سے مذکورہ سند کے ساتھ روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ کے حوالے سے روایت کی ہے۔

روایت کی ہے جس میں روایت کے الفاظ مسہ فاذا هو شدید الحمی سے روایت کے آخر تک کے الفاظ ہیں۔

(259) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَسْوَدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ:

”حضرت محمد ﷺ کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے

متن روایت: مَا شَبَعْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ حُبِّ مُتَابِعًا

حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ وَمَا زَالَتْ الدُّنْيَا عَلَيْنَا كَدِيرَةً عَسِيرَةً حَتَّى

فَارَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَارَقَ

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا صُبَّتْ

عَلَيْنَا

نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک سیر ہو کر روٹی نہیں کھائی۔

محمد ﷺ کے دنیا سے رخصت ہو جانے تک دنیا ہمارے

گدلی اور تنگی والی رہی لیکن جب حضرت محمد ﷺ دے

رخصت ہو گئے تو دنیا گویا ہم پر انڈیل دی گئی۔

——***

یہ روایت - احمد بن ابوصالح - احمد بن یعقوب بن مردان - شقیق - ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت عبداللہ بن محمد بن نصر ہروی - ابوطی حسن - ابوحسن بن علی صالحی - ابومطیع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ما شبع آل محمد ثلاثة ايام من خبز البر

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروالوں نے کبھی مسلسل تین دن سیر ہو کر روٹی نہیں کھائی،

یہ روایت ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے غنبار کی ”تاریخ بخارا“ میں یہ روایت پائی ہے۔ ابومحمد سہل بن عثمان بن سعید نے اس کو - جابر بن محمد بن حمویہ - عبداللہ بن محمد قویہ رازی - عمرو بن محمد عبقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

یہ روایت حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ ابو بکر احمد بن محمد بن خالد بن خلیجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد - انہوں نے محمد بن خالد بن خلیجی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
- حَمَّادٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ كَانَ يُعْرِفُ بِاللَّيْلِ إِذَا أَقْبَلَ إِلَى الْمَسْجِدِ
تَوَضَّعَ
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت تشریف لاتے تھے
تو (اندھیرے میں بھی) اپنی خوشبو کی وجہ سے پہچان لئے جاتے
تھے۔“

...—...—...—...

یہ روایت - ابوبکر عبداللہ بن محمد قاضی حبال رازی - یعقوب بن یوسف بن دینار - عبید بن آدم بن
- انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسماعیل بن ابراہیم جو بیت المقدس کے قاضی ہیں - ابراہیم بن طہمان خراسانی
کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي
امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابورباح کے حوالے سے یہ

حرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (359) - وحرجه السهقي في ”دلائل النوة“ 256/1 - واحمد 161/4 - والبخاری في
”شرح الكبير“ 317 من حديث جابر بن عبد الله

حرجه الحسکفی فی ”مسند الامام“ (430) - وحرجه السهقي في ”شعب الایمان“ (2659) - والحافظ ابن حجر في

”المالية“ (2197) من عبد الله بن عمر رضي الله عنهما

رَبَّاحٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَلَنْسُورَةٌ شَامِيَّةٌ بَيْضَاءُ

روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ کی ایک سفید شامی ٹوپی تھی“

....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - قتیصہ بن فضل - زکریا بن یحییٰ بن حارث - محمد بن ایوب - ابواسامہ عبد اللہ بن محمد حبشی - بن مخلد - ابوقنادہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(262) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُثَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - عاصم بن کلیب کے حوالے سے - والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مجھے یہ حدیث بیان کی:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَانَةٌ تَدْعُوكَ فَمَضَى

”میں اپنے والد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں ان دنوں لڑکا تھا ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے ملا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! فلاں خاتون آپ کو کہہ رہی ہیں تو نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے“

....

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - احمد بن محمد برقی قاضی - ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابو عبد اللہ محمد بن علف - قاضی عمر اشنانیکے حوالے سے نقل کی ہے۔

(263) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعَاءٍ وَاحِدٍ

”کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مسلمان ایک میں کھاتا ہے“

....

(263) (أحرر حب الصحابي في) شرح مسند الأئمة (2003) - والطبائسي (1834) - رابو عوانة 3/5 -

حبان (5238) - والطبرسي في الأوسط (1634) - رابو نعيم في تاريخ أصفهان 153/2 -

عمر۔ اور محمد بن عبد اللہ مسروقی نے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ابو علی بن شاذان۔ قاضی ابو نعیم۔ ابن اثرب۔ ابراہیم بن محمد بن علی۔ ادیس بن ابراہیم۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد فرماتے ہیں:

(266)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الدَّنَانِيرَ تَبَعَهُ وَهُوَ

أَسْعَدُ الْأَكْبَرُ وَأَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الدَّرَاهِمَ تَبَعَهُ

الْأَصْفَرُ وَأَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ الْفُلُوسَ وَأَذَارَهَا عَلَى

النَّاسِ نَمْرُودُ بْنُ كِنْعَانَ

”سب سے پہلے ”تبع“ نے دینار بنوائے تھے وہ اس کے

اکبر ہے سب سے پہلے ”تبع اصغر“ نے درہم بنوائے تھے۔

سب سے پہلے (دوسری دھاتوں کے) سکے نمرود بن کنعان نے

بنوا کر انہیں لوگوں کے درمیان رائج کیا تھا۔“

... — ... — ...

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن علی بن محمد خطیب۔ محمد بن احمد خطیب۔ علی ابن ربیعہ۔ حسن بن رشتہ۔

محمد بن محمد بن جعفر۔ صالح بن محمد۔ حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(267)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنْ)

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَأُذِنَ لَهُ

فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى

قَرِيبٍ مِنَ الْقَبْرِ فَمَكَتِ الْمُسْلِمُونَ وَمَضَى النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقَبْرِ فَمَكَتِ

طَوِيلًا ثُمَّ اشْتَدَّ بُكَاءُهُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَا يَسْكُتُ

فَأَقْبَلَ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَا أَبْكَاكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ

يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي زِيَارَةِ قَبْرِ

أُمِّي فَأُذِنَ لِي فَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي الشَّفَاعَةِ فَأَبَى فَبَكَيْتُ

رَحْمَةً لَهَا وَبَكَى الْمُسْلِمُونَ رَحْمَةً لَهَا

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد۔ ابن بریدہ۔ ان۔

والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت

نقل کی ہے:

آپ ﷺ نے اپنی والد کی قبر کی زیارت کرنے کے

اجازت مانگی تو آپ کو اجازت مل گئی آپ (اپنی والدہ کی قبر پر)

تشریف لے گئے آپ کے ساتھ کچھ مسلمان بھی گئے یہاں

تک کہ قبر کے قریب پہنچ کر مسلمان ٹھہر گئے اور نبی اکرم ﷺ نے

کے پاس تشریف لے گئے آپ رضی اللہ عنہ خاصی دیر وہاں ٹھہرے۔

رہے پھر آپ کی گریہ و زاری شدید ہو گئی یہاں تک کہ ہم نے

گمان کیا کہ آپ ﷺ خاموش نہیں ہونگے پھر آپ

روتے ہوئے (واپس) تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ

آپ کی خدمت میں عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کی

رہے ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت مانگی تو اس نے مجھے اجازت دیدی میں نے اس سے شفاعت کی اجازت مانگی تو وہ اس نے نہیں دی تو میں ان (یعنی اپنی والدہ) کے لیے رحمت کی وجہ سے رو پڑا (راوی کہتے ہیں:) تو اُن کے لیے رحمت کی وجہ سے (نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جانے والے) مسلمان بھی رونے لگے۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشر ان دونوں نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو علی عبد اللہ بن محمد بن علی بلخی - یحییٰ بن موسیٰ - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ - حسن بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ابو عبد اللہ محمد بن خسر و بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم محمد بن احمد بن محمد بن ابوعثمان - ابوحسن بن زرقویہ - ابوسہل - زید - محمد بن عثمان بن محمد - انہوں نے اپنے چچا قاسم - ابو معاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے مختصر طور پر روایت کی ہے (جس کے الفاظ درج ذیل ہیں:)

انه زار قبر امه ثم قال استاذنت ربي في زيارتها فاذن لي واستاذنته في الاستغفار لها فلم ياذن لي
نبی اکرم ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے ان کی زیارت کی اجازت مانگی تو اس نے مجھے اجازت دیدی پھر میں نے اس سے ان کے لیے استغفار کی اجازت مانگی تو وہ اس نے مجھے نہیں دی۔
انہوں نے یہ روایت مکمل طور پر طویل روایت کے طور پر - ابوالقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن یوسف - عمر بن حسن بن علی بن مالک - اسماعیل بن محمد بن ابوشیر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(26) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

26 - أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (459) - وابن السني في "عمل اليوم والليلة" 74 باب ما يقول للرجل اذا

منه - واورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 20/9

دینار عن ابن عمر:

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا نَادَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لَهُ لَبَّيْكَ ثُمَّ نَادَاهُ فَقَالَ لَهُ لَبَّيكَ ثُمَّ نَادَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَبَّيكَ قَدْ جِئْتُكَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ

روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے بلند آواز میں نبی اکرم ﷺ کو بلایا: اکرم ﷺ اس وقت گھر میں موجود تھے تو آپ نے اس کو جواب دیا: میں یہاں ہوں اس نے پھر آپ کو پکارا تو آپ نے فرمایا: میں یہاں ہوں اس نے تیسری مرتبہ آپ کو پکارا: آپ نے فرمایا: میں یہاں ہوں میں تمہارے پاس آتا ہوں: آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے آئے۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید کی تحریر کے حوالے سے - موسیٰ بن بہلول - محمد بن مردان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(269) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :

متن روایت: إِنَّمَا النَّاسُ كَابِلٍ مِائَةٍ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً

امام ابو حنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری - سالم بن عبد بن عمر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ”لوگ ایسے 100 اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سے تمہیں سواری کے لیے کوئی بھی نہیں ملے گا“

...—...—...—...

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب ابن عبدالقادر بن یوسف - ابو محمد فارسی - ابو عباس محمد بن احمد بن محمد بن کرم شاہد - ابو بکر یزید بن ابراہیم بن عیسیٰ بزار - علی بن مسلم - وہیب بن جریر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نعمان بن ثابت یعنی امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

الفصل الرابع في الفضائل

چوتھی فصل: فضائل کے بارے میں ہے

(270) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے -

(269) أخرجه الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" 201/2 - وابن حبان (5797) - واحمد 122/2 - والبخاری (6498) - والشریح

فی "الکبیر" (13105) - وابن ماجہ (3990) فی الفتن: باب من ترجی له السلامة من الفتن

(270) أخرجه الحصکفی فی "مسند الامام" (381) - واحمد 138/6 - والطبرانی فی "الکبیر" من طریق ابی حنیفہ - و

المنقی الہندی فی "الکنز" - وابن کثیر فی "البدایہ" 8/92

یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

”اب میرے لیے موت آسان ہوگئی ہے کیونکہ میں نے تمہیں جنت میں اپنی بیوی دیکھ لیا ہے۔“

محمد بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن منذر بن بکر ثقی - سر تاج بن یونس - صالح بن محمد - ابوربيع سلیمان بن اود - جابر بن عزیر قطان - اسحاق ابن اسرائیل (اور) ابو خثیمہ زبیه بن حرب (اور) محمد بن مہاجر - محمد بن عبد اللہ بن اسحاق - یحییٰ بن محمد بن سنان دونوں نے - حسین بن حسن (اور) محمد بن منذر بن سعید بروی - سعد بن محمد ہروی - علی بن معبد - محمد بن یوسف - محمد بن داؤد بن سلیمان رازی - سعید بن عنبسہ (اور) احمد بن محمد - حارث بن محمد بن یحییٰ بن ایوب (اور) صالح بن یوسف - بن مقاتل بن بشام قصیر کے حوالے سے ان سب نے - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
میں نے یہ روایت احمد بن صالح - نضر بن یحییٰ - اسماءہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
میں نے یہ روایت حمدان بن ذینون - کلی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں
کی سند میں (ابراہیم) (نحلی) سے آگے کسی راوی کا ذکر نہیں کیا ہے۔
میں نے یہ روایت احمد بن محمد - سری بن یحییٰ (اور) احمد بن عبد الرحیم ان دونوں نے - ابونعیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ ابراہیم کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مؤمن على الموت لأنني رايت عائشة في الجنة

نہ بے لیے موت آسمان ہو گئی ہے، کیونکہ میں نے نکشہ کو جنت میں دیکھا ہے۔
 - ابو حمزہ بن محمد بقال نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن ہشام قیسیر - ابو حادہ - یہ محمد بن خازم نے یہ کافی کے
 - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

۱۔ بن خشر دہلوی نے یہ روایت - شیخ احمد بن عبد الجبار صیرفی - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم علاج - ابو عیاس بن عقیقہ - محمد بن حبان - رازی - عید بن عنبر - رازی خراز - ابو معاویہ خمریہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

• نے یہ روایت مذکورہ سند کے ساتھ - ابن غنمہ - سری بن یحییٰ - ابو نعیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

۱۰۔ نے یہ روایت شیخ ابو غنائم محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان - محمد بن احمد بن زرقویہ - ابوسلمہ بن احمد بن محمد بن زیاد رازی - حقیق - عبد اللہ بن عمر جعفی - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

اس نے یہ روایت ابو سعید احمد بن عبد الجبار - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن شاذان - ابوعباس بن عقیقہ - محمود بن داؤد بن

سلیمان رازی - سعد بن عنبہ - ابو معاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد ابوطاہر عبد الباقي بن محمد بن عبد اللہ - طاہر - ابوطیب بن عفان - یحییٰ بن سعد - حسین بن حسن مروزی - ابو معاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں ایک اور مقام پر - ابو منصور عبد الحسن بن عبد اللہ - حسین بن جعفر سلمانی - ابو عبد - عبد اللہ بن محمد - محمد بن ہارون - محمد بن ہشام مروزی - ابو معاویہ ضریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(271) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: كَانَ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَذَكَّرُونَ الْفِقَةَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَبُو مُوسَى عَلَى حِدَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَزَيْدٌ وَابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

امام ابو حنیفہ نے - ہشتم کے حوالے سے یہ روایت کی ہے: عامر شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”چھ صحابہ کرام فقہی مسائل کے بارے میں گفت کرتے تھے ان میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت اشعری ایک طرف تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (ایک) تھے۔“

...—...—...—...

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے

(272) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے عئیدہ عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں:

متن روایت: لَمَّا أُغْمِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيَصِلْ بِالنَّاسِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ حَصِيرٌ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ مَقَامَكَ فَقَالَ افْعَلُوا مَا أَمُرُكُمْ بِهِ

”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہوشی طاری ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو دے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر ایک نرم ہیں وہ آپ کی جگہ کھڑے ہونے کو ناپسند کریں۔“

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو میں تمہیں کہہ رہا ہوں وہ کرو!“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - احمد بن عبید اللہ بن ادریس بن صباح ضعی - خالد بن یحییٰ مقرئ - ابوبکر

(271) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (876) في الأدب: باب فضائل الصحابة

(272) أخرجه البخاري (713) - ومسلم (418) .

ہو لے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

بخاری نے بھی یہ روایت اس سند کے ساتھ نقل کی ہے، تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

یا صویحبات یوسف ”اے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ والی خواتین (کی طرح کی خواتین)“

2- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

حَسَنَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ قَالَ:

روایت: آتی ہے فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقَعَدْتُ إِلَيْهِ

لَا تَقْعُدُ إِلَيْنَا يَا أَخَا الْعِرَاقِ فَإِنَّكُمْ قَدْ نُهَيْتُمْ

لَتُعَوِّدَ إِلَيْنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هَلْ

مَدَّ عَلَيَّ مَوْتُ عُمَرَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْلَيْسَ

بِحَبْلِ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ

حَقِيقَتِهِ مِنْ هَذَا الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَوَّجَهُ بِنْتُهُ لَوْلَا أَنَّهُ

عَلَّمَنَا كَانَ يُزَوِّجُهَا إِيَّاهُ وَكَانَتْ أَشْرَفَ نِسَاءِ

بَنِي سَيِّدِنَا جَدُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سَلَّمَ وَأَبُوهَا عَلِيُّ ذُو الشَّرَفِ الْمُتَنِيفِ وَالْمَنْقَبَةِ

لِلْإِسْلَامِ وَأُمُّهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَوُهَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا

أَهْلِ الْجَنَّةِ وَجَدَّتُهَا خَدِيجَةُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ

لَنْ تَنَالَكِ لَا تَتَبَرَّأُ مِنْهُمَا وَعِنْدَنَا مَنْ يَتَبَرَّأُ مِنْهُمَا

كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ كِتَابًا فَقَالَ أَنْتَ أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْهُمْ

مَرَّتْكَ أَنْ لَا تَجْلِسَ إِلَيَّ فَلَمْ تُطْعِمْنِي فَكَيْفَ

سُؤِيَّتِي

امام ابو حنیفہ نے۔ امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی

بن ابوطالب رضوان اللہ علیہم اجمعین (یعنی امام باقر علیہ السلام) کے

بارے میں یہ بات نقل کی ہے:

میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے انہیں سلام کیا تو

انہوں نے فرمایا: اے عراق سے تعلق رکھنے والے شخص تم ہمارے

پاس نہ بیٹھو کیونکہ تم لوگوں کو ہمارے پاس بیٹھنے سے منع کیا گیا

ہے امام ابو حنیفہ کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: کیا

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے وقت موجود

تھے؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! انہوں نے ہی تو یہ کہا تھا:

لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو میرے نزدیک اس چادر میں

ڈھانپے ہوئے شخص سے اس حوالے سے زیادہ محبوب ہو کہ میں

اس جیسے نامہ اعمال کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں پھر

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک صاحبزادی کی شادی بھی حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کی تھی اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں اس کا اہل نہ

سمجھتے تو اس صاحبزادی کی شادی ان کے ساتھ نہ کرتے حالانکہ

وہ صاحبزادی اس وقت دنیا کی معزز ترین خاتون تھیں جن کے

نانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے ان کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے جو اسلام

میں بلند مرتبہ اور حیثیت کے مالک تھے ان صاحبزادی کی والدہ سیدہ

فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں ان

صاحبزادی کے بھائی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام

حسین رضی اللہ عنہ تھے جو نو جوانانِ جنت کے سردار ہیں ان صاحبزادی

حرحہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الانار" (515) - ر عبد الرزاق (12057) فی الطلاق: باب عدة المتوفی عنها

و من ابی شیبہ 188/5 فی الطلاق: باب من رخص للمستوفی عنها زوجها ان تخرج - (سعيد بن منصور (1350) - والبيهقي

یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ عبد اللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) حسن بن ثابت نے امام زفر سے بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ کو سنا: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حماد کو سنا۔

روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ (یعنی امام باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے:

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَمَّا رَأَى
عَمْرًا بَنَ الْخَطَّابِ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَحَدٌ مِنْ
حَسَبِ آلِي أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَمَّا رَأَى
عَمْرًا بَنَ الْخَطَّابِ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَحَدٌ مِنْ
حَسَبِ آلِي أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا

”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ دیکھا تو یہ فرمایا: لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو میرے نزدیک اس چادر میں ڈھانپے ہوئے شخص سے اس حوالے سے زیادہ محبوب ہو کہ میں اس جیسے نامہ اعمال کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوؤں“

.....

یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ حسن بن علی بن عفان۔ حمانی کے حوالے سے امام

نے یہ روایت ابو عبد اللہ بن محمد۔ بشر بن مویٰ۔ ابو عبد الرحمن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ہم نے ”مناہج مختلف نقل کیے ہیں“ (جو درج ذیل ہیں):

مِنْ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ دَخَلَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَى أَبِي حَفْصٍ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكْدَ مِنْ بَعْدِهِ وَاتَّعَبَ مِنْ تَلَاةِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا عَنْ خَلْقِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى بِصَحِيفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمَسْحِيِّ
مِنْ حُجْرٍ وَدُمُوعَهُ تَتَحَادَرُ

مؤمنین حضرت علی بن ابوطالب حضرت عمر بن خطاب (ک میت) کے پاس تشریف لائے۔ انہیں اس وقت ڈھانپ
ت علی نے کہا: اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی رضا مندی حضرت ابو حفص (یعنی حضرت عمر) پر نازل ہو۔ انہوں نے
سوپا بند کر دیا ہے اور پیچھے آنے والوں کو مشکل کا شکار کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی بھی مجھے ان سے زیادہ
محبوب نہیں ہے کہ میں اس شخص جیسا نامہ اعمال لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ پھر وہ باہر نکلے تو ان کی
آنسو جاری تھے۔

ابو عبد اللہ بن خسر و بخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر بن عبد اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابو حسن علی بن حسین بن ایوب - قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن احمد - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمد - ابو علی بشر بن موسیٰ بن صالح اسدی - ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد فارسی - ابو عباس محمد بن نصر بن احمد بن محمد بن مکرم - عبد الرحمن بن ہارون - بشر بن موسیٰ - مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
(276) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ :
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم بن ابراہیم :
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْجَبَرُ فِيكُمْ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک عالم تمہارے درمیان موجود ہیں تم لوگ مجھ سے (اللہ کے بارے میں) دریافت نہ کرو!
ان کی مراد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔

...—...—...—...

قاضی عمر اشجانی نے یہ روایت - محمد بن سلیمان بن حارث واسطی - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ روایت کی ہے۔

(277) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ :
امام ابو حنیفہ نے - سلیمان بن ابوسلیمان - ابوسلیمان بن ابی اسحاق - عامر الشعمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا :
- عامر شعمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أُعْطِيتُ سَبْعًا لَمْ يُعْطَهَا أَحَدٌ مِنْ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيْهِ نَفْسًا وَأَبَا وَتَزَوَّجَنِي بِكُرًا وَلَمْ يَتَزَوَّجْ بِكُرًا غَيْرِي وَكَانَ لِي يَوْمَانِ وَلَيْلَتَانِ
مجھے سات خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو نبی اکرم ازواج میں سے اور کسی خاتون کو عطا نہیں کی گئی اور میرے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب۔
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف میرے ساتھ میرے کنوارے۔

(276) أخرجه الطحاوی فی "شرح معنی الآثار" 4/392 - واحد 1/464 - وانطیالیسی (375) - وسعید بن منصور فی

(28) - والبخاری (6736) - والطبرانی فی "الکبیر" (9871) - والبیہقی فی "السنن الکبریٰ" 6/229

(277) أخرجه الحاکمی فی "مسند الامام" (382) - وابن حبان (7116) مختصراً - وابن سعد فی "الطبقات" 8/51 -

فی "الکبیر" 23(75) من طریق ابی حنیفہ - والحاکم فی "المسدرک" 4/10 - وابو یعلیٰ (4626) .

عالم میں شادی کی تھی آپ ﷺ نے میرے علاوہ اور کسی کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی، نبی اکرم ﷺ میرے ساتھ دو دن اور دو راتیں ٹھہرتے تھے اور دیگر تمام ازواج کے ساتھ ایک دن ٹھہرتے تھے میرے بے گناہ ہونے کا حکم آسمان سے نازل ہوا تھا، قریب تھا کہ میرے حوالے سے کچھ لوگ ہلاکت کا شکار ہو جاتے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا وصال میرے گھر میں میری باری کے مخصوص دن میں میرے سینے اور گردن کے درمیان (میرے ساتھ لگ کر) ہوا۔

بَرْدٌ وَلَيْلَةٌ وَأُنْزِلَ عُذْرِي مِنَ السَّمَاءِ وَكَادَ
نَسِيَ فَنَامَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ وَقَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي
حَرِيٌّ وَنَحْرِي

...—...—...—...

... محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس بن عقدہ۔ فضل بن عباس بن سعد۔ یحییٰ بن غیلان راہی۔ عبد اللہ بن حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ یحییٰ بن سعید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”خدیجہ کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دی گئی، جس میں کوئی شور اور پریشانی نہیں ہوگی“

بَشَّرْتُ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ لَا
لَبَّ وَلَا نَصَبَ

...—...—...—...

... محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن منذر بن بکر بلخی۔ سرج بن یونس۔ عبیدہ بن حمید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

امام ابو حنیفہ نے۔ یحییٰ بن سعید حضرمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ کو چالیس برس کی عمر میں مبعوث کیا گیا، آپ ﷺ دس برس مکہ میں مقیم رہے اور دس برس مدینہ میں مقیم رہے جب آپ کا وصال ہوا اس وقت آپ ﷺ کے سر

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ فِأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا
مَشْرًا وَمَاتَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَمَا

... حصصکی فی ”مسند الامام“ (380)۔ واحرجہ ابن حبان (7004)۔ وابن ابی شیبہ 133/12۔ ومسلم (2433)

355۔ وفی ”الفضائل“ (1577)۔ والطبرانی فی ”الکبیر“ 11/23 من حدیث ابن ابی اوفی؟

رحہ انحصصکی فی ”مسند الامام“ (356)۔ ومسلم (2348) (114)۔ وعبد الرزاق (6782)۔

فِي رَأْسِهِ عَشْرٌ مِنْ شَعْرَةٍ بَيْضَاءَ

مبارک میں دس سفید بال بھی نہیں تھے

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی بغدادی - حسن بن مسلم - سعید بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(280) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَتْنُ رَوَايَتِهِ أَنَّهُ وَجَدَ قُمْلَةً فِي الْمَسْجِدِ فَذَفَنَهَا فِي الْحِصْنِ ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَحْيَاءً وَآَمَوَاتًا﴾

امام ابو حنیفہ نے - عاصم بن ابو نجود - زر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ”انہوں نے نماز کے دوران ایک جوؤں پکڑی اور دفن کر دیا پھر انہوں نے یہ (آیت) پڑھی: ”کیا ہم نے زمین کو زندہ اور مرحوین (دونوں قسم) کے لیے سمیٹ لینے والی (چیز) نہیں بنایا ہے“

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مسند - مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(281) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنتَشِرِ بْنِ الْأَجْدَعِ وَهُوَ أَحْوُ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

☆ امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - یہ مسروق بن اجدع کے بھائی ہیں انہوں نے اپنے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتِهِ: مَا أَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَهُ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ قَطُّ وَلَا تَأَوَّلَ أَحَدًا يَدَهُ قَطُّ فَتَرَكَهَا حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَدْعُهَا وَمَا جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ قَطُّ فَتَقَامَ حَتَّى يَتُومَ وَمَا رَجَدَتْ شَيْئًا قَطُّ أَطْلَبُ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

”نبی اکرم ﷺ نے کبھی کسی پاس بیٹھے ہوئے سامنے اپنے گھٹنے سے پکڑا نہیں بٹایا اور نہ ہی کسی شخص کے اس کو چھوڑا یہاں تک کہ دوسرا شخص خود ہی اپنا ہاتھ نہا نبی اکرم ﷺ جب کسی کے ساتھ بیٹھتے تو خود اپنے ہاتھ سے یہاں تک کہ دوسرا شخص خود ہی اٹھ جاتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کوئی خوشبو نہیں تھی۔“

(280) أخرجه الطبري في "التفسير" 237/ - والبيهقي في "السنن الكبرى" 294/2 - وعبد الرزاق (1747).

(281) أخرجه الحسكفي في "مسند الاماء" (361) - وابن حبان (6303) - والمباري (3561) في المساقب باب ما

الله عليه وسلم - (مسلم) (2330) (82) في الفصول باب طيب رائحة النبي صلى الله عليه وسلم وليس منه - وسبيل

النبرة " 254/1

یہ روایت - ابو الفضل مہدی بن اشکاب بخاری (اور) حمدان بن حازم بخاری - عبد اللہ بن ابوشیبہ - عباد بن - حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

یہ روایت ابو اسامہ زید بن یحییٰ فقیہ بخاری - اسحاق بن اسحاق - عبد الرزاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت

یہ روایت احمد بن یعقوب بن زیاد - عقبہ بن کرمی - یونس بن بکر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت

یہ روایت احمد بن محمد - عبد اللہ بن احمد بن بہلول - سے بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل

بن یحییٰ سے ہیں اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں) میرے والد اور قاسم بن معن نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

سے روایت کی ہے

یہ روایت صالح بن محمد اسدی - ابوشیبہ (اور) ابراہیم بن عبد اللہ ہروی ان دونوں نے - عباد بن عوام کے حوالے

سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا صافح احدا لا یترک یدہ الا ان یکون هو الذی

یتروکہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے ساتھ مصافحہ کرتے تھے تو اس کا ہاتھ نہیں چھوڑتے تھے۔ یہاں تک کہ دوسرا شخص خود ہی اپنا ہاتھ

برہن کرے۔

یہ روایت احمد بن محمد - ابراہیم بن عبد اللہ بن ابوشیبہ - حسن عوفی - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

سے روایت کی ہے۔

یہ روایت حسن بن سفیان - ابوبکر بن ابوشیبہ - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے تیسری قسم کے

روایت کے ساتھ روایت کی ہے: (جو درج ذیل ہیں):

عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد فقام حتی یقوم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے ساتھ تشریف فرما ہوتے تھے تو اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک دوسرا شخص نہیں اٹھ جاتا

یہ روایت ان الفاظ میں - احمد بن محمد - ابوشیبہ - حسن عوفی - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

سے روایت کی ہے۔

یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن حسن بزاز - احمد بن عبد الرحمن - محمد بن مغیرہ - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن قاسم بکلی - محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے چوتھی قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں):

ما مسست بیدی خزاناً ولا حريراً الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کسی ریشم کو نہیں چھوا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن قاسم - محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد - ابوزیاد کے حوالے سے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے پانچویں قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں):

ما قام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد فی حاجة فانصرف حتی یکون هو
المنصرف

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی شخص کسی کام کے سلسلے میں حاضر ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے چھوڑ کر نہیں جاتے تھے۔
شخص خود ہی جاتا تھا۔

انہوں نے یہ روایت اسی سند کے ساتھ چوتھی قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں):

ما رؤی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بادياً رکبتیه بین یدی جلس له قط
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی ساتھ بیٹھے ہوئے کسی شخص کے سامنے گھٹنے کھول کر بیٹھے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابوشیبہ ابراہیم ابن عبد اللہ بن ابوشیبہ - حسن عوفی - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے پانچویں قسم کے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (جو درج ذیل ہیں):

ما وجدت ریحاً طیب من ریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کوئی خوشبو نہیں پائی ہے۔

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح ابن احمد - حسن بن عرفہ - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

ما نهض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن جلس له قط ولا مد یدہ من مصافح حتی
یکون هو الذی یتراکھا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی ساتھ بیٹھے ہوئے کسی شخص کو چھوڑ کر نہیں اٹھ جاتے تھے اور جب بھی کوئی شخص آپ سے منہ نہ کرتا تو آپ اپنا ہاتھ نہیں کھینچتے تھے یہاں تک کہ دوسرا شخص آپ کا ہاتھ چھوڑ دیتا تھا۔

انہوں نے اس کو دوسرے لفظوں میں بھی نقل کیا ہے: (جو درج ذیل ہیں):

ما وجدت ریحاً طیب من ریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ کوئی خوشبو نہیں پائی ہے۔

۱۔ ابن محمد بن سعید نے یہ روایت - احمد بن عبد کریم - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔
۲۔ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز - داؤد بن رشید - عباد بن عوام کے حوالے سے
میں سے روایت کی ہے جو بالکل پہلی روایت کے الفاظ کی مانند ہے۔

۱۔ یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - حسن بن قاسم بخلی - محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے منسوخ روایت کی ہے جو چوتھی روایت کے الفاظ کی مانند ہے۔

۔ مسست بیدی خزاؤلا حریراً الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کوئی ریشم نہیں پایا ہے۔

تاجی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو طالب محمد بن علی بن فتح معروف بابن عشاری سے۔
 - مور پر۔ ابو عبد اللہ بن حسین بن محمد بن سلیمان کاتب۔ ابو قاسم عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بغوی۔ داؤد بن رشید خوارزمی۔
 - عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو غنائم محمد بن علی بن حسن۔ ابو حسن محمد بن احمد بن زرقویہ۔ احمد بن محمد بن عثمان بن حمید بن زارع۔ زکریا بن یحییٰ واسطی۔ عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ یہ سن کرتے ہیں: محمد بن احمد بن زیاد نے اس کو۔ محمد بن عثمان بن محمد۔ محمد بن عقبہ بن مکرم۔ یونس بن بکر کے حوالے سے امام زکریا سے نقل کیا ہے

نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر سے انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ
مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سنانے یہ روایت ابو حسین صیرفی - ابو حسن فارسی - محمد بن مظفر - احمد بن محمد بن سعد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک اپنی سند میں آیا ہے۔

۱۔ نے یہ روایت ابو سعید احمد بن عبد الجبار۔ ابو قاسم بن علی بن محسن سے اذن کے طور پر۔ ابن تلاج۔ ابن عقدہ۔ حسن بن محمد بن عبد اللہ بن صالح۔ اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
 الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ:
 امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم نخعی بن محمد بن منتشر - انہوں نے
 اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

یت: اَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ
سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

حرجه الحصكفي في "مسد الامام" (362) - ومسلم (736) (141) في صلاة المسافرين: باب جامع صلاة الليل -

(1342) فى الصلاة: باب فى صلاة الليل - وعبد الرزاق (4714) - وابن حبان (2551)

أَمَّا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
﴿إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾

فرمایا: کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
”بیشک تم عظیم اخلاق کے مالک ہو“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن قاسم - محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے
سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن قاسم - محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن
ابوزیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے ابو محمد بخاری نے اس کو نقل کیا ہے۔
اشنانی نے یہ روایت - حسن بن قاسم تمار - محمد بن عبد اللہ بن صالح - اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل ابن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو مر
دوست علاف - قاضی عمر اشنانی سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔

(283) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
مُحَمَّدَ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ:
مَتَنُ رَوَايَتٍ: كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَ حَدَّثَنِي الصِّدِّيقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيقِ الْمُبَرَّاءِ
حَبِيبَةَ حَبِيبِ اللَّهِ تَعَالَى

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم نخعی بن محمد بن منتشر -
اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
مسروق جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حدیث
کرتے تھے تو یہ کہتے تھے: سیدہ صدیقہ بنت صدیق
مجھے حدیث بیان کی جن کی برائت (کا حکم قرآن میں
ہوا) جو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت ہیں۔

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن عبد اللہ بن ہبل (اور) ابراہیم بن منصور - علی بن خشرم - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یحییٰ بن اسماعیل حریری - حسین بن اسماعیل - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار سیرفی - ابو حسن فارسی - محمد بن مظفر - حسین
حسین - احمد بن عبد اللہ کندي - علی بن سعید - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(283) أخرجه الحسكفي في ”مسند الامام“ (384) - نظر الطبقات لابن سعد 51/8. 53 - واما نعيم 44/2 - والاصابة:
360/4 - ترجمة (704) - والاستيعاب لابن عبد البر في ترجمة عائشة رضي الله عنها .

امام محمد بن حسن نے اس کو کتاب الآثار میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(284) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:

سَمِعْتُ رَوَايَتَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خِفَةً فَاسْتَأْذَنَهُ إِلَى امْرَأَتِهِ ابْنَةِ خَارِجَةَ وَكَانَتْ فِي حَوَائِطِ الْأَنْصَارِ وَكَانَ ذَلِكَ رَاحَةَ الْمَوْتِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فَأَذِنَ لَهُ ثُمَّ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَاصْبَحَ يَرَى النَّاسَ يَتَرَامِسُونَ فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ غُلَامًا يَسْمَعُ ثُمَّ يُخْبِرُهُ فَقَالَ اسْمَعُهُمْ يَقُولُونَ مَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَدَّ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ يَقُولُ وَاقْطَعْ ظَهْرَاهُ فَمَا بَلَغَ أَبُو بَكْرٍ الْمَسْجِدَ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهُ لَا بَلْعَ وَأَرْجَفَ الْمُنَافِقُونَ فَقَالُوا لَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ نَبِيًّا لَمْ يَمُتْ فَقَالَ عُمَرُ لَا أَسْمَعُ رَجُلًا يَقُولُ مَاتَ مُحَمَّدٌ إِلَّا ضَرْبَتُهُ بِالسَّيْفِ فَكَفُّوا لِذَلِكَ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُسَجًى كَشَفَ الثَّوْبَ ثُمَّ جَعَلَ يَلْثِمُهُ وَيَقُولُ مَا كَانَ اللَّهُ بِدَيْفِكَ الْمَوْتَ مَرَّتَيْنِ إِنَّكَ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا لِيَنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ رَبَّ مُحَمَّدٍ لِيَنَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ حَتَّى لَا يَمُوتَ (رَمَا مُحَمَّدًا إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ نَفَلْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَصُرَ اللَّهُ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ) قَالَ عُمَرُ

امام ابو حنیفہ نے - یزید بن عبد الرحمن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت میں ہتری محسوس کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی اہلیہ بنت خاریجہ کے ہاں جانے کی اجازت لی وہ خاتون انصار کے ایک محلے میں رہتی تھیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ اندازہ نہیں ہوا کہ یہ وصال سے پہلے کی راحت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دیدی پھر اسی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اگلے دن لوگوں میں بے چینی ظاہر ہونا شروع ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے کہا: وہ خبر سن کر آئے اور انہیں بتائے غلام نے آکر بتایا: میں نے ان لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بہت غمگین ہو گئے اور بولے: ہائے کمر ٹوٹ گئی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ابھی مسجد نہیں پہنچے تھے لوگوں کو یہ اندازہ تھا کہ وہ جلدی نہیں آ پائیں گے منافقین نے کہنا شروع کر دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر واقعی نبی ہوتے تو ان کا انتقال نہ ہوتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: میں نے جس شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا تو وہ لوگ یہ کہنے سے رک گئے جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا تھا انہوں نے کپڑا ہٹا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا اور بولے: اللہ تعالیٰ آپ کو موت کا ذائقہ دو مرتبہ نہیں چکھائے گا آپ اس کی بارگاہ میں اس سے زیادہ معزز ہیں پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور بولے: جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو ان کا انتقال ہو گیا ہے اور

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ لَكَانَهَا لَمْ تُقْرَأْ قَبْلَهَا قَطُّ فَقَالَ
النَّاسُ مِثْلَ مَقَالَةِ أَبِي بَكْرٍ مِنْ كَلَامِهِ وَقَرَأَتْهُ قَالِ
وَمَاتَ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ فَمَكَتْ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمَيْنِ وَلَيْلَةَ
الثَّلَاثَةِ وَدُفِنَ يَوْمَ الثَّلَاثَةِ وَكَانَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ
وَاَوْسُ بْنُ خُوَلَيْ يَصْبَانِ الْمَاءَ وَعَلِيٌّ وَالْفَضْلُ
يَغْسِلَانِهِ

جو شخص حضرت محمد ﷺ کے رب کی عبادت کرتا ہے تو
(رب) زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی (ارشاد...
تعالیٰ ہے:)

”محمد صرف رسول ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے
ہیں اگر ان کا انتقال ہو جاتا ہے یا وہ قتل ہو جاتے ہیں تو کیا
ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے جو شخص ایڑیوں کے بل پھر جائے
اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اور عنقریب اللہ تعالیٰ
کرنے والوں کو جزاء عطا کرے گا“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم ایوں محسوس ہوا جیسے
یہ آیت اس سے پہلے کبھی پڑھی ہی نہیں گئی ہے تو لوگوں نے
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بات اور ان کی تلاوت کی ہوئی آیت
دہرانا شروع کر دیا، نبی اکرم ﷺ کا وصال پیر کی رات
تھا اس رات اس سے اگلے دن اور اگلی رات آپ کا جسم ٹپ
یوں ہی رہا منگل کے دن آپ ﷺ کو دفن کر دیا۔
اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت اوس بن خولی رضی اللہ عنہ پانی اٹھ
رہے تھے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل بن عباس رضی
آپ ﷺ کو غسل دے رہے تھے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - محمد بن اسمیہ ساوی - سہل بن بشر کنڈی - بحیر بن نصر (اور
بن شاذویہ - ابراہیم (اور) عمرو جو محمد بن حسین کے صاحبزادے ہیں - انہوں نے اپنے والد سے (اور) سہل بن خلف بن
بخاری (اور) محمد بن رجاء بخاری ان دونوں نے - اسحاق بن حمزہ - ان سب حضرات نے عیسیٰ بن موسیٰ قتی - ابو یوسف تیار -
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن صالح بن سعید بن مرداس ترمذی - صالح بن محمد بن سعید - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - صالح بن محمد بن سعید ترمذی - صالح بن محمد - حماد بن حنفیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی بن حسن اشثانی - ابو الفضل جعفر بن مردان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

233- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ عَنْ - بَنِي مَالِكٍ (و) رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ - بَنِي مَالِكٍ (و) عُثْمَانَ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - ہشتم کے حوالے سے - حضرت انس بن مالک (اور) ربیعہ بن عبد الرحمن کے حوالے سے - حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ (اور) عثمان بن زائدہ - زبیر بن عدی کے حوالے سے - حضرت انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

سند روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سِتَّةَ قُبُصَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِئْتَيْنَ سَنَةً - وَقُبُصَ - نَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِئْتَيْنَ وَقُبُصَ عُمَرُ وَهُوَ - ثَلَاثٌ وَبِئْتَيْنَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال 63 برس کی عمر میں ہوا حضرت ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 63 برس کی عمر میں ہوا اور جب حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو وہ بھی 63 برس کے تھے۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ بن حارث نیشاپوری کی تحریر (اور) احمد بن عبد اللہ بن زیاد بغدادی ان دونوں - محمد بن خلیل بصری - ابو عبد اللہ صحر بن عثمان - سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - عبد اللہ بن محمد بن یعقوب یہ ابو محمد بخاری ہیں انہوں نے - احمد بن عبد اللہ بن زیاد بغدادی - محمد بن خلیل بصری - صحر بن عثمان - سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

بخاری ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو مظفر ہناد بن ابراہیم نسفی - محمد بن احمد بن محمد غنجا حافظ - حسین ابو عمرو بغدادی - شبيب بن عاصم بن محمد شروانی - ابو عبد اللہ صحر بن عثمان سجستانی حداد - سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

234- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ - (عَنِ) الشَّعْبِيِّ:

امام ابو حنیفہ نے - عون بن عبد اللہ - شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

یہ روایت: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک شخص کی مجھ سے ملاقات ہوئی اس نے مجھ سے کہا:

حرجہ الحصفی فی ”مسند الامام“ (356) - ومسلم (2348) (114) فی الفضائل: باب کم سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض - وعبد الرزاق (6782) .

قَالَ لَقَيْتُنِي رَجُلٌ فَقَالَ أَقْرَأَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ آيَةً كَذَا وَأَقْرَأَنِيهَا غَيْرُهُ بِغَيْرِ قِرَاءَةٍ بِهِ
فَقُلْتُ لَهُ أَقْرَأْ كَمَا أَقْرَأَكَ عُمَرُ فَإِنَّهُ كَانَ أَقْرَأَنَا
لِكِتَابِ اللَّهِ وَأَفْقَهُنَا فِي دِينِ اللَّهِ وَأَعْرَفُنَا بِاللَّهِ وَاللَّهُ
لَوْ أَنَّ ذَاتَهُ أَحَبَّتْ عُمَرَ لَا حَبِيبَتَهَا وَتَالِ اللَّهِ لَقَدْ خِفْتُ
رَبِّي مِنْ مُحَبَّتِي لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فلاں آیت اس طرح پڑھائی تھی جبکہ
فلاں صاحب نے مجھے وہ آیت اس سے کچھ مختلف طریقے سے
پڑھائی ہے تو میں نے اس سے کہا: تم اس کو اسی طرح پڑھو جس
طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی ہے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی
کتاب کے ہم میں سب سے بڑے عالم تھے اور اللہ کے دین کی
سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والے تھے اور اللہ تعالیٰ کی سب
سے زیادہ معرفت رکھنے والے تھے اللہ کی قسم! اگر کوئی جانور
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتا ہو تو میں اس جانور سے بھی محبت
رکھوں گا! اللہ کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی محبت کے
حوالے سے مجھے اللہ تعالیٰ سے ڈر لگتا ہے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد - عبد اللہ بن جارود - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(287) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا يَتَحَوَّلُ الرَّجُلُ مِنْ قِرَاءَةٍ إِلَى
قِرَاءَةٍ

”آدمی ایک قرائت سے دوسری قرائت کی طرف منتقل
نہیں ہوگا۔“

——***

امام محمد بن حسن نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ پھر انہوں نے یہ کہا ہے: یعنی حرف ”عبداللہ“ اور حرف ”زید“ وغیرہ

(288) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ يُقْرَأُ رَجُلًا أَعْجَمِيًّا إِنَّ
شَجَرَةَ الزَّقُومِ طَعَامُ الْآثِمِ فَبَجَلَ الرَّجُلُ يَقُولُ إِنَّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک عجمی شخص کو یہ آیت
پڑھا رہے تھے: إِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُومِ طَعَامُ الْآثِمِ جبکہ وہ

(287) اخبرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (273) في الجنائز باب قراءة القرآن

(288) اخبرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (274) في الجنائز باب قراءة القرآن - وعبد الرزاق (5985) في تفسير

القرآن: باب تعاهد القرآن ونسيانه - وابو عبيد كما في ”الاتقان في علوم القرآن“ 168/1

حرف الزقوم طعام الیتیم فلما اعیاه قال له اما
 من ان تقول طعام الفاجر قال عبد الله ابن
 مسعود ان الخطا فی القرآن لیس ان تقرأ بفضه
 من یقول الغفور الرحیم العزیز الحکیم
 — تر حیم کذلک الله عز وجل ولکن الخطا
 — آية العذاب آية الرحمة وآية الرحمة آية
 — وان تزيد فی کتاب الله ما لیس فیہ

پڑھ رہا تھا: ان شجرة الزقوم طعام الیتیم جب اس نے
 انہیں تھکا دیا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم ٹھیک طرح سے طعام
 الفاجر نہیں کہہ سکتے؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں: قرآن میں غلطی یہ نہیں ہے کہ تم اس کے ایک حصے کی جگہ
 دوسرا پڑھ لو تم الغفور الرحیم اور العزیز الحکیم کو الغفور الحکیم اور
 العزیز الرحیم پڑھ لو کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہے بلکہ غلطی یہ ہے کہ
 تم عذاب والی آیت کو رحمت والی یا رحمت والی آیت کو عذاب
 والی آیت کر کے پڑھو یا اللہ کی کتاب میں اس بات کا اضافہ کر دو
 جو اس میں نہیں ہے۔

...—...—...—...

محمد بن حسن نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - یثم - عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت
 نقل کی ہے:

— سند روایت: (ابو حنیفة) عن الہیثم عن
 — عن ابن عباس رضی اللہ عنہما :
 — یت: انه استاذن علی عائشة رضی اللہ
 — ارسلت الیہ انی اجد غمًا وکربًا فانصرف
 — رسول ما انا بالذی ینصرف حتی ادخل
 — رسول فاخبرها بذلك فاذنت له فقالت
 — غمًا وکربًا وانی مشفقة مما اخاف ان
 — علیه فقال لها ابن عباس ابشری فوالله لقد
 — رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 — عائشة زوجتي فی الجنة وكان رسول الله
 — علیه وآله وسلم اکرم علی الله ان
 — حمرة من جمر جهنم فقالت فرجت عني
 — عنك

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے
 ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے فرمایا: اس وقت میں
 غمگین بھی ہوں اور پریشان بھی آپ واپس چلے جائیں تو
 حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے قاصد سے کہا: میں ان کے
 خدمت میں حاضر ہوئے بغیر واپس نہیں جاؤں گا قاصد واپس آیا
 اور اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں بتایا تو سیدہ
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اجازت دیدی انہوں نے فرمایا: مجھے غم اور
 پریشانی لاحق ہے اور مجھے یہ اندیشہ بھی ہے کہ کہیں مجھ پر قریب
 الموت ہونے کی کیفیت طاری نہ ہو جائے (اس لیے میں
 اجازت نہیں دے رہی تھی) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے
 ان کی خدمت میں عرض کی: آپ یہ خوشخبری قبول کریں اللہ کی

حرجہ الحسکفی فی "مسند الامام" (385) - وابن حبان (7108) - واسو نعیم فی "الحلیة" 45/2 - واحمد

الحاکم فی "المستدرک" 8/4 - والبخاری (4753)

قسم! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے ہے: ”عائشہ جنت میں میری بیوی ہوگی“ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی اکرم ﷺ کا جو مقام ہے وہ اس بات کا تقاضا نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کی شادی جہنم کے کسی انکار سے ساتھ کروادے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم نے میری پرہیزگاری ختم کی ہے اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانیاں ختم کرے“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن قدامہ بن سیار - لیث بن مساور - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - عبد اللہ بن محمد بن اسماعیل ابن زیاد - انہوں نے اب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(290) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ (عَنِ) الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَةٍ: مَا كَذَبْتُ مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا وَاحِدَةً كُنْتُ أُرْحَلُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِرَحَالٍ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ أَيُّ الرِّحَالِ أَحَبُّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ فَقُلْتُ الطَّائِفَةُ الْمَكِّيَّةُ وَكَانَ يَكْرَهُهَا فَلَمَّا رَحَلَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَتَى بِهَا قَالَ مَنْ رَحَلْنَا هَذِهِ الرَّاحِلَةَ قَالُوا رَحَالُكَ الَّذِي أَتَيْتَ بِهِ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ رُدُّوا الرَّاحِلَةَ إِلَيَّ ابْنِ مَسْعُودٍ

امام ابو حنیفہ نے - ہشتم - امام شعبی - مسروق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے اس کے بعد کبھی جھوٹ نہیں بولا ہے، صرف ایک مرتبہ کا معاملہ ہے، میں پہلے نبی اکرم ﷺ کے لیے پالان تیار کیا کرتا تھا، یہ مرتبہ طائف سے تعلق رکھنے والا ایک پالان تیار کرنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا (تو یہ خدمت اسے سنبھال گئی) اس نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کون سی قسم پسند کرتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: مکی والا، نبی اکرم ﷺ اس کو ناپسند کرتے تھے جب اس نے نبی اکرم ﷺ کے لیے وہ پالان تیار کیا اور وہ پالان نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا: تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ پالان کس کے ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اس پالان تیار کرنے والے نے

جو جو طائف سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پالان تیار کرنے کی خدمت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو واپس دیدو!

....—....—....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - ابوریع زہرائی - یعقوب بن ابراہیم ابو یوسف کے حوالے سے - ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زید بن یحییٰ ابواسامہ فقیہ - اسحاق بن ابواسرائیل - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن ولید بن ابان عقیلی - ابوریع - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقدہ - محمد بن ولید بن ابان عقیلی - ابوریع - یعقوب بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - معن بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے اس کے بعد صرف ایک مرتبہ غلط بیانی کی ہے پہلے میں نبی اکرم ﷺ کے لیے پالان تیار کیا کرتا تھا پھر ایک پالان تیار کرنے والے شخص کو لایا گیا اس نے مجھ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کون سی قسم کا پالان پسند کرتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: کئی والا حالانکہ نبی اکرم ﷺ اس کو ناپسند کرتے تھے آپ نے دریافت کیا: یہ پالان کس نے تیار کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: آپ کے پالان تیار کرنے والے (نئے شخص) نے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن ام عبدی ہمارے لیے پالان تیار کیا کرے۔

291- سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

سَمِعْتُ رَوَايَةً: مَا كَذَبْتُ مِنْذُ اسْلَمْتُ إِلَّا كَذِبَةً جَسَةً كُنْتُ أُرْحِلُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِرَحْلٍ فَسَأَلَنِي أَيُّ رَحْلٍ أَحَبُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: حَافِئَةُ الْمَكِّيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُهَا فَسَأَلَ مَنْ رَحَلَ لَنَا هَذِهِ فَقَالُوا: حَدَّثَ فَقَالَ ابْنُ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ فَلْيُرْحَلَ لَنَا

....—....—....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حاتم بن محمد ترمذی - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ اس کے آخر میں یہ کہا ہے:

فاعیدت الی راحلة "تو پالان تیار کرنے کی خدمت واپس ان کے پاس آگئی۔"

انہوں نے یہ روایت بدر بن یثیم حضرمی - ابو کریب محمد بن علاء - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من صاحب هذه الراحلة قالوا الطائفي قال لا حاجة به نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا کہ اس پالان کو تیار کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: طائف والے شخص نے۔ اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی ضرورت نہیں ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت محمد بن سعید بروکی - احمد بن عبد اللہ کندک - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان - انہوں نے اپنے دادا حسن بن عثمان - مخلد بن عمرو - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد بروکی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو حسن احمد بن اسحاق - عبد اللہ بن عبد اللہ بخاری - عمر بن محمد بن حسن - یحییٰ بن موسیٰ معروف بغنبار - یعقوب بن یحییٰ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو ثقی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن خسرو - ابو اسب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابہری - ابو عمرو بہ حرائی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ
عَبْدِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ
بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ :

رَأَيْتُ فِي سَبْعِ خِصَالٍ لَيْسَتْ فِي وَاحِدَةٍ
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
حَبْنِي وَأَنَا بِكُرٍّ وَلَمْ يَتَزَوَّجْ أَحَدًا مِنْ نِسَائِهِ
غَيْرِي وَأَرَانِي لَهُ جِبْرِيلُ وَلَمْ يَرَهُ أَحَدًا مِنْ
غَيْرِي وَنَزَلَ جِبْرِيلُ بِصُورَتِي وَلَمْ يَنْزِلْ
بِرِيَّةٍ أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ غَيْرِي وَكُنْتُ مِنْ أَحَبِّهِنَّ
وَوَالِدًا وَكَانَ جِبْرِيلُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْوَحْيِ
فِي شِعَارِهِ وَلَمْ يَكُنْ يَأْتِيهِ وَهُوَ مَعَ أَحَدٍ مِنْ
حَدَّثَ وَنَزَلَ فِي آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ كَأَنَّهُ يَهْلِكُ فِي
مِنْ النَّاسِ وَمَاتَ فِي لَيْلَتِي وَيَوْمِي وَتَرَفَّى بَيْنَ
مَعْرُوفٍ وَنَحْرِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابو حنیفہ نے - عون بن عبد اللہ بن عتبہ - عامر شعیبی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان
کرتی ہیں:

میرے اندر سات خصوصیات ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی
کسی اور زوجہ محترمہ میں نہیں ہیں جب نبی اکرم ﷺ نے
میرے ساتھ شادی کی تو میں کنواری تھی آپ ﷺ نے میرے
علاوہ اور کسی کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی نبی
اکرم ﷺ نے مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام دکھائے میرے علاوہ
اور کسی بھی زوجہ محترمہ نے انہیں نہیں دیکھا حضرت جبرائیل علیہ السلام
میری تصویر لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے
تھے وہ میرے علاوہ آپ ﷺ کی کسی اور زوجہ محترمہ کی تصویر
لے کر نہیں آئے میں اپنی ذات اور اپنے والد کے حوالے سے نبی
اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھی جب میں نبی اکرم ﷺ
کے ساتھ لحاف میں ہوتی تھی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر
نازل ہو جاتے تھے جب نبی اکرم ﷺ اپنی کسی اور زوجہ محترمہ
کے ساتھ ہوتے تھے تو حضرت جبرائیل نازل نہیں ہوتے
تھے میرے بارے میں قرآن پاک کی آیات نازل ہوئی
تھیں قریب تھا کہ میری وجہ سے کچھ لوگ ہلاکت کا شکار ہو
جاتے نبی اکرم ﷺ کا وصال میری باری کے مخصوص دن میں
میرے سینے اوگردن کے درمیان (میرے ساتھ لگ کر ہوا)“

.....

بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
کی ہے۔

یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - ابراہیم بن یوسف سے نقل کی ہے۔

یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن سعید عوفی - انہوں نے اپنے والد ان دونوں نے - امام ابو یوسف کے حوالے

سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قالت كان في سبع خصال لم تكن في احد من ازواجه اتاه جبريل بصورتى ولم ياته بصورة احد من ازواجه غيرى و كنت من احبهن اليه نفساً ووالداً و نزل في آيات من القرآن كاد يهلك في فناء من الناس و توفي في ليلتي وفي يومى وفي بيتي و بين سحري و نحرى

وہ بیان کرتی ہیں: میرے اندر سات ایسی خصوصیات ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی کسی اور زوجہ محترمہ میں نہیں ہیں۔ اکرم ﷺ کی خدمت میں حضرت جبرائیل میری تصویر لے کر آئے تھے وہ میرے علاوہ نبی اکرم ﷺ کی کسی اور زوجہ محترمہ کی تصویر لے کر نہیں آئے۔ میں اپنی ذات اور والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی۔ بارے میں قرآن مجید میں کچھ آیات نازل ہوئیں۔ قریب تھا کہ میرے حوالے سے کچھ لوگ ہلاکت کا شکار ہو جاتے۔ اکرم ﷺ کا وصال میری باری کے مخصوص دن میں میرے سینے اور گردن کے درمیان (میرے ساتھ لگ کر) ہوا۔ انہوں نے یہ روایت عبدالصمد بن فضل۔ مقرر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مکمل طور پر پہلی والی روایت کے اندر۔ ہمراہ روایت کیا ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ شعیب بن ایوب۔ ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید۔ محمد بن سعید۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن میسرہ۔ مقرر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد بن خلی۔ نے اپنے والد خالد بن خلی۔ محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

(293)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ أَرْسَلَ وَالِدَتَهُ أُمَّ عَبْدِ تَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي

(293) قد تقدم في (274) .

امام ابوحنیفہ نے۔ عون بن عبد اللہ بن عتبہ۔ انہوں نے۔ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے۔ بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

جب نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لاتے تھے تو والدہ سیدہ ام عبد اللہ کو نبی اکرم ﷺ کے ہاں بھیج دیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے گھر جا کر نبی اکرم ﷺ کے معتمد

تَنْظُرُ إِلَى هَذِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَمَّيْتَهُ فَتُخْبِرُهُ بِذَلِكَ فَيَتَشَبَّهُ بِهِ
شریف اور طور طریقوں کا جائزہ لیتی رہتی تھیں اور حضرت عبداللہ
کو آکر اس بارے میں بتاتی تھیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان کو
اختیار کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

233 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ
مُؤَبِّنٍ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيهِ :
روایت: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ
حَتَّى حَصِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
امام ابو حنیفہ نے - عون بن عبد اللہ بن عتبہ - انہوں نے
اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی چٹائی
اٹھایا کرتے تھے۔

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

234 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَامِعِ بْنِ
زَيْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ :
روایت: لَمَّا طَعَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ صُحْبًا فَجَمَعَ لَهُ الْمُسْلِمِينَ وَأَنْ يَكُونُ
بِهِ خَلٌّ عَلَى الْأَنْصَارِ فَلَمَّا تَكَامَلُوا لَدَيْهِ حَمِدَهُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَصَلَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ حَمَلْتُ
كُمُ عَلَى سِتَّةِ قُبُصِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَقَدْ أَجَلْتُهُمْ ثَلَاثًا
لَأَنْفُسِهِمْ وَلِلْأَمَّةِ فَإِنْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَى

امام ابو حنیفہ نے - جامع بن ابی راشد کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں:
جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو انہوں نے حضرت
صہیب رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ مسلمانوں کو ان کے پاس اکٹھا
کریں اور ان میں زیادہ تعداد انصار کی ہونی چاہیے جب وہ لوگ
ان کے پاس اکٹھے ہو گئے تو انہیں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان
کی: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا اور بولے: اے لوگو! میں نے
تمہارا معاملہ چھ افراد کے سپرد کیا ہے نبی اکرم ﷺ وصال کے
وقت ان حضرات سے راضی تھے میں نے انہیں تین دن کی
مہلت دی ہے کہ یہ لوگ اپن لیے اور امت کے لیے (کسی کو

مخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (376) - وابن سعد في "الطبقات" 113/3 - وابن نعيم في "الحلية" 126/1 -

في (3287) في بدء الخلق - وابن حبان (6331) .

مخرجه ابن حبان (2091) - ومسلم (567) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 224/6 - والطيالسي: 11 - وابن سعد في

أَحَدِهِمْ وَأَبَىٰ وَاحِدٌ مِنْهُمْ أَنْ يُبَايِعَ فَكُونُوا عَلَيْهِ
وَأِنْ اسْتَجَرُوا فَكُونُوا فِي فِتْنَةِ ابْنِ عَوْفٍ ثُمَّ مَاتَ
مِنْ يَوْمِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

خلیفہ) چن لیں، اگر یہ لوگ کسی ایک شخص پر متفق
اور ان میں سے کوئی ایک انکار کر دے تو تم لوگ اس سے
ہو جانا، اور اگر ان لوگوں کے درمیان اختلاف ہو جائے
عبدالرحمن بن عوف کے ساتھ ہونا، پھر اسی دن حضرت عمرؓ
انتقال ہو گیا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - یعقوب بن احمد بن صباح وراق - احمد بن محمد بن
علی بن مجاہد کے حوالے سے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(296) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ:
امام ابوحنیفہ نے - عون بن عبد اللہ - انہوں نے
کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے
یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ صَاحِبُ عَصَا رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
”وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عصا بردار تھے“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تک اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے:

انه كان صاحب رداء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
وهو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر اٹھانے والے تھے۔

اسی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے:

انه كان صاحب الراحلة لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
وهو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پالان تیار کرنے والے تھے۔

اسی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے:

انه كان صاحب سواك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وصاحب الميضاة وصاحب النعلين

وهو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک رکھنے والے تھے۔ آپ کے وضو کا پانی رکھنے والے تھے اور آپ کے جوتے اٹھانے

تھے۔

(297) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَتْ:

امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابو صالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

سَمِعْتُ رَوَايَتَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لِيَكُونَ شِعَارُكَ الْعِلْمُ وَالْقُرْآنُ

”اے عائشہ! تمہارا شعار علم اور قرآن ہونا چاہیے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن احمد - ابو جعفر محمد بن قاسم طاکانی - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد کے حوالے سے مکمل طور پر اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(298) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ:

امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - ابو صالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

سَمِعْتُ رَوَايَتَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَيَّ عَلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَأَاهُ جَائِعًا فَقَالَ لَهُ - عَلَيَّ مَا أَجَاعَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَشَبِعْ - لَمْ أَكْذِبْ وَكَذًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبْشُرْ بِالْجَنَّةِ

ایک دن نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ کو محسوس ہوا کہ وہ بھوکے ہیں آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے علی! تم کب سے بھوکے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اتنے دنوں سے سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جنت کی خوشخبری قبول کرو!

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن ابراہیم - محمد بن قاسم - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

طلحہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید کے حوالے سے تقریباً ابو محمد بخاری کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ابشر بشهادة الدنيا وسعادة العقبى
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دنیا میں شہادت کی اور آخرت میں سعادت کی خوشخبری قبول کرو!

(299) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَمْرِو بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - عبد الاعلیٰ تیمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(299) أخرجه الحمصكي في "مسند الامام" (34).

(300) أخرجه الحمصكي في "مسند الامام" (371).

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقْرَأَ سُورَةَ الْفَرَاتِصِ بِعَيْنِ سُورَةِ النِّسَاءِ فَفَعَلَ فَلَمَّا بَلَغَ قَوْلَهُ تَعَالَى (فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا) غَلَبَ عَلَيْهِ الْبُكَاءُ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُكَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَعِدْ فَلَمَّا بَلَغَهَا اشْتَدَّ بُكَاءُهُ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا

نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورہ فرائض یعنی سورہ نساء کی تلاوت کریں انہوں نے ہی کیا جب وہ اس آیت پر پہنچے ”اس وقت کیا عالم ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک لے کر آئیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لے آئیں گے۔“ تو نبی اکرم ﷺ رونے لگے آپ نے ان سے فرما کر جاؤ! پھر آپ ﷺ نے ان سے کہا: اسے دوبارہ پڑھو جب وہ اس مقام پر پہنچے تو نبی اکرم ﷺ زیادہ شدت سے رونے لگے حتیٰ کہ ایسا تین مرتبہ ہوا۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن محمد - محمد بن محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - قاسم بن محمد دلال - ابو بلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

(300) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ أَبِي الزُّعْرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - سلمہ بن کہیل - ابو زعراء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میرے بعد ان دو افراد ابو بکر اور عمر کی پیروی کرنا“

متن روایت: اِقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

(299) اخبرجه ابن حبان (735) - ومسلم (800) في صلاة المسافرين: باب فصل استماع القرآن - والطبرانی في "مسند" (8461) - واحمد 380/1 - والبخاری (4582) في التفسير .
(300) اخبرجه الحصكفي في "مسند الامام" (367) - والترمذی (3805) في مناقب عبد الله بن مسعود - والحاكم في "المستدرک" 76/3 - والبيهقي في "شرح السنة" 195/7 (3789) - والطبرانی في "الكبير" (8426) .

بمحم بن بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح کی تحریر کے حوالے سے - محمد بن عمرو راق - خالد بن نزار کے حوالے سے نقل کی ہے۔ محمد بن نصر بن حاجب بیان کرتے ہیں:

دخلت على ابو حنيفة في بيت مملو كتباً فقلت له ما هذه قال هذه احاديث كلها ما حدثت بها

لا اليسير الذي ينتفع به فقلت له حدثني ببعضها فامسى علي حدثنا سلمة بن كهيل الحديث

میں امام ابوحنیفہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کا گھر تحریروں سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ سب کیا ہے؟ انہوں نے بایا: یہ تمام احادیث ہیں۔ میں نے ان میں سے صرف چند احادیث روایت کی ہیں۔ جن کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے۔ (محمد بن نصر کہتے ہیں) میں نے ان سے کہا: آپ ان میں سے کوئی حدیث میرے سامنے بھی بیان کریں تو انہوں نے سلمہ بن کہیل کے حوالے سے یہ حدیث مجھے سنائی۔

امام ابوحنیفہ نے - سلمہ بن کہیل - حبہ بن جویں عرنی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

”میں اسلام قبول کرنے والا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والا پہلا شخص ہوں“

331- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلْمَةَ بْنِ جَبَلٍ عَنْ حَبِّةَ بْنِ جُوَيْنٍ الْعَرَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِبَادَ اللَّهِ عَنْهُ يَقُولُ:

سَمِعْتُ رَوَايَتٍ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ وَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

——***

بمحم بن بخاری نے یہ روایت - محمد بن ہمام بن خلف شیرازی - حسن - عامر بن فرات کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں:

میں نے جتنے بھی لوگ دیکھے ہیں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ان میں سب سے بڑے فقیہ تھے ایک مرتبہ ابو جعفر منصور نے مجھے پیغام بھیجا کہ لوگ امام جعفر صادق کے حوالے سے آزمائش کا شکار ہیں تو تم میرے لئے کچھ مشکل مسائل تیار کرو۔ میں نے چالیس مسائل تیار کیے اور انہیں حیرہ میں منصور کو بھجوادیا۔ پھر اس نے مجھے اپنے پاس بلوایا جب میں وہاں پہنچا تو وہ اپنے پلنگ پر بیٹھا تھا۔ امام جعفر صادق اٹھ کر دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔

332- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ:

سَمِعْتُ رَوَايَتٍ: جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَفْقَهُ مَنْ رَأَيْتُ خَدَّ بَعَثَ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ الْمَنْصُورِ أَنَّ النَّاسَ قَدْ سَأَلُوا بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَهِيَ لَهُ مَسَائِلُ شَدَادًا سَخِطْتُ أَرْبَعِينَ مَسْئَلَةً وَبَعَثْتُ بِهَا إِلَى الْمَنْصُورِ - جَبْرَةَ ثُمَّ أَبْرَدَ إِلَيَّ فَوَافَقْتُهُ عَلَى سَرِيرِهِ وَجَعْفَرُ - مُحَمَّدٍ عَنْ يَمِينِهِ فَتَدَاخَلْنِي مِنْ جَعْفَرٍ هَيَّيَّةَ لَمْ يَخْشَ مِنْ الْمَنْصُورِ فَأَجْلَسَنِي ثُمَّ التَّمَتَ إِلَيَّ

أَخْرَجَهُ الْحَصَكْفِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (370) - وَابْنُ سَعْدٍ فِي "الطَّبَقَاتِ" 15/3 - وَالتِّرْمِذِيُّ (3735) فِي الْمَنَاقِبِ - وَابْنُ الْبَيْهَقِيِّ

بِالسُّنَنِ الْكُبْرَى 207/6 - وَالْحَاكِمُ فِي "الْمُسْتَدْرَكِ" 136/3

جَعْفَرَ قَائِلًا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَذَا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ نَعَمْ
أَعْرِفُهُ ثُمَّ قَالَ الْمَنْصُورُ سَلْهُ مَا بَدَا لَكَ يَا أَبَا حَنِيفَةَ
فَجَعَلْتُ أَسْأَلُهُ وَيَجِيبُ الْإِجَابَةَ الْحَسَنَةَ وَيُفْهِمُ
حَتَّى أَجَابَ عَنْ أَرْبَعِينَ مَسْئَلَةً فَرَأَيْتُهُ أَغْلَمَ النَّاسِ
بِاخْتِلَافِ الْفُقَهَاءِ فَلِذَلِكَ أَحْكَمُ أَنَّهُ أَفْقَهُ مَنْ رَأَيْتُ

مجھے امام جعفر صادق کا اتنا رعب محسوس ہوا کہ منصور کا اتنا رعب
محسوس نہیں ہوا تھا۔ منصور نے مجھے بیٹھنے کیلئے کہا اور پھر امام جعفر
صادق کی طرف متوجہ ہو کر بولا: اے ابو عبد اللہ! یہ ابو حنیفہ ہے۔
انہوں نے فرمایا جی ہاں! میں اسے جانتا ہوں۔ پھر منصور نے
اے ابو حنیفہ تم ان سے جو چاہو سوال کرو۔ تو میں ان سے سوالات
کرنے شروع کیے انہوں نے مجھے اس کے عمدہ جوابات دیے۔
یہاں تک کہ انہوں نے 40 سوالات کے جوابات دے دیے۔
تو میں نے دیکھا کہ وہ فقہاء کے اختلاف کے سب سے بڑے
عالم ہیں۔ اسی لئے میں نے یہ فیصلہ دیا کہ میں نے جتنے بھی
دیکھے ہیں وہ ان میں سب سے بڑے فقیہ تھے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن محمد بن سعید۔ جعفر بن محمد بن حسین حازمی۔ ابو نجیح ابراہیم
محمد بن حسین۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
(303)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ نَقُشُ خَاتَمِ مَسْرُوقِ بْنِ
الْأَجْدَعِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امام ابو حنیفہ نے۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر کے حوالے سے
یہ روایت نقل کی ہے: ان کے والد بیان کرتے ہیں:
مسروق بن اجدع کی انگلی میں یہ نقش تھا:
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ محمد بن عبید بن عتبہ۔ حسین بن عبد الاول۔ ابو خالد
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(304)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: قَالَ عُصْمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِرَجُلٍ إِقْرَأْ
الْحَجَرَ قَالَ أَوَلَيْسَتْ مَعَكَ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لَيْسَ
لِي مِثْلُ صَوْتِكَ

امام ابو حنیفہ نے۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر کے حوالے سے
یہ روایت نقل کی ہے: ان کے والد بیان کرتے ہیں:
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا: تم سورۃ حجر پڑھو
اس نے کہا: کیا آپ کو یہ نہیں آتی ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: آ
ہے لیکن میری آواز تمہاری آواز جیسی (خوبصورت) نہیں ہے۔

حافظ طحطاوی بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن محمد بن عبد اللہ - خالد بن یوسف بن خالد سمتی - اپنے والد یوسف بن خالد سمتی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید احمد بن عبد الجبار - علی بن ابی علی - ابوقاسم بن شلاح - ابوعباس احمد بن محمد - احمد بن محمد بن عبد اللہ - خالد بن یوسف بن خالد سمتی - انہوں نے اپنے والد یوسف بن خالد سمتی کے حوالے سے امام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

۱۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَسَنَ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ الصِّدِّيقَةَ بِنْتَ الصِّدِّيقِ حَبِيبَةَ رَسُولِ اللَّهِ - عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: مسروق بیان کرتے ہیں:

سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت ہیں وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: استغفار جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے۔

۲۔ روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَسَنَ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ الصِّدِّيقَةَ بِنْتَ الصِّدِّيقِ حَبِيبَةَ رَسُولِ اللَّهِ - عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

حافظ طحطاوی بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - اسحاق بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یوسیمان جوزجانی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن - کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

۳۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا گورنر مقرر کیا تو انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے یہ فرمایا: ہم کسی ڈر کی وجہ سے بڑے لوگوں سے کوئی کوتاہی نہیں کریں گے۔

روایت: أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ الْكُوفَةَ حِينَ سَفَلَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا أَلُونَا عَنْ مَعْرِفَتِهِ فِرْقًا

حافظ طحطاوی بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوعباس احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(307) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ وَرَبِيعَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُبِضَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُبِضَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

امام ابو حنیفہ نے۔ بیٹھم اور ربیعہ کے حوالے سے یہ نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی عمر تھی۔ جب حضرت ابو بکر کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی تھی۔ جب حضرت عمر کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی تھی۔

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ زکریاء بن یحییٰ نیشاپوری۔ احمد بن عبد اللہ ابن زیاد بغدادی۔ محمد بن محمد بن خلیل بصری۔ اللہ بن صخر۔ سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(308) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَيَّاسٍ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَمَّا خَرَجَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَحْرَ الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَوْصِنِي فَقَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَلُزُومِ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَنْ يَجْمَعَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى ضَلَالَةٍ وَاصْبِرْ حَتَّى تَسْتَرِيحَ بَرًّا وَتُسْتَرَاخَ مِنْ فَاجِرٍ

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد الملک بن ایاس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابو عمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبد اللہ بن مسعود مدینہ منورہ جانے لے گئے تو میں نے کہا آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کی امت کو اکٹھا نہیں کرے گا اور تم اس وقت تک صبر سے کام لینا جب تک نیک ہونے کے عالم میں (دنیا کی پریشانیوں سے) حاصل نہیں کر لیتے یا کسی گناہ گار (اور ظالم حکمران) سے نصیب نہیں ہو جاتی۔

...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد۔ عبد اللہ بن احمد بن بہلول۔ انہوں نے اپنے دادا اسماعیل بن۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(309) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ زَيْدٍ

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد الملک بن عمیر۔ عمرو بن حریت۔ حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت سعید بن زید

(307) اخرجہ الحصفی فی ”مسند الامام“ (356) وقد تقدم

(308) اخرجہ الحاکم فی ”المستدرک“ 200/1 - والشهاب فی ”المسند“ (2166) - والترمذی (2167) من حدیث عبد

عمر مرفوعاً

سَمِعْتُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

روایت: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ
سِرٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي
الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ
الْحَنَفِيَّةِ وَسَعِيدٌ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ فِي الْجَنَّةِ فَقِيلَ لَهُ
فَكَيْفَ

دس لوگ جنت میں ہوں گے (یعنی یہ جنتی ہیں) ابو بکر جنتی
ہے عمر جنتی ہے عثمان جنتی ہے علی جنتی ہے طلحہ جنتی ہے زبیر جنتی
ہے سعد جنتی ہے سعید جنتی ہے عبدالرحمان بن عوف جنتی ہے اور
ابو عبیدہ جنتی ہے۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی۔ آپ بھی؟ تو
آپ رو پڑے۔

.....

لفظ ابن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن حسین بن احمد حرانی۔ ابو یقظان عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسلم۔ عبداللہ
بن محمد بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک ابن عبدالجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک ابن عبدالجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ
عَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل
کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

يَتَرَكُ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لِكِرَامِهِمْ مَنْ
مِنْهُمْ كَمَا يَرَى الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ فِي أَفْقٍ
وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ وَأَنَّهُمَا

(جنت میں) بلند درجات کے لوگوں کو نیچے کے درجات
والے یوں دیکھیں گے جیسے دنیا میں آسمان کے افق میں چمکنے
والے کسی ستارے کو دیکھا جاتا ہے اور ابو بکر اور عمران (بلند
درجات والوں) میں سے ہیں اور یہ دونوں اچھے بندے ہیں۔

.....

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ان کے ہاں ابو علی باقلانی۔ ابو عبد
لہ بن محمد بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ حسن ابن عباس۔ محمد بن حنفیہ طریقی۔ ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔

حرجہ ابو داؤد (4649)۔ والترمذی (3748)۔ والحاکم فی ”المستدرک“ 316/3۔ والمنقی الہندی فی ”الکتر“

حرجہ الخطیب فی ”تاریخ بغداد“ 195/3۔ و 64/4۔ و 123/12۔ والحافظ الذہبی فی ”تذکرۃ الحفاظ“ 484/2

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(311) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ

أَبِي كَثِيرٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ:

مَتْنِ رَوَايَتِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَبْصَرَهُمْ يَهْلِكُونَ وَيَكْبُرُونَ فَقَالَ هِيَ هِيَ وَرَبِّ

الْكُعْبَةِ فَقَالَ لَهُ مَا هِيَ قَالَ كَلِمَةُ التَّقْوَى وَكَانُوا

أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلُهَا

امام ابو حنیفہ نے - موسیٰ بن ابوکثیر - ایک شخص سے

انہیں یہ بات بیان کی اس کے حوالے سے یہ روایت نقل ہے۔

حضرت عمر بن خطاب نے لوگوں کو لا الہ الا اللہ

پڑھتے ہوئے دیکھا تو بولے رب کعبہ کی قسم! یہی ہے

کسی نے ان سے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا

کا کلمہ۔ اور یہ لوگ اس کے حقدار بھی ہے اور اس کے

ہیں۔

....

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - منذر بن محمد بن منذر نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے جو

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بھٹی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو غلی

بن دوست غلاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(312) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ

الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ رَوَايَتِ: اقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبُو بَكْرٍ

وَعُمَرُ اهْتَدُوا بِهَذِي عُمَارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ

عَبْدٍ

میرے بعد ان دو افراد کی پیروی کرنا۔ ابوبکر اور

عمار کے طریقے سے رہنمائی حاصل کرنا اور ام عی

صاحبزادے یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود کے عہد

سے پکڑ کے رکھنا۔

....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - ابو عبد اللہ فضل بن محمد واسطی - عبد القدوس بن عبد القاہر - ابو

حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(312) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (368) - وابن حبان - والترمذي (3663) في المناقب: باب في مناقب

وعمر - وابن سعد في "الطبقات" 334/2 - واحمد 399/5

۳۴۳ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
 - عَمِيرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
 امام ابو حنیفہ نے - عبدالملک بن عمیر - ایک شامی شخص کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد
 فرمایا ہے:

روایت: أَنَّهُ قَالَ إِنِّي مُكَاثِّرٌ بِكُمْ الْأَمَمَ
 میں دوسری امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس روایت کو حمزہ بن حبیب کی تحریر میں
 - سے یہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

نبیوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں ہے میں نے
 - میں پڑھا ہے: (یہ روایت) یحییٰ بن حسن نے - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی

نبیوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - امام ابو یوسف (اور) اسد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
 سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبد الملک - احمد بن اسحاق بن یوسف - انہوں نے اپنے والد کے حوالے
 سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد
 سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

نبیوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 نبیوں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابراہیم بن عیسیٰ رازی - نخبویہ بن شیب - ابو مطیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
 روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یونس بن بکر کے حوالے سے امام
 ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے
 سے سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان - محمد بن حسن شیبانی کے
 سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

انی مکاثر بکم الامم يوم القيامة فلا تضلوا

میں قیامت کے دن تمہاری کثرت پر دوسری امتوں کے سامنے فخر کروں گا تو تم لوگ گمراہ نہ ہو جانا۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں: امام ابو یوسف، حسن بن زیاد، اسحاق ازرق اور حکم بن عبد اللہ نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(314) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَقَدْ كُنْتُ فِي خِلَالِ سَبْعٍ لَمْ تَكُنْ

لِأَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

كُنْتُ أَحَبُّنَّ إِلَيْهِ أَبَا وَأَحَبُّنَّ إِلَيْهِ نَفْسًا وَتَزَوَّجَنِي

بِكُرٍّ وَمَا تَزَوَّجَ بِكُرٍّ غَيْرِي وَمَا تَزَوَّجَنِي حَتَّى آتَاهُ

جِبْرَائِيلُ بِصُورَتِي وَلَقَدْ رَأَيْتُ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ

السَّلَامُ وَمَا رَأَاهُ أَحَدٌ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرِي وَلَقَدْ كَانَ

يَأْتِيهِ جِبْرَائِيلُ وَأَنَا مَعَهُ فِي شَعَارٍ وَلَقَدْ نَزَلَ فِي

عُذْرِي كَأَنِّي يَهْلِكُ فِي فَنَاءٍ مِنَ النَّاسِ وَلَقَدْ

قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي

لَيْلَتِي وَيَوْمِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي

امام ابو حنیفہ نے - شعبی کے حوالے سے یہ روایت کی ہے:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میرے اندر سات خصوصیات ہیں جو نبی اکرم ﷺ

کسی اور زوجہ محترمہ میں نہیں ہیں۔ میرے والد نبی اکرم

کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھے اور میں نبی اکرم

کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں۔ جب نبی اکرم

نے میرے ساتھ شادی کی تو میں کنواری تھی۔ آپ نے میرے

علاوہ کسی اور کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی۔ آپ

میرے ساتھ اس وقت تک شادی نہیں کی جب تک کہ

جبرائیل آپ کے پاس میری تصویر لے کے نہیں آئے۔ میرے

حضرت جبرائیل کو دیکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ازواج

سے اور کسی نے بھی انہیں نہیں دیکھا ہے۔ جب میں نے

اکرم ﷺ کے ساتھ لحاف میں ہوتی تھی تو بھی حضرت جبرائیل

آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے تھے۔ میرے بے گناہ ہونے

کے بارے میں (قرآن میں آیتیں) نازل ہوئیں۔ قریب

کہ میری وجہ سے کئی لوگ ہلاکت کا شکار ہو جاتے۔

اکرم ﷺ کا وصال میری باری کے مخصوص دن میں میرے

اور گردن کے درمیان (میرے ساتھ لگ کر) ہوا۔

....

امام ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی اور دیگر کئی حضرات کے حوالے سے - محمد بن عیسیٰ - محمد بن

بن عطیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد بن سعید - فضل بن عباس بن سعید - یحییٰ بن غیلان راہی - عتبہ

یہ حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
سَبِّ قَالَ:

یہ روایت: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لِنِسَاءِ
— صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَضَّلَنِي اللَّهُ
— بِعَشْرِ خَصَالٍ وَلَا فَخْرَ كُنْتُ أَحَبَّ نِسَائِهِ
— لَكَ كَانَ أَبِي أَحَبَّ أَصْحَابِهِ إِلَيْهِ وَلَمْ يَعْرِفْ بِكُرًا
— وَنَزَوَ جَنِّي لِسَبْعٍ وَبَنِي بَنِي لِسَبْعٍ وَنَزَلَ فِي
— مِنَ السَّمَاءِ وَكَانَ يُطَافُ بِهِ فِي مَرَضِهِ بَيْنَ
— فَقَالَ إِنَّ هَذَا يَشُقُّ عَلَيَّ إِنْ رَأَيْتَنِي أَنْ تَأْذَنَ
— فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَتْ أَمْ سَلَمَةَ أَذِنًا فَكَانَ
— مِنْ الدُّنْيَا أَتَى بِسَوَاكِ فَقَالَ انْكُثِيهِ يَا
— فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَسْنَاكَ بِهِ فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي
— وَقَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدَفِنَ فِي

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی ازواج سے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ پر دس حوالوں سے فضیلت دی ہے۔ اور
یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہہ رہی (بلکہ اظہارِ نعمت کے لئے
بیان کر رہی ہوں) میں نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج میں سے
آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں اور میرے والد نبی اکرم ﷺ
کے تمام اصحاب سے زیادہ آپ کو محبوب تھے۔ نبی اکرم ﷺ
نے میرے علاوہ کسی اور کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی۔
جب نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ شادی کی تو میری عمر سات
سال تھی اور جب میری رخصتی ہوئی تو میری عمر نو سال تھی۔ میری
بے گناہی کے بارے میں آسمان سے حکم نازل ہوا اور نبی
اکرم ﷺ اپنی بیماری کے دوران تمام ازواج کے پاس تشریف
لے جاتے رہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: میرے لئے یہ بات
مشقت کا باعث ہے۔ اگر تم خواتین مناسب سمجھو تو مجھے عائشہ
کے گھر میں رہنے دو۔ تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ٹھیک
ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے دنیا کی جو آخری چیز استعمال کی وہ
مسواک تھی۔ وہ آپ کی خدمت میں پیش کی گئی تو آپ نے
ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اسے نرم کر دو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ نبی
اکرم ﷺ نے اسے استعمال کیا تو یوں اللہ تعالیٰ نے میرے
لعب اور نبی اکرم ﷺ کے لعب کو جمع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے
میرے سینے اور گردن کے درمیان (نبی اکرم ﷺ میرے ساتھ
لگے ہوئے تھے اس وقت) نبی اکرم ﷺ کی روح کو قبض کیا اور
آپ کو میرے حجرے میں دفن کیا گیا۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد - قیس بن مسلم - حامد بن آدم - اسد بن عمرو کے حوالے سے

ابوصنیفہ سے روایت کی ہے

(316) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ بْنِ

دَثَّارٍ (عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: كَانَ لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي

امام ابوصنیفہ نے - محارب بن دثار کے حوالے سے -

روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں -

نبی اکرم ﷺ نے میرا قرض واپس کرنا تھا تو وہ آپ -

مجھے ادا کیا اور مزید رقم بھی عطا کی -

...—...—...—...

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - ابوبکر احمد بن داؤد سمعانی - ابواسمعیل عبدالعزیز بن یحییٰ - محمد بن سلمہ حرانی -

حوالے سے امام ابوصنیفہ سے روایت کی ہے

(317) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سِمَاكِ بْنِ

حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَعَدْنَا حَيْثُ انْتَهَى بِنَا الْمَجْلِسُ

امام ابوصنیفہ نے - سماک بن حرب کے حوالے سے -

روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں -

ہم جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے -

تو وہاں بیٹھ جاتے تھے جہاں محفل کے آخر میں گنجائش ہوتی تھی -

...—...—...—...

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - ابوجعفر محمد بن حسن بن ہارون موسیٰ -

الغفار بن عبداللہ موسیٰ - علی بن مسہر کے حوالے سے امام ابوصنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے -

امام ابوصنیفہ بیان کرتے ہیں:

(318) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي أَنْبَشُ قَبْرَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْتُ إِلَى ابْنِ

سَبْرِينَ أَسْأَلُهُ فَقَالَ هَذَا رَجُلٌ يَنْبَشُ عِلْمَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

میں نے خواب دیکھا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی قبر -

کھود رہا ہوں - میں نے ابن سیرین کو پیغام بھیجا اور -

(اس کی تعبیر) کے بارے میں دریافت کیا - تو انہوں نے -

فرمایا: یہ (خواب دیکھنے والا) شخص نبی اکرم ﷺ -

کو پھیلائے گا -

...—...—...—...

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - داؤد بن یحییٰ - اسماعیل بن بہرام - اسباط بن محمد کے حوالے سے امام ابوصنیفہ

سے روایت کی ہے

(317) اخبرجه الحصكفي في "المسند الامام" (468) - وابن حبان (6433) - وابو يعلى (7453) - والطبراني في

(1951) - واحمد 98/5 - والبخاري في "الادب المفرد" (1141)

319) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي مُوسَى جَسَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عبد اللہ بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں دوسری امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن احمد بن ہارون - ابن ابوغسان - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

320) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ سَيِّ النَّجُودِ عَنْ زُرَّابْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعُوذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ - عاصم بن ابونجود - زر بن حبیش کے حوالے سے - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

سن روایت: أَنَّهُ أَخَذَ قُمْلَةً فِي الصَّلَاةِ فَدَفَنَهَا ثُمَّ قَالَ: (أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا)

انہوں نے نماز کے دوران ایک جوڑے پکڑی اور اسے دفن کر دیا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

”کیا ہم نے زمین کو زندہ اور مردوں کے لئے سمیٹ دینے والی چیز نہیں بنایا ہے۔“

ابو عبد اللہ بن خسر و لمخنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل ابن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب قاضی - محمد بن طاہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

321) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَامِعِ بْنِ سَبِّ عَنْ الْمُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ:

امام ابو حنیفہ نے - جامع بن سبب - المنذر الثوری - محمد بن حنفیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سن روایت: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے

في الخرج ابن حبان (5985) - واحمد 349/4 والحميدى (779) - والطبراني في "الكبير" (7415) عن الصنابح عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "اني فرطكم على الحوض واني مكاثركم بالامم فلا تقتلن بعدى"

في الخرجه البیهقی فی "السنن الکبریٰ" 294/2 - وعبد الرزاق (1741) فی الصلاة: باب القملة فی المسجد تقتل - وابن ابی حاتم (7489) 145/2 .

322) - قال السيوطی فی "الدر المنثور" 410/4: واخرج ابن جرير وابن المنذر وابن ابی حاتم والطبرانی فی "الاورسط" وابو حنبل عن محمد بن علی بن ابی طالب قال: قلت لابی: ان الناس يزعمون فی قول الله: (ويتلوه شاهد منه) انك انت التالي بددت انی انا هو ولكنه لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم .

عَزَّ وَجَلَّ (اَقَمَنْ كَانَ عَلٰی بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ) قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّهِ
وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ لِسَانُهُ لِسَانٌ عَرَبِيٌّ وَهُوَ الشَّاهِدُ
مِنْهُ

میں دریافت کیا گیا: ”جو شخص اپنے پروردگار کی طرف سے
واضح دلیل پر ہو“۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: واضح دلیل
کے پروردگار کی طرف سے ہوگی اور اس کی طرف سے مقررہ
گواہ اس کی تلاوت کرے گا۔ اس کی زبان عربی زبان ہے۔
اس کی طرف سے گواہ ہے۔

....—....—....

حافظ ابن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون۔ ان کے ماموں ابوعلی۔ ابو عبد اللہ بن
دوست علاف۔ قاضی عمر اشنانی۔ حسن بن قاسم بن حسین بجلی۔ محمد بن عبد اللہ بن صالح۔ اسماعیل بن ابوزیاد کے حوالے سے۔
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
قاضی عمر اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔



الْبَابُ الرَّابِعُ فِي الطَّهَارَةِ

چوتھا باب: طہارت کے بارے میں روایات

وَأَنَّهُ يَشْتَمِلُ عَلَى فُصُولٍ خَمْسَةٍ

یہ پانچ فصول پر مشتمل ہے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي كَيْفِيَةِ الْوُضُوءِ وَالتَّيْمُمِ

الْفَصْلُ الثَّانِي فِيْمَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ وَالتَّيْمُمَ وَأَحْكَامَ الْحَدَثِ

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَأَحْكَامَ الْجَنَابَةِ

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْمِيَاهِ وَالنَّجَاسَاتِ

الْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخَفِيِّنِ وَغَيْرِهِمَا

پہلی فصل: وضو اور تیمم کا طریقہ

دوسری فصل: جو چیزیں وضو اور تیمم کو لازم کرتی ہیں، نیز حدت کے احکام

تیسری فصل: جو چیزیں غسل کو واجب کرتی ہیں، نیز جنابت کے احکام

چوتھی فصل: (مختلف اقسام کے) پانیوں اور نجاستوں کے احکام

پانچویں فصل: موزوں اور دیگر چیزوں پر مسح کرنے کے احکام



الفصل الأول فی کیفیۃ الوضوء والتیمم

پہلی فصل: وضو اور تیمم کا طریقہ

(322) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

أَبِي رِبَاحٍ حُمَرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَمَانَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا

ثَلَاثًا وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح - حمران مولیٰ

بن عثمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تین، تین مرتبہ وضو کیا

بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح وضو کرتے

دیکھا ہے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - یعقوب بن یوسف ضعی - ابو جنادہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے

روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - یعقوب بن یوسف ضعی - ابو جنادہ کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(323) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ عُصْمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ كُلَّهُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم بن

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بن یزید بیان کرتے

میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ تین

پورا وضو، دو مرتبہ کیا۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن

محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے مفصل طور پر روایت کیا ہے

فَقَالَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ اثْنَتَيْنِ وَاسْتَنْشَقَ مِثْنَى وَغَسَلَ وَجْهَهُ مِثْنَى وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ مِثْنَى وَمَسَحَ

(322) اخرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (51) - وابن حبان (1058) - ومسلم (226) فی الطہارة - والبیہقی فی ”المسند“ -

کم الوضوء من غسل؟ وابن ابی شیبہ 10/1 فی الطہارات: باب فی الوضوء کم هو؟

سہ مثنیٰ وغسل رجلہ مثنیٰ قال حماد والواحدة تجزى اذا سبغت قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفہ

بیان کرتے ہیں انہوں نے وضو کرتے ہوئے دونوں ہاتھ دو مرتبہ دھوئے اور دو مرتبہ کلی کی۔ اپنے چہرے کو دو مرتبہ دھویا۔ نہ دو مرتبہ دھوئے۔ اپنے سر پر دو مرتبہ مسح کیا اور اپنے دونوں پاؤں دو مرتبہ دھوئے۔ حماد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بھی جائز۔ سب کہ تم نے اچھی طرح پانی بہایا ہو۔ امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول

حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

سہ قال:

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”تم اپنے کان کے آگے والے حصے کو چہرے کے ساتھ دھوؤ اور اس کے پیچھے والے حصے پر سر کے ساتھ مسح کرو“۔

یت: اغسل مُقَدِّمَ أُذُنِكَ مَعَ الْوَجْهِ
مَعَ مُؤَخَّرِ أُذُنِكَ مَعَ الرَّأْسِ

.....

قال محمد قال ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الاذنان

من الراس فیعجبنا ان نمسح مقدمهما مع الوجه ومؤخرهما مع الراس قال محمد وبہ ناخذ امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دونوں کان سر سے ہیں۔ ہمیں یہ روایت اچھی لگی تو ہم ان کے آگے والے حصے کا چہرے کے ساتھ مسح کرتے ہیں اور پیچھے والے حصے کا سر کے ساتھ کرتے ہیں۔

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ۔ عبد اللہ بن عمر عمری۔ نافع کے حوالے سے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مَسْرُوقٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ

سہ :

ایک صاحب نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! میں نے آپ کو

دیکھا ہے کہ آپ ”سبٹی“ جوتے میں ہی وضو کر لیتے ہیں تو انہوں

یت: أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ

سَاحَا فِي السَّعَالِ السَّبْتِيَّةِ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ

مرحہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (2) فی الطہارة باب الوضوء۔ والترمذی 55/1 فی الطہارة باب ما جاء ان

من الراس۔ وعبد الرزاق (36)۔

مرحہ الطحاری فی ”شرح معانی الآثار“ 184/2۔ وابن حبان (3763)۔ والبخاری (166) فی الوضوء۔ وابن الشیخ فی ”

من صلی اللہ علیہ وسلم“: 36۔ والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 31/5

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا
ہوئے دیکھا ہے۔

....

طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ اسماعیل بن فضل بلخی۔ محمد بن جعفر۔ موسیٰ بلخی۔ محمد بن
شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ کہتے ہیں: اسماعیل بن حماد نے اس کو امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(واخرجه) (عن) عبد الله بن عمر (عن) سعيد بن ابوسعيد المقبري وذكر الحديث في احرامه
ووضوئه في النعال واستلامه الركن اليماني وتلوينه لحيته بالصفرة وقوله رایت رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم يفعل ذلك كله

یہ روایت انہوں نے عبد اللہ بن عمر کے حوالے سے سعید بن ابوسعید مقبری سے نقل کی ہے۔ انہوں نے ان کے احرام باندھنے
جو توں سمیت وضو کرنے، رکن یمانی کا استلام کرنے، داڑھی پر زرد رنگ کا خضاب لگانے کا ذکر کیا ہے اور ان کے یہ الفاظ ذکر کیے
میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ سب کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(326)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُزَاهِمِ بْنِ
زُفَرَ التَّيْمِيِّ الْكُوفِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ:
مَتْنٌ رَوَيْتُ أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْوُضُوءِ مِنَ الْمِطْهَرَةِ
امام ابو حنیفہ نے۔ مزاحم بن زفر تیمی کوفی کے حوالے سے
شعبی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: وہ یہ فتویٰ دیتے تھے
لوٹے کے ذریعے وضو کیا جاسکتا ہے۔

....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس بن عقدہ۔ اسماعیل بن حماد۔ انہوں نے اپنے والد اور اس کے
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو نقل کیا ہے۔

(327)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَارِبِ بْنِ
دَثَّارٍ (عَنِ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
مَتْنٌ رَوَيْتُ: وَيُلَّى لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ فَإِذَا غَسَلْتُمْ
امام ابو حنیفہ نے۔ محارب بن دثار کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے
ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
”(کچھ) ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے۔“

(326) اخرجه ابن حبان (1088) - واحمد 4/409 - وابن ابی شیبہ 1/26 -

-- ومسلم (242) (29) كان ابو هريرة باتي على الناس وهم يتوضون عند المطهرة فيقول لهم: اسفوا الوضوء بارك الله فيكم

فانی سمعت ابا القاسم صلى الله عليه وسلم - يقول: "وبل للاعقاب من النار" -

(327) اخرجه الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/38 - واحمد 2/164 - وابن خزيمة (161) - والبيهقي في "السنن" 1/69 -

69/1 - من حديث عبد الله بن عمرو

يَحْكُمُ فَبَلَّغُوا بِالْمَاءِ أَصُولَ الْعَرَائِقِيبِ

(وضو کرتے ہوئے) اپنے پاؤں دھوؤ، تو ایزویوں کی جڑوں تک پانی پہنچاؤ۔

....

وہم بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبد اللہ فراء طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم - عبد العزیز بن خالد کے - سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ما فی ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبس بن عقدہ - محمد بن احمد بن عبد اللہ طالقانی - ابو جعفر محمد بن قاسم طایکانی - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

353- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مشرکین جب مسلمانوں سے ملتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے: ہم یہ دیکھتے ہیں کہ تمہارے آقا تمہیں اس بات کی بھی تعلیم دیتے ہیں کہ تم لوگوں کو بیت الخلاء کیسے جانا چاہئے۔ وہ مسلمانوں کا مذاق اڑانے کے طور پر یہ بات کہتے تھے۔ تو مسلمان جواب دیتے تھے: جی ہاں! مشرکین نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو مسلمانوں نے بتایا کہ انہوں نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم (قضائے حاجت کرتے ہوئے) قبلہ کی طرف رخ نہ کریں اور دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجانہ کریں اور ہڈی یا میٹنی کے ذریعے استنجانہ کریں اور ہم تین پتھروں کے ذریعے استنجاء کریں۔

....

روایت: أَنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا عَلَى عَهْدِ
رَبِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَقُوا
سَبِيْنًا فَقَالُوا تَرَى أَنَّ صَاحِبَكُمْ يَعْلَمُكُمْ كَيْفَ
تَبْرَأُ الْخَلَاءَ اسْتَهْزَأَ بِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ نَعَمْ
سَأَلُوهُمْ فَقَالُوا أَمَرْنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ
بِأَرْجُلِنَا وَلَا نَسْتَنْجِي بِإِيمَانِنَا وَلَا نَسْتَنْجِي بِعِظَمِ
بِأَرْجُلِنَا وَأَنْ نَسْتَنْجِي بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ

خرجہ) الامام محمد بن حسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبهذا ناخذ

والغسل بالماء فی الاستنجاء احب الینا

م محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
م محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں پانی کے ذریعے استنجاء کرنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

خرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (38) - ومسلم (262) فی الطہارۃ: باب الاستطابۃ - والترمذی (16) فی

حدیث: باب الاستنجاء بالحجارة - واحمد 437/5

- (329) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ :
متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً
امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ - ابن -
والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
”نبی اکرم ﷺ نے ایک، ایک مرتبہ وضو کیا۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- (330) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :
متن روایت: كَانَ تَيَمُّمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضَرْبَتَيْنِ ضَرْبَةً لِلْوُجْهِ وَضَرْبَةً لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ
امام ابو حنیفہ نے - عبدالعزیز بن ابورواد - نافع کے -
سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
ہیں:
”نبی اکرم ﷺ نے تیمم کرتے ہوئے دو -
لگائیں ایک ضرب چہرے کے لئے تھی اور ایک ضرب آگے
تک دونوں بازوؤں کے لئے تھی۔“

...—...—...—...

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن عبداللہ قزوینی - یوسف بن موسیٰ مروزی -
موسیٰ بن سعید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن محمد جہانی -
محمد بن مظفر - ابواسحاق ابراہیم بن احمد بن عبداللہ قاضی قزوینی - یوسف بن موسیٰ مروزی - ابوبکر موسیٰ بن سعید کے حوالے سے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

- (331) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ :
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم بن

(329) اخرجہ الحصفی فی "مسند الامام" (52) - والطبرانی فی "الوسط" 397/4 (3674) - وقد ذكره الهیثمی فی الزوائد 231/1 .

(330) اخرجہ مالک فی "الموطأ" 56/1 (122) - والحاکم فی "المستدرک" 287/1 - والبیہقی فی "السمیع" 207/1 - والطبرانی فی "الکبیر" (13366) .

(331) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (31) فی الطہارة: باب التیمم - وعبدالرزاق (822) فی الطہارة: التیمم من ضربة؟ - وابن ابی شیبہ 159/1 فی الطہارات: باب فی التیمم کم هو؟

”تم اپنی ہتھیلیاں مٹی پر رکھو اور پھر اپنے چہرے کا مسح کر لو
پھر تم دوسری مرتبہ انہیں مٹی پر رکھو ان پر پھونک مارو اور پھر اس
کے ذریعے اپنے ہاتھوں اور کہنیوں تک بازوؤں کا مسح کر لو۔“

——***

اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال وبه ناخذ ونرى مع
ذلك ان ينفذ يديه في كل مرة من قبل ان يمسح وجهه وذراعيه وهو قول ابي حنيفة رضي الله
عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر
اس نے یہ کہا ہے: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہر مرتبہ اپنے چہرے اور بازو پر مسح کرنے سے پہلے
اپنے ہاتھوں پر پھونک مار لے گا۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

331- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
ابن حنيفة:

”حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کا گزر ایک شخص کے پاس
سے ہوا جو اپنی شرم گاہ کو دھور ہاتھ تو انہوں نے کہا: تمہارا ستیاناس
ہو تم پر یہ لازم نہیں ہے۔“

——***

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - ابراہیم بن عبد الرحیم - ہوزہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

لفظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست
- قاضی عمر بن حسن اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محمد
وغسله احب الينا اذا بال وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے
تے ہیں: پیشاب کرنے کے بعد اس (شرم گاہ) کو دھولینا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

332- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

سے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل

کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي غُسْلِ الْيَدَيْنِ بَدْعَةٌ

وَنِعْمَتِ الْبَدْعَةُ

دونوں ہاتھ دھونے کے بارے میں وہ فرماتے ہیں بدعت

ہے، لیکن یہ اچھی بدعت ہے۔

....

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت احمد بن محمد بن عبد الجبار صیرفی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ جناد بن مسعود

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابوعی باقدنی۔ ابو عبد اللہ بن مسعود

تلاف۔ قاضی عمر بن حسن اشنانی سے انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(334)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَالِدِ بْنِ

امام ابو حنیفہ۔ خالد بن علقمہ۔ عبد خیر کے حوالے سے

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے

ہیں:

عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا

انہوں نے ایک مرتبہ پانی منگوایا اور دونوں ہاتھ تین مرتبہ

دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کی اور پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا

اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ

پھر سر کا تین مرتبہ مسح کیا اور پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے

پھر یہ فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔

وَتَمَضَّمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ

ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا

وَوَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت احمد بن ذی نون (اور) اسماعیل بن بشر۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی۔ یحییٰ بن موسیٰ۔ ابو مطیع حکم بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی بن طرخان (اور) محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی ان دونوں نے۔ علی بن میمون عطار (اور)

بن مقاتل زنجی۔ محمد بن عبد اللہ بن عمار (اور) محمد بن عبد اللہ سمناوی۔ محمد بن عبد اللہ بن عمار ان دونوں نے۔ معانی بن عمرا۔

(334) اخرجہ الحنفی فی "مسند الامام" (49)۔ وابن حبان (1056)۔ رابو داؤد (112) فی الطہارۃ۔ و

67/1۔ والبیہقی فی "السنن الکبریٰ" 48/1۔ والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 35/1

سے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح بخاری - محمد بن خالد واقفی - سعید بن مسلمہ بن ہشام بن عبد الملک بن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل بن حسن بن عثمان بخاری - انہوں نے اپنے دادا حسن بن عثمان - عبد اللہ بن ولید مدنی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عباس بن عزیز قطان مروزی - محمد بن حمید رازی - ابراہیم بن مختار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی سرحسی - خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت مغیث بن بدیل - خارجہ کے صاحبزادے - خارجہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ومسح براسه مرة واحدة ”انہوں نے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - عبیدہ بن شاہ بن عبید - اسماعیل بن عبد اللہ بن سعید مقری - علی بن مصعب جو خارجہ بن مصعب کے بھائی ہیں - خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ومسح براسه مرة وغسل قدميه ثم قال هذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
”انہوں نے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا پھر دونوں پاؤں دھوئے اور ارشاد فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو (کا طریقہ) ہے“
انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرف سلمی - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ثم انه اخذ الماء بیدیه ومسح بهما راسه مرة واحدة ثم غسل قدميه ثلاثاً ثم غرف بكفه فشربه
ثم قال من سره ان ينظر الى طهور رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فهذا طهوره
پھر انہوں نے دونوں ہاتھوں میں پانی لیا اور دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر پر ایک مرتبہ مسح کیا۔ پھر انہوں نے دونوں تین مرتبہ دھوئے پھر چلو میں پانی لے کر اسے پی لیا اور بولے: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے طریقے کو اپنے واسطے اس وضو کو دیکھ لینا چاہئے۔

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام کندی - ابو حفص محمد بن حفص بخاری - اسد بن عمرو بکلی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ثم اخذ ماء بكفيه فصبه على صلعته فتحدر عنها وغسل رجله ثلاثاً ثم قال من سره ان ينظر الى

وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاملاً فلینظر الی هذا
پھر انہوں نے دونوں ہتھیلیوں میں پانی لے کر اسے اپنے سر کے آگے والے حصے پر انڈیا تو وہاں سے پانی کے قطرے
پھر انہوں نے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے اور بولے: جو شخص یہ چاہتا ہوں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکمل وضو کو دیکھے تو وہ اس
دیکھ لے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

مسح براسہ ثلاثاً آپ نے اپنے سر پر تین مرتبہ مسح کیا۔

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) اسحاق ازرق ہیں - جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی - محمد بن ریح نے - اسماعیل بن ہود واسطی - اسحاق

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) عبد الحمید حمانی ہیں - جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی - احمد بن محمد نے - جعفر بن محمد نے اپنے

حوالے سے - عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) ابو یوسف ہیں جنہوں نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن زیاد ہیں - جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی - سہل بن بشر نے - فتح بن عمر - حسن بن زید -

حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن فرات - جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے - وہ بیان

ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے - یحییٰ بن حسین - زیاد بن حسن بن فرات - انہوں نے اپنے

حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

(ان میں سے ایک) سعید بن ابو جہم ہیں - جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے - منذر بن محمد -

نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابو جہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس

نقل کیا ہے

(ان میں سے ایک) ایوب بن بانی ہیں - جیسا کہ ہمیں اس کی خبر دی - احمد بن محمد نے - انہوں نے اپنے والد محمد - منذر

نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن بانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اس روایت کو نقل کیا ہے۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ

میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد نے امام ابو حنیفہ

روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے خالد بن علقمہ - عبد خیر کے حوالے سے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات

یہ تویضاً ثلاثاً ثلاثاً وقال هذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 نبیوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور پھر بولے: یہ نبی اکرم ﷺ کا وضو ہے۔
 شیخ ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: جن حضرات نے اس روایت میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے تین مرتبہ مسح کیا تھا تو اس کا
 یہ ہوگا کہ انہوں نے اپنے سر کے اگلے حصے پر ہاتھ رکھے پھر انہیں سر کے پچھلے حصے تک لے کر گئے پھر انہیں سر کے اگلے حصے
 تک لے کر آئے تو راوی یہ سمجھا کہ یہ تین مرتبہ ہو گیا حالانکہ یہ ایک ہی مرتبہ ہے کیا آپ نے یہ ملاحظہ نہیں فرمایا ہے؟ کہ جبارود بن
 یحییٰ بن مصعب اور اسد بن عمرو نے یہی بات بیان کی ہے کہ مسح ایک ہی مرتبہ تھا۔

لیکن اصحاب رسول کی ایک جماعت نے یہ بات نقل کی ہے: کہ نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ مسح فرمایا ہے۔
 ان صحابہ کرام میں حضرت عثمان بن عفان، حضرت علی بن ابوطالب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔
 اس کا مفہوم وہ ہو سکتا ہے کہ جو ہم نے ذکر کیا ہے البتہ یہ ہو سکتا کہ آپ نے تین مرتبہ پانی لیا تھا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔
 شیخ ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: شعبہ نے اس میں ایک بڑی غلطی کی ہے انہوں نے اس کو مالک بن عرفطہ - عبد خیر کے حوالے
 سے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے تو انہوں نے (اس کی سند میں راوی کا نام) خالد کی جگہ مالک (اور اس کے باپ کا
 نام) علقمہ کی جگہ عرفطہ نقل کر دیا۔

اگر یہ غلطی امام ابو حنیفہ سے سرزد ہوئی ہوتی تو ان لوگوں نے ان کی نسبت معرفت حدیث میں قمت اور جہالت کی طرف کرنی
 چاہی اور خود ان ہی لوگوں نے اس طرح کی روایت نقل کی ہے یہ صرف ان میں پرہیزگاری کی کمی اور نفسانی خواہشات کی پیروی کا
 نتیجہ ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب
 بن اہمام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (اور) صالح بن احمد - ابراہیم بن عثمان - علی بن ابراہیم کے
 لئے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید - علی بن عبد الملک - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو یوسف کے حوالے سے
 امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حامد - حسن بن محمد بن حسن رازی - موسیٰ بن نصر - ابو مطیع حکم بن عبد اللہ بنی کے حوالے سے امام
 حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

333 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَالِدِ بْنِ
 امام ابو حنیفہ - خالد بن علقمہ - عبد خیر کے حوالے سے یہ

عَلَقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

روایت نقل کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، تین مرتبہ وضو کرتے تھے اور اب

تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا

پر بھی تین مرتبہ مسح کرتے تھے۔

...—...—...

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن محمد بن ابراہیم بن احمد - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن زید - حوالے سے پہلے والے الفاظ کے ہمراہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ روایت حسین - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد اور ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف کے حوالے سے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔

انه تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَضْوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

فَلْيَنْظُرْ إِلَى وَضْؤِي هَذَا

انہوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور پھر بولے: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھے تو اسے میرے اس وضو کو دیکھ لینا چاہیے۔

انہوں نے یہ روایت ابو بکر قاسم بن عیسیٰ عسار سے دمشق میں - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب - انہوں نے اب شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب فرماتے ہیں: عبد خیر سے اس روایت کو زائدہ شریک ابو عوانہ جعفر بن حارث نے نقل کیا ہے ان سب کو عبد خیر سے نقل کیا اور پھر انہوں نے ان حضرات کے طرق نقل کیے ہیں۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی - حافظ بن علی - حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن علی بن محمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - جعفر بن محمد - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ - حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - ابو علی حسن بن شاذان - عبد الباقی بن - مرزوق قاضی - احمد بن محمد بن مقاتل - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو مطیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد بن عیسیٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(336) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ امام ابو حنیفہ نے - حارث بن عبد الرحمن - ضحاک -

رَحْمَنِ عَنِ الصَّخَّاءِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
نَجِيٍّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

روایت: أَنَّهُ دَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ
سَمَّضَ ثَلَاثًا ثُمَّ اسْتَنَشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ
ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَأَخَذَ كَفًّا مِنَ الْمَاءِ
عَلَى صَلَاتِهِ حَتَّى تَحَادَرَ الْمَاءُ مِنْ رَأْسِهِ
مَلَأَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کے حوالے سے - حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے
بارے میں نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ انہوں نے پانی منگوایا اس کے ذریعے دونوں
ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کی پھر تین مرتبہ ناک میں
پانی ڈالا اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا دونوں بازوؤں کو تین
مرتبہ دھویا پھر ہتھیلی میں پانی لے کر اسے اپنی پیشانی پر
بھایا یہاں تک کہ وہ پانی ان کے سر کے نیچے چھٹک آیا پھر انہوں
نے دونوں پاؤں دھوئے پھر بولے: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو
ہے۔

.....

محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - محمد بن غالب واقفی - سعید بن مسلمہ بن ہشام بن عبد الملک بن
ہشام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
نبیوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لَمْ أَخِذْ بِكَفِّهِ الْيَمَنِ مَاءً فَوَضَعَهُ عَلَى رَأْسِهِ حَتَّى يَجْعَلَ يَتَحَدَّرُ عَلَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا
پھر انہوں نے اپنی دائیں ہتھیلی میں پانی لیا۔ اسے اپنے سر پر رکھا یہاں تک کہ ان پر اس کے قطرے پھسل آئے۔ پھر انہوں
نے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے۔

نبیوں نے یہ روایت ابو احمد بن یاسین بن نصر نیشاپوری - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے
ساتھ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

نبیوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام کسائی - ابو حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
نبیوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
نبیوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبد الملک - احمد بن داؤد - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام
ربیعہ بن خثیمہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت - اپنے والد اور سعید بن ذاکر ان دونوں نے - احمد بن زبیر - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - صالح بن منصور بن نصر صفانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو ہریرہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نبیہ روایت حسین بن علی کی تحریر پر پڑھی ہے

- یہ یحییٰ بن حسن بن زیاد نے - حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن - محمد بن عبید ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمی - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مختصر طور پر روایت کی ہے۔

ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ترضا ثلاثاً ثلاثاً

حضرت علی بن ابوطالب نے تین تین مرتبہ وضو کیا۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوحسن علی بن محمد بن عبید - علی بن عبد ربہ - انہوں نے اپنے والد کے -

سے - ابویوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابو عبد -

دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - قاسم بن زکریا - احمد بن عثمان بن حکیم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

امام ابو حنیفہ نے - منصور بن معتمر - مجاہد - ثقیف ثبی -

تعلق رکھنے والے ایک شخص جس کا نام حکم یا شاید ابن حکم -

کے حوالے سے اس کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے چلو میں

اسے طہارت کے مقامات پر چھڑک دیا۔

(337) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ

الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ يُقَالُ لَهُ

الْحَكَمُ أَوْ ابْنُ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ فَأَخَذَ حُفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَهُ فِي مَوَاضِعَ

طُهُورِهِ

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن قدامہ بن سیار زاہد بخنی - لیث بن مساور - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے -

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(337) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (54) - وابوداؤد (166) في الطهارة - والنسائي 86/1 في الطهارة: باب السج

ماجه (461) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 161/1 - والحاكم في "المستدرک" 171/1 - واحمد 179/4

363- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الْحَسَنِ
سَيِّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الزَّرَّادِ عَنْ تَمَامٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

روایت: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
وآلِهِ وَسَلَّمَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ قُلُوحًا اسْتَاكُوا فَلَوْلَا
عَنِّي عَلَى أُمَّتِي لَا مَرْتُهُمْ بِالسَّوَالِكِ عِنْدَ كُلِّ
بَابٍ

امام ابو حنیفہ نے۔ ابوحسن علی بن حسین زراد۔ تمام۔
حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں تم لوگوں نے مسواک نہیں کی ہے تم لوگ
مسواک کرو کیونکہ اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے
کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم
دیتا۔

——***

یوم بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن اسحاق بن عثمان بخاری۔ جمعہ بن عبد اللہ۔ اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت قاسم بن عباد۔ محمد بن شوکہ (اور) محمد بن رضوان۔ محمد بن سلام ان دونوں نے۔ محمد بن حسن شیبانی کے
سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

مَالِي أَرَاكُمْ تَدْخُلُونَ عَلَى قُلُوحًا

کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں تم لوگ مسواک کیے بغیر آ گئے ہو۔

نبیوں نے یہ روایت حماد بن احمد مروزی۔ ولید بن حماد۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر۔ مقاتل بن ابراہیم۔ نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

نبیوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

وَعِنْدَ كُلِّ وَضوءٍ "یا ہر وضو کے ساتھ"

یوم بخاری نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد بن خلی۔ انہوں

نے والد خالد بن خلی۔ محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

فیہ ظہم بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں۔ علی بن محمد بن عبید۔ محمد بن علی۔ سعید بن سلیمان۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے

حرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (41)۔ والحصکفی فی "مسند الامام" (48)

وهذا الحديث في الاصل حديث العباس بن عبد المطلب: "كانوا يدخلون على النبي صلى الله عليه وسلم" - ورواه

مسند (6710) - والهشيمي في "زوائد ابی يعلى" (122) - والبخاري في "التاريخ الكبير" 157/2 - والحاكم في "المستدرک

سے امام ابوحنیفہ کے حوالے سے۔ ابوعلی جعفر بن محمد بن عبد اللہ بن علی صیقل۔ تمام بن مسکین کے حوالے سے۔ حضرت جعفر
ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت۔ ابن عقدہ۔ محمد بن حسن۔ احمد بن عبد الرحمن۔ حکم۔ زفر۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے
ابو حسن زرارہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: حسن بن زیاد نے یہ روایت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے۔ ابو یعلیٰ۔ تمام کے حوالے سے
حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

عبد اللہ بن زبیر نے یہ روایت امام ابوحنیفہ کے حوالے سے۔ ابو حسن زرارہ۔ تمام کے حوالے سے۔ حضرت جعفر
ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ نے یہ روایت۔ محمد بن مخلد۔ محمد بن فضل۔ سعید بن سلیمان۔ محمد بن سلیمان۔ محمد بن حسن شیبانی۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
حوالے سے۔ تمام کے حوالے سے۔ حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو محمد یحییٰ بن محمد بن صاعد۔ شعیب بن ایوب۔ ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے۔
امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن مظفر نے یہ روایت امام ابوحنیفہ کی سند کے علاوہ بھی ایک جماعت کے حوالے سے نقل کی ہے ان میں سے
حضرات نے اس کو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد سے جبکہ بعض حضرات نے اس کو حضرت عبد
عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ان کے والد کا ذکر نہیں کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن
حوالے سے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت۔ یحییٰ بن اسماعیل جریری۔ حسن بن اسماعیل جریری۔ علی بن یزید کے حوالے سے۔

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن خسرو۔ ابوطالب بن یوسف۔ ابو محمد جوہری۔ ابوبکر ابہری۔ ابو عمرو بہرانی۔ انہوں نے

کے حوالے سے۔ محمد بن حسن شیبانی۔ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے۔ ابوعلی۔ تمام کے حوالے سے۔ حضرت

ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے شاید یہی صیقل ہو۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد

والسواء عندنا سنة لا ینبغی ان یتروک

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”آثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے

— ہجہ امام محمد فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک مسواک ایک ایسی سنت ہے جس کو ترک کرنا مناسب نہیں ہے
 (سنن) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 امام ابو حنیفہ نے — حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
 مرد یا عورت احرام کی حالت میں مسواک کر سکتے ہیں۔
 — آیت: يَسْتَأْذِنُ الْمُحْرِمُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

——***

حرجہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محمد وبه
 نأخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه
 — محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
 — سند فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔
 — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ
 امام ابو حنیفہ نے — سفیان بن سعید ثوری — زید بن اسلم —
 عطاء بن یسار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت
 عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
 — آیت: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایک مرتبہ وضو کرتے
 ہوئے دیکھا ہے۔
 — نَوَاضًا مَرَّةً مَرَّةً

——***

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں — ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی — ابو فرج حسین بن
 — ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان — یعقوب بن حسن خلال سے بصرہ میں — شعیب بن ایوب — ابویحییٰ حمانی کے حوالے
 — ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے
 — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 امام ابو حنیفہ نے — حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
 ”عورت اپنے سر کے بالوں پر مسح کرے گی اس کے لئے
 یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی اوڑھنی پر مسح کر لے۔“
 — آیت: تَمْسَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى رَأْسِهَا عَلَى
 — وَلَا بُجْزِيهَا أَنْ تَمْسَحَ عَلَى خِمَارِهَا

حرجہ محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (42) في الطهارة: باب السواك

حرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 29/1 — وابن حبان (1095) — وابو داؤد (138) فی الطهارة: باب الوضوء مرة
 — مزی (42) فی الطهارة: باب ماجاء فی الوضوء مرة .

حرجہ محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (43) في الطهارة: باب وضوء المرأة ومسح الخمار — وابن ابی شیبہ 25/1
 — آیت: باب فی المرأة تمسح علی خمارها .

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد وبہ

ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے یہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد نے

ہیں ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(342) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: لَا يُجْزَى لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَمْسَحَ عَلَى

صَدْغِهَا حَتَّى تَمْسَحَ بِرَأْسِهَا كَمَا يَمْسَحُ الرَّجُلُ

”عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی نیب پر مسح کر لے جب تک وہ مرد کی طرح سر پر مسح نہیں کرتی۔“

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد واد

نحن فنقول اذا مسحت موضع الشعر فمسحت من ذلك مقدار ثلاثة اصابع اجزاها واحب الي

ان تمسح كما يمسح الرجل وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن نے اس کو ”کتاب الآثار“ میں نقل کیا ہے انہوں نے یہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے پھر

فرماتے ہیں: البتہ ہم یہ کہتے ہیں: جب اس نے بالوں کی جگہ پر مسح کرتے ہوئے تین انگلیوں کے برابر جگہ پر مسح کر لے تو یہ

کے لیے جائز ہوگا البتہ ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ عورت بھی اسی طرح مسح کر لے جس طرح مرد مسح کرتا ہے

ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(343) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

يَزِيدَ الْعَطَّارِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ عَتَّابٍ عَنْ أَبِيهِ:

متن روایت: أَنَّهُ رَأَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ تَوَضَّأَ فَحَرَكَ خَاتِمَهُ

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن یزید عطار - مجمع بن عتاب - کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

انہوں نے حضرت ابن ابوطالب کو دیکھا انہوں نے کرتے ہوئے اپنی انگوٹھی کو حرکت دی۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن عبید بن عتبہ - محمد بن بشام - خالد بن مہ

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(342) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (43) فی الطہارۃ: باب وضوء المرأة ومسح الخمار - وقد تقدم

(343) اخرجہ البیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 57/1 فی الطہارۃ: باب تحريك الخاتم فی الاصل عند غسل البدن .

الفصل الثانی فیما یوجب الوضوء والتیمم وأحكام الحدیث

دوسری فصل: جو چیزیں وضو اور تیمم کو لازم کرتی ہیں، نیز حدیث کے احکام

۱۰۰ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي
عَمْرٍو (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ
إِلَّا بِوَضُوءٍ مِنْ بَارِئٍ مِنْ دَمٍ أَوْ عَذَى أَوْ عِلَّةٍ مِنْ ذَلِكَ) - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”بوسہ لینے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔“

...—...—...

۱۰۱ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي
عَمْرٍو (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ
إِلَّا بِوَضُوءٍ مِنْ بَارِئٍ مِنْ دَمٍ أَوْ عَذَى أَوْ عِلَّةٍ مِنْ ذَلِكَ) - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔

۱۰۲ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي
عَمْرٍو (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ
إِلَّا بِوَضُوءٍ مِنْ بَارِئٍ مِنْ دَمٍ أَوْ عَذَى أَوْ عِلَّةٍ مِنْ ذَلِكَ) - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔

۱۰۳ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي
عَمْرٍو (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ
إِلَّا بِوَضُوءٍ مِنْ بَارِئٍ مِنْ دَمٍ أَوْ عَذَى أَوْ عِلَّةٍ مِنْ ذَلِكَ) - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔

...—...—...

۱۰۴ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي
عَمْرٍو (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ
إِلَّا بِوَضُوءٍ مِنْ بَارِئٍ مِنْ دَمٍ أَوْ عَذَى أَوْ عِلَّةٍ مِنْ ذَلِكَ) - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔

۱۰۵ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي
عَمْرٍو (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ
إِلَّا بِوَضُوءٍ مِنْ بَارِئٍ مِنْ دَمٍ أَوْ عَذَى أَوْ عِلَّةٍ مِنْ ذَلِكَ) - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔

۱۰۶ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي
عَمْرٍو (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ
إِلَّا بِوَضُوءٍ مِنْ بَارِئٍ مِنْ دَمٍ أَوْ عَذَى أَوْ عِلَّةٍ مِنْ ذَلِكَ) - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔

۱۰۷ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي
عَمْرٍو (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ
إِلَّا بِوَضُوءٍ مِنْ بَارِئٍ مِنْ دَمٍ أَوْ عَذَى أَوْ عِلَّةٍ مِنْ ذَلِكَ) - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔

۱۰۸ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي
عَمْرٍو (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وَضُوءٌ
إِلَّا بِوَضُوءٍ مِنْ بَارِئٍ مِنْ دَمٍ أَوْ عَذَى أَوْ عِلَّةٍ مِنْ ذَلِكَ) - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔

شَاةٌ وَهُوَ عَلَى وُضُوءٍ فَيَصِيبُ الدَّمَ عَلَى يَدِهِ قَالَ
يَغْسِلُ مَا يُصِيبُهُ وَلَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ
دریافت کیا جو وضو حالت میں بکری کو ذبح کرتا ہے تو بکری
خون اس کے ہاتھ پر لگ جاتا ہے۔ تو انہوں نے جواب
جس جگہ پر خون لگا ہے وہ اس جگہ کو دھو لے گا اس کے لئے نہ
دہرانا لازم نہیں ہے۔

....—....—....

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
(347) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ فَيَمْسَحُ وَجْهَهُ
بِالثُّوبِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ ثُمَّ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ اغْتَسَلَ
فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ يَقُومُ حَتَّى يَجِفَّ
جو شخص وضو کرے اور پھر اپنے کپڑے کو چہرے سے
لے اس کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں
حرج نہیں ہے پھر انہوں نے فرمایا: اگر اس شخص نے کسی
رات میں غسل کیا ہو تو کیا وہ اتنی دیر کھڑا رہے گا جب تک
جسم خشک نہیں ہوتا۔

....—....—....

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ولا نرى
بذلك باساً وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے تو انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔
(348) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يَقْصُ أَظْفَارَهُ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ
شَعْرِهِ قَالَ يَمُرُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ
”وہ شخص جو اپنے ناخن تراشتا ہے یا اپنے بال کاٹتا ہے۔
کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اس جگہ
دے گا۔

(347) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (39) في الطهارة: باب مسح الوجه بالمنديل وقص الشارب - وع

(707) في الطهارة: باب المسح بالمنديل - وابن ابي شيبة 150/1 في الطهارات: باب من كره المنديل

(348) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (40) في الطهارة: باب مسح الوجه بالمنديل وقص الشارب - وع

(463) في الطهارة: باب قص الشارب - وابن ابي شيبة 53/1 في الطهارات: باب من قال: يعد الوضوء

(حرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد
وسمعت ابا حنیفۃ یقول ربما قصصت اظفاری واخذت من شعری ولم اصبہ بالماء حتی اصلی
ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابو یوسف وحسن البصری رحمہما اللہ تعالیٰ

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی
۔ امام محمد فرماتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: بعض اوقات میں اپنے ناخن تراشتا ہوں یا بال تراشتا
۔ پھر ان پر پانی استعمال کیے بغیر نماز ادا کر لیتا ہوں پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو یوسف
بصری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

سند روایت: (ابو حنیفۃ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
خَبِيلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
رَأَيْتُ: لَيْسَ فِيمَا مَسَّتِ النَّارُ وَضُوءٌ
امام ابو حنیفہ نے۔ عبد الرحمن بن شریل کے حوالے سے
یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو لازم نہیں ہوتا۔

...—...—...

محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس۔ یعقوب بن یوسف بن زیاد۔ اسماعیل بن علیان کے حوالے سے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے

سند روایت: (ابو حنیفۃ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
سَمْعَانَ قَالَ:
رَأَيْتُ: إِذَا قَلَسْتَ مَلًا فِيكَ فَأَعِدْ وَضُوءَكَ
كَأَنَّ أَقْلَ مِنْ مَلًا فِيكَ فَلَا تُعِدْ وَضُوءَكَ
امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
”جب تمہیں منہ بھر کر قے آجائے تو تم وضو کو دہراؤ گے
اور جب منہ بھرنے سے کم قے آئے تو تم وضو کو نہیں دہراؤ
گے۔“

...—...—...

(حرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد وهو
قول ابی حنیفۃ وبہ ناخذ

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے تو انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی
۔ امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

سند روایت: (ابو حنیفۃ) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
امام ابو حنیفہ نے۔ سلیمان بن یسار کے حوالے سے یہ

(حرجہ) محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (20)۔ وعبد الرزاق (520) فی الطہارۃ: باب الوضوء من القی
۔ سراج ابن ابی شیبہ 40/1 فی الطہارات: باب فی القلس الوضوء۔

يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ:

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ نِسَاءَهُ فِي رَمَضَانَ وَمَا يُجَدِّدُ وُضوءًا

روایت نقل کی ہے: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اپنی ازواج کا بوسہ لیتے تھے اور وضو کی تجدید نہیں فرماتے تھے۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بھری - حارث - علی بن منصور جرجانی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(352) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي رَجُلٍ يَقْدِمُ مِنْ سَفَرٍ فَتَقَبَّلَهُ عَمَّتُهُ أَوْ خَالَتُهُ أَوْ امْرَأَةٌ مِمَّنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا قَالَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضوءُ إِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحْرُمُ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا فَأَمَّا إِذَا قَبَّلَ مَنْ يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضوءُ وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ حَدِّثٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جو شخص سفر سے واپس آئے اور پھر اس کی پھوپھی یا خالہ یا کوئی ایسی عورت جس کے ساتھ نکاح کرنا اس کے حرام ہو اس کا بوسہ لے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی عورت آدمی کا بوسہ لے جس کے ساتھ نکاح کرنا اس کے حرام ہو تو ایسی صورت میں آدمی پر وضو لازمی نہیں ہوگا۔ یہ کوئی ایسی عورت اس کا بوسہ لے لیتی ہے جس کے ساتھ نکاح کرنا اس کے لئے جائز ہو تو اس پر وضو کرنا لازم ہوگا۔
”حدیث“ کے مترادف ہوگی۔

...—...—...—...

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال وهو قول ابراهيم ولم نأخذ به ولا نرى في القبلة وضوا على حال الا ان يمدى فيجب للمدى عليه الوضوء وهو في ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے پھر انہوں نے فرمایا: ابراہیم نخعی کا بھی یہی قول ہے البتہ ہم اس کو اختیار نہیں کرتے ہیں ہمارے نزدیک بوسہ لینے یا دینے میں کسی بھی صورت میں وضو لازم نہیں ہوتا البتہ اگر (بوسہ لینے سے) آدمی کی مدی خارج ہو جائے تو مدی کی وجہ سے وضو لازم ہوگا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(351) اخرجہ ابن جریر الطبری فی ”التفسیر“ 108/4 (9638) - والعثماني فی ”اعلاء السنن“ 158/1 (130).

(352) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (21) فی الطهارة: باب ما ينقض الوضوء من القبلة والقلنسوة

(502) فی الطهارة: باب الوضوء من القبلة

(353) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ

رَبِیِّ الْهَمْدَانِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ
نَسَبِي عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ:

سَنَ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَقْبَلُنِي
لَا يُحَدِّثُ وَضُوءًا

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ بن روق ہزارانی کوفی - ابراہیم بن
یزید تمیمی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ام المؤمنین سیدہ
حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور پھر میرا
بوسہ لے لیتے تھے اور وضو دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - محمد بن جارود - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت - احمد بن محمد بن حسین - ہارون بن موسیٰ اشثانی - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(354) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ (وَعَنْ) سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ
سَلَّمَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

سَنَ رَوَايَتٍ: كَانَ يَقْرَأُ أَحَدُهُمْ جُزْءَهُ مِنَ الْقُرْآنِ
مَرَّ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد کے حوالے سے ابراہیم نخعی اور سعید
بن جبیر سے یہ روایت نقل کی ہے:

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی شخص قرآن میں
اپنے معمول کے مطابق حصے کی تلاوت کر لیتا تھا، حالانکہ وہ اس
وقت وضو کے بغیر ہوتا تھا۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد وبه ناخذ لا نرى به
باساً وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد
تے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(355) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

28/1 "الخلافيات" في

28/1 حرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (278) في الجنائز: باب القراءة في الحمام والجنب - وعبد الرزاق (1316)

في الطهارة باب القراءة على غير وضوء - وابن ابي شيبة 103/1 في الطهارات: باب في الرجل يقرأ القرآن وهو غير

مسوا البيهقي في "السنن الكبرى" 90/1 في الطهارة: باب قراءة بعد الحديث .

متن روایت: اَرْبَعَةٌ لَا يَفْشَرُونَ الْقُرْآنَ الْآيَةَ أَوْ نَحْوَهَا الْجُنُبُ وَالَّذِي عَلَى الْغَائِطِ وَالَّذِي يُجَامِعُ وَفِي الْحَمَامِ

کیا لوگ قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتے؟ خواہ ایک آیت اس کے جتنا حصہ ہو، جنبی شخص وہ شخص جو بیت الخلاء میں موجود ہو وہ شخص جو صحبت کر رہا ہو اور وہ شخص جو حمام میں موجود ہو۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
(356) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ هِشَامٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَتْنُ رِوَايَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ وَلَا يُجَدِّدُ وُضوءًا أَوْ يَصَلِّي
امام ابو حنیفہ نے - ہشام - (ابن شہاب) زہری - رحمہم اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لے لیتے تھے اور وضو کی تجدید کے بغیر نماز ادا کر لیتے تھے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - حسین بن سعید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
(357) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَسَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَتْنُ رِوَايَتِهِ: فِي الرَّجُلِ يَبُولُ وَمَعَهُ شَيْءٌ مِنَ الدَّرَاهِمِ فِيهَا كِتَابُ الْقُرْآنِ فَكَرِهَهُ وَقَالَ يَكُونُ فِي هُمَيَّانٍ أَوْ فِي مَصْرُورَةٍ أَحْسَنُ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ - کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
جو شخص پیشاب کرنے لگے اور اس کے پاس دراہم موجود ہوں جن پر قرآن مجید (کے الفاظ تحریر ہو) تو ابراہیم نخعی رحمہ اللہ اسے مکروہ قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں: اگر وہ درہم (رقم رکے والی) تھیلی میں یا اس طرح کی کسی چیز میں لپٹے ہوں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

(355) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (282) فی الجنائز باب القراءة فی الحمام والجنب - وابن ابی شیبہ 1/ 134 - فی الطہارات: باب الرجل یذکر اللہ وهو علی الخلاء او هو یجامع -
(356) اخرجہ ابن ابی شیبہ (485) فی الطہارات باب من قال: لبس فی القبلة وضوء - وابن ماجة (502) - واسحاق بن رھویہ فی المسند 99/2 (23) - واحمد 210/6 - وابوداؤد (181) -
(357) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (36) فی الطہارة: باب ابواب البہائم وغیرھا - وعبد الرزاق (1341) فی الطہارة: باب من المصحف والدراہم التي فیہا القرآن - وابن ابی شیبہ 1/ 113 فی الطہارات: باب فی الرجل یدخل الخلاء وسمہ الدراہم -

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابی حنیفۃ وبکروہ ان یاخذہا وفيہا القرآن بیدہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ مکروہ ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ کے ذریعے اس کو پکڑے جبکہ اس میں قرآن موجود ہو۔

(358) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنصُورِ بْنِ

ذَانَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ صَبِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

سَمِعْتُ رَوَايَةً أَنَّهُ كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَأَقْبَلَ أَعْمَى يُرِيدُ صَلَاةً فَوَقَعَ فِي زُبِّيَةٍ فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ حَتَّى بَغَتْ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ قَهْقَرَهُ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ

امام ابو حنیفہ نے - منصور بن زاذان - حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت معبد بن صبیح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ اسی دوران ایک نابینا شخص آیا وہ نماز میں شریک ہونا چاہتا تھا لیکن وہ ایک گڑھے میں گر گیا تو بعض لوگ ہنس پڑے یہاں تک کہ انہوں نے قہقہہ لگالیا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قہقہہ لگایا ہے وہ وضو اور نماز کو دہرائے گا۔

...—...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن عتقہ - اسماعیل بن محمد - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اسد بن عمرو نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے حوالے سے معبد سے روایت کی ہے۔

ابن عتقہ نے یہ روایت - محمود بن علی - مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ کے حوالے سے - منصور - حسن - کے حوالے سے

سے روایت کی ہے پھر حافظ نے یہ کہا ہے: یہ حضرت معقل سے بھی روایت کی گئی ہے لیکن یہ غلط ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشجانی نے یہ روایت - اسماعیل بن محمد بن ابوبکر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن کبیر بن خالد - عبد اللہ بن عمر بن ابان - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت

کی ہے۔

خرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (164) فی الصلاة: باب القهقهة فی الصلاة وما یکرہ فیہا - والدارقطنی فی

— 166/1 (167) - وعبد الرزاق (3760) فی الصلاة: باب الضحک والنہس فی الصلاة .

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔ قاسم بن عمر بن حسن اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ابن خسرو نے ہی روایت۔ ابو قاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلیل۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن خیس۔ بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اسے نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

(359)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ: روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُقَهِّقُهُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ

يُعِيدُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ وَيَسْتَغْفِرُ فَإِنَّهُ أَشَدُّ الْحَدِّثِ

جو شخص نماز کے دوران قہقہہ لگاتا ہے وہ وضو اور نماز دہرائے گا اور استغفار پڑھے گا کیونکہ یہ شدید ترین حد ہے۔

...—...—...—...

(اخرجه) محمد بن حسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول أبي

حنيفة رحمه الله

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں کہ مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(360)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي الْمَرِيضِ لَا يَسْتَطِيعُ الْغُسْلَ مِنَ

الْجَنَابَةِ أَوْ الْحَيْضِ قَالَ يَتَيَمَّمُ

جو بیمار شخص جنابت یا حیض کے بعد غسل کرے۔ استطاعت نہ رکھتا ہو اس کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں وہ تيمم کر لے گا۔

...—...—...—...

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول أبي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(359) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (165) فی الصلاة: باب القهقهة فی الصلاة وما يكره فيها۔ وعب

(3764) فی الصلاة: باب الضحك والتبسم فی الصلاة۔ وابن أبي شيبة 388/2 فی الصلاة: باب من كان يعب

والوضوء (360) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (28) فی الطهارة: باب الوضوء لمن به قروح

تے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ بْنِ
فَاضِلِ الْمَمَامَةِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ أَنَّ أَبَاهُ
امام ابوحنیفہ نے۔ ایوب بن عتبہ قاضی یمامہ۔ قیس بن
طلق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ان کے والد نے
انہیں یہ بات بتائی ہے:

روایت: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
سُبَّه آلَهُ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ
فَوَإِلَّا بُضْعَةً مِنْ جَسَدِكَ
ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا
شرمگاہ کو چھونے کے بعد وضو کرنا لازم ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ
نے ارشاد فرمایا: یہ صرف تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔

...—...—...

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن احمد بن سلیمان۔ محمد بن حجاج حضرمی۔ علی بن معبد۔ محمد بن حسن شیبانی
کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد فارسی۔ حافظ محمد بن مظفر نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ
کے اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

روایت: فَمَسَّ الذَّكَرَ أَنَّهُ قَالَ مَا أَبَالِي أَيْ
سَنَامٌ طَرَفَ أَنْفِي
حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ شرمگاہ کو چھونے کے
بارے میں یہ فرماتے ہیں: میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ میں
نے اس کو چھولیا ہے یا اپنی ناک کے کنارے کو چھولیا ہے۔

...—...—...

اخرجه) الامام محمد ابن حسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد وبه
ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اسے نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد
تے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

حرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 75/1-واحمد 23/4-وعبد الرزاق (426)-وابن ماجه (483)-وابن الحارود
سنی“ (20)-وابن نعیم فی ”الحلیة“ 103/7-وفی ”تاریخ اصفهان“ 352/2

حرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (22) فی الطهارة: باب الوضوء من مس الذكر-وفی ”الموطأ“ (36)-وابن
سنہ 165/1 فی الطهارة: باب من كان لا يرى فيه الوضوء-وعبد الرزاق (428) فی الطهارة: باب الوضوء من مس الذكر .

ابراہیم:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے شرمگاہ کو چھوئے۔

سُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ إِنْ كَانَ

بعد وضو (کے لازم ہونے) کے بارے میں دریافت کیا۔

نَجَسًا فَأَقْطَعَهُ

انہوں نے فرمایا: اگر یہ نجس ہے تو تم اس کو کاٹ دو۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت

ہے۔

(364) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -

ابراہیم:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی کھڑے ہو کر پیشاب کرنے۔

شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُبُولُ قَائِمًا قَالَ انْتَهَى

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ کھڑے کے ذریعہ

تشریف لائے آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب بھی تھے تو

نے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب کیا آپ کے ایک صحابی

کرتے ہیں: ہم نے یہ دیکھا کہ آپ نے پیشاب کے

سے بچنے کے لئے اپنی ٹانگوں کو کشادہ کیا ہوا تھا۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَبَاطَةِ قَوْمٍ

وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فَتَفَحَّجَ ثُمَّ بَالَ قَائِمًا فَقَالَ بَعْضُ

أَصْحَابِهِ حَتَّى رَأَيْنَا تَفَحُّجَهُ إِشْفَاقًا مِنَ الْبَوْلِ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

(365) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَدِيِّ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - عدی بن ثابت - سعید بن جبیر -

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس

بیان کرتے ہیں:

ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو

متن روایت: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(363) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (23) فی الطہارة باب الوضوء من مس الذکر - وفی "الموطأ" (19) -

الوراق (430) فی الطہارة باب الوضوء من مس الذکر - وابن ابی شیبہ 164/1 فی الطہارة: باب من کان لا یری فیہ الوضوء .

(364) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (37) فی الصہارة: باب ابوال بہائم وغیرہا - ومسلم (273) فی الصہارة

باب المسح علی الخفین - وابوداؤد (23) فی الطہارة: باب البول قائمًا .

(365) اخرجہ الحاکمی فی "مسند الامام" (46) - وابویعلی (2418) - واحمد 223/1 - والبخاری (5609) فی الاشریة .

شرب اللبن - وابن ماجہ (498) فی الطہارة باب المصمصة من شرب اللبن - والبیہقی فی "السنن الکبری" 159/1

بِسْمِ اللَّهِ شَرِبْنَا قَتْمُضْمَضَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ کے بعد کئی کی اور نماز ادا کر لی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - یحییٰ بن خالد بن مہلب - محمد بن منتشر - ابوسعید صغانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(366) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ دَاوُدَ بْنِ الرِّحْمَنِ عَنْ شُرَحْبِيلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَسَى اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَنْ رَوَايْتِ أَنَّهُ أَكَلَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا مَسْوِيًّا ثُمَّ سَلَ يَدَيْهِ وَقَمِهِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

امام ابو حنیفہ نے - داؤد بن عبد الرحمن - شرحبیل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ہاں بھنا ہوا گوشت کھایا پھر دونوں ہاتھ اور منہ کو دھویا پھر نماز ادا کر لی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

...—...—...—...

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - ابو حسین محمد بن مظفر - سعید احمد بن محمد ابن عصمہ بن وکیع - وہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کی تحریر میں یہ پڑھا ہے: احمد بن خضر - حماد بن احمد - محمد بن یسیر - ابو عمرو نعیم بن عمرو مروزی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے - سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر قاضی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری - قاضی ابوقاسم علی بن حسن تنوخی - ابوسن احمد بن یوسف ازرق - انہوں نے اپنے چچا یحییٰ بن یعقوب بن اسحاق بن بہلول - اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر قاضی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(367) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ حَبِيلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: تَنْ رَوَايْتِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَأَتَيْتُهُ بِمَحْمٍ قَدْ

امام ابو حنیفہ نے - ابو علی - شرحبیل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں میرے گھر تشریف لائے میں آپ کی خدمت میں بھنا ہوا گوشت لے کر آیا آپ نے اسے

حررہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (17) فی الطہارة باب الوضوء مما غیرت النار - والطرانی فی "الکبیر"

شُورَى فَطَعِمَ مِنْهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ
تَمَضَّمْضَ وَصَلَّى وَلَمْ يُحَدِّثْ وَضُوءًا
کھایا پھر پانی منگوا کر دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر کھلی کی اور
کر لی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

...—...—...

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوطالب بن یوسف۔ ابو محمد جوہری۔ ابو بکر ابہری۔
حرانی۔ انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابوعمر و محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے
عبدالرحمن بن زاذان۔ شریحیل سے روایت کی ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس روایت کو ابوعلی کے حوالے سے شریحیل سے نقل کیا ہے اور
مرتبہ عبدالرحمن بن زاذان کے حوالے سے شریحیل سے نقل کیا ہے
(368)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَةَ بْنِ
الْمُسَاوِرِ قَالَ:

متن روایت: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عَبْدِ بَنِ أَرْطَاةٍ إِذْ
سُئِلَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اتَّوَضَّأَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ
فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَزْنِيُّ دَخَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَمَّتِهِ صَفِيَّةَ ابْنَةِ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَرَّبَتْ لَهُ مِنْ كَتِفٍ بَارِدٍ فَطَعِمَ مِنْهَا
وَلَمْ يُحَدِّثْ وَضُوءًا
میں عدی بن ارقطاة کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس دوران میں
بصری سے سوال کیا گیا: کیا ہم آگ پر پکی ہوئی چیز کو کھانے۔
بعد وضو کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو کہہ
عبداللہ مزنی نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پھوپھی سیدہ صفیہ
عبدال مطلب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے انہوں نے
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کندھے کا گوشت پیش کیا نبی اکرم
نے اس کو کھالیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ وضو نہیں کیا۔

...—...—...

(اخرجه) محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد بن
الحسن وبقول بکر ابن عبد اللہ المزنی ناخذ وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ
امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں
ہم بکر بن عبد اللہ مزنی کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(369)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ
امام ابو حنیفہ نے۔ یحییٰ بن عبد اللہ تیمی۔ ابو ماجہ حنفی۔

(368) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (18) فی الطہارة: باب الوضوء مما غیرت النار۔ و ابو یعلیٰ (368)

والطبرانی فی ”الکبیر“ 321/24 (808)۔ واورده الهیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 253/1

عَنِ ابْنِ أَبِي مَاجِدٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

روایت: بَيْنَمَا نَحْنُ قُعُودٌ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ
ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ أَقْبَلُوا بِجُفْنَةٍ
مِنْ مَاءٍ مِنْ بَابِ الْفِيلِ نَحُونًا فَقَالَ ابْنُ
مَسْعُودٍ إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَرَادُّونَ بِهَذِهِ قَالَ رَجُلٌ مِنْ
مَرْدِهِ أَجَلْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا دَبَّةٌ كَانَتْ فِي
حَنِي فَوْضَعَتْ قَطْعَةً مِنْهَا وَشَرِبَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ
سَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَعَسَلَهُمَا وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذَرَاغِيهِ
بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم مسجد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے
ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ”باب الفیل“ کی طرف سے
ہماری طرف ایک پیالہ اور پانی کا گھڑا آیا تو حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس کی وجہ سے
الجبھن کا شکار ہوئے ہو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا
: جی ہاں! اے ابو عبد الرحمن! یہ دسترخوان ہے جو قبیلے کا ہوتا
ہے اسے وہاں رکھا گیا انہوں نے اس میں سے کچھ کھایا اور پانی
کو پیا پھر اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر ان کو دھویا اپنے
چہرے اور کلائیوں کو ہاتھ کی نرمی کے ذریعے پونچھ لیا اور پھر فرمایا
: جس شخص کا وضو نہ ٹوٹا ہو یہ اس کا وضو ہے۔

.....

اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وهو قول ابي

حنيفة رضى الله عنه وبه نأخذ ولا بأس بالوضوء في المسجد اذا كان من غير قذر

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
راہتے ہیں: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ ورنہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں مسجد میں وضو کرنے میں کوئی حرج
نہ ہے جبکہ وہ (مسجد میں) گندگی (پھیلانے کا) باعث نہ ہو۔

امام ابو حنیفہ نے - عمرو بن مرہ - سعید بن جبیر کے حوالے

سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے
ہیں:

روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ

سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ:

اگر میرے پاس روٹی اور گوشت کا پیالہ لایا جائے اور میں

اس میں سے کھاؤں یہاں تک کہ میں سیر ہو جاؤں پھر میرے

روایت: لَوْ أَتَيْتُ بِجُفْنَةٍ مِنْ حُبْزٍ وَلَحْمٍ

كَلَسْتُ مِنْهُ حَتَّى أَشْبَعْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ بَعْضَ مَنْ لَبَنَ

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (19) في الطهارة: باب الوضوء مما غيرت النار - وعبد الرزاق (650) في

باب من قال: لا يتوضأ مما مست النار - وابن أبي شيبة 49/1 في الطهارة: باب من كان لا يتوضأ مما مست النار - والطبرانی

(923)

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (16) في الطهارة: باب الوضوء مما غيرت النار - وقد تقدم في (365).

فَسَرَبْتُ مِنْهُ حَتَّى اتَّضَلَّعُ وَأَنَا عَلَى وُضُوءٍ لَمْ أَبَالِ
أَنْ لَا أَمْسُ مَاءً

پاس دودھ کا پیالہ لایا جائے اور میں اس میں سے پی کر
تک کہ سیراب ہو جاؤں اور میں اس وقت وضو کی حالت
ہوں تو اگر بعد میں میں پانی کو نہیں چھوٹا (یعنی دوبارہ نہ
کرتا) تو بھی میں اس کی کوئی پروا نہیں کروں گا۔

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو قاسم ابن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خدال۔ عبد
عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حمیس۔ محمد بن شجاع بلخی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد وهو قول
حنيفة رضي الله عنه وبه نأخذ ولا وضوء مما غيرت النار انما الوضوء مما خرج وليس مـ

دخل

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں آگ پر پانی نہ
کھانے سے وضو لازم نہیں ہوتا ہے وضو (جسم سے کوئی چیز) باہر نکلنے پر لازم ہوتا ہے اندر داخل ہونے پر لازم نہیں ہوتا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(371) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي رَوْقٍ

عَطِيَّةَ بْنِ الْحَارِثِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ
التَّيْمِيِّ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَقْبَلُ وَلَا يَجِدُّ وَضُوءًا

امام ابو حنیفہ نے۔ ابو روق عطیہ بن حارث
ابراہیم بن یزید تیمی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
محترمہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے وضو کرتے تھے پھر

زوجہ محترمہ کا) بوسہ لے لیتے تھے لیکن وضو کی تجدید نہیں

تھے۔

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ
مظفر۔ احمد بن محمد بن حسن۔ ہارون بن موکی اشعانی۔ یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت۔ ابو قاسم یوسف بن محمد ہمدانی سے اذن کے طور پر۔ عبد الواحد بن محمد بن

اللہ بن مہدی فارسی۔ ابو عبد اللہ محمد بن مخلد عطار۔ محمد بن جبارود۔ یحییٰ بن نصر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

ثَوْبَانَ أَبِي سُلَيْمَانَ الْعُرْزُمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ

سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ

نَسِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

يَت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

تَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَمَرَّ بِهَا فَقَبَّلَهَا

نَسِي رَأْسَهُ يَتَوَضَّأُ

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن عبید اللہ بن ابوسلیمان عرزمی -

عمرو بن شعیب - انہوں نے اپنے والد - اور دادا کے حوالے

سے - سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے - سیدہ

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا پھر آپ نماز کے لئے تشریف

لے جانے لگے آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے تو

آپ نے ان کا بوسہ لیا پھر آپ نے نماز ادا کی اور دوبارہ وضو

نہیں کیا۔

.....

۲ - فی ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن عقیقہ - داؤد بن بہرام بن زبرقان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

یت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ

بن خنفری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فَوُتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَقْبَلُ ثُمَّ يَصَلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ (بعض اوقات) وضو کر لینے کے بعد (ان کا) بوسہ لے لیتے تھے اور

پھر از سر نو وضو کیے بغیر نماز ادا کر لیتے تھے۔

۳ - یحییٰ بن عمر بن حسن اشجانی نے یہ روایت - صالح بن مقاتل - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - داؤد بن زبرقان کے

سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۴ - عبد اللہ حسن بن محمد بن خسرو ثنی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ

بن علف - قاضی عمر اشجانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عبد الرحمن بن زیاد (اور ایک قول کے

مطابق) عبد الرحمن بن زاذان (اور یہی صحیح ہے) - شریحیل کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

بیان کرتے ہیں:

۵ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ

حَسَنِ بْنِ زِيَادٍ وَقِيلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ زَاذَانَ

بِالصَّحِيحِ عَنْ شَرَحْبِيلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

۱ - حرجہ اس اسی شبہ 44/1 فی الطیارة من قال: لیس فی القبة وضوء - واسحاق بن راہویہ فی "المسند" 99/2

۲ - و احمد 210/6 - و ابو داؤد (181) - و الترمذی (86) - و الدار قطنی / 137 (15) .

۳ - قد تقدم فی (366)

متن روایت: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَاتَيْتُهُ بِلَحْمٍ مَشْوِيٍّ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ
غَسَلَ يَدَيْهِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

نبی اکرم ﷺ میرے ہاں ملنے کے لئے تشریف
میں نے بھنا ہوا گوشت آپ کی خدمت میں پیش کیا آپ
اسے کھا لیا پھر دونوں ہاتھوں کو دھو لیا اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن ابو مقاتل۔ ابراہیم بن عثمان بلخی۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے۔
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن عبد اللہ۔ ابو عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
(374)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ دَاوُدَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَرَحْبِيلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ):
متن روایت: أَنَّهُ أَكَلَ لَحْمًا مَشْوِيًّا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ
وَقَمِيهِ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

امام ابو حنیفہ نے۔ داؤد بن عبد الرحمن بن شریح
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو سعید خدری
اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:
نبی اکرم ﷺ نے بھنا ہوا گوشت کھایا پھر آپ
دونوں ہاتھ اور منہ دھو لئے اور نماز ادا کر لی اور دوبارہ وضو
کیا۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن محمد بن سعید۔ محمد بن حسن۔ احمد بن عبد الرحمن۔ حکم۔
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد۔ ابراہیم بن عثمان بلخی۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت
بیجا ام انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُهُ بِلَحْمٍ مَشْوِيٍّ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ
كَفَيْهِ ثُمَّ تَمَضَّمُ وَلَمْ يَحْدِثْ وَضوءًا

”نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے میں نے بھنا ہوا گوشت آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا آپ
اسے تناول فرمایا پھر آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اپنے دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی البتہ آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا“
حافظ کہتے ہیں: امام ابو یوسف نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

مقری نے ان کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ عبد الرحمن بن داؤد سے منقول ہے البتہ

روایت درست ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن احمد بن سلیمان۔ محمد بن حجاج۔ علی بن معبد۔ محمد بن حسن شیبانی کے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: شر حبل بن سعد سے منقول ہے انہوں نے میں نہ تو عبد الرحمن کا ذکر کیا ہے نہ ہی ان کے صاحبزادے داؤد کا ذکر کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز۔ عباس بن محمد۔ عبد الصمد بن نعمان۔ ابو جعفر رازی۔ شر حبل بن سعد کے سے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے (جونہی اکرم رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں)

دخل على النبي صلى الله عليه وآله وسلم وقد اهدى لنا شاة فدولته الذراع فاكل ثم دعا بماء فتمضمض وغسل باطراف اصابعه ثم صلى ثم دخل علينا ذات يوم وعندنا لحم بارد فاكل ثم صلى ولم يصب ماءً

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے ہمیں ایک بکری تحفے کے طور پر دی گئی تھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دستی پیش کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر کلی کی اپنی انگلیوں کے کنارے دھوئے پھر (از سر نو وضو کیے بغیر) نماز ادا کی پھر ایک دن آپ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہمارے ہاں ٹھنڈا گوشت موجود تھا آپ نے اس کو کھ کر پھر نماز ادا کی آپ نے پانی استعمال نہیں کیا (یعنی از سر نو وضو نہیں دیا)۔“

بن مظفر کہتے ہیں: سماک بن حرب نے اس کو شر حبل سے نقل کیا ہے انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی۔ احمد بن عبد ندی۔ علی بن معبد۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ کے حوالے سے۔ ابو علی۔ شر حبل کے حوالے سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

قل دخل على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاتيته بلحم قد شوى الحديث

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میں نے بھنا ہوا گوشت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا“..... الحديث انہوں نے یہ روایت ابو سعید احمد بن محمد بن عصبہ بن کعب سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ صاحب حج کے لیے تے ہوئے یا حج کے موقع پر (ہمارے ہاں تشریف لائے انہوں نے بتایا: میں نے اپنے والد کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے: نہ حنفی نے یہ روایت۔ حماد بن احمد۔ محمد بن ابوتیمیلہ۔ ابو عمرو بن نعیم بن عمرو مروزی۔ امام ابو حنیفہ۔ داؤد بن عبد الرحمن۔ شر حبل کے حوالے سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عمر بن احمد بن ہارون عطار۔ اسماعیل بن محمد بن ابو کثیر۔ مکی بن ابراہیم۔ امام ابو حنیفہ۔ عبد الرحمن بن داؤد۔ شر حبل کے حوالے سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر و بخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔

(375) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَةَ بْنِ الْمُسْتَوْرِدِ وَيُقَالُ ابْنُ الْمَسَاوِرِ الْبَصْرِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَتْنٌ رَوَيْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَطَعِمَ مِنْ كَتْفٍ بَارِدٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يُحَدِّثْ وَضُوءًا

امام ابو حنیفہ نے - شیبہ بن مستورد (اور ایک قول - مطابق) ابن مساور بصری - بکر بن عبد اللہ مزی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اُن کے ہاں تشریف لائے نبی اکرم ﷺ نے کندھے کا گوشت کھایا پھر آپ نے نماز ادا کی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

...—...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن علی بن عبید بن زید ہروزی - خالد بن مثنیٰ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - منذر بن محمد - حسین بن محمد بن علی ازودی - امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - ابراہیم بن حمیس بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

الفصل الثالث فيما يوجب الغسل وأحكام الجنابة

تیسری فصل: جو چیزیں غسل کو واجب کرتی ہیں اور جنابت کے احکام

(376) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن عمر عمری - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَتْنٌ رَوَيْتُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتُكَ تَتَوَضَّأُ فِي النِّعَالِ السَّبْتِيَّةِ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

ایک صاحب نے عرض کی: اے ابو عبد الرحمن! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سبتی جوتے پہن کر بھی وضو کرتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے

(375) اخرجہ ابن ابی شیبہ 50/1 فی الطہارۃ: من كان لا يتوضأ مما مست النار - و ابو یعلی (4432) (4449) -

161/6 - والبیہقی فی "السنن الکبریٰ" 154/1

(376) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الأنار" (325) فی الحج باب المناسک - باب الاحرام والتلبیة - والبیہقی

فی اللباس: باب النعال السبتية وغيرها - ومسلم (1187) فی الحج: باب الالهلال من حيث تبعث به الراحلة

ہوئے دیکھا ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن فضل بلخی - محمد بن جعفر بن موسیٰ بلخی - محمد بن - کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ کہتے ہیں: اسماعیل بن حماد نے اس کو امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ کہ یہ روایت - محمد بن عمر (عمری نامی راوی) کے حوالے سے سعید بن ابوسعید مقبری سے منقول ہے پھر انہوں نے اس روایت میں ان کے - عبد اللہ شروع کرنے) جو توں سمیت وضو کر لینے رکن یمانی کا اسلام کرنے اور داڑھی پر زرد رنگ کا خضاب لگانے کا ذکر کیا ہے اور ان کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يفعل ذلك كله
”میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ سب کام کرتے ہوئے دیکھا ہے“

۳۳ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ
سَمِيعٍ عَنْ أَبِي الْعَرِيفِ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ
سَمِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - عامر بن سمط - ابو عریف - حضرت امام
حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل
کرتے ہیں:

روایت: قَالَ [لَا] يَقْرَأُ الْجَنْبُ مِنَ الْقُرْآنِ
”جنبی شخص قرآن کے ایک حرف کی بھی تلاوت نہیں
کرے گا۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن عبد اللہ بن سالم - انہوں نے اپنے والد کے - سے - سعید بن حکیم ابوزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۳۴ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ
سَمِيعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - عمرو بن شعیب - ان کے والد اور دادا
کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی
ہے:

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (279) في الجنائز: باب القراءة في الحمام والجنب - وابو داؤد 57 في
باب في الجنب يقرأ القرآن - والرمذی 273/1 في الطهارة: باب ماجاء في الرجل يقرأ القرآن على كل حال مالم يكن جنباً .

خرجه ابن ماجه (611) - وابن ابی شیبہ 89/1 - واحمد 178/2 - والخطيب في "تاريخ بغداد" 311/1 - والمرتضى
في "عقود الجواهر المنيفة" 67/1

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ مِمَّا يُوجِبُ الْغُسْلَ الْتَقَاءُ الْخَتَانَيْنِ وَغَيْبُوبَةُ الْحَشْفَةِ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزَلَ
آپ فرماتے ہیں: شرم گاہوں کا مل جانا اور حشفہ کا غائب ہونا غسل کو واجب کر دیتا ہے۔ خواہ انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابن عقدہ۔ عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی۔ ابراہیم بن یحییٰ نیشاپوری۔ جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ۔ ابن ابومیسرہ۔ ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
(379)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ (عَنْ) الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
امام ابو حنیفہ نے۔ عون بن عبد اللہ۔ امام شعبی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ يُوجِبُ الصَّدَاقُ وَيَهْدَمُ الثَّلَاثُ وَيُوجِبُ الْعِدَّةُ وَلَا يُوجِبُ صَاعًا مِنَ الْمَاءِ
”ایک چیز مہر کو لازم کر دیتی ہے تین طلاقیں کو کالعدم کر دیتی ہے عدت کو لازم کر دیتی ہے تو کیا وہ ایک صاع پانی کو لازم نہیں کرے گی۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه قال محمد رحمه الله تعالى يعني اذا التقى الختانان وجب الغسل انزل او لم ينزل وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ فرماتے ہیں: یعنی جب شرم گاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔
(380)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے۔ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: أَرْبَعَةٌ لَا يَقْرَأُ وَنَ الْقُرْآنَ الْآيَةَ أَوْ نَحْوَهَا الْجَنْبُ وَالَّذِي عَلَى الْغَائِطِ وَالَّذِي يُجَامِعُ وَفِي الْحَمَامِ
”چار قسم کے لوگ قرآن کی ایک آیت یا اس کا (کسی بڑی آیت کے الفاظ کی) تلاوت نہیں کر سکتے۔ جنہی شخص وہ شخص جو بیت الخلا میں ہو وہ شخص جو صحبت کرے۔“

(379) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (47) فی الطہارة: باب الغسل من الجابة۔ وعبد الرزاق (42) فی الطہارة: باب ما یوجب الغسل۔ وابن ابی شیبہ 86/1 فی الطہارات: باب من قال: اذا التقى الختانان فقد وجب الغسل
(380) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (282) فی الجنائز: باب القراءة فی الحمام والجنب۔ وابن اسیر 114/1 فی الطہارة: باب الرجل یذكر الله وهو على الخلاء۔ وقد تقدم

ہو اور وہ شخص جو حمام میں ہو۔

——***

۳۸۱۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 مَحْمُودِ بْنِ حَسَنِ بْنِ شَيْبَانٍ نَعَىٰ فِيهِ رَوَايَتُ كِتَابِ "الْأَثَارِ" فِي نَقْلِ كَيْ هِيَ أَنَّهُمْ نَعَىٰ اسَ كَوَإِمَامِ الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَ رَوَايَتُ كَيْ هِيَ۔
 امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرماتے ہیں:
 تم ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو گے جب تمہیں چھینک آئے خواہ تم حمام میں موجود ہو یا اس کے علاوہ کہیں اور ہو۔

——***

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد وبه
 ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه
 امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
 فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔
 ۳۸۲۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
 نَسِيفٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:
 كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 سَلَّمَ يُصِيبُ مِنْ أَهْلِهِ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ فَيَنَامُ وَلَا
 يَصُيبُ مَاءً فَإِنْ اسْتَيْقَظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَعَادَ
 غَسَلَ
 امام ابو حنیفہ نے۔ ابواسحاق سبیعی۔ اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بیان کرتی ہیں:
 نبی اکرم ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں اپنی اہلیہ کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کرنے کے بعد سو جاتے تھے اور آپ پانی استعمال نہیں کرتے تھے (یعنی غسل نہیں کرتے تھے) پھر رات کے آخری حصے میں آپ بیدار ہو کر دوبارہ یہ عمل کرتے تھے اور پھر وضو کرتے تھے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن رضوان۔ محمد بن سلام۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت کی

۔۔

۳۸۳۔ اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (283) في الطهارة: باب القراءة في الحمام والجنب۔ وابن أبي شيبه

114 في الطهارة: باب الرجل يعطس وهو على الخلاء

۳۸۴۔ اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (56)۔ وفي "الآثار" (46) في الطهارة: باب الغسل من الجنابة۔ وابن داود

۳۸۵۔ في الطهارة: باب في الجنب يؤخر الغسل۔ والترمذي (118) في الطهارة: باب في الجنب ينام كهيئته لا يمس ماءً۔ واحمد

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن سہل (اور) علی بن محمد بن عبد الرحمن سرحسی (اور) عمرو بن عاصم مروزی (اور) بن منصور (اور) محمد بن یوسف سے نقل کی ہے یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں: (یہ روایت) علی بن خشرم نے - عیسیٰ بن یونس - حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن محمد بن صاعد (اور) محمد بن منذر بن سعید ہروی (اور) عبد اللہ بن عبید اللہ شیبانی سے نقل کی ہے یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں: (یہ روایت) - ابراہیم بن مرزوق نے - معاذ بن فضالہ - یحییٰ بن ایوب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ - عبد اللہ بن عمر - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت حماد بن احمد - ولید بن حماد - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی - عیسیٰ بن احمد - علی بن عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت احمد بن اسحاق بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مغیث بن بدیل - خارجہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی (اور) علی بن حسن بن عبدہ ان دونوں نے - حسین بن حریث - فضل بن مویز - حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل - عبد اللہ بن یزید مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت محمد بن نصر بن سلیمان ہروی - احمد بن مصعب - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں ہے۔
 نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) یحییٰ بن بشر نے - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا حسین بن سید بن ابوجہم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمود بن خدش - علی بن یزید صدائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

میں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

میں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد ابن عبد اللہ مسروقی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا کی تحریر میں اس میں پڑھا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ابو حنیفہ نے ہمیں بیان کی ہے۔

بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں اسی مضمون میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - عبید اللہ بن جریر بن جبلة عتکی (اور) - فضل بن ابوطالب (اور) احمد بن محمد بن یوسف (اور) احمد بن محمد بن سعید ان دونوں نے - محمد بن موسیٰ ان سب نے - ابو یحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

میں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ میں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمود بن خدائش - علی بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

میں نے یہ روایت محمد بن مخلد - احمد بن عبید اللہ حمیری - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عمرو بہ حسین ابن محمد بن مودود حرانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

میں نے یہ روایت ابو عبد اللہ احمد بن ابراہیم بن خلاد عسکری - محمد بن محبوب - عبد اللہ بن محمد - حارث بن نبہان کے حوالے سے - ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے دوسرے الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے۔

میں نے یہ روایت ابو حسین احمد بن محمد بن حارث بن عبد الوارث سے مصر میں - ابراہیم بن مرزوق - معاذ بن فضالہ - یحییٰ بن عمار کے حوالے سے موسیٰ بن عقبہ اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

بخاری نے یہ روایت حسین بن خسر و یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطاہر احمد بن حسن بن احمد باقلانی - ابو علی حسن بن احمد ابن شاذان - ابوبکر احمد بن سلیمان - یحییٰ بن جعفر - علی بن عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

میں نے یہ روایت ابوالفضل بن خیر و ان - ابو علی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - احمد بن جعفر بن نصر حماتی - اور یس بن حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

میں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے انہوں نے اس روایت کو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

بخاری نے یہ روایت ابوالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن محمد بن منصور - ابوبکر محمد بن احمد بن عبد الواحد بن عمر بن محمد حربی - حافظ محمد بن مظفر - ابو عمرو بہ حسین بن محمد بن مودود اور ان کے بھائی فضل - انہوں نے اپنے دادا عمرو بن یوسف بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اذا اصاب الرجل من اهله ان ينام قبل ان يغتسل او يتوضا وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی اپنی بیوی کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کرے
کے بعد غسل یا وضو کیے بغیر سو جائے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

امام محمد نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(383) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا قَالَتْ :
امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن سعید انصاری - عمرہ سے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

متن روایت: كَانَتْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُونَ أَرْضَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ فَكَانَ
الرَّجُلُ يَرْوُحُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَقَدْ عَرِقَ وَتَلَطَّخَ
بِالطِّينِ فَكَانَ يُقَالُ مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اپنی زمین پر خود کام کرنے
کرتے تھے تو جب کوئی شخص جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے
تو اسے پسینہ بھی آیا ہوا ہوتا تھا اور وہ مٹی میں بھی لتھڑا ہوا
تھا تو یہ کہا جاتا: جو شخص جمعہ کی ادائیگی کے لئے آئے اسے غسل
لینا چاہئے۔

.....

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم بن احمد بغوی - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زید -
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن سعید حرانی - ابو فروہ یزید بن محمد بن یزید بن سنان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -
بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن صاعد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حماني کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن نصر بن طالب - احمد بن حسن بن احمد بن مختار - عبد اللہ بن محمد بن رستم - ابو ہاشم محمد بن حنفیہ -
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(384) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا :
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم بن
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

(383) اخرج الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 117/1 - وابن حبان (1236) - وعبد الرزاق (5315) - وابن
95/2 - واحمد 62/6 - والبخاری (903) - ومسلم (847) - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 189/3

کرتی ہیں:

سن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَبَعْضُ أَزْوَاجِهِ مِنْ إِنْاءٍ
وَيَحِدُّ يَتَنَازَعَانِ الْغُسْلَ جَمِيعًا

نبی اکرم ﷺ اور آپ کی زوجہ محترمہ ایک برتن سے غسل کرتے تھے اور یہ دونوں اس برتن سے اکٹھے پانی حاصل کرتے تھے۔

.....

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہ حرائی - نبیوں نے اپنے دادا عمرو بن ابو عمرو - محمد بن حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ لا نری

باساً بغسل المرأة مع الرجل بدات قبله او بدا قبلها وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر م محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ بیوی شوہر کے ساتھ غسل کر لے خواہ رات نے مرد سے پہلے غسل شروع کیا ہو یا مرد نے اس سے پہلے شروع کیا ہو امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(385) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

نَرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

حوالے سے - حضرت عمر بن خطاب (اور) حضرت عبد اللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ نقل کیا ہے: یہ دونوں حضرات

فرماتے ہیں:

ان دونوں حضرات کا یہ کہنا ہے کہ حیض والی عورت کا خون

جب منقطع ہو جائے تو جب تک وہ غسل نہیں کرتی اس وقت تک

وہ حیض کی حالت میں شمار ہوگی۔

سن روایت: أَنَّهُمَا قَالَا فِي الْحَائِضِ إِذَا انْقَطَعَ

دَمُهَا فَهِيَ حَائِضٌ مَا لَمْ تَغْتَسِلْ

.....

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد

(38۴) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (48) في الطهارة: باب غسل الرجل والمرأة من اناء واحد - والبخاري في

لاغتصام: باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم - ومسلم (319) في الحيض: باب القدر المستحب من الماء في غسل

لجنازة - واحمد 189/6

(385) اخرجه ابن حبان (1357) - وعبد الرزاق (1257) - واحمد 173/6 - وابن الجارود (102) - والبيهقي في ”شرح السنة“

(320) - وابو داؤد (261) .

بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(386) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَسْوَدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ فَقَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ

فَقَالَ إِنَّ خَيْضَتِكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم مجھے چادر دکھاؤ۔

انہوں نے عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں نبی اکرم

نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ نہیں ہے۔

....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد بن یعقوب - احمد بن ابوصالح - یعقوب بن اسحاق ابن ابواسرائیل - بشر بن

ابویوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(387) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

کرتی ہیں:

متن روایت: أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ

مُعْتَكِفٌ يُخْرِجُ إِلَيْهَا رَأْسَهُ مِنْ نَافِذَةِ الْمَسْجِدِ

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھو دیا کرتی تھیں حالانکہ وہ

وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت

اعتکاف کئے ہوتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی کھڑکی سے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا دیتے تھے۔

....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن خرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم محمد بن علی بن ابوعثمان - ابوحسن محمد بن احمد بن محمد بن زبیر

ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد قطن - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد وبهذا ناخذ لا

(387) اخبر به ابن حبان (1359) - ومالك في ”الموطأ“ 60/1 - والبخاري (295) في الحبش - والدارمي 246/1 -

312/1 - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 186/1 - واحمد 99/6

نری بہ باساً وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(331) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ایک نامعلوم شخص (کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے) - حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَلَّمَ مَدَّ يَدَهُ إِلَيْهِ فَدَفَعَهَا عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ فَقَالَ إِنِّي جُنُبٌ - رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آرِنَا يَدَكَ فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ

(ایک مرتبہ) اپنا دست مبارک ان کی طرف بڑھایا تو وہ پیچھے ہٹ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں جنابت کی حالت میں ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنا ہاتھ مجھے دکھاؤ، مومن نجس نہیں ہوتا ہے۔

....—....—....

یوم بخاری نے یہ روایت - محمد بن حسن بزاز بلخی - ہلال بن یحییٰ - یوسف بن خالد سمیعی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

نبیوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح بخاری - احمد بن حرب موصلی - قاسم بن یزید - ان کے ایک ساتھی کے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت جیہان بن ابوحسن فرغانی - محمد بن جعفر کوفی - شیر بن ہشام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ کے حوالے سے ابراہیم نخعی - ہمام کے حوالے سے - حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم رازی - حسن بن حکم - محمد بن یزید واسطی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

ہذا فی ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن ابن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

وخرجه الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد

لا ناخذ لا نری بہ باساً ولا بمصافحة الجنب باساً وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

خرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (27) فی الطهارة. باب مالا یجسه شیء - مسلم (372) فی الحيض: باب

سی ان المسلم لا ینجس - وابو داؤد (230) فی الطهارة: باب فی الجنب یصافح - وابن حبان (1255) .

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا۔
پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں، جنبی شخص کے ساتھ مصافحہ کرنا۔
بھی کوئی حرج نہیں ہے، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(389)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:
مَتَنُ رَوَايَتٍ: إِذَا اتَّقَى الْخَتَانَانُ وَجَبَ الْغُسْلُ
أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزَلْ
امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی۔
سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔
جب شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا۔
انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

...—...—...

امام حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد۔ عبد اللہ بن حسن۔ عبد بن۔
محمد بن ابراہیم بغوی۔ محمد بن شجاع بلخی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(390)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ (عَنِ)
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
مَتَنُ رَوَايَتٍ: مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ
امام ابو حنیفہ نے۔ نافع کے حوالے سے یہ روایت۔
ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں۔
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
”جو شخص جمعہ کی ادائیگی کے لئے آئے۔
کر لینا چاہئے۔“

...—...—...

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ محمد بن مخلد بن حفص۔ عبدوس بن بشر رازی۔ امام ابو یوسف کے۔
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی۔ ابوقاسم علی بن احمد بن محمد بن بشر نے علماء کے طور پر۔ ابو عمرو عبد الواحد بن محمد بن غبیر۔
بن جہیر فارسی۔ ابو عبد اللہ بن محمد بن مخلد بن حفص۔ عبدوس بن بشر۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے

(389) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (45) في الطهارة باب الغسل من الجنابة۔ والترمذي

الطهارة: باب ما جاء إذا التقى الختانان وجب الغسل. وابن ماجه (608) في الطهارة. باب ما جاء في وجوب الغسل۔ وراحم

(390) أخرجه احمد 4/2۔ والطبرانی في ”الكبير“ (13392)۔ والخطيب في ”تاريخ بغداد“ 300/5۔ ومسلم (44)۔

حبان (1224)۔ وابو نعيم في ”الحلية“ 266/7۔ والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 297/1۔

ہے۔

391) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

رَاهِمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

بَتْ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

سَنَ رَوَايَت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

رَسَلَمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنْبٌ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ

بِشَلْوَةٍ

نبی اکرم ﷺ جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ
کرتے تھے تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے تھے۔

امام ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن عبد اللہ - امیہ بن حارث - مروان بن سالم جزری
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

392) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے:

سَنَ رَوَايَت: أَنَّ قُمَيْرًا امْرَأَةً مَسْرُوقٍ سَأَلَتْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَمَرَتْهَا بِمِثْلِ مَقَالَةِ رَسُولِ

لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

مسروق کی اہلیہ قمر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: سیدہ
عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون کو وہی ہدایت کی جو نبی اکرم ﷺ نے
استحاضہ کا شکار عورت کے بارے میں ارشاد فرمائی تھی۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن عبد اللہ بن زیاد - خالد - عمر بن ابو عثمان کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

393) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَنْ

أَعْمَشٍ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي

حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ:

امام ابو حنیفہ نے - أعمش سلیمان بن مہران - حبیب بن
ابو ثابت - عروہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

سَنَ رَوَايَت: أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا

فاطمہ بنت ابو حبیث نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ

(392) قد تقدم فی (382)

394) أخرجه أبو داود (300) فی الطهارة: باب من قال: تغتسل من طهر إلى طهر - وعبد الرزاق (1170) فی الطهارة: باب

مستحاضة - والمتقى الهندی فی "الکنز" (3129) .

395) أخرجه ابن حبان (1348) - وأبو داود (286) فی الطهارة: والبيهقي فی "السنن الكبرى" 325/1 - والطحاوی فی "شرح

مشكل الآثار" 306/3 - والحاكم فی "المستدرک" 174/1

رَسُولُ اللَّهِ إِنِّي أَسْتَحَاضُ أَفَادُعُ الصَّلَاةِ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ
عَرَقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلْتَ أَبَامَ عَادَتِكَ فَدَعِى
الصَّلَاةَ ثُمَّ اغْتَسِلِ ثُمَّ تَوَضَّئِ لِكُلِّ صَلَاةٍ قُلْتُ
وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ قَالَ وَإِنْ قَطَرَ عَلَى الْحَصِيرِ

کی شکایت ہے تو کیا میں نماز کو ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ۔
ارشاد فرمایا: یہ ایک اور رگ کا خون ہے یہ حیض نہیں ہے۔
تمہارے عادت کے مخصوص ایام آجائیں تو (ان کے دوران)
نماز کو ترک کر دو پھر غسل کر کے ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرو۔
نے دریافت کیا: اگرچہ خون ٹپک رہا ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد
فرمایا: جی ہاں اگرچہ وہ چٹائی پر ٹپک رہا ہو۔

...—...—...—...

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ عبد اللہ بن محمد بن یعقوب۔ علی بن فرزدق۔
بن محمد بن سیار۔ بشر بن یحییٰ۔ خالد بن صبیح۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابن سعید۔ عبد اللہ۔ علی بن فرزدق۔ نصر بن محمد۔ بشر بن یحییٰ۔ سہل بن مزاحم۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(394)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ (أَخْبَرَنِي) مَنْ سَمِعَ أُمَّ سَلِيمَ:
مَتْنِ رَوَايَتِ: أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَغْتَسِلُ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے۔
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: مجھے
شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو
بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا
خاتون کے بارے میں دریافت کیا جو وہ ہی چیز دیکھتی ہے
دیکھتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ غسل کرے گی۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ علی بن حسن بن سعید۔ عمرو بن حمید۔ نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
کی ہے۔

حافظ ابن خردوبلی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوطالب بن یوسف۔ ابو محمد جوہری۔ ابوبکر ابہری۔ ابو عمرو۔
انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابو عمرو۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو
قول ابي حنيفة رضي الله عنه

(394) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الموطأ" (81) - وفي "الآثار" (57) في الطهارة: باب المرأة ترى في المراءاة
الرجل - ومسلم (311) في الحيض: باب وجوب الغسل على المرأة - والدارمي (770) في الطهارة: باب في المرأة ترى في المراءاة

۱۔ محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام نے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

نبیوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ بْنِ
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ
رَحْمَنِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ
سَبَقَتْ: قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ایوب بن عتبہ - یحییٰ بن ابوکثیر - ابوسلمہ
بن عبد الرحمن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام حبیبہ
بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

روایت: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ تَغْتَسِلُ غُسْلًا
خَبَثَ أَيَّامُ أَقْرَانِهَا وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَوةٍ وَتُصَلِّي
میں نے نبی اکرم ﷺ سے استحاضہ والی عورت کے
بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس
کے حیض کے مخصوص ایام گزر جائیں گے تو وہ غسل کرے گی اور
پھر ہر نماز کے وقت وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرے گی۔

.....

۲۔ حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - علی بن احمد بن سلیمان - محمد بن حجاج - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۳۔ حافظ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - محمد بن مظفر کے حوالے سے امام
سیدہ ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

۴۔ (أُحْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْأَثَارِ فَرَوَاهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ (عَنْ) رَجُلٍ (عَنْ) أَبِي سَلَمَةَ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخِذٌ

۱۔ محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ کے حوالے سے -
محموم شخص - ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے نقل کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ هِشَامِ بْنِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
امام ابو حنیفہ نے - ہشام بن عروہ - انہوں نے اپنے والد
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
بیان کرتی ہیں:

أُحْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (50) فِي الطَّهَارَةِ: بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ وَالْحَائِضِ - وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (1177) فِي

بَابِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ - وَمُسْلِمٌ (333) فِي الْحَيْضِ: بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ وَغُسْلِهَا وَصَلَاتِهَا - وَالتِّرْمِذِيُّ (125) فِي الطَّهَارَةِ: بَابُ
عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ.

فِي تَقْدِيمِ (393)

متن روایت: أَنَّ قَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْيِضُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ فَقَالَ لَهَا إِنَّمَا عَرُوقٌ هُوَ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتَكَ فَذَرِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْهَبَتْ فَاغْتَسِلِي لِطَهْرِكَ ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلِّي

فاطمہ بنت ابوحبیش نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے (بعض اوقات) ایک مہینے یا دو مہینے تک مسلسل حیض آتا رہتا ہے (درمیان میں طہر نہیں آتا ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے جب تمہارا حیض آئے تو نماز کو ترک کر دو اور جب وہ رخصت ہو جائے تو تم اپنے طہر کے لئے غسل کرو اور پھر ہر نماز کے لئے وضو کر کے نماز ادا کرو۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - سلیمان بن توبہ ہمدانی - ابو نعیم فضل بن دکین کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن اشکاب - ابو نعیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - عبد الرحمن بن ازہر - عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابو نصر بن اشکاب قاضی -

ابراہیم بن محمد بن علی - ابویونس ادریس بن ابراہیم مقافعی - حسن ابن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

استحاضہ والی عورت طہر کی نماز ادا نہیں کرے گی۔

کہ جب اس کا آخری وقت آئے گا تو وہ غسل کرے گی

ادا کر لے گی اور پھر عصر کی نماز ادا کر لے گی پھر وہ اسی

گی یہاں تک کہ مغرب کا وقت شروع ہو جائے گا تو

نہیں کرے گی جب مغرب کا آخری وقت آئے گا تو

کر کے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گی۔

(397) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَتْرُكُ الظُّهْرَ

حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ الْوَقْتِ اغْتَسَلَتْ ثُمَّ صَلَّتْ

الظُّهْرَ ثُمَّ صَلَّتْ الْعَصْرَ ثُمَّ تَمَكَّتْ حَتَّى إِذَا دَخَلَ

وَقْتُ الْمَغْرِبِ تَرَكَتِ الصَّلَاةَ حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ

وَقْتِهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ حَتَّى

تَفْرُغَ

——***

(397) اخبره محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (49) في الطهارة: باب المستحاضة والحائض - وعبد الرزاق

الحبيش: باب المستحاضة - وابن أبي شيبة 127/1 في الطهارة: باب المستحاضة كيف تصنع؟ - والدارمي 225/1

خرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد بن سنان ناخذ بهذا وانما ناخذ بالحديث الآخر انها تنوضا لوقت كل صلاة وتصلی الى آخر الوقت آخر وليس عليها الا غسل واحد حتى تمضي ايام اقرائها وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ۔
 محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 ہم فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں ہم دوسری حدیث کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں کہ ایسی عورت ہر نماز پر وضو کرے گی اور آخری وقت میں نماز ادا کرے گی اس پر صرف ایک مرتبہ غسل کرنا لازم ہوگا جب تک اس کے طہر کے سن یا م گزر نہیں جاتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

سنن - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 ابی قال: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
 جب کسی عورت کو نماز کے وقت میں حیض آجائے تو اب اس پر اس نماز کی قضا کرنا لازم نہیں ہوگا اور جب کوئی عورت نماز کے وقت میں پاک ہو جائے تو وہ اس نماز کو ادا کرے گی۔

.....

خرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد بن سنان ناخذ بهذا وانما ناخذ بالحديث الآخر انها تنوضا لوقت كل صلاة وتصلی الى آخر الوقت آخر وليس عليها الا غسل واحد حتى تمضي ايام اقرائها وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ۔
 محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے پھر امام ہم فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔
 سنن - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 ابی قال: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
 جب عورت کو جنابت لاحق ہو اور پھر اسے حیض بھی آجائے تو اب اس پر غسل کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ اسے جو چیز (یعنی جو ناپاکی) حیض کے حوالے سے لاحق ہوئی وہ اس سے زیادہ شدید نہیں ہے جو جنابت کی وجہ سے اسے لاحق ہوئی ہے۔

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (51) في الطهارة: باب الحائض في صلاتها - والدارمي (887) في الطهارة: باب تطهر عند الصلاة أو تحيض -

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (52) في الطهارة: باب الحائض في صلاتها - والدارمي في "المسنن" (968) 248/1 في الطهارة: باب المرأة تجنب ثم تحيض - وابن أبي شيبة 76/1

(اخرجہ) الامام محمد بن حسن فی الآثار فرواہ عن ابو حنیفۃ ثم قال وبہ ناخذ وهو قول ابی

حنیفۃ لا غسل علیہا حتی تطہر من حیضہا فتغتسل غسلًا واحدًا لہما جمیعاً

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر انہوں نے

کہا ہے: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے ایسی عورت پر غسل کرنا اس وقت تک لازم نہیں ہے: تک وہ حیض سے پاک نہیں ہو جاتی (حیض سے پاک ہونے پر) وہ ان دونوں (یعنی جنابت اور حیض) کے لیے ایک ساتھ نہ لے گی۔

(400) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا طَهُرَتِ الْمَرْأَةُ فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ

وَلَمْ تَغْتَسِلْ حَتَّى ذَهَبَ الْوَقْتُ بَعْدَ أَنْ تَكُونَ

مَشْغُولَةً فِي غُسْلِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاءٌ

جب عورت نماز کے وقت ناپاک ہو جائے اور نہ

غسل نہ کیا ہو اور اس کے غسل میں مشغول ہونے کے بعد

کا وقت رخصت ہو جائے تو اب اس پر قضا لازم نہیں ہوتا۔

——***

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد وبہ

ناخذ اذا انقطع الدم فی وقت لا تقدر علی ان تغتسل فیہ حتی یمضی الوقت فلیس علیہا قضاء

تلك الصلاة وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد نے اس کو کتاب الآثار میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ

دیتے ہیں اگر اس عورت کو خون کی آمد اس وقت منقطع ہوتی ہے کہ اگر وہ غسل کرتی ہے تو اس وقت کی نماز کا وقت رخصت ہو جاتا ہے۔

اس پر اس نماز کی قضا لازم نہیں ہوگی امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(401) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

رَاشِدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ قَالَتْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابو حنیفہ نے - عثمان بن راشد کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ بنت عجرہ فرماتی ہیں:

ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا اغْتَسَلَ الْجُنْسُ وَنَسِيَ

الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ

بِالْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ

جب جنسی شخص غسل کرتے ہوئے کلی کرنا اور نہ

ڈالنا بھول جائے تو وہ کلی کرنے اور ناک میں پانی

ہمراہ دوبارہ وضو کر لے گا۔

(400) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبی فی ”الآثار“ (53) فی الطہارة باب الحائض فی صلاتہا

(401) اخرجہ الدارقطنی فی ”السنن“ 404/5 فی الطہارة: المضمضة والاستنشاق فی غسل الجابة - والمنذرى فی

379/1 (361) - وعلقه البيهقي فی ”السنن الكبرى“ 179/1

حافظ محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد - علی بن ابراہیم واسطی - یزید بن ہارون کے حوالے سے امام حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم بن محمد - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - دو بزرگوں یعنی ابو طاہر احمد بن حسین بن احمد کرخی (اور) ابو المعالی ثابت بن عبد بن ابی - یحییٰ مرقی ان دونوں نے - ابو حسن بن حسین بن عباس - قاضی ابو حسن عیسیٰ بن حامد قنیطی - احمد بن خالد سافی - نے اپنے والد کے حوالے سے - عکرمہ - ابیض بن اغر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے تحت نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَحْسَنَ» روايت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے تو یہ اچھی بات ہے اور جو غسل نہیں کرتا تو یہ بھی کافی ہے اور اچھا ہے۔“

...—...—...—...

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شریف ابو علی محمد بن محمد بن عبد اعزیز مہمدی - ابو حسن محمد بن محمد بن احمد بن مالک بن نوح - محمد بن نوح - علی بن حرب - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

والخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محمد وبه ناخذ

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

ہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

والخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار (71) في الصلاة باب الغسل يوم الجمعة والعبدین - وعبد الرزاق (5313)

مسند محمد بن الحسن في الآثار (71) في الصلاة باب الغسل يوم الجمعة - والطحاوی في شرح معانی الآثار 1/119

(403) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے جمعہ کے دن غسل کر کے
بارے میں یہ فرمایا ہے: اگر تم غسل کر لیتے ہو تو یہ اچھا ہے۔
اور اگر تم اسے ترک کر دیتے ہو تو یہ بھی اچھا ہے۔

إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ إِنْ
اغْتَسَلْتَ فَحَسَنٌ وَإِنْ تَرَكَتَهُ فَحَسَنٌ

...—...—...

امام محمد بن حسن نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(404) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں
میں نے ابراہیم نخعی کو دیکھا ہے کہ وہ (بعض اوقات
کی نماز ادا کرنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور غسل نہیں
کرتے تھے۔

متن روایت: رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدَيْنِ
وَلَا يَغْتَسِلُ

...—...—...

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محمد اذا

اغتسلت للجمعة والعيدین فحسن وان تركته فلا باس

امام محمد بن حسن نے "الآثار" میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد نے
ہیں: اگر تم جمعہ اور عیدین کے لیے غسل کرو تو یہ عمدہ ہے، لیکن اگر تم اس کو ترک کر دیتے ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(405) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
ہم (بعض اوقات) عید کی نماز ادا کرنے کے لیے
تھے اور غسل نہیں کرتے تھے۔

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: كُنَّا نَأْتِي الْعِيدَيْنِ وَمَا نَغْتَسِلُ

...—...—...

امام محمد نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(406) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُذَيْفَةَ:

(403) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (68) فی الصلاة. باب الغسل يوم الجمعة والعیدین - وفي "الموطأ" -

(404) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (69) فی الصلاة. باب الغسل يوم الجمعة والعیدین

(405) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (70) فی الصلاة. باب الغسل يوم الجمعة والعیدین - وفي "الموطأ" -

سن روایت: اَنَّهُ قَالَ لَا مَرَاتِبَ وَهِيَ تَغْتَسِلُ خَلِيلِهِ
 ... يَغْنَى الشَّعْرَ لَا تَتَخَلَّلُهُ نَارٌ قَلِيلَةٌ اَتَقِي عَلَيْكَ
 اہلیہ سے کہا، جو غسل کرنے لگی تھیں، کہ تم پانی کے ذریعے خلال
 کرنا، یعنی اپنے بالوں کا خلال کرنا، ورنہ آگ ان کا خلال کرے
 گی، اس لئے تم اس سے بچنے کی کوشش کرو۔

...—...—...—...

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن
 یحییٰ بن حمیش - محمد بن شجاع بنی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(40) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 سُرُورٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :
 امام ابو حنیفہ نے - محمد بن عمرو بن شعیب - حضرت عبد اللہ
 بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ
 روایت نقل کی ہے:

ایک سائل نے آپ سے سوال کیا: یا رسول اللہ! کیا پانی
 (یعنی غسل) صرف پانی (یعنی انزال) کے ذریعے لازم ہوتا
 ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شرمگاہیں مل جائیں
 اور حشفہ غائب ہو جائے، تو غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ انزال
 ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

...—...—...—...

و عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ ابن مظفر -
 ابن نصر بن طالب - ابو حسن احمد بن محیا - عبد اللہ بن محمد بن رستم - ابو ہشام محمد بن حفص کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
 روایت کی ہے۔

(41) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
 سُرُورٍ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ الْعُزْرَمِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ
 حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ :
 امام ابو حنیفہ نے - محمد بن عبد اللہ بن ابوسلیمان عزرمی - عمرو
 بن شعیب - انہوں نے اپنے والد اور دادا کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے:

ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا پانی (انزال)
 کے علاوہ بھی غسل واجب ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا: جی ہاں! جب شرمگاہیں مل جائیں اور حشفہ غائب ہو جائے

إِسْنَامُ أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ 178/2 - وَاسْنُ اسِي شَيْبَةَ 84/1 - وَمِنْ طَرِيقٍ أُسْ مَاجَةَ (611) وَالْحَطِيبُ فِي "تَارِيخِ بَغْدَادِ"

312 - وَالزَّبِيدِي فِي "عُقُودُ الْجَوَاهِرِ" 67/1 مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

خواہ انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن نصر بن طالب - ابو حسن احمد بن محیا - عبد اللہ بن محمد بن سنان - ابو بشام محمد بن حفص کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زید - کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو بنی نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(409) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ الْأَحْمَسِيِّ الْبَجَلِيِّ عَنْ غَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ امْرَأَةٍ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

شعبي - مسروق کی اہلیہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُمَا أَمَرَتْ الْمُسْتَحَاضَةَ أَنْ تَدَعَ

انہوں نے استحاضہ والی عورت کو یہ حکم دیا کہ وہ حیض - مخصوص ایام کے دوران نماز کو ترک کرے رکھے گی اور نہ -

لِغَسَلِ لِكُلِّ طَهْرٍ

لئے غسل کرنے کے بعد ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرے۔

...—...—...

حافظ ابن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف -

بن حسن اشنانی - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو یحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(410) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -

(408) وقد تقدم - وهو حديث سابقه

(409) قد تقدم في (392) .

(410) - نحن الشيباني في ”الآثار“ (54) في الطهارة: باب النفاء والحبلى ترى الدم

سَمِعَ قَالَ :

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

روایت: النَّفْسَاءُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا وَقْتُ قَعْدَتِ

بِسَائِهَا

نفاس والی عورت کی جب کوئی متعین عادت نہ ہو تو وہ دیگر
خواتین کے وقت کے حساب سے بیٹھی رہے گی (یعنی اتنے دن
نفاس میں گزارے گی)

(خرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابن حنيفة ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا
ولكنها نفساء ما بينها وبين اربعين يوماً فاذا زادت على ذلك اغتسلت وتوضأت لوقت كل
صلوة وصلت وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

ام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے پھر امام محمد
تے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے جب (خون کی آمد) اس کے
نہ ہو تو وہ عورت (مستی ضرر شمار ہوگی وہ) غسل کر لے گی اور ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرے گی اور نماز ادا کرے گی امام ابوحنیفہ کا
یہ قول ہے

۴۰۰ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

بِهِ قَالَ :

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

روایت: إِذَا رَأَتْ الْجُبْلَى الدَّمَ فَلَيْسَتْ
بِحَائِضٍ فَلْتُصَلِّ وَلْتَصُمْ وَلْيَأْتِهَا زَوْجُهَا وَتَصْنَعُ مَا
بِطَّاهِرٍ

جب حاملہ عورت کو جب خون نظر آئے تو وہ حائضہ شمار
نہیں ہوگی وہ نماز پڑھے گی اور روزہ رکھے گی اس کا شوہر اس
کے ساتھ صحبت بھی کر سکے گا اور وہ عورت ہر وہ کام کر سکتی ہے جو
کوئی پاک عورت کر سکتی ہے۔

(خرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد
وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

ام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے اس کو کتاب الآثار میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۰۱ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

بِهِ قَالَ :

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (55) في الطهارة: باب النفساء والجبلى ترى الدم - والدارمي في "السنن"
151 (941) في الطهارة: باب اذا اختلطت على المرأة أيام حيضها .

متن روایت: اَلْحُبْلَى تُصَلِّيْ اَبَدًا مَا لَمْ تَضَعْ وَاِنْ رَاَتِ الدَّمَ لَانَ دَمَ الْحُبْلَى لَا يَكُوْنُ حَيْضًا وَاِنْ اَوْصَتْ وَهِيَ تُطَلَّقُ ثُمَّ مَاتَتْ فَوَصِيَّتُهَا مِنَ الثَّلَاثِ

حاملہ عورت ہمیشہ نماز ادا کرتی رہے گی جب تک وہ اپنے جنم نہیں دیتی خواہ درمیان میں اُسے خون بھی نظر آ جائے کیا حاملہ کا نکلنے والا خون حیض نہیں ہوتا ہے اور اگر حاملہ عورت وصیت کرے اور اسے طلاق بھی ہو چکی ہو اور پھر اس کا انتقال جائے تو اس کی وصیت ایک تہائی حصے میں سے نافذ ہوگی۔

——***

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(413)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے۔ ابان بن ابوعمیاش بصری۔ ابوحنیفہ۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے:

متن روایت: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ اقْتَصَرَ عَلَى الْوُضُوءِ فَلَا حَرَجَ

”جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے تو یہ اچھی بات ہے۔ جو وضو پر اکتفاء کر لے تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔“

——***

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن محمد بن عبید۔ اسماعیل بن محمد بن ابو کثیر۔ مکی بن ابراہیم کے۔ سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ محمد بن خالد۔ اسماعیل۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید۔ احمد بن مقاتل (اور) اسحاق بن سہل رازی ان دونوں نے۔ ادریس بن حسن بن زیاد رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(414)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي

(412) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (56) فی الطہارة: باب النفساء والحبلی تری الدم۔ والہرمز السنن 1/183 (945) فی الطہارة: باب اذا اختلطت علی المرأة ایام حیضها۔

(413) اخرجہ عبد الرزاق (5313) فی الجمعة: باب الغسل يوم الجمعة والطیب والسواک۔ وعبد بن حمید (1077)۔ (629) كشف الاستار۔ والہیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 2/175

ابن عباس عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم :
 من روايت : مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنَعِمَتْ
 رَوَايَتُهَا لَيْكِنْ جَوْشَخْصَ غَسَلَ كَرَّهَ تَوَيَّهَ زِيَادَهُ فَضِيلَتِ رَكَّهَاتِهِ
 روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے
 ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو غنائم محمد بن علی بن حسن۔ ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ۔
 محمد بن احمد بن زیاد۔ اسماعیل۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اسی مضمون میں نقل کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت ابو الفضل احمد بن خیرون۔ ابو علی حسن بن احمد بن شاذان۔ ابونصر بن اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر قزوینی۔
 مکی بن قزوینی۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

من اغتسل يوم الجمعة فقد احسن ومن لم يغتسل فيها ونعمت

”جو شخص جمعہ کے دن غسل کر لے تو یہ عمدہ ہے اور جو غسل نہ کرے تو یہ بھی کافی ہے اور ٹھیک ہے“

انہوں نے یہ روایت احمد بن خیرون۔ ابن شاذان۔ ابونصر بن اشکاب۔ احمد بن جعفر۔ ادريس بن ابراهيم۔ حسن بن زیاد کے
 سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ (یہ روایت نقل کی ہے):

انه قال عليه الصلاة والسلام من تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنَعِمَتْ وَمَنْ اغْتَسَلَ فَالْغَسْلُ أَفْضَلُ

”آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز کے لیے صرف) وضو کر لے تو یہ بھی کافی ہے اور ٹھیک

ہے۔ لیکن جو غسل کرے تو غسل زیادہ فضیلت رکھتا ہے“

انہوں نے یہ روایت عبد الملک بن عبد القاهر۔ ابو حسن بن قشیش۔ ابوبکر ابہری۔ ابو عمرو بہ حرائی۔ انہوں نے اپنے دادا کے
 سے۔ محمد بن حسن۔ امام ابو حنیفہ کے حوالے سے۔ ابان۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہی طرق سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت امام ابو حنیفہ۔ ابان۔ ابونصرہ کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

ابن خسر و کہتے ہیں: کثیر سری احمد نے ہمیں حدیث بیان کی: ابو قاسم عبد اللہ بن حسین بن محمد نے۔ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن

محمد بن عبد اللہ بن عتاب۔ اسماعیل بن ابوکثیر قاضی۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل

ابان نے۔ ابونصرہ کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

قال عليه الصلاة والسلام من اغتسل يوم الجمعة فقد احسن ومن لم يغتسل فيها ونعمت

”آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز کے لیے) غسل کر لے تو یہ عمدہ ہے اور جو غسل نہ

کرے تو یہ بھی کافی ہے اور ٹھیک ہے“

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْمَيَّاهِ وَالنَّجَاسَاتِ

چوتھی فصل: پانیوں اور نجاستوں کا بیان

- (415) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَتْنُ رَوَايَتِ: بِئْسَ الْبَيْتُ الْحَمَامُ بَيْتٌ لَا يُسْتَرُ وَمَاءٌ لَا يُطَهَّرُ
- امام ابو حنیفہ نے - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ”برا گھر حمام ہے جو ایک ایسا گھر ہے جس میں پرندے نہ ہوں اور ایسا پانی نہیں ہوتا جو پاک ہو (یا پاک کرنے والا ہو)

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح ترمذی - خضر بن ابان ہاشمی - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

- (416) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَتْنُ رَوَايَتِ: لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ
- امام ابو حنیفہ نے - ابو الزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشہ نہ کرے کہ بعد میں وہ اُس سے وضو بھی کرے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اثنانی نے یہ روایت - عبید اللہ بن بکیر تہر - ابو بلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن خیرون - ان کے ماموں ابوعبلی - ابو عبد اللہ دوست علاف - قاضی عمر اثنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(415) اخرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (75) - والبیہقی فی ”شعب الایمان“ (7772) - والدیلمی فی ”مسند الفردوس“ (2149).

(416) اخرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (42) - ومسلم (281) - وابن ماجہ (343) فی الطہارۃ. باب النہی عن البول فی - الراکد - واحمد 341/3 - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 97/1 - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 141/1.

(417) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنِ) الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ہیشم بن حبیب - محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَنْ رَوَايَت: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عثمان - ضرار - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت بن عقدہ - علی بن محمد بن سعید عوفی - امام ابو یوسف - امام ابو حنیفہ - ہیشم - عامر کے حوالے سے - حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(418) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رَهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ رَوَايَت: إِذَا كَانَ الدَّمُ قَدْرَ الدِّرْهِمِ أَوْ النُّوْلِ أَوْ غَيْرِهِ فَأَعِدْ صَلَاتَكَ وَإِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ دَمَضْ عَلَى صَلَاتِكَ

”جب خون یا پیشاب یا کوئی اور نجاست درہم کی مقدار میں لگی ہوئی ہو (اور تم نے اس کپڑے میں نماز ادا کر لی ہو) تو تم اپنی نماز کو دہراؤ گے، لیکن اگر اس سے کم مقدار میں ہو تو تم اپنی نماز کو جاری رکھو گے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ يجزيه حتى يكون اكثر من قدر الدرهم الكبير المثلث فاذا كان كذلك لم تجز صلاته وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں یہ اس کے لیے اس وقت تک جائز ہوگا جب تک وہ (نجاست) ایک مثقال والے بڑے درہم کی مقدار جتنی نہیں ہوتی جب وہ اتنی ہو تو (اس کے ہمراہ) آدمی کی نماز جائز نہیں ہوگی۔

(417) اخرجہ الحاکمی فی ”مسند الامام“ (43) - والسطحاولی فی ”شرح معانی الآثار“ 14/1 - وابن حبان (1251) - والسانی

49 فی الطہارة: باب الماء الدائم - واحمد 2/492 - وابن ابی شیبہ 141/1 - وعبد الرزاق (300) - وابو عوانہ 1/286

(418) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (147) فی الصلاة: باب ما بعد من الصلاة وما يكره منها - وابن ابی شیبہ 392/2 فی الصلاة: باب فی الرجل وفي ثوبه او جسده دم -

امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(419) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ

مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ذَاتَ يَوْمٍ فَجَاءَتْهُ الْهَرَّةُ فَشَرِبَتْ مِنْ

الْإِنَاءِ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مِنْهُ وَشَرِبَ مَا بَقِيَ

امام ابو حنیفہ نے - شعبی - مسروق کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

ایک دن نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اسی دوران ایک

آئی اور (پانی کے) برتن میں سے پینے لگی نبی اکرم ﷺ نے

اُس پانی کے ذریعے وضو بھی کر لیا اور جو پانی بچا تھا اُسے پ

لیا۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منکدر - سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(420) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سِمَاكِ بْنِ

حَرْبٍ الْبَكْرِيِّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُمَا :

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَبْتَةِ لِسْوَدَةٍ فَقَالَ مَا عَلَى أَهْلِهَا لَوْ

اِنْتَفَعُوا بِأَهَابِهَا قَالَ فَسَلَّحُوا جِلْدَ تِلْكَ الشَّاةِ

فَجَعَلُوهُ سِقَاءً فِي الْبَيْتِ حَتَّى صَارَ شِنَاءً

امام ابو حنیفہ نے - سماک بن حرب بکری - عکرمہ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس

بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا گزر سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے

ہوئی بکری کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کے مالکان اگر اس کی کھال کے ذریعے نفع حاصل کرتے ہیں

کوئی حرج نہ ہوتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن لوگوں نے

کی کھال اتاری اور اس کے ذریعے گھر میں ایک مشکیزہ

(اور وہ اتنا استعمال کیا) کہ وہ پرانا ہو گیا (یعنی پرانا ہونے سے

لوگ اُسے استعمال کرتے رہے)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن موسیٰ بن ابراہیم - اسماعیل بن یحییٰ - لیث بن سعد -

ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(419) اخرجہ الحصکفی فی "مسند الامام" (44) - و ابو یعلیٰ (4951) - والبخاری 144/1 (275) - والطحاوی فی "شرح الآثار" 19/1 فی الطہارة: باب سور النہر - و ابو داؤد (76) فی الطہارة: باب سور الہرة .

(420) اخرجہ الحصکفی فی "مسند الامام" (79) - و ابو یعلیٰ (2334) - و احمد 327/1 - و البیہقی فی "السنن الکبریٰ فی الطہارة" - و ابن حبان (1281) - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 471/1

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن موسیٰ بن ابراہیم - اسماعیل بن یحییٰ - لیث بن حماد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: ابن اشید نے اس روایت کو - ابن کاس - احمد بن حازم - ابو غرزہ - عبید بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے

(421) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَمَاءٍ عَنْ
عُكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَنْ رَوَيْتَ: أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهَّرَ
امام ابو حنیفہ نے - سماک - عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
فرمان نقل کرتے ہیں:
”جس بھی کھال کی دباغت کر لی جائے وہ (دباغت کی
وجہ سے) پاک ہو جاتی ہے۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - اسماعیل بن یحییٰ - لیث بن حماد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(422) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
يَزِيدَ هَيْمَ عَنْ ابْنِ عُمرَ:
مَنْ رَوَيْتَ: أَنَّهُ قَالَ ذَكَاءُ كُلِّ مِسْكٍ دِبَاغُهُ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
فرماتے ہیں:

”ہر کھال کو پاک کرنے کا طریقہ اس کی دباغت ہے۔“

.....

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
مذہب نے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی نے یہ روایت - اپنے والد محمد - انہوں نے اپنے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(423) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

اخر جہ الحاکمی فی ”مسند الامام“ (78) - والطلحاری ”شرح معانی الآثار“ 469/2 - وفی ”شرح مشکل

الاحادیث“ 262/4 - وابن حبان (1287) - والعمری فی ”شرح السنة“ 303 - ومالك فی ”الموطأ“ (17) فی المسند - والشافعی 23/1

(اخر جہ) محمد بن الحسن النیسابوری فی ”الآثار“ (865) فی لباس - لباس جلود الثعالب ودباغ الجلد عن عمر

إِبْرَاهِيمَ:

نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ رَأَى عَلَى حَمَادٍ قُلُوسَ ثَعَالِبٍ

ایک مرتبہ انہوں نے حماد کے سر پر ثعالب (لومڑی) کی

(کھال کی) بنی ہوئی ٹوپی دیکھی وہ چیتے کی کھال (کو پہنے) میں

وَكَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِجُلُودِ النَّمْرِ

کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

...—...—...

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(424) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نہ

ہر وہ چیز جو کھال کو خراب ہونے سے بچائے وہ دبانٹ

متن روایت: كُلُّ شَيْءٍ مَنَعَ الْجِلْدَ مِنَ الْفَسَادِ فَهُوَ

(شمار) ہوتی ہے۔

دَبَاغٌ

...—...—...

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(425) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جب تمہارے کپڑے پر درہم کی مقدار میں یا اس سے

متن روایت: إِذَا أَصَابَ ثَوْبَكَ مِنَ الدَّمِ قَدْرُ

خون لگ جائے تو تمہارے لئے اس کپڑے میں نماز پڑھنا

الدِّرْهِمِ أَوْ أَقَلَّ أَجْزَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ وَإِنْ كَانَ

جائز ہے لیکن اگر وہ درہم کی مقدار سے زیادہ ہو تو تمہارے لئے

أَكْثَرُ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهِمِ لَمْ يُجْزِئَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ

اس کپڑے میں نماز ادا کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہوگا۔

حَتَّى تَفْسِلَهُ

تک تم اسے دھو نہیں لیتے ہو۔

...—...—...

حافظ ابن خروئے نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن

(423) اخبرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (864) في اللباس: باب لباس جلود الثعالب ودباغ الجلد - وابن

(4909) في العقيقة: باب في لبس القلائس - وابن سعد في ”الطبقات“ 280/6

(424) اخبرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (866) في اللباس: باب لباس جلود الثعالب ودباغ الجلد - وعنه

(194) 64/1 في الطهارة: باب جلود الميتة اذا دبغت - وابن أبي شيبة (4836) في العقيقة: باب في الفراء من جلود

اذا دبغت - وابن سعد في ”الطبقات“ 281/6

(425) قد تقدم في (418) نحوه .

یحییٰ بن حمیس - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(42) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
رَهِيمٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
عَنْهَا قَالَتْ:
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ہمام
بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

سند روایت: لَقَدْ كُنْتُ أَفْرَكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اُسے کھرچ دیا کرتی
تھی۔

....—....—....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی - فضل بن عباس - یحییٰ بن غیلان - عبد اللہ بن زریع کے حوالے سے
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن علی - احمد بن یعقوب - ابوسعید صخانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی
ہے۔ تاہم انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان عائشة رضي الله عنها اضافت رجلاً وارسلت اليه ملحفة فالتحف بها بالليل فاصابته جنابة
فغسل الملحفة كلها فبلغ عائشة فقالت ما اراد بغسل الملحفة انما كان يجرئه ان يفركه لقد
كست افركه عن ثوب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم يصلي فيه

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک شخص کو مہمان کے طور پر ٹھہرایا، انہوں نے اس کو ایک لحاف بھجوا دیا جو اس نے رات کو اوڑھ لیا، رات
بیت اس کو جنابت لاحق ہو گئی (جس کا نشان اس لحاف پر لگا) تو اس نے پورا لحاف دھو دیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کی اطلاع ملی
تو اس نے فرمایا: اس نے لحاف کو دھویا کیوں ہے؟ اس کے لیے اتنا ہیں کافی تھا کہ وہ اس سے (جنابت کے نشان کو) کھرچ
میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اس کو کھرچ دیتی تھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔“

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں پہلے والے الفاظ کے ساتھ - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال -
عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - قاضی ابوحسین بن مہدی باللہ - ابوقاسم عبد اللہ بن محمد بن جنادہ - ابوحسن محمد بن
عبد اللہ - فضل بن عباس تستری - یحییٰ بن غیلان - عبد اللہ بن زریع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

حرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (76) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 48/1 - ومسلم (288)

- والترمذی (116) - ابو داؤد (371) - واس ماحہ (537) - واحمد 125/6 - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 417/2 فی

(427) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ :

متن روایت: فِي السَّنُوْرِ تَشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ قَالَ هِيَ
مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَشْرَبَ فَضْلَهَا فَسَأَلَهُ
أَيُّ طَهَرُ بِفَضْلِهَا لِلصَّلَاةِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ
أَرْحَصَ الْمَاءَ وَلَمْ يَأْمُرْهُ وَلَمْ يَنْهَهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

اگر بلی کسی برتن میں سے پی لے تو اس کے بارے میں
یہ فرماتے ہیں: یہ گھر میں آنے جانے والوں میں سے ہے۔
کے بچائے ہوئے پانی کو پینے میں کوئی حرج نہیں ہے سائل۔
اُن سے سوال کیا: اُس کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعے
کے لئے طہارت (وضو) حاصل کی جاسکتی ہے انہوں نے فرمایا
بے شک اللہ تعالیٰ نے پانی کے بارے میں رخصت دی ہے۔
اس کے بارے میں کوئی حکم دیا ہے اور نہ ہی اس سے منع کیا۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في كتاب الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد قال الامام

ابو حنيفة غيره احب الي وان توضحا به اجزاه قال محمد وكذلك شرب غيره احب الي و

توضا به اجزاه قال محمد وبقول ابي حنيفة ناخذ

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی۔
امام محمد فرماتے ہیں اس کے علاوہ دوسرا پانی میرے نزدیک زیادہ محبوب ہوگا البتہ اگر آدمی اس کے ساتھ وضو کر لیتا ہے تو یہ
لیے جائز ہوگا امام محمد فرماتے ہیں: اسی طرح اس کی بجائے کسی اور پانی کو پی لینا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اور اگر
کے ذریعے وضو کر لے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا امام محمد فرماتے ہیں: ہم امام ابو حنیفہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(428) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَا خَيْرَ فِي سُورِ الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَلَا
يَتَوَضَّأُ بِسُورِ الْبَغْلِ وَالْحِمَارِ وَيَتَوَضَّأُ بِسُورِ
الْفَرَسِ وَالْبَرْدُؤِ وَلِشَاةٍ وَالْبَعِيرِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

”خیر اور گدھے کے جوٹھے میں کوئی بھلائی نہیں۔
اور گدھے کے جوٹھے کے ذریعے وضو نہیں کیا جائے۔
گھوڑے، بردون (ترکی گھوڑے)، بکری اور اونٹ کے
کے ذریعے وضو کیا جاسکتا ہے۔“

(427) اخرجہ محمد بن الحسن النخعی فی ”الآثار“ (6) فی الطہارۃ باب ما یجوز من الوضوء - وعبد الرزاق

الطہارۃ: باب سور الدواب - وابن ابی شیبۃ 31/1 فی الطہارات: باب من رخص فی الوضوء بسور النہر .

(428) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (7) - وعبد الرزاق (366) فی الطہارۃ باب سور الدواب - وابن

30/1 فی الطہارات: باب فی الوضوء بسور الحمار والکلب من کرہہ .

اخرجه محمد في الآثار فرواه عن ابو حنيفة وقال وبهذا كله ناخذ وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

۔ محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے امام نے ہیں ہم اس سب کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۴۰۰ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ
ضَرَّافٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - ہثم صراف - محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

روایت: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يُغْتَسَلُ مِنْهُ أَوْ
جَاءَ يَأْسَاسَ مِنْهُ يَأْسَاسَ يَأْسَاسَ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے اور پھر اس سے غسل کر لیا جائے یا اس سے وضو کیا جائے۔

...—...—...—...

محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقطل بزاز ہروی - محمد بن عثمان بن ابراہیم کوئی - ضرار - امام ابو یوسف کے لئے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۴۰۱ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ رَجُلٍ مِنْ
بَصْرَةَ عَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ:
نَ رَوَايَت: لَا بَأْسَ بِبَوْلِ كُلِّ ذَاتِ كَرَشٍ
امام ابو حنیفہ نے - بصرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حسن بصری فرماتے ہیں: جگالی کرنے والے کسی بھی (جانور) کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

...—...—...—...

اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد كان
ابو حنيفة يكرهه ويقول ان وقع في وضوء افسد الرضوء وان اصاب الثوب منه شيء كثير ثم
صلى فيه اعاد الصلاة ثم قال محمد واما انا فلا ارى به باسا لا يفسد ماء اولا وضوء اولا ثوبا
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ اس کو مکروہ قرار دیتے ہیں وہ فرماتے ہیں: اگر یہ وضو کے پانی میں گر جائے تو یہ پانی کو فاسد کر
ے: اور اگر اس کی زیادہ مقدار کپڑے پر لگ جائے اور آدمی اس کپڑے میں نماز ادا کر لے تو وہ اس نماز کو دہرائے گا پھر امام محمد
رحمہم اللہ قد تقدم في (417) .

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (33) في لطيفه باب ابوالهثام وغيرها - وعبد الرزاق (1483) في
- باب ابوالدواب وروثها - وان ابى شيبة 1/115 في الطهارة باب في بول البعير والشاة يصيب الثوب .

فرماتے ہیں: البتہ میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، ہوں نہ تو یہ پانی کو فاسد کرتا ہے نہ وضو (کے پانی) کو اور نہ ہی کپڑے کو (نہ کرتا ہے)۔

(431) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ ثَوْبَهُ بَوْلُ الصَّبِيِّ قَالَ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَكَلَ وَشَرِبَ أَجْزَأَكَ أَنْ تُصِيبَ عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا

”جس شخص کے کپڑے پر بچے کا پیشاب لگ جاتا ہے۔ کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: جب وہ بچہ کچھ کھاتا یا پیے۔ تو تمہارے لئے یہ جائز ہوگا کہ تم اس جگہ پر کچھ پانی بہا دو۔“

...—...—...—...

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال واحب اليانا ان يغسله غسلاً وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ آدمی اس کو دھو لے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(432) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) (عَنْ) الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيبٍ (عَنْ) الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ہشام بن حبیب - شععی کے حوالے سے - یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

متن روایت: أَرْبَعٌ لَا يُنَجِّسُهُنَّ شَيْءُ الْمَاءِ وَالْأَرْضُ وَالْثَوْبُ وَالْجَسَدُ

چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ پانی، زمین، کپڑا اور جسم۔

...—...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن محمد - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے - روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر دلمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو علی حسین بن علی بن ایوب - قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن یونس واسطی - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محسن

(431) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (35) فی الطہارة باب ابواب البہائم وغيرھا .

(432) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (25) فی الطہارة: باب ما لا ينجسه شيء - وعبد الرزاق (309) فی

باب الماء بمسند الحب و مدحه - وابن أبي شيبة 173/1 فی لطائف - ومجالسة الحب - والبيهقي فی ”السنن“

267/1 - والبغوي فی ”شرح السنة“ 31/2

وتفسير ذلك عندنا ان ذلك اذا اصابه القدر فغسل ذلك عنه فلم يحمل قدراً وانما المعنى في الماء عندنا اذا كان كثيراً او جارياً انه لا يحمل خبثاً والله اعلم

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک اس کی وضاحت یہ ہے: (زمین، کپڑے اور جسم کا حکم یہ ہے) کہ جب ان پر نجاست لگ جائے پھر اس کو پانی کے ذریعے دھولیا جائے تو وہ نجس نہیں رہتے ہیں جبکہ ہمارے نزدیک پانی کا حکم یہ ہے: جب وہ زیادہ ہو یا بہہ رہا ہو تو نجس نہیں ہوتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

الفصل الخامس في المسح على الخفين وغيرهما

پانچویں فصل: موزوں اور دیگر چیزوں پر مسح کرنے کا بیان

431- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو (عَنْ) ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ فِي السَّفَرِ عَلَى الْخُفَيْنِ وَلَمْ يَلْبَسْ رِيشًا. امام ابو حنیفہ نے۔ عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کے دوران موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ نے اس کی کوئی مدت متعین نہیں کی ہے۔

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ ابو سعید۔ سلیمان بن عبید اللہ۔ مردان بن معاویہ فزاری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔

432- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرِو الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيَّمَرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ عَلَى الْخُفَيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَيْلَةً. امام ابو حنیفہ نے۔ حکم بن عتبہ۔ قاسم بن خیرہ۔ شرح بن ہانی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مسافر شخص تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کرے گا اور مقیم شخص ایک دن اور ایک رات تک کرے گا۔“

1- أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (64) - والدارقطني (196) (12) - وعبد الرزاق (763) و (804) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 280/1 - موقوفاً على ابن عمر رضي الله عنهما

2- أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (55) - وابن حبان (1322) - وابن خزيمة (195) - وابن شيبة 177/1 في الطهارة - حمد 113/1 - ومسلم (276) في الطهارة - وابو عروانة 361/1 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 272/1

ابو محمد بن رکی نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندکی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف -
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر بن بکر بنی - ابراہیم بن یوسف کوئی (اور) محمد بن یزید - مسیب بن اسحاق - ابن ابی
(اور) احمد بن محمد - احمد بن عبد اللہ بن زیاد - ایوب بن سلیمان (-) عبد اللہ بن احمد طوادیکی - محمد بن کمال ان سب نے - اسد بن
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان شریح بن ہانی قال سالت عائشة رضی اللہ عنہا ای مسح علی الخفین فقالت انت علیاً فاسالہ
فانہ کان یسافر مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال شریح فاتیت علیاً فسالته فقال
الحديث

شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا موزوں پر مسح کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے (اس بارے میں) دریافت کرو کیونکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے رہے ہیں تو
بیان کرتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا (الحديث)

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن اصفہانی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ابو حامد احمد بن رستہ کے سامنے یہ روایت
پڑھی گئی اور میں اس وقت وہاں موجود تھا - یہ روایت محمد بن مغیرہ نے - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبد اللہ - برانہ بن مسعود - ابو مقطل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - عبد الوہاب بن عبد الرحمن بن شیبہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے
شیبہ بن عبد الرحمن بن اسحاق کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں): امام ابو حنیفہ نے ہمیں حدیث
کی یہ روایت اسد بن عمرو کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ سے مکمل حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - عبد الرحمن بن یوسف - احمد بن خلف - قاسم بن حکم - امام ابو یوسف کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ احمد بن حسین کرخی - حسین بن شعیب مؤذن - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

یہ روایت کی ہے۔

(423) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ بْنِ سَلَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بَلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَوَايَتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَسْجُ عَلَى الْخَفَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - حکم بن عتیبہ - ابن ابولیلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بن رکی نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - ابو بکر محمد بن خف بن ایوب - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسد بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(424) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَسَّادٍ عَنْ سَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: رَوَايَتُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ سَبْعَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لَا حَفِيَّهَ إِنْ شَاءَ إِذَا لَبِسَهُمَا وَهُوَ مُتَوَضِّئٌ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ابو عبد اللہ جدلی - حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مقیم کے لئے اس کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں ہیں اگر وہ چاہے تو اس دوران وہ موزے نہ اتارے بشرطیکہ جب اُس نے موزے پہنے ہوں اُس وقت وہ با وضو حالت میں ہو۔

...—...—...—...

یوئم بخاری نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل (اور) حمدان بن ذی نون الجنی (اور) احید بن حسین یمانی سے ان سب نے - ابراہیم نخعی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

یوئم بخاری بیان کرتے ہیں: مکی (بن ابراہیم) فرماتے ہیں: سعید بن ابوعروبہ نے - ابو معشر کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کی یہ روایت ہمیں بیان کی ہے۔

ذہبی نے یہ روایت - ابوسعید قراء - علی بن مصعب - خارجہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حرجہ ابن ابی شیبہ 22/1 فی الطہارۃ مس کسا یری المسح علی العامة - مسلم 231/1 (84) - والطبرانی - واحمد 12/6 - والسمانی فی "الصغری" (104) - والبرار فی "المسند" (1358) - وابن خزيمة (185) - والبيهقي فی "مکسوی" 61/1

حرجہ الحمصکی فی "مسند الامام" (65) - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 81/1 - وابن خزيمة (1332) - والطبرانی - حسر (5/57) - والحمیدی (437) - واحمد 213/5 - وابو عوانة 262/1

انہوں نے یہ روایت ایوب بن اسحاق سرحسی - ابواسحاق بن ابراہیم - مغیث بن بدیل - خارجہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح بلخی - احمد بن یعقوب بلخی - اصرم بن حوشب ہمدانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن بن محمد اصفہانی - اسحاق بن ابراہیم بن صالح اصفہانی - محمد بن منصور کرمانی - حرام بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ اور ابراہیم صانع سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حماتیسے روایت کی ہے۔
قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابومحمد جوہری - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - قاضی ابوحسین بن مہتدی باللہ - ابوقاسم عبید اللہ بن احمد بن علی صیدلانی - ابواللہ بن محمد بن محمد نیشاپوری - بشر بن موسیٰ - ابوعبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(437) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ:

متن روایت: أَنَّهُ رَأَى جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيَّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْ
ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ وَإِنَّمَا صَحِبْتُهُ بَعْدَ نُزُولِ سُورَةِ
الْمَائِدَةِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں
انہوں نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اس نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کر لیا، ہمام نے اُن سے
بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔

...—...—...—...

ابومحمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہمدانی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - عبد الکریم - دارقطنی - قاضی حسین بن حسین انطاکی - ابوعلی احمد بن عبد اللہ بن علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ - حماد - ابراہیم کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

(437) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (12) - والحصكفي في ”مسند الامام“ (58) و(59) - وابن حبان (335)

وعبد الرزاق (756) - والحميدي (797) - والطيالسي 55/1 - وابن أبي شيبة 176/1 - واحمد 358/4 - والبخاري (332)

الصلاة: باب الصلاة في الخفاف

اس شخص سے روایت کی ہے جس نے حضرت جریر (بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ) کو دیکھا تھا۔

(438) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

خَفِيِّ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - شععی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَنَ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيْقَةُ الْكُمَيْنِ

خَرَجَ يَدِيهِ مِنْ تَحْتِهَا فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خَفْيِهِ

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے جسم پر شامی جبہ تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں تو آپ نے نیچے کی طرف سے بازو باہر نکالے اور وضو کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موزوں پر مسح کیا۔

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل - حسن بن محمد صباح زعفرانی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - حسن بن صباح - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وَضَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيْقَةُ الْكُمَيْنِ فَاخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ

جَنْبِهَا فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خَفْيِهِ

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کروایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگ آستینوں والا جبہ پہنا ہوا تھا تو آپ نے اس کے پہلو میں سے

یعنی بازو) باہر نکال کر وضو کیا اور آپ نے (اس وضو میں) اپنے موزوں پر مسح کیا۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید محمد بن عبد الملک بن عبد القاہر - ابو حسن علی بن محمد بن حسن -

محمد بن عبد اللہ ابہری - ابو عمرو بہ حسن بن محمد حرانی - انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابو عمرو - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم میں روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین مبارک بن عبد الجبار - ابو محمد حسن جوہری - حافظ محمد بن مظفر - ابو حسن علی بن احمد بن سلیمان - محمد بن

نوح - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو مظفر بناد بن نسفی - ابو حسین محمد بن حسین بن محمد قطان -

عثمان بن احمد بن عبد اللہ بن سماک - حسن بن سلم - عیسیٰ بن ابان - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

”مخرج محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (11) في ”طهارة باب المسح على الخفين“ والحصكفي في ”مسند الامام“

”والطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 83/1 في ”طهارة: باب المسح على الخفين“ والبيهقي في ”السنن الكبرى“

”- وابوداؤد (149) في الطهارة: باب المسح على الخفين .

روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - حسین بن عمر بن برہان غزال - عثمان بن احمد دقاق - بن سلام - عیسیٰ بن ابان بن صدقہ - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ - حماد - شعبی - ابی زید - مغیرہ بن شعبہ - انہوں نے اپنے والد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

(439) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ حَبِيبٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - ہشتم بن حبیب صیرفی - عامر شعبی - حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے حضرت مغیرہ بن شعبہ - اکرم سنیینہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَبَقَةُ الْكُمَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ أَسْفَلِ جُبَّتِهِ

نبی اکرم سنیینہ نے موزوں پر مسح کیا آپ نے جب پہنا ہوا تھا جس کی آستینیں ٹگ تھیں تو آپ نے جب سے دونوں بازو باہر نکالے (اور انہیں دھویا)

...—...—...—...

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - حسین بن ایوب - یحییٰ بن محمد بن علی - انہوں نے اپنے نانا محمد بن - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
ابو عبد اللہ بن خسر وٹنی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - مبارک بن عبد الجبار - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر نے اس کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
ابن خسر وٹنی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو امعالی ثابت بن بندار - حسن بن حسین بن عباس بغالی - محمد بن حسن یقطینی - یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشم - ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن ابوسلیم - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(440) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اللہ جدلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے حضرت ثاب - ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم سنیینہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں آپ سنیینہ -

(439) قد تقدم - وهو حديث سابقه .

(440) قد تقدم في (436) .

سَنَقِیْمُ یَوْمٌ وَلَیْلَةٌ وَلِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَلِیَالِیْہِمْ
فرمایا ہے: مقیم کے لئے اس کی مدت ایک دن اور ایک
رات ہے جبکہ مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں ہیں۔

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانی - احمد بن عبد الرحمن بن عمر - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ بن یعیش - یونس بن بکر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - یوسف بن موسیٰ - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے
پنے دادا کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم اس کے آخر میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لَا یَنْزِعُ خَفِیْہِ اِذَا لَبَسَہُمَا وَہُمَا طَہْرَانِ

”موزوں کو (وضو کرتے ہوئے) اتار نہیں جائے گا جبکہ آدمی نے با وضو حالت میں انہیں پہنا ہو۔“

انہوں نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن احمد بن بھلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے
اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

اسماعیل بن حماد بیان کرتے ہیں: محمد بن ابان اور روح بن مسافر نے حماد کے حوالے سے بالکل اسی کی مانند روایت مجھے
یعین کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت حمزہ نمیشاپوری - حماد بن حکیم طاقانی - خلف بن یاسین زیات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن بومقطل - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید کوفی - بشر بن موسیٰ - مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت صالح بن ابوریح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - حسن بن علی حداد - زید بن حباب کے حوالے سے امام
سید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم محمد بن علی بن حسین بن ابوعثمان - ابو حسن محمد بن احمد بن محمد
بن قویہ - ابو بھل احمد بن محمد بن زیاد - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن زیاد تک ان سند کے ساتھ اسماعیل - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ -
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن خیرون - ابوطالب محمد بن حسن بن احمد - ابو بکر بن مالک قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب محمد بن علی بن فتح عشاری - ابو بکر
ابراہیم بن شاذان - ابو عبد اللہ محمد بن علی بن اسماعیل حافظ ایل - اسماعیل بن محمد بن ابو کثیر قاضی - کی بن ابراہیم کے حوالے سے
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - حسن بن حسین بغالی - عبید اللہ بن محمد بن احمد بزاز - محمد بن
ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن صالح اصفہانی - محمد بن منصور - حسان بن ابراہیم کرمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - شعبی - ابراہیم

ابو موسیٰ اشعری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے -
مغیرہ بن شعبہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا آپ -
انہیں اتارا نہیں اور پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔

(441) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

الشَّعْبِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ
الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

مَتْنُ رَوَايَتِهِ: أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى
خُفَيْهِ فَلَمْ يَنْزَعْهُمَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - یوسف بن موسیٰ - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے -

اپنے دادا شعیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے اپنے چچا سعید بن ابو جہم کے -

سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ لیکن دوسرے لفظوں میں نقل کی ہے۔

عن المغيرة انه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في سفر فانطلق نبي الله صلى الله

عليه وآله وسلم فقضى حاجته ثم رجع وعليه جبة له رومية ضيقة الكمين فرفعها رسول الله

صلى الله عليه وآله وسلم من ضيق كميها و كنت اصب يعني على رسول الله صلى الله عليه وآله

(441) قد تقدم في (438) .

وسلم الماء فتوضا وضوءه للصلاة ومسح على خفيه ولم ينزعهما

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک طرف) تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کی پھر آپ واپس تشریف لائے آپ نے تنگ آستینوں والا ایک رومی پہنا ہوا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آستینوں کی تنگی کی وجہ سے اس کو اوپر کیا (اور اس کے نیچے سے بازو دھونے کے لیے باہر لے لے) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی انڈیلتا رہا آپ نے نماز کے وضو کا سا وضو کیا اور موزوں پر مسح کر لیا آپ نے ان (موزوں) کو اتارا نہیں۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یوسف بن موسیٰ - عبدالرحمن بن عبدالصمد - انہوں نے اپنے دادا شعیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ جو دوسری روایت کے الفاظ کی مانند ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

اصب الماء عليه من اداة

میں برتن میں سے آپ کے لیے پانی انڈیلتا رہا۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم اس کے آخر میں انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

ثم تقدم وصلى

”پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی“

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ مکی نے حماد کا ذکر نہیں کیا بلکہ یہ کہا ہے: امام ابوحنیفہ نے شعبی کے حوالے سے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد اسدی - ابوعلی سخویہ بن مرزبان مولیٰ بنی ہاشم - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن یوسف سمنانی - عمار بن خالد - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مختصر طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں):

ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم توضا ومسح على خفيه

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا۔“

حفظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہ حسن - حرانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی مفہوم میں روایت کی ہے۔

(۴۱) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَةٍ: اِخْتَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ سَعْدُ أَمْسَحُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا يَعْجِبُنِي وَقَالَ سَعْدُ أَمْسَحُ فَاجْتَمَعَا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ عَمَّكَ أَفْقَهُ مِنْكَ سُنَّةٌ

روایت نقل کی ہے: سالم بن عبد اللہ بن عمر بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے درمیان موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں اختلاف ہو گیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو مسح کرتے ہوں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ پسند نہیں ہے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن میں تو مسح کرتا ہوں یہ دونوں جب عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (عمر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: تمہارے چچا (حضرت ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سنت کا تم سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابی جہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (443) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَسَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ وَبْنَ الْحَارِثِ بَنِي أَبِي صَرَّارٍ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَةٍ: صَحِبْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي سَفَرٍ فَأَتَتْ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيْلِيهِمْ لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سیمان - ابراہیم نخعی - عمر و بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے حارث بن ابی نصر اربیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے تو انہوں نے تین دن اور تین راتوں تک موزوں اتارے۔

...—...—...

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(442) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (8) - والمحقق فی "مسند الامام" (63) - واحمد 15/1 - (443) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (13) فی لطہارة باب المسح علی الخفین - والطحاوی فی "شرح الآثار" 84/1 فی الطہارة باب المسح علی الخفین کہ هو "وعند لوراق" (800) فی الطہارة: باب کم یمسح علی الخفین - (444) فی "السنن الکبری" 277/1 - والطبرانی فی "الکبیر" (9241) .

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَصَلَّى خَمْسَ
صَلَوَاتٍ
نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مس کیا۔
(اس وضو کے ساتھ) پانچ نمازیں ادا کیں۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - حم بن نوح - ابویحییٰ حماتی کے حوالے سے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(447) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:
متن روایت: إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ
ثُمَّ يَخْلَعُهُمَا فَإِنَّمَا يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
جب کوئی شخص وضو کرتے ہوئے موزوں پر مس کرے۔
انہیں اتار لے تو اب وہ اپنے پاؤں دھوئے گا۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم محمد بن علی - ابوحسن محمد بن احمد بن زرقویہ - ابوسہل بن زیاد -
بن خلیفہ کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو
قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(448) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ:
امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ -
ولد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوءٍ
نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن پانچ نمازیں -
وضو کے ساتھ ادا کی تھیں (اور اس وضو میں) آپ نے مس کیا۔

(446) اخرجہ الحسن بن علی فی ”مسند الامام“ (56) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 41/1 - ومسلم (277) -
351/5 - وابو داؤد (172) - والترمذی (61) - وابن ماجه (510) - وابن ابی شیبہ 177/1 (9) - والبيهقي في ”السنن“
162/1

(447) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (15) فی الطهارة: باب المسح على الخفين - وعبد الرزاق (277)
الطهارة: باب نزاع الخفين - وابن ابی شیبہ 187/1 فی الطهارة: باب فی الرجل يمسح على خفيه ثم يخلعهما - والبيهقي في
الكبرى ”290/1

(448) فله تقدم في (446) .

جِدِّ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَا رَأَيْتَكَ
 سَنَعْتَ هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَمَدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ

مسح کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض
 کی: آج سے پہلے ہم نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا
 کیا ہے۔

....—....—....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
 روایت کی ہے۔

(44) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 يَرَاهِمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے:

حسن روایت: فِي الرَّجُلِ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ
 يَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ

جو شخص غسل جنابت ادا کرنے لگے اس کے بارے میں
 ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: وہ پٹی پر مسح کرے گا۔

....—....—....

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد رحمه الله وبه ناخذ
 وهو قول ابي حنيفة وان كان يخاف من مسحه على الجبائر ترك ان شاء واجزاه وهو قول ابي
 حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد
 رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اگر اس کو پٹی پر مسح کرنے سے (زخم
 - شراب ہو جانے کا) اندیشہ ہو تو اگر وہ چاہے تو اس کو ترک کر دے یہ اس کے لیے جائز ہوگا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(45) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ
 - أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ
 سَعِ جَرِيرٌ بَنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيُّ:

امام ابو حنیفہ نے - عبد الکریم بن ابو مخارق - ابراہیم نخعی کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: مجھے اس
 شخص نے یہ روایت بیان کی ہے: جس نے حضرت جریر بن عبد
 اللہ بجلي رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

حسن روایت: يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ مائدہ نازل ہونے کے

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (30) في الطهارة باب الوضوء لمن به قروح - وعبد الرزاق (622) في
 باب المسح على العصاب والجروح - وابن ابي شيبة 1361 في الطهارة: باب في المسح على الجبائر - والبيهقي في
 الكبري "229/1

(قد تقدم في (437) .

بعد موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَمَا
أَنْزَلَتْ سُورَةُ الْمَائِدَةِ

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابواسامہ مزید بن یحییٰ فقیہ تخی - حسن بن عمر بن شقیق - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عبد اللہ احمد بن حسین کرخی - حسین بن شیبہ مؤذن - امام قاضی ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - احمد بن سلیمان بن عمر عطار - بشر بن ولید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم

اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

وكان إسلامي بعد نزول المائدة

میں نے سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: زفر ابیض ابن اغر اور عبد اللہ بن زبیر نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(451) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْيَشِمِ
الصَّوَّافِ عَنِ الرَّهْزَرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ السَّيِّدِ بْنِ
شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - یشم صواف - (ابن شہاب) زہری -

عروہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت مغیرہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا۔

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ
عَلَى الْخُفَّيْنِ

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن عبد اللہ - عبد اللہ بن محمد جو محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ کے بھانجے ہیں۔

انہوں نے اپنے چچا محمد بن ابراہیم - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - اپنے والد یوسف بن عبد الباقی بن محمد بن عبد اللہ - ابو حسن علی بن عبد العزیز بن

ابو جعفر محمد بن حسن بن علی بن محمد یقظینی - ابو عباس یحییٰ بن علی بن محمد بن ہاشم - ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ - امام ابو یوسف -

حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(452) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُرُوقٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ حُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ: رَوَيْتُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَ: سَفَرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

امام ابو حنیفہ نے - سعید بن مسروق ثوری - ابراہیم تمیمی - عمرو بن میمون - ابو عبد اللہ جدلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مسافر کے لئے اس کی مدت تین دن اور تین راتیں ہے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے۔"

....

(453) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ حُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ: رَوَيْتُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَ: سَفَرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

جو محمد بن ربیع نے یہ روایت - صالح بن ابوریح سے - ابو علی حسن بن علی حداد - زید بن حباب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ امام ابو حنیفہ نے - ہشام بن غاند بن نصیب اسدی کوفی کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: وہ حمام میں داخل ہوئے انہوں نے موزے پہنے ہوئے تھے جب وہ باہر آئے تو انہوں نے ان پر مسح کر لیا۔

....

(454) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ حُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ: رَوَيْتُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فَقَالَ: سَفَرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عباس بن مقدہ - حسن بن جعفر بن مدرار - انہوں نے اپنے چچا - خارجہ بن جندب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ امام ابو حنیفہ نے - ابو بکر بن ابوجہم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ایک جنگ میں حصہ لینے کے لئے عراق آیا تو وہاں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہم نے ان سے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اے ابن عمر! جب تم اپنے والد کے پاس جاؤ گے تو ان سے اس بارے میں دریافت کرنا، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے

۔ نہ تقدم في (436) .

حرجه ابن أبي شيبة 482/1 في الطهارة: باب المسح على الخفين

۔ قد تقدم في (442) .

فَمَسَحْنَا

ہیں: جب میں اُن کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کرتے ہوئے دیکھا ہے تو ہم بھی (وضو کرتے ہوئے موزوں پر) مسح کر لیتے ہیں۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو عبد اللہ محمد بن منذر اعلمش بلخی - ابراہیم بن یوسف - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن بن محمد اصفہانی - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صفانی - ابوسعید صفانی اور ابو مقاتل سمرقندی سے نقل کی ہے تاہم آخر میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال عمر عمك افقه منك راينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يمسح فمسحنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے چچا (دینی احکام کے بارے میں) تم سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھتے ہیں، ہم نے نبی اکرم ﷺ کو (موزوں پر) مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے تو ہم بھی مسح کرتے ہیں۔

ابو عبد اللہ بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر محمد بن عبد اللہ - ابو عمرو بہ حرائی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في كتاب الآثار فرواه عن ابي حنيفة

(واخرجه) رحمه الله ايضاً في نسخته فرواه (عن) الامام ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ و...

قول ابن حنيفة رضي الله عنه وعنا به وعن جميع المسلمين آمين

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں:

اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔



الْبَابُ الْخَامِسُ فِي الصَّلَاةِ

پانچواں باب: نماز کے بارے میں روایات

وَأَنَّهُ يَشْتَمِلُ عَلَى سَبْعَةِ فُصُولٍ

یہ سات فصول پر مشتمل ہے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَالْقِبْلَةِ وَفِي الْأَذَانِ

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي الْقِرَاءَةِ وَالْقُنُوتِ وَاخْفَاءِ الْبِسْمِلَةِ

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ فِي تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَرَفْعِ الرَّأْسِ وَمَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ وَسَتْرُ

النَّعْوَرَةِ

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ وَالسَّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

الْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي هَيْئَتِهَا وَالشُّكِّ فِيهَا وَشَرَائِطِ وَجُوبِهَا

الْفَصْلُ السَّادِسُ فِي الْجَمَاعَةِ وَآدَابِ الْإِمَامِ وَمَا يَكْرَهُ فِي الْمَسْجِدِ

الْفَصْلُ السَّابِعُ فِي الْجَنَائِزِ

پہلی فصل نماز کے اوقات، قبلہ اور اذان کے بارے میں ہے۔

دوسری فصل قرأت، قنوت اور بسم اللہ کو پست آواز میں پڑھنے کے بارے میں ہے۔

تیسری فصل رکوع میں جاتے ہوئے اور سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین نہ کرنے کے بارے میں ہے اور جو چیزیں

نماز کو فاسد کر دیتی ہیں اور ستر عورت کے بارے میں ہے۔

چوتھی فصل جمعہ، عیدین، سنتوں اور نوافل کے بارے میں ہے۔

پانچویں فصل اس کی ہیئت، اس میں شک ہو جانے، اس کے وجوب کی شرائط کے بارے میں ہے۔

چھٹی فصل جماعت، امام کے آداب اور مسجد میں جو چیزیں مکروہ ہیں ان کے بارے میں ہے۔

ساتویں فصل جنازہ کے بارے میں ہے۔

الفصل الأول فی مواقیت الصلاة والقبلة وفی الأذان

پہلی فصل: نماز کے اوقات، قبلہ اور اذان کا بیان

(455) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

أَبِيهِم:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالْآلِهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَأَمَرَهُ أَنْ
يَحْضُرَ الصَّلَوَاتِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالْآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَ بِأَلَّا أَنْ يَكُورَ بِالصَّلَوَاتِ كُلِّهِنَّ
ثُمَّ أَمَرَهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي أَنْ يُؤَخِّرَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا
ثُمَّ قَالَ آيَنَ السَّائِلُ عَنِ الْوَقْتِ رَقَّتْ الصَّلَوَاتِ مَا
بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقَّتَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔
آپ سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ -
اسے یہ ہدایت کی کہ وہ تمام نمازیں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ
کرے پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ دو وقت
نمازوں کے لئے جلدی کریں دوسرے دن آپ نے انہیں حکم دیا
کہ وہ تمام نمازیں تاخیر سے ادا کریں پھر آپ نے ارشاد فرمایا
(نمازوں کے) وقت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہہ دے
ہے؟ ان دو اوقات کے درمیان میں نمازوں کا وقت ہوتا ہے۔“

.....

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد وبه

ناخذ والمغرب وغيرها في هذا سواء الا انه يكره تاخيرها اذا غابت الشمس وهو قول ابي

حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت

کی ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس حوالے سے مغرب اور دیگر نمازوں کا حکم ایک ہے۔

ہے تاہم (ایک حوالے سے مغرب کا حکم مختلف ہے) کہ جب سورج غروب ہو جائے تو اس میں تاخیر مکروہ ہے امام ابو حنیفہ

یہی قول ہے۔

(455) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (65) فی الصلاة: باب مواقیت الصلاة - ومسلم (613) فی الصلاة:

ومواضع الصلاة: باب اوقات الخمس - وابو داؤد (395) فی الصلاة: باب فی مواقیت الصلاة - والترمذی (115) فی الصلاة:

ماجة (667) فی الصلاة: مواقیت الصلاة - واحمد 349/5

- (456) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ
 قَالَ: "ظَهَرَ كِيَوْمَ نُحْشَاكَرُ" قَالَ: "كَيْفَ ظَهَرَ؟" قَالَ: "بِالْظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ
 جَهَنَّمَ" امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
 فرماتے ہیں:

....

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد يؤخر الظهر في
 الصيف حتى يبرد بها ويصلى في الشتاء حين تزول الشمس وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه
 امام محمد بن حنبل نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
 نے فرماتے ہیں: گرمی کے موسم میں آدمی ظہر کی نماز کو اتنا مؤخر کرے گا کہ اس کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرے جبکہ سردیوں میں آدمی
 سورج ڈھل جانے کے (بعد تاخیر کے بغیر جلدی) ادا کر لے گا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

- (457) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
 "عَنْ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى الشَّمْسِ حِينَ غَرَبَتْ
 قَالَ هَذَا حِينَ ذَلَّكَتْ" امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے
 سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

"جب سورج غروب ہوا تو انہوں نے سورج کی طرف
 دیکھا اور فرمایا: یہ وہ وقت ہے جس میں یہ ڈوب جاتا ہے۔"

....

- امام محمد بن حنبل نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 (458) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
 سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
 "عَنْ رَوَايَتٍ: كُنَّا نَصَلِّيُ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي
 سَائِرِ لَيَالَيْنِ مِنَ الْهَلَالِ" امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - ابو عبد
 اللہ جدلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ
 ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"ہم عصر کی نماز ادا کرتے تھے جب کہ سورج اتنی مقدار
 میں ہوتا تھا جتنا دوسری رات کا چاند ہوتا ہے۔"

(اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (62) في الصلاة: باب مواقيت الصلاة - وابن أبي شيبة 325/1 في

سيرت: باب من كان يبرد بحق - والبخاري (369) - واورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 306/1

(اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (67) في الصلاة: باب مواقيت الصلاة

(اخرجه عبد الرزاق (2089) في الصلاة: باب وقت العصر - وابن أبي شيبة (3310) في الصلوات: من كان يؤخر العصر

في تأخيرها - والمارديني في "الجواهر النقي" 114/1

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے - ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - عمر بن حسن اشثانی - بشر بن مہزیار - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
قاضی اشثانی نے اس کو امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(459) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَمْ يَجْتَمِعْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ آلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ كَجَمَاعِهِمْ عَلَى
التَّوْبَةِ فِي الْفَجْرِ وَالْعَجَلِ فِي الْمَغْرِبِ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا کسی بھی چیز پر اس قدر
اتفاق نہیں ہوا جتنا اس بات پر ہوا کہ فجر کی نماز روشنی میں اور
چاہے اور مغرب کی نماز جلدی ادا کرنی چاہئے۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن
بغوی - محمد بن شجاع بلخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(460) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ أَمَّ أَصْحَابَهُ فِي بَيْتِهِ فَصَلَّى بِهِمْ
بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ وَقَالَ: إِقَامَةُ النَّاسِ تُجْزَى
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں اپنے ساتھیوں کی امامت کی تو آواز
اقامت کے بغیر انہیں نماز پڑھائی اور فرمایا: لوگوں نے یہ
(میں) جو اقامت کہی تھی وہی کفایت کر جائے گی۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن
ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(459) - ... قلت وقد اخرج احمد 415/5 - والشاشي في "المسند" (1129) - والطبراني في "الكبير" (4058) عن ابي
الانصاري قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "نادروا بصلاة المغرب قبل طلوع النجم".
(460) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (133) - وعبد الرزاق (1961) و (1962) في الصلاة: باب الرجل يصلي
المصر بغير اقامة - والبيهقي في "السنن الكبرى" 406/1 - وابن ابي شيبة 220/1 في الاذان: من كان يقول: يجزئه ان يصلي
اذان - ومسلم 378/1 (26) - وابن خزيمة (1636).

(461) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

نَوَاهِيْمَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَنَ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤْذِنَ الْمُؤْذِنُ

”اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مؤذن بے وضو حالت میں اذان دیدے۔“

وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

——***

(اخرجه) محمد في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبهذا نأخذ لا نرى بذلك بأساً

ويكره ان يؤذن جنبا وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد نے ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں البتہ یہ مکروہ ہے کہ کوئی شخص جنابت کی حالت میں اذان دے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(462) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

نَوَاهِيْمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سَنَ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُؤْذِنِ بَتَكَلَّمُ فِي آذَانِهِ

فَنَ لَا أَمْرُهُ وَلَا أَنْهَاهُ

ایسے مؤذن کے بارے میں ابراہیم نخعی فرماتے ہیں جو اذان کے دوران کلام کر لیتا ہے کہ نہ تو میں تمہیں اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی اس سے منع کرتا ہوں۔“

فَنَ مُحَمَّدٌ وَأَمَّا نَحْنُ نَرَى أَنْ لَا يَفْعَلُ فَإِنْ فَعَلَ لَمْ

يُنْجِزْ ذَلِكَ آذَانَهُ

امام محمد فرماتے ہیں: جہاں تک ہماری بات ہے تو ہم یہ سمجھتے ہیں: کہ وہ ایسا نہیں کرے گا اگر وہ ایسا کر دیتا ہے تو اس کی اذان نہیں ٹوٹے گی۔

(امام محمد کا یہ قول یہاں آتا تو نہیں چاہیے مگر مطبوعہ کتاب سمجھتے ہیں: کہ وہ ایسا نہیں کرے گا اگر وہ ایسا کر دیتا ہے تو اس کی اذان نہیں ٹوٹے گی۔)

——***

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(463) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(اخرجه) محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (58) في الصلاة: باب الاذان - وعبد الرزاق (1801) في الصلاة: باب الاذان - وعبد الرزاق (1809) في الصلاة: باب الكلام - وعبد الرزاق (211/1) في الطهارة: باب المؤذن يؤذن وهو على غير وضوء - والبيهقي في "شرح السنة" 267/2 باب

(اخرجه) محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (59) في الصلاة: باب الاذان - وعبد الرزاق (1809) في الصلاة: باب الكلام - وعبد الرزاق (212/1) في الطهارة: باب من كرهه الكلام في الاذان - وعبد الرزاق (60) في الصلاة: باب الاذان -

إِبْرَاهِيمَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ:

روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: سَأَلْتُهُ عَنِ التَّشْوِيبِ فَقَالَ هُوَ مِمَّا
أَخَذَتْهُ النَّاسُ وَهُوَ حَسَنٌ مِمَّا أَخَذْتُمْ وَذَكَرَ أَنَّ
تَشْوِيبَهُمْ كَانَ حِينَ يَفْرَغُ الْمُؤَذِّنُ مِنْ أَذَانِهِ أَنَّ
الصَّلَاةَ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ

”میں نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے تشویب کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جسے لوگوں نے ایجاد کیا ہے لوگوں نے جو چیزیں بعد میں ایجاد کی ہیں۔ میں سب سے بہتر ہے انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی کہ تشویب اس وقت کہی جائے گی جب مؤذن اذان دے کر فارغ ہو جائے گا اور اس میں دو مرتبہ یہ کہا جائے گا: نماز، نیند سے بہتر ہے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد وهو قول أبي حنيفة وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔
(464) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ مَثْنِي مَثْنِي
”اذان اور اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جائیں گے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔
(465) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(464) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (62) فی الصلاة: باب الاذان -وعبد الرزاق (1790) فی الصلاة: باب الاذان -والدار قطنی (34) فی الصلاة: باب ذكر الاقامة واختلاف الروايات فيها -وابن ابی شیبہ 206/1 فی الاذان والاقامة -ويشفع الاقامة -والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 134/1 فی الصلاة: باب الاقامة كيف هي؟
(465) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (44) فی الصلاة: باب الاذان -وابن ابی شیبہ 222/1 فی الاذان والاقامة -فی النساء من قال: ليس عليهن اذان ولا اقامة .

بِهِمْ أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سَنَ رَوَايَتٍ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ أَذَانٌ وَلَا إِقَامَةٌ

”خواتین پر اذان دینا اور اقامت کہنا لازم نہیں ہے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه ثم قال محمد وبه

ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شيباني نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(464) - سَنَ رَوَايَتٍ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سَنَ رَوَايَتٍ: كَانَ آخِرَ أَذَانِ بِلَالٍ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ

”حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخری کلمات اللہ

اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ہوتے تھے۔“

أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه قال محمد وبه

ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شيباني نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے امام

فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(455) - سَنَ رَوَايَتٍ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر - ابو غادیہ کے حوالے

سے یہ روایت نقل کی ہے:

- غَمَيْرٍ عَنْ أَبِي الْغَادِيَةِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

سَنَ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ عَلَى الصَّلَاةِ بَعْدَ

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عصر کی نماز کے بعد نماز ادا

کرنے پر لوگوں کی چٹائی کرتے تھے۔“

مَضْرِبٍ

(اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (61) في الصلاة: باب الاذان - والنسائي (649) في الاذان: باب آخر

- وعبد الرزاق (1777) في الصلاة: باب بدء الاذان - والدارقطني (44) في الصلاة: باب ذكر الاقامة واختلاف الروايات

(اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (153) في الصلاة: باب ما يبعد من الصلاة وما يكره منها - وابن ابي

شعبة (350) في الصلوات: من قال: لا صلاة بعد الفجر -

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد حافظ - احمد بن حرب - ہودہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے - امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل ابن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

حسن ابن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے۔

(468) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں:

”مجھے کسی بھی چیز پر ندامت نہیں ہوتی، جتنی اس پر ندامت ہوتی ہے جو حسن اور حسین کے حوالے سے ہے۔
نے نبی اکرم ﷺ سے اُن دونوں کے لئے اذان کی۔
کیوں نہیں لی؟ کیونکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اذان دینے والے کا گوشت جہنم کی آگ پر حرام ہوگا۔ اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے: اگر فرشتے زمین پر رہتے ہوتے تو دینے کے حوالے سے لوگوں پر غالب آجاتے۔“

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَا نَدِمْتُ عَلَى شَيْءٍ مَا نَدِمْتُ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنْ لَا أَكُونَ سَأَلْتُ لَهُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ قَالَ وَلُحُومُ الْمُؤَذِّنِينَ حَرَامٌ عَلَى النَّارِ وَقَالَ لَوْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ فِي الْأَرْضِ لَغَلَبُوا النَّاسَ عَلَى الْأَذَانِ

....—....—....

ابو عبد اللہ حسین بن محمد ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن ابوبکر بن محمد بن سلیمان المعروف بابن تارخ بخارا کے حوالے سے - خلف بن محمد بن اسماعیل - محمد بن یعقوب بن حارث - ابو ابراہیم اسحاق بن عبد اللہ - حسن بن محمد بن عمر - ابو مزاحم بخاری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(469) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابوسفیان طلحہ بن نافع کے حوالے سے - روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(468) (أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي "الْأَوْسَطِ" 305/7 (7563) - رَالِهَيْمِيُّ فِي "مَجْمَعِ الرَوَائِدِ" 326/1 - وَفِي "مَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ

فِي الصَّلَاةِ: فَصْلُ الْأَذَانِ .

(469) (أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ (2576) - وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ (205/1 (1458) .

سنن روایت: سئل رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ فِي مَوَاقِيتِهَا

”نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ
فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے
مخصوص وقت پر ادا کرنا۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حاتم بن احمد بن نور بن خباب ترمذی - جارود بن معاذ - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے

(470) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
رَهِيمٍ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سنن روایت: عَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ فَقَالَ
خَلٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ شَابٌّ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْرُسُكُمْ
نَحْرَسُهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ مَعَ الصُّبْحِ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَمَا
سَبَقَظَ إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ أَصْحَابُهُ وَأَمَرَ
مُؤَذِّنَ فَإِذَا ذَنَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ
صَلَّى الْفَجْرَ بِأَصْحَابِهِ فَجَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ كَمَا
كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فِي وَقْتِهَا

”ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے رات کے آخری پہر میں
پڑاؤ کیا تو ارشاد فرمایا: آج رات کون ہماری پہرہ داری کرے گا؟
انصار سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان نے عرض کی: یا رسول
اللہ! میں آپ کی پہرہ داری کروں گا اس شخص نے ان کے لئے
پہرہ داری شروع کی (یعنی صبح صادق کے وقت کا انتظار کرنے
لگا) لیکن صبح صادق سے کچھ دیر پہلے اس کی بھی آنکھ لگ گئی تو
لوگوں کی آنکھ سورج کی تپش کی وجہ سے کھلی، نبی اکرم ﷺ اٹھے
آپ نے وضو کیا آپ کے ساتھیوں نے بھی وضو کیا پھر آپ نے
مؤذن کو حکم دیا تو اس نے اذان دی پھر آپ نے دو رکعت
(سنتیں) ادا کیں پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو نبی
اکرم ﷺ نے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھائی جس میں آپ نے
بلند آواز میں قرأت کی جس طرح آپ ﷺ اُس نماز کو اُن
لوگوں کو اس کے مخصوص وقت میں پڑھایا کرتے تھے۔“

...—...—...—...

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد رحمه الله تعالى

وبه ناخذ

(470) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (170) فی الصلاة. باب النوم قبل الصلاة - وابن حبان (2069) - وابن
حزم (697) - والبیہقی فی ”دلائل النبوة“ 272/4 - وابوداؤد (435) فی الصلاة: باب فی من نام عن الصلاة او نسیها - وابو عوانة
253 - والترمذی (3163) .

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(471) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ:
مَتْنِ رَوَايَتٍ: مَا يَسُرُّنِي صَلَاةُ الرَّجُلِ حِينَ تَحْمَرُّ
الشَّمْسُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
”مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ آدمی اس وقت
کرتے جب سورج سرخ ہو چکا ہو (یعنی ڈوبنے کے قریب)

....—....—....

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ وهو
قول ابي حنيفة تكره الصلاة تلك الساعة الا ان تغوته العصر من يومه ذلك فيصلها تلك
الساعة فاما غيرها من الصلوات المكتوبات والتطوع فلا ينبغي ان يفعل
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اس گھڑی میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے ابتر
دن کی عصر کی نماز ادا نہ کی ہوئی ہو تو آدمی اس کو اس گھڑی میں ادا کر سکتا ہے لیکن اس کے علاوہ اور کوئی بھی فرض یا نفل نماز
میں ادا نہیں کی جانی چاہیے۔

(472) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ
يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
مَتْنِ رَوَايَتٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ (فَكَانَ مَا وَرَاءَ أَهْلِهِ وَمَالِهِ)

امام ابو حنیفہ نے - شیبان - یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے
یہ روایت نقل کی ہے: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
اکرم مکی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس شخص کی عصر کی نماز رہ جائے تو گویا کہ اس
خانہ اور مال برباد ہو جائے۔“

....—....—....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عصمہ بن عبد اللہ -
حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہی روایت اسی سند کے ساتھ دوسرے الفاظ میں نقل کی ہے: (جو یہ ہیں):

قال بکروا بصلوة العصر
”عصر کی نماز جلدی ادا کرلو“

(471) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (155) فی الصلاة: باب ما یعاد من الصلاة وما یکره منها .

(472) اخرجہ الحاکمی فی ”مسند الامام“ (88) - رابن حبان (1463) - وابن ابی شیبہ 342/1 - واحمد 361/5 - وابو یوسف -

(694) فی الصلاة: باب میقات الصلاة فی الغیم - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 444/1 - والبخاری (553) .

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - انہوں نے شیبان بن ابوکثیر سے روایت کی ہے - حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بكمروا بصلوة العصر في يوم الغيم فان من فاتته صلوة العصر حتى تغرب الشمس فقد حبط عمله

”نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ابراہم آلودن میں عصر کی نماز جلدی ادا کرلو، کیونکہ جس شخص کی عصر کی نماز رہ گئی ہو اور صبح غروب ہو جائے تو اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عصمہ بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

بادروا بصلوة العصر

”عصر کی نماز جلدی ادا کرلو“۔

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شیخ ابوسعید احمد بن عبد الجبار - قاضی ابوقاسم تنوخی - ابوقاسم بن شدج - ابن بن عقدہ - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عصمہ بن عبد اللہ بن سالم اسدی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے مکمل طور پر روایت کی ہے۔

47- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب کو پایا ہے کہ وہ عصر کی نماز کو آخری وقت تک مؤخر کر کے ادا کرتے تھے۔“

♦♦♦—♦♦♦—♦♦♦

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر احمد بن محمد بن حمدان - بشر بن موکی - عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ما لم تتغير الشمس وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام

آخرجه عبد الرزاق (2042) و (2043) في الصلاة: باب المواقب

قلت: وقد اخرجه احمد 289/6 - وابن أبي شيبة 323/1 - والترمذي (162) - وابو يعلى (6992) - قالت ام سلمة: كان

رسول الله صلى الله عليه وسلم اشد تعجلاً للظهر منكم وانتم اشد تعجلاً للعصر منه

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں بشرطیکہ سورج متغیر نہ ہو، واما ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(474) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

مَرْثِدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ مَرَّ بِرَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَأَاهُ حَزِينًا وَكَانَ

الرَّجُلُ ذَا طَعَامٍ يُجْتَمَعُ إِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَزِينًا لِمَا رَأَى

مِنْ حُزْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

وَتَرَكَ طَعَامَهُ وَمَا كَانَ يُجْتَمَعُ إِلَيْهِ وَدَخَلَ مَسْجِدَهُ

يُصَلِّي فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ نَعَسَ فَاتَاهُ آتٍ فِي

النَّوْمِ فَقَالَ هَلْ عَلِمْتَ مَا حَزَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا قَالَ فَهُوَ لِهَذَا

النَّاقُوسِ فَإِنَّهُ فَمُرُهُ أَنْ يَأْمُرَ بِلَا أَنْ يُؤَذَّنَ فَعَلَّمَهُ

الْأَذَانَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى

عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ

أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ عَلَّمَهُ الْإِقَامَةَ مِثْلَ

ذَلِكَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ

الصَّلَاةُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَمَا أَذَانَ

النَّاسِ وَاقَامَتِهِمْ فَأَقْبَلَ الْأَنْصَارِيَّ فَتَعَدَّ عَلَى بَابِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ

فَقَالَ اسْتَأْذِنْ لِي فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَقَدْ رَأَى مِثْلَ

ذَلِكَ فَأَخْبَرَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ

اسْتَأْذَنَ لِلْأَنْصَارِيِّ فَدَخَلَ وَأَخْبَرَ بِالَّذِي رَأَى فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخْبَرْنَا أَبُو

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ -

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ

پاس سے گزرا اس نے نبی اکرم ﷺ کو پریشان

شخص کے پاس بہت اناج تھا جب اس نے نبی اکرم ﷺ

پریشان دیکھا تو وہ بھی پریشانی کے عالم میں (اپنے گھر

اور اس نے کھانا پینا ترک کر دیا لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا

کر دیا پھر وہ مسجد میں آیا اور نماز ادا کی اسی دوران اس

گئی تو خواب میں کوئی شخص اس کے پاس آیا اور

دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو نبی اکرم ﷺ کس

پریشان ہیں؟ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں۔ خواب

شخص نے کہا: وہ اس ناقوس کی وجہ سے پریشان ہیں تم آتے

پاس جاؤ اور ان سے یہ کہو: وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم

وہ اذان دیں، پھر اس (خواب والے) شخص نے اس

کو (کو اذان کی تعلیم دی: اللہ اکبر اللہ اکبر دو مرتبہ کہنا ہے

لا الہ الا اللہ دو مرتبہ کہنا ہے) اشہد ان محمد رسول اللہ دو مرتبہ

ہے) حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ کہنا ہے) حی علی الفلاح دو مرتبہ

پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہنا ہے) پھر اس نے اقامت

کلمات کی تعلیم اسی کی مانند دی اور اس کے آخر میں قَدْ قَامَتِ

الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے کلمات کہے پھر اللہ اکبر اللہ اکبر

لا الہ الا اللہ کہا۔ یہ وہی طریقہ ہے جو اذان اور اقامت کے حوالے

سے لوگوں میں آج کل رائج ہے پھر وہ انصاری شخص

اکرم ﷺ کے دروازے پر بیٹھ گیا وہاں سے حضرت ابو

(474) (أَحْرَحَ الطَّرَائِي فِي "الْأَوْسَطِ" 293/2 (2020) - وَارْوَدَهُ الْهَيْسِيُّ فِي "مَجْمَعِ الزَّوَالِدِ" 238/1 - وَفِي "مَجْمَعِ

(624) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ بَدْءِ الْإِذَانِ .

بِحِثْلِ ذَلِكَ فَأَمَرَ بَلَّالًا يُؤَذِّنُ بِذَلِكَ

کا گزر ہوا تو اس نے کہا: آپ میرے لئے بھی اندر آنے کی اجازت لے لیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر تشریف لے گئے انہوں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا تھا، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا پھر انہوں نے انصاری کے لئے اجازت لی۔ انصاری اندر گیا اور اس نے جو خواب دیکھا تھا وہ بتایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر نے بھی اسی کی مانند ہمیں بتایا ہے، تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اس کے مطابق اذان دیں۔“

.....

یہ روایت - عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - احمد بن نصر عتکی - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے تین ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبد الرحمن سرحسی - خارجہ بن مصعب بن خارجہ - مغیث بن بدیل ابن بنت خارجہ بن - کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن قدامہ بن سیار زابدی - عبد اللہ بن عمر بن ابان - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت شعیب بن محمد مروزی - یعلیٰ بن حمزہ - ہشام بن یحییٰ - نصر بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں، یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے، میں نے اس سے روایت کی ہے۔ (یہ روایت) - امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے۔

ابو حنیفہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حماد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبید بن عتدہ - داؤد بن یحییٰ - ابو کریب - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے، ہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

لَسَرَّ بَدَّ ابُو بَكْرٍ فَقَالَ: لَهْ الْاِنْصَارِيُّ اسْتَاذَنَ لِي عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم فَفَعَلْتُ

فدخل عليه فاخبره بذلك قال ابوبكر قد رايت مثل ذلك يا رسول الله

”حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کے پاس سے گزرے تو اس انصاری نے ان سے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ سے میرے لیے بھی اندر آنے کی اجازت دلوادیں انہوں نے ایسا ہی کیا وہ اندر گیا اور نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے بھی اس کی مانند خواب دیکھا ہے۔“

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و نخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو محمد عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ۔ ابوبکر بن بشران۔ علی بن عمر دارقطنی۔ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم معدل۔ حسن بن محمد بن داؤد۔ ابراہیم بن علی بن عبد الجبار۔ حسین بن حسن بن عطیہ۔ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو غنائم۔ ابن زرقویہ۔ ابوبہل۔ ابوبکر بن موسیٰ بن اسحاق۔ محمد بن علاء۔ اسد بن عمرو کے حوالے سے۔ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی۔ اللہ جدلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں بھی اور درمیان۔ حصے میں بھی اور آخری حصے میں (یعنی ہر حصے میں) وتر ادا کرتے تھے تاکہ مسلمانوں کے لئے زیادہ گنجائش ہو وہ اس میں سے جو کو بھی اختیار کریں گے وہ درست ہوگا البتہ جو شخص رات۔ وقت نوافل ادا کرنے کا خواہش مند ہو تو اسے وتر رات۔ آخری حصے میں ادا کرنے چاہئیں۔“

(475)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَوْسَطَهُ وَآخِرَهُ لِكَيْ يَكُونَ وَاسِعًا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَيُّ ذَلِكَ أَخَذُوا بِهِ كَانَ صَوَابًا غَيْرَ أَنَّ مَنْ طَمَعَ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ وَتْرَهُ آخِرَ اللَّيْلِ

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن اشرس سلمیٰ نیشاپوری۔ حفص بن عبد اللہ (اور) عبد اللہ بن محمد بن علی۔ احمد بن حفص بن عبد اللہ (اور) قطن بن ابراہیم ان دونوں نے۔ حفص بن عبد اللہ (اور) احمد بن محمد شرقی۔ احمد بن حفص بن عبد اللہ نے اپنے والد۔ کے حوالے سے۔ ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوبکر بن داؤد سجزی (اور) علی بن محمد بن عبد الرحمن سرخسی ان دونوں نے۔ احمد بن حفص بن عبد اللہ۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(475) أخرجه الحنفی فی ”مسند الامام“ (160)۔ وابن ابی شیبہ 287/2 باب فیمن أخر الوتر۔ واحمد 4۔

215/5۔ والطبرانی فی ”الکبیر“ 224/17۔ وفی ”الایسط“ 10/2 (686)۔ والطیالسی 86 (616)۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرس سلمیٰ - جارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ بن کثیر اصفہانی - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عثمان سعید بن ذاکر بخاری - سعد بن جناح بخاری - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل ہروی سے بغداد میں ”درب ابو ہریرہ“ میں - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر - امام سینہ کے حوالے سے - حماد - ابراہیم - ابو عبد اللہ جدلی - حضرت عقبہ بن عمرو ابو مسعود رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ مؤدب - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - محمد بن اسحاق نیشاپوری - احمد بن حفص - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یحییٰ بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست - قاضی اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

473- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا ہے: جس کے ذمے کئی نمازیں لازم ہوں کہ وہ شخص اس

وقت تک نماز ادا نہیں کرے گا جب تک وہ اپنے ذمے لازم نمازوں کی قضاء ادا نہیں کر لیتا۔“

....—....—....

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد بن آبنوی - ابو بکر بن بشران - علی بن عمر دارقطنی - علی بن عبد اللہ بن حسن بن مکرم - علی بن عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(قال) ابن خسرو وقال علي بن عاصم فحدثت ابا حنيفة (عن) هشام (عن) الحسن انه قال

يقضى ما عليه فان حضرت صلوة مكتوبة فصلاها في آخر وقتها ثم يقضى ما عليه ولا يفطر في

شيء قال فترك ابو حنيفة قول ابراهيم واخذ بقول الحسن رحمهم الله تعالى

ابن خسر و بیان کرتے ہیں: علی بن عاصم فرماتے ہیں: میں نے ہشام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ کو حسن کے بارے میں

روایت بیان کی: کہ وہ یہ فرماتے ہیں: وہ اپنے ذمہ لازم نمازوں کی قضا کرے گا اس دوران اگر فرض نماز کا وقت ہو جائے تو وہ اس

آخری وقت میں ادا کرے گا پھر وہ اپنے ذمہ لازم قضا نمازیں پڑھے گا اور کسی (اس وقت کی فرض نماز کی ادائیگی میں) کوتاہی نہ

کرے گا راوی بیان کرتے ہیں: تو امام ابو حنیفہ نے ابراہیم نخعی کا قول ترک کر دیا اور حسن بصری کا قول اختیار کر لیا۔

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں

(477)۔۔۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

میں نے ابراہیم نخعی سے مغرب کی نماز سے پہلے اس

متن روایت: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الصَّلَاةِ قَبْلَ

نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے مجھے

الْمَغْرِبِ فَتَهَانِي عَنْهَا وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

سے منع کر دیا اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ لَمْ يُصَلُّوهَا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ نماز ادا نہیں کرتے تھے۔“

...—...—...

(اخر ج) امام محمد بن الحسن فی الآثار فرواد عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبه ناخذ

غابت الشمس فلا صلاة على جنازة ولا غيرها قبل صلاة المغرب

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب سورج غروب ہو جائے تو مغرب کی نماز سے پہلے نماز جنازہ یا اور کسی

نماز ادا نہیں کی جائے گی۔

امام ابو حنیفہ نے۔۔۔ عبد اللہ بن دینار کا یہ بیان

(478)۔۔۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

ہے: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر کو یہ بیان کرتے ہوئے

دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

ہے: ”جب مؤذن اذان دیتا تھا تو نبی اکرم ﷺ اسی کی

يَقُولُ:

کلمات کہتے تھے جو مؤذن کہتا تھا (یعنی آپ ﷺ

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

جواب دیتے تھے)“

وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

(477) أخرجه محمد بن الحسن النيسابى فى "الآثار" (146) فى الصلاة باب ما يعاد من الصلاة - وعبد الرزاق (355)

الصلاة: باب الركعتين قبل المغرب - والمتقى الهندى فى "الكنز" (4126) .

(478) ... (رفد احواح احمد 168/2 - ومسلم (384) - وابوداؤد (523) - والطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 1/43) .

حسان (1690) - والبيهقى فى "السنن الكبرى" 1/409 - عن عبد الله بن عمرو انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:

سمعتهم مؤذناً فقولوا مثل ما يقول

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَاقَامَةٍ وَاحِدَةٍ .

”نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت کے ساتھ ادا کی تھیں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد بن شداد عبدی - محمد بن حسیب شیبانی رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن منذر - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد بن شداد عبدی - محمد بن حسیب شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فاتته صلاة المغرب والعشاء فجمع بينهما باذان واقامة واحدة

”ان کی عصر اور مغرب کی نمازیں فوت ہو گئیں تو انہوں نے ان دونوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ایک ساتھ کیا۔“

حافظ صاحب فرماتے ہیں: ابواسحاق (نامی راوی سے) یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

(482) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّيِّعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَتْنُ رَوَايَتٍ: قَالَتْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ أَذَانِ بِلَالٍ وَابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ إِلَّا قَدَرٌ مَا يَنْزِلُ هَذَا وَيَصْعَدُ هَذَا

امام ابو حنیفہ نے - ابواسحاق سیعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذانوں کے درمیان صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ ایک صاحب رہے ہوتے تھے اور دوسرے اوپر چڑھ رہے ہوتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقده - عبد الواحد بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - الحکم بن میسرہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(483) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ وَتْرَهُ آخِرَ صَلَاتِهِ لَيْلًا وَيَقُتُّ فِيهِ

امام ابو حنیفہ نے - ابو عبد اللہ جابر بن یزید جعفی کوئی - کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ اپنے وتر کورات کی نماز کا آخری رکعت لیتے تھے اور اس میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔“

(482) اخرج الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/138 - واحمد 44/6 - وابن خزيمة (403) و (1932) - واسحق

راہویہ (943) - والبخاری (622) - ومسلم (1092) (38) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 1/381

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابن عقدہ احمد بن محمد بن سعید۔ عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیہ۔ ابن نمیر۔ عبد اللہ بن حماد۔ قاسم بن اسماعیل اور قاسم بن معن کے حوالے سے نقل کی ہے:

۔ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ مَا سَأَلْتُ جَابِرَ الْجَعْفِيُّ عَنْ مُسْئِلَةٍ قَطَّ إِلَّا أَوْرَدَ فِيهَا حَدِيثًا وَلَقَدْ سَأَلْتُهُ

عَنْ وَتَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ الْحَدِيثُ

یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: ہم نے امام ابو حنیفہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے جابر جعفی سے جو بھی مسئلہ دریافت کیا تو اس نے اس بارے میں کوئی حدیث بیان کر دی میں نے اس سے نبی اکرم ﷺ کے وتر کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے بتایا: نافع نے حضرت عبد اللہ کے حوالے سے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے..... الحدیث

حافظ صاحب بیان کرتے ہیں: ابن عقدہ۔ ابن حازم۔ ابو غسان کے حوالے سے زہیر کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب جابر بن عبد اللہ کہہ دیں: اس نے مجھے حدیث بیان کی یا میں نے (اپنے استاد کو یہ بیان کرتے ہوئے) سنا تو تم اس کو یقینی سمجھو کیونکہ جابر میرے نزدیک سب سے زیادہ سچے شخص ہیں۔

(484)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

جُبَيْرِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ:

سَنَ رَوَايَتٍ: إِذَا جَعَلْتَ الْمَشْرِقَ عَنْ يَسَارِكَ

مَغْرِبَ عَنْ يَمِينِكَ فَمَا بَيْنَهُمَا قِبْلَةُ أَهْلِ الْعِرَاقِ

گا۔

....

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو قاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن یحییٰ بن حمیش۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(485)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

عَمِيرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد الملک بن عمیر۔ قزعة کے حوالے

سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت

کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

۔ حرجہ احمد 20/2۔ وابو داؤد (1438)۔ وابو عوانة 310/2۔ والبخاری (998)۔ ومسلم (751)۔ والمروزی فی ”قیام السنۃ“ 131۔ والبغوی فی ”شرح السنۃ“ (965)۔

۔ حرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (149) فی الصلاة باب ما بعد من الصلاة وما يكره منها۔ والطحاوی فی

۔ مشکل الآثار 242/1۔ وابن حبان (1617)۔ واحمد 34/3۔ والبخاری (1197) فی فضل الصلاة فی مسجد مكة

سنة۔ ومسلم (827) فی الحج باب سفر المرأة مع محرم الى حج وغيره۔ والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 452/2۔

متن روایت: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ وَلَا يَصَامُ هَذَانِ الْيَوْمَانِ الْأَضْحَى وَالْفِطْرَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي هَذَا وَلَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ إِلَّا مَعَ ذِي رَحِمٍ مُحَرَّمٍ

”صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں کی جائے گی اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی اور دونوں میں روزہ نہیں جائے گا عید النحر کا دن اور عید الفطر کا دن اور سفر صرف مساجد کی طرف کیا جائے گا مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور یہ مسجد۔ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر یقین رکھنے والی کوئی بھی عورت پر نہیں جائے گی البتہ اس کا محرم رشتہ دار ساتھ ہو (تو بچہ اجازت ہے)“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبدالصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشران دونوں نے - شداد بن حکیم - زفر کے - سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر - فتح بن عمرو - احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - ابن زیاد کے - حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبد الملک - احمد بن داؤد - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - ابو غالب رافعی - سعید بن مسلمہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ - شعیب بن لیث - بارون بن ہاشم - یوسف بن واقد - علاء بن

حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن علی بن زیاد نخعی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو قمرہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن یحییٰ - احمد بن عبد اللہ بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا سماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد اور قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی گئی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ اصفہانی - احمد بن سلیمان بن یوسف - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نعمان بن عبد السلام اصفہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے مختصر طور پر روایت کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

لا یصام یومان "ان دونوں میں روزہ نہ رکھا جائے"

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ مسروقی - ان کے دادا کی تحریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - عیسیٰ بن احمد - مقرر کی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت جعفر بن شعیب شاشی - محمد بن یوسف - ابو قمرہ موکی بن طارق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد - روح بن فرج - محمد بن زبرقان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن علی - عمر بن علی - صباح بن محارب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن ابو مقاتل - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح - غمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ جو نبی ہم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ تک ہے:

لا تسافر امرأة

"عورت سفر نہ کرے"

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی۔
(تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:)

النہی عن الصلاة والصوم

”نماز اور روزے سے متعلق ممانعت ہے“

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مکمل حدیث روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ زفر، حسن بن زیاد، قاسم بن حکم، ابو یوسف، ایوب بن ہانی، اسد بن عمرو، منذر، ابو اسحاق، محمد بن حسن، علاء بن حصین، ابوقرہ، قاسم بن معن، یوسف بن بندار، سعید بن مسلمہ، عبد اللہ بن یزید مرقی (اور) نصر بن محمد نے اسے ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن - حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسین بن قاسم - محمد بن موسیٰ دولابی - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی منہج سے روایت کی نقل ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن نصر بن طالب - احمد بن حسن بن محیا - عبد اللہ بن محمد بن رستم - محمد بن حفص کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر دہلوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر ابن اشکب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے، انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے، لیکن انہوں نے اس کا صرف ابتدائی حصہ کلمات تک نقل کیا ہے:

حتى تطلع الشمس

”یہاں تک کہ سورج نکل آئے“

باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

زِيَادِ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا صَلَاةَ إِلَّا بِسْمِائِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا
تَبَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ بَعْدَهَا

سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں:

”سورۃ فاتحہ کے بغیر اور اس کے بعد قرآن کے کچھ نہ
تلاوت کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی۔“

....

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن ابراہیم بن قتیبہ - علاء - محمد بن حسان خان -
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(488) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ اتَّوَا عُمَرَ

بْنَ الْخَطَّابِ لَمْ يَأْتُوهُ إِلَّا لِيَسْأَلُوهُ عَنْ إِفْتِتَاحِ

الصَّلَاةِ فَقَامَ عُمَرُ فَافْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَهُمْ خَلْفَهُ ثُمَّ

جَهَرَ فَقَالَ:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى

جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

”اہل بصرہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر

خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ صرف اس لئے

کے پاس آئے تھے تاکہ ان سے دریافت کریں کہ نماز کے

میں کیا پڑھا جائے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور

نے نماز شروع کی وہ لوگ ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے حضرت

رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں پڑھنا شروع کیا اور یہ پڑھا:

”تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے

مخصوص ہے تیرا اسم برکت والا ہے تیری بزرگوں کی بلند و برتر ہے

تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

....

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة رضى الله عنهم قال محمد

رحمه الله وبهذا ناخذ في افتتاح الصلاة ولكن لا نرى ان يجهر بذلك الامام ولا من خلفه وانما

جهر بذلك عمر ليعلمهم ما سألوه عنه وكذلك بلغنا عن ابراهيم النخعي وهو قول ابى حنيفة

رضى الله عنه

(487) - قلت: وقد اخرج ابن ابي شيبة 373/1 في الصلاة. باب من رخص في القراءة خلف الامام قال سألت عمر

الخطاب عن القراءة خلف الامام؟ فقال لي: اقرأ! قلت: وان كنت خفي؟ قلت: وان قرأت؟ قال: وان قرأت

(488) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (72) في الصلاة. باب افتتاح الصلاة - والطحاوي في "شرح معاني الآثار"

198/1 في الصلاة. باب ما يقال في الصلاة بعد تكبيرة الاحرام - والحاكم في "المستدرک" 235/1

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں: نماز کے آغاز کے بارے میں ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، لیکن ہم یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ امام یا مقتدی کو بلند آواز میں پڑھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بلند آواز میں اس لیے پڑھا تھا، تاکہ وہ لوگوں کو اس چیز کی تعلیم دیں جس کے بارے میں لوگوں نے ان سے دریافت کیا تھا، ابراہیم نخعی کے بارے میں بھی اسی طرح کی روایت ہم تک پہنچی ہے، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

489- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي هَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ رَوَايَتَ: لَمْ يَقْرَأْ عُلْقَمَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ حَرْفًا وَلَا بَسْمًا يُجْهَرُ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ وَلَا فِيمَا لَا يُجْهَرُ فِيهِ وَلَا لَرَأْفِي الْأَخْرَيْينِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَلَا غَيْرِهَا خَلْفَ الْإِمَامِ وَلَا أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعًا

”عالمہ امام کے پیچھے ایک حرف بھی نہیں پڑھتے تھے اس نماز میں بھی جس میں امام بلند آواز میں قرأت کرتا تھا اور اس نماز میں بھی جس میں امام بلند آواز میں قرأت نہیں کرتا تھا اسی طرح وہ امام کے پیچھے آخری دو رکعت میں نہ تو سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے اور نہ ہی کچھ اور پڑھتے تھے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے تمام شاگرد بھی اسے نہیں پڑھا کرتے تھے۔

——***

حافظ ابن خروئے نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوسعین مبارک بن عبد الجبار۔ ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان۔ ابوبکر احمد بن جعفر۔ احمد بن۔ بشر بن موسیٰ۔ مثنوی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ لا نرى

القراءة خلف الامام في شيء من الصلاة لا فيما يجهر بها ولا فيما لا يجهر بها

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے، انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، ہم امام کے پیچھے کسی بھی نماز میں (مقتدی کی) قرأت کے قائل نہیں ہیں، نہ تو نمازوں میں جن میں بلند آواز میں قرأت کی جاتی ہے اور نہ ہی ان نمازوں میں جن میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے۔

490- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي هَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (84) في الصلاة: باب القراءة خلف الامام - وعبد الرزاق (2658) في

باب كيف القراءة في الصلاة - ومحمد في "السوفا" 62 (120) باب القراءة خلف الامام .

حرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (85) في الصلاة: باب القراءة خلف الامام - وعبد الرزاق (2660) في

باب كيف القراءة في الصلاة" وابن ابي شيبة 372/1 في الصلوات: باب من كان يقول: يسبح في الاخرتين ولا يقرأ .

متن روایت: لَا يُزَادُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْآخَرَتَيْنِ عَلَى
فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

جائے گا۔“

.....

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

(491) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ :

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے تلاوت کرتے

کیا کرتے تھے نہ ہی پہلی دو رکعت میں کرتے تھے اور نہ ہی

لَمْ يَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ لَا فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَلَا

فِي غَيْرِهِمَا

میں کرتے تھے۔“

.....

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(492) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ :

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: مَا قَنَتَ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ

”حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی -

کبھی قنوت نازل نہیں پڑھی یہاں تک کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ -

وَلَا عَلِيٌّ حَتَّى حَارَبَ أَهْلَ الشَّامِ فَكَانَ يَقْنُتُ

اہل شام کے ساتھ جنگ کی تو وہ قنوت نازلہ پڑھا کرتے تھے۔“

.....

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر

بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابو علی بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت

کی ہے۔

(493) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ :

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

(491) اخبرني ابن ابی شيبة 372/1 في الصلاة: باب من كان يقول: سبح في الاخرين ولا تقرا .

(492) -- اخبرني الطحاوي في "شرح معاني الآثار" 249/1 - واحمد 472/3 - والترمذي (402) - وابن ماجه

(1241) - والطبراني في "الكبير" (8178) عن ابی مالك قال قلت لابي: يا ابا عبد الله! انك قد صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم

وابی بكر وعمر وعثمان وعلي هاهنا بالكوفة قريبا من خمس سنين اكانوا يقولون؟ قال: اي بني! محدث .

سن روایت: حَدَّثَنِي مَنْ صَلَّى إِلَى جَانِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ حَرْصِهِ عَلَى أَنْ يَسْمَعَ صَوْتَهُ فَلَمْ يَسْمَعْ غَيْرَ أَنَّهُ سَمِعَ يَقُولُ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا يَرِدُّهَا بِرَأْفَتِ الرَّجُلِ أَنَّهُ يَقْرَأُ فِي طَهْ

”مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی تھی اور وہ اس بات کا خواہش مند تھا کہ وہ اُن کی آواز سنے تو اس نے ان کی آواز میں یہی سنا کہ وہ کہہ رہے تھے ”اے میرے پروردگار تو میرے علم میں اضافہ کر“ وہ ان کلمات کو بار بار دہرا رہے تھے تو اس سے اُس شخص نے یہ اندازہ لگایا کہ وہ سورۃ طہ کی تلاوت کر رہے تھے۔“

...—...—...

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وهذا كله في صلوة النهار ولا نرى باساً ان يقف الرجل على الشيء من القرآن مثل هذا يدعو لنفسه في التطوع واما المكتوبة فلا

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام ابوحنیفہ نے یہ سب کچھ دن کی نماز میں تھا ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں کہ آدمی دن کی نماز میں قرآن کی تلاوت کے لئے اس طرح کے کسی مقام پر ٹھہر کر اپنے لیے دعا کرے، لیکن یہ نقل نماز میں ہوگا فرض نماز میں نہیں۔

454- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَسْجُدَ لِمَنْ جَمَعَ حَزْمٌ مِنْ حَطَبٍ وَأَقْدَمُ رَجُلًا يُصَلِّيَ نَاسٌ ثُمَّ اتَّبَعُ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ وَلَا يَحْضُرُونَ حَزْمَةً فَأَحْرِقُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں لکڑیوں کا گٹھا جمع کرنے کا حکم دوں، پھر کسی شخص کو آگے کروں جو لوگوں کو نماز پڑھا دے اور پھر میں ان لوگوں کے پیچھے جاؤں جو نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوئے ہیں اور اُن کے گھروں کو آگ لگا دوں۔“

...—...—...

نفظ ظہر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں -ابو حسین علی بن محمد بن عبید - جعفر بن محمد بن کفاک - عبداللہ بن یحییٰ مروزی -

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (77) في الصلاة: باب الجهر بالقراءة - وابن أبي شيبة 363/1 في باب في قراءة النهار كيف هي في الصلاة؟ والطبراني في ”الكبير“ (9390).

اخرجه الطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 168/1 في الصلاة: باب الصلاة الوسطى اي الصلوات؟ وابن خزيمة

1853- والحاكم في ”المستدرک“ 430/1 - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 56/3

اسماعیل بن یحییٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(495) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مِثْمُونِ بْنِ

سَيَّاهٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ سَأَلَهُ سَائِلٌ أَقْرَأَ خُمْسَ مِائَةِ آيَةٍ

فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَتَعَجَّبَ وَقَالَ سَبَّحَانَ اللَّهِ مَنْ يُطِيقُ

هَذَا قَالَ الرَّجُلُ أَنَا أُطِيقُهُ قَالَ إِنْ أَحَبَّ الصَّلَاةَ إِلَى

اللَّهِ تَعَالَى طَوَّلَ الْقُتُوبِ

امام ابو حنیفہ - میمون بن سیاہ کے حوالے سے - حسن

کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: کیا میں ہر رکعت

پانچ سو آیات پڑھ سکتا ہوں؟ تو وہ اس بات پر حیران ہوئے

بولے سبحان اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ اس شخص نے

میں اس کی طاقت رکھتا ہوں تو حسن بصری نے فرمایا: اے

کے نزدیک زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے جس میں طویل قیام ہے۔

——***

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد

طول القيام فی صلاة التطوع احب الينا من كثرة الركوع والسجود وهو قول ابی حنیفہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا۔

امام محمد فرماتے ہیں: نفل نماز میں رکوع و سجود کی کثرت بہ نسبت طویل قیام کرنا ہمارے نزدیک زیادہ محبوب ہے امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں:

قول ہے۔

(496) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ

ثَلَاثٍ فَكَأَنَّهُ لَمْ يَقْرَأْ

ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جو شخص تین دن سے کم میں پورا قرآن پڑھ لیتا ہے۔

اُس نے اُسے پڑھا ہی نہیں ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عتقہ - قاسم بن محمد - ابو بلال - امام ابو یوسف کے حوالے سے

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(497) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”میں چالیس دن تک (راوی کو شک ہے شاید یہ

(495) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (188) فی الصلاة: باب تخفيف الصلاة

(496) اخرجہ ابن ابی شیبہ 2/243 (8593) فی القرآن فی کم یختم و عبد الرزاق (5946) - والطبرانی فی

(8701) - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 2/396 بعضه .

وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا فَسَمِعَتْهُ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

ہیں) ایک ماہ تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لیتا رہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعت سنتوں میں سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت -عباس بن عزیز- علی بن سلیمان- سلم بن سالم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں -ابو عباس بن عقدہ- عبد اللہ بن محمد بن یعقوب- عباس بن عزیر قطان- علی بن سلیمان- سلم بن سالم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

498- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ شَرِيفِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

امام ابو حنیفہ نے -ابوسفیان طریف بن شہاب- ابو نضرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”وَضَوْءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَالْوُضُوءُ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ وَالتَّكْبِيرُ تَحْرِيمُهَا تَسْلِيمٌ تَحْلِيلُهَا وَفِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ تَسْلِيمٌ وَلَا خَيْرَ صَلَاةٍ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا غَيْرُهَا

”وضو نماز کی کنجی ہے، تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیرنے پر یہ ختم ہوتی ہے، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے گا اور فاتحہ اور اس کے ساتھ (کسی دوسری سورۃ یا آیت) کی تلاوت کے بغیر نماز درست نہیں ہوتی ہے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت -عبد الصمد بن فضل- عبد اللہ بن یزید مترین کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے -سفیان بن عبد حکم- مقرئ سے نقل کی ہے: تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زاد نقل کیے ہیں:

قال المقرئ قلت لابی حنيفة فما معنى في كل ركعتين فسلم قال يعني فتشهد قال المقرئ صدق

”مقرئ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ سے دریافت کیا: اس کا مطلب کیا ہوگا، تم ہر دو رکعت کے بعد سلام کرو؟ تو انہوں نے جواب دیا: یعنی تم تشهد پڑھو۔“

457- أخرجه ابن حبان (2459) -واحمد 94/2- والترمذی (417) فی الصلاة: باب ماجاء فی تخفيف ركعتي الفجر- وابن ماجه (1145) فی إقامة الصلاة باب ماجاء فیما یقرأ فی الركعتين قبل الفجر- وعبد الرزاق (4790).

458- أخرجه محمد بن الحسن الشيباني فی ”الآثار“ (4) فی الطهارة باب الوضوء- والترمذی (238) فی الصلاة باب ماجاء فی تحريم الصلاة وتحليلها- والدارقطني 359/1 فی الصلاة باب مفتاح الصلاة- والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 180/2

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبد اللہ - محمد بن ابراہیم صالح - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
ان الفاظ تک ہے: انہوں نے ٹھیک کہا ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زبیر - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل اور محمد بن منصور اور اسماعیل بن بشر (یہ دونوں بخاری ہیں) اور احید بن حسین بامیری -
حوالے سے اور ان سب نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن اشتر سلمی نیشاپوری - جارد بن یزید سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عباس بن عزیر قطن مروزی - نوح بن انس (اور) علی بن سلیمان (یہ دونوں رازی ہیں) - مہر بن -
رازی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں
وفی کل رکعتین تسلیمة یعنی التطوع

”ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے گا“ یعنی نفل نماز میں ایسا ہوگا۔

انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل اور ابراہیم بن بشر ان دونوں نے - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن علی بن حسن ترمذی - احمد بن حجاج ترمذی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابواسامہ زید بن یحییٰ - احمد بن یعقوب - عبد العزیز بن خالد ترمذی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صفانی - حم بن نوح - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن یزید بن ابو خالد - حسن بن صالح - ابوسعید صفانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح بن محمد - محمد بن سہل خطیب - حسن بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام - احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن علی بن شاذلی سرخسی - عبدان (اور) وہب بن زمعہ (اور) محمود بن دالان مروزی (اور) -

محمد طواوئیسکی ان سب نے۔ حامد بن آدم (اور) محمد بن صالح ترندی (اور) محمد بن حمدویہ بن سنجار مروزی ان دونوں نے۔ سوید بن نصر ان سب نے۔ عبد اللہ بن مبارک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ہمام خفاف۔ محمد بن یزید محمش۔ حفص بن عبد اللہ۔ کنانہ بن جبلة اور ابراہیم بن طہمان ان تین کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن صالح۔ ابراہیم بن ہاشم۔ جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قبصہ بن فضل طبری۔ احمد بن یونس ضعی۔ جعفر بن عون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی۔ محمد بن حنیفہ۔ حسن بن جبلة۔ سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ محمد بن احمد بن عبد الملک۔ احمد بن اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار۔ بشر بن ولید۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان۔ محمد بن سلام۔ محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت بہل بن بشر۔ فتح بن عمرو۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ منذر بن محمد۔ ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن مسروق کی تحریر میں پڑھا ہے: امام ابو حنیفہ نے ہمیں (یہ) حدیث بیان کی۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ انہوں نے اپنے چچا۔ انہوں نے اپنے سر سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن علی بن سلیمان مروزی (اور) احید ابن عمر (اور) ابراہیم بن منصور ان سب نے۔ محمد بن علی بن سفیان۔ یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوسلیمان شعرائی۔ محمد بن سلیمان مروزی۔ محمد بن ہمدانی۔ قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سری بن عتصام بخاری - حماد بن آدم - بشار بن قیراط کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد کوفی - ابراہیم بن اسحاق زہری - محمد بن یعلیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن سفیان نسوی - یزید بن صالح یشکری - حفص بن عبد الرحمن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

روایت کی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لا صلوة الا بفاتحة الكتاب ومعها غيرها

”سورہ فاتحہ اور اس کے ہمراہ (کسی سورت یا آیات کی تلاوت) کے بغیر نماز نہیں ہوتی“

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر بن سعید بروی - احمد بن عبد اللہ بن محمد کندی - ابراہیم بن جراح قاضی مصر - ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لا صلوة لمن لا يقرأ فيها بفاتحة الكتاب او غيرها

”اس کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورہ فاتحہ اور اس کے ہمراہ (کسی سورت یا آیات کی تلاوت) نہ کی ہو“

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - محمد بن غالب رافعی - سعید بن مسلمہ بن بشام بن عبد الملک بن مہر -

حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - عبد اللہ بن محمد بن یزید حنفی - عبد اللہ بن محمد بن

حارث بن نبہان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

مفتاح الصلاة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم وفي كل ركعتين فسلم ولا تسبح

صلوة الا بفاتحة الكتاب ومعها غيرها

”وضو نماز کی کنجی ہے، تکبیر کے ذریعے یہ شروع ہوتی ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے ہر دو رکعات کے بعد“

پیسر دو اور نماز صرف ”سورہ فاتحہ اور اس کے ہمراہ (کسی سورت یا آیات کی تلاوت) کے ساتھ ہی ہوتی ہے“

انہوں نے یہ روایت پہلے الفاظ کے ساتھ - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - ابراہیم بن اسحاق زہری - محمد بن یعلیٰ -

سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو طیب ابراہیم بن شہاب - عبد اللہ بن عبد الرحمن بن واقد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے

بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن مخلد - بشر بن موکی - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع رحمۃ اللہ علیہ - حسن بن زیاد کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبدالرحمن ابو حنین - اسماعیل بن ابوکثیر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم حسن بن بشر بن داؤد بجلی - ابراہیم بن اسحاق - محمد بن یعلیٰ سلمیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عمر و احمد بن خلف ”معروف بہ ابن ابی اخیل“ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن حسن دینوری - ہارون بن موسیٰ - یحییٰ بن نصر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو غنائم محمد بن علی بن محمد۔ ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن قزوینی۔ ابو اسحاق احمد بن محمد بن زیاد قطان۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر سے۔ انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ کے اپنی مذکورہ مسند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابو حسین محمد بن احمد بن حسن - قاضی ابو حسن علی بن محمد بن اسحاق بن یزید - ابو محمد عیسیٰ بن محمد بن قبیصہ - قطن بن ابراہیم بن سعید - حفص بن عبد اللہ - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في كتاب الآثار فرواه عن ابي حنيفة باللفظ الاول ثم قال محمد رحمه الله وان قرا بام الكتاب وحدها فقد اساء ويجزيه انشاء الله ثم قال محمد رحمه الله وبلغنا (عن) ابن عباس انه سئل عن القرآن في الصلاة فقال هو امامك فان شئت فاقل منه وان شئت فاكثر وهو قول ابي حنيفة رحمه الله

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے پہلی روایت کے الفاظ کے ساتھ لیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: اگر وہ صرف سورہ فاتحہ ہی کی تلاوت کر لے تو اس نے برا کیا، لیکن اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سزا جائے گی پھر امام محمد فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے:

”ان سے نماز میں قرآن کی تلاوت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ تمہارا امام ہے، تم چاہو تو اس میں سے (تلاوت کرلو) اور اگر تم چاہو تو اس میں سے زیادہ (تلاوت کرلو)۔“

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے ان الفاظ تک روایت کیا ہے:

”تو تم سلام کرو یعنی تشهد پڑھو“

فسلم ای تشهد

(499) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي

عِيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مَسْعُودٍ عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْوُتْرِ قَبْلَ الرُّكُوعِ

امام ابو حنیفہ نے۔ ابان بن ابو عیاش۔ ابراہیم نخعی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ روایت

ہے: حضرت عبداللہ (بن مسعود رحمہ اللہ) کی والدہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نماز میں

رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔“

....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ عبداللہ بن احمد بن ابومیسرہ۔ ابو عبد الرحمن مثنیٰ۔

حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ اور احمد بن حازم ان دونوں نے۔ عبید اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن عبد العزیز۔ انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے۔ احمد بن منیع۔ یزید بن ہارون۔

حوالے سے امام ابو حنیفہ کے حوالے سے۔ ابان بن ابو عیاش۔ ابراہیم نخعی۔ علقمہ سے روایت کی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہیں:

بَعَثْتُ بِأُمِّي فَبَاتَتْ عِنْدَ زَوْجَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَتَنْظُرَ مِنِّي يَقْنَتُ فَاخْبَرْتُ

يَقْنَتُ فِي وَتْرِهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ

”میں اپنی والدہ کو بھجواتا تھا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے ہاں رات کے وقت ٹھہر جاتی تھیں تاکہ وہ اس بات

لیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کب قنوت پڑھتے ہیں؟ تو (میری والدہ نے بتایا:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں رکوع سے پہلے دعا

پڑھتے تھے“

حافظ صاحب کہتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے ایک جماعت نے اس کو ابان بن ابو عیاش سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو محمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ انصاری۔ محمد بن احمد زری۔ ابو حسین

کلابی۔ ابو حسن احمد بن عمیر۔ عبدالرحمن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق۔ انہوں نے اپنے دادا شعیب بن اسحاق کے حوالے سے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(499) اخبرجه الدار قطنی 31/2 فی الوتر: باب ما یقرأ فی رکعات الوتر۔ والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 41/3 فی الصلاة

قال: یقنن فی الوتر قبل الرکوع۔ وابن ابی شیبہ 302/2 فی الصلاة: باب فی القنوت قبل الرکوع اوبعدہ۔

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن احمد بن محمد بن ابو قاسم - ابو عبد اللہ عمر بن حسین - حسن بن سلام - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(500) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

عَرِيفِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ عَنْ أَبِيهِ :

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ إِمَامٍ فَجَهَرَ بِبِسْمِ اللَّهِ نَرْحَمُكَ الرَّحِيمِ فَلَمَّا أَنْصَرَفَ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ خَسِّنَا نَعْمَتَكَ هَذِهِ فَإِنِّي صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْهُمْ يَجْهَرُونَ بِهَا

امام ابو حنیفہ نے - ابوسفیان طریف بن شہاب - ابونضرہ - یزید بن عبد اللہ بن مغفل کے حوالے سے ان کے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ انہوں نے امام کے پیچھے نماز ادا کی تو امام نے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بلند آواز میں پڑھ لی جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تم اپنا یہ نغمہ ہمیں نہ سناؤ، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی ہے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان کے پیچھے نماز ادا کی ہے لیکن میں نے انہیں بلند آواز میں اس کو پڑھتے نہیں سنا ہے۔“

♦♦♦—♦♦♦—♦♦♦

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة (عن) ابوسفیان (عن) يزيد

(عن) ابيه ثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ - ابوسفیان - یزید - انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حسن بن سفیان - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریاء بن یحییٰ اصفہانی - احمد بن عبد الرحمن - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل

کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد سمسار - غمار بن خالد - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(500) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (81) فی الصلاة باب الجهر ب بسم الله الرحمن الرحيم - والترمذی (244)

فی الصلاة: باب ما جاء فی ترك الجهر ب بسم الله الرحمن الرحيم - وابن ماجه (815) فی اقامة الصلاة: باب افتتاح القراءة - وعبد

الق (2600) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 202/1 - وابن ابی شیبہ 409/1

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ مسروقی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایتیں نے اپنے دادا کی آواز میں پائی ہے کہ یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ان حضرات نے اس کو امام ابو حنیفہ - ابوسفیان - یزید بن عبد اللہ بن مغفل سے روایت کی ہے۔ جبکہ ایک جماعت نے امام ابو حنیفہ - ابوسفیان - یزید بن عبد اللہ بن مغفل - عبد اللہ بن مغفل سے روایت کی ہے اور اسے درست ہے کیونکہ یہ روایت عبد اللہ بن مغفل سے منقول ہونے کے حوالے سے مشہور ہے۔

ایک جماعت نے اس روایت کو جریری سعید بن ایاس - قیس بن عبا یہ - عبد اللہ بن مغفل کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد (عبد اللہ بن مغفل) سے روایت کی ہے۔

بخاری بیان کرتے ہیں: صالح بن احمد بن ابو مقاتل بزاز نے بغداد میں ہمیں یہ روایت بیان کی: محمد بن عبید بن ثعبان نے ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے انہوں نے اس کو - ابوسفیان - یزید بن عبد اللہ بن مغفل - ان کے والد (عبد اللہ بن مغفل) سے روایت کی ہے:

انہ صلی خلف امام فجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم فناداہ یا عبد اللہ انی صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان فلم اسمع احداً منهم یجہر بہا

”انہوں نے امام کے پیچھے نماز ادا کی امام نے بلند آواز میں بسم اللہ شریف پڑھنی شروع کی تو انہوں نے بلند آواز میں پکارا: اے اللہ کے بندے! میں نے نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز میں ہیں من نے ان حضرات میں سے کسی کو اس کو بلند آواز میں پڑھتے ہوئے نہیں سنا“

بخاری کہتے ہیں: احمد بن محمد نے اس روایت کو - ابراہیم بن اسحاق زہری - جعفر بن عون - محمد بن عبد بن حمید کشی - جعفر بن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے

بخاری نے یہ روایت - اپنے والد اور اسحاق بن احمد - عمر بن حفص - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد اور منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسین بن علی کی تحریر میں ہے

نے اس میں پڑھا ہے: (یہ روایت) یحییٰ - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ اور عبد اللہ بن عبید اللہ - عیسیٰ - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اپنے والد اور سعید بن ذاکر ان دونوں نے - احمد بن کثیر - مقری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل اور اسماعیل بن بشر ان دونوں نے - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے عثمان کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ - احمد بن یعقوب - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن ثعلبہ حمانی - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو طیب ابراہیم بن شہاب - ابو شبیل عبد اللہ بن عبد الرحمن بن واقد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن محمد بن ابراہیم بن احمد - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع خلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن عیسیٰ عصار نے دمشق میں - عبد الرحمن بن عبد الصمد - انہوں نے اپنے دادا شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن صاعد - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن نصر بن طالب - احمد بن حیا - احمد بن محمد بن رستم - محمد بن حفص کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

بن خسرو کہتے ہیں: درست یہ ہے کہ یہ یزید بن عبد اللہ بن مغفل سے منقول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(501) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: مَتَنُ رِوَايَةٍ: لَمْ يَجْهَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَعْنِي بِالتَّسْمِيَةِ

امام ابو حنیفہ نے۔ ایک شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان بلند آواز میں اسے نہیں پڑھا کرتے تھے ان کی مراد اللہ شریف تھی۔“

ابو عبد اللہ بن خرز و نخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ابو بکر بن خیاط۔ ابو عبد اللہ بن دوست علف۔ قاضی عمر بن حسن اشثانی۔ محمد بن احمد بن نصر۔ ابراہیم بن عبد الحمید۔ یحییٰ بن یمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قاضی عمر اشثانی نے یہ روایت۔ محمد بن احمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(502) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَتَنُ رِوَايَةٍ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَنَّهَا أَغْرَابِيَّةٌ وَكَانَ لَا يَجْهَرُ بِهَا هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بلند آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتا ہو کہ یہ شخص غریب ہے حضرت عبد اللہ خود اور ان اصحاب میں سے کوئی ایک اسے بلند آواز میں نہیں پڑھتا تھا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول

ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(503) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَتَنُ رِوَايَةٍ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَنَّهَا أَغْرَابِيَّةٌ وَكَانَ لَا يَجْهَرُ بِهَا هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(501) (اخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 202/1 - وابن ابی شیبہ 410/1 - ومالك فی "الموطأ" 81/1 (30) - والبيهقي

السنن الکبریٰ 51/2 - وعبد الرزاق (2598) - وابو یعلیٰ (3081) - وابن حبان (1798) .

(502) (اخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (82) فی الصلاة باب الجهر ب بسم الله الرحمن الرحيم - وعنه

(2605) - وابن ابی شیبہ 410/1 - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 204/1 - واليزار (252) کلهم من قول عبد الله بن عمر

سن روایت: اَرْبَعٌ يُخَافُتُ بِهِنَّ الْإِمَامُ سُبْحَانَكَ
سُبَّحَ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّعَوُّذُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَبِسْمِ اللَّهِ
رَحْمَنِ الرَّحِيمِ وَآمِينَ

”چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں امام پست آواز میں پڑھے
گا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ، اَعُوْذُ بِاللَّهِ، بِسْمِ اللَّهِ اور آمین۔“

.....

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول
ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد
تے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

504- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
سَبْرِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
سن روایت: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ لَا يَجْهَرُونَ بِسْمِ
عِزِّ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امام ابوحنیفہ نے -حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت
عثمان بلند آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نہیں پڑھتے
تھے۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت -عبدالرحیم بن عبداللہ بن اسحاق سمنانی - محمد بن فرج خطیب بغدادی - اسحاق بن بشر خراسانی
- ابوحنیفہ بخاری کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالہباتی انصاری نے یہ روایت -ابوبکر خطیب بغدادی - ابوقاسم ازہری - ابونصر محمد بن احمد بن محمد بن موسیٰ
- خضر ماحی - عبداللہ بن محمد بن یعقوب - عبدالرحیم بن عبداللہ بن اسحاق سمنانی - محمد بن فرج بغدادی - ابوجعفر قزوینی - اسحاق بن
قرشی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

505- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ
عَنْهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے -ابان بن ابوعیاش - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
بیان کرتے ہیں:

سن روایت: رَمَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کا بغور جائزہ لیا تو

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (83) - وعبد الرزاق (2596) و (2597) في الصلاة: باب ما يخفى

رواه ابن أبي شيبة 360/1 (4136) .

قد تقدم في (501) .

قد تقدم في (499) .

وَالِهَ وَسَلَّم فِي الْوُتْرِ فَرَأَيْتُهُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ
میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ رکوع سے پہلے دو۔۔۔
قنوت پڑھتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس بن عقدہ۔ احمد بن مقاتل رازی۔ یعقوب بن اسحاق۔ مشہور۔
عبد الکریم بن عبد اللہ جر جانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوسعید احمد بن عبد الجبار۔ علی بن ابوعلی۔ ابوقاسم بن ثلاج۔ ابو عباس بن محمد۔
احمد بن محمد بن مقاتل۔ یعقوب بن اسحاق۔ ہشام۔ عبد الکریم بن عبد اللہ جر جانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(506)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:
مُتَمِّنٌ رَوَايَتُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَمَّ أَصْحَابَهُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَرَأَ فِي الرُّكْعَةِ
الْأُولَى بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِإِلَافٍ
قُرَيْشٍ
امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی۔
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نماز
نماز پڑھائی تو انہوں نے پہلی رکعت میں سورۃ کافرون
دوسری رکعت میں سورۃ قریش کی تلاوت کی۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ ونراہ مجزياً ولك
نستحب للامام اذا صلى الصبح وهو مقيم ان يطيل فيها القراءة وان يقرأ في كل ركعة سورة
تكون عشرين آية فصاعداً سوى فاتحة الكتاب ويطيل الاولى على الثانية
امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، ہم اسے جائز سمجھتے ہیں، لیکن ہم امام کے لیے یہ بات مستحب سمجھتے ہیں کہ اگر
مقیم ہونے کے دوران صبح کی نماز پڑھا رہا ہو تو وہ اس میں طویل قرأت کرے اور وہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ
سورت کی تلاوت کرے جو بیس یا اس سے زیادہ آیات پر مشتمل ہو نیز وہ دوسری رکعت کی بہ نسبت پہلی رکعت طویل ادا کرے۔

(507)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عِدِّي بْنِ
ثَابِتٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے۔ عدی بن ثابت کے حوالے سے۔
روایت نقل کی ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(506) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (189) فی الصلاة: باب تخفيف الصلاة.

(507) اخرجہ ابن ابی شیبہ 359/1 فی الصلاة: باب ما يقرأ به في العشاء الآخرة. ومسلم 339/1 (177)۔

(767)۔ و ابو داؤد (1214)۔ والترمذی (310)۔ وابن ماجہ (834)۔ والخطیب فی ”تاریخ بغداد“ 333/11

سن روایت: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَقَرَأَ بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ
 ”میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی تو آپ نے اس میں سورۃ التین والزیتون کی تلاوت کی۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عباد بن زید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد بن ہياج بن بسطام - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

500 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) أَبِي سُفْيَانَ عَنْ
 - بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ:

”حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے نماز ادا کی تو امام نے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بلند آواز میں پڑھ لی جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! میں نے نبی اکرم ﷺ کے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی ہے میں نے ان حضرات کو بلند آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتے ہوئے نہیں سنا ہے۔“

...—...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - ابراہیم بن اسحاق قاضی - جعفر بن عون حرثی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

501 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الصَّلَاتِ بْنِ
 - رَامٍ عَنْ حُوَيْطٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
 بیان کرتے ہیں:

”مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تمہارا امام فجر کی دوسری رکعت میں کھڑا ہوتا ہے حالانکہ اس دوران وہ نہ تو قرآن کی تلاوت کر رہا ہوتا ہے اور نہ ہی رکوع میں جاتا ہے تو اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔“

...—...—...—...

قد تقدم في (501) .

502 - أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (215) في الصلاة: باب الصوت في الصلاة - وعبد الرزاق (4954) - وابن

سنة 309/2 - من كان لا يقنت في الفجر - والطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 242/1

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -
اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(510) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي
عِيَّاشٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں کبھی قنوت نازل فرما کر
پڑھی صرف ایک ماہ تک آپ نے ایسا کیا تھا جب آپ مشرکین
کے ایک قبیلے کے خلاف جنگ کر رہے تھے تو آپ نے قنوت
نازلہ پڑھتے ہوئے ان کے لئے دعائے ضرر کی تھی۔“

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد - سفیان - مالک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد - ابوقاسم عبد اللہ بن حسن - ابو عبد اللہ - عمر - محمد بن عبد اللہ -
سلیمان - ایوسری مالک بن فدیك کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(511) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ بِلَالِ بْنِ
مِرْدَاسٍ الْفَزَارِيِّ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو تشہد کی رکوع اور سجدہ سے
جاتے ہوئے تکبیر کہنے کی تعلیم اس طرح دیا کرتے تھے
طرح لوگوں کو قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے۔“

.....

(510) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 244/1 - وابن حبان (1973) - واحمد 116/3 - والبخاری (223)

الوتر: باب القنوت قبل الركوع وبعده - ومسلم (677) فی المساجد: باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات -

186/2 - والبیہقی فی "السنن الکبریٰ" 244/2

(511) أخرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (78) - والحاکم فی "المستدرک" 399/1 - والنسائی فی "المجتز"

نوع آخر من التشهد - وابن ماجه (902) باب ما جاء فی التشهد - والنسائی فی "السنن الکبریٰ" 253/1 - والبیہقی فی

الکبریٰ 141/2

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - محمد بن سلیمان - ابو ہریرہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن مخلد - حمشاذ - سہل بن عمر - عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسن بن محمد بن شعیب - محمد بن عمران ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - محمد بن مظفر - حسین بن - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(512) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
عَرَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ
بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

”رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ التَّحِيّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ
غِيَّاتُ إِلَى عَبْدِهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ تَدْعُو بِمَا أَحْبَبْتَ
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد کے کلمات کی تعلیم دی تھی:
”ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے
لئے مخصوص ہیں“ یہ کلمات یہاں تک ہیں ”اس کے بندے اور
اس کے رسول ہیں“ پھر تم جو چاہو وہ دعا کرو۔“

.....

حافظ محمد بن مظفر نے اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن محمد بن احمد بن یثیم بن صالح تیمی - عبد الرحمن بن خالد بن نجیح - انہوں نے اپنے
خالد بن نجیح - محمد بن محمد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(عن) الضحاك بن مسافر مولى سليمان بن عبد الملك قال صليت الى جنب ابى حنيفة

فسمعتنى اتشهد فقال لى يا شامى حدثنى سليمان بن مهران الاعمش الحديث

ضحاک بن مسافر جو سلیمان بن عبد الملک کا غلام ہے وہ بیان کرتا ہے: میں نے امام ابو حنیفہ کے پہلو میں نماز ادا کی انہوں نے
میں تشہد پڑھتے ہوئے سنا تو مجھ سے فرمایا: اے شامی! سلیمان بن مهران اعمش نے مجھے حدیث بیان کی ہے۔ الحديث

..... أخرجه الطحاوى فى "شرح معانى الآثار" 257 - واحمد 422/1 - وابو داود (970) فى الصلاة: باب التشهد - والدارقطنى

..... والطبرانى فى "الكبير" (9925) - والطيالسى (275) .

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - عبد الوہاب بن محمد بن منصور - محمد بن احمد بن عبد الواحد - علی بن عمر بن محمد حربی - ابو حسین محمد بن مظفر حافظ - ابو حسن محمد بن احمد بن یثیم بن صالح تیمی مقرر - الرحمن بن خالد بن شیح - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن محمد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(عن) الضحاك بن مسافر مولى سليمان بن عبد الملك قال صليت بجنب ابو حنيفة

..... الحديث

.....

ضحاک بن مسافر جو سلیمان بن عبد الملک کا غلام ہے وہ بیان کرتا ہے: میں نے امام ابو حنیفہ کے پہلو میں نماز کی۔

..... الحديث

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(513) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ بِلَالٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

امام ابو حنیفہ نے - بلال - وہب بن کیسان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ كَبَرُوا كَلِمًا رَكْعَتُمْ وَسَجَدْتُمْ وَرَفَعْتُمْ قَالَ وَكَانَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہا کرتے تھے جب بھی تم رکعت جاؤ یا سجدے میں جاؤ یا (رکوع یا سجدے سے) اٹھو تو تمہارے راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کے فرقے تعلیم اس طرح دیتے تھے جس طرح قرآن کی کسی سورۃ دیتے تھے۔“

.....

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن حسین شعمی - ابو کریب - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر - محمد بن

سلیمان - ابراہیم بن یوسف صیرفی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(514) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
زَاهِرٍ قَالَ:

سن روایت: قُلْتُ أَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
تَحِيَّاتٌ لِلَّهِ قَالَ قُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالصَّلَوَاتُ۔۔۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا نرى

انه يزداد في التشهد ولا ينقص منه حرف واحد وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
نورماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم یہ (درست) نہیں سمجھتے ہیں کہ تشہد کے کلمات میں کسی ایک حرف کا اضافہ یا
کمی کی جائے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(515) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
زَاهِرٍ قَالَ:

سن روایت: كَانُوا يَتَشَهَّدُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ فِي
تَحِيَّاتِهِمُ السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَانصرفت رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم ذات يوم فاقبل عليهم
رحمته فقال لهم لا تقولوا السلام على الله فإن الله
مستلهم لكم قولوا السلام علينا وعلى عباد الله
حينئذ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں لوگ تشہد پڑھا
کرتے تھے تو وہ تشہد میں یہ کہتے تھے: اللہ تعالیٰ کو سلام ہو۔ ایک
دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی اور لوگوں کی طرف رخ کر کے
ان سے فرمایا: تم لوگ یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو کیونکہ اللہ
تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے بلکہ تم یہ کہو: ہم پر اور اللہ
تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول

5 - حرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (79) في الصلاة: باب التشهد -

5 - حرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (80) في الصلاة: باب التشهد - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" -

262 - والبخاري (1202) في العمل في الصلاة - والطبراني في "الكبير" (9903) - وابن أبي شيبة 291/1 - وابو عوانة

22 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 138/2 -

ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(516)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَسَنِ بْنِ

الْحُرِّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ الْمُخَيَّمَةِ عَنْ عُلُقَمَةَ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَنْ رَوَايَت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ فَعَلَّمَهُ التَّحِيَّاتِ لِلَّهِ

وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ إِلَى قَوْلِهِ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ

قَالَ لَهُ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ فَإِنْ

شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَلَا فَاقُعْ

. امام ابوحنیفہ نے - حسن بن حر - قاسم بن مخیرہ -

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود

بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں تشریح

کلمات کی تعلیم دی (جو یہ ہیں)

”ہر طرح کی جسمانی، زبانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے

لئے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت

اس کی برکتیں نازل ہوں۔“ یہ کلمات یہاں تک ہیں

بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

پھر نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: ”جب تم

گئے تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی“ (اس کے بعد) ائمہ

چاہو تو اٹھ جاؤ ورنہ بیٹھے رہو۔“

...—...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن سلام - معلى بن منصور - امام ابو یوسف

حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔۔

حافظ ابن خسرو نے اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن زاہر بن طاہر شحامی - ابو محمد علی بن اسحاق جزری - ابو نصر نعمان بن

- ابو جعفر احمد بن عمران - حسن ابن سلام - معلى بن منصور - امام ابو یوسف - امام ابوحنیفہ - حسن بن حر کے حوالے سے یہ روایت

ہے:

(عن) القاسم بن المخيمرة قال اخذ علقمة بیدی فحدثنی ان عبد الله ابن مسعود اخذ

وحدثه ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اخذ بيد عبد الله بن مسعود فعلمه

التحيات لله والصلوات والطيبات الحديث

قاسم بن خمیرہ بیان کرتے ہیں: علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور انہوں نے مجھے حدیث بیان کی: کہ حضرت عبداللہ بن مسعود

نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں یہ حدیث بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں تشہد (کے کلمات کی) تعلیم دی:

التحيات لله والصلوات والطيبات..... الحديث

قاضی عمر بن حسن اشعری نے یہ روایت - محمد بن اسرائیل جوہری - معلى بن منصور - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

ابن خسر نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - قاضی عمر اشعری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

517- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمٍ عَنْ نَبِيِّ الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - عاصم - ابو احوص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ رَوَايَ: يُعْطَى قَارِئُ الْقُرْآنِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ فَالْأَلِفُ حَرْفٌ وَاللَّامُ حَرْفٌ وَالْمِيمُ حَرْفٌ

”قرآن کی تلاوت کرنے والے شخص کو ہر حرف کے عوض میں دس نیکیاں ملیں گی“ الف“ ایک حرف ہے“ لام“ ایک اور ”میم“ ایک حرف ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن عقدہ - فاطمہ - انہوں نے اپنے چچا - حمزہ بن حبیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اسد بن عمرو (اور) ابو یوسف (اور) حسن بن زیاد رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔ امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

518- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَمَاقِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِيَّاضِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ:

امام ابو حنیفہ نے - سماک بن حرب - عیاض اشعری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَنْ رَوَايَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيَّ "ص"

”نبی اکرم ﷺ نے سورۃ ص میں سجدہ تلاوت کیا تھا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - محمد بن یونس - محمد بن فرج مولیٰ بنی ہاشم - محمد بن زبرقان اہوازی کے -
سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(519) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ
عَلَاقَةَ عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
مَتَنُ رَوَايَتٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي إِحْدَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ (وَالنَّحْلَ
بِاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ)
امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن علاقہ کے حوالے سے یہ -
نقل کی ہے: حضرت قطبہ بن مالک رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں -
”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی ایک رکعت -
آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے: ”اور کھجور کے -
جن کے خوشے تہہ در تہہ ہوتے ہیں“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - قاسم بن عبد اللہ بن عامر - محمد بن بشر بزاز - محمد بن مغیرہ ثقفی
تعلق آل ابو عقیل سے ہے ان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ اور مسعر بن کدام سے نقل کیے -

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد - قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارہ - محمد بن بشر بزاز - محمد بن مغیرہ
مسعر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے -

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارہ - محمد بن بشر -
محمد بن مغیرہ ثقفی - جن کا تعلق آل ابو عقیل سے ہے ان کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ
بن کدام کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا -

ابو عبد اللہ حسین بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - محمد بن
حافظ نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے -

انہوں نے یہ روایت ابو سعد احمد بن عبد الجبار - قاضی ابو قاسم تنوخی - ابو قاسم بن ثلاج - ابو عباس بن مقدہ - قاسم بن
بن عامر - محمد بن بشر - محمد بن مغیرہ ثقفی - جن کا تعلق آل ابو عقیل سے ہے ان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ اور مسعر بن کدام سے
کی ہے -

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابو بکر خطیب بغدادی - حسن بن محمد خذل - محمد بن موسیٰ حافظ - احمد بن محمد
- قاسم بن عبد اللہ بن عامر بن زرارہ - محمد بن بشر مدائنی - محمد بن مغیرہ - مسعر بن کدام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
کی ہے -

(520) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بیان کرتے ہیں

(519) (إخراجه ابن حبان (1814) - والدارمی 297/1 - والطبرانی فی ”الکبیر“ - وابو داؤد الطیالسی (1256) - راجع

353/1 - وعبد الرزاق (2719) - والحمیدی (825) - ومسلم (457) - والترمذی (306) فی الصلاة: باب القراءة فی

”میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو سال رہا ہوں لیکن میں نے انہیں فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔“

سنن روایت: صَحَبْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ أَرَهُ قَائِمًا فِي الْفَجْرِ

.....

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ہبیم۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ حسن بن زیاد رضی اللہ عنہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

521۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ عُرَيْفِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ”نَبِيٌّ رَوَيْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقْسُ إِلَّا أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَدْعُو عَلَى عَصِيَّةِ الْخَوَّانِ ثُمَّ لَمْ يَقْسُ إِلَى أَنْ مَاتَ“

امام ابو حنیفہ نے۔ عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف چالیس دن قنوت نازلہ پڑھی تھی جس میں آپ نے عصیہ اور ذکوان نامی (قبائل) کے خلاف دعائے ضرر کی تھی پھر آپ نے اس کے بعد وصال فرمانے تک قنوت نازلہ نہیں پڑھی۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ ابوسعید۔ یحییٰ بن فروخ نجرانی۔ محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

522۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هَيْمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: ”نَبِيٌّ رَوَيْتُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقْسُ إِلَّا أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَدْعُو عَلَى عَصِيَّةِ الْخَوَّانِ ثُمَّ لَمْ يَقْسُ إِلَى أَنْ مَاتَ“

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد۔ ابراہیم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: علقمہ بیان کرتے ہیں: ”حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں کبھی قنوت نازلہ نہیں پڑھی یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔“

.....

523۔ اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (217) فی الصلاة: باب القنوت فی الصلاة۔ وعبد الرزاق (4947) فی الصلاة: باب القنوت۔ وابن ابی شیبہ 308/2 فی الصلاة: باب من لا یقمت فی الفجر۔ والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 250/1۔

524۔ اخرج الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 243/1۔ والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 213/2۔ والبزار 1: 268۔

525۔ وابن یعلی (5029) عن عبد الله قال: قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شهراً يدعو على عصية وذكوان فلما ظهر عليهم قنوت

526۔ اخرجہ ابن ابی شیبہ 308/2 من كان لا یقمت فی الفجر۔ وابن ماجہ (1241)۔ والطبرانی فی ”الکبیر“ (8179)۔ واحمد 4723۔ والترمذی (۴۰۲-۴۰۳)۔ والنسائی (۶۶۶)۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابو علی بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسر نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(523) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ :
مَتْنُ رَوَايَتِ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقْنُ إِذَا حَارَبَ وَيَتْرُكُهُ إِذَا لَمْ يُحَارَبْ
امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن میسرہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: زید بن وہب بیان کرتے ہیں:
”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب جنگ کرتے - قنوت نازلہ پڑھتے تھے اور جب جنگ نہیں کرتے تھے - ترک کر دیتے تھے۔“

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن احمد بن نعیم مردزی - بشر بن ولید - امام ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو سعد احمد بن عبد الجبار - قاضی ابو قاسم تنوخی - شجاع - ابو عباس بن عقدہ - عمر بن حفص (اور) محمد بن اسحاق بن موسیٰ مردزی - ابراہیم بن احمد بلخی - ابو مطیع - شریک بن عبد - حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(524) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم بن - حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے سے روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتِ: أَنَّهُ كَانَ يَقْنُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِي الْوُتْرِ قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ
”وہ پورا سال وتر کی نماز میں رکوع میں جانتے - دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔“

.....

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(524) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (212) في الصلاة: باب القنوت في الصلاة - وعبد الرزاق في الصلاة: باب القنوت - وابن أبي شيبة 305/2 - 306 في الصلوات باب من قال القنوت في النصف من رمضان - وشرح معاني الآثار 253/1 - والطبراني في ”الكبير“ (9432) .

(525) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةِ

الْعَوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

مَتْنُ رَوَايَةٍ: أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ تَعَالَى (اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ

سَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ

بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً) فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ قُلْ "مِنْ بَعْدِ

ضَعْفٍ"

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت

نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ

فرمان تلاوت کیا:

”وہی وہ ذات ہے جس نے تمہیں کمزوری سے پیدا کیا

اور کمزوری کے بعد قوت دی، قوت کے بعد پھر کمزوری اور

بڑھا پا دے دیا۔“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تصحیح کرتے ہوئے فرمایا: تم یہ

پڑھو: ”مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ“ (یعنی ”ض“ پر پیش پڑھو)

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد ہروی - محمد بن معاویہ انماطی - حسین بن حسن بن عطیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

سے روایت کی ہے۔

(526) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ

سَيِّدٍ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ

قِرَاءَةٌ

امام ابو حنیفہ نے - موسیٰ بن ابوعائشہ - عبداللہ بن شداد

بن الہاد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن

عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے

ہیں:

”جس شخص کا امام ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت

کے لئے کافی ہوگی۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسلیمان محمد بن منصور بن داؤد بنی - عمرو بن عون واسطی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد عمرو بن موحہ مردزی - یحییٰ بن ایوب مقابری - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

(525) اخرجہ الطحاوی فی "شرح مشکل الآثار" (3132) - واحمد 58/2 - والترمذی (2936) - وابو داؤد (3978) - والحاکم

فی "المستدرک" 247/2 - والطبرانی فی "الصغیر" (1128) .

(526) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (86) فی الصلاة: باب القراءة خلف الامام - وفی "الموطأ" 61 (117)

- والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 217/1 - وابن ماجہ (850) فی إقامة الصلاة: باب اذا قرأ الامام فانصتوا - والدارقطنی

323/1 فی الصلاة: من كان له امام فقرأه الامام له قراءة - وعبد الرزاق (2797) .

سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بغدادی میں ”درب ابو ہریرہ“ میں (بیان کی تھی اور) عبد اللہ بن شریح، ان دونوں۔
بن منصور طوسی۔ اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے (اور) محمد بن نصر۔ احمد بن مصعب۔ اسحاق کے جو۔
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو عبد اللہ محمد بن عقیل۔ علی بن اشکاب۔ اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
(اور) عباس بن عزیر قطان۔ علی بن خشرم۔ اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت اسحاق بن خلف۔ محمد بن یزید۔ فضل بن عبد العزیز۔ اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔ البتہ اسحاق (بن یوسف) کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

من کان له امام فان قراءته له قراءة

”جس کا امام ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوگی“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت پہلے الفاظ کے ہمراہ ایک جماعت سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک عمرو بن محمد عنتزی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: محمد بن سعید بزاز نے اس روایت کو۔ علی بن حسین ذبی۔
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک جعفر بن عون ہیں وہ بیان کرتے ہیں: حاتم بن موسیٰ خوارزمی نے اس روایت کو۔ اسحاق بن قاسم۔
عون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک خارجہ بن مصعب ہیں وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن محمد بن سعید نے اس روایت کو۔ عبد اللہ بن احمد
بلخی۔ خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک خالد بن سلیمان ہیں وہ بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ بلخی نے اس روایت کو۔ یحییٰ بن مویز۔
بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک خلف بن یاسین زیات ہیں وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن محمد بن سعید کوفی نے اس روایت کو۔ حسن بن
حکیم۔ خلف بن یاسین زیات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک عبد اللہ بن زبیر ہیں وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن محمد نے اس روایت کو۔ جعفر بن محمد۔ انہوں نے
کے حوالے سے۔ عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت داؤد بن ابو عوام سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میرے والد مجھے اٹھا کر یحییٰ بن نصر بن
کے پاس لے کر گئے میں چھوٹا بچہ تھا تو میں نے حدیث میں اپنی علامت دیکھی انہوں نے بیان کیا: امام ابو حنیفہ نے ہمیں یہ
بیان کیا ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - ابوصغ حرائی - عبدالعزیز بن یحییٰ - عبداللہ بن وہب - لیث - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - احمد بن محمد طحی - ابویحییٰ حمائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ (اور) حسن بن زیاد (اور) ابو یوسف (اور) اسد بن عمرو (اور) اسحاق ازرق (اور) عبداللہ بن یزید مرقی (اور) محمد بن حسن (اور) فضل بن موسیٰ سینانی (اور) عبداللہ بن زبیر (اور) محمد بن مسروق (اور) حسن بن عمارہ (اور) خارجہ بن مصعب نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - ابوقاسم سعید بن احمد فقیہ - محمود بن محمد مروزی - حامد بن آدم - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو الفضل حسین بن علی بن عبید اللہ طنجیری - ابو حفص عمر بن احمد بن شاہین - احمد بن قاسم بن ریان - مقدم بن داؤد - انہوں نے اپنے چچا سعید بن تلید - عبداللہ بن وہب - لیث ابن سعد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسر و کہتے ہیں: یہ روایت لیث بن سعد نے امام ابو یوسف سے نقل کی ہے حالانکہ لیث کا انتقال امام ابو یوسف سے چھ سال پہلے ہو گیا تھا ان کا انتقال 175 ہجری میں ہوا تھا۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

527) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - موسیٰ بن ابو عائشہ - عبداللہ بن شداد بن الہاد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سن روایت: أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوْ فِي الْعَصْرِ وَأَوْمَنِي بِهِ رَجُلٌ فَتَنَاهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَتَنْهَانِي أَنْ أَقْرَأَ حَتَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَنْدَاكَ ذَلِكَ حَتَّى سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”ظہر یا شاید عصر کی نماز میں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تلاوت کی تو دوسرے شخص نے اسے اشارہ کر کے اس سے منع کیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی تو اس شخص نے کہا: کیا تم مجھے اللہ کے رسول کے پیچھے تلاوت کرنے سے منع کر رہے تھے ان دونوں کے درمیان بات چیت شروع ہوئی یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا:

وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ
قِرَاءَةٌ
”جو شخص امام کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہو تو امام کی قرأت سے
اس کی قرأت کے لئے کافی ہوگی۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن محمد اسدی (اور) عبد اللہ بن محمد بلخی (اور) محمد بن صالح ترمذی (اور) عبد اللہ بن مسعود
اللہ بن شریح بخاری ان سب نے - احمد بن عبد الرحمن بن وہب - عبد اللہ بن وہب - لیث بن سعد - امام ابو یوسف بن ابراہیم نخعی
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقاتل بزاز - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار بخاری - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوسعید سلیمان بن داؤد ہروی - احمد بن عبد اللہ ہروی - محمد بن فضل ابن عطیہ (اور) سلیمان بن مسعود
نافع خشاب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - ابویونس اور یس ابن ابراہیم رازی - حسن بن زیاد کے حوالے سے
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل (اور) احید بن حسین (اور) محمد بن منصور ان سب نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل - عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ اصفانی - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل اور اسماعیل بن بشر ان دونوں نے - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سعید بن سلیمان - شداد بن سعید - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن ابومقاتل - ابراہیم بن عثمان بلخی - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت - ابراہیم بن احمد بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حیثیت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو محمد عبد اللہ بن محمد دمشقی - سعید بن محمد بن عبد الرحمن - شعیب بن لیث - انہوں نے اپنے والد کے سے - ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سعید بن احمد فقیہ - محمود بن محمد مروزی - حامد بن آدم - فضل بن موسیٰ سینانی رحمہ اللہ کے حوالے سے امام حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت - ابو غنائم محمد بن علی بن ابی عثمان - ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - ابو ہل بن زیاد قطان - نیل بن محمد - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شریف ابو غنائم عبد الصمد بن علی بن مامون - ابو حسن علی بن وارق قطنی - ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن زیاد - احمد بن عبد الرحمن بن وہب - انہوں نے اپنے چچا - لیث بن سعد - امام ابو یوسف کے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوبکر خطیب بغدادی - ابوقاسم عبد اللہ بن عبد اللہ بن حسین خفار - ابوطالب محمد بن احمد بن اسحاق بن - عبید اللہ واقدی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

واخرجه الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وھو

قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام نے ہیں ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد رحمہ اللہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

۵ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ

حَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ

عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

روایت: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ایک شخص

وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ
قَالَ أَتُكْمُ قَرَأَ خَلْفِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ
الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ

نے آپ کے پیچھے تلاوت کی جب نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی۔
تو آپ نے فرمایا: تم میں سے کس نے میرے پیچھے تلاوت
تھی؟ یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی: تو ایک سے
نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے
فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہو تو امام کی قرأت
اس کی قرأت شمار ہوتی ہے۔“

....—....—....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو بکر محمد بن ہمام سہزوارکی - ایوب بن حسن - حفص بن عبد اللہ - کنانہ بن جبلة اور بیہ -
بسطام ان دونوں کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت قبیسہ بن فضل طبری - احمد بن علی بن موسیٰ طرسوسی - عبید بن حمید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔

(529) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
وَلَا تَقْرَأُ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے: سعید بن جبیر فرماتے ہیں:
”تم ظہر اور عصر کی نماز میں امام کے پیچھے تلاوت
دو کے علاوہ نمازوں میں تلاوت نہ کرو۔“

....—....—....

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد لا ينبغي ان يقرأ
خلف الامام في شيء من الصلوات

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام کے پیچھے کسی بھی نماز میں قرأت کرنا مناسب نہیں ہے۔

(530) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْإِمَامِ يَغْلُطُ بِالْآيَةِ قَالَ يَقْرَأُ الَّتِي
”جب امام کوئی ایک آیت غلط پڑھ جاتا ہے تو“

(529) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (87) فی الصلاة: باب القراءة خلف الامام - وابن ابی شیبہ:
الصلاة باب من كان يقرأ في الاولين بفاتحة الكتاب وسورة وفي الاخرين بفاتحة الكتاب .

(530) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (88) فی الصلاة: باب القراءة خلف الامام - وعبد الرزاق:
الصلاة: باب تلقينه الامام .

سَمَا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَرَأَ سُورَةً غَيْرَهَا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ
سَمَا إِذَا كَانَ قَدْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ أَوْ نَحْوَهَا فَإِنْ
مَعْلٌ فَافْتَتَحَ عَلَيْهِ فَهُوَ مُسِيءٌ

فرماتے ہیں کہ وہ اس کے بعد والی آیت کی تلاوت کر لے
گا اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو کوئی اور سورۃ پڑھ لے گا اگر ایسا بھی نہیں
کرتا تو رکوع میں چلا جائے گا تو اگر وہ تین آیات یا اس کی مانند
تلاوت کر چکا ہو تو ٹھیک ہے اگر اس نے ایسا نہیں کیا تو وہ غلطی
کرنے والا ہے تم اسے لقمہ دے دو۔

...—...—...

خرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابو حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو
قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی
ہے۔ محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الصَّلْتِ بْنِ
سَمَا عَنْ حُوَاطٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

یہ روایت: أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي الشَّعْثَاءِ إِنَّ إِمَامَكُمْ فِي
الْمَسْجِدِ يَتْلُو فِي آخِرِ رَكْعَةٍ مِنَ الْفَجْرِ لَا يَقْرَأُ وَلَا
قَرَأَتْ کے بعد تمہارا امام فجر کی آخری رکعت میں کھڑا ہوتا
ہے (اس دوران) وہ نہ تو تلاوت کرتا ہے اور نہ ہی رکوع میں
جاتا ہے (ایسا نہیں کرنا چاہئے)

...—...—...

نہی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - ابوقاسم محمد بن دلال - ابوبلال اشعری - امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔

عبداللہ حسین بن محمد ابن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل احمد بن حسن بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی
بن عبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الْحَسَنِ
سَمَا عَنْ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :

امام ابو حنیفہ نے - ابو حسن موسیٰ بن ابوعائشہ - ابولید عبد
اللہ بن شداد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر
بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: اِنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) فَسَكَتَ الْقَوْمُ حَتَّى سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ مِرَارًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتَكَ تُنَازِعُنِي أَوْ تُخَالِجُنِي الْقُرْآنَ

”نبی اکرم ﷺ ظہر یا شاید عصر کی نماز پڑھ کر ہوئے تو آپ نے دریافت کیا تم میں سے کس نے سورۃ تبارک کی تلاوت کی تھی تو لوگ خاموش رہے۔ آپ نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بارے میں یہ رائے ہے کہ تم قرآن (کی تلاوت) کے حوالے سے میرا مذاکرہ کر رہے تھے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل (اور) حمدان بن ذی نون (اور) اسماعیل بن بشران سب نے - ابن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی - محمد بن حرب مروزی - فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بزاز - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن سفیان - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بلخی (اور) محمد بن زکریا استربادی ان دونوں نے - احمد بن عبد الرحمن بن وہب - اپنے چچا عبد اللہ بن وہب - لیث بن سعد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن احمد - عبد الملک - احمد - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت اسی طرح ہے۔ داد احمد بن مسروق کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے: (وہ بیان کرتے ہیں:) امام ابو حنیفہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ ابن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت - عبد اللہ بن یزید حرانی - خضر بن محمد - مروان بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - حسن بن محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت رجاء بن سوید - ابوطالب جبریل بن سہل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

نبیوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام - ابو حفص احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

نہ نظر طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبداللہ بن محمد دمشقی - سعید بن محمد بن عبدالرحمن بن صفوان - شعیب بن لیث - اپنے والد - لیث بن سعد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شریف ابو غنائم عبدالصمد - علی بن مامون - حافظ علی بن عمر دارقطنی - محمد بن محمد بن زیاد نیشاپوری - احمد بن عبدالرحمن بن وہب - انہوں نے اپنے چچا - لیث بن سعد - امام ابو یوسف کے حوالے سے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

مام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - عبید بن نضلہ کے حوالے سے - حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ عَبْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ

”انہوں نے ایک نماز ادا کرتے ہوئے اسے مختصر ادا کیا لیکن اس میں سجدے اور رکوع بکثرت (یعنی طویل) کئے جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ایک صاحب نے ان سے کہا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور پھر اس طرح نماز ادا کرتے ہیں؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا میں نے رکوع اور سجدے مکمل ادا نہیں کئے ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

يَتِي أَنَّهُ صَلَّى صَلَوةً فَخَفَّفَهَا وَأَكْثَرَ سَجْدَةً وَالرُّكُوعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ - فَاجِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - فِي هَذِهِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ أَبُو ذَرٍّ لَمْ أَتِمُّ - وَالشُّجُودَ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ - سَمِعْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَجَدَ - رَفَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ - مَنْ أَنْ يَرْفَعَ لِي دَرَجَاتٍ أَوْ يُكْتَبَ لِي

”جو شخص ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ

شرح الحصكفي في ”مسند الامام“ (80) - والطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 476/1 - واحمد 148/5 - والبخاري 430/7 - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 10/3 في الصلاة: من استحب الاكثار في الركوع والسجود - وعبد الدارمي في ”السنن“ 405/1 - والبزار في ”المسند“ (3903) .

سے جنت میں اس کے ایک درجے کو بلند کر دیتا ہے تو ۔۔۔
اس بات کو پسند کیا کہ میرے درجات بلند ہوں (راوی کو اسے
ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے درجات نوٹ کئے جائیں۔۔۔

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن عمرو ہمدانی - ابو عباس بن یزید - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی۔
تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ حماد اور ابراہیم نخعی کے حوالے سے اس شخص سے منقول ہے جس نے ابراہیم نخعی کو یہ بات بیان کی:

انہ مر بابی ذر بالربذة وهو يصلى صلوة خفيفة يكثر فيها الركوع والسجود..... الحديث
”وہ ربذہ میں“ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو (انہیں دیکھا) کہ وہ مختصر (قیام والی) نماز پڑھتے
تھے لیکن اس میں بکثرت رکوع و سجود کر رہے تھے۔

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - بشر بن موسیٰ اسدی - ابو عبد الرحمن مغربی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابو داؤد اہل بیان کرتے ہیں۔

”ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت -
حضرت ابو موسیٰ اشعری اور دیگر صحابہ کرام ایک گھر میں
ہوئے نماز کے لئے اقامت کہی گئی سب حضرات کیے۔
کہ اے فلاں تم آگے ہو یعنی انہوں نے گھر کے مائے
کہ تم ایسا کرو اس نے انکار کر دیا تو انہوں نے حضرت -
مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! آپ آگے۔

(534) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَحَدِيثُهُ
وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ وَغَيْرُهُمْ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعُوا فِي مَنْزِلٍ
وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ تَقَدَّمَ يَا فُلَانُ
لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ فَأَبَى فَقَالُوا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَقَدَّمَ أَنْتَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ

(534) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (123) - وابو يعلى (5232) - واحمد 386/1 - والطبايسى (362) -

(366) - وابو داؤد (995) - والحاكم في "المستدرک" 269/1 - عن عبد الله - قال: كان رسول الله صلى الله عليه

الركعتين كانه على الجمر قلت: حتى يقوم؟ قال: حتى يقوم.

سَمِعَ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَوةً خَفِيفَةً وَجِيزَةً اَتَمَّ
 كَوْنًا وَالسُّجُودَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ الْقَوْمُ لَقَدْ
 سَمِعْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

آگے بڑھے، انہوں نے ان لوگوں کو مختصر، لیکن مکمل نماز پڑھائی،
 جس میں رکوع اور سجدے مکمل کئے تھے جب وہ نماز پڑھ کر فارغ
 ہوئے تو لوگوں نے کہا: ابو عبد الرحمن کو نبی اکرم ﷺ کی نماز کا
 طریقہ صحیح یاد ہے۔“

...—...—...—...

یہ روایت - اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے

منقول ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - قاسم بن محمد دلال - ابوبلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے
 روایت کی ہے۔

یہ روایت اپنے ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابو عبد اللہ محمد
 تالیف - قاضی عمر اشثانی سے - انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ:

امام ابو حنیفہ نے - ہیثم - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے
 سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان
 کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات
 دیر تک نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بات چیت کرتے رہے وہ بیان
 کرتے ہیں: جب ہم روانہ ہوئے تو نبی اکرم ﷺ بھی باہر
 تشریف لائے ان حضرات کا گزر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 کے پاس سے ہوا جو تلاوت کر رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے
 ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو وہ قرآن کی اسی طرح تلاوت
 کرے جس طرح یہ نازل ہوا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ قرآن کو
 ابن ام عبد کی قرأت کے مطابق تلاوت کرے پھر نبی
 اکرم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ فرمانا شروع
 کیا: تم مانگو تمہیں دیا جائے گا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت

سَمِعْتُ أَنَّنَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ سَهَرًا عِنْدَ رَسُولِ
 اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَالَ
 حَسْبُكَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 فَمَرُّوا بِابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ
 كَمَا نَزَلَ فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ
 اللَّهِ يَقُولُ لَهُ سَلْ تُعْطَهُ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
 فَسَبَقَ أَبُو بَكْرٍ عُمَرَ إِلَيْهِ فَبَشَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ
 دَعَا لَهُ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي دُعَائِهِ:

سَبِّحْهُ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيمًا لَا

حرجہ الحصفی فی ”مسند الامام“ (374) - وابن حبان (7067) - وابو یعلیٰ (16) - واحمد 445/1 - والطبرانی فی

”مسند“ (84) - والطبرانی (334) - وابو نعیم فی ”الحلیة“ 127/1 - واحمد فی ”فضائل الصحابة“ (1554) - وابن ماجہ (138)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَنْفُذُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ فِي أَعْلَى جَنَّةِ الْخُلْدِ

عمر رضی اللہ عنہ انہیں خوش خبری سنانے کے لئے ان کے پاس آئے۔
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ان کے پاس آئے۔
گئے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو خوش کیا۔
اور انہیں اس بارے میں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا ہے
”اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو خیر
ارتداد کا شکار نہ ہو اور ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو خیر
جنت الخلد کے بالائی درجات میں تیرے نبی کے ساتھ
کرتا ہوں۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ اصفہانی - احمد بن عبد الرحمن - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے -
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ البتہ انہوں نے یثیم اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان میں کسی شخص کا ذکر نہیں کیا۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن حماد کی تحریر کے حوالے سے - امام ابو یوسف کے حوالے سے -
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - محمد بن حسن بن یزید - احمد بن عبد الرحمن - محمد بن
بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے -
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(536) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

امام ابو حنیفہ نے - قاسم بن عبد الرحمن کے حوالے سے -
روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
ہیں:

”اللہ کے رسول نے ہمیں خطبہ نکاح کی تعلیم

(536) اخرج الطحاوی فی ”شرح مشكل الآثار“ 4/1 - واحمد 392/1 - والطیالسی (338) - والدارمی 2/2 -
(5257) - والشاشی (917) - والطبرانی فی ”الکبیر“ (10080) - والحاکم فی ”المستدرک“ 182/2 - والبیہقی

وَسَلَّمَ خُطْبَةَ النِّكَاحِ يَعْنِي التَّشَهُّدَ

تشہد کے کلمات کی تعلیم دی تھی۔“

....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن مخلد ضریر سجری - اسحاق بن ابواسرائیل (اور) محمد بن علی بن مہدی عطار - ابواسباط - اب بن ابراہیم ان دونوں نے - ابویحییٰ عبد الحمید حمّانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن طریف (اور) محمد بن علی کندی (اور) عبد اللہ بن محمد کنانی - یحییٰ بن یعقوب بن ابراہیم - ابویحییٰ - عبد الحمید حمّانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

500 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رِهَيْمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”ن روایت: لَمْ يَقْنُتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَجْرِ إِلَّا شَهْرًا حَارَبَ حَيًّا مِنْ حَنْزَلِكَيْنِ فَقْنَتْ يَدْعُو
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں صرف ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھی تھی، آپ مشرکین کے ایک قبیلے کے خلاف جنگ کر رہے تھے تو آپ نے قنوت نازلہ پڑھتے ہوئے (ان کے خلاف) دعا کی تھی۔“

....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید بروی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح - امام ابو یوسف کے - سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خردون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست - قاضی عمر اشنانی سے - انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

501 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ سَمِعَ ابْنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 امام ابو حنیفہ نے - عمر بن ذر ہمدانی - انہوں نے اپنے والد - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”انہوں نے ”سورۃ ص“ میں موجود سجدہ تلاوت کے بارے میں یہ کہا ہے: (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا
 510) قد تقدم في (510).

511 - أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (211) في الصلاة: باب السجود في ص - والسائي 159/2 في ص - باب سجود القرآن - السجود في (ص) - وعبد الرزاق (5870) في فضائل القرآن: باب كم في القرآن من سجدة - والطبرانی في ”الكبير“ (8717).

وَنَسْجُدُهَا نَحْنُ شُكْرًا

ہے:) حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کے طور پر یہ سجدہ کیا تھا اور شکر کے طور پر یہ سجدہ کرتے ہیں۔“

...—...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن محمد بن عبید - محمد بن احمد بن عبید نیشاپوری - ابو جعفر محمد بن زید مصری - علی بن معبد - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابن عقیلہ - محمد بن یحییٰ ابو سعید رہاوی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن حرب - محمد بن حسن بن علی سے نقل کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: ایک جماعت نے اس کو ”کتاب الآثار“ میں امام محمد بن حسن کے حوالے سے ”ابن ذر“ سے نقل کیا ہے اور امام ابو حنیفہ کا ذکر نہیں کیا۔ قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - محمد بن احمد نیشاپوری - محمد بن محمد بن حجاج - علی بن معبد - امام محمد بن حسن بن علی - حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن خردون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست - قاضی عمر اشثانی سے ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم بن ابیوائل شقیق بن سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”پہلے جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ پر سلام ہو حضرت! حضرت میکائیل پر سلام ہو ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والا ہے جب تم تشہد پڑھو تو یہ پڑھو:

”ہر طرح کی زبانی، جسمانی اور مالی عبادات -

لئے مخصوص ہیں اے نبی! آپ پر سلام ہو آپ پر -

رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ -

بندوں پر سلام ہو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ -

(539) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ
حضرت محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ اصفہانی - احمد بن عبد الرحمن - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
زفر سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشران دونوں نے - شداد - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - داؤد بن یحییٰ - عبد الرحمن بن فضل بن موفی - ابو یحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی حافظ - احمد بن یعقوب الجئی - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - اسماعیل بن ہود واسطی - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - بہلول بن اسحاق بن بہلول - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - اسد بن عمرو کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن اصفہانی - منصور کرمانی - حسان بن ابراہیم - امام ابو حنیفہ اور ابراہیم صائغ کے حوالے
سے - شقیق بن سلمہ ابووائل کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

قال كنا اذا صلينا مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم نقول اذا جلسنا في آخر الصلاة السلام
على الله السلام على رسول الله وعلى ملائكته نسبيهم من الملائكة فقال رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم لا تقولوا كذا وقولوا التحيات لله والصلوات والطيبات

جب ہم پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو جب ہم نماز کے آخر میں (تشہد میں) بیٹھتے تو یہ پڑھتے: اللہ
پر سلام ہو اللہ کے رسول پر سلام ہو اور اس کے فرشتوں پر سلام ہو ہم ان فرشتوں کا نام بھی لیتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: تم یوں نہ پڑھو بلکہ یہ پڑھو: التحیات للہ والصلوات والطیبات

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ احمد بن حسین کرخی - حسن بن شعیب - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے، حافظ ابن مظفر کہتے ہیں: ابو عباس بن عقدہ نے یہ روایت مجھ سے (سن کر) نوٹ کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن حنیس - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اس سے طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے، انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

كَانُوا يَتَشَهَّدُونَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ إِنْ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا السَّلَامَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں وہ لوگ تشہد میں یہ پڑھتے تھے: ”اللہ تعالیٰ پر سلام ہو“ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ نہ پڑھو: ”اللہ تعالیٰ پر سلام ہو“ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے بلکہ تم لوگ یہ پڑھو: ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو“

حافظ حسین بن محمد بن خسر و ثلجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - ابو جعفر محمد بن مظفر

کے حوالے سے مذکورہ بالا دونوں اسناد کے ساتھ دونوں قسم کے الفاظ کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی بن محمد انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الوہاب بن محمد بن منصور - ابو جعفر بن احمد بن عبد الواحد - علی بن عمر بن محمد حربی - ابو حسین محمد بن مظفر حافظ - ابو عبد اللہ احمد بن حسین کرخی - حسن بن شعیب - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت بناد بن ابراہیم - ابو حسین محمد بن حسین بن فضل قطان - ابو عمرو عثمان بن احمد بن عبد اللہ بن احمد بن سفيان - عبد الرحمن بن فضل بن موفق - ابو یحییٰ حماني کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(540) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُتَشِيرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَثْنٍ رَوَيْتُ: أَنَّهُ قَالَ لَا صَلَوةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَعَهَا شَيْءٌ

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منشتر - نبی - اپنے والد - عبد الرحمن بن زیاد حنظلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ (یعنی قرآن - حصے کی تلاوت) کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید بن ابوقاسم بن احمد - قاضی علی بن ابوعلی بصری - ابوقاسم محمد بن عجاج - ابوعباس بن عقدہ - عبداللہ بن ابراہیم بن قتیبہ - علاء بن عمرو محمد بن حسان طائی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

ابن خسر نے ابن عقدہ تک اسی سند کے حوالے سے محمد بن عبداللہ بن سوید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے

541- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمْدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”مَسْرُوقٌ كِي الْكُوْثَىٰ بِرِيهِ نَقَشَ تَحَايِسُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“

الرحيم۔

...—...—...

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید بن ابوقاسم بن احمد - قاضی علی بن ابوعلی بصری - ابوقاسم محمد بن عجاج - ابوعباس بن عقدہ - محمد بن عبید - حسین بن عبدالول - ابو خالد احمر - سلیمان بن حیان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

542- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ بْنِ إِهْيَمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ عَنْهُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”رَوَيْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْنُتْ فِي الْفَجْرِ قَطُّ إِلَّا شَهْرًا وَاحِدًا لَمْ يَزَلْ ذَلِكَ وَلَا بَعْدَهُ وَأَنَا قُنْتُ فِي ذَلِكَ الشَّهْرِ سِتًّا عَلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ“

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں کبھی قنوت نازل نہیں پڑھی صرف ایک ماہ تک آپ نے اسے پڑھا تھا نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد آپ کو اسے پڑھتے ہوئے دیکھا گیا اس ایک مہینے میں بھی آپ نے مشرکین سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے خلاف دعائے ضرر کی تھی۔“

...—...—...

محمد بخاری نے یہ روایت - عبداللہ بن محمد بن علی بنی - احمد بن یعقوب - ابوسعید صفانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - ابو حسن برقی - بشر بن ولید کندی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست خلاف - اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(543) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَالَ: مَتْنِ رَوَايَتٍ: لَوْ أَخْبَرْتُكَ أَنِّي رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْجُدَانِ فِي (إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ) أَمَّا الْيَقِينُ فَأَخَذَهُمَا [أَوْ أَحَدَهُمَا]

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: علقمہ فرماتے ہیں: ”اگر میں تمہیں بتاؤں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سورۃ الفاتحہ میں سجدہ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے تو ان دونوں حدیث میں سے کسی ایک کے بارے میں یہ بات یقینی ہوگی۔“

...—...—...

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(544) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَتْنِ رَوَايَتٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُخْفِي بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امام ابو حنیفہ نے - ابواسحاق سہیمی کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پست آواز میں بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔“

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - عبد اللہ بن غنام - حفص بن غیاث اور عاصم بن یوسف - قاسم بن مسلم - حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(545) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَتْنِ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابو حنیفہ نے - ابواسحاق کے حوالے سے یہ روایت کی ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کے کلمات کی تعلیم

(543) -- اخرج ابن حبان (2761) - ومالك في "الموطأ" 1/205 في القرآن. باب ما جاء في سجود القرآن - ومسند

المساجد: باب سجود التلاوة - والبخاری (1074) في سجود القرآن - وابو داود (1408) في الصلاة: ابن خزيمة (55) -

هرويرة انه قرأ بهم: (إذا السماء انشقت) فسجد فيها فلما انصرف احبرهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سجد فيها

(545) اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (118) .

كَانَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنْ
قُرْآنٍ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابورمیح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - عبد اللہ بن غنام - عاصم بن یوسف - قاسم بن
حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
544 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي
بَسَةَ عَنْ بَلَالٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
سَمِعْتُ رَوَايَةً أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُنَا التَّكْبِيرَ كُلَّمَا سَجَدْنَا
بَعْدًا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

امام ابو حنیفہ نے - زید بن ابوانیسہ - بلال - وہب بن
کیسان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ سجدے میں جاتے ہوئے اور
اٹھتے ہوئے تکبیر کہنے کی تعلیم ہمیں یوں دیا کرتے تھے جس طرح
قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس - محمد بن مزاحم مقری - ابیض بن اعر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
بت کی ہے
حافظ طلحہ بن محمد کہتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے یہ روایت زید (بن ابوانیسہ نامی راوی) کے ذکر کے بغیر بلال نامی راوی سے بھی
تہ کی ہے۔
قاضی عمر اشثانی نے یہ روایت - یحییٰ بن اسماعیل جریری - حسن بن اسماعیل جریری - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
ابو عبد اللہ بن خسر و بختی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن
ت علف - قاضی اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
545 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
بِهِمْ قَالَ:
رَوَايَةً: كُنْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ فَافْتَتَحْتُ سُورَةَ
سَرِقَانَ وَأَنَا مَعَهُ فِي الْمَحْمَلِ فَتَلَوْتُ السَّجْدَةَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:
”میں علقمہ کے ساتھ تھا میں نے سورہ فرقان پڑھنی شروع
کی میں اُن کے ساتھ ایک ہی محل میں تھا میں نے آیت سجدہ

احوجه الطبرانی فی ”الوسط“ 227/2 (1816) - وابن ابی شیبہ 240/1 فی الصلاة: من كان يتم التكبير ولا يقصه في كل

الَّتِي فِيهَا فَتَهَيَّاتٌ لِلنُّزُولِ فَقَالَ اِلَى اَيْنَ يَا ابْنَ الْاَخِ
قُلْتُ اُنْزِلُ فَاَسْجُدُ قَالَ الْاِيْمَاءُ يُجْزِيكَ

تلاوت کی اور سواری سے نیچے اترنے کے لئے تیار رہو۔
انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم کہاں جانے گئے ہو؟
نے کہا: میں نیچے اتر کر سجدہ تلاوت کروں گا تو انہوں نے فرمایا:
(سجدے کا) اشارہ کر دینا تمہارے لئے کفایت کر جائے گا۔

——***

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد رحمہ اللہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔
الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَرَفْعِ الرَّأْسِ وَمَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ وَسَرُّ الْعَوْرَةِ
تیسری فصل: رکوع (میں جاتے ہوئے اور اس سے) سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین نہ کرنا کون سی چیز نماز کو فاسد کر دیتی ہے
نیز ”سرعورۃ“ (کے احکام)

(548) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ
جَابِرٍ:
مَتْنٌ رَوَيْتُ أَنَّهُ أَمَّهُمْ فِي قِمَاصٍ وَمَعَهُ فَضْلٌ ثِيَابِهِ
يُعْرِفُنَا سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
امام ابو حنیفہ - عطاء کے حوالے سے - حضرت جابر کے بارے میں نقل کرتے ہیں:
”انہوں نے (صرف) ایک قیص پہن کر ان دنوں
امامت کروائی حالانکہ ان کے پاس مزید کپڑے موجود تھے
(دراصل) ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پہچان رہا
رہے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر ہروی - سعد بن محمد بیرونی - علی بن معبد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں اسی مضمون کے ساتھ - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد (اور) ابن عقدہ ان دونوں -
بشر بن موکی مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے
حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن قاسم - محمد بن موکی - عبد بن صہیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے عطاء فرماتے ہیں:

(548) اخبرجه البيهقي في "السنن الكبرى" 237/2 - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 379/1 في الصلاة: باب غش
الثوب الواحد - واحمد 293/3 - ومسلم (518) - وابن خزيمة (762) - وابو عروة 62/2 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 237/2
مرفوعاً .

روایت جابرؓ ایصلی فی قمیص ضیق لیس علیہ ثوب
 ”میں نے حضرت جابرؓ کو ایک تنگ قمیص میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے ان کے جسم پر (اس کے علاوہ اور کوئی)
 کپڑا نہیں تھا۔“

ابو عبد اللہ بن خروطی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر کے
 حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
 قاضی ابوبکر عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو محمد جوہری۔ ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان۔ بشر بن موسیٰ۔
 سمری کے حوالے سے امام ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے
 حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہؒ سے نقل کی ہے۔

(548)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ
 عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :
 ”سند روایت: اَنَّهُ اَمَّهُمْ فِي قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ اِزَارٌ
 لَا رِذَاءَ لِيَعْلَمُنَا اَنَّهُ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ
 جَدِيدٍ
 امام ابو حنیفہ۔ عطاء بن یسار کے حوالے سے۔ حضرت جابر
 رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:
 انہوں نے (صرف) ایک قمیص پہن کر اُن لوگوں کی
 امامت کروائی اُن کے جسم پر اور کوئی تہبند یا چادر وغیرہ نہیں
 تھے تاکہ وہ ہمیں اس بات کی تعلیم دیں کہ صرف ایک کپڑے میں
 نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

♦♦♦—♦♦♦—♦♦♦

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابن عقدہ۔ قاسم بن محمد۔ محمد بن محمد۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام
 حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: ان کی حدیث یعنی امام صاحب کا اُن سے روایت کرنا محل نظر ہے۔
 (549)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
 عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :
 ”سند روایت: اَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ فَقَالَ
 مَعْ الْقَوْمِ لَا بِيَ الزُّبَيْرِ غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ
 مَكْتُوبَةٌ وَغَيْرُ الْمَكْتُوبَةِ
 امام ابو حنیفہ نے۔ ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
 ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
 ”نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز ادا کی جس کو
 آپ نے ”توشیح“ کے طور پر لپیٹا ہوا تھا“
 حاضرین میں سے کسی نے ابو زبیر (نامی راوی) سے
 دریافت کیا یہ غیر فرض (یعنی نفل) نماز میں ہوا تھا؟ تو انہوں نے

قد تقدم - وهو حديث سابقه

قد تقدم .

جواب دیا: فرض نماز اور غیر فرض نماز (دونوں میں آپ نے ایسا کیا ہے۔)

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - وکیع بن محمد بن رزمہ نیشاپوری - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - بشر بن حذیفہ مروزی - حفص بن عبد الرحمن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ حافظ طحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید سے اسی طرح نقل کی ہے جس طرح (ابو محمد) بخاری نے اس کو نقل کیا ہے تاہم حافظ صاحب یہ کہتے ہیں: درست یہ ہے کہ (یہ روایت) حفص بن عبد الرحمن نے ابو خثیمہ زہیر بن معاویہ سے نقل کی ہے کیونکہ یہ روایت زہیر نامی راوی کی نقل کردہ ہے البتہ وکیع کی اصل میں اسی طرح منقول ہے۔

(551) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ - ابو زہیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کرتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہر بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تہبند کے بغیر نماز میں داخل ہو جو شخص اپنی شرمگاہ کو لوگوں سے چھپاتا نہیں ہے۔ پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور ساری مخلوق کی لعنت ہوتی ہے۔“

متن روایت: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَدْخُلَ الْحَمَامَ إِلَّا بِمِزْرٍ وَمَنْ لَمْ يَسْتُرْ عَوْرَتَهُ مِنَ النَّاسِ كَانَ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْخَلْقِ أَجْمَعِينَ

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل (انہوں نے بغداد میں ”درب ابو ہریرہ“ یعنی ابو ہریرہ سے روایت کیا) پھاٹک میں یہ حدیث سن لی تھی) - محمد بن سلام - حسن بن شیبہ کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ (552) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ - حماد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ نضحی فرماتے ہیں:

”جب کوئی عورت کسی مرد کے پہلو میں کھڑی ہو جائے تو وہ نماز میں داخل ہو جائے۔“

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ إِذَا قَامَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى جَنْبِ رَجُلٍ وَهُمَا يُصَلِّيَانِ صَلَوةً وَاحِدَةً فَسَدَتْ عَلَيْهِ

(551) أخرجه الحافظ في "مسند الامام" (465) - و ابو يعلى (1925) - والترمذي (2801) في الادب. باب ما جاء في الحمام - واحمد 339/3 - والحاكم في "المستدرک" 162/1 و 288/4 - والسنائي 198/1 في العمل: باب الرخصة في الحمام.

(552) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (138) في الصلاة: باب ما يقطع الصلاة.

ہوں تو عورت مرد کی نماز کو فاسد کر دے گی۔“

...—...—...

لفظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلیل۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن یحوی۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

551 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ۔ حماد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ ابراہیم

نخعی فرماتے ہیں:

”جو شخص عصر کی نماز ادا کر رہا ہو اور پھر اس کو یاد آ جائے کہ

روایت: فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ فَيَتَذَكَّرُ أَنَّهُ

اس نے تو ظہر کی نماز ادا ہی نہیں کی ہے تو اس کی (عصر کی) نماز

سَلَّى الظُّهْرَ قَالَ صَلَاتُهُ فَاسِدَةٌ يَبْدَأُ بِالظُّهْرِ ثُمَّ

فاسد ہوگی وہ پہلے ظہر کی نماز ادا کرے گا اور پھر عصر کی نماز ادا

سَلَّى الْعَصْرَ

کرے گا“

...—...—...

خرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ الا في

خصله واحده ان خاف فوت صلاة العصر ان بدا بالظهر مضى على العصر ثم صلى الظهر اذا

غابت الشمس

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام

فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ ایک صورت کا معاملہ مختلف ہے اگر آدمی کو یہ اندیشہ ہو کہ اس نے اگر ظہر کی

پہنچنی شروع کر دی تو اس کی عصر کی نماز رہ جائے گی (جس کا وہ وقت ہے) تو (ایسی صورت میں آدمی) عصر کی نماز کو جاری

کے بنا اور ظہر کی نماز سورج غروب ہو جانے کے بعد ادا کرے گا۔

امام ابو حنیفہ۔ عاصم بن ابو نجود۔ ابوزین کے حوالے سے۔

552 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

النَّجُودِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

553 - خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (162) في الصلاة: باب القهقهة في الصلاة وما يكره فيها - وابن أبي شيبه

في الصلوات: باب الرجل يذكر صلاة عليه وهو في أخرى .

554 - خرجه محمد الحسن الشيباني في "الآثار" (157) في الصلاة: باب ما يعاد من الصلاة وما يكره منها - وعبد الرزاق 447/1

في الصلاة: باب القملة في المسجد تفتل - وابن أبي شيبه 328/2 في الصلوات: باب الرجل يجد القملة في المسجد - والبيهقي في

سنن الكبرى 294/2 - وقد تقدم .

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّهُ أَخَذَ قُمْلَةً فِي الصَّلَاةِ فَدَفَنَهَا ثُمَّ قَالَ (أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا)

”انہوں نے نماز کے دوران ایک جوڑوں پکڑی اور دفن کر دیا پھر انہوں نے یہ (آیت) پڑھی:
”کیا ہم نے زمین کو زندہ اور مرحوین (دونوں قسم کے لیے سمیٹ لینے والی چیز نہیں بنایا ہے“

.....

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفہ لا نرى بقتل القملة ودفنها في الصلاة باساً

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے ہم نماز کے دوران جوڑوں کو مار دینے یا کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(555) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ فِي طَرَفِ ذَكَرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ يَضَعُ كَفَّيْهِ عَلَى الْأَرْضِ وَالْحَصَى فَيَمْسَحُ وَجْهَهُ وَيَدَّيْهِ ثُمَّ يُصَلِّي قَالَ حَمَّادٌ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ كَيْفَ تَفْعَلُ أَنْتَ قَالَ إِذَا وَجَدْتُ ذَلِكَ فَإِنِّي أُعْبِدُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ وَهُوَ أَوْثَقُ فِي نَفْسِي

امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلمہ - ابراہیم نخعی - ابو عمرو بن جریر بن عبد اللہ کے حوالے سے - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:
”ایسا شخص جس کو اپنی شرمگاہ کے کنارے پر ترش ہوئی ہے اور وہ اس وقت نماز ادا کر رہا ہو تو وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھ کر اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کے نماز ادا کر لے گا“

حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے کیا: (ایسی صورتحال میں) آپ کیا کریں گے؟
جواب دیا: میں تو اگر یہ صورتحال پاؤں تو وضو اور نماز کو گا کیونکہ مجھے اسی طرح مکمل اطمینان ہوگا“

.....

(555) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (159) - فی الصلاة: باب ما یعاد من الصلاة وما یکرہ منها -

430/2 فی الصلوات: باب الرجل یجد البلل وهو یصلی -

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ قال محمد واما نحن فنری ان یمضی علی صلاتہ ولا یعید ولا یضرب بیدہ علی الارض ولا یمسح وجہہ ولا یدہ حتی یمتیقن ان ذلک خرج منہ بعد الوضوء فاذا استیقن ذلک اعاد الوضوء وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد سے ہیں: ہم اس بات کے قائل ہیں: وہ شخص اپنی نماز جاری رکھے گا وہ اس کو نہیں دہرائے گا نہ ہی زمین پر دونوں ہاتھ مارے نہ ہی چہرے یا بازوؤں پر مسح کرے گا جب تک اس کو یقین نہیں ہو جاتا کہ وضو کے بعد اس کے جسم سے کچھ نکلا ہے جب اس کو بات کا یقین ہو گا تو وہ وضو کو دہرائے گا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(555) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مَعِيذِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَوَايَةً: إِذَا وَجَدْتَ شَيْئًا مِنَ الْبَلَةِ فَأَنْضَحْهُ بِمَاءٍ مِنْ تَوْبِكَ بِالماءِ ثُمَّ قُلْ هُوَ مِنَ الْمَاءِ
امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”جب تمہیں تری محسوس ہو تو تم اپنے کپڑے پر اس جگہ اور اس کے آس پاس پانی چھڑک لو! اور پھر یہ سمجھو کہ یہ پانی ہی ہے“

....

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ اذا کثر ذلک من الانسان وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد سے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں بشرطیکہ آدمی کو اس صورتحال کا کثرت سے سامنا ہو امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(556) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مَعِيذِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَوَايَةً: إِذَا وَجَدْتَ شَيْئًا مِنَ الْبَلَةِ فَأَنْضَحْهُ بِمَاءٍ مِنْ تَوْبِكَ بِالماءِ ثُمَّ قُلْ هُوَ مِنَ الْمَاءِ
امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی نماز کے دوران اپنے

(557) - اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (160) فی الصلاة: باب ما یعاد من الصلاة وما یکرہ منها - وعبد الرزاق 15 - فی الطهارة: باب قطر البول ونضح الفرج اذا وجد بلاءً وان ابی شبة 430/2 فی الصلوات: باب الرجل یجد البلة وهو

(558) - اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (161) فی الصلاة: باب القهقهة فی الصلاة وما یکرہ فیہا - وعبد الرزاق 430 - فی الصلاة: باب الرجل یصلی وهو متلثم - وابن ابی شبة 346/2 فی الصلوات: باب فی تغطية الفم فی الصلاة -

الصَّلَاةِ مَا لَمْ يُغَطِّ فَاهُ وَيَكْرَهُ أَنْ يُغَطِّيَ فَاهُ وَيَكْرَهُ
أَيْضًا أَنْ يُغَطِّيَ أَنْفَهُ
سرکودھانپ لے جبکہ اس نے اپنے منہ کو نہ ڈھانپا ہو اس سے
منہ کو ڈھانپ لینا مکروہ ہے اس کا اپنی ناک کو ڈھانپ لینا
مکروہ ہے۔

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
(سفیان بن عیینہ) قال اجتمع ابو حنیفہ والاوزاعی فی دار الحناتین بمکہ فقال الاوزاعی لابی
حنیفہ ما بالکم لا ترفعون ایدیکم فی الصلاۃ عند الركوع وعند الرفع منه فقال ابو حنیفہ لانه لم
یصح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ذلک شیء فقال کیف لم یصح وقد حدثنی
الزہری (عن) سالم (عن) ابیہ (عن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه کان یرفع یدیه عند
افتتاح الصلاۃ وعند الركوع وعند الرفع منه فقال له ابو حنیفہ وحدثنا حماد (عن) ابراہیم (عن)
علقمہ والاسود (عن) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کان لا یرفع یدیه الا عند افتتاح الصلاۃ ثم لا یعود لشیء من ذلک فقال الاوزاعی احدثک (عن)
الزہری (عن) سالم (عن) انہوں نے اپنے والد (عن) النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتنبہ
حدثنی حماد (عن) ابراہیم فقال له ابو حنیفہ کان حماد افقہ من الزہری وکان ابراہیم افقہ من
سالم وعلقمہ لیس بدون ابن عمر فی الفقہ وان کانت لابن عمر صحبہ لہ فضل الصح
والاسود لہ فضل کثیر - وعبد اللہ بن مسعود لہ فضل کثیر فی الفقہ والقراءۃ وحز
الصحبہ من صفہ عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی عبد اللہ بن عمر فسکت الاوزاعی
سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) امام ابو حنیفہ اور امام اوزاعی مکہ میں دار الحناتین (یعنی مردوں کے
مخصوص قسم کی خوشبو لگانے والوں کے محلہ) میں اکٹھے ہوئے تو امام اوزاعی نے امام ابو حنیفہ سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ
میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھنے پر رفع یدین نہیں کرتے؟ تو امام ابو حنیفہ نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے۔
بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر کچھ بھی منقول نہیں ہے امام اوزاعی نے کہا: مستند طور پر کیسے منقول نہیں ہے؟ جبکہ
زہری نے - سالم - ان کے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ
کی ہے:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھنے پر رفع یدین کرتے تھے“

امام ابو حنیفہ نے ان سے کہا:

حماد نے - ابراہیم نخعی - علقمہ اور اسود - حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”نبی اکرم ﷺ صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کرتے تھے پھر نماز میں دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے“

امام اوزاعی نے کہا: میں نے آپ کو- زہری- سالم- ان کے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی ﷺ کے بارے میں حدیث سنا لی اور آپ نے حماد- ابراہیم نخعی کے حوالے سے روایت سنا دی۔

امام ابو حنیفہ نے فرمایا: حماد- زہری سے بڑے فقیہ ہیں ابراہیم (نخعی)- سالم سے بڑے فقیہ ہیں علقمہ- فقہ میں حضرت ابن عمرؓ سے کم نہیں ہیں لیکن کیونکہ حضرت ابن عمرؓ صحابی ہیں تو انہیں صحابی ہونے کے حوالے سے فضیلت حاصل ہے اسود کو بہت فضیلت حاصل ہے رہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ- تو انہیں فقہ اور قرأت میں بہت فضیلت حاصل ہے اور صحابی نے کے حوالے سے وہ حضرت ابن عمرؓ پر اس حوالے سے فضیلت رکھتے ہیں کہ وہ کم سنی سے ہی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہیں تو (یہ سن کر) امام اوزاعی خاموش ہو گئے۔

یوحنا بخاری نے یہ (مذکورہ بالا) روایت- محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی- سلیمان شاذکونی کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان بن عیینہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: (ایک مرتبہ) امام ابو حنیفہ اور امام اوزاعی اکٹھے ہوئے (اس کے بعد حسب سابق روایت ہے)

55:- سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ سَرْفِ الْيَامِي عَنْ اِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا تُرْفَعُ الْأَيْدِي إِلَّا فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ - فِتْحِ الصَّلَاةِ وَفِي الْعِيدَيْنِ وَعِنْدَ اسْتِلامِ حَجَرٍ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعِنْدَ رَمِي حِجَارٍ

امام ابو حنیفہ- طلحہ بن مصرف یامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”صرف سات مواقع پر رفع یدین کیا جائے گا: نماز کے آغاز میں عیدین (کی نماز میں اضافی تکبیریں کہتے ہوئے) حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے صفا اور مردہ پر مزدلفہ میں اور رمی جمرات کے وقت۔“

.....

ابو عبد اللہ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں- ابوقاسم بن احمد بن عمر- عبد اللہ بن حسن خلیل- عبد الرحمن بن عمر- محمد بن یحییٰ بغوی- محمد بن شجاع- حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

جامع المسانید کے مطبوعہ نسخہ میں یہ روایت اسی طرح رقم الحدیث: 557 کے تحت حاشیہ میں نقل ہوئی ہے جو شاید ناقل یا محقق اور تصحیح کنندہ کا سہو یا غلطی ہو۔ یہ رقم الحدیث: 557 کے مضمون کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے یہ روایت رقم الحدیث: 558 کے مضمون سے تعلق رکھتی ہے۔ (مترجم غفری عنہ)

55:- واما حدیث ابن عمر فرواد ابن حبان (1861)- ومالك في "الموطأ" 75/1- والبخاری (735)- وابو داؤد (748)- والبيهقي 223/1-

-- واما حدیث عبد اللہ بن مسعود فرواد ابو یعلیٰ (5039)- واحمد 388/1- وابع داؤد (748)- والنسری ابن

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(559) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا تُرْفَعُ الْأَيْدِي فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِكَ

بَعْدَ الْمَرَّةِ الْأُولَى

ہیں: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”پہلی تکبیر کے بعد نماز میں کسی بھی (موقعہ پر)

نہیں کیا جائے گا“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(560) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ عَلَى صَاحِبِهِ

فَيَسْلِمُ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ أَلَيْسَ يَقُولُ إِذَا تَشَهَّدَ

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَقَدْ رَدَّ

عَلَيْهِ

ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

”جب کوئی شخص کسی کے پاس جائے اور سلام

وہ (دوسرا شخص) نماز ادا کر رہا ہو (تو نماز ادا کرتے

جواب کیسے دے گا؟ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کیا

نہیں پڑھے گا؟

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

”ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر

اس نے (سلام کا) جواب دیدیا۔

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

السلام ولا يعجبنا ان يسلم الرجل عليه وهو يصلي

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(559) اخرجہ محمد بن الحسن لشیبانی فی ”الآثار“ (73) فی الصلاة: باب افتتاح الصلاة ورفع الایدی۔

(106) - وعبد الرزاق (2533) فی الصلاة: باب تكبيرة الافتتاح ورفع اليدين .

(560) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (184) فی الصلاة: باب من يسلم على قوم في الحظ .

(3603) فی الصلاة: باب السلام فی الصلاة - وابن ابي شيبة فی الصلوات باب من كان يرد ويشير بيده او برأسه

تے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں وہ سلام کا جواب نہیں دے گا اور ہمیں یہ بھی پسند نہیں ہے کہ جب وہ شخص نماز ادا ہو تو کوئی اسے سلام کرے۔

۵۰ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:

۵۱ - یت: فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ خَلْفَ الْإِمَامِ قَدَرٍ
”جو شخص امام کے پیچھے (نماز ادا کرتے ہوئے) تشہد کی مقدار میں بیٹھا رہے اور پھر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے وہ اٹھ جائے تو (ابراہیم نخعی) فرماتے ہیں: اس کے لیے یہ جائز نہیں ہے۔“

فإن عطاء بن أبي رباح إذا جلس قدر التشهد اجزاه قال أبو حنيفة قولي هو قول عطاء
(مرجعہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد وبقول عطاء
خذ نحن ايضاً

۵۲ - ابن ابورباح کہتے ہیں: جب وہ شخص تشہد کی مقدار میں بیٹھا رہے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا (کہ وہ امام کے سلام سے پہلے اٹھ جائے) امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: میرا قول بھی عطاء کے قول کی مانند ہے۔
۵۳ - محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام نے ہم بھی عطاء کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

۵۴ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
امام ابو حنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری - سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

۵۵ - یت: قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
”ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے عرض کی: کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے دستیاب ہوتے ہیں؟“

مرجعہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (185) فی الصلاة: باب من یسلم علی قوم فی الخطبة او الصلاة - وابن ابی

مرجعہ الطحطاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 379/1 - وابن حبان (2295) - ومالك في الموطأ 140/1 - والبخاری (358) فی
باب صلاة في الثوب الواحد - ومسلم (515) فی الصلاة باب الصلاة في ثوب واحد - وابو داؤد (625) فی صلاة: باب
ما یصلی فیہ .

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - قاضی ہناد بن ابراہیم - قاضی ابوحسن محمد بن حسن بن محمد بن ہمام - ابوبکر

عبدان - احمد بن سمعان بن عبد اللہ اور محمد بن موسیٰ بن ابراہیم حارثی - اسحاق بن ابراہیم بن شاذان - انہوں نے اپنے درجہ صحت کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - ابو عطف جراح بن منہال رحمۃ اللہ علیہ

(563) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي

(ابن شہاب) زہری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے

الْعُطُوفِ الْجَرَّاحِ بْنِ الْمِنْهَالِ الشَّامِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ

بن مسیب بیان کرتے ہیں:

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ:

"ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ

مَنْ رَوَايَت: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبْصَلِي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَ

کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے دستیاب ہوتے ہیں

أَوْ كُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - محمد بن جارود - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے

امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو عباس بن عقدہ - فتح بن محمد - ابو ہلال - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

روایت کی ہے۔

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم

(564) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بیان کرتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ:

"حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت پہلی تکبیر کے

مَنْ رَوَايَت: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ ان میں سے (کسی بھی تہ) -

كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيرِ ثُمَّ لَا يَعُودُ إِلَى

ساتھ رفع یدین نہیں کرتے تھے اور وہ (اس طریقے) -

شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَيَأْثُرُ ذَلِكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کرتے تھے۔

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - رجاء بن عبد اللہ نہشلی - شقیق بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(565) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسود بن یزید بیان کرتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ:

(563) قد تقدم - وهو حديث سابقه .

(564) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 1/224 - وأحمد 1/388 - وابن ابی شیبہ 1/236 - وأبو داؤد (748) -

(257) - وأبو یعلیٰ (5040) - والبیہقی فی "السنن الکبریٰ" 2/78

روایت: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَمَّا
 سَبَّحَ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَمَّا أَنْتُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ
 - سَمِعُونَ أَنَّ الْحِمَارَ وَالْكَلْبَ وَالْمَرْأَةَ وَالسُّنُورَ
 - سَمِعُونَ الصَّلَاةَ فَقَرَأْتُمْ بِهِنَّ إِذْرَأَ مَا اسْتَطَعْتَ
 - لَا يَنْقُطُ صَلَاتُكَ شَيْءٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 - وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا نَائِمَةٌ إِلَى جَنْبِهِ عَلَيْهِ
 - حَبِيبُهُ عَلَيَّ

انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کون سی چیز
 نماز کو توڑ دیتی ہے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے اہل
 عراق! تم لوگ یہ سمجھتے ہو گدھا، کتا، عورت یا بلی (نمازی کے
 آگے سے گزر کر) نماز کو توڑ دیتے ہیں تم نے ہم (خواتین) کو
 ان (جانوروں) کے ساتھ ملا دیا ہے تم سے جہاں تک ہو سکے تم
 (اپنے آگے سے گزرنے والے کو) روکنے کی کوشش کرو لیکن کوئی
 بھی چیز (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز کو توڑتی نہیں ہے نبی
 اکرم ﷺ (رات کے وقت نفل) نماز ادا کر رہے ہوتے تھے
 اور میں آپ کے پہلو میں سو رہی ہوتی تھی آپ ﷺ پر جو کچھ پڑا
 ہوتا تھا اس کا کچھ حصہ مجھ پر بھی ہوتا تھا“

——***

یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید بروی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے
 سے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اس نے یہ روایت صالح بن ابوریح - ابراہیم بن حسین کسائی ہمدانی - عبد اللہ بن صالح بن - لیث بن سعد - عبد اللہ بن سوار
 سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے روایت کا یہ والا آخری حصہ نقل کیا ہے:

لَسْتُ كَانُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا نَائِمَةٌ إِلَى جَنْبِهِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ جَانِبُهُ

دہین کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت نفل) نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے پہلو میں سو رہی ہوتی
 ہے کہ آپ پر جو کچھ پڑا ہوتا تھا اس کا کچھ حصہ مجھ پر بھی ہوتا تھا“

- عبد اللہ بن عبید اللہ نے - یحییٰ بن عثمان بن صالح - حریمہ بن یحییٰ - عبد اللہ بن وہب - لیث بن سعد - عبد اللہ بن سوار
 سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اس نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - یحییٰ بن عثمان بن صالح - عبد اللہ بن صالح بن محمد جہنی - لیث بن سعد - احوص بن
 سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اس نے یہ روایت محمد بن قدامہ زہد بنی اور ابو زید ثمران بن فرہام - ابو عصمہ سعد بن معاذ ان دونوں نے - یحییٰ بن اکثم -

شرح محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (141) فی الصلاة باب ما يقطع الصلاة - وعبد الرزاق (2365) فی

باب ما يقطع الصلاة - وابن حبان (2342) - واحمد 148/6 - والبخاری (382) فی الصلاة باب الصلاة علی

البقی فی "السنن الکبریٰ" 264/2 - والبغوی فی "شرح السنة" (545) .

عبداللہ بن صالح - لیث بن سعد - احوص بن حکیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں
 ”کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلی وانا معترضة بینہ و بین القبلة
 ”نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت نفل) نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان میں
 ہوتی تھی“

ابو محمد بنی بیان کرتے ہیں: ابو عصمہ سعد بن معاذ نے یحییٰ بن اکثم کے حوالے سے سفیان بن عیینہ کا یہ بیان نقل کیا ہے
 ایک نیک شخص نے ہمیں یہ روایت بیان کی: ہمارے پاس اس سے زیادہ خوبصورت وضع قطع کا کوئی شخص کبھی نہیں آیا
 نام) احوص بن حکیم تھا وہ بیان کرتے ہیں:

انہ راى انس بن مالك يطوف بين الصفا والمروة على حماره

انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے گدھے پر صفا و مروہ کے درمیان چکر لگا رہے تھے
 یحییٰ بن اکثم بیان کرتے ہیں: ابن عیینہ کی احوص کے حوالے سے نقل کردہ یہ روایت ہم نے اس لیے ذکر کی ہے تاکہ اس سے
 ذرا عین کی عظمت شان اور فضیلت واضح ہو کہ انہوں نے بعض صحابہ کرام سے ملاقات کی ہوئی ہے اور پھر بھی انہیں
 ابوحنیفہ سے روایت نقل کی ہیں۔

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ وکیل - ابو حسین محمد بن
 ابو حسین عبدالوہاب بن حسین کلابی - ابو حسین احمد بن عمیر بن یوسف - ابو بکر عبدالرحمن بن عبدالصمد بن شعیب بن اسحاق -
 نے اپنے دادا شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبقول عائشة
 ناخذ وهو قول ابی حنیفة رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
 محمد فرماتے ہیں ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(566) - سند روایت: (ابو حنیفة) عَنْ حَمَادٍ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: سَأَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي

جَانِبِ الْمَسْجِدِ الشَّرْقِيِّ وَالْمَرْأَةِ فِي الْجَانِبِ

الْغَرْبِيِّ فَكِرَةٌ ذَلِكَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِي مَكَانٍ يَكُوْنَ

بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ قَدْرَ مُوَخَرَةٍ الرَّحْلِ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں
 ”میں نے ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے
 دریافت کیا: جو مسجد کے مشرقی کنارے میں نماز
 ہے اور اس وقت کوئی عورت مسجد کے مغربی کنارے
 ہے (اور مرد کے آگے سے گزرتی ہے؟) تو انہوں نے
 قرار دیا البتہ اگر مرد اور عورت کے درمیان میں پالا

لکڑی جتنی کوئی چیز (سترہ کے طور پر) موجود ہو تو حکم مختلف ہوگا (یعنی پھر یہ مکروہ نہیں ہوگا)۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا كانا في صلوة واحدة يصليان بامام واحد

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں (یہ حکم اس وقت ہے) جب وہ دونوں ایک ہی امام کی اقتداء میں ایک ہی نماز ادا کر رہے ہوں۔

561- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

سن روایت: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ السُّرَّةِ إِلَى الرُّكْبَةِ عَوْرَةٌ (یعنی واجب الستر چیز) ہے“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر سے ان کی تحریر کے حوالے سے - امام ابو یوسف یعقوب بن یوسف احرانی - بن عبادہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے:

غير انه ذكر فيه عن ابراهيم عن الاسود قال قال عبد الله ما بين السرة الى الركبة عورة "تاہم انہوں نے اس میں یہ ذکر کیا ہے: یہ ابراہیم کے حوالے سے اسود سے منقول ہے: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ناف اور گھٹنے کی درمیانی جگہ عورة (یعنی واجب الستر چیز) ہے۔“

564- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

سن روایت: أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا نَائِمَةٌ إِلَى جَنْبِهِ وَعَلَيْهِ تَوْبٌ "نبی اکرم ﷺ (رات کے وقت، نفل) نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے پہلو میں سو رہی ہوتی تھی، آپ ﷺ

(اخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (181)

- قلت. وقد اخرج احمد 187/2 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 229/2 - وابوداؤد (496) من حديث عبد الله بن عمرو

565) قد تقدم في (565) .

قَبْلَهَا قَطُّ فَهُوَ أَعْلَمُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَصْحَابِهِ حَفِظَ
وَلَمْ يَحْفَظُوا يَعْنِي رَفَعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوعِ

نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں کوئی نماز ادا نہیں کی تھی تو کیا وہ
حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) اور ان کے ساتھیوں سے زیادہ
علم رکھتے ہوں گے اور انہیں (یعنی حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کو
نبی اکرم ﷺ کی نماز کا طریقہ) صحیح یاد ہوگا اور ان لوگوں (یعنی
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں) کو صحیح یاد نہیں
ہوگا (راوی کہتے ہیں: یعنی رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین
کرنا) سنت ہے یا نہیں ہے؟“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمود بن علی بن عبید اللہ ہروکی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - صلت بن حجاج کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن عمرو بن محمد ہمدانی - محمد بن عبید - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی
ہے۔

(570) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَمَادٍ عَنْ
بِرَاهِيمَ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: ذَكَرَ عَنْهُ حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ
عِنْدَ الرُّكُوعِ وَعِنْدَ السُّجُودِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا
عَرِفْتُ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ لَمْ يُصَلِّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
سَبَّحَ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَلَاةً وَاحِدَةً وَقَدْ حَدَّثَنِي مَنْ
لَا خَصِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ
كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ فَقَطُّ وَحَكَاهُ عَنِ
نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ عَالِمٌ
بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ وَحُدُودِهِ مُتَّفَقٌ أَحْوَالِ رَسُولٍ

امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم
نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”اُن کے سامنے (رفع یدین کے بارے میں) حضرت
وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث ذکر کی گئی کہ انہوں نے نبی
اکرم ﷺ کو رکوع میں اور سجدے میں جاتے ہوئے رفع یدین
کرتے ہوئے دیکھا ہے تو ابراہیم نخعی نے کہا: وہ (یعنی حضرت
وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) ایک دیہاتی تھے وہ شرعی احکام سے زیادہ
واقف بھی نہیں تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں
صرف ایک نماز ادا کی تھی اور (علقہ یا اسود نے) بے شمار مرتبہ
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ بات بیان
کی ہے کہ وہ صرف نماز کے آغاز میں ہی رفع یدین کرتے

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مَلَا زِمَ لَہٗ فِی اِقَامَتِہٖ
وَأَسْفَارِہٖ وَقَدْ صَلَّی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ
وَسَلَّم مَا لَا یُحْصٰی

تھے اور اس (طریقہ کو) نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کرتے تھے۔

(ابراہیم نخعی فرماتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
اسلام کے شرعی احکام کے عالم تھے وہ نبی اکرم ﷺ کے احوں
کی جستجو میں رہتے تھے آپ ﷺ کے مقیم ہونے یا سفر کرنے
کے دوران آپ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے اور انہوں نے ب
شمار مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے

(571) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری - سعید بن مسیب
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُصَلِّي
الرَّجُلُ فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مَا كُنْكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ

”ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آدمی ایک
کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد
فرمایا: تم سب کو دو کپڑے دستیاب نہیں ہوتے ہیں۔“

——***

ابو محمد بخاری یہ روایت - جعفر بن محمد شاشی اور ابو حسین محمد بن صالح بن عبداللہ طبری - محمد بن یوسف کے حوالے سے نقل کرتے
ہیں - ابو ہریرہ نے - ابن جریج - زہری - ابوسلمہ بن عبدالرحمن کے حوالے سے نقل کیا ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
ان رجلاً قال للنبي صلى الله عليه وآله وسلم يا رسول الله يصلي الرجل في الثوب الواحد فقال
النبي صلى الله عليه وآله وسلم اولكلكم ثوبان
”ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا
ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم سب کو دو کپڑے دستیاب ہوتے ہیں؟“
ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے - زہری - سعید بن مسیب - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح
کیا ہے: تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قال ما كللكم يجد ثوبين

”تم سب کو دو کپڑے دستیاب نہیں ہوتے ہیں“

انہوں نے یہ روایت زید بن یحییٰ ابواسلمہ بنی اور عبداللہ بن محمد بنی - احمد بن یعقوب - عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے

بحیفہ سے نقل کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

لیس کلکم یجد ثوبین

”تم سب کو دو کپڑے دستیاب نہیں ہوتے ہیں“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد کوئی - محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے - امام ابو حنیفہ نے - زہری - سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان سائلًا سالہ ایصلی فی الثوب الواحد قال ما کلکم یجد ثوبین

”ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا: کیا وہ ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سب کو دو کپڑے دستیاب نہیں ہوتے ہیں۔“

انہوں نے اس کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

ابو محمد (بخاری) کہتے ہیں: وہ بعض اوقات ان کے اور زہری کے درمیان ایک اور شخص کا ذکر کرتے ہیں اور بعض اوقات جراح و شہال کا ذکر کرتے ہیں۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ بن مخلد - عبید اللہ بن کثیر - حسن بن صالح بن ابودواہی - موسیٰ بن - ابن جریج اور امام ابو حنیفہ - زہری - ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ابو حسین محمد بن احمد بن موسیٰ ابوازی - ابواحمد حسین بن عبد اللہ بن سعید عسکری - عبد اللہ بن اسحاق - اسحاق بن ابراہیم نبشلی - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروق کندی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے - یہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۵ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَيْمٍ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

روایت: أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَمَّ الْقَوْمَ فِي - رَاحِدٍ وَقَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَثِيَابُهُ عَلَى سَحَبٍ لَوْ شَاءَ لَتَنَاولَ مِنْهَا ثَوْبًا

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑا پہن کر لوگوں کی امامت کی جس کے کنارے انہوں نے مخالف سمت میں (کندھوں پر) ڈالے ہوئے تھے حالانکہ ان کے اضافی کپڑے کھوٹی پر لٹکے ہوئے تھے اگر وہ چاہتے تو ان میں سے ایک اور

کپڑا لے سکتے تھے۔

.....

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - قاسم بن محمد دلال - ابوبلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل احمد بن حسن ابن خیرون - ابوبکر محمد بن علی بن محمد خیاط - احمد بن محمد بن یوسف بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابن خسرو - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلیل - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بخاری - بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(573) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّيِّعِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: متن روایت: أَنَّهُ كَانَ عُلِقَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سُرٌّ فِيهِ تَمَائِيلٌ وَأَبْطَا عَلَيْهِ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ آتَاهُ فَقَالَ مَا أَبْطَا بِكَ عَنِّي قَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَائِيلٌ فَامِطَ السُّرَّ وَاقْطَعَ رُؤُوسَ التَّمَائِيلِ وَآخِرُ حُجُوهَا هَذَا الْجَرُورُ

”انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک پر جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے میں تاخیر ہو گئی جب وہ نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تمہیں میرے پاس آنے میں تاخیر کیوں ہو گئی؟ تو تمہیں کہا: ہم (فرشتے) فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہیں جس میں کوئی کتاب یا تصویر موجود ہو تو آپ اس پر دے دیں تصویروں کے سر کاٹ دیں اور کتے کے پلے کو باہر نہ لے جائیں۔

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن علی بن حسن - حفص بن عبدالرحمن سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زید -

(573) اخرجہ ابن حبان (5854) - واحمد 305/2 - وابو داؤد (4158) فی اللباس. باب فی الصور - والترمذی

الادب: باب ما جاء ان الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة ولا كلب - البيهقي 270/7 من حديث ابی هريرة .

امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے - ابواسحاق - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے اس کو نبی اکرم ﷺ سے اسی کی منقول کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسماعیل بن حماد کی تحریر میں یہ روایت نقل کی ہے۔ یہ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے منقول ہے انہوں نے اس کو - ابواسحاق کے حوالے سے - نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - ابواسحاق سمیعی کے حوالے سے - نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

”آپ ﷺ نے گھر میں ایک پردہ لٹکایا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں حضرت جبرائیل علیہ السلام کو آپ کے پاس آنے میں تاخیر ہو گئی (جب وہ آئے) تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تمہیں میرے پاس آنے میں تاخیر کیوں ہو گئی؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ہم (فرشتے) کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں جس میں کوئی کتاب یا تصویر موجود ہو آپ پردے کو اتار دیں اس میں موجود تصاویر کے سر کاٹ دیں اور اس کتے کے پلے کو گھر سے باہر نکال دیں تو نبی اکرم ﷺ نے یہ سب کام کیے۔“

(574) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّيِّعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: سَمِعْتُ رَوَايَةً: أَنَّهُ عَلَّقَ فِي بَيْتِهِ سِتْرًا فِيهِ تَمَائِيلُ مَنَاطَا عَنْهُ جِبْرَائِيلُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ لَهُ يَا جِبْرَائِيلُ مَا لَبِئَ أَبْطَاكَ عَنِّي فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كُتُبٌ وَلَا تَمَائِيلُ فَامْطِ السِتْرَ وَاقْطَعْ رُؤُوسَ التَّمَائِيلِ نَحْنُ فِيهِ وَأَخْرِجْ هَذَا الْجَرَّ مِنْ مَسْرِكَ فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُلَّ ذَلِكَ

.....

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(575) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ سَعْدٍ:

سَمِعْتُ رَوَايَةً: أَنَّ جَابِرًا أَمَّهُمْ فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ سَنَّ عَلَيْهِ غَيْرُهُ قَالَ وَلَا آرَاهُ أَرَادَ بِذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ لَا مَنَ بِالصَّلَاةِ فِي التَّوْبِ الْوَاحِدِ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن یسار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک قمیص پہن کر ان لوگوں کی امامت کی ان کے جسم پر اس (قمیص) کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے انہوں نے ایسا اس لیے

(574) قد تقدم - وهو حديث سابقه .

(575) قد تقدم في (548) .

کیا تھا کہ وہ یہ بتانا چاہ رہے تھے کہ ایک کپڑے میں نماز کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

.....

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون۔ ان کے ماموں۔ باقلانی۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔ قاضی عمر بن حسن اششانی۔ محمد بن بطحا۔ بشر بن ولید۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ وَالسَّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

چوتھی فصل: جمعہ، عیدین، سنتوں اور نوافل کا بیان

(576)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى رَاحِلَتِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْعِيدِ

امام ابو حنیفہ نے۔ عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے روایت نقل کی ہے:

”میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو عید کے دن کے بعد اپنی سواری پر (بیٹھ کر) خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔“

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ عبد اللہ بن محمد بن نوح۔ شداد بن حکیم۔ زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(577)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ الْعِيدِ

امام ابو حنیفہ نے۔ عطاء بن ابی رباح۔ عبید بن عمیر۔ عاتشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عاتشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی (نفل) نماز کی فجر کی نماز سے زیادہ اہتمام کے ساتھ پابندی نہیں کرتے تھے“

متن روایت: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

(576)۔۔۔ اخراج ابن حبان (2825)۔ وابو یعلیٰ (1182)۔ وابن خزيمة (1445) عن ابی سعید الخدری: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب يوم العيد على راحلته .

(577) اخراج الضحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 299/1۔ وابن حبان (2456)۔ واحمد 43/6۔ والبخاری (169)۔۔۔ (724) (94)۔ وابو داؤد (1245) .

و محمد بخاری نے یہ روایت - صالح ترمذی - فضل بن محمد بن ابراہیم - علی بن زیاد نخعی - موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن زرعہ بن شداد - انہوں نے اپنے دادا شداد - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن توفیق - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایام تشریق کے دوران تمام نمازوں کے بعد تکبیر پڑھا کرتے تھے وہ عرفہ کے دن فجر کی نماز کے بعد یہ عمل شروع کرتے تھے اور قربانی کے دن کے اگلے دن عصر کی نماز کے بعد تک اسے پڑھتے تھے پھر اسے منقطع (یعنی ختم) کر دیتے تھے ان کی تکبیر کے یہ کلمات ہوتے تھے:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

”اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی بھی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ ہی کے لیے مخصوص ہے“

...—...—...—...

عبد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حافظ ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن عیسیٰ بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ بْنِ

حماد ابن ابی شیبہ 165/2 فی الصلوات: التكبير من ای يوم هو؟ والی ای ساعة؟ والطبرانی فی ”الکبیر“

الزبلی فی ”نصب الرایة“ 223/2

عَائِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ أَرْبَعَةٌ لَا جُمُعَةَ عَلَيْهِمُ الْمَرْأَةُ
وَالْعَبْدُ وَالْمَرِيضُ وَالْمُسَافِرُ

ارشاد فرمایا ہے:

”چار لوگوں پر جمعہ لازم نہیں ہوتا عورت، غلام، بیمار و مسافر“

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو غنائم محمد بن علی بن حسن۔ ابو حسین محمد بن احمد بن زرقانیہ۔ احمد بن محمد بن زیاد۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے اس کو۔ ابن خیرون۔ ابن شاذان۔ ابونصر بن اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر۔ اسماعیل بن قزوینی۔ محمد بن حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفة (عن) غیلان وایوب بن عبد کلاهما (عن) محمد بن کعب القرظی ثم قال محمد قال ابو حنیفة فان فعلوا ذلك اجزاهم امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ۔ غیلان وایوب بن دونوں نے۔ محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے نقل کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: انہو ابی حنیفہ ان کے لیے جائز ہوگا۔

(580)۔۔۔ سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے۔ نافع کے حوالے سے یہ روایت ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

متن روایت: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى مَنْ
آتَى الْجُمُعَةَ
”جمعہ کے دن اس شخص پر غسل کرنا واجب ہے (کی نماز کی ادائیگی) کے لیے آئے“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ قبیسہ۔ زکریا بن یحییٰ۔ احمد بن عبد اللہ بن زیاد۔ محمد بن خلید بصری۔ حماد بن یحییٰ۔ سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(579) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (201) في الصلاة. باب صلاة الجمعة والخطبة۔ وشرح الكبير 183/3۔ وابن أبي شيبة 109/2 في الصلوات: باب لا تجب عليه الجمعة۔ وعبد الرزاق 172/3 (5200) في يجب عليه الجمعة.

(580) اخرجه ابن أبي شيبة 93/2 في الصلاة. في غسل الجمعة۔ والنسائي (1680)۔ ومالك في "الموطأ" 1۔ (877)۔ ومسلم 579/2

۱۔ نفع بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس بن عقده۔ عبد اللہ بن محمد بن یعقوب حارثی بخاری۔ قبیصہ۔ زکریا۔ محمد بن حماد بن یحییٰ انج کے حوالے سے۔ منصور بن معتمر محمد بن سوقة اور امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے۔

۲۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ رِجَاءٍ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”جو جمعہ (کی نماز کی ادائیگی) کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے۔“

——***

۳۔ بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن احمد۔ عبدوس بن بشر۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

۴۔ نے یہ روایت احمد بن محمد بن محمد بن محمد بن سعید عوفی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ابو یوسف کے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۵۔ نے یہ روایت احمد بن محمد بن محمد بن سعد عوفی۔ عمر بن مدرک۔ مکی ابن ابراہیم بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔

۶۔ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن خالد۔ عبدوس بن بشر بن شعیب رازی۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۷۔ نے محمد بن حسین بن محمد بن خسرو ثنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد فارسی۔ حافظ محمد بن مظفر۔ محمد بن خالد بن جعفر۔ عبدوس بن بشر رازی۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۸۔ نے ابن خسرو کہتے ہیں: میں نے حافظ المعروف بہ غنجر کی ”تاریخ بخارا“ میں یہ پڑھا ہے: یہ روایت خلف بن محمد بن محمد بن ابراہیم بن اسماعیل کنڈی۔ علی بن مسلم طوسی۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

۹۔ ابن ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت۔ ابوبکر خطیب بغدادی۔ احمد بن محمد شقی۔ علی بن محمد بن ثولث۔ ابوبکر محمد بن فروہ۔ ابن مدرک۔ مکی ابن ابراہیم بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۰۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ رِجَاءٍ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”جو جمعہ (کی نماز کی ادائیگی) کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے۔“

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَجْعَلُوهَا

”تم لوگ اپنے گھروں میں نماز ادا کرو اور انہیں قبرستان

نہ بناؤ۔“

قُبُورًا

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علان بن یعقوب علاف - عیسیٰ بن عبد الرحمن ربیع - یحییٰ بن عنبسہ کے حوالے سے امام

ذی النہد سے روایت کی ہے

(583) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: سَأَلْتُ بَلَّالًا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ

”میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُعْبَةِ وَكَمْ صَلَّى

اکرم ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر کہاں نماز ادا کی تھی

قَالَ رَكْعَتَيْنِ مِمَّا يَلِي الْعُمُودَ

(رکعات) ادا کی تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: دو رکعت

ستون کے ساتھ ادا کی تھیں۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - خضر بن ابان ہاشمی سے کوفہ میں - ابوسعید ہشام بن محفوظ ہندی - قاسم بن

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(584) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی عیسیٰ فرماتے ہیں:

متن روایت: الشُّكُوتُ فِي الْعِيدَيْنِ إِذَا خَطَبَ

”عیدین کے موقع پر جب امام خطبہ دے رہا ہو

الْإِمَامُ مِثْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

کے دن کی مانند اس وقت بھی خاموش رہنا (لازم) ہے

حافظ ابن خرد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوحسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان -

بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موکی - ابوعبد الرحمن مثنوی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(585) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(583) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (184) - والبخاری (468) فی الصلوات: باب الابواب و السجود

والمساجد - ومسلم (1329) فی الحج - وابو داؤد (2023) فی المناسک: باب دخول الکعبة - وابن حبان (3204) .

(584) - - اخرج ابن ابی شیبہ 124/2 فی الصلاة. فی الکلام اذا صعد الامام المنبر وخطب - عن ابراهیم - قال: قلت لابي

یکره الکلام يوم الجمعة؟ قال: اذا صعد الامام المنبر واذا خطب الامام واذا تکلم الامام .

رَحِيمٌ أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”سلام (پھیرنا) دو نمازوں کے درمیان حد فاصل ہوتا ہے۔“

حسن روایت: السَّلامُ يَقْطَعُ مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

——***

اخرجه الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(584) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلمہ - ابراہیم نخعی کے حوالے

سے - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے

رَحِيمٌ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

ہیں:

”ایک شخص نے جمعہ کے دن اُن سے قرآن کی کسی آیت

کے بارے میں دریافت کیا امام اس وقت خطبہ دے رہا تھا تو

انہوں نے اس شخص کو کوئی جواب نہیں دیا جب وہ نماز پڑھ کر

فارغ ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے

فرمایا: جمعہ میں سے تمہارا حصہ صرف وہ ہے جس کے بارے میں

تم نے سوال کیا تھا۔“

حسن روایت: أَنَّ رَجُلًا اسْتَفْرَاةً يَوْمَ الْجُمُعَةِ

إِمَامٌ يَخْطُبُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ عَنْ

جُمُعَةٍ قَالَ لَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا أَنَّ

حُصْنَ مِنَ الْجُمُعَةِ مَا سَأَلْتَ عَنْهُ

——***

لفظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن یحوی - محمد بن شجاع ثمالی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب - انہوں نے اپنے والد

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (109) في الصلاة باب تسليم الامام وسجوده - وعبد الرزاق (3603) في

باب السلام في الصلاة - وابن ابي شيبة 74/2 في الصلاة: باب من كان يرد ويشير بيده او برأسه -

اخرجه الطبراني في "الكبير" 308/9 (9542)

و اخرج الهيثمي في "مجمع الروائد" 186/2 عن عبد الله قال: "كفى لغوا ان تقول لصاحبك انصت اذا خرج الامام في

متن روایت: اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم فَقَالَ النَّاسُ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم فَاطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى ظَنُّوْا اَنَّهُ لَا يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ وَكَانَ رُكُوعُهُ قَدْرَ قِيَامِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ قَدْرَ رُكُوعِهِ ثُمَّ جَلَسَ فَكَانَ جُلُوسُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَدْرَ سُجُودِهِ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ ففَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الْاٰخِرَةُ بَكَى فَاَشْتَدَّ بُكَاءُهُ فَسَمِعْنَاهُ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَلَمْ تُعِدْنِيْ اَلَّا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ ثُمَّ جَسَسَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ اَنْصَرَفَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَيْنِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا كَانَ ذَلِكَ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَدْنَيْتُ مِنَ الْجَنَّةِ حَتّٰى لَوْ شِئْتُ اَنْ اَتَنَاوَلَ غُصْنًا مِنْ اَغْصَانِهَا فَعَلْتُ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَدْنَيْتُ مِنَ النَّارِ حَتّٰى جَعَلْتُ اَتَقِيْ لَهَا عَلٰى وَعَلَيْكُمْ وَلَقَدْ رَاَيْتُ فِيْهَا سَارِقَ بُدْنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم يُعَذَّبُ بِالنَّارِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ فِيْهَا عَبْدَ بَنِي دَعْدَعٍ سَارِقَ الْحَاجِّ بِمِخْجَنِهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ فِيْهَا اِمْرَاَةً طَوِيْلَةً اَدْمَاءَ حَمِيْرِيَّةٍ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ رَبَطْنَهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تُسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ

بیان کرتے ہیں:

”جس دن نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اس دن سورج گرہن ہو گیا تو لوگوں نے کہا: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے نبی اکرم ﷺ (نماز ادا کرنے کے لیے) کھڑے ہوئے آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ لوگوں نے یہ گمان کیا کہ آپ ﷺ رکوع میں نہیں جائیں گے پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے تو آپ ﷺ کا رکوع بھی آپ ﷺ کے قیام جتنا (طویل) تھا پھر آپ ﷺ سجدے میں گئے تو آپ ﷺ کے سجدے بھی آپ ﷺ کے رکوع جتنے (طویل) تھے جب آپ ﷺ دو سجدوں کے درمیان بیٹھے تھے تو وہ بیٹھنا بھی آپ ﷺ کے سجدے جتنا (طویل) تھا پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت ادا کی تو اس کو بھی اسی طرح ادا کیا یہاں تک کہ جب آپ ﷺ آخری سجدے میں تھے تو آپ ﷺ رونے لگے آپ ﷺ بہت روئے ہم نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

”اے اللہ! کیا تو نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں کیا

ہے کہ جب تک میں ان کے درمیان موجود

ہوں تو ان کو عذاب نہیں دے گا“

پھر آپ بیٹھ گئے آپ ﷺ نے تشہد پڑھا (نماز

کا سلام پھیرنے کے بعد) آپ ﷺ نے لوگوں

کی طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا:

”بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی

کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب ایسی (یعنی

گرہن کی) صورتحال ہو تو تم پر نماز ادا کرنا لازم ہے ابھی میں نے

خود کو دیکھا کہ میں جنت کے قریب ہوا یہاں تک کہ اگر میں اس کو

ٹہنیوں میں سے کسی ٹہنی کو پکڑنا چاہتا تو ایسا کر سکتا تھا پھر میں نے خود کو دیکھا کہ میں جہنم کے قریب ہوا تو میں نے اس کے شعلوں سے خود کو اور تم لوگوں کو بچانے کی کوشش کی میں نے اس (جہنم) میں اللہ کے رسول کے اونٹوں کو چوری کرنے والے شخص کو دیکھا اسے جہنم میں عذاب دیا جا رہا تھا میں نے اس میں بنی دعدع کے غلام کو دیکھا جو اپنی چھتری کے ذریعے حاجیوں کی چیزیں چرا لیتا تھا میں نے اس میں ایک طویل القامت گندمی رنگت کی مالک ایک حمیری عورت کو دیکھا جس کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا اس عورت نے اس بلی کو باندھ دیا تھا اور اسے کچھ کھانے یا پینے کے لیے بھی نہیں دیا اور اس کو چھوڑا بھی نہیں کہ وہ خود ہی کچھ کھا لیتی (یہاں تک کہ وہ بلی مر گئی)۔“

.....

محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اشرس سلمی - جارد بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
نبیوں نے یہ روایت علی بن محمد سمسار - عبداللہ بن عمر جعفی - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

نبیوں نے یہ روایت صالح بن ابواحمد ہروی - عمار بن خالد تمار - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

نبیوں نے یہ روایت محمد بن صالح طبری - محمد بن یوسف زبیدی - ابوقرہ موکی بن طارق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی (اور) عبداللہ بن عبید اللہ بن شریح - عیسیٰ بن احمد - مقبری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت احمد بن محمد - بشر بن موسیٰ - مقبری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

نبیوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ اس کے نوی اعتبار سے قریب ہیں تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حرجہ احمد 109/2 - وابن حبان (2828) - والبخاری (1042) فی الکسوف باب الصلاة فی کسوف الشمس - ومسلم

فی الکسوف باب ذکر الداء بصلاة الکسوف - والطبرانی فی الکبیر (13095) - والحاکم فی المستدرک 331/1

سارق الحاج بمحجنه و كان اذا حفى له شيء ذهب به واذا روى قال اسما تعلق بمحجنی
 ”حاجیوں (کے سامان) کو اپنی چھتری سے چوری کرنے والے (اودیکھا) جب اس کی حرکت پوشیدہ رہتی تو وہ اس چیز کو
 جاتا اور جب اس کی حرکت پکڑی جاتی تو وہ کہتا: یہ میری چھتری کے ساتھ پھنس گئی تھی“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - یوسف بن موسیٰ - عبدالرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے
 اپنے دادا کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت داؤد بن ابوعوام - عبدالرحمن بن عاتقہ مروزی - ابراہیم بن عبدالرحمن خوارزمی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
 رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے -
 ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید اور محمد بن محمد اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
 سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن - محمد بن حرب - اسماعیل بن تماد بن ابو حنیفہ - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
 رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت بھل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل ہمدانی - ولید بن حماد انہوں نے اپنے دادا حسن بن عثمان ان دونوں نے - حسن بن
 کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے
 ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پڑھی۔
 یحییٰ بن حسن - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے
 ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے -
 والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:۔

پنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن خلف - عمر بن حفص - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن ابومقطل - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عثمان بن سعد بن نوفل - ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو حسن علی بن حسن بن ایوب - قاضی ابو العلاء محمد بن علی بن احمد بن یعقوب - ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو غنائم محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان - ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - ابو بکر احمد بن محمد بن زیاد تھان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(588) - سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ
روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَمَعَهُ
حَدِيفَةٌ وَأَبُو مُوسَى حَتَّى خَرَجَ عَلَيْهِمُ الْوَلِيدُ ابْنُ
عُثْبَةَ وَهُوَ أَمِيرُ الْكُوفَةِ فَقَالَ غَدًا عِيدُكُمْ فَكَيْفَ
مَسَّعُ فَقَالُوا أَخْبِرْهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَمَرَهُ عَبْدُ
مَوْسَى مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِغَيْرِ آذَانٍ
لَا إِقَامَةٍ وَأَنْ يُكَبِّرَ فِي الْأُولَى خَمْسًا وَفِي الْآخِرَةِ
أَرْبَعًا وَيُؤَلِّي بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ وَيَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ
مَنْ رَاحِلَتِهِ

"ایک مرتبہ وہ کوفہ کی مسجد میں موجود تھے ان کے ساتھ
حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے ولید
بن عتبہ ان حضرات کے پاس آیا وہ ان دنوں کوفہ کا امیر تھا اس
نے کہا: کل عید ہے تو مجھے کیا کرنا ہوگا؟ تو ان حضرات نے
(حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے) کہا: اے ابو عبد الرحمن
! آپ اس کو اس بارے میں بتائیں تو حضرت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ نے اُسے یہ ہدایت کی: وہ اذان اور اقامت کے بغیر
نماز ادا کرے پہلی رکعت میں پانچ مرتبہ تکبیر کہے اور دوسری
رکعت میں چار مرتبہ کہے دو قراتوں کے درمیان تسلسل رکھے اور
نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی سواری پر (بیٹھ کر) خطبہ دے"

...—...—...—...

(588) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (204) فی الصلاة باب صلاة العیدین - وعبد الرراق (5687) فی الصلاة.
- لنکیر فی الصلاة يوم العید - وابن ابی شیبہ 173/2 فی الصلاة باب فی التکبیر فی العید - والطرانی فی "الکبیر" (9514)

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی اشنانی انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

ابن خسرو نے یہ روایت - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(واخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ ولا

باس بان یخطب قائماً ان لم یکن علی راحلہ وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر وہ سواری پر سوار نہ ہو تو کھڑا ہو کر خطبہ دید۔ حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(589) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: روايت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: كَانَتِ الصَّلَاةُ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَقِفُ الْإِمَامُ عَلَى رَاحِلَتِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَيُصَلِّي بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ
”عیدین کی نماز خطبہ سے پہلی ادا کی جاتی تھی پھر نماز کے بعد امام اپنی سواری پر وقوف کر کے (خطبہ دیتا تھا) وہ اذان اقامت کے بغیر نماز ادا کرتا تھا“

...—...—...—...

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔ (590) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: إِنَّكَ سَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
”جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اس دن سورج گرہن ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم“

(589) اخراج ابن حبان (2826) - راجعہ 92/2 - وابن حزيمة (1443) - والبخاری (957) فی العیدین: باب المشی والبرکۃ۔

العید بغیر اذان ولا اقامۃ - راجعہ 888) فی صلاة العیدین - والترمذی (531) فی العیدین: باب صلاة العیدین قبل الخطبة

(590) اخراج ابن حزيمة 309/2 (1372) - والسنائی فی ”السنن الکبریٰ“ 195/1 والبیہقی فی ”السنن“۔

341/3 - والطبرانی فی ”الکبیر“ 94/10 (10065) - والبزار (259/1) 9260

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ
مَنْ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا
تُكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ
فَصَلُّوا وَاحْمَدُوا اللَّهَ وَكَبِّرُوهُ وَسَبِّحُوهُ حَتَّى
يَنْجَلِيَ ثُمَّ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ

کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:
”بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں ایہ کسی
کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم
اس (گرہن) کو دیکھو تو نماز ادا کرو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو اس
کی کبریائی کا اعتراف کرو اس کی پاکی بیان کرو جب تک وہ
روشن نہ ہو جائے (یعنی گرہن ختم نہ ہو جائے)“

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ (منبر سے) نیچے اترے اور
آپ ﷺ نے دو رکعات نماز پڑھائی“

....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار بخاری - محمد بن یزید نیشاپوری معروف بہ حمش - عامر بن فرات
سوی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(59) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَدِيِّ بْنِ
- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
سَبَّاحًا:

عَنْ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ إِلَى الْمُصَلَّى فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَ الْعِيدِ
بَعْدَهَا

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عباد بن یزید ہروی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خالد بن ہياج بن بسطام - انہوں
نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(59) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُهَيْلِ بْنِ
امام ابو حنیفہ نے - سہیل بن ابوصالح - انہوں نے اپنے

57. - أخرجه ابن حبان (2818) - واحمد 340/1 - وابن أبي شيبة 177/2 - والبخاري (964) في العيدين: باب الخطبة بعد
- ومسلم (884) (13) في العيدين: باب ترك الصلاة قبل العيد وبعدها - وابوداؤد (1159) في الصلاة: باب ما جاء لا صلاة قبل
- ولا بعدها.

58. - أخرجه الطحاوي في 'شرح معاني الآثار' 336/1 - وابن حبان (2480) - وعبد الرزاق (5529) - والحميدي (976) -
- رمي 370/1 - ومسلم (881) (69) - والترمذي (523) في الصلاة: باب ما جاء في الصلاة قبل الجمعة وبعدها - والبيهقي في
- من الكبرى 240/3

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَصِلْ
أَرْبَعًا قَبْلَهَا وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔
”جس نے جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز کے ساتھ) نماز
(نفل) نماز ادا کرنی ہو تو وہ چار رکعات اس سے پہلے اور چار
رکعات اس کے بعد ادا کرے۔“

...—...—...

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ہناد بن ابراہیم بن محمد نسفی - ابوحسن علی بن احمد بن
بن محمد بن نعیم - احمد بن عبدان بن فرج - عبد اللہ بن سلمہ بن شاہین - محمد بن منصور سلمی - حسین بن ولید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(593) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ يُرَخَّصُ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ

يَوْمَ عِيدِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى

امام ابو حنیفہ نے - عبد الکریم کے حوالے سے یہ روایت
کی ہے: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
”وہ (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) خواتین کو عید الفطر اور
الاضحیٰ کے دن نکلنے کی رخصت دیتے تھے۔“

...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن سعید - احمد بن حزم - عبید اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ زیات - زفر - ایوب بن ہانی - عبید اللہ بن موی - منذر اور محمد بن حسن رحمہم اللہ تعالیٰ نے
کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نہیں
ہیں:

حتى ان البكرين تخرجان في ثوب واحد وتخرج الطامث في عرض الناس فتدعو

یہاں تک کہ دو کنواری لڑکیاں ایک ہی چادر اوڑھ کر نکلیں گی اور حائضہ غورت لوگوں کے ساتھ دعا میں شریک ہوگی۔

(594) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(593) اخبرہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (205) - وابن حبان (2816) - واحمد 84/5 - والدارمی 377/1 - ومسلم

(890) فی صلاة العیدین - والبخاری (324) - وابو داؤد (1138) فی الصلاة. باب خروج النساء فی العید - وابن ماجہ (308):

(594) اخبرہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (182) - وعبد الرزاق (5437) فی الصلاة. باب العطاس یوم الجمعة و...

یخطب - وابن ابی شیبہ 1202 فی الصلاة. باب یسلم اذا جاء والامام یخطب - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 223/3

رَحِمَہُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو (تو اس

ن روایت: رَدُّوْا السَّلَامَ وَتُسَمِّتُوا الْعَاطِسَ

الامام یخطب یوم الجمعة

دوران) سلام کا جواب دو چھینکنے والے کو جواب دو۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ ثم قال محمد
ولسنا ناخذ بهذا لکنا ناخذ بحديث سعيد بن المسيب علی ما انا سفیان بن عیینة (عن) عبد اللہ
بن سعید بن ابی ہند قال قلت لسعيد بن المسيب ان فلاناً عطس والامام یخطب فشمته فلان
قال مرة فلا یعودن قال محمد وبه ناخذ الخطبة بمنزلة الصلاة لا یثمت فیها العاطس ولا یرد
فیها السلام وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ (عن) مخول بن راشد النهدی (عن) مسلم البطين
(عن) سعید بن جبیر (عن) ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان
یقرأ فی الجمعة سورة الجمعة والمنافقین

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں ہم سعید بن مسیب کے بارے میں منقول روایت کے مطابق فتویٰ
دیتے ہیں: جس کو سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید سے کہا: فلاں کو
کے خطبہ دینے کے دوران چھینک آگئی تو فلاں شخص نے اس کو چھینک کا جواب دیدیا انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ (تو جو ہو گیا سو
یہ) وہ دوبارہ ہرگز ایسا نہ کرے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اسی روایت کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں: خطبہ نماز کے حکم میں ہوتا ہے اس
چھینکنے والے کو جواب نہیں دیا جاسکتا اور سلام کا جواب بھی نہیں دیا جاسکتا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

مخول بن راشد نہدی بمسلم بطن۔ سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - یحییٰ بن یوسف بن زیاد - ابو جنادہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - احمد بن حسن بن سعید بن عثمان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حصین بن
عمر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ اور ازہر بن معبد سے روایت کی ہے۔

545- سند روایت: (ابو حنیفۃ) عن ناصیح بن
امام ابو حنیفہ نے - ناصح بن عجلان - یحییٰ بن ابی کثیر - ابو سلمہ
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان
546- عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن
(اخرجه ابن حبان (886)۔

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

”نبی اکرم ﷺ ہمیں تمام امور میں استخارہ کی تعلیم دیتے

وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا

طرح دیا کرتے تھے جس طرح آپ ﷺ ہمیں قرآن کی

يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

سورت کی تعلیم دیتے تھے۔“

....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن صالح بلخی - محمد بن قاسم بلخی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(596) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - عبیدہ بن مقبضی - ابراہیم نخعی - قاسم بن

الْمُعْتَبِرِ الضَّبِّي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ رَجُلٍ

حوالے سے ان کے ایک ساتھی عبدالوہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

مِنْ أَصْحَابِهِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ:

نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

”نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعات (سنت) پڑھتے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ

کرتے تھے آپ ان (چار رکعات) کے درمیان سلام پھیرتے

قَبْلَ الظُّهْرِ لَا يَقْضِلُ بَيْنَهُمَا بِتَسْلِيمٍ

فصل نہیں کرتے تھے۔“

....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -

اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حفظ صاحب کہتے ہیں: ابو عبد الرحمن مقری نے یہ روایت امام ابو حنیفہ - عبیدہ - ابراہیم - قزعمہ کے حوالے سے نبی اکرم - سے

نقل کی ہے وہ (یعنی حافظ صاحب فرماتے ہیں:) یہی درست ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن - سے

علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے - سے

سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(597) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -

(596) -- وَاخْرَجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ 199/2 - وَاحِدٌ 239/6 - وَمُسْلِمٌ 504/1 (105) - وَابُو دَاوُدَ (1245) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

عَنْهَا - قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ .

(597) أَخْرَجَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ (4829) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَبَعْدَهَا

-- قُلْتُ: وَقَدْ أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ 199/2 - وَالطَّحَاوِيُّ فِي 'شرح معاني الآثار' 335/1 - وَالْحَمِيدِيُّ (385) -

416/6 - وَابُو دَاوُدَ (1264) - قَالَ أَبُو يُوْسُفَ الْإِنصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَبَعَ رَكَعَاتٍ تَوَاطُبَ عَلَيْهِنَ قَبْلَ الظُّهْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تَرْتَحِ حَتَّى تَقَامَ الصَّلَاةُ فَاحْبَبِ أَنْ أَقْدِمَ" .

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کسی بھی نفل نماز کو اتنے زیادہ اہتمام سے ادا نہیں کرتے تھے جتنے اہتمام سے وہ فجر سے پہلے کی دو رکعات (سنتیں) اور ظہر سے پہلے کی چار رکعات (سنتیں) ادا کرتے تھے۔“

حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ:

”رَوَيْتُ مَا كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ التَّطَوُّعِ أَشَدَّ رِعَةً مِنْهُمْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَأَرْبَعَ قَبْلَ الظُّهْرِ“

...—...—...

ابن فضال بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن یوسف - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن علاقہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنا زیادہ تر حصہ نوافل ادا کرتے رہے تھے آسیر صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرس کی: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گزشتہ اور آئندہ ”ذنب“ کی مغفرت نہیں کر دی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟“

53- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ

عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

”رَوَيْتُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سَمِعَ يَتَوَمُّ عَامَّةَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ أَلَيْسَ قَدْ

سَرَّكَ لَكَ مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأْخُرُ قَالَ أَفَلَا

عَبْدًا شَكُورًا“

...—...—...

ابن بخاری نے یہ روایت - قویہ بن فضل بن عبد الرحمن طبری - اسحاق بن ابراہیم فارسی - سعید بن صلت کے حوالے سے ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر - حبیب بن سالم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

54- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

عَنْ بَنِي الْمُنتَشِرِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ

عَنْ بَنِي بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ“

حرجہ ابن حبان (311) - عبد الرزاق (4746) - والحمیدی (759) - واحد 251/4 - والبخاری (4836) - ومسلم

(80) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 16/3 - وابن ماجہ (1419) فی اقامة الصلاة: باب ما جاء فی طول القيام فی

حرجہ ابن ابی شیبہ 142/2 فی الصلاة من كان يستحب ان يقرأ فی الفجر يوم الجمعة بسورة فيها سجدة - ومسلم 598/2

ابن النجاشی (1775) - وابوداؤد (1115) - والترمذی (533) - وابن ماجہ (1281) .

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ "آلَمْ تَنْزِيلُ"
"نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز میں
آلَمْ تَنْزِيلُ" کی تلاوت کرتے تھے۔"

...—...—...—...

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو غنائم محمد بن علی بن حسن - محمد بن احمد بن محمد - احمد بن محمد -
فضل بن جابر سقظی - نصر بن حریش صامت - مشعل بن ملحان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
(600) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَأْتِي الْمَسْجِدَ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ قَدْ جَلَسَ آخِرَ صَلَاتِهِ قَالَ يُكَبِّرُ
تَكْبِيرَةً يَدْخُلُ مَعَهُمْ فَيَتَشَهَّدُ مَعَهُمْ فَإِذَا سَلَّمَ
الْإِمَامُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ
"جو شخص جمعہ کے دن مسجد میں آئے اور امام اس وقت
کے آخر میں (قعدہ میں) بیٹھا ہوا ہو تو وہ شخص تکبیر کے
لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے ان کے ساتھ
پڑھے جب امام سلام پھیر دے تو وہ شخص کھڑا ہو کر دو رکعت
کرے۔"

...—...—...—...

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد ولسنا ناخذ به
من ادرك من الجمعة ركعة اضاف اليها اخرى ومن ادركهم جلوساً صلى اربعاً وبذلك جاء
الآثار من غير واحد (ثم قال) محمد حدثنا ابو حنيفة اخبرنا سعيد بن ابو عروة (عن) قتادة (عن)
انس بن مالك (و) حسن البصري (و) سعيد بن المسيب (و) خلاص بن عمرو انهم قالوا من
ادرك من الجمعة ركعة اضاف اليها اخرى ومن ادركهم جلوساً صلى اربعاً قال محمد وكذلك
بلغنا (عن) علقمة بن قيس (و) الاسود بن يزيد وهو قول سفیان الثوري وزفر بن الهذيل و
ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) پائے
ساتھ دوسری رکعت کو ملالے گا لیکن جو شخص (تاخیر سے آئے) اور لوگوں کو (تشہد میں) بیٹھا ہوا پائے وہ چار رکعت
گا اس حوالے سے کئی راویوں نے آثار نقل کیے ہیں۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ نے - سعید بن ابو عروہ - تو
سے - حضرت انس بن مالک بن ابی بکر (اور) حسن بصری (اور) سعید بن مسیب (اور) خلاص بن عمرو کے بارے میں یہ روایت ہے۔

ت یہ حضرات فرماتے ہیں:

”جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت (جماعت کے ساتھ) پالے وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت کو ملا لے گا، لیکن جو اس (تاخیر سے آئے) اور لوگوں کو (تشہد میں) بیٹھا ہو پائے وہ چار رکعت ادا کرے گا“

امام محمد فرماتے ہیں: عقبہ بن قیس (اور) اسود بن یزید کے بارے میں اسی طرح کی روایت ہم تک پہنچی ہے سفیان ثوری جہ بن فرہیل کا بھی یہی قول ہے ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

60- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ الْمُتَشِيرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ ابراہیم بن محمد بن منشر۔ انہوں نے اپنے والد۔ حبیب بن سالم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نہ روایت: اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَيَوْمَ حُمُعَةٍ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ آتَاكَ حَبِيبُ الْغَاشِيَةِ“

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ (کی نمازوں) میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن احمد قیراطی۔ محمد بن شوکہ۔ قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

نہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی۔ شعیب بن ایوب۔ ابویحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

سہول نے یہ روایت سہل بن بشر۔ فتح بن عمرو۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

نہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار۔ بشر بن ولید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

نہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا حسین بن علی کی تحریر میں ہے۔ اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں): یحییٰ بن حسن۔ زیاد بن حسن۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام حنیفہ رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے

نہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

نہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے

داد احمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے یہ امام ابو حنیفہ اور سفیان سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے - والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن خالد - احمد بن داؤد - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی - عبد اللہ بن عبید اللہ ان دونوں نے - عیسیٰ بن احمد - مقرر کے حوالے سے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے اور یہ صرف عیدین کے بارے میں ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن عبد الرحمن سرحسی - عبد اللہ بن عبد الرحمن مدینی - عفیف بن سالم موصلی کے حوالے سے ابو حنیفہ سے عیدین کے بارے میں روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - احمد بن خالد بن عمرو حمصی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عیسیٰ بن - ایض بن اغر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے عیدین کے بارے میں روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - احمد بن خالد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عیسیٰ بن یزید - ایض بن - حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسن بن ابو متاتل - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - حسن بن محمد بن سعید - محمد بن عمران ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن محمد بن سلیمان - ابو بکر اور عثمان یہ دونوں ابوشیبہ کے صاحبزادے ہیں ان دونوں نے -

عبد الحمید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(602) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر -

اپنے والد - حبیب بن سالم کے حوالے سے یہ روایت

سُئِمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
سَلَّمَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

ہے: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

روایت: أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ
تِلْكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَسَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى
خَمْسَ فَيَا الْعِيدَيْنِ قَرَأَهُمَا جَمِيعًا فِي يَوْمٍ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ (کی نمازوں) میں سورہ
الاعلیٰ اور سورہ الغاشیہ کی تلاوت کیا کرتے تھے اگر عید اور جمعہ
کادن اکٹھے آجاتے تو آپ دونوں نمازوں میں انہی دونوں
سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔“

.....

لفظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو علی حسن بن محمد بن سعید انصاری - محمد بن عمران عمرانی - قاسم بن حکم کے
سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

یہ روایت احمد بن خالد بن عمرو - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عکرمہ بن یزید البہانی - ابیض بن اغر کے
سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حافظ صاحب کہتے ہیں: شعبہ نے اسے ابراہیم سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

لفظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن فارسی - محمد بن مظفر کے
سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

یہ روایت ابن مظفر تک اس سند کے ساتھ احمد بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا

یہ روایت احمد بن عبد الجبار صیرفی - علی بن حسن اہمری سے اذن کے طور پر - ابن ثلاج - ابو عباس بن عقده - محمد بن
عبد الرحمن بن محمد بن مسروق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ اور سفیان ثوری سے روایت کی ہے۔

یہ روایت عبد اللہ بن احمد دمشقی - ابو محمد عبد العزیز بن احمد کنانی (اور) ابو قاسم مسلم بن احمد کعلکی ان دونوں نے -
رحمن بن عثمان بن ابونصر - ابو حسن خثعمہ بن سلیمان بن حیدر قرشی - عبد اللہ بن احمد بن ابویسرہ - ابو عبد الرحمن مقرئ -
سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ عوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل
کی ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب منبر پر چڑھتے تھے تو

حررہ احمد 35/2 - وعبد الرزاق (5261) - وابن ماجه (1103) - والسنن الکبریٰ (1721) - وابن الجارود
- طبرانی فی الکبیر (13296) - والبیہقی فی السنن الکبریٰ 197/3 - والبخاری (920) .

وَسَلَّمَ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ جَلَسَ قَبْلَ
الْخُطْبَةِ جَلْسَةً خَفِيفَةً
(کھڑے ہو کر) خطبہ ارشاد فرمانے سے پہلے تھوڑی سی بیٹھنے
لیے اُس پر تشریف فرما ہوتے تھے۔

...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید بن جعفر سے ان کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن فروخ - عبد الوہاب بن ابراہیم نخعی
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
(604) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر
فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْيُ تَرَكَتُ الْوُتُو
وَأَنَّ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ
”مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں وتر ترک کر دوں خود
کے عوض میں مجھے سرخ اونٹوں کی مانند (دولت یا کوئی قیمتی
مل جائے۔“

...—...—...

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلیل - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن
بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حسن ابن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔
(605) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي هِنْدٍ
السَّحَابِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي
طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ اغْتَسَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ مِنْ جُفْنَةٍ
فِيهَا اثْرُ الْعَجِينِ ثُمَّ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ
امام ابو حنیفہ نے - ابو ہند حارث بن عبدالرحمن کے حوالے سے -
یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی بنت ابوطالب سے
کرتی ہیں:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک ایسے
خسل کیا جس میں آٹے کا نشان موجود تھا پھر آپ نے
چار رکعات ادا کیں۔“

...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبیدہ - محمد بن علی مدائنی فستقہ - احمد بن ہشام بن بہرام - انہوں نے -
(604) اخبرنا محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (123) - وفی ”السوطا“ (260) - و ابو یوسف فی ”الآثار“ (342) -
بن الحسن الشیبانی فی ”الحجة على اهل المدينة“ 1/196 - وعبد الرزاق (4578) - وابن ابي شيبة 2/297 -
(605) اخبرنا ابن حزيمة 1/119 - وعبد الرزاق (4860) - و احمد 6/341 - والطبرانی فی ”الکبیر“ 2/426 (1038) -
فی ”السنن الکبری“ 1/8 - واورده الهیثمی فی ”مجمع الزوائد“ 2/269 -

کے حوالے سے۔ ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

لفظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل احمد بن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی۔ ابو عبد اللہ بن دوست۔ ابن ابی مرثبان۔ محمد بن حنیفہ۔ نسیم بن منصور۔ اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ بات کہی ہے:

ثم صلی رکعتین

”پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کیں“

یعنی مرثبان نے اسی طرح کی روایت و امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۱۴۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
سَمَاءَ بْنِ رَجُلًا حَدَّثَهُ:

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ کے بارے میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نے سورہ جمعہ نہیں پڑھی ہے؟ اس شخص نے جواب دیا: پڑھی ہے، لیکن مجھے (اس سورت سے اس بارے میں) پتہ نہیں چل سکا ہے، تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

روایت: أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ
عَنْهُ عَنْ خُطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَمَا تَقْرَأُ سُورَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ بَلَى
لَا أَعْلَمُ فَقَالَ فَاقْرَأْ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ
مَنْعَةً أَلْفَتْهُمُ) قَالَ فَتَرَكُوا قَائِمًا قَالَ فَالْخُطْبَةُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا

”اور جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز دیکھی تو اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ گئے“

(حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) جمعہ کے دن خطبہ کھڑے ہو کر دیا جاتا ہے۔

.....

ابن بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن سعید۔ صالح بن محمد۔ حماد بن ابی حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

لفظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ محمد بن ابراہیم بن احمد۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حرجہ محمد بن الحسن السبائی فی ”الآثار“ (202)۔ واسی ہی شیبہ 112/2۔ والطبرانی فی ”الکبیر“ (1003)۔ واسی

(1105) فی إقامة الصلاة: باب ماجاء فی الخطبة يوم الجمعة.

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فارسی - محمد بن حنفیہ - حافظ - محمد بن ابراہیم بن احمد - محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت ابو طالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابہری - ابو عمرو بہ حرائی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(607) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَمَّنْ سَمِعَ أُمَّ عَطِيَّةَ تَقُولُ: عَطِيَّةُ بِنْتُ أَبِي نَجِيٍّ كَوَيْهَ بَيَانٍ كَرْتِي هُوَ بِنَا بِي:

متن روایت: رُوِيَ عَنِ امْرِئِ الْقَيْسِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدَيْنِ حَتَّى لَقَدْ كَانَتِ الْبُكَرَانُ تَخْرُجَانِ فِي الشُّبِّ الْوَاحِدِ حَتَّى لَقَدْ كَانَتِ الْحَائِضُ تَخْرُجُ فَتَجْلِسُ فِي عَرَضِ النَّاسِ يَدْعُوْنَ وَلَا يُصَلِّيْنَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلمہ - عمرو بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عبد الکریم بن ابو مخارق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”وہ خواتین کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز کے لیے اجازت دیتی تھیں۔“

(608) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ: مَتْنُ رِوَايَتِ: أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ يُرَخَّصُ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(607) اخبرني محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (205) - واحمد 84/5 - والبخاري (1652) - و

193/1 - والطبراني في "الكبير" - وابن خزيمة (1466) - والحميدي (361) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 306/3

(608) قد تقدم في (607)

(609) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

رَجِيمٍ:

سَنَ رَوَايَتٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَإِذْ كُرُوا لِلَّهِ
لِيَ آيَاتٍ مَعْدُودَاتٍ) قَالَ الْآيَاتُ الْمَعْدُودَاتُ آيَاتُ
مُنْشَرٍ وَالْمَعْلُومَاتُ آيَاتُ النَّحْرِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ابراہیم نخعی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان
کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”گنتی کے (مخصوص) دنوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو“

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: الْآيَاتُ الْمَعْدُودَاتُ سے مراد
(ذوالحج کے ابتدائی) دس دن ہیں اور الْمَعْلُومَاتُ سے
مراد قربانی کے دن ہیں۔“

.....

حافظ ابن خروزمی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابوبکر
محمد بن جعفر بن حمدان قسیمی - بشر بن موکی - ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ظہر سے پہلے ادا کی جانے والی چار رکعات اور جمعہ سے
پہلے ادا کی جانے والی چار رکعات کے درمیان میں سلام پھیر کر
فصل نہیں کیا جائے گا۔“

(610) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

رَجِيمٍ قَالَ:

سَنَ رَوَايَتٍ: أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٌ قَبْلَ الْجُمُعَةِ
فَصَلَ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ

.....

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حارث بن دثار (یا شاید) محارب بن
دثار (یہ شک امام محمد کو ہے) کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

5 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ

أَوْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ شَكََّ مُحَمَّدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي ”مَعْرِفَةِ الْمَسْنُونِ وَالْآثَارِ“ 255/4 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي ”الْآثَارِ“ (110) - وَأَبُو أَبِي شَيْبَةَ 133/2 - وَالطَّحَاوِيُّ فِي ”شَرْحِ مَعَانِي الْآثَارِ“

أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي ”الْآثَارِ“ (112) - وَأَبُو أَبِي شَيْبَةَ 343/2 فِي الصَّلَاةِ بِسَابِ فِي أَرْبَعِ رُكْعَاتٍ بَعْدَ

متن روایت: مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ
الْآخِرَةِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَإِنَّهُنَّ يَعْدِلْنَ
أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

”جو شخص عشاء کی نماز کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعات ادا کر لے تو یہ شب قدر میں چار رکعات ادا کرنے کے برابر ہوگا۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
(612) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
متن روایت: وَقَرُّوا الصَّلَاةَ يَغْنَى السُّكُوتُ فِيهَا
امام ابو حنیفہ نے - معن بن عبد الرحمن - قاسم بن عبد الرحمن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
”نماز کی توقیر کرو (راوی کہتے ہیں:) یعنی اس میں خاموشی اختیار کرو۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
(613) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَخُولِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ
امام ابو حنیفہ نے - مخول بن راشد - مسلم البطین - سعید بن جبیر - ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقین کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

——***

امام حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - یعقوب بن یوسف بن زیاد - ابو جنادہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
(614) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ:
امام ابو حنیفہ نے - عبد الکریم ابو امیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

(612) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (114) - وعبد الرزاق (3305) 2/265 - وابن ابی شیبہ 2/340 - والضرب فی ”الکبیر“ (9343) - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 2/280 - وابن المبارک فی ”الزهد“ (1150) .

(613) اخرجہ ابن ابی شیبہ 2/142 فی الصلاة: باب ما یقرأ به فی صلاة الجمعة - ومسلم 2/599 (64) - وابو داود (1068) - والنسائی (1736) .

(614) قد تقدم فی (607) .

حسن روایت: كَانَ يُرَخِّصُ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوجِ
لِغَيْدَتَيْنِ الْفَطْرِ وَالْأَضْحَى
” (نبی اکرم ﷺ) خواتین کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی
نماز کے لیے نکلنے کی اجازت دیتے تھے۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشران دونوں نے - شداد بن حکیم - زفر بن ہذیل کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز بلخی - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حمزہ بن حبیب کی تحریر میں یہ روایت
پائی ہے یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے
- سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو (اور) محمد بن منذر - حسن بن حماد ان دونوں نے - حسن بن زیاد کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان كانت البكران لتخرجان في الثوب الواحد في العيدين

عیدین کے موقع پر دو کنواری لڑکیاں (اگر ان کے پاس ایک ہی چادر ہو) تو وہ ایک ہی چادر (کے ذریعے پردہ کر کے) نکلیں

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اس کی مانند روایت کی

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - امام ابو یوسف (اور) اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے اس کی مانند روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا -

انہوں نے اپنے والد سعید بن ابو جہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اس کی مانند روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا (نضر بن مسروق) کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابو جہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كَانَتْ الطَّامِثُ لَتَخْرُجَ فَتَجْلِسُ فِي عَرْضِ النِّسَاءِ وَتَدْعُو فِي الْعِيدِ

حائضہ عورت بھی عید کے موقع پر نکلی گی اور وہ خواتین کے حصے میں موجود رہے گی (اگرچہ وہ نماز میں شریک نہیں ہوگی)۔

ابو محمد فرماتے ہیں: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے اگرچہ نبی اکرم ﷺ کا ذکر ان روایات میں نہیں کیا، لیکن ان کا یہ سارا بیرونی

اکرم ﷺ کے (زمانہ اقدس کے معمول) کے بارے میں یہ بات ان کئی روایت سے ثابت ہے جو دیگر حوالوں سے سیدہ

عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی ہیں ہم ان میں سے ایک روایت نقل کریں گے تاکہ آپ کو اس کا علم ہو جائے۔

عبد الصمد بن فضل اور اسماعیل بن بشر ان دونوں نے - شداد بن حکیم - ابو جعفر رازی - ہشام - حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے

نقل کیا ہے: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

امرنا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان نخرج يوم النحر ويوم الفطر ذوات الخدور

والحيض فاما الحيض فيعتزلن الصلاة ويشهدن الخير ودعوة المسلمين فقالت امرأة يا رسول

الله اذا كانت احدا نا ليس لها جلباب قل لتلبسها اختها من جلبابها

”نبی اکرم ﷺ نے ہم (خواتین) کو یہ حکم دیا تھا کہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے موقع پر پردہ دار خدو خدو والی خواتین کو بھی (گاہ)

لے کر آئیں البتہ حیض والی خواتین نماز سے الگ رہیں گی تاہم وہ بھلائی اور مسلمانوں کی (اجتماعی) دعا میں شریک ہو سکیں۔

ایک خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کسی کے پاس (پردہ کرنے کے لیے) چادر نہ ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: اس کی کوئی بہن اس کو اپنی چادر اوڑھنے کے لیے دیدے۔“

حافظ ظہیر بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن سعید - احمد بن حازم - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد

بن عمر بن محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو طالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو عباس محمد بن نصر بن احمد بن محمد بن مکرم شاہد - حسین بن

انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

615) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ

جَعْلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

سَنَ رَوَايَت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

كَانَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ نَامَ وَقَامَ فَإِذَا دَخَلَ

عَشْرُ الْآخِرِ شَدَّ الْيَمِيزَ وَأَخْيَى اللَّيْلَ

امام ابو حنیفہ نے - بیثم - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”جب رمضان کا مہینہ آتا تو نبی اکرم ﷺ (اس کی ابتدائی راتوں میں) کچھ دیر سو جاتے تھے اور کچھ دیر نوافل ادا کرتے تھے لیکن جب (رمضان کا) آخری عشرہ آ جاتا تو نبی اکرم ﷺ کمر ہمت باندھ لیتے تھے اور رات بھر عبادت کرتے رہتے تھے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - زکریا بن یحییٰ بن سیف بخاری - محمد بن فضل - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی

۔۔

616) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَوَابِ النَّبِيِّ:

سَنَ رَوَايَت: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ أَبَا مُوسَى أَيْنِي خِفْتُ

كُفُونِ مُنَافِقًا قَالَ فَقَالَ هَلْ صَلَّيْتَ صَلَاةَ

حَدِّكَ قَطُّ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا صَلَّيْتُ مُنَافِقٌ وَحَدَّهُ قَطُّ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: جواب تمہی بیان کرتے ہیں: ”ایک شخص نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے یہ خوف ہے کہ میں منافق ہو جاؤں گا تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے کبھی اکیلے میں نماز ادا کی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی منافق کبھی اکیلے میں نماز ادا نہیں کرتا ہے۔“

...—...—...—...

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو فصل بن خیرون - ان کے ماموں بوعلی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف -

ابن عمر اشجانی - قاسم بن محمد - ابو ہلال شعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشجانی نے اس کو مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے لیکن مفصل روایت کے پر نقل کیا ہے (جس میں یہ الفاظ ہیں:)

فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَمَا صَلَّيْتَ قَطُّ حَيْثُ لَا يَرَاكَ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ الْمُنَافِقَ لَا يَصَلِّي

حَيْثُ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ

(۵) - أخرجه عبد الرزاق (7704) - والحميدي (187) - واسحاق بن راهويه (1440) - والبخاري (2024) - ومسلم

(1174) - وابوداؤد (1376) - والنسائي في ”المجتبى“ 217/3 - وفي ”الكبرى“ (1334) .

(۶) - أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (199) في الصلاة. باب صلاة من خاف النفاق .

”تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے کبھی ایسی صورتحال میں نماز ادا کی ہے؟ جہاں صرف نہ تعالیٰ کے علاوہ تمہیں اور کوئی نہ دیکھ رہا ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی منافق ایسی جگہ نماز ادا نہیں کر سکتا جہاں اس کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہ دیکھ رہا ہو“

(617)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

امام ابو حنیفہ نے۔ حارث بن عبد الرحمن۔ ابو صالح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَضَعَ لَامَتَهُ وَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِثَوْبٍ وَاحِدٍ فَصَلَّى فِيهِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اپنا جنگی لباس اتار دیا۔ پانی منگوا کر اپنے اوپر اندھیل (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا) چھڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا منگوایا اور اس کو اوڑھ کر نماز ادا کی۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ عبد الصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشران دونوں نے۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے۔ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار۔ جمعہ بن عبید اللہ۔ اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: متوشحاً ”تو شیخ کے طور پر اوڑھ کر“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ احمد بن حسن بن سعید بن عثمان۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ محمد بن احمد بن عبد الملک۔ احمد بن داؤد ابلی۔ اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

دعا بماء فاتى به فى جفنة فيها وضى العجين فاستتر بثوب فاغتسل ثم دعا بثوب فتوشح به ثم

صلى ركعتين قال ابو حنيفة رضى الله عنه وهى الضحى

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا تو وہ ایک ایسے برتن میں لایا گیا جس میں گندھے ہوئے خشک آٹے کا نشان موجود تھا آپ نے کپڑے کے ذریعے پردہ کروا کر غسل کیا پھر آپ نے کپڑا منگوایا اور اس کو تو شیخ کے طور پر لپیٹ کر دو رکعات ادا کیں۔

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: یہ چاشت کی نماز تھی۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد۔ منذر بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ انہوں نے اپنے چچا۔ انہوں نے اپنے

سعد بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

فیہا اثر العجین وقال فی آخرہ صلی اربعاً اور کعتین

اس میں گندھے ہوئے آٹے کا نشان موجود تھا اور اس روایت کے آخر میں یہ ہے: آپ ﷺ نے چار رکعات ادا کی تھیں۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار - محمد بن یزید - مقلی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محمد بن علی بلخی (اور) عبداللہ بن عبید اللہ بن شریح ان دونوں نے - عبداللہ بن احمد - مقلی

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن ابو مقاتل - احمد بن عبداللہ بن سوید - ابو عاصم نبیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - احمد بن عبداللہ بن سوید - ابو عاصم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو عبداللہ محمد بن مخلد - نصر بن احمد - ابو عبدالرحمن مقلی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

ہے۔

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - شریف ابوسعید حسن ابن حسین بن علی بن عباس - ابوعلی حسن بن احمد بن

اسم بن شاذان - ابوحسن عبدالرحمن بن احمد بن سیماء مجمر - اسماعیل بن احمد تستری - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب فرماتے ہیں: حارث بن عبدالرحمن سے اس روایت کو نقل کرنے میں امام ابوحنیفہ منفرد ہیں۔

انہوں نے یہ روایت قاضی ابومسلم عبدالرحمن بن عمر سمنانی حنفی - ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان کے حوالے سے

سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب محمد بن علی بن فتح سے اذن کے طور پر - علی بن عمر حافظ -

بن مخلد بن حفص - ابولیت نصر بن احمد ابوسورہ مروزی - ابو عبدالرحمن مقلی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

671- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - علقمہ

حَنِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حرجہ الطبرانی فی ”الکبیر“ (10421) - وفی ”اللاوسط“ 106/4 (3723) و (3724) - وفی ”الصغیر“ 316/1 (524) -

- نوزاق (20210)، وابن ابی شیبہ 294/1

اللہ عَنْہُ قَالَ:

بیان کرتے ہیں:

متن روایت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأَمْرِ كَمَا يُعَلِّمُنَا
السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

”نبی اکرم ﷺ ہمیں ہر معاملے میں استخارہ کرے۔
تعلیم اسی طرح دیا کرتے تھے جس طرح آپ ﷺ
قرآن مجید کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی اور حارث بن اسد اسد آبادی ان دونوں نے - عمرو بن حمیدہ سے نقل کی ہے انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بغدادی - یحییٰ بن عثمان حرابی سے نقل کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل بروی - قاسم بن نصر بن جبرئیل - مالک بن سلیمان حمصی ان سب - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
صالح بن احمد کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا اراد احدكم امراً فليتوضا وليركع ركعتين ثم ليقل
اللهم اني استخيرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسالك من فضلك العظيم فانك تعلم ولا اعلم
وتقدر ولا اقدر انك انت علام الغيوب اللهم ان كان هذا الامر خيراً لي في ديني وخيراً لي في
معيشتي وخيراً لي في عاقبة امري فيسره لي وبارك لي فيه

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو وہ پہلے وضو کر کے دو رکعات اور
کرے پھر یہ پڑھے:

”اے اللہ! میں تیرے علم کے مطابق تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں اور تیری قدرت کی مدد سے تجھ سے طاقت مانگتا
ہوں میں تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو علم رکھتا ہے اور میں علم نہیں رکھتا ہوں تو قدرت رکھتا ہے
اور میں قدرت نہیں رکھتا ہوں پیشے تو غیوب کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے اے اللہ! اگر یہ کام میرے لیے میرے دین
میں بہتر ہے میری زندگی میں بہتر ہے اور میرے معاملے کے انجام (یا آخرت) کے حوالے سے بہتر ہے تو اس
میرے لیے آسان کر دے اور میرے لیے اس میں برکت رکھ دے۔“

انہوں نے یہ روایت حارث بن اسد - عمرو بن حمید - محمد بن منذر - عمران بن ہکار کلاعی حمصی - ربیع بن روح (اور) احمد بن
ہمدانی - اسماعیل بن فضل بلخی جو عبد الصمد کے بھائی ہیں - ابراہیم بن علاء بن ضحاک (اور) احمد بن محمد - یحییٰ بن اسماعیل - جعفر
علی ان سب نے - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زاد نقل کیے ہیں:

وان كان غيره خيراً لي فاقدر لي الخير حيث كان ثم رضني به

”اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور صورت میرے حق میں بہتر ہے تو بھلائی کو میرا نصیب کر دے، خواہ وہ جہاں کہیں بھی ہو اور مجھے اُس سے راضی کر دے“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن محمد - قاسم بن نصر بن جبریل - ابوانس مالک بن سلیمان حمصی - عیاش بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

نبیوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - اسماعیل بن فضل بلخی - ابراہیم بن علاء بن ضحاک - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

نبیوں نے یہ روایت ابو عبیدہ - نصر بن محمد - عبد الوہاب بن ضحاک - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - عبد اللہ بن احمد بن حنبل - عمران بن بکار - ربیع بن روح - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

نبیوں نے یہ روایت اسماعیل بن فضل بلخی - ابراہیم بن علاء بن ضحاک - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

بن خسر نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی نے اس سے امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۳۶ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الْهَدَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:

”میں مکہ تک کے سفر میں حضرت عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ

رہا وہ نفل نماز سواری پر ہی ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی

سمت میں ہو لیکن جب انہوں نے فرض یا وتر ادا کرنے ہوتے تو

وہ سواری سے نیچے اتر کر انہیں ادا کرتے تھے۔“

.....

۳۷ - سند روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن عمر اشنانی - احمد بن حسین ابن سعید بن عثمان نے اپنے والد کے حوالے سے - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

حرحہ محمد بن الحسن السیبانی فی ”الآثار“ (102) - وفی ”الموطأ“ (83) (205) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“

۴۰ - احمد 4/2 - ومسلم (700) (486-487) فی الیمسافرین: باب صلاة النافلة علی الدابة - وعبد الرزاق (4518) -

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن احمد بن عمر - ابو قاسم عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو سعید مرقی - قاضی ابو قاسم تنوخی - قاسم بن ثلاج - ابن عقدہ - احمد بن محمد بن یحییٰ - عبد اللہ بن محمد بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(620) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر -

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر

بیان کرتے ہیں:

”ایک شخص نے اُن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ کعبہ -

اندر نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے -

بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر چار رکعات -

تھیں (راوی کہتے ہیں:) میں نے ان سے کہا: آپ مجھے -

دکھائیں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تھی تو انہوں نے -

میرے ساتھ اپنے صاحبزادے کو بھیجا اس نے کہا: آؤ! تو انہوں نے -

کے تنے کے مد مقابل موجود ستون کے نیچے آگیا۔“

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ صَلَّى النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ أَرْبَعَ

رَكَعَاتٍ فَقُلْتُ لَهُ أَرِنِي الْمَكَانَ الَّذِي صَلَّى فِيهِ

فَبَعَثَ مَعِيَ ابْنَهُ فَقَالَ تَعَالَى ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى تَحْتِ

الْأُسْطُوَانَةِ بِحَيَالِ الْجَذْعَةِ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت حماد بن ذی نون - ابراہیم بن سلیمان زیات - امام زفر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

روایت کی ہے۔

(621) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

مُجَاهِدٍ :

متن روایت: أَنَّهُ صَحِبَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَنَّ

”وہ مکہ سے مدینہ منورہ تک کے سفر میں حضرت عبد

(620) قد تقدم فی (583)

(621) قد تقدم فی (619)

حَالِ الْمَدِينَةِ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَوَجْهَهُ قِبَلَ
مَدِينَةِ يَوْمِيْ اِيْمَاءَ اِلَّا الْمَكْتُوبَةُ وَالْوُتْرُ فَإِنَّهُ
لَا يَنْزِلُ لَهُمَا فَسَأَلْتُ عَنْ صَلَاحِهِ عَلَى رَاحِلَتِهِ
خِمْهُ قِبَلَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِيْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
سَيِّدِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ
حَرَجًا حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ يَوْمِيْ اِيْمَاءَ

عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سواری پر ہی
(نفل) نماز ادا کر لیتے تھے حالانکہ ان کا رخ
مدینہ منورہ کی طرف ہوتا تھا ابستہ فرض اور وتر کا معاملہ مختلف تھا
کیونکہ انہیں ادا کرنے کے لیے وہ سواری سے نیچے اترتے
تھے میں نے اُن سے مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے سواری
پر نوافل ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے مجھے
بتایا: نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر ہی اشارے کے ساتھ نوافل ادا
کر لیتے تھے خواہ آپ ﷺ کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے
بہت سنا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے - علی بن اقر - ابو اقر کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ
کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

62 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ
نَصْرِ عَنْ أَبِي الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
سَيِّدِي اللَّهِ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

”جو شخص رات کے وقت بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار
کرے اور (نفل) نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اُن (میاں بیوی)
کا نام اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور
خواتین میں نوٹ فرما لیتا ہے“

روایت: مَنْ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَابْقَظَ أَهْلَهُ
سَيِّدِي كَتَبَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا
بِكِرَاتٍ

.....

فقط طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن حسن بن عبد الملک - معاذ بن موسیٰ - عافیہ بن
قیس اودی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - (امام باقر) ابو جعفر محمد بن علی بن حسین
بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

72 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ
حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
سَيِّدِي اللَّهُ عَنْهُمْ:

متن روایت: أَنَّ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ كَانَتْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهُنَّ رَكْعَاتُ
الْوُتْرِ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعات پر مشتمل
ہوتی تھی جن میں وتر کی رکعات اور فجر کی دو سنتیں بھی شامل
تھیں۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن یحییٰ طلحی - ابویحییٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - ابویحییٰ حمالی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے یہ ابویحییٰ
امام باقر (ع) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے انہوں نے اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔
ابو محمد کہتے ہیں: مقرر اسحاق بن یوسف محمد بن حسن اور دیگر حضرات نے امام ابو حنیفہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی

مانند ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن محمد بن یحییٰ طلحی (اور) حسین بن

عفان ان دونوں نے - ابویحییٰ حمالی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن حسین بن ایوب - قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن احمد -

احمد بن جعفر بن حمدان قطیعی - ابو علی بشر بن موسیٰ - مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور بن سواق - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ -

الرحمن مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حسین کا یہ بیان نقل کیا ہے:

(624) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ:

متن روایت: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلَى رَأْسِهِ إِيمَاءً أَيْنَمَا

تَوَجَّهَتْ بِهِ فَإِذَا كَانَتْ الْفَرِيضَةُ أَوْ الْوُتْرُ نَزَلَ

فَصَلَّى

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر تھے۔

کے ساتھ نوافل ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت

ہو، لیکن جب انہوں نے فرض یا وتر ادا کرنے کے

وہ (سواری سے) نیچے اتر کر انہیں ادا کرتے تھے۔“

...—...—...—...

(623) احرار محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (101) - والبخاری (1089) فی التہجد باب کیف كانت صلاة

الله عليه وسلم - ومسلم (737) فی صلاة المسافرين - وابوداؤد (1338) - واحمد 189/6 - راسن ابی شیبہ 281/1 -

”السنن الكبرى“ 6/3 عن عائشة

(624) قد تقدم فی (619)

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن رحمہ اللہ تعالیٰ فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد سے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

62: - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ عَنْ - امام ابو حنیفہ نے - ابان کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص جمعہ کے دن (صرف) وضو کر لے تو یہ بھی کافی ہے اور اچھا ہے لیکن جو شخص غسل کرے تو غسل زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔“

.....

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔
63: - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: - امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن سعید انصاری - عمرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”پہلے لوگ جمعہ کے لیے آتے تھے تو پسینہ میں (نہائے ہوئے) اور گرد و غبار میں اُلے ہوئے ہوتے تھے تو ان سے یہ کہا گیا: جو شخص جمعہ (کی نماز) کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے۔“

.....

یوم بخاری نے یہ روایت - محمد بن قدامہ زاید بلخی - لیث بن مساور - اسحاق بن سلیمان رازی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
ہوں نے یہ روایت احمد بن سعید کوفی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نجمہ بن حبیب زیات کی تحریر میں یہ روایت - یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

ہوں نے یہ روایت صالح بن سعید بن مرداس ترمذی - محمد بن ساعد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے

قد تقدم فی (414)

شرح محمد الحسکفی فی ”مسند الامام“ (139) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 117/1 - وابن حبان (1236) - وابو 33: فی الطہارۃ باب الرخصة فی ترك غسل يوم الجمعة - والشافعی فی ”المسند“ 155/1 - وعبد الرزاق (5315) .

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - ابراہیم بن موسیٰ - عباس بن ابراہیم - حماد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن احمد - محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا کے پاس میں یہ روایت پڑھی ہے یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن حماد بن حکیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یاسین کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حفص بن محمد بن موسیٰ - ابو فروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن عمر بن ابراہیم نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے۔

بن حسن - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے۔
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے -

والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی - عیسیٰ بن احمد - مقری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ہے۔ تاہم اس میں حوائج یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كان الناس عمار ارضهم وكانوا يروحون يخالطهم العرق والتراب فقال لهم رسول الله صلى الله

عليه وآله وسلم اذا حضرتم الجمعة الى آخره

”پہلے لوگ خود کھیتی باڑی کیا کرتے تھے وہ جب (نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے) آتے تھے تو پسینے اور مٹی میں لتھڑے ہوتے۔“

تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تھا: جب تم جمعہ کے لیے آؤ... (اس کے بعد آخر تک حدیث ہے۔)

ان کے الفاظ ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ شعیب بن ایوب۔ ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

وعبداللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد فارسی۔ ابو حسین مظفر حافظ۔ محمد بن ابراہیم بغوی۔ محمد بن شجاع خلجی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن مظفر تک اسی سند کے ساتھ۔ ابوعلی محمد بن سعید حرانی۔ ابو فروہ یزید بن محمد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ سابق لے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن مظفر تک اسی سند کے ساتھ۔ محمد بن نصر بن طالب۔ ابو حسن احمد بن محیا۔ عبداللہ بن محمد بن رستم۔ ابو ہاشم محمد بن حفص کے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت۔ ابراہیم بن موسیٰ رازی۔ عیسیٰ بن ابراہیم۔ حماد بن عمر نصیبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت۔ قاضی ابو یعلیٰ محمد بن حسین فراء۔ ابونصر احمد بن حسن بن محمد بن علی بن شاہ ی۔ ابونصر حیری۔ ابوطالب علی بن محمد بن زید حرانی۔ ابو فروہ یزید بن محمد بن سنان۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

”نَبِيَّ اکرم ﷺ (نماز میں تلاوت سے پہلے) پست آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھا کرتے تھے“

.....

بمحدث بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن ابوریح۔ عبداللہ بن غنام۔ حفص بن غیاث (اور) عاصم بن یوسف۔ قاسم بن معن ان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ عَنِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے۔ ابواسحاق سمعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: عاصم بن ضمیر بیان کرتے ہیں:

نه تقدم فی (544).

حرجه احمد 86/1-وابن ابی شبة 296/2-والنسائی فی ”الکبری“ (1385)-وابو یعلیٰ (618)-والبزار (684)-

فی ”المنن الکبری“ 467/2-والطیالسی (88)

متن روایت: سَأَلْتُ عَمِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْوُتْرِ أَحَقُّ هُوَ فَقَالَ أَمَّا كَحَقِّ الصَّلَاةِ فَلَا وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَهُ

”میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا وتر ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جہاں تک (فرض) نماز کی ضرورت ہوئے کا تعلق ہے تو وہ تو نہیں ہیں، لیکن یہ نبی اکرم کی سنت ہیں، کسی بھی شخص کے لیے انہیں ترک کرنا مناسبت نہیں ہے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - حفص بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زید - حوالے سے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(629) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - حکم - مجاہد کے حوالے سے یہ روایت کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے بعد دو رکعات (سنتیں) کرتے تھے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید بن جعفر - حفص - یعقوب بن یوسف - محمد بن بشر کے حوالے سے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(630) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ - روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى التَّكْبِيرَ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا عَلَى مَنْ صَلَّى فِي جَمَاعَةٍ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

”ابراہیم نخعی یہ سمجھتے تھے کہ ایام تشریق میں تکبیر کسی شخص پر لازم ہے جس نے باجماعت نماز ادا کی ہو۔“

...—...—...—...

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابوطالب سمسار - ابوحسن محمد بن جعفر بن محمد تمیمی - ابوحسن محمد بن

(629) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (181)

☆قلت: وقد اخرج ابن حبان (246) - عبد الله بن أبي (4811) - واحمد 6/2 - والبيهقي (1180) في النجدة -

قبل الظهر - و ابو داود (1252) في الصلاة: باب الصلاة بعد الظهر

عن ابن عمر قال: صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان يصلي ركعتين قبل الظهر وركعتين بعد الظهر

وركعتين بعد العشاء الآخرة

(630) أخرجه ابن أبي شيبة 186/2 في الصلاة: باب في الرجل يصلي وحده يكبر أم لا؟

ایوب بن عائد - محارب بن دثار سے نقل کرتے ہیں اس کے بعد خارجہ کی نقل کردہ روایت کی مانند طویل روایت ہے۔
 ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: صالح بن ابوریحیٰ نے مجھے لکھ کر بھیجا: محمد بن خلف بن ایوب اور محمد بن عبدالوہاب نے ہمیں یہ روایت بیان کی: جعفر بن عون - امام ابوحنیفہ سے روایت کرتے ہیں: محارب بن دثار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

من صلی بعد العشاء اربع رکعات قبل ان یشرج من المسجد عدلن بمثلھن من لیلة القدر
 ”جو شخص عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعات ادا کر لے گا تو یہ اس کے لیے شب قدر
 میں اتنی ہی رکعات ادا کرنے کے برابر شمار ہوں گی۔“

ابو محمد بخاری کہتے ہیں: صالح بن ابوریحیٰ نے مجھے لکھ کر بھیجا: ابوبکر بن داؤد سمنانی نے یہ روایت - عبدالعزیز بن یحییٰ بن محمد بن سلمہ بن حرانی - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - محارب بن دثار سے روایت کی ہے۔
 حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - حسن بن علی بن عفان - حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: امام ابو یوسف، اسد بن عمر، صلت بن حجاج نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔۔
 ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر و یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن خثیم - محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے مختصر طور پر روایت کی ہے۔
 نے ارشاد فرمایا ہے:

من صلی اربع رکعات بعد العشاء الآخرة قبل ان یشرج من المسجد عدلن بمثلھن من لیلة القدر

”جو شخص عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعات ادا کر لے گا تو یہ اس کے لیے شب قدر میں اتنی ہی رکعات ادا کرنے کے برابر شمار ہوں گی۔“

قاضی اشنانی نے اس کو امام ابوحنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
 حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

الفصل الخامس في هيئتها والشك فيها وشرائط وجوبها

پانچویں فصل: نماز کا طریقہ اس میں شک ہو جانا اور اس کے وجوب کی شرائط

(632) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَتَنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى قَائِمًا وَقَاعِدًا وَمُخْتَبِيًا

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر بیٹھ کر احتباء کے طور پر بیٹھ کر (برصورت میں) نماز ادا کر لیتے تھے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بنی نے یہ روایت - احمد بن محمد بن عبدالرحمن سرخسی - عبداللہ بن عبدالرحمن - ابو احمد خلف بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو علی حسین بن قاسم بن جعفر کاتب - محمد بن موکی دولابی - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے - عطاء بن ابورباح - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

صلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم قائماً وقاعداً وحافياً ومنتعلاً وانصرف عن يمينه وشماله ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر بیٹھ کر ننگے پاؤں جوتا پہن کر (برصورت میں) نماز ادا کر لیتے تھے (اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دائیں یا بائیں (دونوں طرف سے) اٹھ جایا کرتے تھے۔“

ابن مظفر کہتے ہیں: انہوں نے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے، یعنی ابن صہیب نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کیا ہے جبکہ حسن بن زیاد نے اس کو عطاء کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبدالجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ ابن مظفر کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو ابھی بیان کی گئی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(633) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رَاهِمٍ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِالسُّجُودِ عَلَى الْعِمَامَةِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”عمامہ پر سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

مَتَنُ رَوَايَتٍ: إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِالسُّجُودِ عَلَى الْعِمَامَةِ

(632) أخرجه الطبرانی في "الكبير" (11334) - وأورده الهيثمي في "مجمع الزوائد" 50/2

(633) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (76) في الصلاة: باب افتتاح الصلاة ورفع الأيدي والسجود على

عمامة - وعبد الرزاق (1568) في الصلاة: باب السجود على العمامة - وابن أبي شيبه 268/1 في الصلاة: باب من كره السجود

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد

وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(634) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ: نقل کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ وَكُلَّمَا رَكَعَ "نہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز کی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہر مرتبہ سجدے اور رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہی۔"

.....

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد

رضي الله عنه

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(635) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ: امام ابوحنیفہ - عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: وَقَدْ سَأَلَهُ عَنْ شَأْنِ الْإِمَامِ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ يَقُولُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَالَ مَا عَلَيْهِ أَنْ يَقُولَ ذَلِكَ

فَمَرَّ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ رَجُلٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَا الْمُتَكَلِّمِ قَالَتْ ثَلَاثُ مَرَاتٍ

پھر انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی: وہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھا رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا تو ایک شخص نے یہ

(634) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (75) - وفی "الموطأ" (103) - ومسلم (392) 293/1 - وعبد البر فی

(2492) فی صلاة: باب التکبیر - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 221/1 - والبیہقی فی "السنن الکبریٰ" 67/1

(635) اخرجہ الحاکمی فی "مسند الامام" (107) - والطبرانی فی "الکبیر" (13600) - وعبد الرزاق (2918) - والبیہقی فی

مجمع الزوائد "123/2 - والزبیدی فی "عقود الجواهر" 110/1

قَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ
لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مَلَكًا يَتَدَرُونَ أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا
لَكَ

کلمات پڑھے:

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا
”اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے ہی لیے
مخصوص ہے جو زیادہ ہو یا کمزور ہو برکت والی ہو“

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے
دریافت کیا: یہ کلمات پڑھنے والا شخص کون ہے؟ (کسی نے
جواب نہیں دیا) یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ دریافت کی تو
ایک صاحب نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ میں تھا نبی
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا
ہے میں نے دس سے زیادہ فرشتوں کو جلدی کرتے ہوئے
دیکھا کہ اُن میں کون انہیں تمہارے لیے نوٹ کرتا ہے؟“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے - علی بن حسین بن عبدہ بخاری - عبد الوہاب بن فلیح مکی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ابو یوسف یسع بن طلحہ
یہ سن کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ کو دیکھا کہ انہوں نے عطاء سے امام کے (رکوع سے) سر اٹھانے کے بارے میں دریافت
کیا: اس کے بعد راوی نے پوری روایت نقل کی ہے۔

636) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ طَاوُسٍ عَنْ
بْنِ عَبَّاسٍ أَوْ غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

”اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف یہ وحی کی تھی کہ
وہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن صالح طبری - حسن بن ابوزید - اسماعیل بن یحییٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
ایت کی ہے

636) اخرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 256/1 - وابن حبان (1923) - والطبرانی فی ”الکبیر“ (10862) - واحمد
255 - والبخاری (810) فی الاذان باب السجود علی سبعة أعظم - ومسلم (490) فی الصلاة باب أعضاء السجود - وابوداؤد
(890) فی الصلاة: باب أعضاء السجود - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 108/2

(637) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ الْمَرِيضِ يُغْمَى عَلَيْهِ فَيَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْيَوْمَ الْوَاحِدَ فَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ يَقْضِيَهُ فَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُوَ فِي عَذْرٍ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

”حماد نے ان سے ایسے بیمار شخص کے بارے میں دریافت کیا جس پر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے تو کیا وہ نماز کو ترک کر دے گا؟ (یا اس کی بعد میں قضا کرے گا؟) تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: اگر تو وہ بیہوشی صرف ایک دن کے لیے تھی تو میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ وہ شخص ان نمازوں کی قضا کر لے لیکن اگر وہ اس سے زیادہ تھی تو پھر وہ شخص ان شاء اللہ معذور شمار ہوگا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة قال محمد اذا اغمى عليه يوماً

وليلة قضى وان كان اكثر من ذلك فلا قضاء عليه وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے امام محمد فرماتے ہیں: اگر اس پر ایک دن اور ایک رات تک بیہوشی طاری رہی ہو تو وہ (اس دوران رہ جانے والی نمازوں کی) قضا کرے گا، لیکن اگر اس سے زیادہ عرصہ بیہوشی رہی ہو تو اس پر قضا لازم نہیں ہوگی، امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(638) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک دن اور ایک رات تک بیہوش رہنے والے شخص کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: وہ (درمیان میں رہ جانے والی نمازوں کی) قضا کرے گا۔“

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْمُغْمَى عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً قَالَ يَقْضَى

——***

قال محمد وبه ناخذ (اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضى الله عنه

(637) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (171) فی الصلاة: باب صلاة المغمى عليه - وابن ابی شیبہ 269/2 فی

الصلاة: باب ما يعيد المغمى عليه من الصلاة

(638) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (172) فی الصلاة: باب صلاة المغمى عليه - وعبد الرزاق (4152) فی

الصلاة باب صلاة المریض علی الدابة وصلاة المغمى عليه - وابن ابی شیبہ 269/2 فی الصلاة: باب ما يعيد المغمى عليه من الصلاة

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔
 میں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(635) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”رَوَايَتُ: أَمَرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمٍ
 لَا أَكْفُ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا“

امام ابو حنیفہ نے - عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
 ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ
 کروں اور میں بالوں یا کپڑے کو نہ سمیٹوں۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - حسن بن سلام - سعید بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
 کی ہے۔

(636) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

بُيُوتِ:

”رَوَايَتُ: فِي الرَّجُلِ يَشْكُ فِي السَّجْدَةِ
 سَبْعًا وَنَحْوِ ذَلِكَ مِنْ صَلَاتِهِ مَا لَمْ تَكُنْ رَكْعَةً
 مَأْتِيَةً بِمَنْ شَكَّ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ وَيَقْضِي سَجْدَةً
 بِرِ لِدَلِيلِكَ أَيْضًا فَإِنَّهُمَا يَصْلُحَانِ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى
 - كَنْ قَبْلَهُمَا مِنَ النَّسْيَانِ وَكَانَ يُقَالُ إِنَّهُمَا
 - رَغْمَانِ لِلشَّيْطَانِ وَآلَهُ قَالَ لَأَنْ أَسْجُدَ لِذَلِكَ
 - سَبْعَ السَّهْوِ فِيمَا لَمْ يَحِقَّ عَلَى أَحَبِّ إِلَيَّ مِنْ
 - نِيَمًا“

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”جس شخص کو اپنی نماز میں سجدہ یا تشہد یا اُس جیسی کسی اور
 چیز کے بارے میں شک ہو جائے جبکہ ایک رکعت مکمل نہ ہو تو
 اس کو جس چیز کے بارے میں شک ہوا تھا وہ اس کو ادا کرے گا
 اور دوسرے سجدہ سہو بھی کرے گا تو ان سے پہلے جو بھی نسیان ہوا
 تھا یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اذن سے اس (کمی) کو ٹھیک کر دیں
 گئے ان دونوں کو ”شیطان کو رسوا کرنے والی دو چیزوں“ کا نام بھی
 دیا گیا ہے۔

وہ (یعنی ابراہیم نخعی) فرماتے ہیں: جب مجھ پر سجدہ سہو
 لازم نہ ہو رہا ہو ایسی صورت میں میں سجدہ سہو کر لوں یہ مجھے اس
 سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس کو ترک کر دوں۔“

.....

حرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ قال محمد وبہ ناخذ وان کان
 قد تقدم فی (636)

حرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (173) فی الصلاة: فی صلاة المغمی علیہ - ر عبد الرزاق (3532) فی

یبتلى بذلك كثيراً مضى على اكبر رايه وسجد سجدتي السهو

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اگر وہ اکثر اس صورت حال میں مبتلا ہو جاتا ہو تو وہ اپنے غالب گمان کے منہ نماز جاری رکھ کر (آخر میں) سجدہ سہو کر لے گا۔

(641) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فَيَمْنُ نَيْسَى فَرِيضَةً فَلَا يَذْرِي أَرْبَعًا صَلَّى أَمْ ثَلَاثًا قَالَ إِذَا كَانَ أَوَّلَ نَيْسَانِهِ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَإِنْ كَانَ يُكْثِرُ النِّسْيَانَ تَحَرَّى لِلصَّوَابِ فَإِنْ كَانَ أَكْبَرَ ظَنَّهُ أَنَّهُ أَتَمَّ الصَّلَاةَ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَإِنْ كَانَ أَكْبَرَ ظَنَّهُ أَنَّهُ صَلَّى ثَلَاثًا أَصَافَ إِلَيْهَا رَابِعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جو شخص فرض نماز میں بھول جائے اور اس کو پتہ نہ ہو کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں یا چار ادا کی ہیں تو ابراہیم فرماتے ہیں: اگر تو اس کو پہلی مرتبہ نسیان لاحق ہوا ہے تو دوبارہ دہرائے گا، لیکن اگر اس کو اکثر نسیان کا سامنا کرنا پڑتا ہو تو درست صورت کے بارے میں تحری کرے گا، اگر اس کا گمان یہ ہو کہ اس کی نماز مکمل ہو چکی ہے تو وہ سجدہ سہو کرے! اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں ان کے ساتھ چوتھی رکعت ملا لے گا اور پھر سجدہ سہو کر لے گا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(642) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَضْرِبُ الرَّجُلَ إِذَا رَأَاهُ يُتَابِعُ بَيْنَ السُّجُودِ فِي غَيْرِ سَهْوٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی کو سہو (بے احتیاطی) کے بغیر مسلسل سجدہ سہو کرتے ہوئے دیکھتے تھے تو پٹائی کیا کرتے تھے۔“

(641) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (174) فی الصلاة. باب صلاة السغمی علیہ - وعبد الرزاق

الصلاة. باب السهو فی الصلاة - وابن ابي شبة 26/2 فی الصلاة: فی الرجل یصلی فلا یدری زاد او نقص

(642) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (175) فی الصلاة: باب السهو فی الصلاة

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد لا ینبغی ان یسجد للركعة اکثر من سجدتین ولا ان یسهو فلا یدری اسجد واحدة ام ثنتين فیمضی علی اکبر رایہ وهذا كله قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: یہ مناسب نہیں ہے کہ آدمی ایک رکعت کے لیے دو سے زیادہ سجدے کرے البتہ اگر اس کو سہو لاحق ہو جائے اور اس کو پتہ نہ چلے کہ اس نے ایک سجدہ کیا ہے؟ یا دو سجدے کیے ہیں تو پھر وہ اپنے غالب گمان کے مطابق عمل کرے گا (خواہ درحقیقت یک رکعت کے لیے تین سجدے ہو جائیں) ان تمام صورتوں میں امام ابو حنیفہ کا قول بھی یہی ہے۔

(643) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رَاهِمٍ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - شقیق بن سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جب کسی شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے یہ پتہ نہ چلے کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں یا چار رکعات ادا کی ہیں تو اسے تحری کرنی چاہیے اور اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ اس کا غالب گمان کیا ہے اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں تو وہ کھڑا ہو کر ان کے ساتھ چوتھی رکعت شامل کر لے پھر تشهد پڑھ کر سلام پھیرے اور سجدہ سہو کر لے اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے چار رکعات ادا کر لی ہوئی ہیں تو وہ تشهد پڑھ کر سلام پھیرے اور پھر سجدہ سہو کر لے۔“

——***

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبه ناخذ الا انا نستحب له اذا كان ذلك اول ما اصابه انه يعيد الصلاة وهو قول ابی حنیفہ ثم قال محمد (حدثنا) مالك بن مخلول (عن) عطاء بن ابی رباح انه قال يعيد مرة قال محمد وبهذا ناخذ وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ ہم اس کے لیے یہ بات مستحب سمجھتے ہیں کہ اگر اس کو پہلی مرتبہ یہ صورت حال

حرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (176) فی الصلاة. باب السهو فی الصلاة - وعد الرزاق (3468) فی

باب السهو فی الصلاة - وابن ابی شیبہ 26/2 فی الصلاة: باب فی الرجل یصلی فلا یدری زاد او نقص

پیش آئی ہو تو وہ نماز کو دہرائے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: مالک بن مخول نے - عطاء بن ابورباح کا یہ قول نقل کیا ہے: پہلی مرتبہ (اس صورتحال کا سامنا کرنے پر) وہ شخص نماز کو دہرائے گا۔

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(644) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا سَهَى الْإِمَامُ فَسَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ فَاسْجُدْ مَعَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَنْ تَسْجُدَ.

(645) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ سَجَدَ ثَلَاثَ سَجَدَاتٍ نَاسِيًا فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ

(646) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا تَخَالَجَكَ أَمْرَانِ فَظُنَّ أَنَّ أَقْرَبَهُمَا إِلَى الْحَقِّ أَوْ سَعَهُمَا

(647) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

(644) اخبره محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (179) في الصلاة: باب السهو في الصلاة - وعبد الرزاق 2

الصلاة: باب هل على من خلف الإمام سهو؟ وابن أبي شيبة 39/2 في الصلاة: باب الإمام يسهر فلا يسجد ما يصنع القوم؟

(645) اخبره محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (180) في الصلاة: باب السهو في الصلاة - وابن أبي شيبة 2

الصلاة: باب الإمام يسهر فلا يسجد ما يصنع القوم؟ وعبد الرزاق 316/2 في الصلاة: باب هل على من خلف الإمام سهو؟

(646) اخبره محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (178) في الصلاة: باب السهو في الصلاة

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جب امام کو سہواً حق ہو اور وہ سجدہ سہو کرے تو تم بھی

کے ساتھ سجدہ سہو کرو اگر وہ سجدہ سہو نہیں کرتا تو (اس کے

وجہ سے) تم پر سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔“

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جو شخص بھول کر (دو کی بجائے) تین سجدے کرے

پر بھی سجدہ سہو لازم ہوگا۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جب دو صورتیں تمہارے لیے خلجان پیدا کر رہی ہیں

تم یہ سوچو کہ ان دونوں میں سے حق کے زیادہ قریب وہ

ہوگی جو زیادہ گنجائش والی ہو۔“

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

سوال :

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَتَذَكَّرُ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاتِكَ فَعَرَضَ لَكَ

”جب تمہارے نماز پڑھ کر فارغ ہو جانے کے بعد، تمہیں

إِلَى رُضْوٍ أَوْ صَلَاةٍ أَوْ قِرَاءَةٍ فَلَا تَلْفِتْ

وضو یا نماز یا تلاوت کے بارے میں شک لاحق ہو تو تم (اُس کی

طرف) توجہ نہ دو۔

خرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه ثم قال محمد وبه

• **حَدَّثَنَا** وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

مفتاوتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰ - سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

بِسْمِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ :

ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

يَا أَيُّهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”جہنم“ سے منع کیا ہے۔“

عن الْمُجْتَمَةِ

نعم بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابومقتاتل بزاز بغدادی - احمد بن اسحاق بن صالح - خالد بن خدش بن عجلان - حمید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابن مخلد اور صالح بن احمد ان دونوں نے۔ احمد بن اسحاق بن صالح وراق۔

ش- خویلد صفار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

عن ابن عمر رضي الله عنهما :

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ت: أَنَّهُ كَانَ يُؤْتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنَامُ فَإِذَا

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ابتدائی حصے میں وتر

بِئْسَ لِلَّيْلِ صَلاٰی رَكْعَةً يُرِيدُ بِهَا نَقْصًا وَتُرَةً

ادا کر کے سو جاتے تھے، پھر جب وہ رات کے آخری حصے میں بیدار

فَرَّغَ أَوْ تَرَفَّى فِي آخِرِ صَلَوَاتِهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ

رہتے تو ایک رکعت ادا کرتے وہ اس کے ذریعے اپنے (ادا

نَسِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ ابْنَ عُمَرَ مَا

کیے ہوئے) وتر کو توڑنے کا ارادہ کرتے تھے پھر (نوافل) ادا

محمد بن الحسن الشيباني في "الأثر" (181) في الصلاة: باب السهو في الصلاة

١- محمد الحصكفي في "مسند الامام" (406)-وابن حبان (5617)-واحمد 103/2-والنسائي 238/7-والدارمي

— خرزاق (8428) نحوه

١٠٠ - لحكمي في "مسند الامام" (٥٧٤) - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" ٣٤٣/١ (٢٠٢٠) في الصلاة. باب

== تریدون هذه القصة ==

عِلْمُهُ بِالْوُتْرِ أَمَا أَنَّهُ يُرِيدُ يَلْعَبُ بِصَلَاتِهِ فَإِذَا أَوْتَرَ
أَحَدُكُمْ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي مَشْيَ مَشْيٍ
حَتَّى يَسْحَرَ فَإِنَّهُ يُصْبِحُ عَلَى وَتْرِهِ
قَالَ حَمَّادٌ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
فِعْلِ أَبِيهِ فِي الْوُتْرِ فَقَالَ رَأَى رَأَاهُ فَلَمْ يَأَلِ عَنِ
الْخَيْرِ

کرتے پھر اپنی (نفل) نماز کے آخر میں وتر ادا کریتے۔
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع ملی تو انہوں نے
فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن عمر پر رحم کرے وہ وتر کے بارے میں
جانتے ہیں یا پھر یہ ہے کہ وہ اپنی نماز کے ساتھ کھینے کا رواج
ہیں جب کوئی شخص رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر چکا ہو
اپنی (رات کی نفل) نماز کو صبح صادق تک دو دو کرتے
کرے تو وہ ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ اس نے وتر
ہوئے ہوں گے۔

حماد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر
کے صاحبزادے عبید اللہ سے ان کے والد کے اس طریقہ سے
بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: یہ ان کی ذلت
تھی اور انہوں نے بھلائی کے حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

قاضی عمر بن حسن اشجانی نے یہ روایت - احمد بن محمد بن عبد الرحمن نے اپنے والد کے حوالے سے - جنادہ بن سالم سے
سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوطی باقلانی - ابو عبد اللہ بن
علاف - قاضی اشجانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(650) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
سَنَّ فِي الصَّلَاةِ إِذَا نَابَهُمْ فِيهَا شَيْءٌ التَّسْبِيحُ
لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ
امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت
ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بارے میں یہ سنت
ہے کہ اس کے دوران اگر (امام کو متوجہ کرنے کی) ضرورت
آجائے تو مردوں کے لیے ”سبحان اللہ“ کہنے کا حکم ہے۔
خواتین کے لیے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کا حکم ہے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عباس بن عبد العزیز قطان مروزی - علی بن سلیمان - حکیم بن زید کے حوالے سے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں اسی طرح نقل کی ہے۔

۱۱۱ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

روایت: أَنَّهُ سُئِلَ كَيْفَ كَانَ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ يَتَوَبَّعْنَ ثُمَّ أُمِرْنَ أَنْ يَحْتَفِزْنَ

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں خواتین کس طرح نماز ادا کی کرتی تھیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: پہلے وہ چار زانو بیٹھا کرتی تھیں، پھر انہیں حکم دیا گیا کہ وہ دو زانو بیٹھیں۔“

یہ روایت - قبصہ طبری - زکریا بن یحییٰ نیشاپوری - عبداللہ بن احمد بن خالد رازی - ابو ثابت زر بن نجیح - ابراہیم بن مہدی - ابوجواب احوص بن جواب - سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

تانی عمر بن حسن اشعری نے یہ روایت - علی بن محمد بزاز - احمد بن محمد بن خالد - زر بن نجیح - ابراہیم بن مہدی - ابوجواب احوص - سفیان ثوری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

بن خروئے نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خروئے - ان کے ماموں ابوعلی باقلانی - ابوعبداللہ بن دوست غلاف - تانی انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

۱۱۲ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

روایت: فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي يَوْمٍ غَيْمٍ ثُمَّ شَمْسٌ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ صَلَاتِهِ فَإِذَا هُوَ يُصَلِّي إِلَى غَيْرِ قِبْلَةٍ قَالَ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْقِبْلَةِ بِمَا مَضَى وَيُصَلِّي مَا بَقِيَ

”جو شخص ابراؤددن میں (فجر کی) نماز ادا کر رہا ہو اور پھر سورج نکل آئے اور ابھی اس کی کچھ نماز باقی ہو (اور یہ بھی پتہ چل جائے) کہ وہ قبلہ کی بجائے دوسری سمت میں رخ کر کے نماز ادا کر رہا تھا (تو ابراہیم نخعی) فرماتے ہیں: وہ قبلہ کی طرف رخ کر لے گا، گزری ہوئی نماز کو شمار کرے گا، اور باقی رہ جانے والی نماز کو ادا کر لے گا۔“

حرجہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة قال محمد وبه ناخذ وهو قول حنيفة رحمه الله

حرجہ ابن اسی نسخة 270/1 في الصلاة: باب في المرأة كيف تجلس في الصلاة؟ عن نافع قال: كن نساء ابن عمر يتربعن

حرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (163) في الصلاة باب الفقهة في الصلاة وما يكره فيها - وابن أبي شيبة

في الصلاة: باب في الرجل يصلي بعض صلاته لغير القبلة قال: يعتد بها

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - ابوسفیان ظریف بن شہاب -

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔

اکرم سنی شیخ نے ارشاد فرمایا ہے:

"انسان سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہے اس کی تین

دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے پاؤں کے اگلے حصے جب کوئی سجدہ

کرتے تو ہر عضو کو اس کی مخصوص جگہ پر رکھے اور جب

کرتے تو گدھے کی طرح سر نہ جھکائے۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - اعمیل بن بشر - حماد بن قریش - عمر بن رماح کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرف سلمیٰ نیشاپوری - جبارود بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے:

نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

اذا سجد احدکم فلا يمدد صلبه فان الانسان يسجد .. الحديث

"جب کوئی شخص سجدہ کرے تو وہ اپنی پشت کو پھیلائے نہیں کیونکہ انسان سجدہ کرتا ہے" .. الحديث

انہوں نے یہ روایت حارث بن اسد اسد آبادی - عبید اللہ بن مرزبان - عبد اللہ بن اسلم بلخی - عمار بن بزیع کے حوالے سے

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابراہیم بن عبدوس ہمدانی - عباس بن یزید - احمد بن بشر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ہے ہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

نہی رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان يمد الرجل صلبه في السجود

"نبی اکرم سنی شیخ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی سجدہ کرتے ہوئے اپنی پشت کو پھیلائے۔"

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ -

(654) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

سے یہ روایت نقل کی ہے: مسروق بیان کرتے ہیں۔

أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ قَالَ:

(653) (أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي "السنن الكبرى" 85/2 فِي الصَّلَاةِ: بَابُ صِفَةِ الرُّكُوعِ)

(654) (أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الآثَارِ" (106) فِي الصَّلَاةِ بَابُ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ وَسُجُودِهِ - وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ

الْمَدَائِنِيُّ: بَابُ مَكْتُبِ الْإِمَامِ بَعْدَ مَا يَسْلَمُ - وَالطَّحَاوِيُّ فِي "شرح معاني الآثار" 270/1

متن روایت: كَانَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 إِذَا سَلَّمَ كَانَ عَلَى الرَّضْفِ حَتَّى يَنْقِلَ
 ”حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب سلام پھیرتے تھے تو
 یوں لگتا جیسے وہ انگارے پر بیٹھے ہیں، یعنی وہ فوراً اٹھ جاتے
 تھے۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر بن احمد - محمد بن
 ابراہیم بن حمیش بغوی - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع خلجی - حسن بن زیاد بیہقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 (واخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد
 وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد
 فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

655) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 ابراہیم: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي
 مَكَانٍ الضَّيِّقِ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى جَانِبِهِ
 لَا يَسِرُّ أَوْ تَكُونُ بِهِ عِلَّةٌ قَالَ فَلْيَجْلِسْ عَلَى جَانِبِهِ
 لَا يَمْنُ وَإِنْ كَانَ يَسْتَطِيعُ الْجُلُوسَ عَلَى جَانِبِهِ
 لَا يَسِرُّ فَلْيَجْلِسْ
 ”جو شخص کسی تنگ جگہ پر نماز ادا کر رہا ہو اور بائیں
 (ٹانگ) پر نہ بیٹھ سکتا ہو یا اس کو کوئی تکلیف لاحق ہو تو وہ دائیں
 (ٹانگ) کے بل بیٹھ جائے، لیکن اگر وہ بائیں (ٹانگ) کے بل
 بیٹھ سکتا ہو تو (اُسی پر) بیٹھے۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

656) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 ابراہیم قَالَ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ عِلَّةٌ جَلَسَ فِي
 صَلَاةٍ كَيْفَ شَاءَ
 ”جب کسی شخص کو کوئی تکلیف لاحق ہو تو وہ جیسے چاہے نماز
 میں بیٹھ جائے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابو حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا
 كانت العلة تمنعه من الجلوس في الصلاة على ما امر به وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب آدمی کو کوئی ایسی تکلیف لاحق ہو جس کی وجہ سے وہ نماز کے دوران اس طرح سے نہ بیٹھ نہ سکتا ہو جس طرح اس کو حکم دیا گیا ہے (تو پھر وہ جیسے چاہے بیٹھ کر نماز ادا کر لے) امام ابو حنیفہ: مال کی قول ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - ابوسفیان طریف بن شہاب - ابونضرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(657) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَرِيفِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا فَضْلَ فِي الْوُتْرِ

”وتر میں (درمیان میں) سلام پھیر کر (فصل نہیں ہوگا)۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - سری بن عاصم بخاری جو زکمر کے رہنے والے ہیں - عبد اللہ بن عبد الرحمن مدینی - جعفر بن محمد

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(658) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي عَلَى حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ

امام ابو حنیفہ نے - ابوسفیان طلحہ بن نافع کے حوالے سے - روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ - ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

”وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے تو آپ ﷺ چٹائی پر نماز ادا کرتے ہوئے پایا آپ ﷺ اس پر سجدہ کرتے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن حسن بن سلام دینوری - احمد بن عباد بن سعید شمش سراج - عیسیٰ بن یونس -

حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ - ابراہیم نخعی -

(659) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

(657) (أَخْرَجَهُ الْحَصْكَنِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (158)

بَابُ الْوُتْرِ وَقَدْ أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ 295/2 فِي الصَّلَاةِ بَابُ مَنْ كَانَ يُوْرُ بِثَلَاثٍ أَوْ أَكْثَرَ - وَالْمَسْنَدُ (1400) - وَالْأَخْبَارُ

(7) - وَالْحَاكِمُ فِي "الْمُسْتَدْرَكِ" 304/1 - وَالْخَطِيبُ فِي "تَارِيخِ بَغْدَادِ" 284/14 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتِي الْوُتْرِ

(658) (أَخْرَجَهُ الْحَصْكَنِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (124) - وَمُسْلِمٌ (661) وَ (519) فِي الْمَسَاجِدِ بَابُ الصَّلَاةِ

وَاحِدٍ - وَالتِّرْمِذِيُّ (332) فِي الصَّلَاةِ بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ - وَابْنُ مَاجَةَ (1029) فِي إِقَامَةِ الصَّلَاةِ بَابُ

الْخُمْرَةِ

بَرَّهِنِهِمْ أَنَّهُ قَالَ:

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

تَنْ رَوَايَتُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
صَنَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ إِذَا رَكَعَ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُطَبِّقُ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ
رَكَعَ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب رکوع میں جاتے تھے تو
دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے تھے جبکہ حضرت عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ جب رکوع میں جاتے تو دونوں ہاتھ ملا کر انہیں
گھٹنوں کے درمیان رکھتے تھے۔

لَا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ عَبْدُ اللَّهِ كَانَ شَيْءٌ
صَنَعَ فُتْرَكَ وَالَّذِي صَنَعَ عُمَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جو کرتے
تھے وہ پہلے یہ جاتا تھا لیکن پھر اسے ترک کر دیا گیا اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہ جس طرح کرتے تھے وہ (طریقہ) میرے نزدیک
زیادہ پسندیدہ ہے۔

قاضی ابوسعید بن حسن اشعری نے اس کو - محمد بن حنیفہ بن مہبان - تمیم بن منصر - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابن خسرو نے اس کو - ابوالفضل بن خیر و ن - ان کے ماموں ابوجہل حسن بن احمد باقلانی - ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن دوست
ن - قاضی اشعری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
(66) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُمَيَانَ

سَمِعَ بَنِي نَافِعٍ عَنْ الْحَسَنِ:
تَنْ رَوَايَتُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ صَلَّى الْمُحَبَّبَاتِ مِنْ رَمَدٍ كَانَ بِغَيْبِهِ

سے یہ روایت نقل کی ہے:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آشوب چشم کی شکایت کی وجہ
سے ”اعتباء“ کے طور پر بیٹھ کر نماز ادا کی تھی۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن سرج بن رکی - محمود بن خدش - علی بن یزید صدائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے

ابو حنیفہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن
سعد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ابن ماجہ حدیث عبد اللہ بن مسعود فی حرجہ محمد بن الحسن الشیبی فی ”الآثار“ (95) - وعد الرزاق (3884) فی
”کتاب الرجل یوم للرجلین والمرأة“ - وابن ابی شیبہ 245/1 - والطحاوی فی ”شرح معنی الآثار“ 229.1
ابن ماجہ حدیث عمر بن الخطاب فی حرجہ محمد بن الحسن الشیبی فی ”الآثار“ (69) - وابن ابی شیبہ 244/1
ابن حرجہ محمد بن الحسن الشیبی فی ”الآثار“ (100) فی الصلاة باب صلاة التطوع - والحاکمی فی ”مسند

ابن ماجہ (126) - وابن ابی شیبہ 53/2 فی الصلاة: باب الرجل یصلی وهو محبی

صلی تطوعاً وهو محتب بثوبه

”نبی اکرم ﷺ نے نفل نماز ادا کی آپ نے اپنے کپڑے کو احتباء کے طور پر لپیٹا ہوا تھا“

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ لا

نری بذلك باساً وهو قول ابی حنیفہ فاذا بلغ السجود حل حیوۃ وسجد

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے جب تک

سجدے میں جائے گا تو اپنے ”حبوۃ“ کو کھول لے گا اور سجدہ کرے گا۔

(661) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ

مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:

مَتْنٌ رَوَيْتُ: إِذَا هَمَمْتَ بِإِقَامَةِ خُمُسَةِ عَشَرَ يَوْمًا

فَاتِمِ الصَّلَاةَ

امام ابوحنیفہ نے - موسیٰ بن مسلم - مجاہد کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عباس بن

عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”جب تم کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کر لو تو خمس

نماز ادا کرو“۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - مضر بن محمد - ابو جعفر رازی - احمد بن عمر - ابو مطیع جینی -

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(662) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنٌ رَوَيْتُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود

رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران دو رکعات ادا کرتے

تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس سے

(رکعات) ادا نہیں کرتے تھے“۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حاتم بن یوسف بن خطاب ترمذی - حسن بن مطیع - معاذ بن ابوجارود - ابوجارود کے

سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(661) ☆☆ وقد اخرج ابو داؤد 10/2 (1231) - والنسائی فی ”الکبریٰ“ 287/1 - وابن ماجہ (1076) -

عن ابن عباس قال: قام رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة عام الفصح خمس عشرة بقصر الصلاة .

(662) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (151) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 416/1 باب صلاة المسافرين - و

(5194) - ومسلم (695) فی صلاة المسافرين . باب قصر الصلاة بمسئ - وابوداؤد (1960) فی المناسک -

بمئ - واحمد 425/1 - والبخاری (1084) فی تفصیر الصلاة: باب الصلاة بمئ

(663) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ نُسَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ رَوَايَت: إِذَا كُنْتَ مُسَافِرًا فَوَطَّئْتَ نَفْسَكَ عَلَى إِقَامَةِ خُمُسَةِ عَشَرَ يَوْمًا فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ وَإِنْ كُنْتَ لَا تَذَرِي فَأَقْصِرْ

امام ابو حنیفہ نے - موسیٰ بن مسلم - مجاہد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”جب تم مسافر ہو اور (کسی جگہ پر) پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ کر لو تو مکمل نماز ادا کرو لیکن اگر تمہیں یہ پتہ نہ ہو کہ (تم نے کب وہاں سے روانہ ہو جانا ہے؟) تو قصر نماز ادا کرو۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابی حنیفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر م محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(664) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ زَاهِيٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ رَوَايَت: أَنَّهُ صَلَّى بِالنَّاسِ بِمَكَّةَ الظُّهْرَ كَعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ إِنَّا سَفَرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ فَلْيُكْمِلْ فَأَكْمَلَ أَهْلُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں ظہر کی نماز میں دو رکعات پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا اور فرمایا: اے اہل مکہ! ہم سفر میں ہیں تو جتنے لوگ (اس) شہر کے رہنے والے ہیں وہ مکمل نماز ادا کریں تو اہل شہر نے مکمل نماز ادا کی۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا

دخل المقيم في صلاة المسافر فقصر المسافر واتم المقيم صلاته وهو قول ابی حنیفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب مقيم شخص کيس فر کی اقتداء میں نماز ادا کرے گا تو مسافر (جو امام ہے) وہ نماز ادا کرے گا جبکہ مقيم اپنی نماز کو مکمل ادا کرے گا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(665) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ زَاهِيٍّ (رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ):

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(66) - اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (190) - وعبد الرزاق (4343) في الصلاة. باب الرجل يخرج في وقت

صلاة - وابن ابی شيبة 455/2 في الصلاة باب من قال: اذا اجمع على اقامة خمس عشرة اتم

(67) - اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (191) في الصلاة. باب الصلاة في السفر - ومالك في "الموطأ" 105 - وعبد

رزاق (4369) في الصلاة. باب مسافر اتم مقيمين - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 417/1 في الصلاة. باب صلاة المسافر

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْمُسَافِرُ فِي صَلَاةِ الْمُقِيمِ اكْمَلْ

”جب مسافر شخص مقيم کی اقتداء میں نماز ادا کرے گا تو مکمل نماز ادا کرے گا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ اذا دخل

المسافر مع المقيم وجبت عليه صلاة المقيم اربعاً وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب مسافر شخص مقيم کی اقتداء میں نماز ادا کرے گا تو اس پر مقيم کی نماز کی چار رکعات ادا کرنا لازم ہوگا امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(666) - سدر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسليمان - ابراہیم نخعی سے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: لَا يَغْرَتُكُمْ حَضَرُكُمْ هَذَا عَنْ صَلَاتِكُمْ بِغَيْبِ الرَّجُلِ مِنْكُمْ فِي ضَيْعَتِهِ فَيُفْصِرُ وَيَقُولُ أَنَا مُسَافِرٌ

”تمہارا یہ مقيم ہونا تمہیں تمہاری نماز کے حوالے سے کسی غلط فہمی کا شکار نہ کر دے تم میں سے کوئی شخص اپنی زمین پر جوتا ہے تو قصر نماز ادا کرنے لگتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں تو مسافر ہوں۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ اذا

كان على مسيرة اقل من ثلاثة ايام ولياليها اتم الصلاة فاذا كان على مسيرة ثلاثة ايام ولياليها فنبأ عبداً ولم يكن له بئنا اهل ولم يوطئ نفسه على اقامة خمسة عشر يوماً فليقتصر فاذا وطن نفسه على اقامة خمسة عشر يوماً اتم الصلاة ما دام في ضيعته فاذا خرج راجعاً الى اهله قصر الصلاة ومسيرة ثلاثة ايام ولياليها في القصر سير الابل او مشى الاقدام وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب اس کے سفر کی مسافت تین دن کے سفر کی مسافت سے کم ہو تو

(665) اخرجہ محمد بن الحسن النسابی فی ”الآثار“ (192) فی الصلاة باب صلاة المسافر - وعبد الرزاق (542/2) - وسبحة 382/1 فی الصلاة. باب اذا دخل المسافر فی صلاة المقيم

(666) اخرجہ محمد بن الحسن النسابی فی ”الآثار“ (193) فی الصلاة باب الصلاة فی السفر - وعبد الرزاق (278) - ولصلاة باب الصلاة فی السفر - واسی سبحة 447/2 فی الصلاة من دل لا تقصر الصلاة الا فی السفر البعيد - والظري في ”الكبير“ (9455)

کامل نماز ادا کرے گا لیکن جب وہ تین دن کے سفر کی مسافت یا اس سے زیادہ ہو اور اس (قیام کی جگہ پر) اس کی بیوی (یا اہل خانہ) بھی نہ ہوں اور اس سے وہاں پندرہ دن قیام کا ارادہ بھی نہ لیا ہو، تو قصر نماز ادا کرے گا لیکن اگر وہ اس جگہ پر پندرہ دن تک مقیم رہنے کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ جب تک وہاں مقیم رہے گا مکمل نماز ادا کرے گا جب وہ وہاں سے اپنے وطن کی طرف واپسی کے لیے روانہ ہوگا تو وہ قصر نماز ادا کرنا شروع کر دے گا قصر کی مسافت کے لیے وہ مسافت معتبر ہوگی جو اونٹوں پر سفر کر کے یا پیدل چل کر تین دن اور تین راتوں میں طے کی جاتی ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(667)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ (حَمَّادٍ) عَنْ سُرَّاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد - ابراہیم نخعی - اسود کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”جب نبی اکرم ﷺ کو وہ بیماری لاحق ہوئی جس میں آپ کا وصال ہوا تھا (تو ایک دن) آپ ﷺ کو طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی جب نماز کا وقت ہوا تو آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا کہ نبی اکرم ﷺ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام بھجوایا: اے میری بیٹی! میں ایک بوڑھا، عمر رسیدہ، نرم مزاج شخص ہوں جب میں نبی اکرم ﷺ کو آپ ﷺ کی مخصوص جگہ پر نہیں دیکھوں گا تو اس وجہ سے مجھ پر رقت طاری ہو جائے گی تم اور حفصہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اکٹھی جاؤ (اور یہ گزارش کرو) کہ آپ ﷺ ”عمر“ کو یہ پیغام بھجوا دیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ والی خواتین کی طرح ہو تم ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔

جب نماز کے لیے ندا دی گئی (یعنی اذان یا اقامت کہی گئی) تو نبی اکرم ﷺ نے مؤذن کو یہ کہتے ہوئے سنا: حسی علی الصلاة آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے اٹھاؤ! سیدہ عائشہ

رضی اللہ عنہا روایت: لَمَّا مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضَ الَّذِي فُيْضَ فِيهِ خُفَّ مِنْ رَجْعٍ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ لِعَائِشَةَ مَرِي أبا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَأَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا يَا بِنْتَاهُ إِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَقِيَ فَإِنِّي مَتَى لَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي مَقَامِهِ أَرَقُّ لِذَلِكَ فَاجْتَمِعْنِي إِنِّي خَفِضَةٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيُرْسِلُ إِلَيَّ عُمَرُ فَقُلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْتِ صَوَابُ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرِي أبا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَوَى لِلصَّلَاةِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ وَهُوَ يَقُولُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِرْقَعُونِي لَكِ عَائِشَةُ قَدْ أَمَرْتُ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَفِي عُدْرِ قَالَ اِرْقَعُونِي فَإِنَّهُ جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي

ترجمہ اس حدیث (6873) - والبخاری (713) فی الاذان رب الرجل یاتہ بالامام ویاتہ الناس بالماموم - والنعوی فی شرح

فِي الصَّلَاةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَرَفَعَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَقَدَّمَاهُ
تَجْرَانِ فِي الْأَرْضِ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ بِحَسَنِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَأَخَّرَ فَأَوْمَنِي
إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَسَارِ أَبِي
بَكْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَذَاءً
هُ يُكَبِّرُ وَيُكَبِّرُ أَبُو بَكْرٍ بِتَكْبِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى
فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يُصَلِّ بِالنَّاسِ غَيْرَ تِلْكَ
الصَّلَاةِ حَتَّى قُبِضَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

نے عرض کی: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہہ دیا ہے کہ وہ دو
ن کو نماز پڑھادیں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ
نے فرمایا: مجھے اٹھاؤ! کیونکہ نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھ
گئی ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو
آدمیوں کے درمیان اٹھایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں زمین پر
گھسٹ رہے تھے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ
کی آہٹ سنی تو وہ پیچھے ہٹنے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ
کیا (کہ تم اپنی جگہ پر رہو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ
کے بائیں طرف تشریف فرما ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے
ساتھ بیٹھ کر تکبیر کہہ رہے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ
کی تکبیر کی پیروی میں تکبیر کہہ رہے تھے اور لوگ حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تکبیر کی پیروی میں تکبیر کہہ رہے تھے یہاں تک کہ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہو گئے پھر اپنے وصال تک
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھائی۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابواسامہ زید بن یحییٰ بن زید فقیہ بخاری - محمد بن قاسم - عبدالعزیز بن خالد کے حوالے سے۔

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(668) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ يَفْرَأُ فِي الْأُولَى بِ (سَبِّحِ اسْمَ
رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَفِي الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ)
وَفِي الثَّالِثَةِ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کیا کرتے تھے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ دوسری رکعت میں
کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے۔“

(668) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (156) - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 285/1 - وابن حبان (2432) -

في "المستدرک" 305/1 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 37/3 - والدارقطني 352 - والبيهقي في "شرح السنة" (973)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن علی بن سہل مروزی - محمد بن حرب - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عباس بن عبدالعزیز قطان مروزی - محمد بن عبداللہ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قالت كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ في الركعة الأولى من الوتر بام الكتاب و (سبح اسم ربك الأعلى) وفي الثانية بام الكتاب و (قل يا أيها الكافرون) وفي الثالثة بام الكتاب و (قل هو الله أحد)

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورہ سورہ فاتحہ اور سورہ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن تمیم بن عباد مروزی - محمد بن ابومیلہ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث
”وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کیا کرتے تھے۔“

انہوں نے یہ روایت عباس بن عبدالعزیز قطان - محمد بن عبداللہ بن محمود - ابومیلہ - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے اسود کا ذکر نہیں کیا۔

669 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

”سن روایت: مَنْ لَمْ يُكَبِّرْ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ
يَنْسَى فِي صَلَاةٍ“
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قال محمد وبه نأخذ الا ان يكون حين كبر تكبيرة الركوع كبرها منتصباً يريد بها الدخول في الصلاة ويجزيه ذلك وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه
امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ اگر وہ رکوع کی تکبیر کہنے کے موقع پر سیدھا کھڑا ہو کر نماز میں
نہ ہونے کے ارادے سے تکبیر کہتا ہے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام محمد بن حسن نے ”الآثار“ میں اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

670 - اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (74) في الصلاة: باب افتتاح الصلاة - وعبد الرزاق (2531) في الصلاة: باب

نسي تكبيرة الاستفتاح - وابن ابي شيبة 238/1 في الصلاة: باب الرجل ينسى تكبيرة الافتتاح

(670) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ أَنَّ عَازِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن ابوزیاد - عبد الرحمن بن ابی لیلی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكَبَيْهِ أَوْ حَذْوَ أُذُنَيْهِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز فرماتے تھے تو ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے (راوی کو تک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں): کانوں تک بلند کرتے تھے۔“

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن غنم - عبد اللہ بن احمد بن بھلول - انہوں نے اپنے دادا، بن حماد بن ابو حنیفہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(671) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابو حنیفہ نے - مخول بن راشد - مسلم بن بطین - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ يقرأ فِي الْأُولَى بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَفِي الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَفِي الثَّالِثَةِ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ دوسری رکعت میں کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - یعقوب بن یوسف بن زیاد - ابو جنادہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(672) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ وَقْدَانَ أَبِي يَعْفُورَ الْعَبْدِيِّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

امام ابو حنیفہ نے - وقدان ابو یعفر عبدی - جس شخص نے انہیں یہ روایت بیان کی: اس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(670) اخرج الطحاوی فی شرح معانی الآثار 224/1 - وابو داؤد (752) - وابو ابی شیبہ 236/1 - وعبد بن (2531) - والدارقطنی (22) - واحمد 301/4

(671) اخرج محمد بن الحسن التیسی فی "الحجة على اهل المدينة" 201/1 - والطحاوی فی شرح معانی الآثار 287/1 - واحمد 299/1 - واترمذی (462) - وابن ابی شیبہ 299/2 - وابو ماجہ (1172) - وابو یعلی (2555)

(672) اخرج الحصکفی فی "المسند الامام" (154)

قال العبد الضعیف ولعل هذا الحديث من رواية عبد الله بن عمرو كما اختاره المرتضى الزبيدي في " عقود الحوهر" 138/1 في الصلاة. سار الحمر الدال على وجوب الوتر - و لحارث بن ابي اسامة في "المسند" 336/1 - والطحاوی 2263) - وعبد الرزاق 7/3 (4582) في الصلاة باب وجوب الوتر

وَاللّٰهُ وَسَلَّمَ:

ہیں:

تین روایت: اِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلَاةً وَهِيَ وَتَرُ "اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے اور وہ وتر ہے۔"

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن محمد بن فروخ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -
تہجد بن مصعب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن یونس سرخسی - احمد بن مصعب (اور) ابوبکر محمد بن علی بن سہل مروزی - محمد بن حرب ان دونوں
- فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے جو ان الفاظ تک ہے: زَادَكُمْ صَلَاةً

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - ابراہیم بن مسعود سمرقندی - ابو مقاتل حفص بن سلام کے حوالے سے امام
حنیفہ سے روایت کی ہے (تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں):

ان اللہ زادکم صلاة الوتر

"اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز "وتر" عطا کی ہے"

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حفص بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے
- سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے (تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں):

ان اللہ زادکم صلاة وهي الوتر فحافظوا عليها

"بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے وہ وتر ہیں تو تم ان کو باقاعدگی سے ادا کرنا"

انہوں نے یہ روایت اسی طرح - محمد بن صالح (اور) عبد اللہ طبری - علی بن سعید بن محمد بن مسروق کے حوالے سے امام
حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان - جعد بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن مروزی - علی بن خشرم - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی
- انہوں نے اس کو ابو یوسف - یحییٰ بن ابوشیر - (ایک نامعلوم شخص کے حوالے سے) جس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کو سنا
- بیان کرتے ہیں:

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ زادکم صلاة هي الوتر فحافظوا عليها

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے وہ وتر ہیں تو تم ان کو
باقاعدگی سے ادا کرنا"

لفظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - صالح ابن احمد - حماد بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
- کی ہے - انہوں نے ابو یوسف - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی

ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان الله تعالى زادكم صلاة الوتر فاسمعوا واطيعوا

”اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز ”وتر“ عطا کی ہے تو تم اطاعت و فرمانبرداری کرو“

انہوں نے یہ روایت ابن عقیلہ - عمرو بن حفص سلمی - محمد بن عبد الوہاب - یحییٰ بن نصر بن حاجب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے ابو یعفر - یحییٰ بن ابوکثیر شامی - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے

ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال ان الله تعالى زادكم صلاة وهي الوتر فحافظوا عليها

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے وہ وتر ہیں تو تم ان کو باقاعدہ

سے ادا کرنا“

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابوبکر خیاط مقری - ابو عبد اللہ

دوست غلاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - علی بن محمد بن وہب - عبد اللہ بن ابان - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے - ابو یعفر - (ایک نامعلوم شخص کے حوالے سے) - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ اسی طرح نقل کیا ہے۔

حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - قاضی ابوقاسم علی بن علی بصری - ابوقاسم بن محمد -

ابو عباس بن عقیلہ - عمر بن حفص بلخی - محمد بن عبد الوہاب مروزی - یحییٰ بن نصر بن حاجب قرظی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے

روایت کی ہے انہوں نے - ابو یعفر - ابن ابوکثیر شامی سے اس کو روایت کیا ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان الله تعالى زادكم صلاة وهي الوتر فحافظوا عليها

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک مزید نماز عطا کی ہے وہ وتر ہیں تو تم ان کو باقاعدہ

سے ادا کرنا“

(673) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي يَعْفُورَ

امام ابو حنیفہ نے - ابو یعفر - جس شخص نے نہیں

عَمَّ حَدَّثَهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

روایت بیان کی: اس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں -

سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: كُنَّا نَطْبِقُ ثُمَّ أَمْرًا بِالرُّكْبِ

”پہلے ہم (رکوع کرتے ہوئے) دونوں ہاتھ ملا کر رکعت

کے درمیان رکھا کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنے (پر ہاتھ رکھنے) کا

دیا گیا۔“

(673) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (106) - وابن حبان (1882) - والبخاري (790) في الاذان. باب وضع الاكف -

الركب في الركوع - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 230/1 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 83/2 - وابو داود (477) -

الصلاة: باب وضع اليدين على الركبتين - وعبد الرزاق (2953)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن احمد بن بہلول - سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد نے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن حسن کثی - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ یوحنا - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے نقل کیا ہے:

انہ راى عمر بن الخطاب رضى الله عنه اذا ركع وضع يديه على ركبتيه قال وقال سعد بن ابى وقاص كنا نطبق ثم امرنا بالركب

اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ رکوع میں گئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم گھٹنوں کے درمیان ہاتھ رکھا کرتے تھے پھر اس گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - قاسم بن محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(67) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ - امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن میسرہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

روایت: كُنَّا نُطَبِّقُ ثُمَّ أُمِرْنَا بِالرُّكْبِ ”پہلے ہم (رکوع کرتے ہوئے) دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھا کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنوں (پر ہاتھ رکھنے کا) حکم دیا گیا۔“

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن احمد بن بہلول - انہوں نے اپنے دادا اسماعیل سے - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(68) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ بَكْرِيٍّ - امام ابو حنیفہ نے - آدم بن علی بکری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متمن روایت: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 قَالَ لِي إِذَا سَجَدْتَ فَلَا تَفْرُشْ ذِرَاعِيكَ افْتَرِاشَ
 السَّبْعِ وَادْعِ عَمَّ عَلَى رَاخَتِكَ وَابْدِ ضَبْعِيكَ فَإِنَّ
 بِذَلِكَ يَسْجُدُ كُلُّ عَصُو مِنْكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِذَلِكَ

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ
 سجدہ کرو تو درندوں کی طرح اپنی کلاںیاں نہ بچھاؤ اپنی تہیں
 جما کر رکھو اور اپنے پہلو کشادہ رکھو کیونکہ اس طرح تہیں نہ
 سجدہ کرے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی بات کا حکم دیا ہے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن علی بن حنان - عبدالحمید حماتی کے حوالے سے -
 امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
 حافظ حسین بن محمد بن خسر و قتی نے یہ روایت - ابو انضض بن خیرون - ان کے ماموں ابوتی - ابو عبداللہ بن دوست -
 قاضی اشثانی - ابوطی حسن بن قتی سدانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - علی بن حاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ -
 روایت کی ہے - آدم بن علی بیان کرتے ہیں:

صليت الى جنب عبد الله بن عمر فجعلت افترش ذراعى فلما سلم الامام قال من ابن انت قلت
 من الكوفة قال يا ابن احى اذا سجدت فلا تفرش ذراعيك افتراش السبع

”میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی تو میں نے اپنے بازوؤں کو بچھا لیا جب امام نے سلام پڑھا
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے جواب دیا: کوفہ کا انہوں نے فرمایا: اگر
 کہتے! جب تم سجدہ کرو تو درندوں کی طرح اپنے بازو (زمین پر) نہ بچھاؤ!“

انہوں نے یہ روایت قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن احمیش - محمد بن شہاب -
 حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(676) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ بْنِ
 عَائِدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ
 عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

امام ابو حنیفہ نے - ایوب بن عائذ - بکیر بن ائیس -
 کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ
 بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متمن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَرَّصَ الْقَلَادَةَ عَلَى لِسَانِ
 نَبِيِّكُمْ عَلَى السَّقِيمِ أَرْبَعًا وَعَلَى الْمُسَافِرِ شَطْرَهَا

”بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر
 شخص پر چار رکعات مسافر پر اس کا نصف (یعنی دو رکعت)
 اور خوف کی حالت والے شخص پر ایک رکعت فرض فرمائی ہے۔“

(675) اخبر حده الحمكنى في "مسند الامام" (113) - وابن حبان (1014) - وعبد الرزاق (2927) - والحاكم في
 227/1 - وابن خزيمة (645) - واورده البيهقي في "معجم الزوائد" 126/2
 (676) اخبر حده الطحاوى في "شرح معاني الآثار" 309/1 - واحمد 400/2 - والبخارى في "القراءة خلف الامام" (225)
 (687) - وابو داود (1247) - وابن ماجة 1068 - و ابو يعلى (2346) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 135/3

مَنْ الْخَائِفِ رَكْعَةً وَاحِدَةً

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - احمد بن محمد - احمد بن عبد اللہ بن صباح - محمد بن یعقوب - ابوسعید صغفی - محمد بن ... کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(67) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَصَمِ بْنِ سَبْعٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

سند روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ... يَرْفَعُ يَدَيْهِ يُحَاذِي بِهِمَا شَحْمَتِي أَذْنَيْهِ ...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - جبہان بن حسن فرغانی - علی بن حکیم - فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے ... کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابومقتل (اور) احمد بن محمد بن سعید ہمدانی ان دونوں نے - عبد اللہ بن عمرو بن غلانی - ... فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن سعید بن مرداس ترمذی - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے ... کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صغفی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابومقتل کے حوالے سے امام ... نے غرض سے روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ عبد الجبار بن وائل بن حجر - انہوں نے اپنے والد کا ... نقل کیا ہے:

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ التَّكْبِيرِ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ ...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - محمد بن مخلد - صالح بن احمد - عبد اللہ بن عمرو بن غلانی - محمود بن آدم - فضل بن ... سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن محمد بن محمد بن محمد بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے امام ابو حنیفہ ... کی ہے تاہم انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ ... بن حجر بن عساکر بیان کرتے ہیں:

... رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يَحَاضِيَ شَحْمَتِي أَذْنَيْهِ ...

کی لو تک لے آئے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل بن خیرون۔ ان کے۔ موم ابو علی۔ ابو عبد۔

دوست علاف

۔ قاضی عمر بن حسن اشٹانی۔ سعید بن اسرائیل۔ علی بن حجر۔ فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ۔

کی ہے

قاضی اشٹانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(678)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ

كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ

رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

امام ابو حنیفہ نے۔ عاصم بن کلیب۔ ان کے والد۔

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے تو ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے (زمین پر) رکھتے تھے اور جب

(سجدے سے) اٹھنے لگتے تھے تو دونوں گھٹنوں سے پہلے

ہاتھ اٹھاتے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن ابوریح۔ محمد بن احمد بن سکین ابوبکر۔ ہوزہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ۔

روایت کی ہے

(679)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ

كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ أَضْجَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى

وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى

امام ابو حنیفہ نے۔ عاصم بن کلیب۔ ان کے والد۔

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بیٹھتے تھے تو بائیں

بجھا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن منذر بن سعید ہروی۔ احمد بن عبد اللہ کندی۔ محمد بن اسرائیل بلخی۔ ابو معاذ بلخی۔

سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(680)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے۔ عاصم بن حوال کے حوالے سے یہ

(677) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (95) والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/196-ومسلم (401)۔

(724)۔ والسنائي 122/2-وابن ابی شیبہ 1/234-والبيهقي في "السنن الكبرى" 2/25-وفی "معرفه السنن والآثار" 1/225۔

(679) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (166) والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 1/223-وابن حبان (1860)۔

فی "الكبير" 22/82-وابوداؤد (727) فی الصلاة: باب رفع اليدين فی الصلاة-واحمد 4/318-وابن خاری فی "قرة العبيد فی

اليدین"۔ والدارمی 1/314-وابن الحارود (208)۔ والحمیدی (885)۔ وعبد الرزاق (2522)۔

أَحْوَلُ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ:

نقل کی ہے: ابن سیرین بیان کرتے ہیں:

ثَمَنُ رَوَايَتِ: سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

”میں نے سالم بن عبد اللہ سے دریافت کیا: کیا ہم میت

مَعَ اللَّهِ عَنْهُمْ أَنْجَعَلُ الْمُسْلِكَ فِي حُنُوطِ الْمَيِّتِ

کے حنوط میں مشک شامل کر سکتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب

نَ الْيَسَ هُوَ مِنْ أَطْيَبِ طَيِّبِكُمْ

دیا: کیا یہ تمہاری سب سے زیادہ عمدہ خوشبو نہیں ہے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابن مخلد۔ بشر بن موسیٰ۔ مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیرون۔ ابوطی بن شاذان۔ قاضی ابونصر بن اشکاب۔

محمد بن طاہر قزوینی۔ اسماعیل بن توہ قزوینی۔ محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت شیخ ابوحسن علی بن حسن بن ایوب بزاز۔ قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن احمد۔ ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان۔

ترمذ بن موسیٰ۔ مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیادہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے۔ جبہ بن حمیر کے حوالے سے یہ روایت

(651)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ

نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی

حَنِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

اکرم سے پیغمبر نے ارشاد فرمایا ہے:

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو وہ اپنی کلائیوں کو اس

ثَمَنُ رَوَايَتِ: مَنْ صَلَّى فَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ

طرح نہ بچھائے جس طرح کٹا کلائیوں بچھاتا ہے۔“

سَرَّاشِ الْكَلْبِ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن احمد بن ابو مقاتل۔ شعیب بن ایوب۔ مصعب بن مقدم۔ داؤد طائی کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے۔ زبید بن حارث یامی۔ ذر۔ عبد الرحمن

(652)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زُبَيْدِ بْنِ

بن ابزکی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ

جَرِثِ الْيَامِي عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي

بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عَلِيٍّ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ 31/3 - وَالتِّرْمِذِيُّ (992) - وَالْحَاكِمُ فِي "الْمُسْتَدْرَكِ" 361/1 - وَابُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ (2169) - وَالسَّانِي

مُحَنَّبِي "39/4 - وَفِي "الْكِبَرِيِّ" (2032)

أَخْرَجَهُ ابْنُ حَبَّانَ (1914) - وَالْحَصَنِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْأَمَامِ" (113) - وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (2927) - وَوَرَدَهُ الْهَيْثَمِيُّ فِي "مَجْمَعِ

"126/2 - وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي (667)

أَخْرَجَهُ الْحَصَنِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْأَمَامِ" (157) - وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الْأَثَارِ" (112) - وَالطَّحَاوِيُّ فِي "شَرْحِ

بُخَارِي" 292/1 - وَابُو لَوْثٍ - وَابُو يَعْقُوبَ فِي "شَرْحِ النَّسَائِيِّ" (967) - وَاحْمَدُ 406/3 - وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ (4695)

متمن روایت: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا کرتے تھے۔“

حافظ محمد بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - ابو میسرہ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے -
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن مسلمہ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے -
ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست -
- قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(683) - سند روایت (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زُبَيْدِ بْنِ
الْحَارِثِ الْيَاسَمِيِّ عَنْ فِزْرِ أَبِي عَسْرٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي رَاحِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - زبید بن حارث یاسمی - ذرا بڑے -
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد الرحمن بن
رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متمن روایت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي وَتْرِهِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى)
(قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون
سورۃ اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل ہروی - محمود بن خداش حنفی - اسباط بن محمد قرشی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن ریحان - محمد بن مسلمہ - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوَتْرِ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَفِي الثَّانِيَةِ (قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا
هَكَذَا فِي قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَفِي الثَّلَاثَةِ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورۃ ”قل للذین کفروا“ حضرت عبد
اللہ بن مسعود کی قرات میں اسی طرح ہے (یہاں مراد سورہ کافرون ہے) اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص کی
تلاوت کیا کرتے تھے۔“

اور انہوں نے یہ روایت بھی بن محمد بن عبد اللہ بن حسن - خارجہ بن مصعب - مغیث بن بدیل - خارجہ بن مصعب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے جو امام محمد بن حسن کے نقل کردہ الفاظ کی مانند ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں

وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ)

”دوسری رکعت میں سورہ کافرون کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرف سلمیٰ - جبارود بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن احمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا عیسیٰ بن حماد بن ابوحنیفہ کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ یہ پہلی روایت کے الفاظ کی مانند ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
یوتر بثلاث ”آپ تین وتراوا کرتے تھے“

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن سعید ہمدانی - عیسیٰ بن احمد - مقلبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت محمد بن جہم بنز واری - ایوب بن حسن - عامر بن فرات نسوی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون - ابراہیم بن سیمان زیات - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ جو امام محمد بن حسن کے نقل کردہ الفاظ کی مانند ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق - مسارم - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ سعید بن عبد الرحمن بن ابزی سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بنزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن عبد الواحد بن حماد بن حارث - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو نصر بن محمد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسن بن تدون فرغانی - عبد الواحد بن حماد جندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صفدی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر کندی - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - عبد اللہ بن احمد بن میسرہ - مقلبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ عبد الرحمن بن ابزی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یوتر بثلاث رکعات

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتراوا کیا کرتے تھے“

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن احمد سے ان کی تحریر کے حوالے سے - مقلبی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ زید بن عبد الرحمن بن ابزی کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

منقول ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یقرأ فی الاولی من الوتر ب (سبح اسم ربك الاعلی)
وفی الثانیة ب (قل یا ایہا الکافرون) وفی الثالثة ب (قل هو اللہ احد)
”نبی اکرم ﷺ وتر کی نماز کی پہلی رکعت میں سورہ الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ
اخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حافظ ظکریہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمود بن خداش - اسباط بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے
امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابوطیب ابراہیم بن شہاب - عبد اللہ بن عبد الرحمن واقدی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ا۔ ا۔
محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حافظ ظکریہ بن محمد کہتے ہیں: حماد زفر ابو یوسف اسد بن عمرو خارجہ بن مصعب نصر بن محمد ابو عبد الرحمن مقری نے اس کو امام
ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسین بن محمد بن خسرو بنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد
اللہ بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو بکر ابہری - ابو عمرو بہرانی - انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابی
- امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - قاضی بختری بن محمد بختری جو ابو حازم قاضی کے خلیفہ ہیں - محمد بن ساعد - ا۔ ا۔
ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - قاضی ابوقاسم تنوخی سے اذن کے طور پر - طلحہ بن محمد بن جعفر - احمد بن محمد بن سعید -
احمد بن محمد فتنی - علی بن مکلف فقیہ - علی بن حرملہ - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد ان قرات هذا

فہو عندنا احسن وما قرات من القرآن فی الوتر مع فاتحة الكتاب فہو حسن

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر ا۔ ا۔

محمد فرماتے ہیں: اگر آدمی (وتر میں) ان سورتوں کی تلاوت کرتا ہے تو یہ زیادہ اچھا ہے ورنہ وہ وتر میں سورہ فاتحہ کے ساتھ قرآن کے

جس بھی حصے کی تلاوت کر لے تو یہ اچھا ہے۔

(684) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ
قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَا أَحَبُّ إِلَيَّ تَرَكَتُ الْوُتْرَ بِثَلَاثٍ
وَأَنَّ لِي حُمُرَ النَّعَمِ

”مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں تین رکعات وتر ترک کر
دوں اگرچہ مجھے اس کے عوض میں سرخ اونٹ مل رہے ہوں۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد رحمه الله وبه

ناخذ الوتر ثلاث لا يفصل بينهما بسلام وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں وتر کی تین رکعات ہوتی ہیں جن کے درمیان میں سلام پھیر کر فصل نہیں کیا
جاتا امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(685) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا أَصْبَحْتَ وَلَمْ تُؤْتِرْ فَلَا تُؤْتِرْ

”جب صبح صادق ہو جائے اور تم نے وتر ادا نہ کیے ہوں تو
تم وتر ادا نہ کرو۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا
يوتر على كل حال الا في ساعة تكره فيها الصلاة حين تطلع الشمس حتى تبيض او ينتصف
النهار حتى تزول الشمس او عند احمرار الشمس حتى تغيب وهو قول ابى حنيفة رضى الله
عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں آدمی ہر حال میں وتر ادا کرے گا البتہ ایسا وقت نہیں ہونا چاہیے جس
میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے جب سورج طلوع ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے نصف النہار کے وقت یہاں تک کہ سورج
محل جائے جب سورج (غروب ہونے سے پہلے) سرخ ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول
ہے۔

(686) - اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (123) فی الصلاة: باب الوتر وما یقرأ فیہا - وفی ”الموطأ“ 96 (260) - باب
سلام فی الوتر

(687) - اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (124) فی الصلاة: باب الوتر وما یقرأ فیہا

(686) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يَصُومُ

أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے نماز ادا نہیں کر سکتا اور کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے روزہ نہیں رکھ سکتا“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(687) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) - دَخَلَ عَلَيَّ زَيْدٌ

بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَبُو الْحُسَيْنِ الشَّهِيدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقِيلَ لَهُ هَذَا فَقِيهُ أَهْلِ الْكُوفَةِ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ مَا مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ وَمَا افْتِاحُهَا وَمَا اسْتِفْتَاحُهَا فَقَالَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَافْتِاحُهَا التَّكْبِيرُ وَاسْتِفْتَاحُهَا مُخْتَلَفٌ فِيهِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ وَجْهَتْ وَجْهِي وَنَحْنُ نَخْتَارُ مُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حضرت امام ابو حسین زید بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب (جو بعد میں) شہید (کر دیے گئے) وہ میرے ہاں تشریف لائے انہیں بتایا گیا یہ اہل کوفہ؛ فقیہ ہے امام زید رضی اللہ عنہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا: نماز کی کنجی کیا ہے؟ اس کا آغاز کیسے ہوتا ہے؟ اور اس کے شروع میں کیا پڑھتے ہیں؟ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے جواب دیا: نماز کی کنجی طہارت ہے، تکبیر کے ذریعے اس کا آغاز ہوتا ہے اور اس کے شروع میں پڑھی جانے والی چیز کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض لوگ وجہت وجہی پڑھتے ہیں البتہ ہم اس کو مختار سمجھتے ہیں:

مُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

”تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تیرا اسم برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے عدوہ کوئی معبود نہیں ہے۔“

ابو عبد اللہ بن خرزوفی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو یوسف قزوینی کے حوالے سے نقل کی ہے جس میں طویل ہے۔

(686) اخرجہ ابو یوسف فی ”الآثار“ 28 (136) وفی ”جامع الآثار“ (425)

ثم قال قلت. وقد اخرج المساني في الكبرى (175/2) في القياد كتاب صوم الحی عن لمیت - وابن حجر في ”التحفة

الحبیر“ (923) عن ابن عباس قال: لا یصلی احد عن احد ولا یصوم احد عن احد .

ہے جس میں امام زید بن علی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے آگے چل کر انہوں نے یہ بات ذکر ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے۔

(688) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

امام ابو حنیفہ نے - علی بن اقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ سَادِلٍ ثَوْبَهُ فَعَطَفَهُ عَلَيْهِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جس نے اپنے کپڑے کو لٹکایا ہوا تھا تو آپ نے وہ کپڑا اُسے اوڑھ دیا“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن ابوصالح - محمد بن ابورجاء عبادانی - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح - محمد بن سہل بن عسکر - عبدالرزاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

سدل ثوبه فعطفه عليه

”اس نے کپڑے کو لٹکایا ہوا تھا تو آپ نے اس کو اوڑھ دیا“

انہوں نے یہ روایت جعفر بن محمد بن علی حمیری - حسین بن ابوربیع - عبدالرزاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن جوہری کے مصنف ہیں - حسین بن محمد - محمد بن ربیعہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح - ابویزید بن ہشام رفاعی - ابن ادریس کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت جہان بن حبیب فرغانی - ابواسحاق خدال - محمد بن معلى کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر ہروزی - محمد بن مہاجر - محمد بن بشر سے نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ سے کہا: آپ مجھے ”سدل“ سے متعلق حدیث بیان کریں انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے پھر انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

انہوں نے یہ روایت علی بن فتح بن عبد اللہ عسکری - حمید بن ربیع (اور) عبد اللہ بن عبید اللہ - احمد بن عیسیٰ خشاب تنیسی ان دونوں نے - ابومعاًویہ ضریر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح - محمد بن ملاء - حفص بن غیاث کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(688) اخبرنا محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (148) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 243/2 - والطبراني في "المصنف"

317/2 (853) - وفي "الكبير" 111/22 (283)

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن نصر کی - یحییٰ بن معین - کعب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - احمد بن محمد بن ابوبکر مقدمی بصری - ابو علی بشر بن عبید - محمد بن حسن واسطی کے حوالے
 سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - عیسیٰ بن احمد عسقلانی - یزید بن ہارون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
 روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت داؤد بن عوام - عبد الرحیم بن حبیب - یزید بن ہارون کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - محمد بن زید - جارد بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت ابواسحاق زکریا بن یحییٰ بخاری - محمد بن فضل - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - محمد بن عبد اللہ کنڈی - حسین بن عبد الاول - عبد اللہ بن نمیر کے حوالے سے
 امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - انہوں نے اپنے والد - ابو حسین - اسباط بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
 روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت - عبد اللہ بن عبید اللہ - احمد بن عیسیٰ تلمیسی - احمد بن اشکاب - ابواسامہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
 نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - احمد بن محمد مقدمی - بشر بن عبید اللہ - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح بن عبد اللہ طبری - علی بن سعید - محمد بن مسروق - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن سلام - خالد بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت زکریا بن حسن نسفی - احمد بن محمد بن سیار - معانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 حافظ طحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابن جعانی - احمد بن عبید اللہ - عبد الرحمن بن یحییٰ - عبد اللہ خزاز - حکیم بن محمد بن
 قاسم ہیں - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت علی بن اقرم پر موقوف روایت کے طور پر
 نقل کی ہے۔

احمد بن محمد بن سعید - علی بن عثمان - عبد الحمید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے - علی بن اقرم بیان کرتے ہیں :

ابصر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجلاً یصلی سادلاً ثوبہ فعضفہ علیہ

”نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا کہ وہ اپنے کپڑے کو لٹکا کر نماز ادا کر رہا تھا تو آپ نے اس کو وہ اوڑھا دیا“

حافظ حسین بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ محمد بن ابراہیم بن احمد۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن اسی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ بکرہ

السدل علی القميص وغيرہ لانہ فعل اهل الكتاب

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں قمیص یا اس کے علاوہ پر کپڑے کو لٹکانا مکروہ ہے کیونکہ یہ اہل کتاب کا طریقہ ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

ثم قال محمد وبہ ناخذ

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(689) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ

سَلَمِ بْنِ صَبِيحٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

”مَنْ رَوَايَت: لَا تَقُولُوا إِنصَرَفْنَا مِنَ الصَّلَاةِ فَإِنَّ

مَنْ إِنصَرَفُوا عَنْهَا فَصَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَلَكِنْ قُولُوا

عَبَا الصَّلَاةَ

امام ابو حنیفہ نے۔ ہیثم۔ مسلم بن صبیح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”تم لوگ یہ نہ کہو: ہم نماز سے پھر گئے ہیں ایک قوم نماز سے پھر گئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں کو پھیر دیا بلکہ تم یہ کہو: ہم نے نماز ادا کر لی ہے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس بن عقدہ۔ عبد اللہ بن محمد بن نوح۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ خالد بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ عبد اللہ بن محمد بن نوح۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ خالد بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(690) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَعْتَمِدُ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ وَيَتَوَاضَعُ بِذَلِكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں قیام کے دوران) دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ کو پکڑا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کا اظہار کرتے تھے۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسر وٹخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسین علی بن حسین بن ایوب بزار۔ قاضی ابوالعلاء محمد بن یعقوب واسطی۔ ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قسیمی۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(691)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے۔ ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: رَأَيْتُهُ يَغْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ يُصَلِّيْ فِي الْمَكَانِ فِيْهَا الرَّمْلُ وَالتُّرَابُ الْكَثِيْرُ فَيَمْسَحُ عَنْ وَجْهِهِ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ

”میں نے ابراہیم نخعی کو دیکھا وہ ایک ایسی جگہ نماز ادا کر رہے تھے جہاں بہت سی ریت اور مٹی موجود تھی انہوں نے نماز ختم کرنے سے پہلے اپنے چہرے کو صاف کیا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رضي الله عنه (ثم) قال محمد

قال ابو حنيفة لا نرى باساً بمسحه قبل التشهد والتسليم لان تركه يؤذى المصلي وربما يشغله

عن صلاته

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: ہم تشہد یا سلام پھیرنے سے پہلے اس طرح مسح کر کے (ریت یا مٹی صاف کرنے میں) کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں کیونکہ اس کو ترک کرنے نمازی کو ایذا دیتا ہے اور نماز میں یکسوئی کو متاثر کرتا ہے۔

(692)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے۔

روایت نقل کی ہے: سعید بن جبیر فرماتے ہیں:

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ:

”بیٹھ کر نماز ادا کرنے والے کو کھڑے ہو کر نماز

متن روایت: صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ

(690) اخرجہ محمد بن الحسن النبیسی فی ”الآثار“ (120) فی الصلاة باب الصلاة قاعداً

بہذا واخرج ابن ابی شیبہ 390/1 فی الصلاة باب وضع الیمین علی الشمال۔ وابن ابی عاصم فی ”الاحادیث

والمنانی“ (2494)۔ وعبد الله بن احمد فی ”رواند المسند“ 226/5۔ والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 29/2۔

عن قبصة بن هلب عن ابيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم واضعاً يمينه على شماله في الصلاة

(691) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (117) فی الصلاة باب مسح التراب عن الوجه قبل الفراغ من الصلاة۔ وابن

ابی شیبہ 61/2 فی الصلاة باب من رخص ان يمسح جبهته

(692) اخرجہ محمد بن الحسن النبیسی فی ”الآثار“ (117) فی الصلاة باب الصلاة قاعداً والتعمد علی شیء او یصلی الی مشرة

کرنے والے کے مقابلے میں نصف (اجرو ثواب) ملتا تھا۔

الرَّجُلِ قَائِمًا

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 (69) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 - شَيْبَةَ:

سن روایت: أَنَّهُ قَالَ لَا يُجْزَى الرَّجُلُ أَنْ يُعْرِضَ
 - يَدَيْهِ سَوَاطٍ وَلَا قُصْبَةً حَتَّى يَنْصُبَهَا نَصْبًا
 "آدمی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے آگے کوئی
 لاٹھی یا بانس چوڑائی کی سمت میں (بچھا کر) رکھے جب تک وہ
 اس کو کھڑا نہیں کرتا ہے۔"

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 (69) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 - شَيْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

سن روایت: كَانَ إِذَا سَجَدَ اعْتَمَدَ بِمِرْفَقَيْهِ عَلَى
 - حِجَّتِهِ
 "حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب سجدہ کرتے تھے تو وہ
 اپنی کہنیاں زانو پر رکھ کر سہارا لیتے تھے۔"

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْآثَارِ فَرَوَاهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (ثُمَّ) قَالَ مُحَمَّدٌ
 وَلِسْنَا نَرَى بِذَلِكَ بَاسًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 - چہ امام محمد فرماتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(69) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 - شَيْبَةَ:

سن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 - سَلَّمَ كَانَ يَعْتَمِدُ بِأُخْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فِي
 - إِتْوَاخِصٍ لِلَّهِ
 "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران ایک ہاتھ کو دوسرے پر
 رکھتے تھے آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کا اظہار کرتے
 ہوئے ایسا کرتے تھے۔"

(أَخْرَجَهُ) الْإِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْآثَارِ فَرَوَاهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ يَضَعُ بَطْنَ الْكَفِّ
 لِيَمْنَى عَلَى رِسْفِهِ الْيَسْرَى تَحْتَ السَّرَةِ وَيَكُونُ الرِّسْفُ فِي وَسْطِ الْكَفِّ

أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الْآثَارِ" (118) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الصَّلَاةِ قَاعِدًا

أَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ فِي "الْآثَارِ" (119) فِي الصَّلَاةِ: بَابُ الصَّلَاةِ قَاعِدًا - وَأَبَى أَبِي شَيْبَةَ 259/1 فِي

- عَنْ أَبِي رَخِصٍ عَنْ يَعْتَمِدُ بِمِرْفَقَيْهِ

(695) قد تقدم فی (690)

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
فرماتے ہیں: آدمی اپنی دائیں ہتھیلی کو بائیں کلائی کے جوڑ پر ناف کے نیچے رکھے گا اس کا کلائی کا جوڑ ہتھیلی کے درمیان میں ہوگا۔

(696) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ بِتَسْلِيمَتَيْنِ

امام ابوحنیفہ نے - قاسم بن عبد الرحمن - انہوں نے -

والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد

مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ دائیں طرف اور بائیں طرف

پھیرا کرتے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - یعقوب بن یوسف بن زیاد ضعی - ابو جنادہ کے حوالے سے

ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(697) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

أَبِي رَبَاحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں: عطاء بن ابی رباح

کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ (نماز سے فارغ ہونے

بعد) دائیں طرف سے بھی اٹھ جایا کرتے تھے اور بائیں

سے بھی اٹھ جایا کرتے تھے۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم بن احمد بن حمیس - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن زید -

حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(698) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: أَنَّ مَسْرُوقَ بْنَ الْأَجْدَعِ وَجُنْدَبَ

الْأَزْدِيَّ انْتَهَيَا إِلَى الْإِمَامِ وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ مِنَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم بن

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

” (ایک مرتبہ) مسروق بن اجدع اور جندب

تک اس وقت پہنچے جب وہ مغرب کی نماز کی دو رکعات

(696) اخرجہ العسکمی فی ”مسند الامام“ (121) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 268/1 - وابن حبان (1990) -

(996) فی الصلاة: باب فی السلام - وابن ماجة (914) فی الإقامة: باب التسمیم - وابن خزيمة (728) - وعبد الرزاق (303) -

(697) اخرجہ احمد 383/1 - وابن ابی شیبہ 304/1 - ومسلم (707) - والنسائی فی ”المجتبی“ 81/3 - وفی

(1283) - وعبد الرزاق (3208) - والحمیدی (127) - وابن ماجة (930) - وابو یعلی (5174) - وابن خزيمة (1714) -

(698) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (131) - وعبد الرزاق (3165) فی الصلاة: باب ما یقرأ فیما یقصر -

شعبة 490/2 - والطبرانی فی ”الکبیر“ (9370) -

مُفْرِبٍ فَقَامَا لِتَقْضِيَا فَأَمَّا مَسْرُوقٌ فَجَلَسَ فِي
 كَعْنَيْنٍ وَأَمَّا جُنْدُبٌ فَقَامَ فِي الْأُولَى وَجَلَسَ فِي
 ثِنِيَةٍ فَلَمَّا فَرَغَا أَنْكَرَ كُلُّ مِثْلٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ
 حَتَّى شَا إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَرَأَ لَهُ الَّذِي صَنَعَا
 لِكُلِّمَا قَدْ أَحْسَنَ وَأَنَا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ
 رَفِيقَانَهُ أَحَبَّ إِلَيَّ

تھا (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) یہ دونوں نماز مکمل کرنے
 کے لیے کھڑے ہوئے تو مسروق دونوں رکعات کے بعد قعدہ
 میں بیٹھے جبکہ جندب پہلی رکعت ادا کرنے کے بعد کھڑے
 ہو گئے اور دوسری رکعت کے بعد بیٹھے جب یہ دونوں نماز پڑھ کر
 فارغ ہوئے تو دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کا انکار
 کیا پھر یہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
 حاضر ہوئے اور دونوں نے اپنے طرز عمل کے بارے میں بتایا تو
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں نے ٹھیک کیا
 ہے لیکن میں اس طرح کروں گا جس طرح مسروق نے کیا
 ہے کیونکہ یہ طریقہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

لفظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان۔ ابو بکر احمد
 بن حمدان قطعی۔ بشر بن موی۔ ابو عبد الرحمن مقرر بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبقول عبد الله
 نأخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
 ت میں: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”ایسا شخص (جو مسبوق ہو) اور امام اُس سے پہلے (کچھ
 رکعات) ادا کر چکا ہو تو امام جو (رکعات) پہلے ادا کر چکا تھا کیا
 وہ شخص اُن میں تشہد پڑھے گا؟ انہوں (یعنی ابراہیم نخعی) نے
 فرمایا: جی ہاں! حماد نے دریافت کیا: جب امام سلام پھیرے گا تو
 کیا وہ شخص بھی سلام کا جواب دے گا؟ انہوں نے فرمایا: جب وہ
 نماز سے فارغ ہوگا تو وہ سلام کا جواب دے گا۔“

یت: فِي رَجُلٍ سَبَقَهُ الْإِمَامُ أَيْتَشَهُدُ فِيمَا
 إِمَامٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفِيرُدُ السَّلَامَ إِذَا سَلَّمَ
 إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ رَدَّ السَّلَامَ

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (132) في الصلاة باب من سبق شيء من صلاته - وعبد الرزاق (4094) في

الرجل يكون له ونر واحد - يتشفع أيتشهد؟ وابن أبي شيبة 44/2 في الصلاة: باب الرجل يفوته شيء من صلاة الإمام

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وحر

قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(700) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ

وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَتَّى نَرَى شِقَّ وَجْهِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلَ

ذَلِكَ

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ" کہتے تھے (اور چہرے کی طرف لیتے تھے) کہ آپ کے چہرہ مبارک کی ایک طرف نہ تھی اور بائیں طرف بھی ایسے ہی (سلام پھیرتے تھے)۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عباس بن حمزہ نیشاپوری - عمرو بن عثمان حمصی (اور) حمدان بن عارم بخاری - معمر بن حرانی - (اور) محمد بن علی بن طرخان تیسندی (اور) عبد الوہاب بن ضحاک ان سب نے - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت منذر بن سعید مروی - محمد بن یثیم - محمد بن اسماعیل بن عیاش - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حتى يرى بياض خده الايمن وعن شماله مثل ذلك حتى يرى بياض خده الايسر مما يلتفت
یہاں تک کہ آپ کے دائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی اور آپ بائیں طرف بھی اسی طرح (سلام پھیرتے تھے)۔
کہ آپ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آ جاتی تھی جب آپ منہ پھیرتے تھے۔

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - علی بن محمد بن عبید - محمد بن یثیم - حماد قاضی - محمد بن اسماعیل بن عیاش - نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو النضر بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی حسن بن محمد بن قاضی عمر بن حسن بن علی بن مالک اشنانی - حسن بن علی بن شہیب - عبد الوہاب بن ضحاک - اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے روایت کی ہے۔

ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

۷۰ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
بِهِ عَنْ عُلُقَمَةَ:

روایت: أَنَّهُ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ الظُّهْرَ حُسْنَ
بِ فَلَمَّا انْصَرَفَ وَأَنْحَرَفَ قِيلَ لَهُ إِنَّكَ قَدْ
سَلَّتَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ فَقَالَ لِابْرَاهِيمَ مَا تَقُولُ يَا
قَالَ لَهُ نَعَمْ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ
عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”عالم نے اپنے ساتھیوں کو ظہر کی نماز میں پانچ رکعات
پڑھادیں نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ (لوگوں کی طرف)
رخ کر کے بیٹھے تو ان سے کہا گیا: آپ نے پانچ رکعات پڑھا
دی ہیں انہوں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: اے ابراہیم! تم کیا
کہتے ہو؟ ابراہیم نخعی نے جواب دیا: جی ہاں! (ایسا ہی ہے) تو
عالم نے ان لوگوں کو دو مرتبہ سجدہ سہو کروایا اور پھر دائیں طرف
اور بائیں طرف سلام پھیر دیا۔“

۷۱ - فظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد
بن حمدان قشیری - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

۷۲ - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
بِهِ عَنْ عُلُقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - عالم
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی جو ظہر کی نماز تھی یا
شاید عصر کی نماز تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کچھ زائد یا کم کر
دیا نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام
پھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا نماز کے
بارے میں کوئی نیا حکم آگیا ہے؟ یا یہ کم ہوگئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: میں بھی اُسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم
لوگ بھول جاتے ہو کیونکہ میں بھی انسان ہوں تو جب میں
بھول جاؤں تو تم لوگ مجھے یاد کروادیا کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا
رخ قبلہ کی طرف پھیرا اور دو مرتبہ سجدہ سہو کیا اس کے بعد آپ

روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
صَلَّى صَلَاةً أَمَّا الظُّهْرُ وَأَمَّا الْعَصْرُ فَزَادَ أَوْ
بَلَمَّا فَرَّغَ وَسَلَّمْ قِيلَ لَهُ أَحَدَتْ فِي الصَّلَاةِ
وَلَقَصْتُ قَالَ إِنِّي أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ لَا تَنْسَوْنَ
بَلَمَّا فَرَّغَ فَرَّغْتُ فَذَكَّرُونِي ثُمَّ حَوَّنَ وَجْهَهُ
سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَتَشَهَّدَ فِيهَا ثُمَّ
عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ

مروحة الحصى كنى في "مسند الامام" (161) - (رايو على 5142) - (مسلم 572) في المساجد باب السهو في

ابن ماجه (1212) في الاقامة: باب ما جاء في سن شك في صلاته - و ابو نعيم في "الحلية" 236/7

نے تشہد پڑھا اور پھر سلام پھیر دیا۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن قدامہ زابدی - محمد بن عمران ہمدانی - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

روایت کی ہے

(703) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب

فرماتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ قَالَ أَخَذْتُ الْحَدِيثَ الْحَدِيثُ

بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَّا فِي صَلَاةٍ أَوْ قِرَاءَةِ قُرْآنٍ

”سب سے بڑا حدیث (یعنی ناپسندیدہ بات یا حدیث)

ایجاد ہونے والی سب سے بڑی چیز) عشاء کی نماز کے بعد

چیت کرنا ہے البتہ (نفل) نماز ادا کی جاسکتی ہے یا قرآن

تلاوت کی جاسکتی ہے۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(704) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: يُجْزِيهِ يَغْنِي الْبِنَاءَ فِي الرَّعَافِ

وَالْحَدِيثِ وَالْإِسْتِيفَاتِ أَحَبُّ إِلَيْنَا

”نکسیر پھوٹنے یا حدیث لاحق ہونے کی صورت میں

کے لیے بناء (قائم کرنا) جائز ہے لیکن دوبارہ نئے سرے

نماز پڑھنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبقول ابراهيم

ناخذ وذلك يجرى وان تكلم واستقبل فهو افضل

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے:

محمد فرماتے ہیں: ہم ابراہیم نخعی کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ایسا کرنا جائز ہوگا (یعنی کفایت کر جائے گا) لیکن اگر وہ

کے نئے سرے سے نماز ادا کرے تو یہ افضل ہوگا۔

(705) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(703) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (142) فی الصلاة: باب ما يقطع الصلاة - وابن أبي شيبة (2)

الصلاة: باب من كره السر بعد العتمة

(704) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (144) فی الصلاة: باب الرعاف في الصلاة والحدث

(705) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (145) فی الصلاة: باب الرعاف في الصلاة - وابن أبي شيبة (2)

الصلاة: باب في الذي بقي او يعرف في الصلاة - وعبد الرزاق 338/2

- ہیم:

سن روایت: فِي الرَّجُلِ يَرْغُفُ فِي الصَّلَاةِ أَوْ حَدَّثَ قَالَ يَخْرُجُ وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ مَا لَيْسَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى مَكَانِهِ وَيَقْضِي مَا بِهِ مِنْ صَلَاتِهِ وَيَعْتَدُ بِمَا صَلَّى فَإِنْ تَكَلَّمَ اسْتَقْبَلَ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جس شخص کی نماز کے دوران نکیر چلنے لگے یا اس کو حدیث لاحق ہو جائے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ جائے گا اور کسی سے کوئی کلام نہیں کرے گا، البتہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہے پھر وہ وضو کر کے اپنی جگہ واپس آئے گا اور جتنی نماز باقی رہ گئی تھی اس کو ادا کرے گا جو نماز وہ پہلے ادا کر چکا تھا اس کو وہ شمار کرے گا اگر (اس دوران میں) وہ کوئی کلام کر لیتا ہے تو پھر وہ از سر نو نماز ادا کرے گا۔“

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام مالتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(178) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان - ابو وائل کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”جب وہ حبشہ کی سرزمین سے (مدینہ منورہ) آئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا، نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں سلام کا جواب نہیں دیا جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے اس کی پناہ مانگتا ہوں، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا، تو آپ ﷺ نے مجھے جواب نہیں دیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز میں مشغولیت کی وجہ سے سلام کا جواب نہیں دیا۔“

روایت: أَنَّهُ لَمَّا قَدِمَ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَسِيَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حَبْشَةٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَالَ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ قَالَ لِي صَلَاةٌ شُغْلًا مِنْ رَدِّ السَّلَامِ فَلَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ

- مینڈ:

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو اس دن کے بعد سے (نماز کے دوران) سلام کا جواب نہیں دیا جاتا۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صغانی - انہوں نے اپنے والد - ابو مقاتل حفص بن سلام سمرقندی - سے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(707) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَفْرِقَ الرَّجُلُ أَصَابِعَهُ

أَوْ يُلْقِي رِذَاءً كَانَ عَلَى مَنِكَبِهِ أَوْ يَتَّعَ يَدَيْهِ عَلَى

خَاصِرَتِهِ أَوْ يَذْفَنُ كِبَارَ الْحِصْنِ أَوْ يَقْعِي عَلَى

عَقْبِيهِ أَوْ يَعْبَثُ بِدَحِيَّتِهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص نماز کے دوران

انگوٹیاں چٹائے یا اپنی چادر کندھے پر ڈالے یا اپنا ہاتھ کسی

رکھ لے یا بڑی کنکریاں زمین پر مارے یا ایڑیوں کے بل ”اتعدا“ کے

طور پر بیٹھے یا اپنی داڑھی کے ساتھ کھیلے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ ان

العبث في الصلاة يشغل عنها وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت

کے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے متعلق فتویٰ دیتے ہیں نماز کے دوران (اس طرح کی کوئی بھی) فضول حرکت

منتشر کر دیتی ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(708) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِدَى الْحُلْفَةِ

رَكَعَتَيْنِ

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن منکدر کے حوالے سے - یہ روایت

نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

”ہم نے (مدینہ منورہ میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کیں اور دو اکلثیفہ میں سے

نماز میں دو رکعات ادا کیں۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابوسعید سے اُن کی تحریر کے حوالے سے - موسیٰ بن بہلول - محمد بن بشر کے حوالے سے

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(709) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن منکدر کے حوالے سے - یہ

(707) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (150)، في الصلاة باب ما يعاد من الصلاة وما يكره منها - راجع

شبهة (مختصراً) في الصلاة: باب الرجل يضع يده على خاصرته في الصلاة 47/2

(708) (اخرجه الحصكفي في "المسند الامم" (150)، - وابن حبان (2748)، - والبخاري (1089) في تفسير الصلاة باب بحث

خرج من موضعه - ومسلم (690)، - والدارمي 354/1 - وابو داود (1202)، في الصلاة باب مني يقتصر المسافر

ثُمَّ كَدِرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
مَتَنُ رَوَايَتٍ: مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ
إِذْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فِي مَرَضِي وَخَانَتِ الصَّلَاةُ فَتَوَضَّأَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَصَتَّ عَلَيَّ
وَجَهَّمَنِي وَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا جَابِرُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلِّ مَا اسْتَطَعْتَ وَلَوْ
كَ تَوَمَّنِي

نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
”میں بیمار ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لیے
تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے میری بیماری کے دوران
مجھ پر بیہوشی طاری ہو گئی نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے
وضو کیا اور کچھ پانی میرے اوپر چھڑکا (تو مجھے ہوش آ گیا) نبی
اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جابر! تم کیسے ہو؟ پھر نبی اکرم ﷺ
نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تم سے ہو سکے تم نماز ادا کرو خواہ
اشارے کے ذریعے ہی کرو۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد بن خالد قاضی حبال رازی - محمد بن مہدی قومی - محمد بن بکیر بن محمد بن
بکیر بن شہاب - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے اپنے دادا محمد بن بکیر جو دامغان کے قاضی ہیں ان کا یہ
بیان نقل کیا ہے:

قال كتبت الى ابي حنيفة في المريض اذا ذهب عقله في مرضه كيف يعمل به في وقت الصلاة
فكتب الى يخبرني (عن) محمد بن المنكدر (عن) جابر رضي الله عنه

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ کو خط لکھ کر ان سے ایسے پر شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کی بیماری کے
سبب اس کی عقل رخصت ہو جاتی ہے (یعنی اس پر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے) تو نماز کے وقت اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ تو
میں نے جوابی خط میں مجھے بتایا: محمد بن مندر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ (مذکورہ بالا) روایت نقل کی
ہے۔

711- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْمُبَارَكِ بْنِ
سَالَةَ عَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ:
ثُمَّ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشَى حَتَّى
جَاءَ إِلَى الصَّفِّ فَلَمَّا قَرَعَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ

امام ابو حنیفہ - مبارک بن فضالہ - حسن بصری کے حوالے
سے - حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:
”(ایک مرتبہ) وہ صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع میں
چلے گئے پھر چلتے ہوئے آکر صف میں شامل ہوئے (نماز سے)

712- أخرجه الحنفی فی "مسند الامام" (127) - و ابو یعلیٰ (2018) - والحمیدی (1229) - واحمد 307/3 - والبخاری
557 (557) فی المرصی: باب عیادة السفی علیہ - و ابو داؤد (2886) فی الفرائض: باب فی الکلالہ - والحاکم فی
مستدرک 303/2

713- أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 395/1 - وابن حبان (2194) - والطبرانی فی "الصغیر" (1030) - و ابو داؤد
557 (557) فی الصلاة: باب الرجل یرکع دون الصف - والبیہقی فی "السنن الکبریٰ" 106/3 - واحمد 39/5 - وابن الجارود (318)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا
وَلَا تُعَدَّ

فارغ ہونے کے بعد انہوں نے اس بات کا ذکر نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری (نماز کی) حرص میں اضافہ کرے، لیکن دوبارہ ایسے نہ کرنا۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(711) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - شقیق بن سلمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَذِرْ
أَثَلًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَتَحَرَّ وَلْيَنْظُرْ أَفْضَلَ ظَنَّهُ فَإِنْ
كَانَ أَفْضَلَ ظَنَّهُ أَنَّهُ صَلَّى ثَلَاثًا أَضَافَ إِلَيْهَا رَابِعَةً
وَسَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ وَإِنْ كَانَ أَفْضَلَ ظَنَّهُ أَنَّهُ
صَلَّى أَرْبَعًا سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ

”جب کسی شخص کو نماز کے بارے میں شک ہو جائے اور اس کو پتہ نہ چلے کہ اس نے تین رکعات ادا کر لی ہوئی ہیں یا چار رکعات ہیں تو اسے تحری کرنی چاہیے اور غالب گمان کا جائزہ لینا چاہیے۔ غالب گمان یہ ہو کہ وہ تین رکعات ادا کر چکا ہے تو ان کے ساتھ چوتھی رکعت ماکر (نماز کے آخر میں) سجدہ سہو کر لینا چاہیے اور اگر غالب گمان یہ ہو کہ اس نے چار رکعات ادا کر لی ہوئی ہیں تو اسے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کر لینے چاہئیں۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن غلی بن حسن بن ایوب - ابوبکر محمد بن اسماعیل بن عباس وراق - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

الْفَصْلُ السَّادِسُ فِي الْجَمَاعَةِ وَآدَابِ الْإِمَامِ وَمَا يَكْرَهُ فِي الْمَسْجِدِ

چھٹی فصل: جماعت (کے احکام) امام کے آداب اور مسجد میں کیا کرنا مکروہ ہے؟

(712) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَنْ دَاوَمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا عَلَى صَلَاةٍ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص چالیس دن تک باقاعدگی کے ساتھ فجر

(711) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (176) فی الصلاة: باب السهو فی الصلاة - وعبد الرزاق (3468) فی

الصلاة: باب السهو فی الصلاة - وابن ابی شیبہ 26/2 فی الصلاة: باب فی الرجل یصلی فلا یدری راد او نقص

(712) اخرجہ الحسکفی فی ”مسند الامام“ (134) و (135) - والخطیب فی ”تاریخ بغداد“ 96/2 - واحمد 155/3 - وابن ماجہ

(798) - والترمذی (241) - والعراقی فی ”تخریج الاحیاء“ 149/1

الْغَدَاةِ وَالْعِشَاءِ فِي جَمَاعَةٍ كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ
مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ
اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کرے اس کے لیے
نفاق سے برأت اور شرک سے برأت کو نوٹ کر لیا جاتا
ہے۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو الفضل جعفر بن محمد بن احمد بن ولید باقدانی - محمد بن یحییٰ ازدی - ہیاج بن بسطام کے حوالے
سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر وٹنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابو عبد اللہ محمد بن محمد
بن محمد بن سلیمان بن کامل المعروف بہ غنجاہی کی ”تاریخ بخارا“ میں یہ بات پڑھی ہے۔ یہ روایت ابو علی حسین بن یوسف نے - ابو عمرو
حفص کشی - ابو سعید عطاء بن موسیٰ جرجانی - عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(713) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: أَمَّ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا وَأَطَالَ بِهِمْ فَأَنْتَهَى إِلَيْهِمْ
رَجُلٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَأَنَاحَهُ فَعَقَلَهُ ثُمَّ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ
فَانْبَعَثَ بَعِيرُهُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى الْبَعِيرِ وَلَا
يَزْدَادُ مِنْهُ إِلَّا بُعْدًا وَالْإِمَامُ عَلَى قِرَاءَةٍ فَلَمَّا رَأَى
الرَّجُلُ ذَلِكَ صَلَّى فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ
انْصَرَفَ فِي طَلَبِ بَعِيرِهِ فَلَبَّغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَالُ أَقْوَامٍ يُنْفِرُونَ مِنْ
هَذَا الدِّينِ مَنْ أَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ بِهِمْ فَإِنَّ فِيهِمْ
الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ كُونُوا مُؤَلِّفِينَ وَلَا
تَكُونُوا مُتَنَفِّرِينَ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے
کچھ لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے طویل نماز پڑھا دی ان
لوگوں (کی مسجد) کے پاس ایک شخص اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا
اس کو بٹھا کر باندھ دیا اور نماز میں شامل ہو گیا اس کا اونٹ اٹھ کر
چل پڑا وہ شخص اپنے اونٹ کو دیکھ رہا تھا کہ وہ دور ہوتا چلا جا رہا
ہے اور امام صاحب کی قرأت ہی ختم نہیں ہو رہی ہے جب اس
شخص نے یہ صورتحال دیکھی تو اس نے مسجد کے کونے میں (تہا)
نماز ادا کی اور اپنے اونٹ کی تلاش میں چل دیا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
”لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ (دوسروں کو) اس دین سے
متنفر کرتے ہیں؟ جو شخص لوگوں کی امامت کرے وہ انہیں مختصر نماز
پڑھائے کیونکہ ان میں ضعیف بڑی عمر کے اور کام کاج والے
لوگ بھی ہوتے ہیں تم الفت پیدا کرنے والے بنو متنفر کرنے
والے نہ بنو۔“

(713) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (187) في الصلاة باب تخفيف الصلاة - وعبد الرزاق 366/2 في

صلاة باب تخفيف الصلاة - وأبو عروبة 86/2 - وابن ماجه 315/1 في إقامة الصلاة: باب من أم قوماً فليخفف - والحميدي (453)

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد بن حنبلہ بن حمدان - بشر بن موہب - ابو عبد الرحمن مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ مختصراً قال محمد وبہ ناخذ

ولا بد ان يتم الركوع والسجود وهو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے مختصر طور پر روایت کیا ہے امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں تاہم یہ ضروری ہے کہ وہ رکوع وسجود مکمل ادا کرے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(714) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ رَوَيْتُ: مَنْ شَهِدَ الْفَجْرَ وَالْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ

كَانَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ تَنْبِذُ بَرَاءَةً مِنَ الْبَغْيِ وَبَرَاءَةً مِنَ

الشِّرْكِ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص فجر اور عشاء کی باجماعت نمازوں میں شریک

ہو اس کو دو طرح کی برأت نصیب ہوتی ہے نفاق سے برأت اور

شرک سے برأت۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد ابن نصر ہروی - احمد بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

سے روایت کی ہے

(715) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَنْ رَوَيْتُ: أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ

وَسَوُّوا مَنَاكِبَكُمْ وَتَرَاصُّوا أَوْ لَيْتَ خَلَلَكُمْ الشَّيْطَانُ

كَأَوْلَادِ الْحَدَفِ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى

مَقْدَمِ الصُّفُوفِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”یہ بات کہی جاتی تھی: صفیں سیدھی رکھو کدھے برابر

رکھو ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کے کھڑے ہو ورنہ شیطان بھیڑ

کے بچے کی طرح تمہارے درمیان خلل ڈال دے گا بیشک اللہ

تعالیٰ اور اس کے فرشتے آگے کی صف والوں پر رحمت نازل

کرتے ہیں۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابی حنیفۃ لا يترك الصف وفيه خللاً حتى يستوى

(714) قد تقدم فی (712)

(715) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (89) فی الصلاة فی اقامة الصفوف وفضل الصف الاول - وعبد الرزاق

(2433) فی الصلاة: باب الصفوف - و من ابی شیبہ 325/1 فی الصلاة: باب ما قالوا فی اقامة الصف

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے کسی صف میں کوئی خلل نہیں چھوڑا جائے گا پہلے اس کو مکمل کیا جائے گا۔

(716) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ:

مَنْ رَوَيْتُ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِمَ فُضِّلَ عَلَى الصَّفِّ الثَّانِي فَقَالَ لَا تَقُمْ فِي الصَّفِّ الثَّانِي حَتَّى يَتَكَامَلَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں: ”میں نے ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: پہلی صف والوں کو دوسرے صف والوں پر کیوں فضیلت دی گئی ہے؟ (اس کا جواب دیتے ہوئے) انہوں نے فرمایا: تم دوسری صف میں اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک پہلی صف مکمل نہیں ہو جاتی۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ ينبغي اذا تكامل الصف الاول ان يقوم في الصف الثاني ولا يقوم في الصف الاول ويزاحم عليه فانك تؤذي والقيام في الصف الثاني خير من الاذى وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں: من سب یہ ہے کہ جب پہلی صف مکمل ہو جائے تو آدمی دوسری صف میں کھڑا ہو جائے پہلی صف میں پھنس کر نہیں کھڑے ہونا چاہیے کیونکہ اس صورت میں آپ دوسروں کو اذیت پہنچائیں گے تو اذیت پہنچانے کے مقابلے میں دوسری صف میں کھڑے ہو جانا زیادہ بہتر ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(717) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”لوگوں کی امامت وہ شخص کرے گا جو اللہ کی کتاب کا زیادہ قاری (یعنی عالم یا حافظ) ہو اگر وہ قرأت میں برابر ہوں تو وہ شخص کرے گا جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جس کی عمر زیادہ ہو۔“

مَنْ رَوَيْتُ: يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَاهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى فَمَنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًا

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ وانما

قيل اقراهم لكتاب الله تعالى لان الناس كانوا في ذلك الزمان اقراهم للقرآن افقههم في الدين

(718) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (90) في الصلاة: في اقامة الصفوف - وعبد الرزاق (2467) في الصلاة: باب

يخفف في الصف الثاني حتى يتم الاول

(719) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (91) في الصلاة: باب رجل يؤم القوم او يؤم الرجلين - وابوداؤد (582) في

صلاة باب من احق بالامامة؟ والترمذي (235) في الصلاة: باب ما جاء من احق بالامامة - واحمد 118/4

فان كانوا في هذا الزمان على ذلك يؤمهم اقراهم فان كان غيره افقه منه واعلم بسنة الصلاة وهو يقرأ نحواً من قراءته فاقرأهما واعلمهما بسنة الصلاة اولى للامامة وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس میں یہ کہا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا زیادہ قاری (یا حافظ) ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانے میں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے زیادہ عالم ہوتے تھے وہ دینی احکام کے زیادہ بڑے فقیہ ہوتے تھے (ہمارے) اس زمانے تک یہی رواج ہے کہ جو شخص اللہ کی کتاب کا زیادہ بڑا قاری (یا حافظ) ہو وہ ان کی امامت کرتا ہے۔ لیکن اگر کوئی دوسرا شخص اس سے زیادہ بڑا فقیہ ہو اور نماز کی سنتوں کا اس سے زیادہ علم رکھتا ہو اور وہ تقریباً اس کی مانند قراءت کر سکتا ہو تو وہ شخص امامت کا زیادہ حقدار ہوگا جو ان دونوں میں سے زیادہ اچھا قاری ہو اور نماز کی سنتوں کا زیادہ علم رکھتا ہو امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(718) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: مَتَنُ رِوَايَةٍ: لَا بَأْسَ أَنْ يَوْمَ الْأَعْرَابِ وَالْعَبْدُ وَوَلَدُ الزَّانَا إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ کوئی دیہاتی یا غلام یا عبد کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ امامت کرے بشرطیکہ وہ قرآن کی تلاوت کر سکتا ہو۔“

(719) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: مَتَنُ رِوَايَةٍ: فِي الرَّجُلَيْنِ يَوْمَ أَحَدُهُمَا صَاحِبُهُ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ فِي الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جب دو آدمی ہوں اور ان میں سے ایک دوسرے کی امامت کرے تو وہ فرماتے ہیں: امام بائیں طرف کھڑا ہوگا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

(718) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (92) فی الصلاة: باب الرجل یوم القوم او یوم الرجلین - وعبد الزانی (3838) فی الصلاة: باب هل یوم ولد الزنا؟ وابن ابی شیبہ 2/216 فی الصلاة: باب من رخص فی امامة ولد الزنا - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 3/86 - والبغوی فی ”شرح السنة“ 3/400

(719) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (93) فی الصلاة: باب الرجل یوم القوم او یوم الرجلین - وعبد الزانی (3838) فی الصلاة: باب الصلاة یحضر ولیس معہ الا رجل واحد - وابن ابی شیبہ 1/341 فی الصلاة: باب الرجل یصلی عن یمین الامم

قول ابی حنیفہ یكون الماموم عن يمينه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام ترمذی فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے: مقتدی اس (امام) کے دائیں طرف کھڑا ہوگا۔

(120) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

رَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جب نماز میں ایک سے زیادہ افراد ہوں (خواہ دو ہی کیوں نہ ہوں) تو وہ جماعت شمار ہونگے۔“

سنن روایت: إِذَا زَادَ عَلَى الْوَاحِدِ فِي الصَّلَاةِ فِيهِ جَمَاعَةٌ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابی حنیفہ رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام ترمذی فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(121) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

رَاهِيْمَ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”(ایک مرتبہ) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ”مدائن“

میں لوگوں کو امامت کروانے لگے تو وہ چونے سے بنے ہوئے

ایک بلند چبوترے پر کھڑے ہوئے لگے حضرت سلمان فارسی

رضی اللہ عنہ نے انہیں کھینچ کر (نیچے کیا) اور بولے: آپ بھی لوگوں میں

سے ہی ایک فرد ہیں تو اُن (کے برابر) کی جگہ پر کھڑے ہوں۔“

سنن روایت: أَنَّ حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَبَّ يَوْمَ النَّاسِ بِالْمَدَائِنِ فَذَهَبَ لِيَقُومَ عَلَى ثَمَانٍ مِنْ جِصٍّ مُرْتَفِعٍ فَجَذَبَهُ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ نَسَى اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ إِنَّمَا أَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَقُومُ بِهِ نَفْسُكَ

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - محمد بن حنیفہ بن ماہان - تمیم بن مختصر - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن حسن بن خیرون - ابو بکر محمد بن علی بن محمد خیاط - ابو عبد اللہ احمد

(اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (94) في الصلاة: باب الرجل يؤم القوم او يؤم الرجلين - وابن ابي شيبة

53 في الصلاة: باب في الجماعة كم هي؟

(اخرجه ابن حبان (2143) - وابن حزيمة (1523) - والشافعي في "المسند" 137/1 - والبيهقي في "السنن الكبرى" 157 - والبغوي في "شرح السنة" (831)

عن همام قال: صلى بنا حذيفة على دكان مرتفع فسجد عليه فجذبه ابو مسعود فتابعي فلما قضى الصلاة قال ابو مسعود: اليس قد نهى عن هذا؟ فقال له حذيفة: الم ترني قد تابعتك؟

بن محمد بن یوسف بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(122) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ يُؤْمِّهُمْ فَيَقُومُ عَنْ يَسَارِ

الطَّاقِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ

امام ابوحنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - یہ روایت نخی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”وہ جب اُن لوگوں کی امامت کرتے تھے تو حق بائیں طرف یا دائیں طرف کھڑے ہوتے تھے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد واما نحن فلا نرى

باساً ان يقوم بحمال الطاق ما لم يدخل قدمه فيه اذا كان مقامه خارجاً منه وسجوده فيه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر محمد فرماتے ہیں: ہم تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں اگر وہ طاق کے بالکل برابر اس میں کھڑا ہو جائے جبکہ اس کے کھڑے ہونے کی جگہ اس سے باہر ہو اور وہ سجدہ اس کے اندر کرتا ہو۔

(123) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ فَلَا يَتَحَوَّلُ الرَّجُلُ

حَتَّى يَنْقُتِلَ الْإِمَامُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ لَا يَفْقَهُ أَمْرَ

الصَّلَاةِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخی فرماتے ہیں:

”جب امام سلام پھیر دے تو آدمی اس وقت نہ اٹھے جب تک امام نہیں اٹھتا البتہ اگر امام نماز کے معاملے کی سمجھ نہ رکھتا ہو (تو حکم مختلف ہوگا)۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد رحمه الله ربه

ناخذ لا ندري لعل عليه سجدتي السهو فاذا كان لا يفقه امر الصلاة فلا باس بالانفتال وهو قول

ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم نہیں جانتے ہیں ہو سکتا ہے اس پر سجدہ سہو لازم ہو گیا ہو اگر وہ نماز کے دوران سے بخوبی واقف نہ ہو تو پھر اٹھ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(124) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر -

(722) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (104) فی الصلاة: باب الصلاة فی الطاق - وعبد الرزاق (3899) فی

فی الطاق - وابن ابی شیبہ 59/2 فی الصلاة: باب الصلاة فی الطاق

(723) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (105) فی الصلاة: باب الصلاة فی الطاق - وعبد الرزاق (3219) فی

باب مکث الامام بعد ما سلم - وابن ابی شیبہ 302/1 فی الصلاة: باب من كان يستحب اذا سلم ان يقوم او ينحرف

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

مَنْ رَوَايَتُ: أَنَّهُ أَمَّ أَصْحَابَهُ فِي بَيْتِهِ عَلَى بَسَاطٍ

لَهُ طَبَقَ الْبَيْتِ

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں ایسے

بچھونے پر اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی جو انہوں نے گھر

میں بچھایا ہوا تھا۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن

بہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زید نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

125) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ :

امام ابوحنیفہ نے - تمیم بن سلمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”شبيب بن ربعي كهره نمازا ادا کر رہے تھے انہوں نے

قبلہ کی سمت میں تھوک دیا جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: جب کوئی بندہ نماز ادا کر

تا ہے تو قبلہ کی سمت میں اللہ تعالیٰ اُس کی طرف رخ کر لیتا

ہے (اور اس کی طرف اُس وقت تک رخ رکھتا ہے) جب تک وہ

بندہ نماز ختم نہیں کرتا۔“

مَنْ رَوَايَتُ: أَنَّ شَبِيبَ بْنَ رُبَيْعٍ قَامَ يُصَلِّيُ فَبَصَقَ

لِلْقِبْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ

مَدِّ يَقُومُ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا أَقْبَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ

وَرُحِمَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم

بن - محمد بن شجاع - حسن بن زید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زید نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

126) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

مَنْ رَوَايَتُ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن یسار کا یہ بیان نقل کیا

ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا ہے:

”بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اُن لوگوں پر رحمت

127) - أخرجه الحاكم في "المستدرک" 390/1 - وابن خزيمة 103/2 (1005) في الصلاة: باب الصلاة على البساط - والبيهقي

السنن الكبرى 436/2 - وابن ماجه (1030) - والطبرانی (12206) - وابن أبي شيبة 400/1

128) - أخرجه ابن حبان (1636) - واحمد 56/4 - وابو داود (481)

عن السائب بن جراد ان رجلاً قام قوماً فبصق في القبلة قال النبي صلى الله عليه وسلم: "انث آذيت الله

129) - أخرجه ابن حبان (402) - وابن خزيمة (177) و (357) - والحاكم في "المستدرک" 191/1 - 192 - واحمد

- والبيهقي في "السنن الكبرى" 16/2 في حديث طويل

يَصِلُونَ الصُّفُوفَ

نازل کرتے ہیں جو صفوں کو ملا کر رکھتے ہیں۔

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو بید محمد بن ادريس سرخسی - سوید بن سعید - عثمان بن قاسم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(127) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ فِي بَيْتٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْنَا

خَلْفَهُ أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَامَ

بَيْنَنَا وَقَالَ هَكَذَا فَاصْنَعُوا إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی سے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: علقمہ اور اسود بیان کرتے ہیں: ”ایک مرتبہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ (ان کے) گھر میں موجود تھے نماز کا وقت ہوا تو کھڑے ہوئے تاکہ نماز پڑھائیں ہم ان کے پیچھے کھڑے گئے ایک ان کے دائیں طرف اور دوسرا ان کے بائیں طرف کھڑا ہوا وہ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے انہوں نے فرمایا: جب تم تین افراد ہو تو اسی طرح کیا کرو۔“

قاضی عمر بن حسن اشعری نے یہ روایت - یعقوب بن یوسف بن موسی مروزی - عبد الرحمن بن عبد الصمد - انہوں نے اپنے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ابن خردنبہ نے اس روایت کو - ابوالفضل بن خردنبہ - ان کے ماموں ابوعلی - ابوعبد اللہ بن دوست علاف - قاضی اشعری حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة وزاد فيه وكان اذا ركع طبق وصلى بغير اذان ولا اقامة وقال تجزئ اقامة الناس حولنا ثم قال محمد ولسنا ناخذ بقول عبد الله في الثلاثة ولكننا نقول اذا كانوا ثلاثة تقدم الامام عليهما وصلى الباقيان خلفه ولسنا ناخذ بقوله ايضا في التطبيق بين يديه اذا ركع ثم يجعلهما بين ركبتيه ولكننا نرى ان يضع الرجل راحتيه على ركبتيه ويفرج اصابعه تحت الركبتين واما صلاته بغير اذان ولا اقامة فذلك والاذان والاقامة افضل وان اقام للصلاة ولم يؤذن فذلك افضل من الترك للاقامة وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: وہ جب رکوع میں جاتے تو تطبیق کیا کرتے تھے اور وہ اذان اور اقامت کے بغیر (گھر میں)

(727) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (95) في الصلاة: باب الرجل يؤم القوم او يؤم الرجلين - الرزاق (3884) في الصلاة: باب الرجل يؤم الرجلين والمرأة - وابن أبي شيبة 245/1 في الصلاة: باب من كان يضيق - فخذيه - والطحاوي في شرح معاني الآثار 229/1 - والطبراني في "الكبير" (93/6)

بیتے تھے اور یہ فرماتے تھے: ہمارے ارد گرد کے لوگوں کی اقامت کفایت کر جائے گی۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: تین افراد کے بارے میں ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول اختیار نہیں کرتے ہیں، ہم یہ کہتے ہیں: جب تین افراد ہوں تو امام دونوں افراد سے آگے کھڑا ہوگا اور باقی دو افراد اس کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔

رکوع میں دونوں میں تطبیق دے کر گھٹنوں کے درمیان رکھنے کے حوالے سے بھی ہم ان کے قول کو اختیار نہیں کرتے ہیں، ہم بت کے قائل ہیں: کہ آدمی اپنی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھے گا اور انگلیں کھول کر انہیں گھٹنوں سے نیچے رکھے گا۔

جہاں تک اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کرنے کا تعلق ہے تو یہ ٹھیک ہے لیکن اذان اور اقامت کے ہمراہ نماز ادا کرنا ہے اگر نماز کے لیے صرف اقامت کہی جائے اور اذان نہ دی جائے تو یہ اقامت ترک کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے امام مہنفہ کا بھی یہی قول ہے۔

723- سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ
- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
"مَسْجِدٌ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ
لَمْ يَنْهَافُ عَنْهَا دَفْنُهُ"
امام ابو حنیفہ نے - مسعر - قتادہ کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"مسجد میں تھوک پھینکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس کو
دفن کرنا ہے۔"

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے یہ روایت - ابوبکر خطیب بغدادی - حسن بن حسین نعل - ابومحمد عبداللہ بن حمدویہ نہروانی -
- بن محمد بن لیث مروزی - محمد بن حسن موصلی - محمد بن یوسف بن عاصم - احمد بن ابراہیم - اشعث بن عطف - سفیان ثوری کے
سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حافظ ابن خرداذبہ نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - محمد بن عبداللہ انصاری - ابوبکر خطیب بغدادی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
- مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

724- سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ
- نَ الْيَامِي الْكُوفِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ:
"أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ
صَلَاةٌ"
امام ابو حنیفہ نے - طلحہ بن مصرف یا یامی کوفی کے حوالے سے
ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:
"جب مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہتا تو وہ (یعنی
ابراہیم نخعی رحمہ اللہ) تکبیر کہہ دیا کرتے تھے۔"

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - اسحاق بن محمد بن مردان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن
- حرجہ احمد 109/3 - وابو یعلیٰ (3161) - ابوداؤد (476) - وعبد الرزاق (1697) - والترمذی (572) - والطبرانی
- شعیر (101) - وابن حبان (1635) - والخطیب فی "تاریخ بغداد" 396/8

- حرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (63) فی الصلاة: باب الاذان - وعبد الرزاق 74/2 (2550) فی الصلاة: باب
تسبیح الامام؟

مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن عبد اللہ بن نوفل - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابن یونس -

حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(730) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ

مُصَرِّفٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رِوَايَتٍ: إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ

فَيَنْبَغِي لِلْقَوْمِ أَنْ يَقُومُوا لِلصَّلَاةِ فَإِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ

الصَّلَاةُ كَبَّرَ الْإِمَامُ

امام ابو حنیفہ نے - طلحہ بن مصرف کے حوالے سے -

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جَبَّ مُؤَذِّنٌ (اقامت میں) حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ -

لوگوں کو چاہیے کہ وہ نماز کے لیے کھڑے ہو جائیں اور جب

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہے تو امام تکبیر (تحریمہ) کہہ دے۔

ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة فان كف الامام حتى فرغ المؤذن من الاقامة ثم كر

فلا باس ايضا كل ذلك حسن

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اگر امام رکا رہے ہیں۔

مؤذن پوری اقامت کہہ کر فارغ ہو جائے اور پھر امام تکبیر (تحریمہ) کہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(طریقے) ٹھیک ہیں۔

(731) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ

عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ:

مَتْنُ رِوَايَتٍ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ فَخَفَّفَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ

بُكَاءَ صَبِيٍّ فَكَرِهْتُ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ فَأَيْكُمُ صَلَّى

بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ وَلْيَتِمَّ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفُ

وَالْكَبِيرُ وَذَا الْحَاجَةِ

امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن عبد الحمید - انہوں نے -

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں:

"(ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھانے

ہوئے اُس کو مختصر کر دیا (بعد میں) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

اس (کی وجہ) کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ارشاد فرمایا: میں نے ایک بچے کے رونے کی آواز سنی تھی

نے اس بات کو ناپسند کیا کہ اُس کی ماں کو پریشان

کروں تم میں سے جو بھی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے وہ محتسب

(730) قد تقدم - وهو الاثر السابق

(731) أخرجه ابن حبان (1760) - والبخاری في "شرح السنة" (843) - ومالك في "الموطأ" 134/1 في الصلاة -

صلاة الجماعة - والشافعي في "المسند" 132/1 - واحمد 486/2 - والبخاری (703) في الاذان - وادوداؤد (794) في

في تخفيف الصلاة - والبيهقي في "السنن الكبرى" 17/3

مکمل نماز پڑھائے کیونکہ ان میں ضعیف عمر رسیدہ اور کام کاج والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن ابو مقاتل - عبد اللہ بن حمدویہ بغلانی - محمود بن آدم - فضل بن موسیٰ ثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن مخلد - عبد اللہ بن جعفر بلخی - حمدان بن سہل (اور) محمد بن علی (اور) عبد الصمد بن فضل بن سب نے - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابن عتہ - محمد بن علی (اور) محمد بن موسیٰ ان دونوں نے - شداد - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط مرقی - ابو عبد اللہ بن دوست - قاضی عمر بن حسن اشثانی - محمد بن زرعہ بن شداد - شداد بن حکیم - زفر بن ہذیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی عمر اشثانی نے اس کو امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ بھی نقل کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن عبد الحمید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے وہ مختصر پڑھائے کیونکہ ان میں بوڑھے، ضعیف اور کام کاج والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔“

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - منذر بن محمد قوسی - حسین بن محمد بن علی ازدی - امام ابو یوسف (اور) اسد بن عمرو نے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر ثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

مسند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْمَمْلُوكِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ تَقْدِيمٍ - وهو حديث سابقہ

امام ابو حنیفہ نے - اسماعیل بن عبد الملک - مجاہد - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

ترجمہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (169)

نست: وقد اخرج ابو يعلى (4039) - وابن حجر في ”المطالب العالیة“ 79/1 (277)

عن قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النوم قبل العشاء وعن السمر بعدها

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَأَنْ أُصَلِّيَ الْعِشَاءَ مُنْفَرِدًا قَبْلَ النَّوْمِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ صَلَاتِهَا بِجَمَاعَةٍ بَعْدَ النَّوْمِ

فرماتے ہیں:

”میں سونے سے پہلے عشاء کی نماز اکیلا ادا کرنا میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس کو سونے بعد (بیدار ہو کر) باجماعت ادا کروں۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -

بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(734) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جب تم کسی قوم (یعنی کچھ لوگوں) کے ساتھ

(باجماعت) میں شامل ہوتے ہو اور ان کی نماز کی تہ

کرتے تو وہ نماز درست نہیں ہوگی اور جب امام اپنی

رہا ہو اور مقتدی نے دوسری نماز کی نیت کی ہو تو وہ

درست ہوگی اور مقتدیوں کی نماز درست نہیں ہوگی۔“

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا دَخَلْتُ فِي صَلَاةِ الْقَوْمِ وَأَنْتَ لَا

تَنْوِي صَلَاتَهُمْ لَمْ تُجْزِكَ وَإِنْ صَلَّى الْإِمَامُ صَلَاتَهُ

وَنَوَى الَّذِي خَلْفَهُ غَيْرَهَا أَجْزَأَتِ الْإِمَامُ وَلَمْ

تُجْزِهِمْ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا -

(735) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ تَوْبَةَ عَنْ

عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: الصَّلَاةُ فِي جَمَاعَةٍ أَفْضَلُ مِنَ

الْمُنْفَرِدِ بِسَبْعٍ وَعِشْرَيْنَ دَرَجَةً

امام ابو حنیفہ نے - توبہ - عکرمہ - عبد ربہ - عکرمہ کے حوالے سے

روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہمااکرم رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”باجماعت نماز ادا کرنا تہا نماز ادا کرنے پر

درجے فضیلت رکھتا ہے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت - ابن مقدرہ - قاسم بن محمد بن حماد - ابویسلی عثمان بن حسن - امام ابو یوسف کے حوالے سے -

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے -

(736) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

(734) اخبر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (103) فی الصلاة باب صلاة التطوع - وفی (154) باب من

وما یکرہ منها - وابن ابی شیبہ 68/2

(735) اخبر جہ ابن ابی شیبہ 481/2 فی الصلاة: باب ما جاء فی فضل صلاة الجماعة علی غیرها

(736) اخبر جہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (126) فی الصلاة: باب من سبق بشئ من صلاته - وابن ابی

الصلاة: باب من کرہ ان یرکع دون الصف

ابراہیم قال:

متن روایت: إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْقَوْمُ رُكُوعٌ
يَبْرُكُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَشْتَدَّ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جب آدمی مسجد میں داخل ہو اور لوگ اس وقت رکوع
میں ہوں تو وہ بھاگ کر جائے بغیر (صف میں پہنچ کر) رکوع میں
چلا جائے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد ولسنا نأخذ بهذا

ولكنه يمشى على هيئة حتى يدرك الصف فيصلي ما أدرك ويقضي ما فاته

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
زفر فرماتے ہیں: ہم اس کو اختیار نہیں کرتے ہیں آدمی عام رفتار سے چلتا ہوا صف تک پہنچے گا اور جتنی نماز ملے گی اس کو ادا کر لے گا
مگر جوگز رچکی ہوگی اس کو بعد میں ادا کر لے گا۔

(73) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَلْفِ بْنِ

- بَيْنَ بْنِ مُعَاذِ الزِّيَّاتِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي

امام ابو حنیفہ نے - خلف بن یاسین بن معاذ زیات -

انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حبیب بن ابی ثابٹ کا یہ
بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: أَنَّ الْجُنُبَ إِذَا صَلَّى بِقَوْمٍ عَلَيْهِ أَنْ

عَدَّ وَيُعِيدُوا مَعَهُ

”اگر جنبی شخص لوگوں کو نماز پڑھادے تو اس پر یہ لازم ہوگا کہ
وہ نماز کو دہرائے اور اس کے ساتھ لوگ بھی نماز کو دہرائیں گے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد الواحد بن حماد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے

سے - امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: امام ابو حنیفہ (اور) سفیان ثوری نے یہ روایت یاسین (بن معاذ زیات) سے بھی روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(74) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

- نَحْوَزِيِّ الْمَكِّيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَمِيرِ

- بَيْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن یزید خوزی مکی - عمرو بن

دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: - امیر المؤمنین

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جو شخص لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھادے تو

روایت: فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ جُنُبًا قَالَ

- رُيْعِدُونَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ (یعنی امام) اور لوگ (یعنی

مقتدی) نماز کو دہرائیں گے۔“

خرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (135) في الصلاة. باب ما يقطع الصلاة - وعبد الرزاق (3663) في

باب يؤم القوم وهو جب أو على غير وضوء - وابن أبي شيبة 44/2 في الصلاة باب الرجل يؤم بالقوم وهو على غير وضوء

ثم قال محمد (واخبرنا) عبد الله بن المبارك (عن) يعقوب بن قعقاع عن عطاء بن ابي رباح في رجل يصلي باصحابه بغير وضوء قال يعيد ويعيدون

ثم قال محمد (واخبرنا) عبد الله بن المبارك (عن) عون بن عبد الله (عن) محمد بن سيرين قال احب الي ان يعيدوا معاً ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

پھر امام محمد فرماتے ہیں: عبد اللہ بن مبارک نے - یعقوب بن قعقاع - عطاء بن ابورباح کے حوالے سے نقل کیا ہے جو شخص اپنے ساتھیوں کو وضو کے بغیر نماز پڑھا دے تو عطاء فرماتے ہیں وہ شخص اور (مقتدی) لوگ نماز کو دہرائیں گے۔
پھر امام محمد فرماتے ہیں: عبد اللہ بن مبارک نے - عون بن عبد اللہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: محمد بن سیرین نے - ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ سب لوگ مل کر اس نماز کو دوبارہ ادا کریں۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم بن

(739) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

إِبْرَاهِيمَ:

”(ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے - ساتھیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی تو انہوں نے (بندہ) میں) قرأت نہیں کی یہاں تک کہ انہوں نے نماز مکمل کر لیں۔
کے ساتھیوں نے اُن سے دریافت کیا: امیر المؤمنینؓ آپ - قرأت کیوں نہیں کی؟ انہوں نے فرمایا: کیا میں نے یہ - ہے؟ (پھر انہوں نے وضاحت کی:) میں نے شام کی آواز - قافلہ بھجوا یا تھا تو میں اُس کو ہر پڑاؤ پر رُکواتا اور چلاتا رہا۔
تک کہ وہ شام پہنچ گیا۔

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ فَلَمْ يقرأ فِي شَيْءٍ مِنْهَا حَتَّى انْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تقرأ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ أَوْ مَا فَعَلْتُ إِنِّي جَهَّزْتُ عَيْرًا إِلَى الشَّامِ فَلَمْ أَزَلْ أُرْجِلُهَا مِنْ ثِقَلَةٍ مُنْقَلَةٍ حَتَّى وَرَدَتِ الشَّامُ فَأَعَادَ وَأَعَادَ أَصْحَابُهُ

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

دُہرائی اور اُن کے ساتھیوں نے بھی اُس کو دُہرایا۔

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة اذا صلى الامام جنباً او على غير وضوء افسدت صلاته بوجه من الوجوه
فسدت صلاة من خلفه

(739) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (152) فی الصلاة: باب ميعاد من الصلاة وما يكره فيها - وفي

اهل المدينة "237/1 - ورواه يوسف في "الآثار" 29 - وابن ابي شيبة 434 في الصلاة. من كان يقول اذا سبى القراءه

في "السنن الكبرى" 382/2

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے: جب امام جنابت یا بے وضو حالت میں نماز پڑھاوے اور اس کی نماز کسی بھی وجہ سے فاسد ہو جائے تو اس کے پیچھے موجود افراد کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

(740) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَمَاءِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ لَمْ يَرَحْ مِنْ مَوْضِعِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَبْيَضَ

امام ابو حنیفہ نے - سماک بن حرب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر تشریف فرما رہتے تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہونے کے بعد روشن ہو جاتا تھا۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح - صحیح بن ابراہیم جواہل کوفہ کے فقیہ ہیں - محمد بن عمران بن ابویعلیٰ - حمید بن عبد الرحمن ثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(741) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رَجِيمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ن رَوَايت: سَوُوا صُفُوفَكُمْ سَوُوا مَنَاكِبَكُمْ - سَوُوا أَوْ لِيَتَحَلَّلَنَّكُمْ الشَّيْطَانُ كَوَلَادِ الْحَذَفِ - وَمَلَا نَكَبَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مُقِيمِ الصُّفُوفِ

”تم لوگ اپنی صفیں درست رکھو اپنے کندھے برابر رکھو ایک دوسرے کے ساتھ مل کے کھڑے ہو ورنہ شیطان بھینٹ کے بچوں کی طرح تمہارے درمیان خلل ڈال دے گا بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صفیں درست رکھنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔“

حافظ ابن خروئے نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین علی بن حسین بن ایوب بزاز - قاضی ابوالعلاء محمد بن علی بن یعقوب - ابو بکر محمد بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موکی - ابو عبد الرحمن مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(742) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - شعبی

حرجہ احمد 439/3 - والطبراسی فی ”کبیر“ 442/20 - وابن عبد الحکم فی ”فتح مصر“ 296 - وابو داؤد 49/3 - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 49/3

عن سهل بن معاذ عن أبيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال: من قعد في صلاة حين يصلي الصبح حتى يصبح

”من لا يقول الا خيرا غفرت له خطاياہ وان كانت اکثر من زبد البحر“

حرجہ ابن اسی شیبہ 352/1 فی الصلاة: باب ما قلوا فی اقامة الصف - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 21/1 فی الصلاة: باب

”ماد حتی یأمر بتسوية الصفوف حنہ - وعبد الرزاق (2433) و (2434) - والمتقی الہندی فی ”الکنز“ (5306)

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمرؓ

بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتِهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْخُرُوجِ لِمَصَلَاةِ الْغَدَاةِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ لِلنِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ إِذَا يَتَّخِذْنَهُ دَغْلًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَخْبِرَكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ هَذَا

”نبی اکرم ﷺ نے خواتین کو صبح اور عشاء کی نماز (باجماعت میں شرکت کے لیے گھر سے) نکلنے کی اجازت دی ہے تو ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہا: خواتین تو اسے خرابی کا ذریعہ بنالیں گی تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک بات بتا رہا ہوں اور تم یہ بات کہہ رہے ہو؟“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد - ابوبدل - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے حماد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

(743) - سَنَدُ رَوَايَتِهِ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتِهِ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْمُؤَدِّينَ يُؤَدُّونَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يُصَلُّونَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ قَالَ يُجْزِيهِمْ

”میں نے ابراہیم نخعیؒ سے ایسے مؤدنین کے بارے میں دریافت کیا جو مسجد کے اوپر (یعنی چھت پر) اذان دیتے ہیں اور پھر اوپر ہی نماز ادا کریتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: کے لیے ایسا کرنا جائز ہے (یا اُن کی نماز درست ہوگی)۔“

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواد عن اسی حنیفہ ثم قال محمد وبه ناخذ ما لم

یکونوا قدام الامام وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ محمد فرماتے ہیں ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں بشرطیکہ وہ امام سے آگے نہ کھڑے ہوں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(744) - سَنَدُ رَوَايَتِهِ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے ابراہیم نخعیؒ سے یہ فرماتے ہیں۔

إِبْرَاهِيمَ:

(742) اخرجہ ابن حبان (2210) - ومسلم (442) (138) فی الصلاة باب خروج النساء الى المساجد - والترمذی (224)

الصلاة. باب ما جاء فی خروج النساء الى المساجد - واحمد (49/2) - وعبد الرزاق (5108) - وابو عوانة (57/2) - وفي "الكبير" (13471)

(743) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (115) فی الصلاة باب فصل صلاة الجمعة ورکعتی المنجرتين - و

224/2 فی الصلاة. باب فی المؤذن یصلی فی المنذنة

(744) اخرجہ محمد بن الحسن لشیبانی فی "الآثار" (116) فی الصلاة باب فصل صلاة الجمعة ورکعتی المنجرتين - و

(4882) فی الصلاة باب مخرج صلی وراء الامام خارجا من المسجد - والبیہقی (223/2) فی الصلاة باب فی الرجل

یصلی وینه وینه وینه امام حانط

متن روایت: فِی الرَّجُلِ یُکُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْإِمَامِ سِتَّةٌ قَالَ حَسَنٌ مَا لَهُ يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْإِمَامِ طَرِيقٌ تَوْبَتَانِ

”جس شخص اور امام کے درمیان کوئی چیز ہو اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: (اس کی نماز) ٹھیک ہوگی جبکہ اس کے اور امام کے درمیان کوئی راستہ یا عمارت نہ ہو۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

745- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ حَمَلًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَا وَجَدْتُ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں اپنے گمشدہ اونٹ کا اعلان کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: تم اُسے نہ پاؤ۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسین بن عبد الرحمن بن محمد ازدی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یزید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان هذه البيوت بنيت لما بنيت له

”ان گھروں کے ان کے مخصوص مقاصد کے لیے بنایا گیا ہے“

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسماعیل بن حماد کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے - یہ ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے منقول ہے تاہم انہوں نے اس میں علقمہ سے آگے کسی روئی کا ذکر نہیں کیا۔

746- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سعید - کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سعید بن جبیر فرماتے ہیں:

متن روایت: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي حَسَاعَةٍ تَفْضُلُ صَلَاةَ الرَّجُلِ وَحْدَهُ حَسَاةً وَعِشْرِينَ صَلَاةً

”آدھی کا باجماعت نماز ادا کرنا اُس کے تہ نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

747- أخرجه لحيثكني في مسجد لأمام (94) - واس حبان (1652) - وعبدالوراق (1721) - ومن طريقه مسلم (569) - وابو

سنة (407) - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 447/2 - وابن أبي شيبة 419/2 - واس ماجة 765 في المساحد

748- أخرجه معتمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (111) في الصلاة: باب فضل صلاة الجماعة ور كعتي الفجر

(747) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ

عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلَّى بِرَجُلٍ وَصَلَّى خَلْفَهُ امْرَأَةً صَلَّيَ بِهِمْ جَمَاعَةً

امام ابو حنیفہ نے - بیٹم - عکرمہ کے حوالے سے یہ روایت

نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ نماز ادا کی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک خاتون نے بھی نماز ادا کی آپ صلی اللہ

نے انہیں باجماعت نماز پڑھائی تھی۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صفانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل حفص بن سہ

فزاری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام - ابو مقاتل حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں

نے اسی کی مانند اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

(748) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: مَنْ صَلَّى بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ وَخَلْفَهُ

وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَيَأْتُمُونَ بِالْإِمَامِ قَالَ أَمَّا

الَّذِي خَلْفَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ فَصَلَاتُهُمْ تَامَةٌ

وَأَمَّا الَّذِينَ أَمَامَهُ فَلَيْسَتْ صَلَاتُهُمْ تَامَةً

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ایک شخص امام کے آگے کھڑا ہو کر نماز ادا کرے ایک اس

کے دائیں طرف ایک اس کے بائیں طرف ایک اس کے پیچھے

(کھڑے ہو کر نماز ادا کریں) اور وہ سب اس امام کی اقتداء کر رہے

ہوں تو ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو افراد امام کے پیچھے دائیں

اور بائیں کھڑے ہوئے ہیں ان کی نماز مکمل ہوگی اور جو اُس کے

آگے کھڑا ہوا تھا اُس کی نماز مکمل (یعنی ادا شمار) نہیں ہوگی۔“

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو جہر

محمد بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

قال ابن خسرو وقال المقرئ يقول اهل البصرة بل صلاتهم تامة صلاتهم تامة في الجمعيات

والاعیاد لان الناس يكثرون

ابن خسرو بیان کرتے ہیں: مرقی فرماتے ہیں: اہل بصرہ کہتے ہیں: جمعہ اور عیدین میں ایسے لوگوں کی نماز مکمل شمار ہوگی، کیونکہ

لوگوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔

(749) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ

جَابِرِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَوْ الْأَسْوَدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ:

امام ابو حنیفہ نے - بیٹم - جابر بن اسود (راوی کو شک ہے

شاید) اسود بن جابر کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے

(747) اخرجہ الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 307/1 - واحمد 131/3 - وابن حبان (2205) - ومسالك في الحديث

153/1 - والشافعي في "المسند" 105/1 - والدارمي (1287) - والبخاري (3801) - وابوداؤد (612)

متن روایت: أَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا الظُّهْرَ فِي بُيُوتِهِمَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا بَرَيَانِ أَنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا ثُمَّ أَتَيَا الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَتَعَدَا فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ وَهُمَا بَرَيَانِ أَنَّ الصَّلَاةَ لَا تَحِلُّ لَهُمَا فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُمَا فَارْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجِئَا بِهِمَا فَرَأَيْتُهُمَا تَرْعُدُ مَخَافَةً أَنْ يَكُونَ قَدْ حَدَثَ فِيهِمَا شَيْءٌ فَأَخْبَرَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَلْتُمَا ذَلِكَ فَصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ وَاجْعَلَا الْأُولَى هِيَ الْفَرِيضَةُ

”نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دو آدمیوں نے اپنے گھر میں نماز ادا کر لی وہ یہ سمجھے کہ باجماعت نماز ہو چکی ہوگی پھر وہ دونوں مسجد آئے تو نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے وہ دونوں مسجد کے کونے میں بیٹھ گئے وہ دونوں یہ سمجھے کہ اب اس نماز کو (دوبارہ) ادا کرنا ان کے لیے جائز نہیں ہے نماز مکمل کرنے کے بعد جب نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو ملاحظہ فرمایا: تو انہیں (اپنے پاس) بلوایا ان دونوں کو لایا گیا تو ان کے اعضاء کانپ رہے تھے انہیں یہ اندیشہ ہوا تھا کہ کہیں ان کے بارے میں کوئی نیا حکم نہ آگیا ہو ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ کو ساری صورتحال بتائی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب تم ایسا کر چکے تھے تو تم نے لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لینی تھی اور اپنی پہلی نماز کو ہی فرض شمار کرنا تھا۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صفانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو قتیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت یشتم کے حوالے سے نقل کی ہے ان میں سے بعض حضرات نے اس کو اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور بعض حضرات نے یشتم سے آگے کسی راوی کا ذکر نہیں کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ (عن) الہیثم یرفعه الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم قال محمد وبہ ناخذ ولا نری ان تعاد العصر والفجر ولا المغرب امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ اور یشتم کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ تک ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ ہم یہ سمجھتے ہیں (اس طرح کی صورتحال میں) عصر فجر اور مغرب کی نماز کو نہیں دہرایا جائے گا۔

751- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَالِكِ بْنِ

جَبْرِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

نَ رَوَايَتٍ: إِذَا صَلَّيْتَ الْفَجْرَ وَالْمَغْرِبَ ثُمَّ

احمرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (97) في الصلاة باب من صلى الفريضة - وابو داود (575) في الصلاة باب

من صلى في منزله ثم ادرك الجماعة يصلي معهم - والترمذي (219) في الصلاة باب ما جاء في الرجل يصلي

ثم يدرك الجماعة - واحمد 160/4 - والحاكم في المستدرک 245/1

أَدْرَكْتَهُمَا فَلَا تَعِدُّهُمَا

پھر ان دونوں (میں سے کسی نماز کو باجماعت) پاؤ تو تم
دونوں کو نہ دہراؤ۔

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرداه عن ابي حنيفة ثم قال محمد اما الفجر
والعصر فلا ينبغي ان يصلى بعدهما نافلة لقول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا صلاة بعد
العصر حتى تغرب الشمس ولا بعد الفجر حتى تطلع الشمس واما المغرب فهي وتر فيكوه ان
يصلى متطوع وتراً فان دخل رحل معهم متطوعاً فسلم الامام فليقم وليضف اليها رابعة ويشهد
ويسلم ثم قال وهذا كله قول ابي حنيفة رحمه الله

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر
محمد فرماتے ہیں: جہاں تک فجر اور عصر کی نماز کا تعلق ہے تو ان دونوں نمازوں کے بعد نفل نماز ادا نہیں کی جائے گی کیونکہ اگر
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور
نماز ادا نہیں کی جائے گی جہاں تک مغرب کی نماز کا تعلق ہے تو وہ وتر (یعنی طاق) ہوتی ہے تو یہ بات مکروہ ہے کہ کوئی شخص وتر (یعنی
طاق تعداد میں) نوافل ادا کرے اور اگر کوئی شخص لوگوں کے ساتھ نفل ادا کرنے والے کے طور پر شامل ہو تو جب امام سلام پھیرے۔
تو وہ شخص کھڑا اور اس کے ساتھ چوتھی رکعت شامل کرنے کے بعد تشہد پڑھے اور سلام پھیر دے پھر امام محمد نے یہ فرمایا: امام ابو حنیفہ
بھی ان سب صورتوں کے بارے میں یہی قول ہے۔

(751) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا سَهَا الْإِمَامُ فَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتِي

فِي السَّهْوِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ أَنْ تَسْجُدَ هُمَا

سجدہ ہو کر نہ لازم نہیں ہوگا۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسیمان کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی سے یہ فرماتے ہیں۔

”جب امام کو سہواً حق ہو اور وہ سجدہ سہو نہ کرے تو تم

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان -

محمد بن جعفر بن محمد بن قسطنطینی - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(752) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمِيدٍ

امام ابو حنیفہ نے - حمید طویل کے حوالے سے یہ روایت

(750) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (98) فی الصلاة باب من صلی الفريضة - وعبد الرزاق (3939) -

فی ”الموطأ“ 297

(751) اخرجہ ابن ابی شیبہ 39/2 فی الصلاة باب الامام يسهر فلا يسجد ما يصنع القوم؟ - وعبد الرزاق (3508) فی الصلاة -

هل على من خلف الامام سهر؟

(752) اخرجہ ابن حبان (2267) - واحمد 176/3 - والبحاری (412) فی الصلاة باب لا يضمن عن يمينه فی الصلاة -

(551) فی المساجد باب النبي عن البشائر فی المسجد - وعبد الرزاق (102) - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 255/1

نُصْرِيْل عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

مَنْ رَوَيْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ حِمَامَةً فَحَكَّهَا بِيَدِهِ وَرَفَى فِي وَجْهِهِ كَرَاهَةً سَدَّةً عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ جِئَ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَبُّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ فَلَا يَسْقُ فِي قِبْلَتِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ يَسْرِي ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِذَائِهِ وَبَصَقَ فِيهِ وَرَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ وَيَفْعَلُ هَكَذَا

کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”(ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں (دیوار پر) تھوک لگا ہوا دیکھا تو اس کو اپنے دست مبارک کے ذریعے کھرچ دیا، آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر شدید ناراضگی اور ناپسندیدگی کے آثار نمودار ہوئے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرتا ہے اور اس کا پروردگار اُس کے اور قبلہ کے درمیان میں (یعنی قبلہ کی سمت میں) ہوتا ہے تو اُس کو قبلہ کی سمت میں نہیں تھوکنا چاہیے بلکہ بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے یا اپنی چادر کا کنارہ پکڑ کر اس میں تھوک دینا چاہیے اور پھر اُس کو مل دینا چاہیے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح کر دینا چاہیے۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد حسن بن عبد اللہ - محمد بن عبد اللہ - محمد بن حمدان بن مہران - علی بن سلمہ - انس - محمد بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن محمد صیرفی - ابو محمد فارسی - محمد بن مظفر حافظ - انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(753) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَنْ رَوَيْتَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَزُومُونَ وَلَدَ الزَّانَا وَالْأَعْرَابِيَّ وَالْعَبْدُ وَإِنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”تین قسم کے لوگ امانت نہیں کروائیں گے خواہ وہ قرآن پڑھ سکتے ہوں، زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا شخص، دیہاتی اور غلام۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن علی بن محمد خطیب - محمد بن احمد خطیب - علی بن ربیعہ - حسن بن رشیق - محمد بن حنفص - صالح بن محمد - حماد بن ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(754) اخرجہ محمد بن الحسن النسائی فی ”الآثار“ (92) - والعصمکفی فی ”مسند الامام“ (131) - وعبد الرزاق (3838) -

عن ابی شیبہ 216/2 - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 86/3

عن ابراہیم قال یزیم القوم ولد الزنا والعبد والاعرابی اذا قرأ القرآن

(754) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: كَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ قَدَمَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فِي مَوْضِعِهِ

(755) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ صَبِيحٍ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَأَخَذَتِ الرَّجُلُ فَانْصَرَفَ وَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى تَوَضَّأَتْهُ أَقْبَلَ وَهُوَ يَقُولُ: يَمْصُرُوا عَلَيَّ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ

(756) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ

مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ:

مَتْنِ رَوَايَتٍ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَنْشُدُ بَعِيرًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَا وَجَدْتُ أَنَّ الْمَسْجِدَ لِمَا يُنَى لَهُ

(754) اخبره الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 406/1 - وابن حبان (2119) - وابن ابی شیبہ 332/2 - واحمد (754)

والترمذی (362) فی الصلاة - والبیہقی فی "نسب الکبری" 83/3 - وفی "دلائل النبوة" 191/7 - وابن خزيمة (1620)

(756) اخبره النسائی فی "السنن الکبری" 52/6 - واحمد 360/5 - وعمر بن شبة فی "تاریخ المدینة" 30/1 - وابن حبان (1301) - وابن حبان (1653) - وابو عروانة (1214) - وعبد الرزاق (1721) - ومسلم (569)

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی سفیدی کی منظر آن بھئی میری نگاہ میں ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری کے دوران نماز کے لیے تشریف لے گئے تھے۔"

ابو محمد بخاری نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: معبد بن صبیح بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے انہیں حدیث لاحق ہو گیا تو وہ نہ چھوڑ کر چپے گئے انہوں نے اس دوران کوئی کلام نہیں کیا یہ۔ تک کہ وہ وضو کر کے آئے تو وہ یہ (آیت) پڑھ رہے تھے:

"اور انہوں نے جو کیا ہو وہ جانتے بوجھتے ہوئے اس

اسہ نہیں کرتے ہیں۔"

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و بخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو الفضل بن خیرون - علی بن حسن بن شاذان - قس

ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ ابن

کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں اپنے اونٹ کا اعلان کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: تم اسے نہ پڑھو اپنے مخصوص مقصد (یعنی عبادت) کے لیے بنائی گئی ہے۔"

(754) اخبره الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 406/1 - وابن حبان (2119) - وابن ابی شیبہ 332/2 - واحمد (754)

والترمذی (362) فی الصلاة - والبیہقی فی "نسب الکبری" 83/3 - وفی "دلائل النبوة" 191/7 - وابن خزيمة (1620)

(756) اخبره النسائی فی "السنن الکبری" 52/6 - واحمد 360/5 - وعمر بن شبة فی "تاریخ المدینة" 30/1 - وابن حبان (1301) - وابن حبان (1653) - وابو عروانة (1214) - وعبد الرزاق (1721) - ومسلم (569)

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(757) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - (ابن شہاب) زہری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سَيُؤْتِي بَنِي مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

”جب رات کے کھانے کے لیے بلایا جائے اور اس دوران مؤذن اذان بھی دیدے تو پہلے کھانا کھالو“۔

ثُمَّ رَوَاهُ إِذَا بُدِيَ بِالْعِشَاءِ وَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِدَوَاءِ بِالْعِشَاءِ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - یحییٰ بن اسماعیل ہمدانی بخاری - انہوں نے اپنے دادا حسن بن عثمان - محمد بن کک کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(758) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - عمرو بن دینار - عطاء بن یسار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

”جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی“۔

ثُمَّ رَوَاهُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا مَكْرُوبَةً

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو علی حسین بن علی وراق - حسن بن عثمان تسری - یحییٰ بن عیلان - عبد اللہ بن ماجہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ثُمَّ رَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ - أَبُو يَعْقُوبَ بْنُ سَاقٍ - أَحْمَدُ بْنُ وَضَّاحٍ - زُفَرُ بْنُ عَلِيٍّ - أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ -

ابو عبد اللہ بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(759) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ حرجہ الحمصکی فی ”مسند الامام“ (137) - والطحاوی فی ”شرح مشکل الآثار“ 401/2 - وابن حبان (2066) - وابو حنبلہ (14) - وابو الحارود فی ”المستقی“ (223) - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 72/3 - والشافعی ”المسند“ 125/1

حرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 372/1 - وفی ”شرح مشکل الآثار“ (4128) - واحمد 352/2 - والطبرانی ”وسط“ (8649) - وفی ”الصفیر“ (21) - وابن حبان (2190) - وابو نعیم فی ”الحلیة“ 138/8 - وفی ”تاریخ“ 304/1

حرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (196) باب صلاة الحوف - وعبد الرزاق (4246) فی الصلاة باب صلاة - والمحاکم فی ”المستدرک“ 335/1 - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 309/1 - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 258/3

ابراہیم:

متن روایت: فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ إِذَا صَلَّى
الْإِمَامُ بِأَصْحَابِهِ تَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَ الْإِمَامِ
وَطَائِفَةٌ بِأَرَاءِ الْعَدُوِّ فَلْيُصَلِّ الْإِمَامُ بِالطَّائِفَةِ الَّتِي
مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ تَنْصَرِفُ الطَّائِفَةُ الَّذِينَ صَلُّوا مَعَ
الْإِمَامِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِشَيْءٍ فَيَقُومُوا مَقَامَ
أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ تَأْتِي الطَّائِفَةُ الْآخَرَى فَلْيُصَلُّوا رَكْعَةً
مَعَ الْإِمَامِ ثُمَّ يَنْصَرِفُوا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِشَيْءٍ
حَتَّى يَقُومُوا مَقَامَ أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ تَأْتِي الطَّائِفَةُ
الْآخَرَى يُصَلُّوا رَكْعَةً وَحْدَانًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ حَتَّى
يَقُومُوا مَعَ أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ تَأْتِي الطَّائِفَةُ حَتَّى يَقْضُوا
الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ عَلَيْهِمْ وَحْدَانًا

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”نماز خوف کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: جب
اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائے گا تو ان میں سے ایک گروہ
کے ساتھ کھڑا ہوگا اور دوسرا گروہ دشمن کے مد مقابل
ہوگا امام اپنے ساتھ کھڑے ہوئے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے
گا پھر جن لوگوں نے امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کی ہے
کلام کیے بغیر مڑ کے جائے گا اور اپنے ساتھیوں کی جگہ جائے گا
ہو جائے گا پھر دوسرا گروہ آئے گا اور وہ امام کے ساتھ ایک
رکعت ادا کریں گے پھر وہ کوئی کلام کیے بغیر اپنے ساتھیوں کی جگہ
پر جا کر کھڑے ہو جائیں گے پھر پہلے والا گروہ آئے گا
تہا تنہا ایک رکعت ادا کریں گے پھر وہ اپنے ساتھیوں کی جگہ
چلے جائیں گے اور وہ لوگ باقی رہ جانے والی ایک رکعت
ادا کر لیں گے۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی۔

(760) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِثْلَ

الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ سَوَاءً

امام ابو حنیفہ نے - حارث بن عبد الرحمن کے حوالے سے -
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سابق - حدیث کی -
روایت نقل کی ہے۔

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبهذا كله زح

فاما الطائفة الاولى فيقضون بغير قراءة لانهم ادرکوا اول الصلاة مع الامام فقراءة الامام بـ

قراءة قواما الطائفة الاخرى فيقضون ركعتهم بقراءة لانها فاتتهم مع الامام وهو قول ابي حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد فرماتے ہیں ہم اس سب کے ساتھ فتویٰ دیتے ہیں جہاں تک پہلے گروہ کا تعلق ہے تو وہ قرأت کے بغیر باقی رہ جائے۔

ادا کریں گے کیونکہ انہوں نے نماز کا ابتدائی حصہ امام کے ساتھ پایا تھا تو امام کی قرأت ان کی قرأت شمار ہوگی اور وہ

جانے والی ایک رکعت ادا کرتے ہوئے اس میں قرأت کرنے کا کیونکہ ان کی یہ رکعت امام کے ساتھ رہ گئی تھی۔ امام ابو حنیفہ

یہی قول ہے۔

761) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
زُهَيْمٍ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ رَوَايَتَ: الرَّجُلُ يُصَلِّي فِي الْخَوْفِ وَحْدَهُ
لَا يُصَلِّي قَائِمًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
رُكْعًا مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ يَوْمِيْ اِيْمَاءً
جَعَلَ السُّجُودَ اخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ

”آدمی خوف کی حالت میں تنہا نماز ادا کرے گا وہ فرماتے
ہیں آدمی کھڑا ہو کر قبلہ کی طرف رخ کر کے (نماز خوف) ادا
کرے گا اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو قبلہ کی طرف رخ
کر کے رکوع کی حالت میں نماز ادا کرے گا اگر وہ اس کی
استطاعت بھی نہیں رکھتا تو اشارے کے ذریعے نماز ادا کرے
گا اور سجدے میں رکوع کی بہ نسبت زیادہ جھک جائے گا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وهو قول ابي
حنيفة وبه نأخذ وان اشتد الخوف صلوا ركعاً فرادى بالايماء اي جهة قدروا لا يدعون
الوضوء والقراءة والله اعلم

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
زمانہ فرماتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اگر خوف زیادہ شدید ہو تو وہ لوگ سوار رہتے
ہیں تنہا تنہا اشارے کے ساتھ نماز ادا کریں گے خواہ ان کا رخ کسی بھی سمت میں ہو اور وہ لوگ وضو اور قرأت کو ترک نہیں کریں
۔۔۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

الْفَصْلُ السَّابِعُ فِي الْجَنَائِزِ

ساتویں فصل: جنازہ کے احکام

762) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
زُهَيْمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان
کرتی ہیں:

رَوَايَتُ: أَنَهَا رَأَتْ مَيْتًا يُسْرَحُ رَأْسُهُ فَقَالَتْ
سَيَمَاتُ تَنْصُورُونَ مَيْتَكُمْ

”انہوں نے ایک میت کو دیکھا کہ اس کے بال سنوارے
جا رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: تم کس بنیاد پر اپنی میت کو سجا

اخرجه محمد بن الحسن الشافعي في ”الآثار“ (198) في الصلاة باب صلاة الخوف - وعبد الرزاق (4260) في
صلاة: باب الصلاة عند المسابقة - وابن أبي شيبة 460/2 في الصلاة: باب في الصلاة عند المسابقة

اخرجه محمد بن الحسن الشافعي في ”الآثار“ (228) في الجنائز: باب الجسار وعمل الميت - وابو يوسف في
78 - وعبد الرزاق (6232) في الجنائز باب شعر الميت واطفائه - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 390/3 في الجنائز: باب
من يأخذ من اطفائه وعانته

سنوار رہے ہو۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن محمد - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(763) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي يَحْيَى عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّهُ صَلَّى عَلَى يَزِيدَ بْنِ الْمُكَفِفِ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ وَهُوَ آخِرُ شَيْءٍ كَبَّرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ

”حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے یزید بن مکفف کے نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے اُس میں چار تکبیریں کہی تھیں اور یہ اُن کی پڑھائی ہوئی آخری نماز جنازہ تھی۔“

ابو عبد اللہ بن خسرو - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابوالنضر علی بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر قزوینی - امام ابن بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(764) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ وَكَانَ النَّاسُ فِي وِلَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى اخْتِلَافَهُمْ فَجَمَعَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ مَتَى تَخْتَلِفُونَ تَخْتَلِفُ مَنْ بَعْدَكُمْ فَاجْمَعُوا عَلَى شَيْءٍ يَأْخُذُ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں (کبھی) چار اور (کبھی) پانچ اور کبھی اس سے زیادہ تکبیریں بھی کہہ دیا کرتے تھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بھی یہی معمول رہا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور انہوں نے اس بارے میں اختلاف دیکھا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کیا اور فرمایا: اے حضرت محمد کے اصحاب! اگر تمہارے درمیان اختلاف ہوگا تو تمہارے بعد والے بھی اختلاف کرتے رہیں گے تو آج سے

(763) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (242) فی الحسان: باب الصلاة على الجنائز - وعبد الرزاق (338)

الجنائز: باب التكبير على الجنائز - وابن أبي شيبة 300/3 في الجنائز: باب ما قالوا في التكبير على الجنائز

(764) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (241) فی الحسان: باب الصلاة على الجنائز وعبد الرزاق (335)

الجنائز: باب التكبير على الجنائز - وابن أبي شيبة 299/3 في الجنائز: باب ما قالوا في التكبير على الجنائز - من كبر اربعاً - و

فی ”السنن الكبرى“ 37/4

فَاجْمَعِ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
سَلَّمَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى آخِرِ جَنَازَةٍ صَلَّى عَلَيْهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُبِضَ
بِخُذُونِ بِذَلِكَ وَيَرْفُضُونَ مَا سِوَى ذَلِكَ فَتَنْظُرُوا
جَنَازَةً كَبَّرَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُبِضَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ فَآخِذُوا
بِزَيْعٍ وَتَرَكَوْا مَا سِوَاهَا

لوگ کسی بات پر اتفاق کر لیں، تاکہ آپ کے بعد والے لوگ
اسے اختیار کر سکیں، تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس
بات پر اتفاق کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے وصال سے پہلے جو
آخری نماز جنازہ پڑھائی تھی اس کے طریقے کو وہ لوگ اختیار کر
لیں گے اور اس کے علاوہ باقی سب صورتوں کو ترک کر دیں
گے انہوں نے اس کا جائزہ لیا تو یہ بات سامنے آئی کہ نبی
اکرم ﷺ نے وصال سے پہلے جو آخری نماز جنازہ پڑھائی تھی
اس میں آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہی تھیں، تو صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین نے چار تکبیروں کو اختیار کر لیا اور باقی
سب صورتوں کو ترک کر دیا۔

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - بشر بن موسیٰ اسدی - ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید مقرئ رحمہ اللہ کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن
ست علف - قاضی عمر بن حسن اشثانی - انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔
امام حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - یثیم بن حبیب صیرفی - محمد بن سیرین -
حضرت علی بن ابوطالب رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے۔

”نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ میں چھ تکبیریں بھی کہی
ہیں، پانچ بھی کہی ہیں اور چار بھی کہی ہیں جب آپ ﷺ کا
وصال ہوا۔“

اس کے بعد راوی نے اسی طرح روایت نقل کی ہے جس
طرح حماد نے اس کو روایت کیا ہے۔

(765) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ
حَبِيبٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَلِيِّ
بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

”رَوَايَتُ: أَنَّهُ كَانَ كَانَ يُعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجَنَائِزِ سِتًّا وَخَمْسًا وَأَرْبَعًا
سَمًا قُبِضَ الْحَدِيثُ إِلَى آخِرِهِ كَمَا رَوَاهُ
سَمًا

(مسند احمد ج 3/303 في الجنائز: باب من كان يكبر على الجنائز خمسا

من عبد حبر قال كان علي يكبر على اهل بدر ستا وعلى اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسا وعلى سائر الناس اربعا

حافظ حسین بن محمد بن نصر وثقی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو قحتم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد اللہ بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے "امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(766) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَرِيفِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
 امام ابو حنیفہ نے - ابوسفیان طریف بن شہاب -
 کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو سعید
 بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلَى آيِهِ أَرْبَعًا
 "نبی اکرم ﷺ نے اپنے صاحبزادے (-
 ابراہیم رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہی تھیں۔"

امام ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن وہی - احمد بن حنبل - ابراہیم بن جراح کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
 روایت کی ہے

(767) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِي
 امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: ایوب سختیانی بیان
 کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّهُ دَنَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُسْتَدِيرًا الْقَبْلَةَ مُتَوَجِّعًا إِلَى التُّرْبَةِ ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَصَلَّى ثُمَّ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ حَتَّى كَادَ أَنْ يَغْشَى عَلَيْهِ
 "وہ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کے قریب ہوئے
 رخ قبر انور کی طرف تھا اور پشت قبلہ کی طرف تھی پھر انہوں نے
 نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام پڑھا پھر اُن پر آہ دیکھ کر
 گئی یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ بیہوش ہو جاتے۔"

حافظ علامہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عبد اللہ محمد بن محمد - محمد بن یعقوب - اسحاق بن حکیم بن صلت - احمد بن
 - حسن بن مبارک - وادع بن ورد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(768) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَسَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
 امام ابو حنیفہ نے - شیبان - یحییٰ بن ابوکثیر - ایوب
 کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ
 اکرم ﷺ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

متن روایت: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى عَلَى السَّيِّبِ اللَّئِمَةِ اغْفِرْ
 "نبی اکرم ﷺ نماز جنازہ میں (یہ دعا) پڑھا
 تھے:

(766) احرارہ لبر (816) - والطرسی فی "لاوسط" 4433, 2185 - واورده النهی فی "مجمع البحرين" 1/371 -

باب التكبير على الجنازة - وفي "مجمع الزوائد" 35/3 - والزيلعي في "نصب الرابة" 280/2 -

(768) احرارہ الطحاوی فی "شرح مسکن الآثار" (971) - واسمیع (6009) - واورده (3201) فی الحدیث -

للیمیت - والبرمدی (1024) فی الحسار باب ما یقول فی الصلاة علی المیت - والحاکم فی "المستدرک" 1/331 -

فی "المسک الکبری" فی الحائر باب الدعاء فی صلاة الجنازة - وابن حبان (3066) - واحمد 368/2 -

بَحَيْنًا وَمَيِّتًا وَشَاهِدًا وَغَائِنًا وَذَكْرًا وَأُنْثَا
وَصَغِيرًا وَكَبِيرًا

”اے اللہ! تو ہمارے (تمام) زندہ اور مر جو مین، موجود اور
غیر موجود ذکر و مؤنث، چھوٹے اور بڑے (سب مسلمان
افراد) کی مغفرت کر دے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - حسن بن زید بن یعقوب - محمد بن عمران - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(769) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ
لَاقَمَرٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ الْوَادِعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :
مَتْنُ رَوَايَتٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَى امْرَأَةً فَأَمَرَ بِهَا
فَطُرِدَتْ فَلَمْ يُكَبِّرْ حَتَّى لَمْ يَرَهَا

امام ابو حنیفہ نے - علی بن اقر کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے: حضرت ابو عطیہ وادعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کے ساتھ روانہ ہوئے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو (بھی ساتھ آتے ہوئے) ملاحظہ
فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس خاتون کو واپس بھجوا دیا
گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کے لیے اس وقت تک تکبیر نہیں
کہی جب تک وہ خاتون نگاہوں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل حفص بن سالم کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(770) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَعِيدِ بْنِ
لَيْمَرِزْبَانَ مَوْلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :
مَتْنُ رَوَايَتٍ : أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى وَلَدِهِ أَرْبَعًا

امام ابو حنیفہ نے - سعید بن مرزبان جو حضرت حذیفہ بن
یمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
ہے:
”حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے
کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہی تھیں۔“

حافظ ضمیمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو طیب ابراہیم بن شہاب - عبید اللہ بن عبدالرحمن واقدی - انہوں نے اپنے
والد کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
(حافظ صاحب فرماتے ہیں) محمد بن مسروق نے بھی اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت ”ترب الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(769) اخرجہ الحاکمی فی ”مسند الامام“ (190) - وعبد الرزق فی (6291) - والبخاری (1278) - ومسلم (938) (34) - واحمد

ع 408 - واسی ابی شیبہ 284/3 - وابن ماجة (1577) - وابودؤد (3167) - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 774

(770) . اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (243) بساب الصلاة علی الجازة - وابن ابی شیبہ فی الحاشیہ: باب ما قالوا فی

لتکبیر علی الجازة من کبر اربعاً - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 35/4

(771) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ غَيْرٍ وَاحِدٍ:

متن روایت: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
جَمَعَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَسَأَلَهُمْ عَنِ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ فَقَالَ لَهُمْ
انْظُرُوا آخِرَ جَنَازَةٍ كَبَّرَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدُوهُ قَدْ كَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا
حَتَّى قُبِضَ قَالَ عُمَرُ فَكَبَّرُوا أَرْبَعًا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم بن
حوالے سے - کئی حضرات سے یہ روایت نقل کی ہے:
”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کبیر
اور ان سے نماز جنازہ میں تکبیروں (کی تعداد) کے بارے میں
دریافت کیا اور ان سے کہا: آپ لوگ اس بات کا جائزہ لیں
نبی اکرم ﷺ نے جو آخری نماز جنازہ پڑھائی تھی (تکبیروں کی
تکبیروں کی تعداد کتنی تھی؟) تو لوگوں نے یہ بات پائی۔
اکرم ﷺ نے اُس میں چار تکبیریں کہی تھیں اور اُس
آپ ﷺ کا وصال ہو گیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ
لوگ بھی (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہا کروا۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن سعید - صالح بن محمد - حماد بن ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
روایت کی ہے

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوحسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان بن
ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موکی - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
(772) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: اجْعَلْ فِي حُنُوطِ الْمَيِّتِ كُلِّ شَيْءٍ
إِلَّا الْوَرَسَ وَالزَّعْفَرَانَ

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوحسین علی بن حسین بن ایوب بزاز - قاضی ابوالعلاء محمد بن یعقوب
ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان قطعی - بشر بن موکی - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
(773) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -

(771) قد تقدم فی (764)

(772) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (227) فی الجنائز: باب غسل الميت - وعبد الرزاق
الجنائز: باب الحنوط

(773) اخرج الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 479/1 - واحمد 8/2 - وابوداؤد (3171) - والترمذی
حبان (3045) - وابن ابی شیبہ 277/3

عن سالم عن ابيه قال: رايت النبي صلى الله عليه وسلم واما بكر وعمر يمشون امام الجنابة

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں:

مَنْ رَوَى: لَا بَأْسَ أَنْ يَمْشِيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ أَوْ عَنْ يَمِينِهَا أَوْ عَنْ يَسَارِهَا أَوْ حَلِيقِهَا مَا لَمْ يَكُنْ كِبًا وَيَكْرَهُ لِلرَّاكِبِ أَنْ يَتَقَدَّمَ

”جنازے کے آگے اس کے دائیں یا بائیں یا پیچھے چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ آدمی (پیدل ہو) سوار نہ ہو سوار کے لیے اس کے آگے چلنا مکروہ ہے۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسین مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان۔ وبراہمہ بن جعفر بن حمدان قصبی۔ بشر بن موی۔ ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہؒ سے روایت ہے

(Π۴) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

مَنْ رَوَى: رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يَتَقَدَّمُ الْجَنَازَةَ يَتَوَارَى

”میں نے ابراہیم نخعیؒ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے وہ جنازے سے (کچھ) دور تھے البتہ نگاہوں سے اجنبیل نہیں ہوئے تھے۔“

(اخرجه) الامام محمد في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد لا نرى بتقديم الجنازة باساً

اذا كان قريباً منها والمشي خلفها افضل وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسنؒ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمدؒ آتے ہیں: ہمارے نزدیک جنازے سے آگے چلنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ آدمی جنازے کے قریب ہی ہو البتہ اس کے پیچھے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

(Π۵) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

مَنْ رَوَى: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْمَشْيِ أَمَامَ جَنَازَةٍ قَالَ: إِمَشْ حَيْثُ شِئْتَ إِنَّمَا يَكْرَهُ أَنْ يَنْطَلِقَ حِرْهُ فَيَجْلِسُونَ عِنْدَ الْقَبْرِ وَيَتَرَكُونَ الْجَنَازَةَ

”میں نے ابراہیم نخعیؒ سے جنازے کے آگے چلنے کے بارے میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: تم جہاں چاہے چلو اس بات کو مکروہ قرار دیا گیا ہے کہ لوگ میت کو چھوڑ کر آگے جا کر قبر کے پاس بیٹھ جائیں۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے۔

(Ti) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ

(77) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (250) فی الجنائز: باب المشی مع الجنازة

(78) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (252) فی الجنائز: باب المشی مع الجنازة

(79) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (253) فی الجنائز: باب المشی مع الجنازة - وعبد الرزاق (6319) فی

الجنائز: باب القیام حین تری الجنازة - وابن ابی شیبہ 358/3 فی الجنائز: باب من کره القیام للجنازة

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: كُنْتُ أَجَالِسَ أَصْحَابَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عُلُقَمَةَ وَالْأَسْوَدَ وَغَيْرَهُمَا
فَتَمُرُّ عَلَيْهِمُ الْجَنَازَةُ وَهُمْ مُحْتَبُونَ فَلَا يَحِلُّ أَحَدٌ
مِنْهُمْ حَبْوَتَهُ

”میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کے ساتھ اٹھا بیٹھا کرتا تھا ان میں علقمہ اور اسود بھی شامل تھے۔ ان کے علاوہ دیگر حضرات بھی تھے (اگر کبھی) ان کے پاس سے جنازہ گزرتا اور وہ لوگ احتباء کے طور پر بیٹھے ہوئے ہوتے تو اپنے ”حبوہ“ کو کھولتے بھی نہیں تھے۔“

(III) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں

مَتْنُ رَوَايَةٍ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ مَتَى يَجْلِسُ الْقَوْمُ
قَالَ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ قَالَ
أَرَأَيْتَ لَوْ انْتَهَوْا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُضْرَبْ فِيهِ بِفَاسٍ
لَبِتْ قَائِمًا حَتَّى يُحْفَرُ الْقَبْرُ

”میں نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: (جنازہ کے ساتھ جانے والے) افراد کب بیٹھیں گے؟ انہوں نے فرمایا: جب جنازہ کو کندھوں سے اتار لیا جائے انہوں نے فرمایا: تم یہ خیال ہے؟ اگر لوگ قبر (کی جگہ) کے پاس پہنچ جائیں اور نہ کھودنے کے لیے) ایک پھاوڑہ بھی نہ چلایا گیا ہو تو کیا وہ اس وقت تک کھڑے رہیں گے جب تک قبر کھود نہیں لی جاتی؟“

(اخرجه) محمد بن حسن في الآثار فرواه عن أبي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ اذا وضعت

الجنائز على الارض فلا باس بالقيود ويكره ان يجلس قبل ذلك وهو قول أبي حنيفة رضي الله

عنه

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جب جنازہ کو زمین پر رکھ دیا جائے تو پھر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(718) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ مَاتَتْ أُمُّهُ

”حارث بن ابوربیعہ (نایم تابعی) کی والدہ کا انتقال ہوا۔“

(777) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (254) فی الجنائز باب المشی مع الحنزة - وس ابی شیبہ 3 -

الحنائز باب فی الرجل يقوم علی قبر الميت حتی یدفن ویفرغ منه

(778) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (255) فی الجنائز باب المشی مع الحنزة - وابن ابی شیبہ 3 -

الجنائز باب فی الرجل یسوت له القرابۃ المشرک یمضیہ ام لا؟

نَسْرَانِيَّةٌ فَتَبِعَ جَنَازَتَهَا فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

گیا جو ایک عیسائی خاتون تھیں تو وہ (یعنی حارث بن ابوربیعہ) اس خاتون کے جنازے کے ہمراہ صحابہ کرام کے ساتھ گئے۔

(اخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد لا نری باتباعہا

باساً الا انه يتنحى ناحية من الجنازة وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں ہم اس کے ساتھ جانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں البتہ آدمی کو اس جنازے سے کچھ ہٹ کے چنا چاہئے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

امام ابوحنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد۔ علی بن اقر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حمران بیان کرتے ہیں:

”(علی بن اقر کہتے ہیں:) میں جب بھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ہمیشہ حمران ان کے سب سے زیادہ نزدیک بیٹھے ہوتے تھے ایک دن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ

نے حمران سے کہا: اے حمران! تمہارے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ تم اس لیے ہمارے ساتھ رہتے ہو کیونکہ تم اپنے لیے بھلائی چاہتے ہو حمران نے جواب دیا: اے ابو عبد

الرحمان! جی ہاں (ایسا ہی ہے) تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو چیزیں ایسی ہیں جن سے میں تمہیں منع کروں گا اور ایک چیز ایسی ہے جو میں تمہیں کرنے کی ہدایت کروں گا کیونکہ میں

نے نبی اکرم ﷺ کو اس کے بارے میں حکم دیتے ہوئے سنا ہے حمران نے دریافت کیا: اے ابو عبد الرحمن! وہ چیزیں کیا ہیں؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسی حالت میں ہرگز نہ

مرنا کہ تمہارے ذمہ کوئی قرض ہو البتہ اس قرض کا حکم مختلف ہے جس کی ادائیگی کے لیے تم کچھ چھوڑ کر جاؤ اور تم کبھی اپنے کسی بچے کی (اپنی اولاد ہونے کی) نفی نہ کرنا کیونکہ جس طرح

719) - سند روایت (ابو حنیفہ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ

مَرْثَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتِ. مَا لَفَسِيَ ابْنُ عَسَمَرٍ فَتَدُّ إِلَّا وَاقْرَبُ

نَاسٍ إِلَيْهِ مَجْلِسًا فِيهِ حُمْرَانُ فَقَالَ لَهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَا

حُمْرَانُ مَا أَرَاكَ لَزِمْتَنَا إِلَّا وَأَنْتَ تُرِيدُ لِنَفْسِكَ

حِرًا فَقَالَ أَجَلُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَمَا إِنِّي

لَبِئْسَ أَتَهَاكَ عَشِيمًا وَأَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِنِّي أَمُرُّكَ بِهَا

لَبِئْسَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سَلَّمَ يَأْمُرُ بِهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ

نَسَوْتَنَ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ إِلَّا دَيْنًا تَدْعُ لَهُ وَفَاءٌ وَلَا

خَبْنٌ مِنْ وَلَدٍ لَكَ أَبَدًا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ بِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

لَمَّا سَمِعْتَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَصَاصًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ

حَدًّا وَأَمَّا الَّذِي أَمُرُّكَ بِهِ كَسَا مَرِيضَى النَّبِيِّ صَلَّى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَارْكَعْنِي الْفَجْرَ فَلَا نَدْعُهَا

بَيْنَا الرَّغَائِبُ

”اخرجہ محمد بن الحسن النیسابی فی "الآثار" (113) فی الصلاة باب فصل الصلوة ورکعتی الفجر - والطبرانی فی "المکبیر"

(137) - (وابن ابی شیبہ 241/2 - فی الصلاة: باب فی رکعتی الفجر - والحصکفی فی "مسند الامام" (175) - وعبد الرزاق

تم نے دنیا میں اس بات کو ظاہر کیا ہے اس کے قصاص کے وقت
قیامت کے دن اس کو ظاہر کیا جائے گا (اور تمہیں اس کی وجہ سے
رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا) کیونکہ تمہارا پروردگار کسی پر قصص
کرتا ہے اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے جس کے بارے میں
میں نے تمہیں ہدایت کرنی تھی تو وہ ایک ایسی چیز ہے جس کے
بارے میں نبی اکرم ﷺ نے مجھے ہدایت کی تھی وہ فجر کی
رکعات سنتیں ہیں تم انہیں ترک نہ کرنا کیونکہ ان میں
ہیں (یعنی ان کا بہت اجر و ثواب ہے)۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن عمرو بن محمد ہمدانی - عمرو بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے: ان میں سے بعض حضرات -
الفاظ نقل کیے ہیں: یہ علی بن حمران سے منقول ہے یعنی انہوں نے راوی کے والد کا نام ذکر نہیں کیا جبکہ بعض حضرات نے یہ اضافہ کیا ہے۔
ہیں: یہ علی بن حمران کے حوالے سے حمران سے منقول ہے۔

روایت کے آخری الفاظ یعنی ”فجر کی دو رکعات“ ان کو روایت کے حصے کے طور پر صرف نوح بن دراج نے نقل کیا ہے۔
طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - انہوں نے اپنے چچا حمزہ بن حبیب -
کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) حسن بن زیاد امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر دہلوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن حمد بن عمر اور ان کے بھائی عبد اللہ -
نے - عبد اللہ بن حسن خلیل - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حمیس - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے روایت کی ہے۔
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - قاضی محمد بن محمد برقی - ابوسلیمان جوزجانی - محمد بن حسن کے حوالے سے روایت کی ہے۔
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
(780) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ
مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - علقمہ بن مرثد - ابن بریدہ کے
سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: أَلْحَدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ مِنْ قَبْلِ الْقِبْلَةِ وَنُصِبَ عَلَيْهِ اللَّبَنُ صَبًا

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لحد بنائی گئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف سے (قبر میں) اتارا گیا تھا اور آپ پر انیش نصیب کی گئی تھیں۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابراہیم بن عمرو بن ہمدانی - عمرو بن حمید - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(781) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی ہیسیہ فرماتے ہیں:

متن روایت: إِذَا سَبَقَ الرَّجُلُ بَعْضَ التَّكْبِيرِ مِنْ لُجْنَارَةٍ يُكَبِّرُ مَعَ الْإِمَامِ مَا أَذْرَكَ وَيَقْضِي مَا سَبَقَ

”اگر کسی شخص کی نماز جنازہ میں کچھ تکبیریں گزر چکی ہوں تو اس کو امام کے ساتھ جتنی تکبیریں مل جائیں وہ ان کو کہہ لے گا اور جو گزر گئی تھیں ان کو (امام کے سلام پھیرنے) کے بعد کہہ لے گا۔“

حافظ ابن خرد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد بن جعفر نحمدان قطعی - بشر بن موکی - ابو عبد الرحمن مفری کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(782) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي حَمْزَةَ سُوْنِ الْأَعْوَرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - ابو حمزہ میمون اعور کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ كَرِهَ الْأَذَانَ بِدَارِ الْمَيِّتِ فَقَالَ: لَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ هُوَ مِنْ نَعْيِ الْجَاهِلِيَّةِ

”ابراہیم نخعی نے میت کے گھر میں اذان دینے کو مکروہ قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ زمانہ جاہلیت کا موت کا اعلان کرنے کا طریقہ ہے۔“

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - عبید اللہ بن کثیر تمار - یحییٰ بن حسن بن فرات - ان کے بھائی زیاد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابن خرد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو اغضل بن خیروان - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی حسن اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(783) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ مَعْتَمِرٍ - سَالِمِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ -

آخر حرجہ الحصکمی فی ”مسند الامام“ (193) - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 55/4 - باب من قال: یسل المیت من قبل رجل - لطرابی فی ”اللاوسط“ (5762) - والبیہقی فی ”مجمع الروائد“ 42/3

حرجہ عبد الرزاق (6413) - وابن ابی شیبہ 306/3 - فی الجنائز: باب فی رجل یفوتہ بعض التکبیر علی الجنازة یقصیه ام

الْمُعْتَمِر عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُسْتَائٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

مَنْ رَوَايَتِ: مِنَ الشَّئِ أَنْ تَحْمِلَ بِجَوَانِبِ
السَّرِيرِ الْأَرْبَعِ فَمَا زِدْتَ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ نَافِلَةٌ

عبد بن نسطاس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: کہ
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”سنت یہ ہے کہ (کم از کم) ایک مرتبہ (میت)۔

چار پائی کو چاروں طرف سے اٹھایا (یعنی کندھا دیا) جائے۔
سے زیادہ تم جتنی مرتبہ (میت کو کندھا دو گے) وہ نفل شمار ہوگا۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبداللہ بن محمد بن علی حافظ - یحییٰ بن موسیٰ - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - جعفر بن محمد - ابوفروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابقہ -

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یوسف بن موسیٰ - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب - انہوں نے اپنے دادا شعیب -

حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - روح بن فرج - علی بن یزید صدائے کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد قیراطی - احمد بن یحییٰ بن زکریا - عقبہ بن مکرم - یونس بن بکر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن حازم - عبداللہ بن حازم - عبداللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ روایت پڑھیں

نے یہ روایت - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا حسن بن

انہوں نے اپنے والد سعید بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن عمر ابن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

روایت کی ہے

(783) أخرجه محمد بن الحسن السيباني في "الآثار" (263) في الجائز باب حمل الجنابة - وابن ماجه 474/1 في الحد.

جاء في شهود الجنائز - وعبد الرزاق 512/3 في الجنائز: باب صفة حمل العرش

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن عبد اللہ بن محمد بن مسروق سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا محمد بن مسروق کی تحریر میں یہ روایت پائی ہے یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد الصمد بن فضل - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت یحییٰ بن اسماعیل - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
حافظ محمد بن طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن محمد بن عبید - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو علی محمد بن سعید حرانی - ابو فروہ یزید بن محمد بن یزید بن سنان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت ابو ہریرہ محمد بن احمد بن یونس - محمد بن ولید - عبد اللہ بن محمد شامی - موسیٰ بن طارق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ بن خسر و لکھنے نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیروان - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن قتبہ قزوینی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - حسین بن حسن غفاری - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مجاہد - ابن یوب - صدائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ ببدا

الرجل فیضع یمین المیت علی یمینہ ثم یعود الی المقدم الایسر فیضعہ علی یسارہ ثم یاتی

المؤخر الایسر فیضعہ علی یسارہ وهو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں آدمی پہلے میت کے دائیں طرف والے حصے کو کندھا دے گا پھر وہ بائیں طرف لے آگے والے حصے کی طرف آئے گا اور اسے اپنے بائیں طرف رکھے گا۔ پھر وہ بائیں طرف والے پیچھے والے حصے کی طرف لے آئے گا اور اسے اپنے بائیں طرف رکھے گا۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(784) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رِوَايَتٍ: لَا قِرَاءَةَ عَلَى الْجَنَازَةِ وَلَا رُكُوعَ

وَلَا سُجُودَ وَلَكِنْ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ إِذَا

فَرَّغَ مِنَ التَّكْبِيرِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”نماز جنازہ میں نہ قرأت ہوگی نہ ہی رکوع ہوگا نہ ہی سجود

ہوگا البتہ تکبیروں سے فارغ ہونے (یعنی آخری تکبیر کہہ لینے) کے

بعد دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا جائے گا۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

ہے۔

(785) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رِوَايَتٍ: لَيْسَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ شَيْءٌ

مَوْقُوتٌ وَلَكِنْ تَبْدَأُ فَتُحَمِّدُ اللَّهَ تَعَالَى وَتُصَلِّيُ عَلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَدْعُو لِنَفْسِكَ

وَلِلْمَيِّتِ بِمَا أَحْبَبْتَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”نماز جنازہ میں کوئی بھی چیز متعین شدہ نہیں ہے تبعد

پہلے آپ اللہ تعالیٰ کی ”حمد“ پڑھیں گے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

درود پڑھیں گے اور پھر اپنے لیے اور میت کے لیے دعا

چاہے ”دعا“ مانگیں گے۔“

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(786) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ:

مَتْنُ رِوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

يُصَلِّيُ عَلَيْهَا أَيْمَةً السَّاجِدِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ تَرْضَوْنَ

بِهِمْ فِي صَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوبَةِ وَلَا تَرْضَوْنَ بِهِمْ عَلَى

الْمَوْتِ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد فرماتے ہیں:

”نماز جنازہ کے بارے میں انہوں نے یہ کہا ہے: سجدہ

کے امام ہی نماز جنازہ پڑھا دیں گے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ہیں: ہم اپنی فرض نمازوں میں اُن (کی امامت) پر راضی

ہو تو کیا نماز جنازہ میں (اُن کی امامت پر) راضی نہیں ہو گے۔“

(784) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (237) في الحائز باب الصلاة على الجارة - وعبد الرزاق (235)

الحائز باب القراءة والدعاء في الصلاة على الميت - وابن ابي شيبة 299/3 في الحائز باب من قال ليس على الجارة

(785) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (238) في الحائز باب الصلاة على الجارة - وعبد الرزاق (235)

ابن ابي شيبة 294/3 في الحائز باب من قال ليس على الميت دعاء موقت - والطبراني في "الكبير" 373/9

(786) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (240) في الحائز باب الصلاة على الجارة - وعبد الرزاق (235)

الحائز باب من احن بالصلاة على الميت - وابن ابي شيبة 287/3 في الحائز باب ما قالوا في تقدم الامام على الجارة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(76) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

يَحْيَى أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جب نماز جنازہ ہونے لگے اور حاضرین میں سے کوئی

بے وضو ہو (تو اگر یہ اندیشہ ہو کہ اس کے وضو کر کے آنے تک

نماز جنازہ ہو چکی ہوگی) تو وہ تیمم کر لے۔"

سند روایت: إِذَا حَضَرَتِ الْجَنَازَةُ وَكَانَ أَحَدٌ مِنَ

رِجَالِهَا غَيْرَ وَضُوٍّ تَيَمَّمَ

حافظ ابن خروئے نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو حنین مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد

نشر بن حمدان قطعی بشر بن موی - ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(76) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

يَحْيَى أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

"مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں "کوہان نما"

تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر سفید رنگ کے پتھر رکھے

ہوئے تھے۔"

سند روایت: حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ مُسْنَمَةً وَعَلَى

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَدْرٌ

مِنْ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - یونس بن بکر

الکلبی سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(77) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ

سَيْسٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - سلیمان اعمش کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: عامر شعبی بیان کرتے ہیں:

"حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی

روایت: صَلَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى أَمِّ

حرجہ الضحاوی فی "شرح معنی الآثار" (550) فی الجنائز باب فی الرجل يحاف ان تفوته الصلاة على الحنزة وهو غير

عن - وعبد الرزاق (6677) فی الجنائز: باب الصلاة على الجنزة على غير وضوء

حرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (256) باب تسليم القصور ونجسها - وعبد الرزاق (6484) فی

باب الحدت والبين - وابن ابي شيبة 22/3 فی الجنائز باب ما قالوا في القبر يسلم - وابن سعد فی "الطبقات" 306/2

حرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (247) فی الحدت: باب الصلاة على جنائز الرجال والنساء - وعبد الرزاق

فی الجنائز باب كيف الصلاة على الرجال والنساء؟ وابن ابي شيبة 315/3 فی الجنائز باب فی جنائز الرجال والنساء

جبفی فی "السنن الكبرى" 33/4 - وفي "السنن الصغرى" (1077) - وابن داود (3193) فی الحدت: باب اذا حضر جنائز

والنساء من يقدم

كُلُّهُمْ بِنْتُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَعَلَى ابْنِهَا زَيْدٌ بْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ أُمَّ كُلُّهُمْ تِلْقَاءَ
الْقُبْلَةِ وَجَعَلَ زَيْدًا مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ

اہلیہ محترمہ اور) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی
سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور ان کے صاحبزادے حضرت زید
عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی تو انہوں نے سیدہ ام
رضی اللہ عنہا کی میت کو قبلہ کی طرف رکھا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی میت
امام کی طرف رکھا۔

ابو عبد اللہ بن خرونی یہ روایت - ابو الفضل بن خرونی - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن حاتم -
بن قزوی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(790) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَعِيدِ بْنِ
أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُرَزَّبانِ الْبَقَالِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - سعید بن ابوسعید بن مرزبان -
حوالے سے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں
روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى ابْنِهِ أَرْبَعًا وَقَالَ هَكَذَا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

”انہوں نے اپنے صاحبزادے کی نماز جنازہ میں
تکبیریں کہیں اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی
اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو علی احمد بن علی بن شعیب - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد -
حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
ابو عبد اللہ بن خرونی یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن خرونی - ابو علی حسن بن احمد بن شاذان -
بن اشکاب بخاری - عبد اللہ بن حاتم قزوی - اسماعیل بن قزوی - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - انہوں نے اس روایت
تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(791) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَبِيبِ بْنِ
حَبِيبِ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ:

امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن حبیب صیرفی -
انصاری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(790) قد تقدم في (770)

(791) اخرجہ محمد بن الحسن النیبی فی ”الانوار“ (249) فی الحنائن باب الصلاة علی جائز الرجال و...
فی ”الکبیر“ (13428) - وعبد الرزاق (6612) فی الجائز: باب الصلاة علی ولد الزنا - وابن ابی شیبہ 350/3 فی...
الرجل يقتل نفسه والفساء من الزنا هل یصلی علیہم؟

سن روایت: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا صَلَّي
سَيِّمَةً وَوَلَدَهَا مَاتَتْ فِي يَفَاسِهَا مِنَ الزَّوْا
”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون اور اس کے
بچے کی نماز جنازہ پڑھائی تھی جس کا انتقال زنا کی وجہ سے (پیدا
ہونے والے بچے کی پیدائش کے بعد) نفاس کے دوران ہو گیا تھا۔“

ابو عبداللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو منصور محمد بن محمد بن عثمان - ابو بکر احمد بن
بن حمدان - بشر بن موی - مقرر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة (ثم) قال محمد وبه ناخذ لا
نترك احدا من اهل القبلة ان لا يصلي عليه وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے (پھر)
مذہب فرماتے ہیں ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اہل قبلہ میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں نہیں چھوڑیں گے کہ اس کی نماز
جنازہ ادا نہ کی جائے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(79۱) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سُلَيْمَانَ
بَنِي عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ:
امام ابو حنیفہ نے - سیمان شیبانی کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے عامر شعبی بیان کرتے ہیں:

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا
اور (ان کے صاحبزادے) زید بن عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ
پڑھائی تو انہوں نے سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی میت کو قبلہ کی طرف
رکھوایا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کی میت کو اُساما والی طرف رکھوایا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة (ثم) قال محمد وبه ناخذ وهو
قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے (پھر)
مذہب فرماتے ہیں ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(79۲) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ
مُهَبِّ قَالَ:
امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: عثمان بن عبداللہ بن مہب
بیان کرتے ہیں:

”میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مردوں اور خواتین کی

قد تقدم في (789)

اخرجه محمد بن الحسن السبائي في الآثار (248) في الحائز باب الصلاة على جنازة الرجال
- وعبد الرزاق (6331) في الحائز باب كيف الصلاة على الرجال والنساء - واسي ابي شيبة 314/3 في الحائز باب في
الرجال والنساء

يُصَلِّي عَلَى جَنَازَةِ الرَّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَيَجْعَلُ الرَّجَالَ يَلُونَهُ وَالنِّسَاءَ يَلِينَ الْقَبِيلَةَ

نماز جنازہ (ایک ساتھ) پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے انہوں نے مردوں کی میتیں اپنی طرف اور خواتین کی میتیں قبلہ کی طرف رکھوائی تھیں۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(794) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْجَنَائِزِ إِذَا اجْتَمَعَتْ بَصَفًا بَعْضُهَا أَمَامَ بَعْضٍ يَقُومُ الْإِمَامُ فِي وَسْطِهَا فَإِذَا كَانُوا رِجَالًا وَنِسَاءً جُعِلَ الرَّجَالُ يَلُونُ الْإِمَامَ وَالنِّسَاءُ أَمَامَ ذَلِكَ يَلِينَ الْقَبِيلَةَ

"جب زیادہ میتیں ہوں (اور وہ صرف مردوں کی ہوں) تو ان کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: انہیں صف کی شکل میں رکھا جائے گا اور امام اُن کے درمیان میں کھڑا ہوگا لیکن مردوں اور خواتین کی میتیں ایک ساتھ ہوں تو مردوں کی میتیں امام والی طرف اور خواتین کی میتیں قبلہ والی طرف رکھی جائیں گی۔"

(اخرجه) الامام محمد ابن حسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة (ثم) قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے (چونکہ محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔)

(795) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ (وَعَنْ) عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی (اور) عون بن عبد اللہ کے حوالے سے شعبی - بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: الزَّوْجُ أَحَقُّ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتَةِ مِنَ الْآبِ

"یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: (مرحومہ) خاتون - باپ کے مقابلے میں اُس کا شوہر اس کی نماز جنازہ پڑھنے زیادہ حقدار ہوگا۔"

(794) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (246) فی الجنائز: باب الصلاة على جناز الرجل والنساء -

(6334) فی الجنائز: باب كيف الصلاة على الرجال والنساء - وابن ابي شيبة 3/314 فی الجنائز: باب في جناز الرجال -

(795) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی الآثار (260) فی الجنائز: باب من اولى بالصلاة على الجنازة -

(6371) فی الجنائز: باب من احق بالصلاة على الميت - وابن ابي شيبة 3/363 فی الجنائز: باب في الزوج والاح -

بالصلاة؟

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ (ثم) قال محمد ورفع ابو حنیفہ حدیثاً الی عمر فقال اخبرنی رجل (عن) حسن البصری (عن) عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انه قال الاب احق بالصلاة علی الميتة من الزوج (ثم) قال محمد وبہ ناخذ وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: مجھے ایک شخص نے یہ بات بیان کی ہے حسن بصری نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے: خاتون کی نماز جنازہ پڑھانے کے شوہر کی بہ نسبت اس کا باپ زیادہ حق رکھتا ہے۔

(پھر) امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

79: - سند روایت: (ابو حنیفہ) عن حماد عن ابی حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”مردہ پیدا ہونے والے بچے کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: اگر تو وہ بلند آواز میں رویا ہو (جس سے یہ ثابت ہو کہ پیدائش کے وقت وہ زندہ تھا) تو اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی اور اس کی وراثت کے احکام بھی جاری ہونگے اور اگر وہ (پیدائش کے وقت) رویا نہیں تھا تو نہ تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی اور نہ ہی اس کی وراثت کے احکام جاری ہونگے۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ایسا بچہ جو مردہ پیدا ہوا ہو لیکن اس کی تخلیق (یعنی اس کا جسم) مکمل ہو تو اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: وہ نہ تو کسی کو (وراثت کے حصے سے) محبوب کرے گا نہ خود وارث بنے

روایت: انه قال فی السقط اذا استهل صلی بہ وورث و اذا لم يستهل لم یصل علیہ ولم

- سند روایت: (ابو حنیفہ) عن حماد عن ابی حنیفہ

روایت: فی الصبی یقع میتاً قد کمل خلقہ لا یحجب ولا یورث ولا یصلی علیہ ولیکنہ

خرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (262) فی الحائز: باب استہلال الصبی والصلاة علیہ - وعبد الرزاق فی الجنائز: باب الصلاة علی الصغیر والسقط ومیراثہ - وابن ابی شیبہ 318/3

خرجه محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (263) فی الحائز: باب استہلال الصبی والصلاة علیہ - وابن ابی شیبہ فی الجنائز: باب من قال: لا یصلی علیہ حتی یستهل صارحاً

گا نہ ہی اُس کی نماز جناہ ادا کی جائے گی البتہ اس کو غسل
جائے گا۔

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ (ثم قال محمد وبہ ناخذ
وهو قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے البتہ
امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(798) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَبْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مُسْنَمَةً
نَاشِزَةً مِنَ الْأَرْضِ عَلَيْهَا مِنْ مَذْرُوبٍ بَيْضٍ
”مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس
اکرم سید پریم کی قبر مبارک کی زیارت کی ہے کہ نبی اکرم
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں کوہان نما تھیں
سے اونچی تھیں اور ان پر سفید رنگ کے پتھر رکھے ہوئے تھے۔“

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ

القبر ولا يربع

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے البتہ
محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اس کو کوہان نما بنایا جائے گا چو کوہ نہیں بنایا جائے گا۔

(799) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ كَانَ يَقُولُ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: اِرْفَعُوا الْقَبْرَ حَتَّى يُعْرَفَ أَنَّهُ قَبْرُ فَلَا
يُوطَأُ
”قبر کو اتنا بلند کرو کہ یہ پہچانا جائے کہ یہ قبر ہے تو
پاؤں نہ رکھا جائے۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(800) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ عَصِيَّةَ قَالَتْ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔

(798) قد تقدم فی (788)

(799) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (257) فی الجنائز باب تسنیم القبور وتخصیصها - وابن ابی شیب

الجنائز: باب فیمن کان یجب ان یرفع القبر

(800) قد تقدم فی (788)

تین روایت: لِحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سَلَّمَ

خَبَرَنِي مَنْ رَأَى قَبْرَهُ مُسْتَمًّا عَلَيْهِ مَدْرَ أَبْيَضُ

”نبی اکرم ﷺ کے لیے لحد بنائی گئی تھی“

(ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) مجھے اس شخص نے یہ

بات بتائی ہے: جس نے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت

کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو ہان نما تھی اور اس پر

سفید رنگ کے پتھر رکھے ہوئے تھے۔

قاضی عمر اشنانی نے یہ روایت - قاسم بن محمد دلال - ابولبال اشعری - محمد بن حسن رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے

یت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ابوبکر محمد بن علی بن محمد خیاط - ابوعبداللہ احمد بن

یوسف بن دوست علاف - قاضی عمر اشنانی - انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(8۴) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخُ

بَرَقَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: ہمارے ایک استاد نے نبی

اکرم ﷺ تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت بیان کی ہے:

”آپ ﷺ نے قبر کو چوکور بنانے اور اس پر گچ (یعنی

تین روایت: أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَرْبِيعِ الْقُبُورِ

خَصِصَهَا

چونہ) لگانے سے منع کیا ہے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد لا نرى ان يزاد

على ما خرج منه ويكره ان يخصص او يطين او يجعل عنده مسجد او علم ويكره الاجر ولا

نرى برش الماء عليه باساً وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام

ہاتے ہیں: ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ (قبر کی کھدائی پر) جو مٹی نکلتی تھی اس سے زیادہ ڈالی جائے اور یہ بات مکروہ ہے کہ

چونا لگایا جائے یا اسے گیلی مٹی سے لپ کیا جائے یا اس کے پاس مسجد بنائی جائے یا کوئی نشان رکھا جائے اور پکی اینٹ مکروہ

ہے۔ ہمارے نزدیک اس پر پانی چھڑکنے میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(8۵) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (258) في الحائز باب تسليم القبور وتخصيصها - والطحاوي في ”شرح

الآثار“ 515/1 في الحائز باب الجلوس على القبر - واحمد 332/3 - وابو داود (3225) في الحائز باب البناء على

القبر - وابن ماجه 498/1 في الحائز باب النهي عن تخصيص القبور والبناء عليها

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (259) في الحائز باب تسليم القبور وتخصيصها - وابن ابى شيبة 338/3 في

الحائز باب من كره ان يطأ على قبر - وعبد الرزاق (6512) في الحائز باب المزابي والجلوس على القبر والطبراني في ”الكبير“

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتِهِ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ

لَأَنْ أَطَا عَسَى جَمْرَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطَا عَلَى قَبْرِ

کسی انگارے پر پاؤں دیدوں یہ میرے نزدیک اس سے

مُتَعَبِدًا

محبوب ہے کہ میں جان بوجھ کر کسی قبر پر پاؤں دیدوں۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنيفة قال محمد ويكره الوطاء على

القبر متعمداً وهو قول ابی حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

فرماتے ہیں: جان بوجھ کر قبر پر پاؤں دینا مکروہ ہے۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(803) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ قَالَ:

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں حماد بیان کرتے ہیں

مَتْنُ رَوَايَتِهِ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ مِنْ أَيْنَ يُدْخَلُ

”میں نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے دریافت کیا، میت

الْمَيِّتِ قَالَ مِمَّا يَلِي الْقُبْلَةَ مِنْ حَيْثُ يُصَلِّي عَلَيْهِ

کی سمت سے قبر میں داخل کیا جائے؟ انہوں نے جواب دیا:

قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى أَهْلَ الْمَدِينَةِ

کی سمت سے جس طرف اُس کی نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے۔

يَدْخُلُونَ مَوْتَاهُمْ فِي لَرْمَانٍ الْأَوَّلِ مِنْ قِبَلِ الْقُبْلَةِ

کی طرف سے میت کو قبر میں داخل کرنا ایک ایسا طریقہ ہے۔

وَأَنَّمَا السِّلُّ شَيْءٌ آخَرُ ابْتَدَعَهُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ

اہل مدینہ نے بعد میں ایجاد کیا۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابی حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ يدحون

الميت مما يلي القبلة ولا يسئل سلا من قبل وجليه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں میت کو قبلہ کی سمت سے قبر میں اتارا جائے گا اسے پاؤں کی طرف سے نہیں

جائے گا۔

(804) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

مَتْنُ رَوَايَتِهِ: يَدْخُلُ الْقَبْرَ إِنْ شَاءَ شَفْعًا وَإِنْ شَاءَ

”قبر میں خواہ طاق تعداد میں لوگ اتریں خواہ سمت

وَتَرَاكَ ذَلِكَ حَسَنٌ

میں اتریں ہر طرح ٹھیک ہے۔“

(803) حرجہ محمد بن الحسن التميمي - "الآثار" (244) في الحائز: باب ادخال الميت القبر - وعبد الرزاق

الحائز: باب من حب يدحون الميت القبر - راجع ابی شيعة 428/3 في الجنائز باب من ادخل ميتاً من قبل القبلة

(804) حرجہ محمد بن الحسن التميمي في "الآثار" (245) في الحائز: باب ادخال الميت القبر - وعبد الرزاق

الجنائز: باب كم يدحون القبر - وابت ابی شيعة 324/3 في الجنائز: باب ما قالوا في القبر كم يدخله؟

ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(805) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَشْهَدُ فَيَمُوتُ مَكَانَهُ
لَيْدِي قُتِلَ فِيهِ قَالَ يُنْزَعُ عَنْهُ خُفَّاهُ وَسَرَاوِيلُهُ
فَتَنْسَوْتُهُ وَيُكْفَنُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِ

”جو شخص جنگ میں حصہ لے اور اُسی جگہ مر جائے جہاں اُسے قتل کیا گیا تھا تو اس کے موزے، شلوار (یعنی اضافی کپڑے) اور ٹوپی کو اتار لیا جائے گا اور اسے اُس کے انہی کپڑوں میں کفن دیا جائے گا جو (شہادت کے وقت) اس کے جسم پر تھے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وينزع عنه كل جلد وسلاح ويزيدون كلما احبوا من الاكفان ويصلي عليه وهو قول ابي حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ اس سے چمڑہ، ہتھیار اتار لیے جائیں گے اور لوگ جو چیزیں مناسب سمجھیں وہ کے کفن میں اضافہ کر دیں گے اور اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(806) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يُقْتَلُ فِي الْمَعْرَكَةِ قَالَ لَا
مَسْلُ قَالَ وَالَّذِي يُضْرَبُ فَيُحَامِلُ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ
مَسْلُ

”جو شخص معرکہ میں قتل (یعنی شہید) ہو جائے اس کو غسل نہیں دیا جائے گا لیکن جو زخمی ہو اور اس کو اٹھا کر اس کے اہل خانہ کے پاس (یعنی میدان جنگ سے باہر لایا جائے اور پھر وہ انتقال کر جائے) تو اُس کو غسل دیا جائے گا۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(۶) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (264) فی الجنائز: باب غسل الشهيد - وابن ابی شیبہ 252/3 فی الجنائز - فی الرجل یقتل او یتشہد یدفن کما هو او یغسل؟

(۷) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (265) فی الجنائز: باب غسل الشهيد - وعبد الرزاق (6647) فی الجنائز: باب الصلاة علی الشهيد وغسله - وابن ابی شیبہ 253/3 فی الجنائز: باب فی الرجل یقتل او یتشہد یدفن کما هو او

الْبَابُ السَّادِسُ فِي الزَّكَاةِ

چھٹا باب: زکوٰۃ کے بارے میں روایات

يَشْتَمِلُ عَلَى أَرْبَعَةِ فُصُولٍ

(یہ باب) چار فصول پر مشتمل ہے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي نَصَبِ الزَّكَاةِ وَمَصَارِفِهَا

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي الْعُسْرِ وَالْخِرَاجِ وَالْكَنْزِ

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي زَكَاةِ الْحُلِيِّ وَمَالِ الْيَتِيمِ وَالْمَدْيُونِ

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

پہلی فصل: زکوٰۃ کے (مختلف قسم کے) نصاب اور زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

دوسری فصل: عشر، خراج اور کنز کا بیان

تیسری فصل: زیور، یتیم کے مال اور قرض کی رقم میں (زکوٰۃ) کا حکم

چوتھی فصل: صدقہ فطر کا بیان



الفصل الأول فی نصاب الزکاة و مصارفہا

پہلی فصل: زکوٰۃ کے (مختلف قسم کے) نصاب اور زکوٰۃ کے مصارف کا بیان

807) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

بِهِمْ أَنَّهُ قَالَ:

سَنَ رَوَيْتُ: لَيْسَ فِي أَقَلِّ مِنْ عِشْرِينَ مِثْقَالًا مِنْ
لِذْهَبٍ زَكَاةٌ فَإِذَا كَانَ الذَّهَبُ عِشْرِينَ مِثْقَالًا
غَبَا يَصْفُ مِثْقَالٍ فَإِذَا زَادَ فَبِحَسَابِ ذَلِكَ وَلَيْسَ
بِمَا دُونَ الْمِائَتَيْنِ دِرْهَمٍ صَدَقَةٌ فَإِذَا بَلَغَتِ الْوَرَقُ
— تَتَى دِرْهَمٍ فَبِهَا خُمُسُهُ دَرَاهِمَ فَمَا زَادَ
فَبِحَسَابِ ذَلِكَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”بیس مثقال سے کم سونے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی
ہے لیکن جب سونا بیس مثقال ہو تو اس میں نصف مثقال (یعنی
چالیس سو حصے) کی ادائیگی لازم ہوگی اگر وہ (سونا) زیادہ ہو تو
اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی دوسو درہم سے کم میں زکوٰۃ
لازم نہیں ہوگی جب چاندی دوسو درہم تک پہنچ جائے تو اس
میں پانچ درہم (یعنی چالیس سو حصے) کی ادائیگی لازم ہو
گی اگر (چاندی) اس سے زیادہ ہو تو اسی حساب سے ادائیگی
لازم ہوگی۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ وكان
ابو حنيفة يأخذ بهذا كله الا في حصة واحدة ما اذا زاد على المائتين فليس في الزيادة شيء
حتى يبلغ اربعين درهماً فيكون فيها درهم وما زاد على عشرين مثقالاً فليس في ذلك شيء حتى
يبلغ اربعة مثاقيل فيكون فيها بحساب ذلك

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام
ابو حنیفہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ ان تمام صورتوں کے مطابق فتویٰ دیتے تھے البتہ ایک صورت کا
وہ مختلف ہے اور وہ یہ کہ دوسو درہم سے زیادہ جو رقم ہے اس اضافی رقم میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جب تک وہ اضافی رقم
بیس درہم تک نہیں پہنچ جاتی پھر اس میں ایک درہم کی ادائیگی لازم ہوگی اسی طرح جب (سونا) بیس مثقال سے زیادہ ہو تو اس
میں کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی جب تک وہ (اضافی حصہ) چار مثقال تک نہیں پہنچ جاتا۔ کیونکہ پھر اس میں اسی حساب سے ادائیگی

807) - اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (296) فی الزکاة: باب زکاة الذهب والفضة ومال البیتيم - وابن ابی
119/3 فی الزکاة: باب ما قاموا فی الدنانیر ما يؤخذ منها فی الزکاة: وابو عبيد القاسم بن سلام فی ”الاموال“ 166 باب: فروض
زکاة الذهب والورق وما فیهما من السنن - والدارقطني فی ”السنن“ 93/2 فی الزکاة باب وجوب زکاة الذهب والورق - مختصراً
عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده مرفوعاً

لازم ہوگی۔

(808) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ الَّتِي يَلْتَمِسُ

نَسْلَهَا إِذَا حَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ أَنَّ الْمُصَدِّقَ بِالْخَبَارِ

إِنْ شَاءَ أَخَذَ مِنْ كُلِّ فَرَسٍ دِينَارًا أَوْ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ

وَإِنْ شَاءَ بِالسَّقِيمَةِ يَقْوَمُهَا ثُمَّ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ مِائَتِي

دِرْهَمٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وہ پالتو گھوڑے جو افزائش نسل کے لیے رکھے گئے ہوں

جب اُن پر ایک سال گزر جائے گا تو زکوٰۃ وصول کرنے والے

اختیار ہوگا اگر وہ چاہے تو ایک گھوڑے کے عوض میں ایک

دینار یا دس درہم حاصل کر لے یا پھر اُن کی قیمت کا تعین کرے۔

دوسو درہم میں سے پانچ درہم وصول کر لے۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد

ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

ثم قال محمد وفي قولنا لا زكوة في الخيل فقد بلغنا عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه قال

عفوت عن امتي في صدقة الخيل والرقيق

پھر امام محمد فرماتے ہیں: جہاں تک گھوڑے میں زکوٰۃ لازم نہ ہونے کے بارے میں ہمارے موقف کا تعلق ہے تو ہمیں

اکرم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے اپنی امت سے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ

کردی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔

(809) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ

نَافِعِ بْنِ دِرْهَمٍ الْعَبْدِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ يَتَصَدَّقُ عَلَى الرُّهْبَانِ

وَكَانُوا يَتَعَاهَدُونَهُ

امام ابو حنیفہ - ابو ہشیم نافع بن درہم عبدی کوفی کے حوالے

سے - ابراہیم تیمی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”وہ راہبوں کو صدقہ دیدیا کرتے تھے اُن راہبوں -

کے ساتھ (ذمی ہونے کا) معاہدہ کیا ہوا تھا۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - محمد بن احمد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے

سے - یحییٰ بن مہاجر عبدی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(810) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَشِيمِ بْنِ

عِمْرَانَ بْنِ مَالِكٍ الْغَفَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حشیم بن عراک -

غفاری بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان

(810) اخبره محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (310) في الزكاة الدواب العومل - ومسلم 675/2 في الزكاة -

المسلم في فرسه صدقة - رابو داود (1595) في الزكاة: باب صدقة الرقيق - رعبد الرزاق (6878) في الزكاة -

- واحمد 254/2

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
”ہوئے سنا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مَنْ رَوَيْتَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي قَرَبِهِ وَعَبْدِهِ
صَدَقَةٌ
”مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ لازم نہیں
ہوتی ہے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - ابراہیم بن یحییٰ بن احمد فارسی - محمد بن فضل بن خراش
نیربی - محمد بن سلام بیکندی - محمد بن حسن بن عیسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

811) - سنده روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
يَرَاهِمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ:
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم بن یحییٰ بن محمد فرماتے ہیں:

”تیس گائیوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے جب
ان کی تعداد تیس ہو تو ان میں ایک تبع یا تبعہ جذعہ کی ادائیگی لازم
ہوگی یہ حکم انتالیس تک کے لیے ہے جب ان کی تعداد چالیس ہو
تو ان میں ایک مسہ کی ادائیگی لازم ہوگی اگر ان کی تعداد چالیس
سے زیادہ ہو تو پھر اسی حساب سے ادائیگی لازم ہوگی۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم -
ابن شجاع - حسن بن زید بن عیسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

812) - سنده روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ
حَمْدِ بْنِ سَيُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ
حَبَّهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
امام ابو حنیفہ نے - ہشتم - محمد بن سیرین کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے:
حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
فرمان نقل کرتے ہیں:

مَنْ رَوَيْتَ: لَيْسَ فِي الْعَوَامِلِ وَالْحَوَامِلِ صَدَقَةٌ
”ذاتی کام کاج اور بار برداری کے لیے استعمال ہونے

81) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (321) في الزكاة: باب زكاة البقر - وابن أبي شيبة 127/3 في الزكاة: باب في
سنة البقر ما هي؟ وعبد الرزاق (6849) - وأبو عبيد في ”الأموال“ 156 (997)

8) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (309) في الزكاة: باب زكاة الدواب العوامل - وأبو داود (1574) في
الكفا: باب في زكاة لسانة - والنسائي 37/5 (2477) في الزكاة - وعبد الرزاق 33/4 في الزكاة: باب الخيل - والطحاوي
شرح معاني الآثار 28/2 في الزكاة: باب الخيل السائمة هل فيها صدقة أم لا؟

والے اونٹوں پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن مخلد۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(813)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَكِيمِ بْنِ

جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَةٍ: مَنْ سَالَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ فَهُوَ كَدَّوْحٌ

وَاخْدُوشٌ فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ وَمَا عَنَاؤُهُ قَالَ

خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ

امام ابو حنیفہ نے۔ حکیم بن جبیر۔ محمد بن عبد الرحمن بن

یزید۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی

ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان۔

نقل کرتے ہیں:

”جو شخص (کسی سے کچھ) مانگے حالانکہ اس کے پاس۔

کچھ ہو جو اس کو (مانگنے سے) بے نیاز کرتا ہو تو یہ کام اس کے

لیے قیامت کے دن چہرے پر خراش کا باعث ہوگی (سائل)۔

عرض کی: اس کے بے نیاز ہونے سے مراد کیا ہے؟ آپ۔

فرمایا: پچاس درہم یا پھر ان کے برابر سونا (اس کے

موجود ہونا)۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو حسن علی بن حسن بن احمد حرانی۔ ابو یقظان عبد الرحمن بن عبد اللہ بن

بن طارق۔ ابوقادہ عبد اللہ بن واقد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اسی مضمون کے ساتھ۔ ابو محمد عبد اللہ بن عباس طلیسی۔ احمد بن حفص بن عبد اللہ۔ انہوں نے اپنے

کے حوالے سے۔ ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد فارسی۔ حافظ محمد بن

اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ قاضی بناد بن ابراہیم بن محمد۔ ابوقاسم عبد اللہ بن محمد۔

بن دوست علاف۔ ابو حسن علی بن محمد بن موسیٰ تمار۔ علی بن احمد بن خالد حرانی۔ عبد الرحمن بن یحییٰ۔ ابوقادہ کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(813) اخبرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 20/2 و 372/4۔ واحمد 388/1۔ وابوداؤد (1626) فی الزکاة باب۔

من الصدقة و حد الغنی؟ والترمذی (645) فی الزکاة باب من تحل له الزکاة؟۔ وابن ماجه (1840) فی الزکاة باب من۔

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(817) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِيمَا أَخْرَجَتْ الْأَرْضُ الْعُشْرَ مِنْ

كُلِّ شَيْءٍ مِمَّا سَقَتْهُ السَّيِّئَةُ أَوْ سَقَى سَيِّحَاوًا إِلَّا

فَلَيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَإِنْ لَمْ يُخْرَجْ إِلَّا دَسْتَجَةٌ بَقُلٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”زمین کی جو بھی پیداوار ہو اس میں عشر کی ادائیگی

گی، بشرطیکہ اس کو بارش یا بستے ہوئے پانی (یعنی ندی، نہر

ذریعے سیراب کیا گیا ہو ورنہ اس میں نصف عشر کی ادائیگی

ہوگی، اگرچہ بھری کا ایک دستہ (یعنی مٹھی بھر) ہو۔“

حافظ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن

نحیس - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(818) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا يَجْتَبِعُ عَلَى مُسْلِمٍ عُشْرٌ وَخِرَاجٌ

فِي أَرْضٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی -

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن

عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

”مسلمان پر کسی زمین میں عشر اور خراج

لازم نہیں ہو سکتے ہیں۔“

ابو محمد بن زرق نے یہ روایت - یحییٰ بن محمد بن سعد مولیٰ بنی ہاشم (اور) عبد اللہ بن جامع بن زیاد حلوانی (اور) محمد بن

بروکی (اور) احمد بن محمد (اور) عبد اللہ بن زیاد رسی (اور) عبد اللہ بن عبید اللہ بن سرجج (اور) ابو یحییٰ زکریا بن حسین سمرقانی

نے - یوسف بن سعید بن مسلم مصیصی - یحییٰ بن عنبسہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن محمد بن عبید - ابوبکر احمد بن عبید غیشا پوری - یوسف بن

مسلم مصیصی - یحییٰ بن عنبسہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - ابوعبد اللہ محمد بن مویٰ زرق - یوسف بن مسلم - یحییٰ بن عنبسہ کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(817) اخرجہ محمد بن الحسن النیبی فی ”الآثار“ (312) - وعبدالوراق (7195) باب الحضر - وابن السی

(10034) فی کل شیء اخرجت الارض زکاة - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ (3092) فی الزکاة باب زکاة

الارض - والزیلعی فی ”نصب الراية“ 386/2

(818) اخرجہ البیهقی فی ”السنن الکبری“ 132/4 - وفی ”المعرفة“ 287/3 - والحطیب فی ”تاریخ بغداد“ 214

فی ”الکامل“ 255/7

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل ابن خیرون۔ ان کے ماموں ابو علی باقلانی۔ ابو عبد اللہ بن دوست علاف۔ قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

قاضی بوکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت۔ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خصب۔ حسین بن علی بن محمد معدل۔ عمر بن احمد بن شاہین۔ ایوب بن یوسف مصری۔ یوسف بن سعید بن مسعم مصیعی۔ یحییٰ بن یسعی (خطیب کہتے ہیں: ابن شاہین نے راوی کا یہی نام ذکر کیا ہے حالانکہ یہ یحییٰ بن عنبسہ ہے) ان کے حوالے سے زیادہ امام ابو حنیفہ بنی تہذیب سے منقول ہے۔

(819) سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ علقمہ بن مرثد۔ ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”مَنْ رَأَى غَيْرَ نَفْسٍ مَسْلُومَةٍ يَتَّقِي اللَّهَ وَيُؤْتِي مَالَهَا فَهُوَ كَمَنْ يُؤْتِي مَالَ ابْنَتِهِ“

”جو شخص کسی مسلمان کے پیش کیے ہوئے عذر کو قبول نہ کرے تو اس کا گناہ ”صاحب مکس“ کے گناہ کی طرح ہوتا ہے عرض کی گئی یا رسول اللہ! ”صاحب مکس“ سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ناجائز) نکلیں (یا بہتہ) وصول کرنے والا شخص۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ حسن بن یزید بن یعقوب دقینی ہمدانی۔ ابراہیم بن نصر بن عبد اعزیز جو نہ وند کے رہنے والے ہیں وہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد کو میرے دادا کے حوالے سے امام ابو حنیفہ بنی تہذیب سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

(820) سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی جیسے فرماتے ہیں:

”مَنْ رَأَى غَيْرَ نَفْسٍ مَسْلُومَةٍ يَتَّقِي اللَّهَ وَيُؤْتِي مَالَهَا فَهُوَ كَمَنْ يُؤْتِي مَالَ ابْنَتِهِ“

”اگر زمین کی پیداوار صرف ایک دستہ (یعنی مٹھی بھر) ہو تو بھی اس میں عشر کی ادائیگی لازم ہوگی۔“

حسین بن محمد بن خسرو بنی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم۔ ابو عبد اللہ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ بنی تہذیب سے روایت کی ہے۔

(821) سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي غَبَّاشٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ ابان بن ابو عیاش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: انس بن مالک بنی تہذیب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(819) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (461)

(820) قد تقدم في (817)

(821) أخرجه يحيى بن آدم في "مجموع" 116 - وابن حجر في "المحيط الكبير" 374/2 في ديل (843) من الركاة - و ابو يوسف

في "مجموع" 59

متن روایت: فِي كُلِّ شَيْءٍ أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ
الْعُشْرَ أَوْ نِصْفَ الْعُشْرِ

”زمین میں سے نکلنے والی ہر چیز میں ‘عشر یا نصف مثلاً’ ادا کیگی لازم ہوگی۔“

الْعُشْرُ أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ
قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَاعَكُمْ

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے تم و تمہارے
کے صاع کا ذکر نہیں کیا۔

• • • • •

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر دمشقی - ابو عبد اللہ محمد بن علی سکیكہ - ابوحسن محمد بن محمد - ابوحسن محمد بن محمد بن محمد بن فارس - فارسی - ابوسلیمان محمد بن فضل - ابومطیع عیسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

(822) - سندروایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - یثیم بن حبیب صیرفی - محمد بن یحییٰ -
اور ان کے بھائی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

حَبِيبُ الصِّرْفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْرِينَ وَأَخِيهِ:

متن روایت: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ بَعَثَ عَلَى صَدَقَةٍ

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے (انہیں) بصرہ کی راہ۔“

الْبَصْرَةَ قَالَ فَقَالَ لِي اَنْسُ اَبْعَثَكَ عَلَيَّ مَا بَعَثَنِي

کی وصولی کے لیے بھیجا، تو یہ فرمایا: میں تمہیں اسی حکم کے ہمراہ

عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ لَا أَعْمَلُ لَكَ حَتَّى

رہا ہوں، جس کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھیجا تھا، تو میرے

تَكْتُبَ لِي عَنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ إِنَّا نَأْخُذُ

نے کہا: میں اس وقت تک آپ کے لیے کام نہیں کروں گا جب

مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ رُبْعَ الْعَشْرِ وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ

تک آپ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم نامہ تحریر کر کے نہیں دیے۔

الذِّمَّةُ إِذَا جَاءُوا بِهَا لِلتَّجَارَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَمِنْ أَهْلِ

انہوں نے یہ تحریر کیا:

الْحَرْبُ الْعَشْرُ

”ہم مسلمانوں کے اموال میں سے (زکوٰۃ کے لئے) ”

چالیسواں حصہ وصول کریں گے' ذمی جب اپنا سامان تجارت

کرا آئیں گے تو ان سے نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ)۔

حریوں سے عشر (یعنی دسواں حصہ) وصول کریں گے۔

◆ ◆ ◆ ————— ◆ ◆ ◆ ————— ◆ ◆ ◆

حافظ طحطاہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن منقری کے حوالے سے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن مخلد۔ بشر بن موسیٰ۔ ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے

(822) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (315) - وأبو عبيد في "الأموال" (1657) باب ما يأخذ العاشر من ثمن

المسلمين -وعبد الرزاق 88/4 (7072) و (7073)- والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 32/2 (3066) في الزكاة باب -

هل ياخذها الامام ام لا؟

ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و لُحْی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم محمد بن علی بن حسین - محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ -
بدر بن احمد بن محمد بن محمد بن زیاد قطان - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خمال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع -
حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابو یوسف بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ
تزوینی - محمد بن حسن مجتبیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(823) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي صَخْرٍ
صَخْرِيٍّ الْمَكِّيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ:
مَنْ رَوَايَتِ: بَعْثَنِي عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ مُصَدِّقًا فَأَمَرَنِي أَنْ أَخُذَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رُبْعَ
عَشْرٍ وَمِنَ الْمُعَاهِدِينَ مِثْلِي ذَلِكَ وَمِنَ الْحَرْبِيِّ
عَشْرًا كَامِلًا وَمِنَ النَّصْرَانِيِّ الْحَرْبِيِّ تَغْلِبِي مِمَّا
سَنَتْهُ عِشْرُونَ دِينَارًا أَوْ مِائَتًا دِرْهَمٍ عَشْرُ ذَلِكَ
فَرَضَ عَلَيَّ نَصْرَانِيٍّ تَغْلِبِي فَرَسًا قِيمَتُهُ عِشْرُونَ
مِائَةً دِرْهَمٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّمَا تُعْطِينِي أَلْفِينَ
مِنْطَقِي بِفَرَسِكَ أَوْ أُعْطِيكَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ أَلْفَ
دِرْهَمٍ وَأَخُذُ فَرَسَكَ فَقَالَ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا بِهَذَا
أَنَّ الْحَقَّ وَبِهِ جَاءَ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

امام ابو حنیفہ نے - ابو صخر محاربہ کی کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: زیاد بن حدیر بیان کرتے ہیں:
”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے زکوٰۃ وصول کرنے
کے لیے بھیجا تو مجھے یہ ہدایت کی کہ میں مسلمانوں کے اموال
میں سے چالیسواں حصہ وصول کروں، ذمیوں کے مال میں سے
اس کا ڈگنا (یعنی بیسواں حصہ) اور حربیوں کے مال میں سے مکمل
عشر وصول کروں، عیسائی، تغلبی، حربی کے جس مال کی قیمت بیس
دینار یا دو سو درہم ہو، اس کا عشر وصول کروں، ایک عیسائی تغلبی شخص
میرے سامنے ایک گھوڑا لے کر آیا، جس کی قیمت بیس ہزار درہم
تھی تو میں نے اس سے کہا: یا تو تم مجھے دو ہزار درہم دے کر اپنا
گھوڑا لے جاؤ یا پھر میں تمہیں اٹھارہ ہزار درہم ادا کر کے گھوڑا
رکھ لیتا ہوں تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر
دے اسی (ایمانداری) کے ساتھ حق قائم ہے اور اسی کو ساتھ
لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسین بن علی بن عثمان - ابو سعید ثعلبی - ابو بشر عبد الملک
شامی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(823) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (314) - وأبو عبيد في "الأموال" (1658) باب ما يأخذ العاشر من صدقة
المسلمين - وابن أبي شيبة 197/3 في الزكاة: باب في نصارى بني تغلب ما يؤخذ منهم؟

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر بن احمد - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

الفصل الثالث فی زکاة الحلی و مال الیتیم و المذیون

تیسری فصل: زیور، یتیم کے مال، اور قرض کی رقم میں (زکوٰۃ) کا حکم

(824) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

امام ابو حنیفہ - ابراہیم نخعی کے حوالے سے - حضرت عبد

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :

بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ إِنَّ لِي حُلِيًّا فَهَلْ عَلَيَّ

”ایک خاتون نے دریافت کیا: میرے پاس زیور ہے۔

فِيهِ زَكَاةٌ فَقَالَ لَهَا ابْنُ مَسْعُودٍ نَعَمْ فَقَالَتْ إِنَّ لِي

اس میں مجھ پر زکوٰۃ لازم ہوگی؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود

إِبْنِي أَخٌ يَتِيمٌ فِي حُجْرِي أَفَيُجْزَى عَنِّي أَنْ

نے اس خاتون سے فرمایا: جی ہاں! اس عورت نے دریافت

أَجْعَلَ زَكَاتِي لَهُمَا فَقَالَ نَعَمْ

میرے دو یتیم بھتیجے میرے زیر پرورش ہیں تو کیا میں اپنی زکوٰۃ

رقم ان پر خرچ کر سکتی ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

——***

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد

ابراہیم بن احمد - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا ريب

بان يعطى من الزكاة كل ذي رحم محرم الا والد او ولد او ولد او جد او جدة وان كانوا في

عِيَالِهِ وَالزَّوْجَةُ لَا تَعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ لَا يَعْطَى الزَّوْجُ أَيْضاً وَأَمَّا نَحْنُ فَلَا نَرَى بِهِ -

وَلَا نَرَى فِي الْحَلِيِّ زَكَاةً إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَمَا فِي الْجَوَاهِرِ وَاللُّؤْلُؤِ فَلَا زَكَاةَ فِيهِ إِلَّا

ان يكون للتجارة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں کہ زکوٰۃ کسی محرم رشتہ دار کو دے دی جائے بہت

اولاد کی اولاد دادا دادی کو نہیں دی جاسکتی اگرچہ وہ لوگ آدمی کے زیر کفالت ہوں اسی طرح بیوی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

ابو حنیفہ فرماتے ہیں: شوہر کو بھی نہیں دی جاسکتی بہتہ ہمارے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہمارے نزدیک زیور تھیں

(824) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (302) - وعبد الرزاق 83/4 في الزكاة: باب التبر والحلي - رحمه الله -

191/3 في الزكاة: باب ما قلنا في الرجل يدفع زكاته الى قرابه - وابو عبيد في "الاموال" (1261) - باب الصدقة في

الذهب والفضة وما فيها من الاحمال - والدارقطني 108/2 في الزكاة: باب زكاة الحلي - والبيهقي في "السنن الكبرى" -

زم نہیں ہوتی البتہ جو سونے یا چاندی کے زیورات ہوں (ان میں زکوٰۃ لازم ہوتی ہے) لیکن جواہرات یا موتیوں (والے زیورات) میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی البتہ اگر وہ تجارت کے لئے ہوں تو حکم مختلف ہوگا۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(825) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ:
مَتَنُ رَوَايَتٍ: لَا زَكَاةَ فِي الْجَوَاهِرِ وَاللُّلُؤِ إِذَا لَمْ
يَكُنْ لِلتِّجَارَةِ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
”جواہر اور موتی اگر تجارت کے لیے نہ ہوں تو ان میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی ہے۔“

...—...—...—...

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد
وبه ناخذ

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

(826) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
مَتَنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا حَضَرَ شَهْرُ
بِضْآنٍ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا شَهْرُ زَكَاةِكُمْ قَدْ حَضَرَ
مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيَقْضِهِ ثُمَّ لِيَزَكَّ مَا بَقِيَ

امام ابو حنیفہ نے - ابوبکر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
”جب رمضان کا مہینہ آتا تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ یہ فرماتے: اے لوگو! یہ تمہاری زکوٰۃ (کی ادائیگی) کا مہینہ ہے تو جس شخص کے ذمہ کوئی قرض ہو تو وہ اس کو ادا کر دے اور جو مال باقی بچے اس کی زکوٰۃ ادا کر دے۔“

...—...—...—...

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن رحمه الله تعالى في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد
وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ جس شخص کے ذمہ قرض ہو اور اس کے پاس مال بھی موجود ہو تو وہ قرض ادا

(827) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (303) - وابن ابی شیبہ 143/3 فی الزکاة: باب فی اللؤلؤ والمرود

(828) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (299) - وفي ”الموطأ“ 114 فی الزکاة: باب زکاة المال - ومالك

في ”الموطأ“ 168 فی الزکاة: باب الزکوة فی البیہ - وعبد الرزاق 93/3 فی الزکاة: باب لا زکاة الا فی فضل - وابن ابی شیبہ

194 فی الزکاة: باب ما قالوا فی الرجل یكون علیہ الدین - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 148/4

کرنے کے بعد اس مال کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔

(827) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سَلِيمٍ الْأَمَوِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ حَتَّى يَحْتَلِمَ

امام ابو حنیفہ نے لیس بن ابی سلمیہ، موسیٰ کوفی - مجاہد - حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”یتیم کے مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہے جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا“۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبداللہ بن محمد بن علی بنی - محمد بن مہلب نمیری - معبد - شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(828) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ وَلَا تَجِبُ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ حَتَّى تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی سے یہ روایت ہے: ”یتیم کے مال میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی، اس پر زکوٰۃ وقت تک فرض نہیں ہوتی جب تک اس پر نماز فرض نہیں ہوتی۔“

——***

(829) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: إِذَا كَانَ لَكَ دَيْنٌ عَلَى النَّاسِ فَقَبَضْتَهُ فَرَزَكَهُ لِمَا مَضَى

امام ابو حنیفہ نے - یثیم - ابن سیرین کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے: ”جب تم نے لوگوں سے قرض واپس لینا ہو تو اس کو وصول کر لو تو اس کی گزرے ہوئے وقت کی زکوٰۃ

——***

(827) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (298) - وعبدالرزاق 69/4 فی الزکاة. باب صدقة مال الیتیم - و ابن سیرین -

150/3 فی الزکاة باب من قال لیس فی مال الیتیم زکاة حتی یبلغ - والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 108/4

(828) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (297) - وعبدالرزاق 69/4 فی الزکاة. باب صدقة مال الیتیم - و ابن سیرین -

واعطاء زکاته - وابن ابی شیبہ 150/3 فی الزکاة. باب من قال لیس فی مال الیتیم زکاة حتی یبلغ

(829) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (300) - وعبدالرزاق 100/4 فی الزکاة. باب لا زکاة الا فی الذم - و ابن سیرین -

شیبة 162/3 فی الزکاة. باب ما کان لا یستقرض یعطیه الیوم ویأخذ الی یرمین فلیزکیہ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(830) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
رَافِعِ بْنِ رَافِعٍ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی سے فرماتے ہیں:

”متمن روایت: أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ أَقْرَضَ رَجُلًا أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ زَكَاتُهَا عَلَى الَّذِي يَسْتَعْمِلُهَا وَيَنْتَفِعُ بِهَا“
”ایک شخص دوسرے کو قرض کے طور پر ایک ہزار درہم دیدیتا ہے تو وہ یہ فرماتے ہیں: اُن کی زکوٰۃ اُس شخص پر لازم ہو گی جو انہیں استعمال کرتا ہے اور اُن سے نفع حاصل کرتا ہے۔“

.....

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ (ثم) قال محمد ولسنا ناخذ

بهذا ولكنا ناخذ بقول علی زكاتهما علی صاحبها اذا قبضها زكاهما لما مضى والله تعالى اعلم

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں بلکہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کرتے ہیں: قرض خواہ شخص جب قرض پس لے لے گا تو وہ زرے ہوئے زمانے کی زکوٰۃ ادا کرے گا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

الفصل الرابع فی صدقة الفطر

پوشی فصل: صدقہ فطر کے احکام

(831) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
رَافِعِ بْنِ رَافِعٍ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی سے فرماتے ہیں:

”متمن روایت: صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مَمْلُوكٍ أَوْ حُرٍّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعٍ مِنْ حَبٍّ أَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ“
”صدقہ فطر ہر غلام اور آزاد چھوٹے (یعنی نابالغ) اور بڑے (یعنی بالغ) پر لازم ہوتا ہے جو گندم کا نصف صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہوگا۔“

(832) - اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (301) - وعبد الرزاق 104/4 فی الزکاة باب لا زکاة الا فی الناص - وابن ابی

سہ 194/3 فی الزکاة باب ما قالوا فی الریح یكون غنیه الدین - وابن عسیر فی ”الاموال“ (1227) باب الصدقة فی الدیون

محذرات

(833) - اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (304) - وابن ابی شیبہ 170/3 فی الزکاة. باب فی صدقة الفطر من

نصف صاع من

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ وق۔

ابو حنیفۃ نصف صاع من زبیب یجزیہ واما فی قولنا فلا یجزیہ الا صاع

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: کشمکش کا نصف صاع اس کے لئے کفایت کرے۔
ابنہ ہمارے قول کے مطابق اس کے لئے ایک صاع کی ادائیگی ضروری ہے۔

(832)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَيْسَ فِي الْمَمْلُوكِينَ الَّذِينَ يَزُدُّونَ

الضَّرِيَّةَ زَكَاةً وَلَكِنْ إِذَا كَانُوا لِلتَّجَارَةِ كَانَ

الزَّكَاةُ فِي الْقِيَمَةِ

.....

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(833)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ

دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُخْرِجُ عَنْ

مُكَاتِبِيهِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ

عبد اللہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے مکاتب غلاموں

طرف سے صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔“

.....

حافظ طحطاوی بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس بن عقدہ۔ اسماعیل بن حماد۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔



(832) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (306)۔ وابن ابی شیبۃ 153/3 فی الزکاة: باب ما قالوا فی زکاة غلام۔

(833) اخرجہ الدار فطی فی ”السنن“ 116/1 (2101) فی زکاة الفطر۔ واورده الزیلعی فی ”نصب الرایۃ“ 414/4۔

(834) اخرجہ ابن حبان (3424)۔ وابن ابی شیبۃ 5/3۔ واحمد 443/2۔ ومسلم (1151) فی الصیام: باب فصل۔

ماجة (1638) فی الصیام: باب ما جاء فی فصل الصیام۔ والبیہقی فی ”السنن الکبریٰ“ 304/4۔ والبغوی فی۔

(1710)۔ وعبد الرزاق (7893)۔

الْبَابُ السَّابِعُ فِي الصَّوْمِ

ساتواں باب: روزے کے بارے میں روایات

وَأَنَّهُ يَشْتَمِلُ عَلَى خَمْسَةِ فُصُولٍ

یہ پانچ فصول پر مشتمل ہے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ وَشَرَائِطِ صِحَّتِهِ

الْفَصْلُ الثَّانِي فِيْمَا لَا بَأْسَ بِهِ مِنَ الْقُبْلَةِ وَالْحَجَامَةِ وَالْجَنَابَةِ وَالصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَا يُوجِبُ الْقَضَاءَ

الْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْمَا يُوجِبُ الْكَفَّارَةَ

الْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي النُّذُورِ

پہلی فصل: روزے کی فضیلت اور اس کے صحیح ہونے کی شرائط

دوسری فصل: بوسہ لینے، پچھنے لگوانے یا جنابت کی وجہ سے (روزے میں) کوئی حرج نہیں ہوتا، سفر

کے دوران روزہ رکھنا

تیسری فصل: کون سی چیز قضا کو لازم کرتی ہے؟

چوتھی فصل: کون سی چیز کفارے کو لازم کرتی ہے؟

پانچویں فصل: نذر ماننے کا بیان

الفصل الأول فی فضل الصوم وشرائط صحته

پہلی فصل: روزے کی فضیلت اور اس کے صحیح ہونے کی شرائط

(834) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

أَبِي صَالِحٍ الزِّيَّاتِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى كُلَّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَهُوَ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء - ابو صالح زیات کے حوالے سے

یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے عبادت

ہے، صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے، وہ میرے لیے ہے اور میں اُس کی جزا دوں گا۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - احمد بن محمد بن زکریا بن طلحہ بن عبید اللہ - ابواسامہ کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(835) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَاصِمِ بْنِ

أَبِي النَّجْوَدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرَيْنَ وَذَلِكَ أَنَّ الشَّمْسَ تَصْبَحُ صَبِيحَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَانَتْهَا طَسَتْ تُرْفَرُ

امام ابو حنیفہ نے - عاصم بن ابونجد - زر بن حبیش کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”شب قدر ستائیسویں رات ہوتی ہے وہ یوں کہ اس

(شب قدر) سے اگلی صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس میں

شعاع (یعنی دھوپ میں تیزی) نہیں ہوتی، اور وہ ایک محل پر مانند ہوتا ہے جو چمک رہا ہو۔“

.....

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

(836) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

امام ابو حنیفہ نے - عبد الملک بن عمیر - قزعة کے حوالے

سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت

(835) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (921) - وابن حبان (3689) - وابن خزيمة (2191) -

(375) - ومسلم 828/2 (220) في الصيام: باب فضل ليلة القدر - والبيهقي في "السنن الكبرى" 312/4 - والبخاري في "السنن"

السنن (1828)

نَعْنُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ان دونوں میں روزہ نہ رکھا جائے“ (عید) الفطر کا دن

اور (عید) الاضحیٰ کا دن۔

متن روایت: لَا يُصَامُ هَذَانِ الْيَوْمَانِ يَوْمُ الْفِطْرِ يَوْمُ الْأَضْحَى

....—....—....

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ محمد بن ابراہیم بن احمد (اور) زیدان بن محمد ان دونوں نے۔ ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن یحییٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

837)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنِ الْهَيْثَمِ شَهْرَفِي عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ الْحَوَاتِكِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ ہشام صیرفی۔ موسیٰ بن طلحہ۔ ابن حوٹکیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ کے پاس (بھٹا ہوا) خرگوش لایا گیا تو آپ ﷺ نے تمام حاضرین کو اسے کھانے کا حکم دیا جو شخص اس کو لے کر آیا تھا لوگوں نے اس سے کہا: کیا وجہ ہے کہ تم اسے نہیں کھا رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے لوگوں نے دریافت کیا: تم نے کون سا روزہ رکھا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: نفلی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ (نفلی روزہ) تم نے ایام بیض میں کیوں نہیں رکھا؟“

متن روایت: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِرْنَبًا فَأَمَرَ مَنْ كَانَ حَاضِرًا بِأَكْلِهَا فَقَالُوا: سَدِىْ جَاءَ بِهَا مَا بِأَلْكَ لَا تَأْكُلْ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ لَوْ أَفَمَا صَوْمُكَ قَالَ تَطَوُّعٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَهَلَا جَعَلْتَهُ صَوْمَكَ الْبَيْضَ

....—....—....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن محمد بن عبید (اور) احمد بن محمد بن سعید ان دونوں نے۔ احمد بن محمد بن یحییٰ۔ احمد بن حفص بن عبد اللہ۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(837) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (219)

☆☆ وفي الباب عند ابن حبان (3601) - وابن أبي شيبة 21/4 - وابن ماجه (1719):

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: أيام منى أيام أكل وشرب

(837) ☆☆ أخرجه ابن حبان (3650) - واحمد 336/2 - والنسائي 222/4 - وعبد الرزاق (7874) - والحميدي (136) - وابن

حريمة (2127) - عن أبي هريرة..... نحوه

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - احمد بن محمد بن عبیدہ نیشاپوری - احمد بن محمد بن عبد اللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 (838) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قُرْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ التَّشْرِيقِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق کے تین دنوں میں رکھنے سے منع کیا ہے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن محمد بن حسن - محمد بن عبد الرحمن - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر بن سیار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(839) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ الْقَرَشِيِّ عَنْ ابْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: أَهْدَى أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِرْبًا مَشْرِيًّا فَأَمَرَنَا بِأَكْلِهَا وَاعْتَزَلَ رَجُلٌ فَلَمْ يَأْكُلْ فَقَالَ لَهُ لِمَ لَا تَأْكُلُ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ صَوْمٌ مَاذَا قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَهَلَا جَعَلْتَهُنَّ الْبَيْضَ

”ایک دیہاتی نے بھنا ہوا خرگوش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھانے کی ہدایت کی وہ (دیہاتی) شخص خود ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا، اس نے نہیں کھایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تم کیوں نہیں کھاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں نے رکھا ہوا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون سا روزہ؟ اس نے جواب دیا: ہر مہینے میں تین دن روزہ (رکھنے کے معمول میں سے ایک روزہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے یہ (نئی روزے) ایام بیض میں کیوں نہیں رکھے؟“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن محمد بن عبید - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(838) قد تقدم في (836)

(839) أخرجه عبد الرزاق (7847) في الصيام: باب صيام ثلاثة أيام - والحميدي 75/1

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - احمد بن یحییٰ صوفی - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) حمزہ بن حبیب نے اس کو امام ابو حنیفہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

یہ امام ابو حنیفہ کے حوالے سے - موسیٰ بن کثیر ابوصباح سے بھی روایت کی گئی ہے اور یہ وہم ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن ابراہیم - احمد بن حنبل (اور) زیدان بن محمد ان دونوں نے - محمد بن

شیخ - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ - موسیٰ بن طلحہ - ابن حوئلہ سے روایت کی ہے۔

(عن) عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انه سئل عن لحم الارنب فقال لولا اني اتخوف ان ازيد شيئا او

انقص منه لحدثتكم ولكن ارسل الى بعض من شهد الحديث فارسل الي عمار بن ياسر

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے خرگوش کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا

کہ میں اس میں کوئی کمی یا بیشی کر دوں گا تو میں تمہیں یہ حدیث بیان کرتا لیکن میں اس شخص کو بواتا ہوں جو اس موقع پر موجود تھا تو انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔

حافظ ابن مظفر کہتے ہیں: یہ روایت ابن ابویسٰی ثوری اور سفیان بن عیینہ نے بھی نقل کی ہے پھر انہوں نے اپنی مسند میں اس

کے طرق ذکر کیے ہیں۔

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اپنے والد محمد بن خالد بن خلی - انہوں نے اپنے

والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے

(840) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

بْنِ عَمِيرٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

رَسَلَهُمْ نَهَى عَنْ صِيَامِ الْيَوْمِ الَّذِي يَشْكُ فِيهِ أَنَّهُ مِنْ

رَمَضَانَ ہے؟

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن حسن بن علی بن احمد بن عبد الرحمن - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر

بیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(841) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - حجاج بن ارطاة ابو ارطاة کوفی - عطاء

أَرْطَاةِ أَبِي أَرْطَاةِ الْكُوفِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

ہے:

”رمضان میں عمرہ کرنا حج کرنے کے برابر ہے۔“

——***

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد حسن بن علی فارسی۔ ابو حسین
بن مظفر حافظ۔ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی۔ محمد بن خزیمہ۔ محمد بن عمر رومی۔ اسد بن عمرو بن حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے

(842)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ الْحُمَيْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَوْمَ
عَاشُورَاءَ مَرُّ قَوْمِكَ فَلْيَصُومُوا هَذَا الْيَوْمَ فَقَالَ
إِنَّهُمْ قَدْ طَعَمُوا فَقَالَ وَإِنْ كَانُوا قَدْ طَعَمُوا

امام ابو حنیفہ نے۔ ابراہیم بن محمد بن منتشر۔ انہوں نے
اپنے والد۔ حمید بن عبد الرحمن حمیری کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے:

”آپ ﷺ نے عاشورہ کے دن اپنے ایک صحابی سے
فرمایا: تم اپنی قوم (کے افراد) سے کہو کہ وہ آج کے دن
رکھیں ان صاحب نے عرض کی: وہ لوگ تو کچھ کھاپی چکے ہیں۔
اکرم ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ کچھ کھاپی چکے ہوں (پھر بھی)
بقیہ دن روزہ رکھیں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ ابن ابی حسن جہان فرغانی۔ علی بن حکیم۔ ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبد اللہ۔ ابراہیم بن سعد بخاری۔ ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس احمد بن محمد۔ عبد اللہ بن محمد بن سعید بن سوید۔ انہوں نے یہ
سعید بن سوید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

غیر انه عين الرجل الذي امره رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال انه قال لا بى ايوب

(841) أخرجه ابن حبان (3700) - وإحمد 229/1 - البخارى (1782) فى العمرة: باب عمرة فى رمضان - ومسلم (100)

الحج: باب فضل العمرة فى رمضان - وابن ماجه (2993) فى المسائت: باب العمرة فى رمضان - والطبرانى فى "الكبير" (204)

(842) أخرجه الحصفى فى "مسند الامام" (204)

الانصاری مر قومك فليصوموا..... الحديث

”تاہم انہوں نے اس صحابی جس کو نبی اکرم ﷺ نے یہ ہدایت کی تھی، کا نام ذکر کرتے ہوئے یہ نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: تم اپنی قوم سے یہ ہو کہ وہ روزہ رکھیں! (اس کے بعد پوری حدیث ہے۔)“

(843)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الصَّيْتِ وَصَوْمِ الْوَصَالِ

امام ابو حنیفہ نے۔ شیبان۔ یحییٰ بن ابوکثیر۔ مہاجر بن عکرمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ نے پُچ کے روزے اور صوم وصال سے منع کیا ہے۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ علی بن حسن بن عبدہ بخاری۔ یوسف بن عیسیٰ۔ فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبید اللہ بن محمد بن علی بلخی۔ محمد بن حرب مروزی۔ فضل بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اسرائیل بن سمید بخاری۔ حامد بن آدم۔ فضل بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(844)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَتَنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

امام ابو حنیفہ نے۔ نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ (روزے رکھنے کے حوالے سے) شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے۔“

...—...—...—...

ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ المعروف بہ غنجاہ کی ”تاریخ بخارا“ کے حوالے سے۔ خلف بن محمد۔ علی بن براہیم۔ علی بن مسلم۔ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(843) أخرجه ابن أبي شيبة 82/3 في الصيام: باب ما قالوا في الوصال في الصيام - واحمد 253/2 - ومسلم 775/2 - وابن خزيمة (2072) - والبخاري (1965) - والنسائي (3264)

(844) أخرجه ابو يعلى (4633) - والحميدي (173) - واحمد 39/6 - ومسلم (1156) في الصيام باب صيام النبي ﷺ في غير رمضان:

عن ابي سلمة قال سألت عائشة عن صيام رسول الله ﷺ فقالت: كان يصوم حتى نقول قد صام ويفطر حتى نقول: قد فطر ولم اراه صام من شهر قط اكثر من صيامه من شعبان، كان يصوم شعبان كله كان يصوم شعبان الا قليلاً

(845) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
مَتَنُ رَوَايَتٍ: تَذَاكُرْنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقُلْنَا تَحْفَظُونَ
لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا كُنَّا بِقَاعٍ كَذَا وَكَذَا لَيْلَةَ كَمَا
الْقَمَرُ كَأَنَّهُ فَلَقَهُ الصَّحِيفَةُ وَأَنَّهَا كَانَتْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
قَالَ فَطَلَبْنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهَا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
عنه بیان کرتے ہیں:
”ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں شب قدر
کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے تو (نبی اکرم ﷺ
نے) فرمایا: تمہیں فلاں رات یاد ہے جب ہم لوگ فلاں مدت میں
تھے اس رات میں چاند کسی کھلے ہوئے صحیفے کی مانند تھا اور رات
شب قدر تھی۔

(حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں:) ہم نے اس رات
تلاش کرنے (یعنی اس کا تعین کرنے) کی کوشش کی تو ہم
میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

.....

حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی کلاعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - انہوں نے اپنے والد محمد بن خالد - سے
اپنے والد خالد بن خلی - محمد بن خالد وہابی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
(846) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بَكْرِ
عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي
بُن كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
مَتَنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ حَلَفَ لَا يَسْتَشْنِي أَنْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَآيَةُ ذَلِكَ طُلُوعُ الشَّمْسِ
صَبِيحَتِهَا بِغَيْرِ نُورٍ وَلَا سُعَاعٍ كَأَنَّهَا طَسَّتْ تَرْقِيقُ
اٹھایا کہ شب قدر ستائیسویں رات ہوتی ہے اور اس کی
ہے کہ اس سے اگلی صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس میں
اور شعاع (یعنی اس کی دھوپ میں تیز چمک) نہیں ہوتی۔
وہ چمکنے والے تھال کی مانند ہوتا ہے۔

.....

(845) ☆☆ وقد اخرج البزار (1028)

عن عبد الله بن مسعود قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ليلة القدر فقال: كنت أعلمتها ثم انفلتت مني في صرور
يقين او ثلاث يقين

(846) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (921) - وابن حبان (3690) - ومسلم (762) في صلاة

الترغيب في قيام رمضان - وابن حزيمة (2191) - والحميدي (375) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 312/4 -

(7700) - وقد تقدم

ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عبد اللہ محمد بن محمد۔ عبد اللہ ابن حمد یہ بقلانی۔ محمود بن آدم۔ فضل بن مویٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خروئے نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابوعبی بقلانی۔ ابو عبد اللہ بن دوست غلاف۔ قاضی عمر اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(847)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُنْذِرِ بْنِ سَعِيدِ اللَّهِ وَجُوَيْرِ بْنِ سَعِيدِ الْكُوفِيِّ عَنْ الصَّحَّاحِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنْ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخُولُ: امام ابو حنیفہ نے۔ منذر بن عبد اللہ (اور) جویر بن سعید کوفی۔ صحاح بن مزاحم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”صوم وصال کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور رات تک چپ رہنے کے روزے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔“

سنن روایت: لَا وَصَالَ فِي صَوْمٍ وَلَا صُمْتُ يَوْمٍ فِي اللَّيْلِ

——***

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ عبید اللہ بن محمد بن محمد بن نوح۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ عبد العزیز بن خالد بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(848)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ شَيْبَانَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ الْمُهَاجِرِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ سِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: امام ابو حنیفہ نے۔ شیبان۔ حصین بن ابی کثیر۔ المهاجر بن عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع کیا ہے۔“

سنن روایت: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْوَصَالِ

——***

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ محمد بن علی بن ابراہیم مروزی۔ محمود بن آدم۔ فضل بن مویٰ سینانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) فضل بن مویٰ نے یہ روایت امام ابو حنیفہ کے حوالے سے۔ عدی بن ثابت۔ ابو حازم۔ ابو حنظلہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(849)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابی سلمہ۔ ابراہیم نخعی کے

(848) اخروجه ابن ابی شیبہ 3/83 فی الصیام: باب ما قالوا فی الوصال فی الصیام من نہی عنہ

(8)۔ قد تقدم فی (843)

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ

مُعْتَكِفٌ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيْهَا مِنَ الْمَسْجِدِ

حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

”وہ نبی اکرم ﷺ کا سر دھو دیا کرتی تھیں، حالانکہ وہ

کی حالت میں ہوتی تھیں اور نبی اکرم ﷺ مسجد میں

ہوتے پتھے آپ ﷺ مسجد میں سے اپنا سر اُن کی طرف اُٹار

کے حجرہ میں) نکال دیتے تھے۔“

....

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابی نعیم -

شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: علی بن اقریبان کرتے ہیں

”نبی اکرم ﷺ (دن کے وقت) مسلسل روزہ رکھتے

اور رات عبادت میں گزار دیتے تھے یہاں تک کہ سحری کے

پہلے آپ دودھ کے پاس تشریف لاتے تھے جو آپ پیتے

لیے رکھا گیا ہوتا تھا (اور اسے نوش فرما لیتے تھے) ایک

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو شدید بھوک لگی تو انہوں نے

دودھ پی لیا، نبی اکرم ﷺ اس کو لینے کے لیے تشریف

وہ آپ کو نہیں ملا، آپ نے اپنی ازواج اور کئی اصحاب کی

پیغام بھیجا، لیکن آپ کو (کھانے یا پینے کے لیے) کچھ نہ

آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: جو مجھے کچھ کھا

تعالیٰ اسے کھلائے گا (راوی کہتے ہیں:) انہوں نے آیہ

بکری دیکھی تو اس کا دودھ دودھ لیا اور نبی اکرم ﷺ نے

نوش فرمایا۔“

....

(850) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ

الْأَقْمَرِ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يَظَلُّ صَائِمًا وَيَبِيتُ طَائِرًا فَإِذَا كَانَ فِي وَجْهِهِ

السَّحَرُ انْصَرَفَ إِلَى شُرْبَةِ مِنَ اللَّبَنِ لَهُ فَشَرِبَهَا

لَيْلَةً أَبُو ذَرٍّ لَجُهِدَ لِحَقِّهِ وَطَلَبَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجِدْهَا فَذَهَبَ فَأَرْسَلَ إِلَى

أَزْوَاجِهِ وَأَكْثَرَ أَصْحَابِهِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ مَنْ

يُطْعِمُنِي أَطْعِمَهُ اللَّهُ ثَلَاثًا فَظَنَرَ إِلَى عَنَزٍ حَافِلٍ

فَحَلَبَ وَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(849) أخرجه أحمد 45/6 - وابن أبي شيبة 340/2 - وإسحاق بن راهويه (916) - ومسلم (298) - وأبو داود (251) -

في 'المجتبى' 146/1 - وفي 'الكبرى' (266) - والبيهقي في 'السنن الكبرى' 186/1 - وأبو عوانة 313/1

(850) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في 'الآثار' (295) في الصوم: باب فضل الصوم

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن شمام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے
(851) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ:

”عاشورہ کے دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہوتا ہے اور عرفہ کے دن کا روزہ دو سال کے روزوں کے برابر ہوتا ہے ایک سال اُس سے پہلے والا اور ایک سال اُس کے بعد والا۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔
(852) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَبِثَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ الْحَوْتِكِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَطَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک (بھنے ہوئے) خرگوش کو لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا تو انہوں نے اس کو کھانا شروع کیا جو شخص اسے لے کر آیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ تم اس کو نہیں کھا رہے ہو؟ اس نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون سا روزہ؟ اس نے عرض کی: نفلی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم نے نفلی روزہ) ایام بیض میں کیوں نہیں رکھا؟“

(85) إخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (294) في الصوم: باب فضل الصوم.

قلت: واما صوم عاشوراء - فاخرجه مسلم (1162) في الصيام باب استحباب الصيام الثلاثة ايام في حديث طويل - ما جاء (1738) عن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: صيام يوم عاشوراء اني احتسب على الله ان يكفر السنة لي قبله واما صوم يوم عرفة فاخرجه الترمذي (749) في الصيام باب ما جاء في فضل صوم يوم عرفة - وابن ماجه (1730) في صيام: باب صيام يوم عرفة من حديث ابي قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث طويل قال فيه: وسئل النبي صلى الله عليه وسلم عن صوم يوم عرفة قال: يكفر السنة الماضية والباقية

(85) قد تقدم في (837)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن شرقی نیشاپوری - احمد بن جعفر بن عبد اللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -
ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ ابن خسر و بخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن -
ابو عباس احمد بن محمد بن سعید - احمد بن عبیدہ نیشاپوری - احمد بن جعفر بن عبد اللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے -
طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(853) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ الْحَوَاتِكِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الْإِزْنَبِ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِلَّا مَخَافَةٌ أَنْ أَزِيدَ أَوْ أَنْقُصَ وَلَكِنْ سَأَتِيكُمْ بِرَجُلٍ شَهِدَ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ فَبَعَثَ إِلَى عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ حَدِّثْهُمْ بِمَا شَهِدْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَهْدِي أَغْرَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ

امام ابو حنیفہ نے - موسیٰ بن طلحہ - ابن حوٹکیہ کے حوالے سے -
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی -
”ایک مرتبہ اُن سے خرگوش کھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں صرف اس اندیشے -
تحت تمہیں اس حوالے سے حدیث بیان نہیں کروں گا کہ -
میں اس میں کوئی کمی یا اضافہ نہ کر دوں لیکن میں اُس -
تمہارے پاس بلوا دیتا ہوں جو اُس موقع پر موجود تھا پھر -
نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور فرمایا: تم ان -
سامنے وہ حدیث بیان کرو جس موقع پر تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم -
ساتھ موجود تھے تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک دیر -
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر - اس -
آخر تک حدیث ہے۔

...—...—...—...

ابن خسر و بخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مغفر - ابن -
قاسم کا تب - محمد بن موسیٰ دولابی - عمار بن صہیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے

(854) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عِدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَوْمِ الْوَصَالِ وَصَوْمِ الصَّمْتِ

امام ابو حنیفہ نے - عدی بن ثابت - ابو حازم -
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ -
کرتے ہیں:
”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال اور چپ -
سے منع کیا ہے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد الصمد بن فضل - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت صالح بن محمد - مکی - ابراہیم بن عبد اللہ - مصعب بن مقدام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
ایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بلال بن یحییٰ البصری - یوسف بن خالد سمعی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ بن قس سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ثی - محمد بن عبداللہ بن حکم - عبداللہ بن یزید مقرر کے حوالے سے ابوالخنیفہ ثنونی سے روایت کی

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح - محمد بن ابراہیم بن مسلم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت سہل بن بشر - فتح بن عمرو - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت بدر بن یسلم بن یسلم بن خنف غفرلہ - ابو کریب محمد بن عطاء - محمد بن بشر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزاز - بشر بن ولید - امام ابو یوسف نسیبی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق بن عثمان بخاری - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن مرہ، نے حوالہ سے، امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
سنت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صفحانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو قتاضہ سمرقندی کے حوالے
 امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت محمد بن اشرف سلمیٰ - جبار و بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

اہلہوں نے یہ روایت حسن بن مدون فرغانی - یحییٰ بن مویس - ابو سعد عسقلانی کے حوالے سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے واحد بن ابوجہم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

نصواب نے یہ روایت احمد بن محمد - سعید - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن یوسف کے حوالے سے - حنیفہ بن عوف سے روایت کی ہے

نہیوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں انہیں نے یہ روایت حماد بن عیسیٰ بن حریر میں پڑھی۔
... ابو عقیقہ سے منقول ہے۔

اور انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسین بن ابراہیم جو ابن احوص کے نام سے معروف ہیں - انہوں نے اپنے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے انہوں نے روایت - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن حمید بن ابراہیم بن شماس سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ب کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے انہوں نے یہ روایت - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - محمد بن مخلد - عبد اللہ بن محمد بن سودہ - (اور) صالح بن محمد - ابراہیم بن بلخی - (اور) احمد بن محمد - اسماعیل بن ابوالکثیران سب نے - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے محمد بن حنیفہ بن مابان نے یہ روایت - بن جبہ - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اسحاق بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) یہ روایت حسن بن زیاد (اور) ابویوسف (اور) حمزہ زیات (اور) محمد بن حسن (اور) سعید بن صلت (اور) عبید اللہ بن موسیٰ رحمہم اللہ تعالیٰ نے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابوعلی حسین بن قاسم بن جعفر - محمد بن موسیٰ دولابی - عبد بن - حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابن مظفر کہتے ہیں: حسن بن زیاد نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے اس کی سند میں ابو حازم کا ذکر نہیں کیا جیسا کہ محمد نے - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ یہ - عدی بن ثابت کے - ابو شعثاء سے منقول ہے۔

حافظ ابن مظفر نے یہ روایت - ابوعلی محمد بن ابوسعید حرانی - ابو فروہ یزید بن محمد بن یزید بن سنان - انہوں نے اپنے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عیسیٰ عطار سے دمشق میں - عبد الرحمن بن عبد الصمد - انہوں نے اپنے سے - سابق کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ - عدی بن ثابت - ابو حازم - ابو شعثاء سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر وٹخی نے یہ روایت - ابو غنائم محمد بن علی بن حسن بن ابوعثمان - ابوحسین محمد بن

ابوہل احمد بن محمد بن زیاد قطان - اسماعیل - مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ ابن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے

نید کے ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم علی بن حسن تنوخی سے اجازت کے طور پر۔
 ابن علی بن محمد بن سعید رزازی کے حوالے سے ”امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔۔۔“
 محمد بن حنیفہ بن ماہان نے یہ روایت۔ حسن بن جبلة۔ سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔
 انہوں نے یہ روایت ابواسحاق جبار سے مصر میں ان کے سامنے یہ روایت پڑھ کر۔ ابو محمد عبد الرحمن بن عمر نحاس۔ ابوسعید بن
 بی۔ اسماعیل نسوی۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

الفصل الثانی فیما لا بأس بہ من القبلة والحجامة والجنابة والصوم فی السفر
 دوسری فصل: بوسہ لینے پچھنے لگوانے یا جنابت کی وجہ سے (روزے میں) کوئی حرج نہیں ہوتا، سفر
 کے دوران روزہ رکھنا

855)۔ سند روایت: (ابو حنیفہ) عن عطاء عن
 ربيعة رضي الله عنها قالت:
 سن روایت: كان رسول الله صلى الله عليه وآله
 ثم يصبح جنباً من غير احتلام ثم يتم صومه
 امام ابوحنیفہ نے۔ عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی
 ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
 ”(بعض اوقات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح (صادق) سے
 وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے جو احتلام کی وجہ سے نہیں
 ہوتی تھی (بلکہ وظیفہ زوجیت ادا کرنے کی وجہ سے ہوتی تھی) تو
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا روزہ مکمل کرتے تھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن منصور بن نصر صفانی۔ انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے۔ ابو مقاتل حفص بن سالم
 کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت محمد بن نصر بن سیمان ہروی۔ احمد بن مصعب۔ فضل بن موی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
 سے روایت کی ہے

856)۔ سند روایت: (ابو حنیفہ) عن ابراهيم بن
 جبيرة البجلي الكوفي عن رجل من بني سواد
 امام ابوحنیفہ نے۔ ابراہیم بن مہاجر بجلی کوئی کے حوالے
 سے۔ بنو سواد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا
 ہے:

(۱) أخرجه المحقق في ”مسند الامام“ (210) - وابن حبان (3490) - وابن أبي شيبة 80/3 - والنسائي في ”الكبرى“ - كمد
 صفحة 314/12 - وابن ماجه (173) في الصيام: باب ما جاء في الرجل يصبح جنباً وهو يريد الصيام

وَسَلَّمَ قَالَتْ:

سند روایت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى الْفَجْرِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مِنْ جَمَاعٍ
غَيْرِ احْتِلَامٍ وَيُصَلِّي صَائِمًا

”(بعض اوقات) نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز ادا کرنے
کے لیے تشریف لے جاتے تو (غسل کرنے کی وجہ سے) آپ
کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے (یہ غسل) وظیفہ
زوجیت ادا کرنے کی وجہ سے لازم ہوا ہوتا تھا احتلام کی وجہ سے
نہیں، آپ نماز ادا کرتے اور آپ ﷺ نے روزہ بھی رکھا
ہوتا۔“

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید بصری بخاری - علی بن منصور جرجانی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے

858- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ فُرَاتِ بْنِ
سِي فُرَاتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيِّ عَنْ قَيْسٍ
بِإِلَى أُمِّ سَلَمَةَ:

سند روایت: أَنَّهَا احْتَجَمَتْ وَهِيَ صَائِمَةٌ
”انہوں (یعنی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نے روزے کے
دوران کچھ لگوائے تھے۔“

...—...—...—...

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - ابو بلال قاسم بن محمد - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید - احمد بن محمد - احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

859- سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
أَبِي بَنِی مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

سند روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
”نبی اکرم ﷺ نے روزے کی حالت میں کچھ لگوائے

(858) أخرجه ابن أبي شيبة 310/2 (9335) في الصيام: من رخص للصائم أن يحتجم - وعبد الرزاق (7542)

(859) أخرجه ابن أبي شيبة 53/3 في الصيام: باب من رخص للصائم أن يحتجم - والترمذي في "العلل الكبير" 366/1 - وابن أبي

شيمه في "الأحاد والمثاني" (2750) - وأبو يعلى (4210) - والطبرانی في "الكبير" (954) - وابن أبي حاتم في "العلل" (761)

وَسَلَّمَ اِحتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

تھے۔

♦♦♦♦♦

بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم رازی - محمد بن عمر بن عرعرہ بن برند - امام محمد بن حسن واسطی کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن عبد الرحمن بن عقدہ بصری اور علی بن عبد الرحمن بن مغیرہ بصری ان دونوں نے - سعید بن یوسف -

یحییٰ بن ایوب - امام ابو حنیفہ کے حوالے سے - ابن شہاب زہری سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِحتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

راوی نے اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

(860) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي

عِيَّاشٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رِوَايَةٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ عَنِ الْحَجَامَةِ فَقَالَ إِذَا هَاجَ الدَّمُ بِأَحَدِكُمْ

فَلْيَحْتَجِمْ فَإِنَّهُ رَبَّمَا تَبِيعُ بِصَاحِبِهِ فَيَقْتُلُهُ

امام ابو حنیفہ نے - ابان بن ابو عیاش کے حوالے سے -

روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگوانے کے بارے میں

دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی شخص پر

جوش مارے تو اس کو پچھنے لگوالینے چاہیے کیونکہ یہ (یعنی

دم بعض اوقات) اتنا بگڑ جاتا ہے کہ آدمی کی موت کا باعث

جاتا ہے۔

♦♦♦♦♦

حافظ طحطاوی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن علی بن اسماعیل - عمر بن علی - انہوں نے

والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خردون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو سعید احمد بن عبد الجبار - قاضی ابوقاسم علی بن ابی علی - ابوقاسم بن

ابو عباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ - احمد بن علی بن اسماعیل - محمد بن علی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

سے روایت کی ہے

(861) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي

الْعَطُوفِ مِنْهَالِ بْنِ الْجَرَّاحِ الشَّامِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ:

امام ابو حنیفہ نے - ابو عطف منہال بن جراح

(ابن شہاب) زہری - سعید بن مسیب کے حوالے سے -

روایت نقل کی ہے:

(860) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (208) - والدارقطني (2238) في الصيام. باب القبلة للصائم -

(1011) - والطبراني في "الوسط" (7886) - واسماعيل (4225) - وابن أبي شيبة (308/2) (9319) - من رحمة الله

يحنجم - والبيهقي في "السنن الكبرى" 268/4

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ (و) زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُمَا
 حَتَجَمَا وَهُمَا صَائِمَانِ
 ”حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ نے روزے کی حالت میں کھینچے لگوائے تھے۔“

.....

حفظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد بن عطار - محمد بن جارود - ابن حابط کے حوالے سے امام ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے

862) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
 ”مَنْ رَوَيْتَ: إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا
 حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ يُؤْذَنُ وَقَدْ خَلَّتِ
 الصَّلَاةُ“
 امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں:
 میں نے نبی اکرمؐ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
 ”بہال رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے
 ہی) اذان دیدیتا ہے تو تم (سحری کرتے ہوئے) اس وقت تک
 کھاپی لو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہیں دیتا، کیونکہ وہ اس
 وقت اذان دیتا ہے جب نماز حلال ہو جاتی ہے (یعنی اس کا وقت
 شروع ہو جاتا ہے)۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید بختری سے ان کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن حسن کرخی - حسن بن زیاد کے حوالے سے
 امام ابو حنیفہؒ سے روایت کی ہے

863) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ
 عِلَاقَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهَا:
 ”مَنْ رَوَيْتَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ يُقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ“
 امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن علقہ - عمرو بن میمون کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہؓ بیان
 کرتی ہیں:
 ”نبی اکرمؐ روزے کی حالت میں (اپنی اہلیہ
 محترمہ) کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔“

(861) ☆☆ قلت: وقد اخرج عبد الرزاق (7540) عن الزهري:

ان سعد بن ابی وقاص وعائشة رضي الله عنهما كانا لا يراان به به بأساً وكانا يحتجمان وهما صائمان واحرج مالك موصولاً
 في الصيام: باب ما جاء في حجة الصائم (31) عن ابن شهاب عن سعد بن ابی وقاص وعبد الله بن عمر كانا يحتجمان وهما صائمان
 (862) اخرج الطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 1/137 - وابن حبان (3469) - والبخاري (617) في الاذان باب اذان الأعمى اذا
 كان له من يخبره - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 1/380 - والبخاري في ”شرح السنة“ (433) - والشافعي في ”السنن“ 2/275
 (863) اخرج محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (288) - والطحاوي في ”شرح معاني الآثار“ 2/93 في الصيام باب القبلة
 منائم - ومسلم 2/778 في الصيام باب بيان ان القبلة في الصوم ليست محرمة - وابن ماجه 1/537 في الصيام: باب القبلة للصائم

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن عثمان بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احید بن حریر بن میثب لؤلوی بلخی - یحییٰ بن اکثم - وہب بن جریر بن حازم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم - خلف بن ہشام - ابوشہاب حناط کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں پڑھی ہے -
انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں پڑھی ہے -
انہوں نے قاسم بن معن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابواحمد بن یاسین - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے -
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن محسن مروزی - فضل بن عبد الجبار - یحییٰ بن نصر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت قبیسہ بن فضل بن عبد الرحمن طبری - اسحاق بن ابراہیم - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - محمد بن اشکاب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - سعید بن مسعود - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زبیر - عبد اللہ بن یزید مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - اسحاق بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح (بن) احمد - محمد بن اشکاب - ابو یحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - حسن بن علی عامری - حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید - ابراہیم بن علی - انہوں نے اپنے دادا اسحاق بن ابراہیم بن علی - سعید بن صلت کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابن خسر و یحییٰ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی - ابو حسن احمد بن محمد بن موسیٰ ابو ازی - حافظ ابو عباس احمد بن محمد بن - سندہ - حسین بن عبد الرحمن ازدی - عبد العزیز بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابو نصر بن اشکاب - عبد اللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد حسن بن علی فرسی - حافظ ابو حسین محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے

864) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي نَسَّوَارٍ - قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ الصَّوَابُ عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ - عَنْ أَبِي حَاضِرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابو حنیفہ نے - ابو سوار (ابو محمد بخاری کہتے ہیں: درست لفظ ”ابو سواد“ ہے) - ابو حاضر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”قاحہ“ میں پھپھنے لگوائے تھے“

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَجَمَ بِالْقَاحَةِ وَهُوَ صَائِمٌ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت روزہ رکھے ہوئے تھے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر بن سمان خوارزمی - حماد بن قیس - محمد بن فضل ابن عطیہ جو بخارا میں رہائش پذیر ہے اور ان کا انتقال بھی وہیں ہوا ان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر خوارزمی - محمد بن معاذ - ابو مطیع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت فقیہ ابو اسامہ زید بن یحییٰ - محمد بن مقاتل - ابو مطیع (اور) صباح بن محارب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احید بن حریر بن مسیب نوکووی - محمد بن ثنیٰ عنزی - ابو عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ بن علی یحییٰ - احمد بن یزید یحییٰ - ابو عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(86) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (207) - و بن حبان (3951) - و ابو يعلى (2390) - و مسند (1202) في الحج باب حرر الحجامة للمحرم - والشافعي في "المسند" 319/1 - و احمد 221/1 - و الحميدي (500) - و البخاري (1853) في حرر اميد: باب الحجامة للمحرم - و ابو داود (1835) في المناسك: باب المحرم يحتجم

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام - احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - عمار بن خالد تمار - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی

ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن احمد ہمدانی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میں نے اسماعیل بن حماد کی تحریر
 میں پڑھی ہے۔ انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سہل بن ماہان ترمذی اور احمد بن محمد بن سعید ان دونوں نے - حسن بن حاجب - عبد اللہ بن
 احمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صفانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل - نصر بن عبد الملک کے
 حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی (اور) عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح ان دونوں نے - عیسیٰ بن احمد - مقرئ کے
 حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد الرحیم بن عبد اللہ بن اسحاق سنائی - اسماعیل بن قزوینی - حسن بن حسن بن علیہ کے حوالے سے
 امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - اسحاق بن عبد اللہ بن بزاز - ہودہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
 سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - ابراہیم بن عبد اللہ بن ابوشیبہ اور احمد بن زیاد بزاز - ہودہ بن خلیفہ کے حوالے سے
 امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن محمد بن علی فقیہ - ازہر بن مروان رقشی - حارث بن بہان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے
 روایت کی ہے تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ابو حاضر نے ابوسوار کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احتجم وهو صائم

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے کی حالت میں کچھنے لگوائے تھے۔

انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا ہے۔

شیخ ابو محمد بخاری کہتے ہیں: ایک جماعت نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ کے حوالے سے ابوسوداء سے نقل کیا ہے:

(ان میں سے ایک) ابن ابی رواد ہیں - جیسا کہ صالح بن احمد بن ابو مقاتل نے - یحییٰ بن سری - عبد المجید بن عبد العزیز

ابن ابی رواد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ - ابوسوار - ابو حاضر کے حوالے سے - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) عبداللہ بن یزید علی ہیں۔ جیسا کہ احمد بن محمد نے۔ محمد بن عبداللہ بن صباح۔ یوسف بن یونس۔ عبداللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے یہ روایت نقل کی ہے

(ان میں سے ایک) عتاب بن محمد بن شوزب ہیں۔ جیسا کہ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے۔ محمد بن عبداللہ بن صباح۔ یوسف بن یونس۔ عتاب بن محمد بن شوزب۔ امام ابوحنیفہ۔ ابوسوار۔ ابو حاضر کے حوالے سے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احتجم وهو صائم
نبی اکرم ﷺ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

پھر ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: درست یہ ہے کہ (راوی کا نام) ابوسوداء ہے اور اس کی دلیل وہ روایت ہے جو فضل بن عمر بن شہن مروزی نے۔ سعید بن سلیمان۔ عباد بن عوام۔ ابوسوداء سلمی۔ ابو حاضر کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احتجم بالقاحۃ وهو محرم
نبی اکرم ﷺ نے قاحہ کے مقام پر احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ یحییٰ بن سری۔ یحییٰ بن عبد المجید بن عبد العزیز۔ امام ابوحنیفہ۔ ابوسوداء۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں روایت کی ہے:

انہ احتجم وهو صائم محرم

نبی اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے تھے آپ اس وقت روزہ دار اور محرم تھے۔

انہوں نے یہ روایت اسی طرح۔ ابن مخلد۔ محمد بن عبد العزیز بن ابورجاء۔ ہوزہ بن خلیفہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ۔ ابوسرہ۔ مقرر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو الفضل بن خیروان۔ ابو علی حسن بن احمد بن شاذان۔ یحییٰ بن ابونصر بن اشکاب۔ عبد اللہ بن طاہر قزوینی۔ امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(865)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے۔ ابراہیم بن مسلم بجمری کے حوالے سے۔ بنو سواہ۔ بن عامر سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سَلِيمُ الْهَجَرِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُوءَاءَ بْنِ عَامِرٍ

”میں حج کرنے کے لیے روانہ ہوا تو (راستے میں)

مَنْ رَوَايَت: خَرَجْتُ حَاجًّا فَرَأَيْتُ حَذِيفَةَ وَأَبَا

مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا رُفْقَةً
فَصَحِبْتُ حُذَيْفَةَ فَلَمْ نَرَ إِلَّا هُمَا وَرُفَقَاؤُهُمَا
صَائِمِينَ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما
میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ رفقاء سفر بھی تھے میں
حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہولیا تو میں نے دیکھا کہ یہ دونوں
اور ان کے رفقاء مکہ آنے تک مسلسل روزے رکھتے رہے (تقریباً)
انہوں نے سفر کی وجہ سے روزے ترک نہیں کیے۔“

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - منذر بن محمد - حسن بن محمد - امام ابو یوسف (اور
عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیے۔
حافظ حسین بن محمد بن خسرو بلخی نے یہ روایت - شیخ ابو الفضل ابن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست -
قاضی عمر بن حسن اشنانی - عبید بن کثیر تمار - یحییٰ بن حسن ابن فرات - ان کے بھائی زیاد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ
سے روایت کی ہے

قاضی اشنانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة غير انه قال في آخره فذكر
حذيفة يعجل الافطار ويؤخر السحور وكان ابو موسى الاشعري يؤخر الفطور ويعجل السحور
ثم قال محمد وبفعل حذيفة رضي الله عنه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے
انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ (وقت ہونے پر) افطار جلدی کر لیتے تھے اور سحری کو تاخیر سے (اس کے آخری وقت میں) کرتے تھے
جبکہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (وقت ہو جانے کے باوجود) افطار تاخیر سے کرتے تھے اور سحری جلدی کر لیتے تھے۔
پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے طرز عمل کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جس میں یہ اضافہ نہیں ہے۔

(866) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ:

امام ابو حنیفہ نے - ہشام بن عروہ کے حوالے سے -
کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

متن روایت: أَنَّ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ

”حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے -

(866) اخرجه الطحاوی في ”شرح معانی الآثار“ 69/2 - واحمد 494/3 - والطبرانی في ”الكبير“ (2984) - و

(1175) - والنسائی في ”المجتبی“ 185/4 - وفي ”الکبری“ (2602) - وابن خزيمة (2153) - و ابو داود (2403) - و

”المستدرک“ 433/1 - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 243/4

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ
 فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ
 دوران روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو نہ رکھو۔

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسن بن محمد بن سعید - محمود بن علی - عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید - محمد بن علی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ اور سفیان سے روایت کی ہے، انہوں نے ہشام کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے کہ حضرت حمزہ (اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے) سوال کیا۔

سفیان نے ایک مرتبہ یہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ منقول ہے کہ حضرت حمزہ (اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے) سوال کیا۔

867) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْأَعْمَشِ
 نَبِيِّ مُحَمَّدٍ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْكُوفِيِّ عَنْ حَبِيبِ
 بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:
 امام ابو حنیفہ نے - اعمش ابو محمد سلیمان بن مہران کوئی - حبیب بن ابوثابت - عروہ بن زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے صبح کے وقت روزہ رکھا ہوتا پھر آپ ﷺ نماز کے لیے وضو کرتے پھر آپ کی اہلیہ سامنے آتیں تو آپ ﷺ ان کا بوسہ لے لیتے تھے اور پھر (از سر نو وضو کیے بغیر) نماز ادا کر لیتے تھے“
 عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: وہ خاتون آپ کے علاوہ کوئی اور نہیں ہوگی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں۔

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - محمد بن حسن بن علی بن زید - محمد بن عاصم - ابویحییٰ حماتی - حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابویحییٰ حماتی بیان کرتے ہیں: امام ابو حنیفہ اسی حدیث کی خاطر اعمش کے پاس گئے تھے۔

868) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ
 امام ابو حنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عمرو بن مہمون کے

867) اخرجہ ابن ابی شیبۃ 314/2 (9391) فی الصیام باب من رخص فی القبلۃ للصائم - وابن حبان (3537) - ومالك 292/1
 فی الصیام باب ما جاء فی الرخصة فی القبلۃ للصائم - ومن طریق مالك اخرجہ الشافعی فی ”المسند“ 256/1 - والمحاربی (1928)
 الصوم: باب القبلۃ للصائم - والبيهقی فی ”السنن الکبری“ 233/4 (868) قد تقدم فی (863)

عَلَاَقَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ

”نبی اکرم ﷺ ان کا بوسہ لے لیتے تھے جو روزہ آپ ﷺ روزہ دار ہوتے تھے۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد عبد اللہ بن محمد - سعید بن محمد بن عبد الرحمن - شعیب بن لیث - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - امام ابو یوسف کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابو بکر قاسم بن عیسیٰ قنار سے ”مشق“ میں - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے دادا شعیب کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے - ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت صالح بن ابو مقاتل - محمد بن معاویہ انماطی - داؤد بن زبیر کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) سدی اور بیان بن بشر نے یہ روایت عمرو بن ميمون سے نقل کی ہے پھر انہوں نے یہ روایت کے طرق بیان کیے ہیں۔

امام محمد بن حسن بیہقی نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ (869) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَتْ أَسْقُوا مَسْرُوقًا وَكَثُرُوا حَلَوَاهُ قُلْتُ إِنِّي لَمْ يَمْنَعْنِي مِنْ صَوْمِ يَوْمِي إِلَّا خَوْفًا أَنْ يَكُونَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ يَوْمَ النَّحْرِ يَوْمٌ يَنْحَرُ فِيهِ النَّاسُ وَيَوْمَ الْفِطْرِ يَوْمٌ يُفْطِرُ فِيهِ النَّاسُ

”عرفہ کے دن میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ہوا تو انہوں نے فرمایا: مسروق کو کچھ پلاؤ اور اس میں رکھنا میں نے کہا: میں نے آج صرف اس ذرت رکھا کہ کہیں آج قربانی کا دن نہ ہو تو انہوں نے فرمایا: اللہ! قربانی کا دن وہ ہوتا ہے جس میں لوگ قربانی کرتے ہیں۔ عید الفطر کا دن وہ ہوتا ہے جس دن لوگ عید الفطر کرتے ہیں۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن مخلد - ابویحییٰ جعفر بن ہاشم - عارم بن فضل - حماد بن زید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ کو یہ روایت عمرو بن دینار سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے پھر انہوں نے یہ روایت بیان کرتے ہیں:

نے مسروق کے حوالے سے یہ حدیث مجھے بیان کی ہے۔

(870) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مَنْ رَوَايَت: اِحْتَجَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

امام ابو حنیفہ نے۔ ابوسفیان طلحہ بن نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمانے کے بعد ”پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے“ ایک مرتبہ خود (روزے کی حالت میں) پچھنے لگوائے تھے۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ عباس بن عزیز قطان مروزی۔ بشر بن یحییٰ۔ اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن ابوصالح بلخی۔ محمد بن حشام زاہد۔ ابوربیعہ فہد بن عوف بصری۔ یزید بن زریع کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت نصر بن احمد کندی۔ یعقوب بن جراح سے ان کی تحریر کے حوالے سے۔ احمد بن ابوطیبہ جرجانی۔ عمران بن عبید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس۔ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن یعقوب بخاری۔ عباس بن عزیز قطان مروزی۔ بشر بن یحییٰ۔ اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(871) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

رَاهِمٍ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ: مَنْ رَوَايَت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَبَاشِرُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ ابراہیم نخعی۔ اسود راہم عن الاسود عن عائشة: یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی زوجہ محترمہ کے جسم کے ساتھ اپنا جسم مس کر لیتے تھے۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن اسحاق بن عثمان سمسار بخاری۔ محمد بن یزید نیشاپوری۔ عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوالفضل بن بسام بخاری۔ زکریا بن یحییٰ طویل۔ ابواحوص محمد بن حیان۔ محمد بن یزید واسطی کے حوالے سے (870) قد تقدم فی (859)

(871) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 91/2 (3391) - وابن خزيمة 243/3 (1998) - والنسائی فی ”السنن الكبرى“ 208/2 (30069) - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 229/4 - وابو يعلى (4718) - وابو داود (2382) فی الصيام: باب القبلة للصائم

سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(872) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ بَلَغَهَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُفْتِي فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا فَلَا يَصُومَنَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ لَمْ يَحْفَظْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مِنْ مَاءٍ غُسْلِهِ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يُصْبِحُ صَائِمًا قَبْلَ ذَلِكَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ وَقَالَ هِيَ أَعْلَمُ مِنِّي

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ان تک یہ روایت پہنچی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبوی میں یہ مسئلہ بیان کر رہے تھے جو شخص صبح صادق کے تحت جنابت کی حالت میں ہو وہ اس دن کا روزہ ہرزندہ رکھے۔

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ! ابو ہریرہ سے عکریٰ انہیں (یہ مسئلہ صحیح طور پر) معلوم نہیں ہے میں نے آپ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے تشریف لے جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر سے غسل جنابت (کر کے بعد) پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے (یعنی آپ نہایت صبح صادق ہو جانے کے بعد غسل کیا تھا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن روزہ بھی رکھا تھا۔

جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا اور وہ بولے: ”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مجھ سے زیادہ علم رکھتی ہیں۔“

——***

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زید بغدادی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے۔

(873) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ أَوْ إِلَى الْفَجْرِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) فجر کی نماز کے لیے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) فجر کے لیے

(872) قد تقدم فی (857) نحوه

(873) قد تقدم فی (857)

رَأْسُهُ يَقْطُرُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ مِنْ جَمَاعٍ ثُمَّ يَظِلُّ
عَائِمًا
لے جاتے تو آپ ﷺ کے سر سے وظیفہ زوجیت کے بعد
(لازم ہونے والی) جنابت (کے بعد کیے جانے والے) غسل
کے قطرے ٹپک رہے ہوتے اور پھر آپ ﷺ (اُس دن)
روزہ رکھتے تھے۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن محمد بخاری - ابوسعید بن جعفر - موسیٰ بن بہلول - نوح بن بیان کے حوالے سے امام
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(874) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:
امام ابو حنیفہ نے - حماد - ابراہیم کے حوالے سے یہ روایت
نقل کی ہے:

سَمِعْتُ رَوَايَتَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ
”نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی زوجہ محترمہ
کا) بوسہ لے لیتے تھے۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے
(875) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

سَمِعْتُ رَوَايَتَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَبْشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ
”نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی اہلیہ محترمہ
کے) جسم سے جسم مس کر لیتے تھے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن بن الفضل في الآثار فرواد عن ابی حنیفة ثم قال محمد وبه ناخذ ولا
نرى بذلك باساً ما لم يخف على نفسه غير المباشرة وهو قول ابی حنیفة
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر
مُفرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں جبکہ آدمی کو اپنی ذات کے حوالے سے
ذات کے علاوہ کسی چیز (یعنی صحبت کر لینے) کا اندیشہ نہ ہو۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (287) - في الصوم. باب قبله الصائم ومباشرة - والطحاوي في شرح معاني
92/2 في الصيام. باب القبلة للصائم - وابن ماجه 538/1 في الصيام باب ما جاء في المباشرة للصائم - والدارقطني 181/2
صيام: باب القبلة للصائم

اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (290) في الصوم باب قبلة الصائم ومباشرة - ومسلم 777/2 في
باب بيان ان القبلة في الصوم ليست محرمة - والترمذي 98/3 في الصيام باب ما جاء في مباشرة الصائم - وابن ماجه
في الصيام: باب ما جاء في المباشرة للصائم. مرفوعاً

(876) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ
عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد - عامر شعبی - مسروق کے
سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ مجتہدہ
ہیں:

متن روایت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يُصِيبُ مِنْ وَجْهِهَا وَهُوَ صَائِمٌ

”نبی اکرم ﷺ روزے کی حالت میں اُن کے
بوسہ لے لیا کرتے تھے۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب عبد القادر بن محمد بن یوسف - ابو محمد حسن بن
ابو عباس محمد بن نصر بن احمد بن مکرم شہاب - حسین بن حسین - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - امام محمد بن حسن بیہقی کے
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(877) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَوَى هَذَا
الْحَدِيثُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ
مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: یہی روایت ایک
شخص - عامر شعبی - مسروق کے حوالے سے سیدہ عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن خسر و لُحْی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابو جبرائیل بن
حرانی - انہوں نے اپنے دادا عمرو بن ابو عمرو - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت
انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(878) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ
حَبِيبِ الصَّيْرِفِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ہيثم بن حبيب صيرفي کے
یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
ہیں:

متن روایت: أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

”نبی اکرم ﷺ رمضان کی دو راتیں گزرے۔“

(876) أخرجه الحصكفي في ”مسند الامام“ (213) - وابو يعلى (4428) - ومالك (14) في الصيام. باب ما حرم في
القبلة - والشافعي في ”الام“ 98/2 - وفي ”المسند“ 104 - والبخاري (1928) في الصوم. باب القبلة للصائم - وسائر
الكبرى 233/4 في الصيام. باب اراحة القبلة - والبقوي في ”شرح السنة“ (1750) باب قبلة الصائم
(877) قد تقدم

(878) أخرجه الحصكفي في ”مسند الامام“ (215) - وابن حبان (3559) - وابن خزيمة (2033) - وابن أبي شيبة (2033) -
(1119) - والسنائي 182/4 في الصيام. باب فصل الافطار في السفر على الصيام - والطحاوي في شرح
68/2 - والبخاري (2890) في الجهاد. باب فضل الخدمة في الغزو

مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے آپ سلیقہ نے روزہ رکھا ہوا تھا جب آپ ”قدید“ کے مقام پر پہنچے تو کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں مشکل پیش آنے کی شکایت کی تو آپ نے روزہ ختم کر دیا پھر آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ تشریف لانے تک کوئی روزہ نہیں رکھا۔“

سَلَّمَ لِلَّيْلَيْنِ خَلَّتَا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ
إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى آتَى قَدِيدًا فَشَكَا إِلَيْهِ النَّاسُ
فَالْجُهِدَ فَأَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتَّى آتَى مَكَّةَ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ہارون بن ہشام کسائی بخاری - احمد بن حفص بخاری - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام
 حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن صالح بلخی - حسن بن مسہر - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر میں
 کی ہے۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن صالح بن عبد اللہ طبری - اسماعیل بن توبہ قزوینی - حسین بن حسن عوفی کے حوالے سے امام
نعیمہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمود بن غلی بن عبید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - صلت بن حجاج کے حوالے سے
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں پڑھی ہے۔
یا ان کرتے ہیں: قاسم بن معن نے یہ روایت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن عبد اللہ بن صباح - علی بن ابی مقلہ - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن بن محمد اصفہانی - احمد بن عبد اللہ بن زکریا - عبد الوہاب - شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس بن عقدہ۔ احمد بن عبد اللہ بن صباح۔ علی بن ابی مقاتل۔ امام محمد بن
سن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن بن محمد اصفہانی - احمد بن عبد اللہ بن زکریا - عبد الوہاب - شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ ابو حسین محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث - احمد بن جناب حمیری - مکی بن

ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن قاسم عصار سے دمشق میں۔ عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق۔ انہوں نے

شعیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو حسین علی بن حسین بن علی بن قریش۔ ابو حسن احمد بن محمد بن موسیٰ بن صلت ابو ازی۔ ابو حنیفہ

محمد بن سعید بن عقدہ۔ محمود بن علی۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے۔ صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم احمد بن عمر۔ قاضی ابو قاسم تنوخی۔ ابو قاسم بن شلاج۔ ابو عباس بن عقدہ۔ احمد بن یحییٰ

ابراہیم بن عبد اللہ۔ خالد عبدی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

قاضی ابو بکر محمد بن عبد الباقی ابو طاہر انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ اپنے والد ابو طاہر۔ ابو قاسم عبید اللہ بن

عثمان۔ ابو بکر احمد بن ابراہیم بن شاذان۔ ابو داؤد۔ احمد بن جناب حمیری۔ مکی بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

امام ابو حنیفہ نے۔ یثیم بن حبیب صیرفی۔ عامر شعری

مسروق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ

رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں میرے چہرے

بوسہ لے لیا کرتے تھے۔“

(879)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ

حَبِيبِ الصَّيْرِفِيِّ عَنْ غَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ يُصِيبُ مِنْ وَجْهِِي وَهُوَ صَائِمٌ

....—....—....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن احمد بن ابو مقاتل۔ شعیب بن ایوب۔ ابو یحییٰ حمائی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید۔ احمد بن عبد اللہ بن صباح۔ تمیم بن عبد اللہ (اور)۔ جعفر بن عبدوس قاضی

دونوں نے۔ علی بن ابو مقاتل۔ امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت اسماعیل بن حماد کی تحریر میں

وہ بیان کرتے ہیں قاسم بن معن نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن احمد۔ شعیب بن ایوب۔ ابو یحییٰ حمائی کے حوالے سے

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - صالح بن احمد کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن نہار بن عمار تلمیذی - اسماعیل بن قتبہ - حسین بن حسن بن غطیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: امام محمد بن حسن اور نضر بن محمد نے اس کو امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن محمد بن سلیمان (اور) محمد بن جعفر بن مہلب ان دونوں نے - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حمالی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(880) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ

مُؤَسَّسِي بَنِي أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ:

تَمَنَّيْتُ رَوَايَتَ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ

نَذِيَّةً طَعَامُ مَسْكِينٍ) قَالَ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ يُطْعَمُ

نَهْ وَلَا يَصُومُ

امام ابو حنیفہ نے - ابوصباح موسیٰ بن ابوکثیر - مجاہد کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور وہ لوگ جو اس کی طاقت نہیں

رکھتے ہیں ان پر مسکین کو کھانا کھلانے کا فدیہ لازم ہوگا“

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد بوڑھا، عمر رسیدہ شخص ہے

اُس کی طرف سے کھانا کھلا دیا جائے گا وہ روزہ نہیں رکھے گا۔“

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - جعفر بن محمد بن مروان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے

سے - عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(881) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

سَلِيمِ بْنِ كَيْسَانَ الْمَلَاهِطِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

عَنِ اللَّهِ عَنْهُ:

تَمَنَّيْتُ رَوَايَتَ: قَالَ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سَلَّمَ فِي رَمَضَانَ يُرِيدُ مَكَّةَ فَصَامَ وَصَامَ النَّاسُ

امام ابو حنیفہ نے - ابو عبد اللہ مسلم بن کیسان ملائی کے

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ

بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے میں سفر کیا آپ

صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ جا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے رکھے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی (سفر کے دوران) روزے

رکھے۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسین بن عمران بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن حسن - حماد بن حکیم طالقانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یزید - زیات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ہارون بن ہشام کسائی - ابو حفص احمد بن حفص - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من المدينة الى مكة في رمضان فصام حتى انتهي الى بعض الطريق فشكا الناس اليه الجهد فافطر فلم يزل مفطراً حتى اتى مكة

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب آپ رات میں جگہ پہنچے تو کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں مشقت کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ختم کر دیا اور پھر مکہ پہنچے تب آپ روزہ نہیں رکھا۔

شیخ ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ایک جماعت نے اس کی مانند روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے:

(ان میں سے ایک) حمزہ بن حبیب ہیں جیسا کہ - احمد بن محمد بن سعید نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے: وہ ہیں: میں نے یہ روایت حمزہ کی تحریر میں پڑھی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے

(ان میں سے ایک) امام زفر ہیں جیسا کہ - عبدالصمد بن فضل (اور) اسماعیل بن بشر ان دونوں نے - شداد بن حکیم - کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) ابو یوسف ہیں جیسا کہ - محمد بن حسن بزاز نے - بشر بن ولید - امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حماد بن ابو حنیفہ ہیں جیسا کہ - محمد بن ریح (اور) احمد بن محمد بن سہل ان دونوں نے - صالح بن محمد - بن ابو حنیفہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن زیاد ہیں جیسا کہ - حماد بن احمد مروزی نے - ولید بن حماد - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) محمد بن حسن بن فرات ہیں جیسا کہ - محمد بن رضوان نے - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) حسن بن فرات ہیں جیسا کہ - احمد بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت حسین بن علی بن یزید - یحییٰ بن حسن نے - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت

ہے۔

(ان میں سے ایک) سعید بن ابوجہم ہیں، جیسا کہ - احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن جہم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) ایوب بن ہانی ہیں، جیسا کہ - احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) سعید بن مسروق ہیں، جیسا کہ - محمد بن صالح بن عبد اللہ طبری نے - علی بن سعید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) سابق ہیں، جیسا کہ - احمد بن محمد - جعفر بن محمد بن موسیٰ - ابوفروہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) عبید اللہ بن موسیٰ ہیں، جیسا کہ - احمد بن محمد نے - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(ان میں سے ایک) ابو مقاتل ہیں، جیسا کہ - صالح بن منصور بن نصر صفانی نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل سمرقندی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد بروی - عثمان بن سعید - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، تاہم اس کے آخر میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

حتى اذا كان في بعض الطريق شككا اليه المسلمون الجهد فدعا بماء فافطر وفطر المسلمون
یہاں تک کہ راستے میں کسی جگہ پر مسلمانوں نے آپ کی خدمت میں مشقت کی شکایت کی تو آپ نے پانی منگوا کر روزہ ختم
کر دیا تو مسلمانوں نے بھی روزہ ختم کر دیا۔

انہوں نے یہ روایت ابن عقدہ - احمد بن حازم - عبید اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
حافظ صاحب کہتے ہیں: حمزہ زیات اور حسن نے امام ابوحنیفہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن محمد بن ابراہیم بن احمد بن حمیس - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن
یہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے دوسری روایت کے الفاظ کے ہمراہ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت قاسم بن عیسیٰ عطار سے دمشق میں - عبد الرحمن بن عبد الصمد - شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے دادا
کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو علی محمد بن سعید حرانی سے ”رقہ“ میں - ابوفروہ یزید بن محمد بن سنان - انہوں نے اپنے والد کے حوالے
سے - سابق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسین بن قاسم - محمد بن موسیٰ دولابی - عباد بن صہیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو بخاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابوشی بن شاذان - ابو نعیم بن اشکاب - ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن علی صیرفی - ابویونس اور یس بن ابراہیم مقانعی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی عمر بن حسن اثنانی نے یہ روایت - منذر بن محمد - حسن بن علی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوبکر احمد بن محمد بن صدقہ - ابوفروہ - انہوں نے اپنے والد - سابق - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرج فی رمضان فصام وصام المسلمون فشکا الیہ الناس

فی بعض الطريق فافطر حتی اتی مکة

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں روانہ ہوئے تو آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا اور مسلمانوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا راستے میں آپ کی جگہ کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں شکایت کی تو آپ نے روزہ ختم کر دیا اور مکہ آنے تک (آپ نے روزہ نہیں رکھا)۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - اسحاق بن ابراہیم بن عمر برقی - ابوقاسم ابراہیم بن احمد زبلی - ابویعقوب اسحاق بن حمدان نیشاپوری - حم بن نوح - ابوسعید محمد بن میسر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے مکمل اور طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

(882) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ فُرَاتٍ عَنْ

قَيْسٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهَا اخْتَجَمَتْ وَهِيَ صَائِمَةٌ

میں پچھنے لگوائے تھے۔

....

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - دو بھائیوں عبد اللہ (اور) ابوقاسم یہ دونوں احمد بن محمد

صاحبزادے ہیں ان دونوں نے - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حمیس - محمد بن شجاع - حسن بن

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

الفصل الثالث فیما یوجب القضاء

تیسری فصل: کون سی چیز قضا کو لازم کرتی ہے؟

(883) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتِ: أَفْطَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَأَصْحَابُهُ فِي يَوْمٍ غَيِمَ ظَنُّوا أَنَّ الشَّمْسَ قَدْ غَابَتْ

فَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا

نَعَرَضْنَا الْجَنَفَ نَيْتُمْ هَذَا الْيَوْمَ ثُمَّ نَقَضِي يَوْمًا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”(ایک مرتبہ) ایک ابراہم اللہ دن میں حضرت عمرؓ اور

ان کے ساتھیوں نے افطاری کر لی وہ یہ سمجھے کہ سورج غروب ہو

چکا ہے لیکن (پھر بادل ہٹ گیا) تو سورج نکل آیا تو حضرت

عمرؓ نے فرمایا: ہم نے نافرمانی کی میت نہیں کی تھی ہم اس دن

(کے روزے) کو مکمل کریں گے اور اس کی جگہ ایک دن کی قضا

کر لیں گے۔“

...—...—...—...

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ ایما

رجل افطر فی شہر رمضان فی سفر او حائض افطرت ثم طهرت فی بعض النہار او قدم

المسافر فی بعض النہار الی مصرہ اتم ما بقی من یومہ ولم یاکل ولم یشرب وقضی یوماً مکانہ

وهو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ

امام محمد بن حسن شیرازی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جو شخص سفر کے دوران رمضان کے مہینے میں روزہ نہ رکھے یا حیض والی عورت نے

روزہ نہ رکھا ہو اور دن میں کسی وقت وہ پاک ہو جائے یا کوئی مسافر دن میں کسی وقت اپنے شہر واپس آ جائے تو اسے چاہئے کہ وہ

اس دن کے بقیہ حصے میں کچھ نہ کھائے پئے اور اس کی جگہ ایک دن کی قضا کر لے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(884) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتِ: فِي الْمَرْأَةِ يَكُونُ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ

مُتَابِعَيْنِ أَنَّهُ لَا تَصُومُ حَتَّى تَبَاسَ مِنْ حَبِصِهَا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ایسی خاتون جس کے ذمہ دو ماہ مسلسل روزے لازم

ہوں وہ (اُن) روزوں کو اس وقت تک نہیں رکھے گی جب تک

وہ حیض سے مایوس نہیں ہو جاتی۔“

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسین علی بن حسین بن احمد بزار - قاضی ابوالعلاء محمد بن حنفیہ - یعقوب واسطی - ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان - بشر بن موسیٰ اسدی - ابوعبدالرحمن عبداللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے - ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(885) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يَتَمَضَّمُ أَوْ يَسْتَشِقُّ وَهُوَ صَائِمٌ فَيَسْبِقُهُ الْمَاءُ فَيَدْخُلُ حَلَقَهُ قَالَ يُتِمُّ صَوْمَهُ ثُمَّ يَقْضِيهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جو شخص روزے کی حالت میں کلی کرے اور پھر اُس - ارادے کے بغیر پانی اُس کے حلق تک پہنچ جائے تو وہ - روزے کو مکمل کرے گا اور پھر (بعد میں) اُس کی قضا کرے گا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا كان

ذاكراً لصومه فان كان ناسياً فلا شيء عليه وهو قول ابي حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اگر آدمی کو اس کا روزہ یاد ہو لیکن اگر اسے یاد نہ ہو تو پھر اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(886) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي الْقِيَاءِ لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ تَعَمُّدُهُ فَيَتِمُّ صَوْمَهُ ثُمَّ يَقْضِيهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”قے کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: اس شخص پر قے لازم نہیں ہوگی البتہ اگر اس شخص نے جان بوجھ کر قے کی تو اس دن کا روزہ مکمل کرے گا اور (بعد میں) اُس کی قضا کرے گا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

(885) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (291) فی الصیام: باب ما ینقض الصوم - وعبد الرزاق (380) فی

الصیام: باب الرجل یتمضمض ویستشق صائماً فیدخل الماء جوفه

(886) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (292) فی الصیام: باب ما ینقض الصوم - وابن ابی شیبہ (383) فی

الصیام: باب ما جاء فی الصائم یتقیاً او یداه القی

امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

الفصل الرابع فیما یوجب الکفارة

چوتھی فصل: کون سی چیز کفارے کو لازم کرتی ہے؟

(887) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ رَوَيْت: أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَامَعْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَهَلْ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تَحْرِرَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَعَلَى أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَعَلَى أَنْ تُطْعِمَ سِتِينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَأَمَرَ لَهُ بِخُمْسَةِ عَشَرَ صَاعًا مِنْ تَمَرٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِذْهَبْ فَتَصَدَّقْ عَلَى سِتِينَ مِسْكِينًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَخَوَجٍ إِلَيَّ مِنِّي وَلَا مِنْ عِيَالِي فَقَالَ لَهُ إِذْهَبْ فَكُلْ وَأَطْعِمْ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح - سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے رمضان میں (روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم کوئی گروہ (یعنی غلام یا کنیز) آزاد کر سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسے پندرہ صاع کھجوریں دینے کا حکم دیا پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم جاؤ! (اور یہ کھجوریں) ساٹھ مسکینوں پر صدقہ کر دو! اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! پورے شہر میں مجھ سے اور میرے گھر والوں سے زیادہ ان کا محتاج اور کوئی نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم جاؤ اور خود بھی کھاؤ اور (اپنے گھر والوں کو بھی یہ کھجوریں) کھلاؤ!“

(887) أخرجه الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 60/2 - وابن حبان (3523) - ومالك فی "الموطأ" 296/1 فی الصیام باب

ما رواه من افطر فی رمضان - والشافعی 260/1 - وعبد الرزاق (7457)

عن ابی ہریرۃ ان رجلاً افطر فی رمضان فأمره النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یکمر بعق رقبة او صیام شهرین او اطعام ستمین سکیاً قال لا اجد فاتی السبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق ممر فقال: حد هذا فتصدق به فقال: یا رسول اللہ! ما احد احداً اخوج من فضحتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابه ثم قال: کله!

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - فاطمہ بنت محمد بن حبیب - انہوں نے اپنے چچا محمد بن حبیب کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) ابو یوسف عبد اللہ بن زبیر حسن بن زیاد اسد بن عمرو ایوب بن ہانی حماد بن ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔ سوید نے اس کو امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن احمد بن ابراہیم بخوی - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن زبیر - حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن محمد بن ابراہیم بن حمیس - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ملے۔ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(888) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنْ أَهْلِهِ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ يُتَمُّ صَوْمُهُ وَيَقْضَى مَا أَفْطَرَ وَيَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ بِمَا اسْتَطَاعَ وَلَوْ عَلِمَ بِهِ الْإِمَامُ غَزَرَهُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جو شخص روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے رخصت کر لے تو وہ اس دن کے روزے کو مکمل کرے گا اس نے توڑا ہے اس کی قضا کرے گا اور جہاں تک ہوتے ہیں نوافل صدقہ خیرات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اگر حاکم وقت کو اس کا پتہ چلے گا۔ تو وہ اس کو سزا دے گا۔“

...—...—...—...

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ ورواه ان عليه الكفارة عتق رقبة فان لم يجد فصيام شهرين متتابعين فان لم يستطع فاطعام مسكيناً لكل مسكين نصف صاع من بر او صاع من تمر او شعير وهو قول ابي حنيفة ورضي عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(888) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (293) فی الصیام باب ما یفرض الصوم - وعبد البر بن

الصیام باب من یبطل الصیام ومن یاکل فی رمضان متعمداً - وابن ابی شیبہ کما فی فتح الباری 4/162

مذہب فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس پر کفارے میں ایک غلام آزاد کرنا لازم ہوگا، اگر اس کی نچویش نہ ہو تو مسلسل دو ماہ کے روزے لازم ہوں گے اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا جس میں سے مسکین کو گندم کا نصف صاع یا کھجور یا جو کا ایک صاع دینا ہوگا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

الفصل الخامس في النذور

پانچویں فصل: نذر ماننے کا بیان

889) — سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے — نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

سُئِنَ رَوَايَتُ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 "میں نے زہ نہ جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ میں مسجد
 حرام میں اعتکاف کروں گا جب میں نے اسلام قبول کر لیا تو
 میں نے نبی اکرم ﷺ سے اُس نذر کے بارے میں دریافت
 کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی نذر کو پورا کرو!"

...—...—...—...

ابو محمد بخاری نے یہ روایت — ابوسعید بن جعفر حریمی — مروان بن معاویہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے نقل کی ہے

889) أخرجه السيد مرتضى الزبيدي في "عقود الجواهر المسمية" 1/197 باب الاعتكاف — وابن حبان (4379) — والدارمي

183 — والبخاري (2042) في الاعتكاف: باب من لم ير عليها إذا اعتكف صوماً — والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 3/133

الْبَابُ الثَّامِنُ فِي الْحَجِّ

آٹھواں باب: حج کے بارے میں روایات

وَأَنَّهُ يَشْتَمِلُ عَلَى ثَلَاثَةِ فُصُولٍ

یہ تین فصول پر مشتمل ہے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي فَضَائِلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَمَكَّةَ

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي التَّلْبِيَةِ وَسَائِرِ أَفْعَالِ الْحَجِّ

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي مَا هُوَ مِنْ مَحْظُورَاتِ الْإِحْرَامِ وَفِيمَا لَيْسَ مِنْهَا وَفِي الْأَجْرِ

پہلی فصل: حج، عمرہ اور مکہ کے فضائل

دوسری فصل: تلبیہ اور حج کے دیگر تمام افعال کا بیان

تیسری فصل: احرام کی ممنوعات، کون سی چیزیں احرام سے نہیں ہوتی ہیں، اور جزاؤں کا بیان

الفصل الأول فی فضائل الحج والعمرة ومكة

پہلی فصل: حج، عمرہ اور مکہ کے فضائل

- (88) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: تَمَنَّى رَوَايَتِ: عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً
- امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "رمضان میں عمرہ کرنا حج کرنے کے برابر ہے۔"

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن خزیمہ جو یزید بن سنان کے بھانجے ہیں - محمد بن عمرو - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

- (89) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَالِمِ بْنِ طَيْسٍ قَالَ: تَمَنَّى رَوَايَتِ: مَا مِنْ نَبِيٍّ يَهْرُبُ مِنْ قَوْمِهِ إِلَّا هَرَبَ الْكَعْبَةِ يَعْبُدُ رَبَّهَا وَأَنَّ حَوْلَهَا لَقُبُورُ ثَلَاثِ مِائَةٍ
- امام ابو حنیفہ نے - سالم افسس کا یہ قول نقل کیا ہے: "جو بھی نبی علیہ السلام اپنی قوم کو چھوڑ کر نکلے وہ خانہ کعبہ کے پاس آگئے تاکہ یہاں اپنے پروردگار کی عبادت کریں اس (خانہ کعبہ) کے ارد گرد تین سو انبیاء کرام علیہم السلام کی قبریں ہیں۔"

- امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
- (90) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ نَبٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ: رَوَايَتِ: قَبْرُ هُودٍ وَصَالِحٍ وَشُعَيْبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
- امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب کا یہ قول نقل کیا ہے: "حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قبریں مسجد حرام میں ہیں۔"

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

- ۱- اخرجہ ابن حبان (3700) - واحمد 229/1 - والبخاری (1782) فی العمرة: باب عمرة فی رمضان - ومسلم (1256) فی باب فضل العمرة فی رمضان - وابن ماجه (2993) فی المساک: باب العمرة فی رمضان - والطبرانی فی "الکبیر" (11299)
- ۲- اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (266) فی الجنائز: باب غسل الشہید - وقد تقدم
- ۳- اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (267) فی الجنائز: باب غسل الشہید

احمد بن حنبل نے یہ روایت - امام محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(893) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ بَلَّغْنَا:

متن روایت: أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ لَهُمَا عَيْنَانِ وَلِسَانَانِ وَشَفَتَانِ يَشْهَدَانِ لِمَنْ وَافَاهُمَا بِالْوَفَاءِ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے ”اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) حجر اسود اور مقام ابراہیمؑ اٹھائے گا، تو ان دونوں کی آنکھیں زبان اور ہونٹ ہوں گے۔ یہ دونوں اُس شخص کے حق میں گواہی دیں گے جس نے دونوں (کے آداب کو) پوری طرح ادا کیا تھا۔“

...—...—...—...

حافظ ابو عباس احمد بن محمد بن عبد اللہ بن ابو عوام سعدی نے - اپنے والد محمد بن عبد اللہ - انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن

- محمد بن احمد بن حماد - احمد بن قاسم - اسحاق ازرق کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

عبد اللہ بن ابو عوام فرماتے ہیں: یہی روایت یعقوب بن اسحاق نے بھی اپنے والد - یحییٰ بن سلام کے حوالے سے

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(894) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

مَالِكِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متن روایت: خَرَجْنَا نُرِيدُ الْحَجَّ فَرَأَيْنَا أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مِنْ أَيْنَ أَهْلَ الْقَوْمِ قُلْنَا مِنَ الْقَجِّ الْعَمِيقِ قَالَ فَأَيْنَ تَوْمُونَ قُلْنَا أَلْبَيْتِ الْعَتِيقِ قَالَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أَشْخَصَكُمْ غَيْرُهُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا وَأَخْلَصَ وَقَضَى نُسُكَهُ فَلَيْسَتْ أَيْفِ الْعَمَلِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ غَفَرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن مالک ہمدانی کے حوالے سے کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”ہم لوگ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے“ ”رَبَذَةُ“ مقام پر ہماری حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ہمیں سلام کیا، انہوں نے ہمیں سلام کا جواب دیا، پھر ہم نے دریافت کیا: تم لوگ کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ ہم نے جواب دیا: دور کی بستی سے، انہوں نے دریافت کیا: تم کہاں سے ہو؟ ہم نے جواب دیا: بیت عتیق (یعنی خانہ کعبہ) سے۔ فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے تمہارا اس کے علاوہ کوئی اور مقصد نہیں ہے؟ ہم نے جواب دیا: ایسا ہی ہے، انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے:

”جو شخص حج کے لیے نکلے اور اُس کا مقصد“

(یعنی حج کرنا) ہی ہو، اور وہ شخص اپنے مناسک ادا کرے۔“

(293) اخراج محمد بن عبد اللہ الأزرقی فی ”اخبار مكة“ 324 عن ابن عباس نحوه

(894) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (332) فی الحج باب القرآن وفضل الاحرام

کو چاہیے کہ وہ نئے سرے سے عمل شروع کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی ہوگی۔“

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - احمد بن محمد بروی - قاضی ابوسلیمان جوزجانی - امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابوعلی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشنانی - انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

895 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَجُوزٍ مِنَ الْعَتِكَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَعْلُقُ رِجْلَيْهَا فِي الْوُجُوهِ لِيَسْمَعُوا نَدَاءَ اللَّهِ. (قبیلہ سے تعلق رکھنے والی) ایک بوڑھی خاتون کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”سال بھر میں جس وقت بھی تم عمرہ کر لو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ پانچ دنوں کا حکم مختلف ہے عرفہ کا دن قربانی کا دن اور ایام تشریق (کے تین دن)۔“

.....

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

896 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِي أَيِّ السَّنَةِ شِئْتَ مَا خَلَا خَمْسَةَ أَيَّامٍ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ تَشْرِيقٍ. امام ابو حنیفہ نے - حجاج بن ارطاة - عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

.....

897 - أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (343) في الحج باب العمرة في أشهر الحج وغيرها - والبيهقي في "السنن الكبرى" 346/4 في الحج باب العمرة في أشهر الحج - وابن أبي شيبة 126/3 في المسالك باب في العمرة من قال في كل يوم من قال منى شئت - والعثماني في "أعلاء السنن" 490/10

898 - أخرجه أحمد 229/1 - والبخاري (1782) - ومسلم (1256) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 130/4 - وابن حبان (370) - والطبراني في "الكبير" (11322)

متن روایت: عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

”رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔“

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - محمد بن احمد بن سلامہ - محمد بن خزیمہ مصری - محمد بن عمرو بن - اسد بن -

حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

——***

(897) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ سُرَاقَةُ بْنُ

مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنَا عَنْ عُمْرَتِنَا

هَذِهِ لَسَنَتِنَا خَاصَّةً أَمْ لِلْآبِدِ فَقَالَ بَلْ هِيَ لِلْآبِدِ

امام ابو حنیفہ نے - ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت

ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر

کے احرام کو عمرہ میں تبدیل کرنے کا حکم دیا تو حضرت سراقہ بن

مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ ہمیں

اس عمرہ کے بارے میں بتائیے کہ یہ حکم اس سال کے

مخصوص ہے؟ یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا: یہ ہمیشہ کے لیے ہے۔“

——***

بخاری نے یہ روایت - رجاء بن سوید نسفی - حم بن نوح - سعد بن سعید خلعی - ابو نصیر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عباس بن حمزہ نیشاپوری - محمد بن حکیم حالقانی - خلف بن یاسین کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - فاطمہ بنت حبیب سے نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں: میں نے یہ روایت حمزہ بن حبیب

میں پڑھی ہے یہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت حسین بن علی

پڑھی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن حسن نے - اپنے بھائی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے یہ

انہوں نے یہ روایت محمد بن اسحاق سمسار بخاری - جمعہ بن عبد اللہ - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے

کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(897) اخرجہ ابن حبان (3791) - واحمد 217/3 - والشافعی فی ”المسند“ 373/1 - والحمیدی (1293) - والبخاری

فی الحج: باب من اهل فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کاہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم (1216) فی الحج: باب

الاحرام - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 41/5

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسن بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - احمد بن عبد اللہ بن بھلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا کی تحریر میں ہے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں): میرے والد اور قاسم بن معن نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے
انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - شداد بن حکیم - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد اللہ سعدی اور محمد بن رضوان ان دونوں نے - حسن بن عثمان - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن زہیر - مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
898 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيِّدٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ أُجُورِ بَيْتِ مَكَّةَ فَإِنَّمَا يَكُلُ نَارًا لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَهَا فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا كُلِّ ثَمَنَهَا
امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن ابوزیاد - ابونجیح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”جو شخص مکہ کے گھروں کا معاوضہ کھاتا ہے تو وہ آگ کھاتا ہے“ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ”حرم“ قرار دیا ہے تو اس کی زمین کو فروخت کرنا اور اس کی قیمت کھانا حرام ہے۔“

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابراہیم بن محمد بن شہاب - عبد اللہ بن عبید الرحمن - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حافظ صاحب فرماتے ہیں: ابو یوسف، عبد العزیز بن خالد، سعید بن مسلمہ، شجاع بن ولید اور زفر رحمہ اللہ ہم اجمعین نے اس کو امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔
انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
899 - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ - ابراہیم نخعی کے

898) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (372) في الحج: باب بيع بيوت مكة وأجرها - والدار قضي 57/3 (224) ليعود.

ابراہیم عن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ يَا أَهْلَ مَكَّةَ مَا لِي أَرَى النَّاسَ شَعَثًا غَبْرًا وَأَنْتُمْ مُدْهِنُونَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَاهْلُوا يَعْنِي هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَحْرِمُوا

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”اے اہل مکہ! کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں لوگوں کے بال تو بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہیں، اور تم لوگوں نے تیس دن ہوا ہے (یعنی بال سنوارے ہوئے ہیں) جب تم (ذوالحجہ کا) پہلی کا چاند دیکھو تو تم تلبیہ پڑھنا شروع کر دو اور احرام باندھ لو۔“

——***

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حمیش بغوی - محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(900) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

ابراہیم عن عائشة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهَا سَأَلَتْ عَنِ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهِ قَالَتْ كَمَا تَصْنَعُونَ بِمَوْتَاكُمْ فَإِنَّهُ حِينَ مَاتَ ذَهَبَ عَنْهُ الْإِحْرَامُ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمائی کہ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ان سے احرام والے شخص کے بارے میں دریافت کیا، اگر اُس کا انتقال ہو جائے تو اُس کے ساتھ کیا کیا جائے؟ انہوں نے جواب دیا: وہی جو تم اپنے مرحومین کے ساتھ کرتے ہو، کیونکہ جب اُس کا انتقال ہو گیا تو اُس کے احرام کے احکام ختم ہو جائیں گے۔“

——***

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(901) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ

ابن سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - عطیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حدیث ہے:

(900) اخرج ابن ابی شیبۃ فی الحج فی المحرم يموت ابغطى رأسه

☆☆ قلت وقد اخرج الطبرانی فی ”الکبیر“ (11436) - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 3/394 - والدارقطنی فی ”السنن“

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خمروا وجوه موتاكم ولا تشبهوا باليهود

(901) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (222)

☆☆ قلت: وقد اخرج الطحاوی فی ”شرح مشکل الآثار“ (603) - وابن ماجه (2883) - واحمد 1/214 - والبیہقی فی

”الکبری“ 4/340 عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”من اراد الحج فليتعجل“ فانه قد يمرض السري

الضالة وتعرض الحاجة

اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّهُ قَالَ:

مَنْ رَوَايَت: مَنْ ارَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ

کرتے ہیں:

”جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو اسے جلدی (حج) کر لینا

چاہیے۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - محمد بن احمد بن عمرو راق - عثمان بن ابوشیبہ - ابو معاویہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(992) - سند روایت: (ابو حنیفہ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

رَاهِيَمَ عَنْ الصَّبِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ قَالَ:

مَنْ رَوَايَت: أَقْبَلْتُ مِنَ الْجَزِيرَةِ حَاجًّا قَارِنًا

سَمَرْتُ بِسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صَوْحَانَ

فَمَا مَنِحَانِ بِالْعَذِيبِ فَسَمِعَانِي أَقُولُ لَبَّيْكَ

عُمْرَةً وَحَجَّةً فَقَالَ أَحَدُهُمَا هَذَا أَضَلُّ مِنْ نَاقَتِهِ

قَالَ الْآخَرُ هَذَا أَضَلُّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَضَيْتُ

حَتَّى إِذَا قَضَيْتُ نُسُكِي وَمَرَرْتُ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

سَمَرًا فَأَخْبَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كُنْتُ رَجُلًا

بِعَبْدَةِ الشَّقَةِ قَاضِي الدَّارِ إِذَنْ اللَّهُ تَعَالَى لِي فِي هَذَا

رَجُلٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَجْمَعَ عُمْرَةً إِلَى حَجَّةٍ فَأَهْلَلْتُ

مِمَّا جَمِيعًا وَلَمْ أَشْعُرْ فَمَرَرْتُ بِسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ

بْنِ صَوْحَانَ فَسَمِعَانِي أَقُولُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ

عُمْرَةً مَعًا فَقَالَ أَحَدُهُمَا هَذَا أَضَلُّ مِنْ نَاقَتِهِ وَقَالَ

الْآخَرُ هَذَا أَضَلُّ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَصَنَعْتُ مَاذَا

بِتُ مَضَيْتُ فَطُفْتُ طَوَافًا لِعُمْرَتِي وَسَعَيْتُ سَعْيًا

عُسْرَتِي ثُمَّ عُدْتُ فَفَعَلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ لِحَجَّتِي ثُمَّ

بِتُ حَرَامًا أَصْنَعُ كَمَا يَصْنَعُ الْحَاجُّ حَتَّى

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: بھی بن معبد بیان کرتے ہیں: ”میں ”جزیرہ“ سے ”حج قرآن“ کرنے کے لیے روانہ ہوا میرا گزر سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے ہوا ان دونوں نے ”عذیب“ کے مقام پر اپنے جانوروں کو بٹھایا ہوا تھا ان دونوں نے مجھے یہ کہتے ہوئے سنا: میں عمرہ اور حج کرنے کے لیے حاضر ہوں تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: یہ اپنی اونٹنی سے بھی زیادہ گمراہ ہے دوسرے نے کہا: یہ فلاں فلاں چیز سے بھی زیادہ گمراہ ہے بھی بن معبد کہتے ہیں: میں نے اپنا سفر جاری رکھا یہاں تک کہ میں نے مناسک حج ادا کر لیے میرا گزر امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا میں نے انہیں بتایا: میں نے کہا: امیر المؤمنین! میں دور دراز کے علاقے کا رہنے والا شخص ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ موقع دیا (کہ میں حج کے لیے آؤں) تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں حج کے ساتھ عمرے کو بھی شامل کر لوں تو میں نے ان دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھ لیا مجھے (اس سے متعلق احکام کا) پتہ نہیں تھا میرا گزر سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے ہوا تو ان دونوں نے مجھے یہ کہتے ہوئے سنا: میں حج اور عمرہ ایک

(۵) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الأنوار“ (320) - والعصكفي في ”مسند الإمام“ (255) - وابن حبان (39) - وأحمد 25/1 - وابن ماجه (2970) في المناسك: باب من قرن الحج والعمرة - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 16/5 - وأبو (1799) في المناسك: باب الاقران - والنسائي 146/5 - وابن خزيمة (3069)

قَضَيْتُ نُسُكِي قَالَ عُمَرُ هَدَيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ساتھ کرنے کے لیے حاضر ہوں تو ان دونوں میں سے یہ —
کہا: یہ شخص اپنی اونٹنی سے بھی زیادہ گمراہ ہے جبکہ دوسرے —
کہا: یہ شخص فلاں فلاں چیز سے بھی زیادہ گمراہ ہے جسے —
عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے —
دیا: میں آیا پہلے میں نے اپنے عمرے کا طواف کیا اپنے عمرے —
کی سعی کی پھر میں نے حج کے لیے ایسا ہی کیا پھر میں اجڑا ہوا —
حالت میں برقرار رہا میں نے وہ تمام کام کیے جو حاجی کرتے —
ہیں یہاں تک کہ میں نے تمام مناسک حج ادا کیے تو جسے —
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے نبی ﷺ کی سنت کی طرف تہمت —
رہنمائی کی گئی۔“

....—....—....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن اسحاق سمسار بخاری - حسین بن منصور - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ -
منصور بن دینار سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت نصر بن احمد کندی - اسحاق بن ابراہیم عقیسی - قاسم بن حکم - منصور بن دینار کے حوالے سے امام ابو حنیفہ -
کی ہے انہوں نے امام ابو حنیفہ کا ذکر نہیں کیا۔

انہوں نے یہ روایت حمدان بن ذی نون بلخی - ابراہیم بن سلیمان زیات - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔
کے ساتھ نقل کی ہے: (جو درج ذیل ہیں:)

قال الصبي بن معبد كنت حديث عهد بالنصرانية فاسلمت فقدمت الكوفة اريد الحج فرحلت
سلمان بن ربيعة وزيد بن صوحان يريدان الحج في زمن عمر بن الخطاب رضي الله عنهما
سلمان وزيد بالحج وحده واهل الصبي بالحج والعمرة فقالا ويحك تتمتع وقد نهى عن ذلك
والله لانت اضل من بعيرك قال فقلت تقدم على عمر وتقدمون فلما قدم الصبي مكة عرف
بالبيت وسعى بين الصفا والمروة لعمرته ثم رجع حراماً لم يحل من شيء ثم طاف بالبيت وسعى
الصفا والمروة لحجته ثم اقام حراماً لم يحل منه حتى اتى عرفات وفرغ من حجته فبدا
يوم النحر حل واهرق دماً لمتعته فلما صدروا من حجهم مروا بعمر بن الخطاب رضي الله عنه
زيد بن صوحان يا امير المؤمنين انك نهيت عن المتعة وان الصبي بن معبد قد تمتع فقلت نعم
ماذا يا صبي فقال اهللت يا امير المؤمنين بالحج والعمرة فلما قدمت مكة طفت -
وسعت بين الصفا والمروة لعمرتي ثم رجعت حراماً ولم احل منه بشيء ثم طفت وسعت -

الصفاء والمروة لحجتي ثم اقامت حراماً حتى كان يوم النحر فاهرق دماً لتمتعى ثم احللت قال
فضرب عمر على ظهره وقال هديت لسنة نبيك

صہی بن معبد بیان کرتے ہیں میں پہلے عیسائی تھا پھر میں نے اسلام قبول کر لیا میں کوفہ آیا میں حج پر جا رہا تھا میں نے سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کو پایا۔ یہ دونوں بھی حج پر جا رہے تھے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے کی بات ہے۔ سلمان اور زید صرف حج کا تلبیہ پڑھ رہے تھے جبکہ صہی حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھ رہے تھے۔ سلمان اور زید نے صہی سے کہا: تمہارا ستیاناس ہو کیا تم تمتع کرنا چاہتے ہو حالانکہ تمتع سے منع کر دیا گیا ہے۔ اللہ کی قسم! تم اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہو۔ صہی کہتے ہیں: میں نے کہا: ہم بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا رہے ہیں اور تم بھی جا رہے ہو۔ جب صہی مکہ آئے تو انہوں نے اپنے عمرے کے لئے بیت اللہ کا طواف کیا صفا و مروہ کی سعی کی لیکن انہوں نے احرام نہیں کھولا۔ پھر انہوں نے اپنے حج کے لئے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی اور احرام کی حالت میں رہے۔ انہوں نے اسے نہیں کھولا یہاں تک کہ وہ عرفات آئے اور انہوں نے حج سے فارغ ہونے کے بعد قربانی کے دن قربانی کرنے کے بعد احرام کھولا۔ جب وہ اپنے حج سے فارغ ہو گئے تو ان کا گزر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا۔ تو زید بن صوحان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ نے حج تمتع سے منع کیا جبکہ صہی نے حج تمتع کیلئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے صہی! تم نے کیا کیا؟ تو انہوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! میں نے حج اور عمرے کا احرام بندھا پھر میں مکہ آیا تو میں نے اپنے عمرے کے لئے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی پھر میں نے احرام نہیں کھولا پھر میں نے اپنے حج کے لئے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی۔ پھر میں احرام کی حالت میں رہا جہاں تک کہ میں نے قربانی کے دن قربانی کرنے کے بعد اپنا احرام کھولا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی کمر پر ہاتھ مارا اور بولے: تمہاری رہنمائی تمہارے نبی کی سنت کی طرف کی گئی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو نصر محمد بن محمد بن سلام فقیہ۔ موسیٰ بن ابونصر۔ حسن بن زیاد رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خردون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو قاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلیل۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابیہیم بن حبیش۔ محمد بن شجاع رحمہم اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(903)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
نَبِيحٍ مِنْ بَنِي رَبِيعَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْحَاقَ
مُقَرِّشِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان۔ بنو ربیعہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ۔ معاویہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: اسحاق قرشی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(904)۔ أخرجه الحمصكي في "مسند الامام" (233)

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من حج هذا البيت فلم يرفث ولم يفسق رجع كما ولدته أمه

قَالَ:

متن روایت: الْحَاجُّ مَغْفُورٌ لَهُ وَلَمْ يَنْسَلَخِ الْمُحَرَّمُ إِلَى أَنْسِلَاخِ الْمُحَرَّمِ
 ”حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور محرم گزرنے تک حاجی جس کے لیے دعائے مغفرت کرے (اُس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے)۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن حسن بزاز بلخی - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 قاضی عمر بن حسن اثنانی نے یہ روایت - قاسم بن محمد - ابوبلال اشعری (اور) قاضی ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابوبکر محمد بن علی بن محمد خیاط - ابوبکر محمد بن محمد بن یوسف بن دوست علاف - قاضی اثنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(904) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن ابوزیاد - ابونجیح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”مکہ حرم ہے یہاں کی زمین کو فروخت نہیں کیا جائے۔“
 متن روایت: مَكَّةُ حَرَامٌ لَا تُبَاعُ رَبُّوْعُهَا لَا تُؤَجَّرُ
 اور یہاں کے گھروں کا کرایہ وصول نہیں کیا جائے گا۔“

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - محمد بن شوکہ - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح - عمار بن خالد - اسد بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 ابو عبد اللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - بن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
 (واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ لاتنازع

الارض ولا باس بالبناء

(904) اخبره محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (373) في الحج: باب بيع بيوت مكة واجرها - والحاكم في "المسند"

53/2 - والدارقطني 57/3 في البيوع

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ یہاں کی زمین کو فروخت نہیں کیا جائے گا البتہ عمارت کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(905) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ أَجْرِ بَيْوتِ مَكَّةَ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن ابوزیاد - ابو نوح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جو شخص مکہ کے گھروں کا معاوضہ کھاتا ہے وہ آگ کھاتا" متن روایت: مَنْ أَكَلَ مِنْ أَجْرِ بَيْوتِ مَكَّةَ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا

.....

ابو عبد اللہ حسین بن خسر نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابوطالب بن یوسف - ابو محمد جوہری - ابوبکر ابہری - ابو عمرو بہ حرائی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(906) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَوَى حَجَّجًا فَهُوَ كَمَنْ رَوَى حَجَّجًا

امام ابو حنیفہ نے - قیس بن مسلم - طارق بن شہاب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "حج کا سب سے زیادہ فضیلت والا کام "حج" اور "حج" ہیں" (شاید راوی نے یہ وضاحت کی ہے: "حج" سے مراد بلند آواز میں تبلیہ پڑھنا ہے جبکہ "حج" سے مراد قربانی کے جانور کو قربان کرنا) راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں: قربانی کے جانور کا خون بہانا ہے۔

.....

(905) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (372) في الحج: باب بيع بيوت مكة وأجرها - والدار قطبي 57/3 في البيوع

(906) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (224)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابواسامہ زید بن یحییٰ فقیہ بلخی - اور صالح بن محمد اسدی - اور ابراہیم بن مفصل - نے - ابوشامہ رفاعی - ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت قاسم بن عباد ترمذی - حسین بن عبدالاول نخعی - ابواسامہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے - انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - یعقوب بن حمید - حاتم بن اسماعیل کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - حسین بن عبدالرحمن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - خلف بن یاسین کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے - انہوں نے یہ روایت صالح بن منصور بن نصر صفانی - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے - ابو مقاتل کے حوالے سے - ابوحنیفہ سے روایت کی ہے -

انہوں نے یہ روایت سری بن عصام بخاری - عبداللہ بن عبدالرحمن - نوح بن دراج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے -

ابو محمد بخاری فرماتے ہیں: ان حضرات نے یہ روایت امام ابوحنیفہ سے ”مسند“ روایت کے طور پر نقل کی ہے جبکہ بعض حضرات نے اس کو ”موقوف“ روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے -

(ان میں سے ایک) سعید بن ابوجہم - جیسا کہ احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) ایوب بن ہانی ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) حسن بن فرات ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے حسین بن علی کی تحریر میں یہ پڑھا - یحییٰ حسین نے - زیاد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) زفر ہیں - جیسا کہ زکریا بن یحییٰ اصفہانی نے - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم - زفر کے حوالے سے - ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) ابویوسف ہیں - جیسا کہ محمد بن حسن بزار نے - بشر بن ولید - امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے - ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) اسد بن عمرو ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے - ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) حسن بن زیاد ہیں - جیسا کہ احمد بن محمد نے - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد - حسن بن زیاد

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

(ان میں سے ایک) محمد بن مسروق ہیں۔ جیسا کہ احمد بن محمد۔ محمد بن عبد اللہ بن مسروق۔ انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو روایت کیا ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ صالح بن ابو مقاتل۔ نجیح بن ابراہیم زہری۔ حسین بن عبد الاول۔ ابواسامہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے اس کو روایت کیا ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن یعقوب بن شیبہ۔ انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے۔ ابو عبد اللہ بن محمد۔ ابواسامہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ محمد بن ابراہیم۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو تمیلہ۔ ابواسامہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے
ابو عبد اللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو محمد جوہری۔ حافظ محمد بن مظفر۔ انہوں نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي التَّلْبِيَةِ وَسَائِرِ أَفْعَالِ الْحَجِّ وَالْإِفْرَادِ وَالْمُتَعَةِ وَالْقِرَانِ

دوسری فصل: تلبیہ اور حج کے دیگر تمام افعال حج افراد حج تمتع اور حج قرآن کے احکام

(907)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

نُفْضِلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

مَنْ رَوَايَت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
تَمَّ حَجَّيْنِ رَمَى الْجَمْرَةَ

رہے تھے۔

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ محمد بن منذر اعمش بلخی۔ علی بن مسہر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے ہی یہ روایت۔ احمد بن محمد بن سعید ہمدانی۔ یعقوب بن یوسف ضعی۔ ابو جنادہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے عطاء کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم اردف الفضل بن العباس وكان غلاماً حسناً فجعل يلاحظ

(907) أخرجه الحصبكفي في "مسند الامام" (253) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 112/5 في الحج: باب التلبية يوم عرفة وقبله بعده حتى يرمى جمرة العقبة - والنسائي في "الكبرى" 440/2 (4085)

النساء والنبي صلى الله عليه وآله وسلم يصرف وجهه فلبى حتى رمى جمرة العقبة
نبي اکرم ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھالیا وہ خوبصورت نوجوان تھے وہ خواتین کی طرف دیکھتے تھے
تو نبی اکرم ﷺ نے ان کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا اور پھر آپ جمرة عقبہ کی رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔
انہوں نے ہی یہ روایت - حسن بن معروف بخاری - ہارون حمال - جنادہ بن سلم کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے ہی یہ روایت - سلیمان بن داؤد بن سعید ہروی - احمد بن یعقوب - عتاب بن محمد بن شاذب کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے ہی یہ روایت - احمد بن محمد ہمدانی - جعفر بن محمد نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو یحییٰ حماني کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے ہی یہ روایت - صالح بن احمد قیراطی - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے بھی امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں دوسرے الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے: (جو درج ذیل ہیں):
انه اردف الفضل ”نبی اکرم ﷺ نے حضرت فضل (بن عباس رضی اللہ عنہما) کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا تھا“
(حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت) احمد بن محمد بن سعید - یعقوب بن یوسف - ابن زیاد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت پہلے الفاظ کے ساتھ - صالح بن احمد - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد الواحد بن حماد بن حارث - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - نوح جامع کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - احمد بن حمید بن شماس سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے یہ روایت پائی ہے یہ امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی - ابو عبد اللہ بن دوست - قاضی عمر اشثانی - انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(908) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(908) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (337) في الحج: باب متى يقطع التلبية - و ابو يوسف في ”الآثار“

ابن شيبه (14006) في الحج: باب في المحرم المعتبر متى يقطع التلبية

متن روایت: يَنْقُطُ الْمُحْرِمُ بِالْعُمْرَةِ التَّلْبِيَةِ إِذَا سَلَّمَ الْحَجَرَ وَيَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ الْمُحْرِمُ بِالْحَجِّ إِذَا رَمَى أَوَّلَ حِصَاةٍ مِنْ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ

”عمرہ کرنے والا شخص تلبیہ پڑھنا‘ اُس وقت موقوف کرے گا جب وہ ”حجر اسود“ کا استلام کر لے گا جبکہ حج کرنے والا شخص تلبیہ پڑھنا‘ اُس وقت موقوف کرے گا جب وہ ”جرہ عقبہ“ کو پہلی کنکری مارے گا۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ وهو قول ابي حنيفة رحمته الله

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(909) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ بَرَاهِيمَ:

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمته الله فرماتے ہیں:

متن روایت: فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِطُ فِي الْحَجِّ قَالَ لَيْسَ شَرْطُهُ بِشَيْءٍ

”حج میں شرط عائد کرنے والے شخص کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: اس کی شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔“

——***

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔

(910) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

امام ابوحنیفہ نے - عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر سے حجر تک استلام کیا تھا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - داؤد بن رشید - عمر بن ایوب موصلی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمته الله سے روایت کی ہے

انہوں نے ہی اس کو - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبداللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں یہ روایت پڑھی ہے - یہ وہیب بن (خالد) - امام ابوحنیفہ کے حوالے سے - عطاء رحمته الله سے منقول

(909) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (338) فی الحج. باب متى يقطع التلبية

(910) اخرجہ الحسكفي فی ”مسند الامام“ (247) - والطحاوي فی ”شرح معاني الآثار“ 2/180 - وابن حبان (3811) - والحميدي (511) - واحمد 229/1 - والطبراني فی ”الكبير“ (10625) - وابوداود (1885) فی الحج: باب في الرمل - وابن ماجه (2953) فی لمسك: باب الرمل حول البيت

ہے: (وہ بیان کرتے ہیں):

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمل من الحجر الی الحجر

نبی اکرم ﷺ نے حجر سے لے کر حجر تک رمل کیا تھا۔

انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا ہے۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن عبد الجبار صیرفی۔ قاضی ابوقاسم تنوخی۔ عبداللہ بن

بن عبداللہ ہلاج۔ ابو عباس احمد بن محمد بن سعید۔ عبداللہ بن احمد بن مستورد۔ ابراہیم بن سلیمان تمیمی۔ وضاح بن یزید تمیمی۔ یونی۔

ابوصنیفہ کے حوالے سے حسن بن سعد سے روایت کی ہے جو حضرت امام حسن بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں (حسن بن

سعد) اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

ان علیاً کرم اللہ وجہہ لہی بعمرہ وحجہ جمیعاً وطاف لہما طوافین وسعی لہما سعین

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمرہ اور حج دونوں کا تلبیہ ایک ساتھ پڑھا تھا۔ انہوں نے ان دونوں کے لئے دو مرتبہ طواف کیا تھا۔

مرتبہ سعی کی تھی۔

حافظ ظلمہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ احمد بن محمد بن سعید۔ قاسم بن محمد۔ ابوبلال اشعری۔ امام ابویوسف۔

حوالے سے امام ابوصنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسر الجعفی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوالفضل بن خیرون۔ ان کے ماموں ابوعلی۔ ابو عبداللہ بن

۔ قاضی عمر اشنانی۔ قاسم بن محمد۔ ابوبلال اشعری۔ امام ابویوسف کے حوالے سے امام ابوصنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(911)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم بن حنفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جو شخص حج کے مخصوص مہینوں کے علاوہ (کسی مہینے میں

عمرے کا احرام باندھ لے اور پھر مقیم رہے یہاں تک کہ

لے یا وہ (عمرہ کرنے کے بعد) اپنے گھر واپس چلا جائے۔

(وہ آ کر) حج کرے تو وہ حج تمتع کرنے والا شمار نہیں ہوتا۔

جب اس نے حج کے مخصوص مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھ لے

پھر وہ (عمرہ کرنے کے بعد) اپنے گھر واپس چلا جائے۔

(وہ حج کرنے کے بعد) حج تمتع کرنے والا شمار نہیں ہوگا۔ لیکن

اُس نے حج کے مخصوص مہینوں میں عمرہ کا احرام باندھ لے

متن روایت: فِی الرَّجُلِ إِذَا أَهَلَ بِالْعُمْرَةِ فِی غَیْرِ

أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى یَحُجَّ أَوْ یَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ

ثُمَّ یَحُجَّ فَلَیْسَ بِمُتَمَتِّعٍ وَإِذَا أَهَلَ بِالْعُمْرَةِ فِی

أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ یَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ ثُمَّ یَحُجَّ فَلَیْسَ

بِمُتَمَتِّعٍ وَإِذَا اعْتَمَرَ فِی أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى

یَحُجَّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ

وہ (مکہ میں) ٹھہرا رہے یہاں تک کہ حج کر لے تو وہ حج تمتع کرنے والا شمار ہوگا۔“

.....

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو

قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(912) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: فِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ اعْتَمَرَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ حَجَّ مِنْ عَامِهِ ذَلِكَ فَلَيْسَ عَلَيْهِ هَذِي
”مکہ سے تعلق رکھنے والا جو شخص حج کے مخصوص مہینوں میں عمرہ کرے اور پھر اسی سال وہ حج بھی کر لے تو اس پر (عمرہ کی) قربانی لازم نہیں ہوگی۔“

.....

(اخرجه) الامام محمد بن حسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ وهو قول

ابی حنیفہ لقوله تعالى (ذلك لمن لم يكن اهله حاضري المسجد الحرام)

امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ”یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس کے اہل خانہ مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں (یعنی وہ شخص مکہ کا رہائشی نہ ہو)۔“

(913) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: امام ابو حنیفہ نے - ابو زبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

متن روایت: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ بِرِيحٍ طَيِّبٍ فَلْيُصِبْ مِنْهُ
”جب کسی شخص کے پاس عمدہ خوشبو لائی جائے تو وہ اُسے استعمال کر لے۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن صالح - عبد اللہ طبری باری - اسحاق بن شامین - محمد بن حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام

(912) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (340) فی الحج: باب العمرة فی اشهر الحج وغيرها

(913) اخرجہ الحاکمی فی ”مسند الامام“ (463) - وابن عدی فی ”الکامل“ 186/6 ترجمہ (1663) - من طریق ابن ابی لیلی عن

ابی الزبیر عن جابر

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(914)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ

أَبِي فَلَانٍ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَةٍ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا

بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ أَنْصَرَفَ فَلَمْ يَرْكَعْ حَتَّى

غَابَتِ الشَّمْسُ

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: ابو بکر بن ابوفزیر نے بیان کرتے ہیں:

”میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے عصر کے بعد طواف کے سات چکر لگائے پھر وہ چپکے

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

”انہوں نے سورج غروب ہونے تک (طواف کے بعد رکعات)

حلال ہو جائے گا جب وہ بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے اپنا سر منڈوا لے گا۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(916) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُونِي عَوْرَتَ كَسِيٍّ مَحْرَمٍ يَأْتِيهِ الشَّوْهَرُ كَيْفَ يَسْتَحْضِرُ"۔
 امام ابو حنیفہ نے۔ ابو معبد مولیٰ ابن عباس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

متن روایت: لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ أَوْ ذَوْجٍ

ذَوْجٍ

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت۔ صالح بن احمد قیراطی۔ حسن بن سلام۔ سعید بن محمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(917) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: "أَقْلَلُ مِنَ أَخَذِ الرَّأْسِ مِنَ النِّسَاءِ فَهُوَ أَفْضَلُ وَالْحَلْقُ لِلرِّجَالِ أَفْضَلُ يَعْنِي فِي الْإِحْرَامِ"۔
 امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

متن روایت: أَقْلَلُ مِنَ أَخَذِ الرَّأْسِ مِنَ النِّسَاءِ فَهُوَ أَفْضَلُ وَالْحَلْقُ لِلرِّجَالِ أَفْضَلُ يَعْنِي فِي الْإِحْرَامِ اور مردوں کا سر منڈوا لینا افضل ہے۔

.....

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة ومما قال الامام وما احب للمرأة ان تاخذ اقل من الربع وطول الشعر قدر الانملة من جوانب راسها وهو قول الامام يجب للمرأة ان تاخذ اقل من الانملة من جوانب راسها

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے امام صاحب نے جو کہا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں خاتون کے لئے اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ چوتھائی حصے سے کم بال کاٹے جبکہ لمبائی کے حوالے سے ہو اور سر کے اطراف سے وہ پوروں کے برابر بال کاٹے گی امام صاحب کا یہی قول ہے کہ عورت کیلئے یہ بات واجب ہے کہ وہ سر کے

(916) اخرج الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 112/2 - وابن حبان (5589) - وابن خزيمة (2530) - والحمیدی (468) -

لطیالسی (2732) - والبخاری (1862) فی جزاء الصيد: باب حج النساء - وابو یعلی (2516)

(917) اخرج محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (353) فی الحج: باب من احتجم وهو محرم والحلق

☆قلت: وقد اخرج ابو داود (1984) فی الحج: باب الحلق والتقصير - والبيهقي فی "السنن الكبرى" 5: 103

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ليس على النساء الحلق انما على النساء التقصير

اطراف سے انگلی کے پورے سے کم بال تراشے۔

(918)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

السَّيِّعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ
الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَاقَامَةٍ

امام ابو حنیفہ نے۔ ابواسحاق سمیعی۔ عبد اللہ بن یزید۔
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابویوب انصاری
رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء
نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ادا کی تھیں۔“

.....

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ حسین بن حسین۔ ابو علی احمد بن عبد اللہ بن محمد کندی۔ علی بن معبد بن شہید
عبدی۔ امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن احمد بن اسماعیل۔ احمد بن جارود۔ اسماعیل بن محمد انصاری۔ ابراہیم بن ابویحییٰ۔ میسرہ بن
عدی بن ثابت۔ عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے نقل کی ہے: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انه صلى مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم فجمع بين الصلاتين بجمع باذان واقامة
انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی تو نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ
نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت۔ ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن فطیر صوفی۔ حسین بن حسین قاضی۔ عبد
عبد العزیز کندی۔ علی بن معبد۔ امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(919)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ مِهْلٌ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحِلَّ بِالْحَجِّ
بِعُمْرَةٍ وَأَنْ يَحُجَّ مِنْ قَابِلٍ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
”قربانی کے دن ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت
میں حاضر ہوا و عمرہ کا تلبیہ پڑھ رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے
یہ ہدایت کی کہ وہ حج اور عمرہ کا تلبیہ پڑھے اور اگلے سال
کرنے۔“

.....

(918) أخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (249) - وابن حبان (3858) - ومالك في "الموطأ" 401/1 في الحج -

المزدلفة - واحمد 420/5 - والبخاري (4414) في المفازي: باب حجة الوداع - والطبراني في "الكبير" (3863) -

في "السنن الكبرى" 120/5 - والحميدي (372)

(919) أخرجه في "جامع الآثار" (985) لأبي حنيفة

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلیل۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔ حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(920)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتَنُ رِوَايَتِهِ: إِذَا جَعَلَ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ الْمَشْيُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ فَمَشَى بَعْضًا وَرَكَبَ بَعْضًا قَالَ يَعُودُ فَيَمْشِي مَا رَكَبَ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جب کوئی شخص بیت اللہ تک پیدل چل کر جانا خود پر لازم کرے تو وہ کچھ سفر پیدل کر لے اور کچھ سفر سوار ہو کر کرے پھر دوبارہ (حج کے لیے آئے) تو پہلے جتنا سفر سوار ہو کر کیا تھا اتنا سفر پیدل کر لے۔“

♦♦♦♦♦

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن الشيباني في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد ولسنا نأخذ بهذا وانما نأخذ بقول امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام اذا ركب الهدى وشاة تجزيه يذبحها ويتصدق بها ولا ياكل منها شيئاً ويحرم بعمره او حجة ولا شئ عليه غير ذلك وهو قول ابي حنيفة رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں۔ ہم حضرت علی کے قول کو اختیار کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص قربانی کے جانور پر سوار ہو جائے تو ایک بکری ذبح کر لینا اس کے لئے کفایت کر جائے گا۔ وہ اس کو صدقہ کر دے گا خود اس میں سے کچھ نہیں کھائے گا اور پھر وہ عمرے یا حج کا احرام باندھ لے گا۔ اس پر اس کے علاوہ اور کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(921)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتَنُ رِوَايَتِهِ: إِنَّمَا نَهَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمُتَعَةِ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الْقِرَانِ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حج تمتع کرنے سے منع کیا ہے انہوں نے حج قرآن سے منع نہیں کیا ہے۔“

♦♦♦♦♦

(920) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (733) في الأيمان. باب من جعل على نفسه المشى - وعبد الرزاق (5866)

في الأيمان والنذور: باب من نذر لم عجز

(921) اخرجہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (327) - وفي "الحججة على اهل المدينة" 8/2 - والبيهقي في "السنن

كبيرة" 30/5 في الحج: باب من استحب الاحرام من ديرة اهله

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حمیش بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(922) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (الْحَجُّ أَشْهُرٌ
مَّعْلُومَاتٌ) قَالَ هُوَ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ
ذِي الْحِجَّةِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
” (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ”حج کے متعین مہینے ہیں“
ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس سے مراد شوال، ذیقعدہ،
ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں۔

....

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حمیش بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(923) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: لَوْ حَاجَّتُ أَلْفَ حَاجَّةٍ لَمْ أَدْعُ أَنْ
أُقَرَّنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَتَّى إِنَّا لَنَدْعُوهُ الْحَجَّ
الْأَكْبَرَ وَنَرَى أَنَّ حَجَّ مَنْ لَمْ يُقِرَّنْ لَيْسَ بِكَامِلٍ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -
روایت نقل کی ہے: طاؤس فرماتے ہیں:
”میں اگر ایک ہزار مرتبہ بھی حج کروں تو حج قرآن و عمرہ
نہیں کروں گا، ہم تو اس کو ”حج اکبر“ کا نام دیتے ہیں اور اسے
سمجھتے ہیں: جس نے حج قرآن نہ کیا ہو، اس کا حج کامل نہیں
ہے۔“

....

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حمیش بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(922) اخرجہ ابن ابی شیبۃ 230/4 فی الحج: باب قوله تعالى: (الحج اشهر معلومات) ما هذه الاشهر
(923) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الافکار“ (326) فی الحج

☆☆ قلت: وقد اخرج ابن حبان (3920) - وابو يعلى (7011) - واحمد 297/6 - والطبرانی فی ”الكبير“ (791) -
فی ”السنن الكبرى“ 355/4

واللفظ لابن حبان... فقالت ام سلمة: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: يا آل محمد! من حج منكم فليحج
فی حج

عمر

25)

حج کے بارے میں روایات

(924) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: قَرَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ جَمِيعًا

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرے کو ملا کر ایک ساتھ کیا تھا۔“

.....

حافظ ابن خردون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(925) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَجَّ وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فَقَرَنَ إِحْدَى عُمَرِهِ الْأَرْبَعِ مَعَ حَجَّتِهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ نے ایک حج اور چار عمرے کیے ہیں آپ ﷺ نے اُن چار عمروں میں سے ایک (عمرہ) حج کے ساتھ کیا تھا۔“

.....

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(926) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: إِذَا أَرَدْتَ الْحَجَّ فَلَا تَدَعْ أَنْ تُقَرْنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا فَإِنَّكَ إِنْ أَفَرَدْتَ الْعُمْرَةَ كَانَتْ عُمْرَتَكَ كُوفِيَّةً وَحَجَّتَكَ مَكِّيَّةً وَإِنْ خَرَمْتَ بِهِمَا جَمِيعًا كَانَتْ عُمْرَتَكَ كُوفِيَّةً وَحَجَّتَكَ كُوفِيَّةً

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ”اگر تمہارا حج کا ارادہ ہو تو تم حج قرآن ہی کرنا، کیونکہ اگر تم نے حج افراد کیا، تو تمہارا عمرہ کوئی ہوگا اور تمہارا حج مکہ ہوگا، لیکن اگر تم نے ان دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھ لیا، تو تمہارا عمرہ بھی کوئی ہوگا اور تمہارا حج بھی کوئی ہوگا۔“

(924) أخرجه في ”جامع الآثار“ لأبي حنيفة (975)

قلت: وقد أخرج أحمد 99/3 - والدارقطني 288/2 - والحاكم في ”المستدرک“ 472/1 - وأبو نعيم في ”أخبار أصفهان“ 250/1 - والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 40/5

عن انس بن مالك يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبي بالحج والعمرة جميعا يقول: لبيك عمرة وحجاً لبيك عمرة وحجاً

(925) قد تقدم في (924)

(926) قد تقدم اصل هذا الاثر في (924)

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(927) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

”متن روایت: إِذَا فَاتَكَ الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ مَعَ الْإِمَامِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَصَلِّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِأَذَانٍ وَأَقَامَةٍ
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
”جب عرفہ کے دن تمہاری ظہر اور عصر کی نمازیں ہوں گے
ساتھ ادا نہ ہو سکیں تو تم ان میں سے ہر ایک کو ایک اذان اور ایک
اقامت کے ہمراہ ادا کرو۔“

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(928) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

”متن روایت: إِذَا صَلَّيْتَ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي رَحْلِكَ فَصَلِّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنَ الصَّلَاتَيْنِ لَوْ قُتِلَتْ وَلَا تَرْتَحِلْ مِنْ مَنْزِلِكَ حَتَّى تَفْرُغَ مِنَ الصَّلَاةِ
امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
”جب تم عرفہ کے دن اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرو گے
دونوں نمازوں میں سے ہر ایک کو اس کے مخصوص وقت میں
کرو اور اپنی جائے قیام سے اس وقت تک روانہ نہ ہو جب تک
نماز پڑھ کر فارغ نہیں ہو جاتے۔“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبهذا كان ياخذ

ابوحنيفة واما قولنا فانه يصليهما في رحله كما يصليهما مع الامام يجمعهما جميعاً باذان

واقامتين لان العصر انما قدمت للوقوف وكذلك بلغنا عن عائشة رضى الله عنها وعن عبد الله

بن عمرو رضى الله عنهما وعن عطاء بن ابورباح وعن مجاهد رحمهما الله تعالى

امام محمد بن حسن شيباني نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے

محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ بھی اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے تاہم ہماری رائے یہ ہے کہ آدمی اپنی ذاتی رہائشی جگہ پر یہ

(927) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (343) - رابن ابی شیبہ 252/3 (14035) فی الحج: باب فی الرحلی

بعرفة فی رحله ولا يشهد الصلاة مع الامام

(928) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (344) فی الحج: باب الصلاة بعرفة وجمع

نمازیں اسی طرح ادا کرے گا جس طرح اس نے ان دونوں کو امام کے ہمراہ ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ایک ساتھ ادا کرنا تھا۔ کیونکہ عصر کی نماز کو وقف کے لئے مقدم کیا گیا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ عطاء بن ابی رباح اور مجاہد کے حوالے سے اسی کی مانند روایت ہم تک پہنچی ہے۔

(929) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الصَّلَاةِ بِجَمْعٍ قَالَ إِذَا صَلَّاهُمَا بِجَمْعٍ صَلَّيْتَهُمَا بِأَذَانٍ وَأَقَامَةٍ فَإِنْ تَطَوَّعَتْ بَيْنَهُمَا فَاجْعَلْ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ أَقَامَةً

”مزدلفہ میں نماز ادا کرنے کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: جب تم مزدلفہ میں یہ دونوں نمازیں ادا کرو گے تو ان دونوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ہمراہ ادا کرو گے اگر تم نے ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز ادا کی ہو تو تم دونوں کے لیے الگ الگ اقامت کہو گے۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابي حنيفة ثم قال محمد ولا يعجبنا ان يتطوع بينهما

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ان دونوں کے درمیان نفل نماز ادا کی جائے۔

(930) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ يَوْمَ عَرَفَةَ مِنَ الْبَيْتِ

”ابراہیم نخعی رحمہ اللہ عرفہ کے دن اپنے گھر سے نہیں نکلتے تھے۔“

وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: التَّعْرِيفُ الَّذِي يَصْنَعُهُ النَّاسُ لَيْسَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا التَّعْرِيفُ بِعَرَفَاتٍ

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: لوگوں میں جو عرفہ کا دن منانے کا رواج ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے عرفہ کا دن (اہتمام کے ساتھ) عرفات میں ہی منایا جاتا ہے۔

(931) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

(929) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (345) فی الحج: باب الصلاة بعرفة وجمع

(930) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (346) فی الحج: باب الصلاة بعرفة وجمع

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُمَا أَقَاضَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَرَافَاتٍ إِلَى جَمْعٍ فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي عَذْوِ الْإِبِلِ وَإِنَّ بَعِيرَهُ لَمْ يَزَلْ يَقْصَعُ بِجَرَّتِهِ حَتَّى أَتَى جَمْعًا

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”یہ دونوں حضرات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہم عرافات سے مزدلفہ کی طرف روانہ ہوئے تو ہم نے انہیں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو) یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! تم سکون و وقار کے ساتھ چلو! اونٹوں کو تیز چلانا کوئی نیکی نہیں ہے ان کا پناؤ مسلسل جگالی کرتا رہا یہاں تک کہ وہ مزدلفہ آگئے۔“

...—...—...—...

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(932) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ إِلَى مَكَّةَ مِنْ جَمْعٍ جَعَلَ يُوصِي إِلَى كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ أَنْ لَا يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے اہل خانہ میں سے منہ افراد کو پہلے ہی مزدلفہ سے مکہ بھجوا دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک فرد کو یہ ہدایت کی: کہ وہ سورج نکلنے سے پہلے جمرہ کو کنکریاں نہ مارے۔“

...—...—...—...

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(933) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ خَرَجَ مِنْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ يَوْمَ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قربانی کے دن مسجد خیف

(931) وقد اخرج احمد 244/1 - وابن خزيمة (2863) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 126/5 - ع - عباس. ... مرفوعا. ...

يا ايها الناس عليكم بالسكينة يا ايها الناس عليكم بالسكينة

(932) اخرج ابن حبان (3862) - والبخاري (1677) في الحج - باب من قدم ضعفة اهله بليل - والترمذي (892) في الحج -

ما جاء في تقديم الضعفة من جمع بليل - والبيهقي في "السنن" 123/5 - واحمد 372/1 - والطبراني في "الكبير" (11285)

النَّحْرِ وَهُوَ يُلَبِّي فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْهُ فَزَادَ فِي تَلْبِيَّتِهِ لَبَّيْكَ عَدَدَ التَّرَابِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْهَا

سے نکلے تو تلبیہ پڑھ رہے تھے لوگوں نے اس پر حیرانگی کا اظہار کیا تو انہوں نے اپنے تلبیہ میں ان الفاظ کا اضافہ کیا:

”میں مٹی (کے ذرات) کی تعداد میں حاضر ہوں“

لیکن پھر انہوں نے ان الفاظ کو دوبارہ ادا نہیں کیا۔

——***

حافظ ابن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(934) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ صَفِيَّةَ أَنْ تَنْفِرَ قَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ عَقْرِي حَلَقِي فَقَالَ أَمَا كُنْتُ طُفْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ بَلَى قَالَ قَاصِدِي

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو روانگی کا حکم دیا تو انہوں نے عرض کی: مجھے حیض آیا ہوا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکمی نالائق پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم بیت اللہ کا طواف کر نہیں چکی ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم روانہ ہو جاؤ!“

——***

حافظ ابن خرون نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ تک اپنی سابقہ سند کے ساتھ نقل کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(935) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبِرِيِّ:

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن سعید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابو سعید مقبری بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ إِذَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ لَمْ تُجَاوِزِ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ حَتَّى تَسْتَلِمَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَعَلْتُهُ

”ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے آپ رکن یمانی کا استلام کیے بغیر آگے نہیں گزرتے ہیں تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے اس لیے میں یہ کرتا ہوں۔“

——***

(934) أخرجه الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 2/234 - والطبرانی فی ”الارسط“ (861) - والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 5/146 - واحمد 6/85 - والشافعی فی ”المسند“ 1/367 (ترتیب السندی) - والحمیدی (201) - وابن الجارود فی ”المنتقى“ (496) - وابن خزيمة (3002)

قاضی عمر اشثانی نے یہ روایت - عبد اللہ بن منصور کسائی - حارث بن عبد اللہ حارثی - حسان بن ابراہیم کے حوالے سے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ بن خسر و نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن برید - ابن حبیش بغوی - محمد بن شجاع رحمۃ اللہ علیہ - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر بن حسن اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(936) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبِرِيِّ:

بیان کرتے ہیں:

”متن روایت: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

رَأَيْتُكَ حِينَ أَرَدْتَ أَنْ تُحْرِمَ رَكْبَتَكَ ذَاتَكَ

وَأَسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ أَحْرَمْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

عبد اللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے (اس لیے میں یہ کرتا ہوں)۔“

تے ہوئے دیکھا ہے (اس لیے میں یہ کرتا ہوں)۔“

....

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - عبد اللہ بن احمد - حارث بن عبد اللہ - حسان بن ابراہیم کے حوالے سے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبد اللہ بن خسر و نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک سابقہ حدیث میں مذکور ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(935) اخرجہ فی ”جامع الآثار“ (1040)

... وقد اخرج ابن ماجه (2946) - واحمد 89/2 - والبخاری 186/2 - ومسلم 65/2 - وابو داود (1874) - و ترمذی

فی ”شرح معانی الآثار“ 183/2

عن سالم بن عبد الله عن أبيه قال: لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يستلم من اركان البيت الا ركناً سوداً الذي بين

نحو دور الجمعین

(936) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (324) - وابن حبان (3763) - واحمد 17/2 - والبیہقی

فی ”المجتبی“ 80/1 - ومالك فی ”الموطأ“ 333/1 - ومسلم (1187) - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 184/2 - و الترمذی

فی ”السنن الکبری“ 31/5

(937) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ وَاقِفٌ بِجَمْعٍ إِذْ آتَاهُ رَجُلٌ

فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدِمْتُ السَّاعَةَ وَأَنَا مُهَلٌّ

بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَتَهْتَدِي إِلَى عَرَافَاتٍ قَالَ لَا

فَارْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا وَقَالَ انْطَلِقِي بِهِ عَرَافَاتٍ فَلْيَقِفْ

بِهَاتُمَا أَعْجَلَ عَلَيَّ أَتَمَّ الْعَجَلِ فَإِنِّي خَافِسُ النَّاسِ

عَلَيْكَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَفَ بِالنَّاسِ

فَقَالَ هَلْ جَاءَ الرَّجُلُ هَلْ جَاءَ الرَّجُلُ فَلَمْ يَزَلْ

وَاقِفًا بِالنَّاسِ حَتَّى جَاءَ الرَّجُلُ وَأَفَاضَ الرَّجُلُ

وَأَفَاضَ النَّاسُ مَعَهُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مزدلفہ میں وقوف کیے ہوئے تھے اس دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! میں اب یہاں پہنچا ہوں میں نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم عرفات جا سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ ایک شخص کو بھیجا اور فرمایا: تم اسے عرفات لے جاؤ یہ وہاں وقوف کرے پھر جتنی جلدی ہو سکے تم میرے پاس آ جانا میں تمہارے لیے لوگوں کو روک کے رکھوں گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو روک کے رکھا آپ یہ دریافت کرتے رہے: کیا وہ شخص آ گیا ہے؟ کیا وہ شخص آ گیا ہے؟ تو وہ لوگوں کے ساتھ اُس وقت تک ٹھہرے رہے جب تک وہ شخص آ نہیں گیا جب وہ شخص روانہ ہوا تو اس کے ساتھ لوگ بھی روانہ ہوئے۔“

.....

حافظ حسین بن محمد بن خسر و ہنجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلال - عبدالرحمن ابن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی - محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت خطیب - ابوحسن احمد بن محمد بن احمد قسعی - ابومحمد جعفر بن محمد بن علی بن حسین طاہری - ابوقاسم بغوی - موسیٰ بن ایوب - حسان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(938) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ رَمَلَ فِي طَوَافِهِ بِالْبَيْتِ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے تین

چکروں میں حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک یعنی پورے بیت

(937) ... وقد اخرج احمد 309/4 - والنسائي في "المجتبى" 256/5 - وفي "الكبرى" (4011) - وابن ماجه (3015) - وابن

حزيمة (2822) - والحميدي (899) - والبخاري في "التاريخ الكبير" 11/2 - وابو داود (1949) - والترمذي (889)

إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ الْبَيْتِ كُلِّهِ
وَمَشَى الْأَرْبَعَةَ عَلَى هَيْئَتِهِ
اللہ کے گرد رمل کیا تھا اور چار چکروں میں آپ ﷺ نے چار چکر لگائے چلے گئے۔

.....

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن بن حمیش بغوی - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابي حنيفة

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمۃ اللہ علیہ

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(939) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت

ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بیت اللہ

وآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ لَمْ يُجَاوِزِ الرُّكْنَ

کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی کا استلام کیے بغیر آگے

الْيَمَانِيِّ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ

گزرتے تھے۔“

.....

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی بن محمد نے یہ روایت - ابو حسن - علی بن عبد العزیز طاہری - ابو محمد حسن بن قسطنطین - یحییٰ بن حماد بن ہاشم - محمد بن ابراہیم بن ابوسکینہ - امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(940) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت

ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَا تَرَكْتُ إِسْتِلَامَ الْحَجَرِ مُنْذُ رَأَيْتُ

”جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ

کرتے ہوئے دیکھا ہے اُس کے بعد میں نے بھی حجر

استلام ترک نہیں کیا ہے۔“

(938) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (333) في الصحاح باب الطواف والقراءة في الكعبة - وفي "المعجم

ومسلم (1891) - وابو داود (1891) - والدارمي 372/1 - والترمذي 203/3

(939) قد تقدم في (935) (940) قد تقدم في (935)

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - علی بن محمد بن عبد الرحمن سرخسی - عیسیٰ بن نصر - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(941) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ سَعَى بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مَعَ عِكْرَمَةَ فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمَ يَصْعَدُ الصَّفَا وَلَا يَصْعَدُ عِكْرَمَةَ وَيَصْعَدُ الْمَرْوَةَ وَلَا يَصْعَدُ عِكْرَمَةَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلَا تَصْعَدُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَقَالَ هَكَذَا طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَمَّادٌ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَحَكَيْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ كَذَبَ إِنَّمَا طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَهُوَ شَاكٍ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ بِمِخْجَنِهِ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ لَمْ يَصْعَدُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

امام ابو حنیفہ - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے - ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

”ایک مرتبہ انہوں نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفا و مروہ کی سعی کی تو ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ صفا پر چڑھ گئے لیکن عکرمہ رضی اللہ عنہ اُس پر نہیں چڑھے اسی طرح ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ مروہ پر بھی چڑھ گئے لیکن عکرمہ رضی اللہ عنہ اُس پر نہیں چڑھے میں نے اُن سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! کیا آپ صفا اور مروہ پر نہیں چڑھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح طواف کیا تھا۔

حماد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (بعد میں) میری ملاقات سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور میں نے اُن کو اس واقعہ کے بارے میں بتایا تو انہوں نے کہا: انہوں نے (یعنی عکرمہ رضی اللہ عنہ) نے غلط کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا تھا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چھتری کے ذریعے ارکان کا استلام کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر بیٹھ کر ہی صفا و مروہ کا طواف کیا تھا اسی وجہ سے (خاص اس موقع پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے اوپر نہیں چڑھے تھے۔“

....—....—....

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة رحمۃ اللہ علیہ ثم قال محمد ويقول

سعید بن جبیر ناخذ ينبغي ان يصعد الصفا ويستقبل القبلة حتى يراها ويدعو الله تعالى

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اسے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے پھر محمد فرماتے ہیں: سعید بن جبیر کہتے ہیں: مناسب یہ ہے کہ آدمی صفا پر چڑھنے کے بعد قبلہ کی طرف رخ کرے اور اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔

(9) اخرجه الحصكفي في ”مسند الامام“ (246) - وابن حبان (3829) - ومسلم (1272) في الحج باب جواز الطواف على بعير

سره - والبخاري (1607) في الحج: باب استلام الركن بمحجن - وابو داود (1877) في المناسك - والبيهقي في ”السنن

(942) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَرَأَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى

بِالْقُرْآنِ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ)

روایت نقل کی ہے:

” (ایک مرتبہ) سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کے

ایک رکعت میں پورا قرآن مکمل پڑھ لیا اور دوسری رکعت میں

سورہ اخلاص پڑھی۔“

——***

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد ولسنا نرى

اذا كان يفهم ما يقول وهو قول ابي حنيفة رضی اللہ عنہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت یہ ہے

محمد فرماتے ہیں: ہمیں اس میں کوئی حرج نہیں لگتا جب کہ آدمی کو وہ بات سمجھ آ رہی ہو جو وہ پڑھ رہا ہے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی خیال

ہے۔

(943) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: قَرَأَ عَلَيَّ مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ فِي قِرَاءَةِ

أَبِي (إِنَّ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ

الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا)

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں:

”میسون بن مهران رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے اسبن کعب رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق یہ آیت یوں پڑھی

(إِنَّ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ

أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا)

”بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں

جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرتا ہے اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا

ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے۔“

——***

ابو عبد اللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوسعدا احمد بن عبد الجبار۔ علی بن علی بصری۔ ابو قحطیبہ

ابو عباس بن عقدہ۔ محمد بن احمد بن عبد اللہ بن زیاد۔ محمد بن اسحاق۔ سعدان بن یحییٰ النخعی دمشقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ

روایت کی ہے۔

(944) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ

امام ابو حنیفہ نے۔ نافع کے حوالے سے یہ روایت

(942) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (336) فی الحج: باب الطواف والقراءة فی الکعبة - وعبد

فی الصلاة: باب قراءة السورة فی الركعة - وابن ابي ثيبة 503/2 فی الصلاة: باب فی القرآن فی کم یختم - واحمد فی

(944) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الموطأ“ 214 - والطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 263/2 - واس

فی المناسك: باب من رخص فی دخول مكة بغير احرام - والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 178/5 - ومالك فی ”الموطأ“

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مِنَ السُّنَّةِ أَنَّ تَابِيَّ قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَتَجَعَلَ ظَهْرَكَ إِلَى الْقِبْلَةِ وَتَسْتَقْبِلَ الْقَبْرَ بِوَجْهِكَ ثُمَّ تَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”سنت یہ ہے کہ جب تم نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک پہ حاضر ہو تو قبلہ کی سمت سے قبر مبارک کی طرف آؤ تمہاری پشت قبلہ کی طرف ہو اور تمہارا رخ قبر مبارک کی طرف ہو اور پھر تم یہ پڑھو:

”اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں (آپ پر نازل ہوں)۔“

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - عثمان بن سعید - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام

بوصیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

945- سَنَدُ رَوَايَتٍ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ:

امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن سعید انصاری کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: نافع نے انہیں بتایا: میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

”ایک شخص کھڑا ہوا اس نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! احرام باندھنے والا کہاں سے (احرام باندھنے کا پابند ہوگا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ عقیق سے احرام باندھیں گے، اہل شام مجھ سے احرام باندھیں گے اور اہل نجد قرن سے احرام باندھیں گے۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - عبداللہ بن قاسم بصری - مطہر بن غالب یہ

میں ہیں - امام زفر بن ہذیل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

946- سَنَدُ رَوَايَتٍ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُوسَى بْنِ كَثِيرٍ أَبِي الصَّبَاحِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - موسیٰ بن ابوبکر ابوصباح - جس شخص نے انہیں اس کے بارے میں بتایا اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

أَخْرَجَهُ الْحَاكِمِيُّ فِي "مُسْنَدِ الْإِمَامِ" (225) - وَابْنُ حَبَانَ (3759) - وَمَالِكٌ فِي "الْمَوْطَأِ" 330/1 فِي الْحَجِّ بِأَبِ مَوَاقِيتِ

مَح - وَالشَّافِعِيُّ فِي "الْمُسْنَدِ" 279/1 - وَالِدَارِمِيُّ 30/2 - وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي "السِّنَنِ الْكَبِيرِ" 26/5 - وَابْنُ خَلَّابٍ (1522) فِي

ب. فرض مواقيت الحج والعمرة

متن روایت: اِنَّهٗ رَاَهُمْ يَهْلِلُوْنَ وَيَكْبِرُوْنَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ هِيَ وَاللّٰهُ هِيَ فَسِيلَ عَنْ قَصْدِهِ بِذٰلِكَ فَقَالَ (كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَكَانُوا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا)

”انہوں نے لوگوں کو جمرہ کے پاس تلبیہ و تکبیر ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہی ہے اللہ کی قسم یہی ہے۔“
کیمراد کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:
کا کلمہ اور وہ لوگ اس کے زیادہ حقدار اور اس کے اہل ہیں۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابن عقده۔ جعفر بن محمد بن مروان۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(947)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي نَصْرِ بْنِ الْبَلْخِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے۔ منصور بن معتمر۔ ابراہیم نخعی۔ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں:

متن روایت: إِذَا أَهْلَلْتَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ لَطْفٌ لَّهُمَا طَوَافَيْنِ وَاسِعٍ لَّهُمَا سَعْيَيْنِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

”جب تم نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا۔ ان کے لیے دو مرتبہ طواف کرو گے اور ان دونوں کے لیے دو مرتبہ سعی کرو گے۔“

——***

حافظ ابن خسر و نخعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ مبارک بن عبد الجبار صیرفی۔ ابو علی بن شاذان۔ ابو نصر بن احمد۔ ابو عبد بن طاہر۔ اسماعیل بن توبہ قزوینی۔ امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم بن حمیش۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

قال منصور بن المعتمر فلقيت مجاهداً وهو يفتي الناس بطواف واحد وسعي واحد في حجة
بهذا عن علي فقال لو سمعته قبل اليوم ما افيتت الا بطوافين وسعين واما بعد اليوم فلا افيت
بهما

منصور بن معتمر بیان کرتے ہیں: میری ملاقات مجاہد سے ہوئی تو وہ لوگوں کو ایک طواف اور ایک سعی کرنے کا فتویٰ دیتے تھے۔

(946) أخرجه عبد الرزاق - وسعيد بن منصور - وابن جرير - وابن المنذر - والبيهقي - عن علي الأزدي:

قال: كنت مع ابن عمر بين مكة ومسي لسمع الناس يقولون: لا اله الا الله والله اكبر فقال: هي هي

قال: "والزمهم كلمة التقوى" كذا قال السيوطي في "الدر المنثور" 537/7

(947) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (325) - والبيهقي في "السنن الكبرى" 108/5 - والدر المنثور

"(2606) في الحج: باب المواقيت - والحافظ ابن حجر في "الدراية" 35/2 - والزيلعي في "نصب الراية" 111/3

نے آج میں نے انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس روایت کے بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: اگر میں نے آج سے یہ روایت سنی ہوتی تو میں دو مرتبہ طواف کرنے اور دو مرتبہ سعی کرنے کا ہی فتویٰ دیتا، لیکن آج کے بعد میں ان دونوں کے بارے میں (یعنی دونوں کام دو دو مرتبہ کرنے کے بارے میں) فتویٰ دوں گا۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(94) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

يَعْنَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحَجَرِ الْأَسْوَدِ اللَّهُمَّ إِنِّي

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَالذُّلِّ وَمَوَاقِفٍ

يَكُونُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکن اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں کفر فقر ذلت اور دنیا و آخرت میں رسوائی کی کسی بھی صورتحال سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید سے ان کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن سعید بن عمر ثقفی ابو عثمان - حسن بن زیاد رحمہ اللہ سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(95) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

نَيْمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ:

روایت: لَقَدْ كُنْتُ أَقْبِلُ قَالِدَ الْهَدْيِ

حَمْدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَقِيمُ مَا

مِنَا امْرَأَةً

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار تیار کیا کرتی تھی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مکہ بھجوادیتے) اور خود (مدینہ منورہ میں) مقیم رہتے آپ ہم (ازواج) میں سے کسی خاتون سے علیحدگی اختیار نہیں کرتے تھے۔“

.....

لفظ حسین بن محمد بن خسر و بخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن زید بن ابراہیم بغوی - محمد بن شجاع ثلجی - حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

حرجہ الحصفی فی ”مسند الامام“ (245) - عبد الرزاق (8964) بمعناه

حرجہ الطحاوی فی ”شرح معانی الآثار“ 2/266 - البخاری (1698) فی الحج باب قتل القلاند للبدن

ومسلم (1321) فی الحج باب استحباب بعث الهدی الی الحر - وابو داود (1758) فی المناسک باب من بعث بهدیہ

من ماجة (3094) فی المناسک: باب تقلید البدن

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد ابن قدامہ زاہد بلخی - ابو میتب سلام بن ابوسلام - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - ابو فاطمہ مروزی - محمد بن قدامہ بلخی - ابو میتب سلام بن ابوسلام - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خسرو نے یہ روایت - ابو الفضل بن خیرون - ان کے ماموں ابو علی باقلانی - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی شثانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(953) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ: امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: عبد اللہ بن سعید بن ابوسعید مقبری بیان کرتے ہیں:

”ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ رکن یمانی کا استلام کرتے ہیں (اس کی وجہ کیا ہے؟) تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبد اللہ بن محمد بن منصور - حارث بن عبید اللہ - حسان بن براہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ طلحہ بن محمد کہتے ہیں: ابو حنیفہ کے عبد اللہ بن سعید بن ابوسعید مقبری سے سماع (کی روایت) محل نظر ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(954) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ خَطَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود بن یزید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”انہوں نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تم میں سے جس کا حج کا ارادہ ہو وہ میقات سے ہی احرام باندھے، مواقیت وہ ہیں جنہیں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے، اہل مدینہ اور اس کی طرف سے آنے والے دوسرے علاقوں کے لوگ ذوالحلیفہ سے، اہل شام اور اس کی طرف سے آنے والے دوسرے علاقوں کے لوگ جھہ سے، اہل نجد اور اس کی طرف سے

سند روایت: أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلَا يُحْرِمَنَّ إِلَّا مِنْ مِيقَاتٍ وَالْمَوَاقِيتُ نَبِيُّ وَقَتِّهَا لَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَمَنْ مَرَّ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا ذُو حُلَيْفَةٍ وَأَهْلَ الشَّامِ وَمَنْ مَرَّ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا

(95) قد تقدم فی (940) .

(96) قد تقدم فی (951) .

متن روایت: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ مِنْ جَمْعِ بَلِيلٍ وَقَالَ لَهُمْ لَا تَرْمُوا جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

”نبی اکرم ﷺ نے اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد کو مزدلفہ سے رات کے وقت پہلے ہی روانہ کر دیا تھا اور ان سے یہ فرمایا تھا: تم حجرہ عقبہ کو اس وقت تک کنکریاں نہ مارنا جب تک سورج طلوع نہیں ہو جاتا۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن محمد اسدی - سعید بن سلیمان اور ابو ہمام سکونی (اور) علی بن محمد سمسار - محمد بن عبد اللہ بن خیرون - عباس بن عزیر قطان مروزی - ابو ہمام سکونی (اور) علی بن حسن کوفی (اور) حسن بن سفیان - عبد اللہ بن عمر جعفی (اور) بدر بن یثیم بن خلف حضرمی - ابو کریب ان سب نے - عبد الرحیم بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت حمد بن محمد بن سعید ہمدانی - عبد اللہ بن احمد بن بہلول سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت میرے دادا اسماعیل بن حماد کی تحریر میں ہے میں نے اس میں پڑھا ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) میرے والد اور قاسم نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ہمام ابو بکر خفاف - بہل بن عمار - جارد بن یزید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد عبد اللہ بن زید - ابو کریب محمد بن علاء - عبد الرحیم بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو حسن محمد بن ابراہیم - ابو عبد اللہ محمد بن شجاع - حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم محمد بن علی بن حسن بن ابو عثمان - ابو حسن محمد بن احمد بن محمد بن زرقویہ - ابو بہل محمد بن احمد قطان - احمد بن حسن بن عبد الجبار - عبد اللہ بن عمر - عبد الرحیم بن سلیمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک پہلے والی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ - ابو حسن نرسی - عبد الوہاب بن حسن - احمد بن عمیر بن جوصاء - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کی ہے

(957) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ سَعِيدِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان

متن روایت: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ شَاكٍ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ بِمُحَجَّتِهِ

کرتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ نے بیمار ہونے کی وجہ سے خانہ کعبہ طواف سواری پر بیٹھ کر کیا تھا آپ ﷺ اپنی چھتری کے ذریعے ارکان کا استلام کرتے رہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صفانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(958) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَرِيضًا فَطَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى نَاقَتِهِ وَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِمُحَجَّتِهِ وَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَصْعَدَ عَلَى رَاحِلَتِهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ بیمار تھے آپ ﷺ نے خانہ کعبہ طواف اونٹنی پر بیٹھ کر کیا آپ ﷺ نے اپنی چھتری کے ذریعے اسود کا استلام کیا آپ ﷺ اپنی سواری پر بیٹھ کر (صفوف پر) چڑھ نہیں سکتے تھے۔“

——***

قاضی عمر بن حسن اشنانی نے یہ روایت - محمد بن ضیفہ بن ماہان - تمیم بن منصر - اسحاق بن یوسف ازرق کے حوالے سے - ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن خروئے نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خرون - ابو بکر محمد بن علی خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست - قاضی اشنانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(959) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبَّيْعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَتَنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَاقَامَةٍ وَاحِدَةٍ

امام ابو حنیفہ نے - ابو اسحاق سبعمی - عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ ادا کی تھیں۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن منذر بن سعید ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد بن شداد - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد - محمد بن منذر - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے یہ ان کی سند کے ساتھ دوسرے الفاظ میں منقول ہے: (جو درج ذیل ہیں):

انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاتتہ صلاة المغرب والعشاء فجمع بينهما باذان واقامة
نبی اکرم ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا نہیں کی تھیں تو آپ نے ان دونوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ہمراہ اکٹھے ادا کیا۔

پھر وہ فرماتے ہیں: ابواسحاق کے حوالے سے یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔

ابو عبد اللہ بن خروطی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد بن مظفر - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبد اللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن بن علی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(960) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ شَاكٍ عَلَى رَاحِلَتِهِ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے بیماری کے عالم میں اپنی سواری پر (بیٹھ کر) صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا تھا“۔

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو مقاتل کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(961) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ:

متن روایت: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّكَ تُلَوِّنُ لِحْيَتَكَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ
فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
رَأَيْتُكَ تَسْرَضًا فِي النَّعَالِ السَّيْنِيَّةِ وَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ
تُحْرِمَ رَكِبْتَ ثُمَّ اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ أَحْرَمْتَ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهَا

”ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! آپ اپنی داڑھی پر زرد رنگ لگاتے ہیں تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ ایسا کیا کرتے تھے اس شخص نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سہتی جوتے پہن کر ہی وضو کر لیتے ہیں اور جب آپ نے تلبیہ پڑھنا شروع کرنا ہوتا ہے تو آپ سواری پر سوار ہو کر پھر قبلہ کی طرف رخ

کرتے ہیں پھر تلبیہ پڑھنا شروع کرتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - عبداللہ بن محمد بن منصور ہمدانی - حارث بن عبید اللہ - حسان بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد کہتے ہیں: امام ابوحنیفہ نے یہ احادیث عبداللہ بن عمر (عمری) - عبداللہ بن سعید بن ابوسعید مقبری کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی نقل کی ہے۔

(962) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتَكَ تَصْنَعُ أَرْبَعَ خِصَالٍ قَالَ مَا هُنَّ قَالَ رَأَيْتَكَ حِينَ أَرَدْتَ أَنْ تُحْرِمَ رَكْبَتَكَ رَأَيْتَكَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ أَحْرَمْتَ حِينَ انْبَعَثَ بِكَ بَعِيرُكَ وَرَأَيْتَكَ حِينَ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ لَمْ تُجَاوِزِ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ حَتَّى تَسْتَلِمَهُ وَرَأَيْتَكَ تُلَوِّنُ لِحْيَتَكَ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتَكَ تَتَوَضَّأُ فِي النِّعَالِ السَّيْتَةِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ كُلَّهُ

امام ابوحنیفہ نے - عبید اللہ بن عمر - نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: ”ایک شخص نے ان سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! میں نے آپ کو چار کام کرتے ہوئے دیکھا ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: وہ کون سے ہیں؟ اس شخص نے کہا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ نے تلبیہ پڑھنا شروع کرنا ہوتا ہے تو آپ سواری پر سوار ہو کر پھر قبلہ کی طرف رخ کرتے ہیں پھر جب آپ کا اونٹ آپ کو لے کر کھڑا ہوتا ہے تو آپ پھر تلبیہ پڑھنا شروع کرتے ہیں میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہوں تو رکن یمانی کا استلام کیے بغیر آگے نہیں گزرتے ہیں میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ دائرہ پر زور دے گا خضاب لگاتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سہو جوتے پہن کر ہی وضو کر لیتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ سب کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

——***

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خروہی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان - قاضی ابو الفضل احمد بن نصر بن اشکاب بخاری - ابو عبداللہ ابن طاہر قزوینی - اسماعیل بن توبہ قزوینی - امام محمد بن حسن

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن نے اسے اپنے نسخے میں اسی طرح نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے
(963) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهَا قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَصْدُرُ النَّاسُ
بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَصْدُرُ بِحَجَّةٍ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ
إِنْ طَلِقَ بِهَا إِلَى التَّعِيمِ فَلْتَهَلْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ لَتَفْرُغْ مِنْهَا
ثُمَّ لَتُعِجِّلْ عَلَيَّ فَإِنِّي أَنْتَظِرُهَا بِبَطْنِ الْعُقَيْبَةِ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - اسود
کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:
”انہوں نے عرض کی: یا نبی اللہ! لوگ عمرہ اور حج کر کے
واپس جائیں گے اور میں صرف حج کر کے واپس جاؤں
گی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن ابوبکر کو حکم دیا اور
فرمایا: تم اس کو تعیم لے جاؤ! یہ (وہاں سے) عمرے کا احرام
باندھ لے اور پھر اس (عمرہ) سے فارغ ہو کر میرے پاس جلدی
پہنچ جائے میں عقبہ کے نشیبی حصے میں اس کا انتظار کروں گا۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابواسامہ زید بن یحییٰ بن زید بلخی فقیہ - محمد بن قاسم - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام
ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(964) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ الْعُمَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ يُهَلُّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ

امام ابوحنیفہ نے - حضرت عبد اللہ بن عمر عمری - سعید بن
ابوسعید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں:
”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کی سواری سیدھی کھڑی ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ پڑھنا
شروع کیا۔“

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - محمود بن علی بن عبید اللہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے
سے - صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(963) أخرجه ابن حبان (3792)، وابن خزيمة (2604)، والمسائي 145/5 في المسالك. باب افرا الحح، وابن أبي شيبة
79/1، والبخاري (317) في الحيض: باب نقض المرأة شعرها عند غسل المحيض، ومسلم (1211) (117)، وابن ماجه (3000)
في المناسك: باب العمرة من التعيم.

(964) قد تقدم في (953).

حافظ صاحب بیان کرتے ہیں: صلت (نامی راوی) کہتے ہیں: عبید اللہ نے - سعید بن ابوسعید - عبد اللہ بن جریج کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

امام زفر بیاج، مسروق، اسد بن عمرو، حمزہ بن حبیب، حسن بن زیاد اور قاضی ابو یوسف رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ روایت امام بو حنیفہ سے نقل کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوطالب محمد بن علی بن فتح عشاری - ابو حفص - شاہین - احمد بن سعید ہمدانی - محمود بن علی - صلت بن حجاج کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(965) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم نخعی - علقمہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

متن روایت: أَنَّهُ قِيلَ لَهُ صَلَّى عُثْمَانُ أَرْبَعًا فَقَالَ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ حَضَرَ الصَّلَاةَ مَعَ عُثْمَانَ فَصَلَّى مَعَهُ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فَقِيلَ لَهُ اسْتَزَجَعْتَ وَقُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا فَقَالَ الْخِلَافُ شَرٌّ قَالَ وَكَانَ عُثْمَانُ أَوَّلُ مَنْ أَتَمَّهَا بِمَنِي

”انہیں بتایا گیا: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے (حج کے موقع پر مسافر کے طور پر دو رکعات ادا کرنے کی بجائے) چار رکعات ادا کی ہیں تو انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دو رکعات ادا کی ہیں میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بھی دو رکعات ادا کی ہیں (راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں چار رکعات ادا کر لیں (بعد میں) اُن سے کہا گیا: آپ نے پہلے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا تھا اور فلاں بات کہی تھی اور اب آپ نے چار رکعات بھی ادا کر لی ہیں تو انہوں نے فرمایا: (حنیفہ وقت سے) اختلاف ظاہر کرنا (یا مخالفت کرنا یا اس کے برخلاف کرنا) ”شر“ ہے۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - اسماعیل بن بشر - مقاتل بن ابراہیم - نوح بن ابومریم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل احمد بن خیرون - ان کے - ابو علی - قاضی محمد بن حسن اشنانی - قاسم بن محمد - ابوبلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(965) اخرجه ابن حبان (2758)، ومسلم (694) في صلاة المسافرين وقصرها: باب قصر الصلاة بمني، وادارمي 1: 111

والبخاري (1082) في تقصير الصلاة: باب الصلاة بمني -

(966) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ كَعْبِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَتَنُ رَوَايَةٍ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

امام ابو حنیفہ نے - عدی بن ثابت - عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”میں نے مزدلفہ میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کی تھیں۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عباد بن یزید - ان کے بھائی - خالد بن میانج - انہوں نے اپنے والد بیان بن بسطام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(967) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَتَنُ رَوَايَةٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَجَلَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَقَالَ لَهُمْ لَا تَرْمُوا جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

امام ابو حنیفہ نے - سلمہ بن کھیل - حسن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”نبی اکرم ﷺ نے اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد (یعنی خواتین اور بچوں) کو مزدلفہ سے پہلے ہی روانہ کر دیا تھا آپ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: تم اس وقت تک جمرہ عقبہ کی رمی نہ کرنا جب تک سورج نکل نہیں آتا۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو بکر احمد بن محمد - محمد بن یونس - حسن بن حرب رقی - امام محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت زکریا بن یحییٰ بن سیف بخاری - محمد بن شریح - ابو حفص احمد بن حفص بخاری - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(968) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَزِيدَ الرُّشَكِيِّ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ النَّبَتِ عَامِرِ الْعَتَكِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ مَتَنَ رَوَايَةٍ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَقَالَ لَهُمْ لَا تَرْمُوا جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

امام ابو حنیفہ نے - یزید رشک بصری - عبد الرحمن - امہ اللہ بنت عامر عتکیہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا

(966) قد تقدم في (918) .

(967) قد تقدم في (932) .

(968) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (342)، والبیہقی فی "السنن الکبریٰ" 346/4 فی الصحیح: باب العمرة فی أشهر الحج، وابن ابی شیبہ 126/3 (12721) فی المساسک، باب فی العمرة، من قال فی کل شهر، ومن قال حتی تسنت، وقد تقدم فی (895) .

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: لَا بَأْسَ بِالْعُمْرَةِ فِي سَائِرِ السَّنَةِ مَا

خَلَا يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ

ہے:

”سال بھر میں (کسی بھی دن میں) عمرہ کرنے میں کوئی

حرج نہیں ہے البتہ عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور ایام تشریق (کے

دنوں کا حکم مختلف ہے)۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - حسن بن سلام - عیسیٰ بن ابان - محمد بن حسن کے حوالے

سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشجانی نے یہ روایت - عبد اللہ بن کثیر تمار کوئی - یحییٰ بن حسن بن فرات - ان کے بھائی زیاد بن حسن - انہوں

نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط مقری - ابو عبد اللہ بن دوست علاف

- قاضی اشجانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک ان کی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

ابن خسرو نے بھی یہ روایت اشجانی تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ابو حسن برقی نے - بشر بن ولید - ابو

یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(969) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي جَنَابٍ

يَحْيَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ عَنْ هَانِيءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - ابو جناب یحییٰ بن ابو حنیہ - ہانی بن یزید

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

بیان کرتے ہیں:

”ہم ان کے ساتھ عرفات سے روانہ ہوئے جب ہم

مزدلفہ میں پڑاؤ کیا تو انہوں نے اقامت کہہ کر ہمیں مغرب کی

نماز پڑھائی پھر وہ آگے بڑھے اور انہوں نے ہمیں (عشاء کی

نماز کی) دو رکعات پڑھائیں پھر انہوں نے کچھ پانی منگوایا

اپنے اوپر اندیلا اور پھر لیٹ گئے ہم خاصی دیر بیٹھے ان کا چشمہ

کرتے رہے پھر ہم نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! نماز (نہیں

پڑھنی؟) انہوں نے دریافت کیا: کون سی نماز؟ ہم نے کہا: عشاء

کی انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح (یہاں پر

مقام پر) اُسے ادا کیا تھا اُسی طرح میں نے بھی ادا کر لیا۔“

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَقْضَيْنَا مَعَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا نَزَلْنَا

جَمْعًا أَقَامَ فَصَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى بِنَا

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَوْى إِلَى

فِرَاشِهِ فَقَعَدْنَا نَنْتَظِرُ طَوِيلًا ثُمَّ قُلْنَا يَا أَبَا عَبْدِ

الرَّحْمَنِ الصَّلَاةَ فَقَالَ أَيُّ الصَّلَاةِ تَعْنُونَ قُلْنَا

الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَالَ أَمَّا كَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ صَلَّيْتُ

(969) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (248)، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 3/2، وابن حبان (3859)، وغيرهم.

(1932) في المناسك: باب الصلاة بجمع، والبيهقي في "السنن الكبرى" 121/5، واحمد 3/2، والترمذي (888) في المعجم.

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - عبد اللہ بن محمد - علی ثعلبی (اور) عبد اللہ بن عبید اللہ بن شریح ان دونوں نے - عیسیٰ بن احمد عسقلانی - مقلی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - عثمان بن سعید بن یونس - ابو عبد الرحمن مقلی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن یعقوب ثعلبی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد العزیز بن خالد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمع بین المغرب والعشاء یعنی بالمزدلفة
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔ یعنی مزدلفہ میں۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی - حسن بن علی - حسین بن علی کی تحریر - یحییٰ بن حسن - زیاد بن حسن بن فرات کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے پہلے الفاظ کے ہمراہ روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی (اور) حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد بن ابو مقاتل - عبدوس بن بشر - امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد - عثمان بن سعید - ابو عبد الرحمن مقلی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن نصیر - احمد بن حیا - عبد اللہ بن محمد بن رستم - امام محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر - انہوں نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشانی - محمد بن سلمہ واسطی - ابو عبد الرحمن مقلی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی عمر بن حسن اشانی نے اس روایت کو امام ابو حنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

الفصل الثالث فیما هو من محظورات الاحرام و فیما لیس منها و فی الاجزیه

تیسری فصل: احرام کی ممنوعات کون سی چیزیں احرام سے نہیں ہوتی ہیں اور جزاؤں کا بیان

(970) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُنْهَانَ قَالَ: مَتَنُ رِوَايَةٍ: بَيْنَمَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَسْجِدِ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ هَرَوِيَّانِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ تَلْبَسُ الْمَصْبُورُ وَأَنْتَ مُحْرِمٌ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّمَا صَبَغْنَا بِمَدَرٍ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: کثیر بن جہان بیان کرتے ہیں: ”ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد کی جگہ پر تھے کہ ایک شخص نے ان سے کہا: آپ نے حالت احرام میں ہوا پٹرا پہنا ہوا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! ہم نے کوٹا کی رنگ میں رنگا ہے۔“

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبد اللہ محمد بن مخلد - بشر بن موسیٰ - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابو عبد اللہ بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو غنائم - ابو حسن بن زریق - ابوسہل احمد بن محمد - بشر بن ولید - ابو عبد الرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد وبہ ناخذ لا نری بہ باساً لانه لیس بطیب ولا زعفران وهو قول ابی حنیفۃ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں کیونکہ وہ نہ تو خوشبو ہے اور نہ ہی زعفران ہے امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(971) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَتَنُ رِوَايَةٍ: مَنْ قَتَلَ ضِفْدَعًا كَانَ عَلَيْهِ شَاةٌ مُحْرِمًا كَانَ أَوْ حَلَالًا

امام ابو حنیفہ نے - ابو ربیع کے حوالے سے یہ روایت کیا ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ”جو شخص مینڈک کو مار دے اس پر بکری (کی قربانی) ہوگی خواہ وہ محرم ہو یا نہ ہو۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن ابوریح - احمد بن محمد بن موسیٰ انطاکی - محمد بن علی عسقلانی - عبد الرحمن بن ہانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(972) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِهِمْ بِالْحَجِّ وَيَجْعَلُوا هَا عُمْرَةً

امام ابو حنیفہ نے - ابوزبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اپنے حج کا احرام کھول دیں اور اسے عمرہ بنادیں (یعنی عمرہ کر کے حج کا احرام کھول دیں)۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - رجاء بن سوید نفی - حم بن نوح - سعدان بن سعید خلعی - نصر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(973) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ بِقَدَمٍ مُتَمَتِّعًا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَا يَطُوفُ حَتَّى يَدْخُلَ شَوَّالٌ قَالَ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ لَأَنَّهُ طَافَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جو شخص ”حج تمتع“ کرنے کے لیے رمضان کے مہینے میں (مکہ مکرمہ) آئے اور طواف نہ کرے یہاں تک کہ شوال کا مہینہ شروع ہو جائے (جو حج کے مخصوص مہینوں میں سے ایک ہے) ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تو وہ شخص حج تمتع کرنے والا شمار ہوگا کیونکہ اس نے حج کے مخصوص مہینوں میں طواف کیا ہے۔“

.....

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وعمرته في الشهر الذي يطوف فيه لا في الشهر الذي يحرم فيه وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: اس شخص کا عمرہ اس مہینے میں شمار ہوگا جس میں اس نے طواف کیا ہے نہ کہ اس مہینے میں شمار ہوگا جس میں اس نے حج کیا ہے

(972) اخرجہ الحصکفی فی ”مسند الامام“ (230)، وابن حبان (۳۷۹۱)، واحمد 217/3، والشافعی فی ”المسند“ 373/۱، والحمیدی (1293)، والبخاری (1557)، ومسلم (1216) فی الحج: باب وجوه الاحرام، والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 41/5، والبقوی فی ”شرح السنة“ (1872)۔

(973) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (341) فی الحج: باب العمرة فی اشهر الحج وغيرها.

نسبت: وقد اخرج البيهقي في ”السنن الكبرى“ 342/4، والحاكم في ”المستدرک“ 303/2، والطبرانی في ”الکبیر“ (9703)، والدارقطني (2432) فی الحج، واللفظ له: عن عبد الله بن عمر: (الحج اشهر معلومات)، قال: ”شوال، ودوالقعدة، وعشر من ذي الحجة“.

نے احرام باندھا تھا۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(974) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الرَّجُلِ يَفُوتُهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي

الْحَجِّ قَالَ عَلَيْهِ الْهَدْيُ لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَوْ أَنَّهُ يَبِيعُ ثَوْبَهُ

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جس شخص کے حج کے دنوں کے تین روزے رو جائیں۔ اس پر قربانی کرنا لازم ہوگا“ خواہ اس کے لیے اس کو اپنے کپڑے فروخت کرنے پڑیں۔“

....

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے۔ محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ بیان کرتے ہیں:

(975) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ

وَعَلَيْهِ خُفَّانِ مَقْطُوعَانِ

”میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اس وقت انہوں نے کٹے ہوئے موزے پہنے ہوئے تھے۔“

....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابن عقدہ۔ محمد بن عبد الوہاب بن محمد کتانی۔ عبد الرحیم بن شیبہ۔ فخر بن موسیٰ سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(976) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي الْمُحْرِمِ قَالَ يَبْطِ الْمُحْرِمُ

وَيَعْصِرُ الْفَرْحَةَ وَيَقْصُ الظَّفَرَ إِذَا انْكَسَرَ وَيُجْبِرُ

الْكَسْرُ

امام ابوحنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”احرام والا شخص زخم (کے علاج کے لیے اُس زخم) کو دھو سکتا ہے پھوڑے کو نچوڑ سکتا ہے اگر ناخن ٹوٹ جائے تو اسے تراش سکتا ہے اور اگر ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کو ٹھیک کر سکتا ہے۔“

....

(974) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (342) فی الحج: باب العمرة فی اشهر الحج وغيرها .

(975) وقد اخرج الحصكفي في ”مسند الامم“ (227)، واس حبان (30784)، ومالك في ”الموطأ“ 324/1، عن ابن عمر .

قل يا رسول الله! ماذا يلبي المحرم من الثياب؟ . ومن لم يكن له بعلان فليلبس الخفين وليقطعهما اسفل من الكعبين .

(976) اخرجہ ابن ابی شیبہ 95/1/4 فی الحج: فی المحرم يقص ظفره ويبط الجرح .

حافظ عبد اللہ بن ابو عوام سغدی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو العلاء محمد بن احمد بن جعفر کوفی - ابو بکر بن شیبہ - عباد بن عوام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(977) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

امام ابو حنیفہ نے - عمرو بن دینار - جابر بن زید کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس شخص کو تہبند دستیاب نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس کو جوتے دستیاب نہ ہوں وہ موز پہن لے۔“

متن روایت: مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبِسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبِسِ الْخُفَّيْنِ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید بن جعفر - احمد بن سعید ثقفی - مغیرہ بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(978) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي السَّوَّارِ عَنْ أَبِي حَاضِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

امام ابو حنیفہ نے - ابو سوار کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو حاضِر رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپنے لگوائے تھے حالانکہ آپ اس وقت روزہ بھی رکھے ہوئے تھے اور احرام بھی باندھے ہوئے تھے۔“

متن روایت: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه نأخذ ولكن لا

ينبغي للمحرم ان يحلق شعره اذا احتجم وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں البتہ احرام والے شخص کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ چھپنے لگواتے ہوئے اپنے بال مونڈ دے۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(977) اخرجہ الحنفی فی ”مسند الامام“ (228)، وابن حبان (2785)، والمسانی 133/5 فی مناسک الحج: باب الرخصة من لبس سراويل لمن لم يجد الازار، وابن ابي شيبة 100/4-101، مسلم (1178)، والترمذي (834) فی الصحیح: باب ما جاء فی لبس سراويل والخفين للمحرم اذا لم يجد الازار والعين، والطبرانی فی ”الکبیر“ (12811) .

(978) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (352) فی الحج: باب من احتجم وهو محرم والحلق، وفي ”السوطا“ (416) 1 والصحاحی فی ”شرح معانی الآثار“ 101/2 فی الصيام: باب الصائم يحتجم، والبيهقي فی ”السنن الكبرى“ 268/4، وابو داود (1835) فی المناسک: باب المحرم يحتجم .

(979) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَجَلَانَ الْكُوفِيِّ الْجَزَرِيِّ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ رَأَى حَدَاةً عَلَى ذُبْرَةٍ بِعَيْرٍ فَرَمَاهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ

امام ابو حنیفہ نے - سالم بن عجلان کوفی جزری انفس - سعید بن جبیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اونٹ کی پشت کے زخم چیل کو بیٹھے دیکھا تو اس کو تیر مار دیا حالانکہ وہ (اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے)۔"

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو عبداللہ بن مخلد عطار - علی بن ابراہیم واسطی - عمر بن عیزار - امام ابو یوسف - رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر و ملخی نے یہ روایت اپنی "مسند" میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبداللہ بن حسن خلیل - عبد بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حیش بغوی - محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی "مسند" میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

(980) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ: مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي الشَّقَاقِ إِذَا أَرَمَ قَالَ إِذْ هُنَّ بِالسَّمَنِ وَالْوَدَكِ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِكُلِّ شَيْءٍ تَأْكُلُهُ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "شقاق (نای بیماری یا درد کا شکار شخص) جب باندھ لے تو اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: "اور چربی کو اپنے جسم پر مل لے گا"

سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہر چیز تم کھا سکتے ہو۔"

——***

(اخر جہ) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ بعني بقول سعيد بن جبير ما لم يكن فيه طيب وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ یعنی سعید بن جبیر کے قول کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں جبکہ اس میں خود سے ہو۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(979) (اخر جہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (368)، وعد الرزاق 444/4 في المساند: باب ما يقتل في الحرم وما

قتله، وابن ابي شيبة 95/4 في الحج: باب في المحرم يرمى الغراب .

(980) (اخر جہ محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (355) في الحج: باب من احتاج من غلة وهو محرم .

(981) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ قَالَ:

امام ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں: حماد بیان کرتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: قُلْتُ لِأَبِرَاهِيمَ أَيَقْتَسِلُ الْمُحْرِمُ قَالَ

”میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: کیا محرم غسل کر سکتا

مَا يَصْنَعُ اللَّهُ بِذَرْنِهِ شَيْئًا

ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اس کی میل چیل کا

کیا کرنا ہے؟“

.....

ثم قال محمد وبه ناخذ لا نرى بذلك بأساً (اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن

ابى حنيفة رضى الله عنه

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(982) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسیمان کے حوالے سے یہ

أَبِرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی مسیئرمات ہیں

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِي ظُفْرِ الْمُحْرِمِ يَنْكَسِرُ قَالَ

”محرم کا ناخن اگر ٹوٹ جائے تو اس کے بارے میں

يَكْسِرُهُ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَنْقَطِعُ

وہ (ابراہیم نخعی مسیئرمات) یہ فرماتے ہیں: وہ اس کو توڑ دے گا جبکہ

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: وہ اس کو کاٹ دے گا۔“

.....

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابى حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ لا

نرى بذلك بأساً وكل ذلك حسن وهو قول ابى حنيفة رضى الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔ یہ سب صورتیں ٹھیک ہیں۔ امام

ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(983) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسیمان کے حوالے سے یہ

أَبِرَاهِيمَ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی مسیئرمات ہیں

مَتْنُ رَوَايَتٍ: يَسْتَأْذِنُ الْمُحْرِمُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

”احرام والامر داور عورت مسواک کر سکتے ہیں“

(981) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (355) في الحج باب من احتاج من علة وهو محرم .

(982) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (356) في الحج: باب من احتاج من علة وهو محرم. وكذا اخرج الدارقطني

232/2 في الحج، والبيهقي في "السنن الكبرى" 62/5، عن ابن عباس .

(983) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (537) في الحج: باب من احتاج من علة وهو محرم. قلت وقد اخرج البيهقي

65/5، عن ابن عباس، ان النبي صلى الله عليه وسلم تسوك وهو محرم .

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(984) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ

امام ابو حنیفہ نے - نافع کے حوالے سے یہ روایت

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

کرتے ہیں:

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَارَةَ وَالْحَيَّةَ

”محرم چوب ساپ پاگل کتے چیل اور بچھو، راستہ

وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْحِدَاةَ وَالْعَقْرَبَ

——***

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن

کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسرولجی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - مبارک بن عبد الجبار صیرفی - ابو محمد جوہری - حافظ محمد

مظفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شازان - ابو نصر بن اشکاب - عبداللہ بن طہر قزوینی - اسماعیل بن

قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه (عن) ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ

وهو قول ابي حنيفة وما عدا عليك من السباع فقتلته فلا شيء عليك

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے جو بھی درندہ تم پر حملہ کرے اور تم اسے

تو تم پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی۔

(985) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَطَاءِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - عطاء بن سائب کے حوالے سے

السَّائِبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: فِى الرَّجُلِ يُوَاقِعُ امْرَأَتَهُ بَعْدَمَا وَقَفَ

”جو شخص عرفہ میں وقوف کرنے کے بعد اپنی بیوی

بِعَرَفَةَ قَالَ عَلَيْهِ بُدْنَةٌ وَتَمَّ حَجُّهُ

ساتھ صحبت کر لے تو اس پر بڑے جانور کی قربانی لازم نہیں

اس کا حج مکمل ہوگا۔“

(984) (اخرجه الحصكفي في "مسند الامام" (240)، وابن حبان (3961)، واحمد 3/2، والسنائي 190/5 في مسالك الحج - - -

لغراب، والدارمي 63/2، ومسلم (1199) في الحج: باب ما يندب للمحرم قتله من الدواب، وابن ماجه (3088) في المسند -

ما يقتل المحرم، والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 165/2 .

(985) (اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (948) في الحج: باب من واقع اهله وهو محرم، والبيهقي في -

كبى 171/5 في الحج: باب الرجل يصيب امراته بعد التحلل الاول وقبل الثاني .

ابو عبد اللہ ابن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم بن حبیش - محمد بن شجاع - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت عبد اللہ بن احمد بن عمر دمشقی - عبد اللہ بن حسن خلال سے نقل کی ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ (عن) عطاء بن ابورباح (عن)

ابن عباس رضی اللہ عنہما

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ - عطاء بن ابورباح کے

حوالے سے - حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ - سعید بن جبیر کے

(986) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

فرماتے ہیں:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا جَامَعَ بَعْدَ مَا يُفِضُ مِنْ عَرَافَاتٍ

”جو شخص عرفات سے روانہ ہونے کے بعد (اپنی بیوی کے

فَعَلَيْهِ دَمٌ يَقْضَى مَا بَقِيَ مِنْ حَاجِهِ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ

ساتھ) صحبت کرتا ہے اس پر قربانی لازم ہوگی اس کے حج کے

قَابِلٍ

جتنے ارکان باقی رہ گئے ہیں وہ اُن کو ادا کرے گا اور اس پر اگلے

سال حج کرنا لازم ہوگا۔“

♦♦♦—♦♦♦—♦♦♦

(اخرجه) محمد بن حسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفہ ثم قال محمد ولسنا ناخذ بهذا

القول، القول ما قال ابن عباس رضی اللہ عنہما

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب الآثار میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد

فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں قول وہ ہے جو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا ہے:

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلمہ - ابراہیم نخعی کے

(987) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ:

”ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرفات میں وقوف

مَتْنُ رَوَايَتٍ: يَنْسَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

کیے ہوئے تھے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے سر سے

عَنْهُ وَاقِفٌ بَعَرَفَاتٍ إِذْ بَصُرَ بِرَجُلٍ يَقْطُرُ رَأْسَهُ طَبِيبًا

(986) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (349) فی الحج. باب من واقع اہلہ وھو محرم .

(987) اخرجہ ابن ماجہ (2979) فی الحج. باب التمتع بالعمرة الى الحج. واحمد 50/1، ومسلم (1222) والمسانی

153/5، والبزار (226)، والبیہقی فی ”السنن الکبری“ 20/5 .

فَقَالَ وَيْلَكَ الْمُحْرِمُ أَشَعْتُ أَغْبِرُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ
بِالْعُمْرَةِ مُفْرَدَةً ثُمَّ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَمَعِيَ أَهْلِي
فَأَحْلَلْتُ مِنْ عُمْرَتِي وَأَخَذْتُ مِنَ الطَّيِّبِ وَمِنْ
أَهْلِي حَتَّى إِذَا كَانَ غَدَاةَ التَّرْوِيَةِ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ
فَظَنَّ عُمَرُ أَنَّ الرَّجُلَ صَدَقَهُ فَكَفَّ عَنْهُ وَإِنَّمَا كَانَ
الْمُحْرِمُ بِالطَّيِّبِ بِالْأَمْسِ فَنَهَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَنْ مُتَعَةِ الْحَجِّ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي خَلَيْتُ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَ مُتَعَةِ الْحَجِّ لَا وَشَكُّكُمْ أَنَّ تَضَاجَعُوهُنَّ تَحْتَ
الْأَرَاكِ بِعَرَاقَاتٍ ثُمَّ تَرَوْهُنَّ حُجَّاجًا

خوشبو کے قطرے ٹپک رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: تمہارا
ستیاناں ہو احرام والا شخص تو بکھرے ہوئے اور غبار آلود بالوں
والا ہوتا ہے اس شخص نے جواب دیا: میں صرف عمرہ کا احرام
باندھ کر مکہ آ گیا تھا میرے ساتھ میری بیوی بھی تھی میں نے عمرہ
کر کے احرام کھول دیا پھر خوشبو بھی لگالی اور بیوی کے ساتھ
قربت بھی کر لی پھر ”ترویہ“ کے دن کی صبح میں نے حج کا احرام
باندھ لیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اندازہ ہو گیا کہ اس شخص نے ان کو
ساتھ سچ بیان کیا ہے تو انہوں نے اس کو کچھ نہیں کہا کیونکہ بیوی
کے ساتھ قربت اور خوشبو کا استعمال گزشتہ دن کیا گیا تھا لیکن
پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج تمتع کرنے سے منع کر دیا اور انہوں
نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں تم لوگوں کو حج تمتع کرنے دوں تو
عنقریب یہ صورتحال پیدا ہو جائے گی کہ تم عرفات میں پیلو کے
کسی درخت کے نیچے وظیفہ زوجیت ادا کرو گے اور پھر حج کرتے
چل پڑو گے۔“

....

حافظ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو قاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد الرحمن بن محمد۔
محمد بن ابراہیم بن حبیش بغوی۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(988)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا:
متن روایت: أَنَّ رَجُلًا قَالَ إِنِّي قَبَّلْتُ أَهْلِي وَأَنَا
مُحْرِمٌ فَأَذْفَقْتُ فَقَالَ أَهْرِقْ دِمَاؤَكَ حَتَّى تَكُونَ
إِمَامًا ابُو حَنِيفَةَ نَعَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
امام ابو حنیفہ نے۔ عبد العزیز بن رفیع۔ مجاہد کے حوالے
سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت نقل
کی ہے: ”ایک شخص نے کہا: میں نے احرام کی حالت میں اپنے
بیوی کا بوسہ لیا تو مجھے انزال ہو گیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
فرمایا: تم ایک دم دو اور اپنے حج کو مکمل کرو۔“

....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ علی بن محمد۔ عبید۔ محمد بن کثیر بن بکھل۔ صباح بن محمد بن ابراہیم۔ محمد بن شجاع۔
ثعلبی۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواه عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ لا

یفسد الحج حتی يلتقی الختانان وهو قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ علیہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں حج اس وقت تک فاسد نہیں ہوگا جب تک شرم گاہیں مل نہیں جاتی ہیں۔ امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(989) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ: روايت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
متن روایت: فِي الْمُحْرَمِ إِذَا قَبِلَ فَأَنْزَلَ قَالَ عَلَيْهِ
الْكُمُ "احرام والے شخص کو جب بوسہ لینے سے انزال ہو جائے
تو اس پر دم لازم ہوگا"۔

....—....—....

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب "الآثار" میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے
حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنے "نسخہ" میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے

(990) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ زَيْدِ بْنِ
عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا: امام ابوحنیفہ نے - زیاد بن علاقہ - عمرو بن ميمون کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان
کرتی ہیں:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقْبَلُ وَهُوَ مُحْرَمٌ "نبی اکرم ﷺ احرام کی حالت میں (اپنی زوجہ محترمہ
کا) بوسہ لے لیتے تھے"۔

....—....—....

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر خطیب - محمد بن احمد بن روق - محمد بن عبد اللہ شافعی - احمد بن سعید
بن شابین - مسعود بن جویریہ - معانی بن عمران کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(991) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ: امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(989) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (350) في الحج: باب من واقع أهله وهو محرم .

(990) اخرجه في "جامع الآثار" (1008)، والخطيب في "تاريخ بغداد" 171/4، والمتقي الهندي في "الكمر" (1818)

(991) اخرجه ابن ابي شيبة 164/1/4 في الحج: باب في قوله تعالى (فلا رفث ولا فسوق) .

قلت: وقد اخروح البيهقي في "السنن الكبرى" 67/5 - والطبرسي في "الكبرى" (10914)، عن ابن عباس، قال، قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم في قول الله عز وجل: (فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج) قال: الرفث الاغرابة والتعرض للنساء
بالجماع، والفسوق المعاصي كلها، والجدال: جدال الرجل صاحبه .

متن روایت: الرِّفْقُ الْجَمَاعُ وَالْفُسُوقُ الْمَعَاصِي

”رفٹ سے مراد صحبت کرنا فسوق سے مرذنت ہے۔“

وَالْجِدَالُ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا وَاللَّهِ بَلَىٰ وَاللَّهُ

جدال سے مراد آمی کا یہ کہنا ہے: جی نہیں! اللہ کی قسم! جی ہاں ہے

کی قسم!“۔

....—....—....

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلال۔ عبد اللہ بن عمر۔ محمد بن

ابراہیم بغوی۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد رحمہ اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔

(992)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے۔ حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: إِذَا اشْتَرَكَ الْقَوْمُ الْمُحْرِمُونَ فِي قَتْلِ

”جب احرام باندھے ہوئے کچھ لوگ (کسی شے کو)

فَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ جَزَاءٌ

مارنے میں حصہ دار ہوں تو ان میں سے ہر ایک پر جزا

ہوگی“۔

....—....—....

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو

قول ابي حنيفة نرى ان القوم يقتلون خطأ فيكون على كل واحد منهم كفارة عتق رقبة مؤمنة فان

لم يجد فصيام شهرين متتابعين

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر

محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جب کچھ لوگوں نے مل کر

خطا کیا ہو تو ان میں سے ہر ایک پر کفارے کے طور پر ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا لازم ہوگا اور اگر اس کی گنجائش نہ تو مسلسل

کے روزے لازم ہوں گے۔

(993)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے۔ ہیشم بن ابوشیم۔ صلت بن جبیر۔

أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ الصَّلْتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

نقل کی ہے:

(992) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (362)۔ وعبد الرزاق (8353) فی الحج باب حلال اغان حرم صید

صيد۔ وابن ابی شیبہ 16/4 فی الحج باب فی القوم یشترون فی الصيد وہم محرمون۔

(993) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (364) فی الحج باب الصيد فی الاحرام۔ وعبد الرزاق (8352)۔

الحج باب الصيد یدخل الحرم۔

متن روایت: اُهْدِيَ لَهُ ظَبْيَانٌ وَبَيْضٌ نِعَامٍ فِي الْحَرَمِ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ وَقَالَ هَلَّا ذَبَحْتَهُمَا قَبْلَ أَنْ تَجِيَّءَ بِهِمَا

”انہیں حرم (کی حدود میں) دوہرن اور شتر مرغ کے انڈے تحفے کے طور پر دیے گئے تو انہوں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: تم نے ان دونوں کو لانے سے پہلے ان کو ذبح کیوں نہیں کر لیا تھا؟“

(اخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ اذا دخل شيء من الصيد الحرم لم يحل ذبحه وخلي سبيله وهو قول ابي حنيفة رضي الله عنه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔ جب کوئی شکار حرم کی حدود میں داخل ہو جائے تو اسے ذبح کرنا حلال نہیں ہوگا اور اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(994) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

امام ابو حنیفہ نے - محمد بن منکدر - عثمان بن محمد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”ہم ایسے شکار کے گوشت کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے جسے احرام کے بغیر والے شخص نے شکار کیا ہو کہ کیا احرام والا شخص اس کو کھا سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ اس وقت سو رہے تھے اس بات چیت کے دوران ہماری آوازیں بلند ہو گئیں تو نبی اکرم ﷺ بیدار ہو گئے آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہم ایسے شکار کے گوشت کے بارے میں بحث کر رہے ہیں جس کو احرام کے بغیر والے شخص نے شکار کیا ہو کہ کیا احرام والا شخص اس کو کھا سکتا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس کو کھالینے کا حکم دیا (یعنی اجازت دی)۔“

(994) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (362) في الحج: باب الصيد في الاحرام - والطحاوي في "شرح معاني الآثار" 171/2 - وابن حبان (3973) - واحمد 161/1، والدارمي 39/2 - والطيالسي (232) - وابو يعلى (656) - وعبد الرزاق (8336) - ومسلم (1197) في الحج: باب تحريم الصيد للمحرم - وابيهفي في "السنن الكبرى" 188/5.

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن احمد بن ابو مقاتل قیراطی بغدادی - عمار بن خالد - اسد بن عمرو جو واسطہ کے قاضی ہیں کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبید اللہ بن عبید اللہ بن شریح - محمد بن غالب رافقی - سعید بن سلمہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر بلخی - حارث بن عبد اللہ - حسان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد رازی - اسماعیل بن ہود واسطی - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو بکر محمد بن ہمام شیرازی - ایوب بن حسن - حفص بن عبد اللہ - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد قیراطی - شعیب بن ایوب - ابو یحییٰ عبد الحمید حمانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن سعید عوفی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ہینج بن بسطام کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - قاسم بن محمد - ابوبلال اشعری - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن شیبانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت اسماعیل بن بشر - محمد بن ابو مطیع بلخی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یوسف بن موئی - عبد الرحمن بن عبد الصمد بن شعیب بن اسحاق - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی اور حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابو جعفر محمد بن عبد الرحمن - احمد بن رستہ - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - صالح بن احمد ہروزی - عمار بن خالد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن محمد بن عبید - محمد بن علی مدنی - سعید بن سلیمان - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسن بن صالح - عبداللہ بن احمد - عبدالرحمن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن عبداللہ بن عبدالملک - عبد ربہ - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو یوسف عیسیٰ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن احمد بن سلیمان - محمد بن عبدالرحیم برقی - ابو عبدالرحمن مقرئ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت علی بن عبداللہ بن مبشر - عمر الحمید بن بیان - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت حسین بن حسین انطاکی - احمد بن عبداللہ کندی - علی بن معبد - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(حافظ صاحب کہتے ہیں:) یہ ثوری اور ابن جریج نے بھی محمد بن مندر سے نقل کی ہے پھر انہوں نے ان دونوں کے طرق نقل کیے ہیں۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر و بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو علی بن شاذان - قاضی ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طہر - اسماعیل بن توبہ قزوینی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت مبارک بن عبد الجبار - ابو محمد فارسی - حافظ محمد بن مظفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ تک ان کی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت - ابوبکر احمد بن علی بن ثابت سے اجازۃ کے طور پر - قاضی ابو عبداللہ صیمری - عبداللہ بن محمد بن عبداللہ حلوانی - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن یوسف بن یعقوب - محمد بن حمدان مدائنی - محمد بن مروان بن شجاع (اور) سعید بن مسلمہ کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(واخرجہ) الامام محمد بن الحسن فی الآثار فرواہ عن ابی حنیفۃ ثم قال محمد و اراہم فی هذا الحدیث تنازعوا فی الفقہ حتی ارتفعت اصواتہم ولم یعرب علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

محمد فرماتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس حدیث میں جو منقول ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس مسئلے کی فقہی حیثیت پر بحث کرتے ہوئے ان کی آوازیں بلند ہوگئی تھیں اور نبی اکرم ﷺ نے ان کی اس حرکت پر اعتراض نہیں کیا تھا۔

انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(995) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَتَنُ رَوَايَتٍ: خَرَجْتُ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيهِمْ حَلَالٌ غَيْرِي فَبَصُرْتُ نِعَامَةً فَيَسَرْتُ إِلَى فَرَسِي فَرَكَبْتُهَا وَعَجَلْتُ عَنْ سَوَاطِي فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِيهِ فَأَبْرَأَ فَنَزَلْتُ عَنْ فَرَسِي فَأَخَذْتُ السَّوْطَ وَطَلَبْتُ النِّعَامَةَ وَأَصَبْتُ حِمَارًا فَأَكَلْتُ وَآكَلُوا

امام ابوحنیفہ نے - محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”میں نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کے ہمراہ روانہ ہوا۔ اُن میں سے میرے علاوہ اور کوئی بھی احرام کے بغیر نہیں تھا۔ میں نے ایک شتر مرغ دیکھا تو اپنے گھوڑے کی طرف جا کر سوار ہو گیا، جدی میں میں اپنی لاشی نہیں اٹھا سکا، میں نے لوگوں سے کہا: تم یہ (میری لاشی) مجھے پکڑاؤ تو ان لوگوں نے انکار کر دیا، میں اپنے گھوڑے سے نیچے اتر لاشی کو پکڑا اور شتر مرغ کے پیچھے ہولیا، میں نے ایک زہرا شکار کیا تو (اس کا گوشت) میں نے بھی کھایا اور ان لوگوں نے بھی کھایا۔“

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - محمد بن یزید - ابو خالد - مسیب بن اسحاق بخاری - ابو حفص احمد بن حفص - عمر بن محمد عبقری - حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن زیاد - اسماعیل بن ہود واسطی - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن جعفر بن محمد شاشی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابویحییٰ حمانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر - حارث بن عبد اللہ - حبان بن ابراہیم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - یوسف بن موسیٰ - عبد الرحمن بن عبد الصمد - انہوں نے اپنے دادا کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن اصفہانی - احمد بن رستہ - محمد بن معین - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(995) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی "الآثار" (359) فی الصحیح: باب اصید فی الاحرام - وفی (150) (443) - والطحاوی فی "شرح معانی الآثار" 173/2 - وعبد الرزاق (8338) - والبیہقی فی "السنن" (189/5) - والحاکمی فی "مسند الامام" (239) .

سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد بن علی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن رضوان - محمد بن سلام - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - ایوب بن بانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - حسن بن علی - حسین بن علی کی تحریر - یحییٰ بن حسین - زیاد بن حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا حسین بن سعید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبید اللہ - عیسیٰ بن احمد - عبداللہ بن یزید مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - عبداللہ بن مخلد - علی بن ابراہیم بن عبد مجید - عمرو بن عون - امام ابو یوسف رحمہم اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے روایت کی ہے

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے
حافظ محمد بن مظفر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن عبداللہ بن مبشر - عبد الحمید بن بیان - اسحاق ازرق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ ابن مظفر نے سفیان (اور) ابن جریر کے حوالے سے کچھ احادیث نقل کی ہیں جو اپنے طرق کے ہمراہ اسی مفہوم پر دلالت کرتی ہیں۔

ابو عبداللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابوی بن شاذان - ابونصر بن اشکاب - عبداللہ بن طاہر - اسماعیل بن توبہ - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي انصاری نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عبداللہ مبارک بن عبد الوہاب - ابوبکر احمد بن عبداللہ بن حسین ابن یوسف - ابوقاسم عبدالرحمن بن عبید اللہ حرمی - ابوبکر شافعی - احمد بن محمد بن عیسیٰ ترکی - ابوسلیمان جوزجانی - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ سے روایت کی ہے

(996) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ

إِبْرَاهِيمَ قَالَ:

متن روایت: إِذَا أَهْلَلْتُ بِهِمَا جَمِيعًا فَاصْبْتُ صَيْدًا كَانَ عَلَيْكَ جَزَاءَانِ وَقَالَ إِذَا أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَعَلَيْكَ جَزَاءٌ وَلَوْ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ كَانَ عَلَيْكَ جَزَاءٌ

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جب تم نے ان دونوں (یعنی حج اور عمرہ) کا احرام باندھا ہو اور پھر تم کوئی شکار کر لو تو اب تم پر دو جزائیں لازم ہوں گی۔ فرماتے ہیں: جب تم نے صرف عمرہ کا احرام باندھا ہو تو تم پر ایک جزاء لازم ہوگی اور اگر تم نے صرف حج کا احرام باندھا ہو تو تم پر ایک جزاء لازم ہوگی۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے انہوں نے اسے اپنے نسخے میں بھی نقل کیا ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

(997) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

متن روایت: مَرَرْتُ بِالْبَحْرَيْنِ فَسَأَلُونِي عَنْ لَحْمِ الصَّيْدِ يَصِيدُهُ الْحَلَالُ هَلْ يَصْلِحُ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَأْكُلَهُ فَأَقْبَيْتُهُمْ بِأَكْلِهِ وَفِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ لَهُ مَا قُلْتُ لَهُمْ فَقَالَ لَوْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا لَمْ تَقُلْ بَيْنَ اثْنَيْنِ مَا بَقِيَتْ

ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”میں بحرین سے گزرا تو ان لوگوں نے مجھ سے اپنے لہجہ کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا، جس کو احرام کے لیے شخص نے شکار کیا ہو تو کیا احرام والے شخص کے لیے اس کو حلال ہوگا؟ تو میں نے ان کو اس (گوشت) کو کھانے کا نہ دیا میرے ذہن میں اس حوالے سے کچھ الجھن رہی، میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو میں نے ان کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ میں نے ان لوگوں کو جو فتویٰ دیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم نے اس کے علاوہ (یعنی مختلف) جواب دیا ہوتا تو تم باقی ساری زندگی فتویٰ نہ دے سکتے (یعنی میں تم پر پابندی عائد کر دیتا)۔“

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

(998) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

امام ابو حنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے ہے

روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما

دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(997) اخبر جده محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (360) في الحج باب الصيد في الاحرام - وفي الموطأ (150) (442) - ورواه

في الموطأ (786) - وعبد الرزاق (8342) - والبيهقي في السنن الكبرى 188/5 .

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے لیکن اُن کو اتنا کاٹ لے کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید سے ان کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن سعید - مغیرہ بن عبد اللہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(999) - سَنَدُ رَوَايَتٍ: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ

الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالَتِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

امام ابو حنیفہ نے - منصور بن معتمر - ابراہیم نخعی - ان کی خالہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:

”جب راستے میں قربانی کا جانور ہلاک ہو جائے یا آگے سفر کرنے کے قابل نہ رہے تو اس کو قربان کر کے کھا لینا میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ اس کو بھیڑیوں کے لیے چھوڑ دیا جائے۔“

مَتْنُ رَوَايَتٍ: إِذَا هَلَكَ الْهَدْيُ فِي الطَّرِيقِ أَوْ عَطَبَ فَنَحْرَهُ وَآكَلَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ تَرْكِهِ لِلذِّئَابِ

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابراہیم بن محمد بن شہاب - سہیل واقدی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - محمد بن حسن کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے۔

حافظ صاحب کہتے ہیں: امام ابو یوسف اور اسد بن عمرو نے یہ روایت امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد قال ابو حنيفة ان كان واجباً فاصنع به ما احببت وعليك مكانه وان كان تطوعاً فتصدق به على الفقراء فان كان ذلك في مكان لا يوجد فيه الفقراء فانحره واغمس نعله في دمه ثم اضرب به صفحته ثم خل بينه وبين الناس يا كلونه فان اكلت منه شيئاً فعليك مكان ما اكلت وان شئت صنعت به ما احببت وعليك مكانه

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام

(998) اخرجه الحصكفي في ”مسند الامام“ (227) - وابن حبان (3784) - ومالك في الموطا 324/1 في الحج باب ما ينهى عنه من لبس ثياب الاحرام - والشافعي في المسند 300/1 - واحمد 63/2 - والبخاري (1542) في الحج باب ما لا يلبس المحرم من ثياب - وابوداود (1824) في الحج باب ما يلبس المحرم .

(999) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في ”الآثار“ (365) في الحج باب من عطب هديه في الطريق

محمد فرماتے ہیں: امام ابوحنیفہ کہتے ہیں: اگر تو وہ واجب ہو تو تم اس کے ساتھ جو چاہو کرو اور اس کی جگہ ایک ادائیگی تم پر لازم نہیں۔ اور وہ نفل ہو تو پھر تم اسے غریبوں کو صدقہ کر دو اگر وہ کوئی ایسی جگہ ہو جہاں غریب دستیاب نہ ہوں تو تم اسے قربان کر کے اپنے بچے اس کے خون میں ڈبو دو اور پھر ان کے ذریعے اس کے پہلو پر نشان لگا دو اور پھر اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دو وہ خود ہی اسے کھائے گئے اگر تم نے اس میں سے کچھ کھا لیا تو اس کھائے ہوئے کی جگہ (جرمانہ ادا کرنا) تم پر لازم ہوگا۔ اور اگر تم چاہو تو تم اپنی مرغی سے مطابق اسے استعمال کرو اور تم پر اس کی جگہ (دوسرے جانور کی قربانی لازم ہوگی)۔

(1000) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

امام ابوحنیفہ نے - عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے -

روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! احرام وال شخص

سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہیں

پہنے (سے ہوئے) کپڑے نہ پہنے عمامہ قبائشلو از نو پی نہ

کپڑا جس پر ورس یا زعفران لگا ہو نہ پہنے اور جس کے

جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے لیکن ان کو اتنا کاٹ

وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔“

دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

مَتْنٌ رَوَايَتُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا يَلْبَسُ

الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا

الثِّيَابَ وَالْعِمَامَةَ وَلَا الْقُبَاءَ وَلَا السَّرَاوِيلَ

وَلَا الْبُرُنْسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرَسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَمَنْ

لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا

أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ابو سعید سے ان کی تحریر کے حوالے سے - احمد بن سعید - مغیرہ بن عبد اللہ کے حوالے سے -

ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1001) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَادٍ عَنْ

امام ابوحنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے -

روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”محرم شخص جو دو اچا ہے وہ استعمال کر لے گا بشیرہ

میں خوشبو نہ ہو۔“

مَتْنٌ رَوَايَتُ: يَتَذَاوَى الْمُحْرِمُ بِمَا أَحَبَّ مَا لَمْ

يَكُنْ فِيهِ طِبٌّ

حافظ عبد اللہ بن ابوعوام سعدی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالعلاء محمد بن احمد بن جعفر - ابوبکر بن ابوشیبہ - عبد اللہ بن

کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1002) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ

امام ابوحنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر -

اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے

بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

(1000) قد تقدم في (998) .

(1001) اخرجہ محمد بن الحسن الشیبانی فی ”الآثار“ (353) - و ابو یوسف فی الآثار 123 - وان ابی شیبہ 145/2

اللہ عَنْهَا قَالَتْ:

صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

متن روایت: كَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطَّيِّبِ فِي مِفْرَقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانت میں خوشبو کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔“

...—...—...—...

حافظ حسین بن محمد بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوسعید بن ابوقاسم - قاضی ابوقاسم علی بن ابیہلی بصری - قاسم بن محمد بن ثلاج - ابوعباس بن عقدہ - محمد بن عیسیٰ بن سہل - اسحاق بن ابراہیم - امام عبد الرزاق کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

(1003) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ:

امام ابوحنیفہ نے - ہشتم - نافع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

متن روایت: إِذَا رَمَى الرَّجُلُ فِي الْحَرَمِ فَأَصَابَ فِي الْحِلِّ فَعَلَيْهِ الْجَزَاءُ وَإِذَا رَمَى فِي الْحِلِّ فَأَصَابَ فِي الْحَرَمِ فَعَلَيْهِ الْجَزَاءُ

”جب کوئی شخص حرم کی حدود میں سے تیر چلائے اور وحرم کی حدود سے باہر جا کر شکار کو لگے تو ایسے شخص پر جزاء لازم ہوگی اور اگر اس نے حرم کی حدود کے باہر سے تیر چلایا اور وہ حرم کی حدود کے اندر آ کر شکار کو لگا تو بھی اس پر جزاء لازم ہوگی۔“

...—...—...—...

قاضی عمر اشٹانی نے یہ روایت - عبداللہ بن محمد بقلانی - محمد بن آدم - فضل بن موی سینانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

ابوعبداللہ حسین بن خسرو بلخی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوالفضل بن خیروان - ابوبکر خیاط - ابوعبداللہ بن دوست علاف - قاضی عمر اشٹانی - انہوں نے اس روایت کو امام ابوحنیفہ تک اپنی مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(1004) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ عُمَرَ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَائِشَةَ

امام ابوحنیفہ نے - عبدالملک بن عمیر - ربیع بن حراش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان

(1002) أخرجه أحمد 109/6 - مسلم (1190) (41) - والطبرانی في الأوسط (5844) - والبيهقي في السنن الكبرى 35/5 وابن

حبان (1377) وابن خزيمة (2586) والنسائي في المجتبى 140/5

(1003) أخرجه... في جامع الآثار (1095)

(1004) أخرجه الحاصكفي في مسند الامام (235) وابن حبان (3834) والشافعي في المسند (389) والحميدي

(206) والبحاری (294) في الحیص: باب الامر بالنساء اذا نكحن ومسلم (1211) (119) - وابن ماجة (2963) في المناسك: باب

لحائض تقصی المناسك والطواف - وابن خزيمة (2936) والبيهقي في السنن الكبرى 308/1

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

کرتی ہیں:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

أَمَرَ لِرُفْضِهَا الْعُمْرَةَ دَمًا

کو دم دینے کا حکم دیا۔

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - فضل بن بسام بخاری - سعید بن صالح بلخی - ابویوب زاہد - قاسم بن حکم کے حوالے سے۔

ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1005) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ إِبْرَاهِيمَ

بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَشِيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متن روایت: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ابْنَ أَبِي طَيْبٍ الْمُحَرَّمُ

فَقَالَ لَآنَ أَصْبَحَ أَنْصَحَ قِطْرَانًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ

أَصْبَحَ أَنْصَحَ طَيْبًا فَاتَيْتُ عَائِشَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا

فَقَالَتْ أَنَا طَيِّبٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي أَزْوَاجِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ تَعْنِي مُحَرَّمًا

امام ابو حنیفہ نے - ابراہیم بن محمد بن منتشر کے حوالے سے

ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

”میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا احرام

شخص خوشبو لگا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میری یہ حالت ہو کہ اگر

سے تار کول اتر رہی ہو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ

ہوگا کہ مجھ سے خوشبو پھوٹ رہی ہو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس

آیا اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: میں نے

نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی پھر آپ ﷺ اپنی تمام ازواج سے

پاس تشریف لے گئے پھر آپ نے صبح کی (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی

مراد یہ تھی: کہ اگلے دن آپ ﷺ نے احرام باندھ لیا تھا)۔“

——***

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - احمد بن سعید بغدادی - مسعود بن جویریہ - معانی بن عبد

حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - شعیب بن ایوب - ابویحییٰ حماتی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن سعید ساوی - اسحاق بن ابراہیم - عبدالرزاق کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن عبدالرحمن اصفہانی - محمد بن مغیرہ - حکم بن ایوب - زفر کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ہے

انہوں نے یہ روایت بہل بن ابوبشر - فتح بن عمر - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(1005) اخبرني محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (368) في الحج: باب ما يصلح للمحرم من اللباس والطيب -

حديث عائشة رضي الله عنها في (993)

انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن عبید اللہ (اور) عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ بن احمد - مقلی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ایوب بن ہانی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - محمد بن احمد بن عبداللہ سلمی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - احمد بن معلی - شعیب کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد - حسن بن علی - یحییٰ بن حسن کی تحریر - زیاد بن ابی حسن - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - حسین بن محمد - اسد بن عمرو کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔
انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - منذر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - انہوں نے اپنے چچا - انہوں نے اپنے والد سعید بن ابی جهم کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن حسن بزار - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
انہوں نے یہ روایت صالح بن ابی ریح - سلمہ بن ابراہیم - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - حبان اور مندلیہ دونوں علی کے صاحبزادے ہیں کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - یحییٰ بن محمد بن ساعد - ابو غسان مالک بن خالد واسطی - اسحاق بن یوسف کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے جو ان کے ان الفاظ میں ہے: انا طلیت

انہوں نے یہ روایت صالح بن احمد - عثمان بن سعید - عبدالرحمن مقلی کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے
حافظ حسین بن محمد بن خرونی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - یوسف بن ابی قاسم - قاضی ابی قاسم علی بن ابی بصری - قاسم بن محمد بن شلاج - ابی عباس بن عقدہ - احمد بن سعید بغدادی - مسعود بن جویریہ - معانی بن عمران کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی اشثانی نے یہ روایت - منذر بن محمد بن منذر - انہوں نے اپنے والد - انہوں نے اپنے چچا حسین بن سعید - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن فی الآثار (فرأه) عن ابی حنیفہ ثم قال محمد وبہ ناخذ
وهو قول ابی حنیفہ الا ینبغی للمحرم ان یتطیب بشیء من الطیب بعد الاحرام

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام رحمۃ اللہ علیہ مانتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔ احرام والے شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے

کہ وہ احرام باندھنے کے بعد کسی بھی قسم کی خوشبو استعمال کرے۔

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔

(1006) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: كَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطَّيِّبِ فِي مَفْرَقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان - ابراہیم نخعی - کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک کا منظر بھی میری نگاہ میں ہے آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔“

....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - ابونضاک بن صلت - قاسم بن حکم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

حافظ حسین بن خسرو نخعی نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابوقاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن - بن ابراہیم بن حمیش بغوی - محمد بن شجاع ثعلبی - حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - شریف ابو علی محمد بن محمد بن عبد العزیز - ابومنصور محمد بن محمد بن عثمان بن ابوعباس محمد بن نصر بن احمد بن محمد بن مکرم - محمد بن نوح جندی شاپوری - علی بن حرب طائی - ابویحییٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔

(1007) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَنْصُورِ بْنِ

الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: رَأَيْتُ وَبَيْصِ الطَّيِّبِ فِي مَفْرَقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

امام ابو حنیفہ نے - منصور بن معتمر - ابراہیم نخعی - کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھی تھی۔“

....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابن جعانی - محمد بن عبد اللہ بن جعفر - اسماعیل بن احمد بن بارون - سوید بن عبد العزیز کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

(1008) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ التَّمِيمِيِّ الْقُرَشِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَاشِياً فِي جَنَحِ اللَّيْلِ بِسِيرٍ قَرَأَى خَيْالاً فَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَتَّبِعَهُ فَقَعَلَ فَإِذَا امْرَأَةٌ غُرَيَانَةٌ فَقَالَ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَحْجَّ غُرَيَانَةٌ مَاشِيَةً نَاقِضَةً شَعْرِي وَأَنَا أَمْكُتُ بِالنَّهَارِ وَأَسِيرُ بِاللَّيْلِ وَأَتَكَبُّ الطَّرِيقَ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ ارْجِعِ إِلَيْهَا وَأَمَرَهَا أَنْ تَرْكَبَ وَتَلْبَسَ وَتَهْرِيقَ دَمًا

امام ابو حنیفہ نے - یحییٰ بن عبد اللہ بن مویہ بن قریش کوفی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”(ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ رات کی تاریکی میں جا رہے تھے آپ ﷺ نے ایک ہیولی ملاحظہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی کہ وہ دیکھ کر آئیں انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہاں ایک برہنہ عورت موجود تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں نے یہ نذر مانی تھی کہ میں برہنہ اور پیدل حج کے لیے جاؤں گی اور اپنے بال کھلے رکھوں گی تو میں دن کے وقت ٹھہری رہتی ہوں اور رات کے وقت سفر کرتی ہوں اور عام راستے سے ہٹ کے چلتی ہوں نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے پاس جا کر اس سے کہو کہ وہ سوار ہو جائے لباس پہن لے (اور اپنی نذر کی جگہ) خون بہا دے (یعنی قربانی کر لے)۔“

.....

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو حسن علی بن محمد بن عبید - احمد بن جریر - ہوزہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت محمد بن مخلد - محمد بن عبد العزیز - احمد بن جریر - ہوزہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد بن سعید ہمدانی - ابراہیم - عبد اللہ بن شیبہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے قاضی عمر بن حسن اشثانی نے یہ روایت - ابراہیم بن عبد الرحیم - ہوزہ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ابو عبد اللہ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو الفضل بن خیرون - ابو بکر خیاط - ابو عبد اللہ بن دوست غلاف - قاضی عمر اشثانی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ تک مذکورہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(1009) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابی سلیمان - ابراہیم نخعی - اسود

(1008) (اعرجه البيهقي في السنن الكبرى (1080) في السند: باب الهدى فيما ركب واختلاف الروايات فيه - وذكره أيضاً

الحافظ ابن حجر في الفتح 589/11

(1009) قد تقدم في (963)

ابْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّهَا قَدِمَتْ مُتَمَتِّعَةً وَهِيَ حَائِضٌ
فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَفَضَتْ
عُمُرَتَهَا وَاسْتَأْنَفَتْ الْحَجَّ حَتَّى إِذَا فَرَّغَتْ مِنْ
حَجِّهَا أَمَرَهَا أَنْ تَصُدَّرَ إِلَى التَّعِيمِ مَعَ أَخِيهَا عَبْدِ
الرَّحْمَنِ

کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

”وہ حج تمتع کی نیت سے آئی تھیں، انہیں حیض آگیا، تو نبی
اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنا عمرہ چھوڑ دیں اور نیت
سرے سے حج کا احرام باندھ لیں، جب وہ حج کر کے فارغ
ہوئیں، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اپنے بھائی
حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تعیم جائیں (اور وہاں
سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ کر لیں)۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - ربیع بن حسان کثی - سفیان بن وکیع - مصعب بن مقدم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1010) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
إِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسیمان - سعید بن جبیر کے
حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
بیان کرتے ہیں:
”نبی اکرم ﷺ نے احرام کی حالت میں پچھنے ہوئے
تھے۔“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن منصور بن نصر صفانی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - ابو مقاتل شمر قندی کے
حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1011) - سندر روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ
عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:
مَتْنُ رَوَايَتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
إِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

امام ابو حنیفہ نے - ابو عالیہ - طاووس کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے
ہیں:
”نبی اکرم ﷺ نے احرام کی حالت میں پچھنے ہوئے
تھے۔“

(1010) أخرجه الحنفی فی مسند الإمام (242) وأبو یعلی (3390) والحمیدی (501) وابن ماجه (3081) فی المسند -

الحجامة للمحرم - والدار قطنی 239/1 فی الحج - وللبیہقی فی السنن الکبری 263/4 - واحمد 215/1 - وأبو داود (215) -

المناسک: باب المحرم یحتجم

(1011) قد تقدم - وهو حدیث سابقه

ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری نے یہ روایت سہبہ اللہ بن مبارک - خالد بن عبد اللہ - حسن بن احمد بن موسیٰ - محمد بن عبد الرحمن یعنی مخلص - احمد بن ابوداؤد سختیانی - عمر بن رستہ - ابو عاصم کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(1012) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خَارِجَةَ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ:

متن روایت: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْهَمْيَانِ لِلْمُحَرَّمِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ

”میں نے سعید بن مسیب سے احرام والے شخص کے (رقم وغیرہ رکھنے کے لیے) کمر پر تھیلی باندھنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - احمد بن محمد بن سعید - احمد بن محمد بن نعیم - بشر بن ولید - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت وکیع بن جراح نے بھی امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

(واخرجه) الامام محمد بن الحسن في الآثار فرواه عن ابي حنيفة ثم قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابي حنيفة رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد بن حسن شیبانی نے یہ روایت کتاب ”الآثار“ میں نقل کی ہے انہوں نے اس کو امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے پھر امام محمد فرماتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں امام ابو حنیفہ کا بھی یہی قول ہے۔

(1013) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ:

متن روایت: كُنَّا نَحْمِلُ لَحُومَ الصَّيْدِ زَادًا وَنَحْنُ مُحَرَّمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

”ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے ساتھ سفر کرتے ہوئے) شکار کا گوشت زاد سفر کے طور پر ساتھ رکھ کر لے جایا کرتے تھے حالانکہ ہم احرام باندھے ہوئے ہوتے تھے۔“

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - علی بن محمد بن عبید - علی بن عبد الملک بن عبد ربہ - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

(1012) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (366) في الصحيح: باب ما يصلح للمحرم من اللبس والطيب وابن ابي شيبة

54/4 في الصحيح: باب في الهميان للمحرم والدار قطي 232/2 والبيهقي في السنن الكبرى 69/5

(1013) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في الآثار (36) والبيهقي في ”السنن الكبرى“ 189/5 من طريق ابي حنيفة - ومالك في

”الموطأ“ 350/1 (77) في المناسك: باب ما يجوز للمحرم اكله من الصيد - وعبد الرزاق 434/4 (8384)

انہوں نے یہ روایت صالح بن عثمان بن سعید - ابو عبد الرحمن مرقی کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے
 ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر و نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو محمد جعفر بن محمد بن حسین سراج - احمد بن علی بغدادی -
 ابو قاسم ازہری - حافظ علی بن عمر دارقطنی - ابو حسن محمد بن عبد اللہ بن زکریا نیشاپوری - ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی (یہ سنن نسائی
 کے مؤلف ہیں) - عمار بن حسن نسائی - عبد اللہ بن ابوسعید دشتکی ہیں - ابراہیم بن میمون صالح - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے
 امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

ابن خسر و کہتے ہیں: یہ روایت امام ابو حنیفہ کے استاد حماد (بن ابوسلیمان نے) امام ابو حنیفہ سے ان کی جلالت قدر کی وجہ سے
 روایت کی ہے حضرت حماد (بن ابوسلیمان) رحمہ اللہ کا انتقال کوفہ میں 120 ہجری میں ہوا تھا۔

انہوں نے یہ روایت ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن خلال - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن ابراہیم - محمد بن شجاع - حسن بن
 زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی نے یہ روایت - ابواسحاق ابراہیم بن سعید حبال - ابو حسن احمد بن محمد بن مرزوق - ابو حسن محمد بن
 عبد اللہ بن زکریا نیشاپوری - احمد بن شعیب - عمار بن حسین - عبد اللہ بن سعد سعدی - ابراہیم بن میمون صالح - حماد بن ابوسلیمان
 جو امام ابو حنیفہ کے استاد ہیں کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حسن بن زیاد نے یہ روایت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کی ہے

(1014) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ
 عُبَيْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:
 امام ابو حنیفہ نے - ابوامیہ عبد الکریم بن ابو مخارق کے
 حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
 بیان کرتے ہیں:

متن روایت: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا
 ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا اونٹ ساتھ
 کر (پیدل چلتے ہوئے) دیکھا تو ارشاد فرمایا: تم اس پر سوار ہو
 جاؤ!“

.....

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - صالح بن رشح سے ان کی تحریر کے حوالے سے - یحییٰ بن خالد مہلہی - ابو معاذ خالد بن سلیمان کے
 حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے

(1015) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ خُصَيْفٍ
 عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:
 امام ابو حنیفہ نے - خصیف - ابو عبیدہ کے حوالے سے یہ
 روایت نقل کی ہے: حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

متن روایت: قِيمَةُ بَيْضِ النَّعَامِ إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرَمُ
 ”احرام والا شخص جب شتر مرغ کے انڈے کو نصیب

(1014) أخرجه الحسكفي في "مسند الامام" (254) - وابن ماجه (3104) - واحمد (170/3) - والدارمي (1919) - والحر

205/2 - وفي "الادب المفرد" له (772) - والترمذي (911) - والنسائي (176/5) - وابن خزيمة (2662) - وعبد بن حميد (1411)

ہیَ الْوَاجِبُ

پہنچائے تو اس کی قیمت لازم ہوگی۔

——***

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابو عباس بن عقدہ۔ احمد بن حزم۔ عبد اللہ بن موسیٰ کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

حافظ صاحب کہتے ہیں: یہ روایت امام ابو یوسف نے بھی امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ حسین بن خسر نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ عبد اللہ بن حسن خلیل۔ عبد الرحمن بن عمر۔ محمد بن ابراہیم۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے

انہوں نے یہ روایت ابوسعید احمد بن عبد الجبار۔ قاضی ابوقاسم علی بن ابوعلی بصری۔ ابوقاسم بن احمد بن عمر۔ محمد بن ابراہیم۔ محمد بن شجاع۔ حسن بن زیاد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔

حافظ ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن خسر نے یہ روایت۔ ابوسعید بن ابوقاسم۔ قاضی ابوقاسم علی بن ابوعلی بصری۔ قاسم بن محمد بن صلاح۔ ابو عباس بن عقدہ۔ احمد تمیم بن عباد۔ حامد بن آدم کے حوالے سے نقل کی ہے: محمد بن فضل بیان کرتے ہیں:

انه قال دخلنا مع ابو حنيفة على خصيف فلما ابصر بابي حنيفة شخص فظننا انه لو علم به لاستقبله فاشار اليه ابو حنيفة ان مكانك فجلس فلما انتهينا اليه قبض على يد ابو حنيفة فساله سؤالا دقيقا على حياء وتعزير له قال فما زال قابضا على يد ابو حنيفة حتى رد ابو حنيفة يده قال ومد يد ابو حنيفة للجلسة معه فابى ابو حنيفة وجلس بين يديه معنا وساله عن حديث ابن مسعود في بيض النعام فحدثه به

وہ بیان کرتے ہیں ہم امام ابو حنیفہ کے ہمراہ خسیف کے پاس گئے جب انہوں نے امام ابو حنیفہ کو دیکھا تو دیکھتے رہے جس سے ہمیں اندازہ ہوا کہ اگر انہیں امام ابو حنیفہ کے بارے میں پتہ ہوتا تو وہ ان کا استقبال کرتے۔ پھر امام ابو حنیفہ نے انہیں اشارہ کیا کہ آپ اپنی جگہ پر رہیں تو وہ بیٹھ گئے تو جب ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے امام ابو حنیفہ کا ہاتھ مٹھی میں لیا اور ان سے دقیق سوالات کئے۔ وہ مسلسل امام ابو حنیفہ کا ہاتھ تھامے رہے یہاں تک کہ امام ابو حنیفہ نے ان کا ہاتھ واپس کیا۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنا ہاتھ امام ابو حنیفہ کی طرف بڑھایا تا کہ انہیں اپنے ساتھ بٹھائیں لیکن امام ابو حنیفہ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور ہمارے ساتھ ان کے سامنے بیٹھ گئے امام ابو حنیفہ نے ان سے شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے امام ابو حنیفہ کو وہ حدیث بیان کی۔

(1016)۔ سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ

(1015) أخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الحجة على أهل المدينة" 358/2- وأبو يوسف في "الآثار" 105- وفي "اختلاف

أبي حنيفة وابن أبي ليلى" 142- وابن أبي شيبة 370/3- وعبد الرزاق (8303) في الحج: باب بيض النعام

(1016) قد تقدم في (963) و (1009)

رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَتْنُ رَوَايَةٍ: أَنَّهَا قَدِمَتْ مُتَمَتِّعَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرَفَضَتْ عُمرَتَهَا
 سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”وہ حج تمتع کی نیت سے آئی تھیں، انہیں حیض آگیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو ہدایت کی تو انہوں نے اپنا عمرہ ایک طرف کر دیا۔“

♦♦♦—♦♦♦—♦♦♦

ابو محمد بخاری نے یہ روایت - احمد بن محمد - قاسم بن محمد - ابوبلال محمد بن محمد اشعری کوفی - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد ہمدانی کوفی - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - قاسم بن محمد - امام محمد سے روایت کی ہے۔

انہوں نے یہ روایت محمد بن منذر - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم بن جراح ان دونوں نے - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے یہ روایت احمد بن محمد - جعفر بن محمد - انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے - عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

(1017) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَتْنُ رَوَايَةٍ: أَنَّهُ أَمَرَ بِرَفْضِ عُمرَتِهَا وَذَبَحَ لِرَفْضِ الْعُمْرَةِ بَقَرَةً
 امام ابو حنیفہ نے - ہیشم - ایک (نامعلوم) شخص کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ”نبی اکرم ﷺ نے انہیں عمرہ چھوڑ دینے کی ہدایت کی اور ان کے عمرہ کو ترک کرنے کی وجہ سے ایک گائے قربان کی۔“

♦♦♦—♦♦♦—♦♦♦

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - محمد بن منذر ہروی - احمد بن عبد اللہ کندی - ابراہیم جریر - امام ابو یوسف کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔
 (1018) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: حَوَالَةَ سَيِّدَةِ رَوَايَةٍ: أَنَّهُ أَمَرَ بِرَفْضِ عُمرَتِهَا وَذَبَحَ لِرَفْضِ الْعُمْرَةِ بَقَرَةً
 امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسیمان - ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

(1017) قد تقدم في (1004)

(1018) ... قلت: وقد اخرج مالك في ”الموطأ“ 381/1 وابن خزيمة 155/4 - والحاكم في ”المستدرک“ 616/1 - وسنن الكبرى 243/5 - والدارقطني (2505) في الحج: باب المواقيت - واللفظ له - عن ابن عمر 1 - قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ”من اهدى تطوعاً ثم ضل - فليس عليه البدل الا ان يشاء - وان كانت نذراً فعليه البدل“

متن روایت: اِنَّهَا سَاقَتْ بُدْنَةً فَضَلَّتْ فَاشْتَرَتْ
مَكَانَهَا اُخْرٰى ثُمَّ وَجَدَتْ الْاُولٰى فَنَحَرَتْهُمَا
”وہ قربانی کا جانور (اونٹ) ساتھ لے کر جا رہی تھیں، وہ
گم ہو گیا، تو انہوں نے اس کی جگہ دوسرا خرید لیا، پھر پہلے والا
جانور بھی مل گیا، تو انہوں نے اُن دونوں کو قربان کر دیا۔“

——***

حافظ حسین بن خسرو نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو قاسم بن احمد بن عمر - عبد اللہ بن حسن - عبد الرحمن بن عمر - محمد بن
ابراہیم بخوی - محمد بن شجاع - حسن بن زید کے حوالے سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے
(1019) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ مَيْمُونِ بْنِ
مِهْرَانَ (وَ) عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّهُمَا قَالَا:
متن روایت: مَنْ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ
يَرْمُلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (إِنَّ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ)
عطاء بن ابورباح فرماتے ہیں:
”جو شخص صفا اور مروہ کا طواف کرتے ہوئے رمل نہ کرے
تو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
”بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔“

حافظ طلحہ بن محمد نے یہ روایت اپنی ”مسند“ میں - ابو عباس بن عقدہ - قاسم بن محمد (اور) ابوبلال - امام ابو یوسف کے حوالے
سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے

(1020) - سند روایت: (أَبُو حَنِيفَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ:
متن روایت: أَنَّ الْمُتَمَتِّعَ إِذَا لَمْ يَكُنْ صَامَ ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ فَلَا بُدَّ مِنَ الْهَدْيِ فَإِنْ مَضَتْ أَيَّامُ
النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يُهْدَى فَعَلَيْهِ الْهَدْيُ وَعَلَيْهِ دَمٌ
لِتَاخِيرِ الْهَدْيِ
امام ابو حنیفہ نے - حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے یہ
روایت نقل کی ہے: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
”حج تمتع کرنے والا شخص جب حج کے دنوں میں تین دن
روزے نہ رکھ سکے تو اس کے لیے ہدی (بڑے جانور کی قربانی)
لازم ہوگی، لیکن اگر اس کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کے دن
گزر جائیں تو اس پر ہدی تو لازم ہوگی، اور ہدی میں تاخیر کی وجہ
سے اس پر دم لازم ہوگا۔“

——***

یہ روایت احمد بن قاسم (اور) اسحاق بن ابواسرائیل نے - عاکذ بن حبیب بن احمد کے حوالے سے امام ابو حنیفہ سے نقل کی ہے۔
(1019) ... قلت. وقد اخرج ابن ماجه (2952) - واحمد 45/1 - والنخاري (1605) - وابو يعلى (188) - والطحاوي في "شرح
معاني الآثار" 182/2 - والحاكم في "المستدرک" 454/1 - عن زيد بن اسلم - عن ابيه - قال. سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
يقول: "فيم الرسلان والكشف عن المناكب وقد اطا الله الاسلام - ونهى الشرك؟ قال: ثم قال: وما ذلك؟ ندع شيئاً كنا نفعله على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم؟!"
(1020) اخرجه محمد بن الحسن الشيباني في "الآثار" (342) في الحج: باب العمرة في اشهر الحج وغيرها - وذكره العثماني
في "اعلاء السنن" 335/10 (2875) في الحج: باب اذا لم يجد القارن او المتمتع الهدى فعليه صيام ثلاثة...

روایات کے مضامین کی تفصیلی فہرست

(یاد رہے کہ ہم نے اس کتاب کی ترقیم میں مطبوعہ نسخے کی موافقت کی ہے اور مطبوعہ نسخے کے محقق نے کتاب کے مقدمے میں آنے والی روایات کو بھی اپنی ترقیم میں شامل کیا تھا اور جہاں سے اصل کتاب شروع ہوئی ان کی ترقیم کے مطابق اس کی رقم 63 ہے۔ یہاں سے امام خوارزمی کی مرتب کردہ کتاب جامع المسانید کا باقاعدہ آغاز ہوتا ہے)

63	کسی چیز کی محبت اندھا کر دیتی ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ بن انیس
64	نڈی دل کا حکم	حدیث نبوی، قولی	عائشہ بنت عمر
65	علم دین کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ بن جزء
66	مسجد بنانے کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن ابی اوفی
67	علم کا حصول فرض ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
68	بھلائی کی طرف رہنمائی کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
69	کسی کا عیب ظاہر کرنے کا نقصان	حدیث نبوی، قولی	حضرت وائلہ
70	استغفار اور صدقہ کرنے کی فضیلت	حدیث نبوی، فعلی	حضرت جابر
71	بھلائی کی تعلیم دینے کی فضیلت	قول تابعی	ابراہیم نخعی
72	تکبر اور بڑائی کی مذمت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
73	ظلم قیامت کے دن تاریکی ہوگا	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
74	آزمائش ترقی درجات کا باعث ہوتی ہے	حدیث نبوی، قولی	سیدہ عائشہ
75	قبروں کی زیارت کی اجازت	حدیث نبوی، قولی	حضرت بریدہ
76	بچوں اور خواتین پر رحم کی ترغیب	حدیث نبوی، قولی	نامعلوم
77	تکبر کرنے والے کا انجام	بیان تابعی	محمد بن منکدر
78	دو غلے پن کا انجام	قول تابعی	ابراہیم نخعی
79	نرمی کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	سیدہ عائشہ
80	نرمی کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	مجاہد

81	تقویٰ اور لزوم جماعت مسلمین	بیان صحابی	حضرت ابو مسعود
82	مرحومین کو برا کہنے کی ممانعت	حدیث نبوی، قولی	سیدہ عائشہ
83	دنیاوی پریشانیوں کا اجر	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
84	امارت ایک امانت ہے	حدیث نبوی، قولی	حسن بصری
85	علم حاصل کرنا فرض ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ
86	تین چیزوں کا اجر مرنے کے بعد بھی ملتا ہے	قول تابعی	ابراہیم نخعی
87	آز، کش کلام سے متعلق ہوتی ہے	قول تابعی	ابراہیم نخعی
88	تعلیم دینے کی فضیلت	قول تابعی	ابراہیم نخعی
89	علم حاصل کرنا فرض ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
90	علم حاصل کرنا فرض ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
91	اپنے استاد کے لیے دعا	فعل تابعی	امام ابو حنیفہ
92	ثقل کی پہچان	قول تابعی	ابراہیم نخعی
93	ثقل سے محفوظ سمجھنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
94	نماز قضا ہو جانا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن مسعود
95	لا الہ الا اللہ کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
96	علم چھپانے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
97	ہر بھلائی صدقہ ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
98	امر بالمعروف فرض ہے	قول صحابی	حضرت ابن عمر
99	وقفہ سے ملنا چاہیے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
100	باغیوں سے لڑائی	قول صحابی	حضرت ابن عمر
101	نبی اکرم کی خوشبو	وصف نبوی	حضرت جابر
102	معذرت قبول نہ کرنے کا گناہ	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
103	ندامت توبہ ہوتی ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن مسعود
104	نبی اکرم کے نزدیک پسندیدہ نام	وصف نبوی	حضرت ابن عمر

امام شعبی	عمل تابعی	105	غیبت ہونے پر رد عمل
حضرت ابن عمر	حدیث نبوی، قولی	106	نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی
حضرت ابن عمر	حدیث نبوی، قولی	107	خضاب لگاؤ اور اہل کتاب کے برخلاف کرو
حضرت انس	حدیث نبوی، قولی	108	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام
حضرت انس	حدیث نبوی، قولی	109	پڑوسی کے حقوق اور رات کی عبادت کی ترغیب
حضرت ابن مسعود	قول صحابی	110	سورہ بقرہ کی آخری تین آیات کی فضیلت
حضرت ابن مسعود	قول صحابی	111	قرآن شعر کی طرح نہیں پڑھنا چاہیے
فاطمہ بنت اجرد	حدیث نبوی	112	مڈی دل کا حکم
حضرت عمر	حدیث نبوی، قولی	113	اعمال کا مدار نیت پر ہوتا ہے
نامعلوم	حدیث نبوی، قولی	114	میت قرض کے عوض رہن رہتی ہے
اغر	حدیث نبوی، قولی	115	ذکر الہی کی فضیلت
سیدہ عائشہ	حدیث نبوی، قولی	116	پڑوسی سے حسن سلوک
حضرت جابر	حدیث نبوی، قولی	117	ابلیس کا تخت
حضرت ابوسعید	حدیث نبوی، قولی	118	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام
حضرت ابوسعید	حدیث نبوی، قولی	119	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام
حضرت ابویوب	حدیث نبوی، قولی	120	بھلائی کئی قسموں کی ہوتی ہے
حضرت ابو ہریرہ	حدیث نبوی، قولی	121	صلہ رحمی کی فضیلت
حضرت ابن عمر	حدیث نبوی، قولی	122	بینائی رخصت ہونے کا اجر و ثواب
حضرت عمر	قول صحابی	123	قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو
حضرت صفوان	حدیث نبوی، قولی	124	توبہ کا دروازہ
حضرت ابوسعید	حدیث نبوی، قولی	125	لوگوں کا شکر گزار ہونا
حضرت عمر	قول صحابی	126	قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو
ابراہیم نخعی	قول تابعی	127	خوش الحالی کے ساتھ قرآن کی تلاوت
حضرت عتبہ	حدیث نبوی، قولی	128	سورہ اخلاص کی فضیلت

129	منافق کو (اپنے انجام کا) کوئی خوف نہیں ہوتا	قول صحابی	حضرت عمر
130	چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا	حدیث نبوی، قولی	حضرت حذیفہ
131	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید
132	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ
133	نماز میں طویل قیام افضل ہے	قول تابعی	حسن بصری
134	استغفار کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوذر
135	قبر میں ہونے والے سوالات	حدیث نبوی، قولی	سیدہ اُمّ ہانی
136	تنگدست مومن کا اجر	حدیث نبوی، قولی	سیدہ اُمّ ہانی
137	تقاضا میں نرمی کرنے والے کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	سیدہ اُمّ ہانی
138	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
139	قرآنی آیت کی تفسیر	قول تابعی	ابراہیم نخعی
140	مشورہ دینے کی اہمیت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
141	نیکی اور دعا کے فوائد	حدیث نبوی، قولی	حضرت ثوبان
142	تکبر اور بڑائی کی مذمت	حدیث نبوی، قولی	ابو مسلم انصاری
143	دل کی اہمیت	حدیث نبوی، قولی	حضرت نعمان بن بشیر
144	حلال اور حرام واضح ہیں	حدیث نبوی، قولی	حضرت نعمان
145	سرکشی کی تہدید اور صلہ رحمی کی ترغیب	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
146	غیبت اور بہتان میں فرق کی وضاحت	قول تابعی	ابراہیم نخعی
147	علم حاصل کرنا فرض ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
148	امارت ایک امانت ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوذر
149	توبہ کا دروازہ	حدیث نبوی، قولی	حضرت صفوان
150	تسبیح کے کلمات	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوامامہ
151	ایک دعا جو تحفہ ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
152	تسبیح و دعا کے کلمات	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ

153	قرآنی آیت کی تفسیر	قول تابعی	ضحاک
154	والدہ کی قبر کی اجازت ملنا	حدیث نبوی، قولی	حضرت بریدہ
155	نظر لگن، تقدیر پر سبقت لے جاتا	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ
156	ایک یہودی کا ایمان لانا	حدیث نبوی، قولی	حضرت بریدہ
157	بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت بریدہ
158	قبرستان جانے کی دعا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت بریدہ
159	اچھے ناموں کا پسندیدہ ہونا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عباس
160	قدریہ فرقہ پر لعنت ہونا	حدیث نبوی، قولی	حضرت بریدہ
161	امام زید کا جواب	بیان تابعی	امام ابوحنیفہ
162	پانچ کلمات کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت شخشاخ
163	قرآن کے علم و تعلیم کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت عثمان
164	صبح و شام کی دعا اور اس کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
165	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید
166	جھوٹی حدیث بیان کرنے کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
167	آزمائش کو دعوت نہیں دینی چاہیے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
168	ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں	قول صحابی	حضرت عبداللہ
169	چھینک اور اس کا جواب	قول تابعی	ابراہیم نخعی
170	ایک منکر کی وضاحت	حدیث نبوی، قولی	سیدہ امّ ہانی
171	قتل و غارت گری کی پیشگوئی	حدیث نبوی، قولی	حضرت عرفجہ
172	اچھے اخلاق سب سے بڑی نعمت ہیں	حدیث نبوی، قولی	حضرت اسامہ
173	ہر مسلمان سے خیر خواہی کا حکم ہے	حدیث نبوی، فعلی	زیاد بن علاقہ
174	ہر مسلمان سے خیر خواہی کی بیعت	حدیث نبوی، فعلی	حضرت جریر
175	حدیث جبرائیل	حدیث نبوی، فعلی	حضرت عبداللہ
176	کلمہ شہادت کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوورداء

- 177 آلہم کی تفسیر بیان صحابی حضرت ابن عباس
- 178 شجر و حجر کا سلام حدیث نبوی حضرت علی
- 179 جہنم سے نکلنے والا ایک شخص حدیث نبوی، قولی حضرت ابن مسعود
- 180 موحّدین کا جہنم سے نکالا جانا حدیث نبوی، قولی حضرت حذیفہ
- 181 اللہ تعالیٰ ہی سلامتی عطا کرنے والا ہے حدیث نبوی، قولی حضرت ابن مسعود
- 182 شفاعت کی امید ابلیس کو بھی ہوگی قول صحابی حضرت ابن مسعود
- 183 لوگوں کی تین اقسام بیان صحابی حضرت ابن مسعود
- 184 دوسروں سے نصیحت حاصل کرنا بیان صحابی حضرت ابن مسعود
- 185 حقیق مومن حدیث نبوی، قولی حضرت علی
- 186 'اَللّٰهُ اَكْبَرُ' پڑھنے کی فضیلت حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 187 سب کچھ تقدیر کے تابع ہے حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 188 آفت کا ہٹ جانا حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 189 علم نجوم کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 190 گناہ کا ارتکاب کفر نہیں ہوتا حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 191 ہر بیماری کی دوا موجود ہے حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 192 حضرت عمر سے یہودی کا سوال قول صحابی حضرت عمر
- 193 تقدیر کا منکر مومن نہیں قول صحابی حضرت علی
- 194 قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 195 آدمی کے بارے میں سب کچھ نوٹ کیا جانا حدیث نبوی، قولی حضرت ابن مسعود
- 196 قدریہ فرقے کی مذمت حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 197 صبح کے کاموں میں برکت کی دعا حدیث نبوی، قولی حضرت صخر غامدی
- 198 امت کے لیے برکت کی دعا حدیث نبوی، قولی حضرت صخر غامدی
- 199 ہر نبی نے تقدیر کے منکرین پر لعنت کی ہے حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 200 حضرت جبرائیل کا جواب حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عباس

201	گناہ کی دنیاوی سزا	حدیث نبوی، قولی	حضرت علی
202	یہود و نصاریٰ فد یہ بن جائیں گے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو موسیٰ
203	ابلیس کا اپنے لشکر بھجوانا	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
204	مقام محمود کیا ہے؟	بیان صحابی	حضرت ابو سعید
205	کفار کی حسرت	بیان تابعی	ابراہیم نخعی
206	شفاعت کی امید ابلیس کو بھی ہوگی	حدیث نبوی، قولی	حارث
207	مقام محمود کی وضاحت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو سعید
208	ایک لفظ کی قراست	حدیث نبوی، فعلی	حضرت نعمان
209	بد مذہب کی دوستی سے روکنا	عمل تابعی	سعید بن جبیر
210	قدر یہ فرقے کی مذمت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
211	اہل ایمان کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
212	جمعہ کے دن کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ہریرہ
213	کلمہ طیبہ کے بارے میں سوال ہوگا	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
214	مومن جنت میں داخل ہوگا	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ذر
215	دونشانیاں گزر چکی ہیں	قول صحابی	حضرت ابن مسعود
216	اللہ تعالیٰ جسے چاہے گمراہ رہنے دے	قول صحابی	حضرت عمر
217	طعن اور طاعون شہادت کا باعث ہونگے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو موسیٰ
218	قیامت سے پہلے میں کذاب آئیں گے	حدیث نبوی، قولی	حضرت علی
219	ایک نوجوان کی دین فہمی	بیان صحابی	حضرت معاذ
220	مشرکین کی اولاد کا انجام	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
221	پیار کو دم کی دعا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ
222	چاند دو ٹکڑے ہوتا	بیان صحابی	حضرت ابن مسعود
223	نظر لگ جانا حق ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ
224	ویدار الہی حق ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت جریر

- 225 قرآن میں تقدیر کے حکم سے متعلق آیت ہے بیان تابعی عمر بن عبدالعزیز
- 226 قیامت کا دن، حسرت اور ندامت والا ہوگا حدیث نبوی، قولی سیدہ امّ ہانی
- 227 مغفرت پر یقین رکھنا حدیث نبوی، قولی سیدہ امّ ہانی
- 228 ہر بیماری کی دوا ہے حدیث نبوی، قولی اقر
- 229 شفاعت مصطفیٰ حدیث نبوی، قولی ابو زعراء
- 230 حضرت جابر کی وضاحت حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 231 حضرت وحشی کا واقعہ حدیث نبوی، فعلی حضرت عباس
- 232 المرّ کی تفسیر بیان صحابی حضرت ابن عباس
- 233 کیا چیز تقدیر پر سبقت لے جاتی؟ حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمرو
- 234 حدیث جبرائیل حدیث نبوی حضرت ابن عمر
- 235 نحوست تین چیزوں میں ہو سکتی ہے حدیث نبوی، قولی حضرت بریدہ
- 236 بیماری کی فضیلت حدیث نبوی، قولی حضرت بریدہ
- 237 جنت میں دو تہائی اکثریت حدیث نبوی، قولی حضرت بریدہ
- 238 بچے کے انتقال کا اجر حدیث نبوی، قولی حضرت بریدہ
- 239 قبر میں سوالات حدیث نبوی، قولی حضرت سعد
- 240 ایک اعتقادی مسئلہ کی وضاحت قول تابعی عطاء بن ابی رباح
- 241 سب کچھ طے شدہ ہے، تو عمل کیوں؟ حدیث نبوی، قولی حضرت سعد
- 242 زمانے کو برا نہ کہو! حدیث نبوی، قولی حضرت ابو قتادہ
- 243 مقام محمود سے مراد شفاعت ہے حدیث نبوی، قولی حضرت سعد
- 244 گناہ کا ارتکاب کفر نہیں ہوتا بیان صحابی حضرت ابن عمر
- 245 اچھی و بری تقدیر پر ایمان حدیث نبوی، قولی حضرت علی
- 246 کلمہ طیبہ کی فضیلت بیان صحابی حضرت حذیفہ
- 247 کس غیر مسلم بچوں کا انجام حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 248 آزمائشوں کی کثرت ہوگی حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ

249	ایک قرآنی لفظ کی وضاحت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید
250	چار چیزوں میں شفاء ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
251	کھنسی کا پانی آنکھوں کی شفاء ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت سعید بن زید
252	صبح کے کاموں کے لیے برکت کی دعا	حدیث نبوی، قولی	حضرت صخر غامدی
253	ایک قرآنی لفظ کی وضاحت	بیان صحابی	حضرت ابن عمر
254	طعن اور طاعون شہادت کا باعث ہیں	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوموسیٰ
255	مردہ پیدا ہونے والا بچہ	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوموسیٰ
256	ایک قرآنی لفظ کی وضاحت	بیان تابعی	ابوصالح
257	امت محمدیہ امت مرحومہ ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوموسیٰ
258	نبی اکرم کا زہد	حدیث نبوی	اسود
259	نبی اکرم کے اہل خانہ کا زہد	بیان صحابی	سیدہ عائشہ
260	نبی اکرم کی پاکیزہ خوشبو	وصف نبوی	حضرت ابن مسعود
261	نبی اکرم کی ٹوپی شریف	وصف نبوی	حضرت ابو ہریرہ
262	نبی اکرم کی کرم نوازی	وصف نبوی	نامعلوم
263	مومن ایک آنت میں کھاتا ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
264	سب سے بڑا عقلمند کون ہے؟	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
265	نبی اکرم بالوں میں مہندی لگاتے تھے	وصف نبوی	عبداللہ
266	درہم و دینار کس نے ایجاد کیے؟	بیان تابعی	حماد بن ابوسلیمان
267	نبی اکرم کا اپنی والدہ کی قبر پر جانا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت بریدہ
268	نبی اکرم کے اخلاق کریمانہ	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عمر
269	لوگوں کی مثال	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
270	سیدہ عائشہ کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	سیدہ عائشہ
271	چھ صحابہ کرام جو فقیہ تھے	بیان تابعی	امام شععی
272	حضرت ابوبکر کی فضیلت	بیان صحابی	سیدہ عائشہ

امام باقر	قول تابعی	273	امام باقر کا واقعہ
حماد بن ابوسلیمان	بیان تابعی	274	اکابرین کی پیروی
حضرت علی	قول صحابی	275	حضرت علی کا خراج تحسین
حضرت ابوموسیٰ	قول صحابی	276	حضرت ابن مسعود کی فضیلت کا اعتراف
سیدہ عائشہ	بیان صحابی	277	سیدہ عائشہ کی خصوصیات
حضرت انس	حدیث نبوی، قولی	278	سیدہ خدیجہ کی فضیلت
حضرت انس	بیان صحابی	279	نبی اکرم کی عمر مبارک
حضرت ابن مسعود	فعل صحابی	280	نماز کے دوران عمل
حضرت انس	بیان صحابی	281	نبی اکرم کے اخلاق
سیدہ عائشہ	بیان صحابی	282	نبی اکرم کے اخلاق
مسروق	عمل تابعی	283	حبیبہ حبیبہؓ
حضرت انس	بیان صحابی	284	نبی اکرم کا وصال
حضرت انس	بیان صحابی	285	63 برس کی عمر میں انتقال
حضرت ابن مسعود	قول صحابی	286	حضرت عمر کی فضیلت
ابراہیم نخعی	قول تابعی	287	ایک قرأت سے دوسری کی طرف منتقلی
حضرت ابن مسعود	قول صحابی	288	قرآن کی تلاوت میں غلطی
حضرت ابن عباس	فعل صحابی	289	سیدہ عائشہ کا واقعہ
حضرت ابن مسعود	بیان صحابی	290	ایک اعتراف
حضرت ابن مسعود	بیان صحابی	291	ایک اعتراف
سیدہ عائشہ	بیان صحابی	292	سیدہ عائشہ کی سات خصوصیات
حضرت ابن مسعود	عمل صحابی	293	نبی اکرم کی عادات و اطوار کی پیروی
حضرت ابن مسعود	وصف صحابی	294	نبی اکرم کے چٹائی بردار
حضرت عمر	فعل صحابی	295	حضرت عمر کی وصیت
حضرت ابن مسعود	وصف صحابی	296	نبی اکرم کے عصا بردار

سیدہ اُمّ ہانی	حدیث نبوی، قولی	297	شعار علم اور قرآن ہونا چاہیے
سیدہ اُمّ ہانی	حدیث نبوی، قولی	298	جنت کی خوشخبری
حضرت ابن مسعود	حدیث نبوی، فعلی	299	نبی اکرم کا تلاوت سن کر رونا
حضرت ابن مسعود	حدیث نبوی، قولی	300	حضرت ابو بکر و حضرت عمر کی پیروی
حضرت علی	بیان صحابی	301	سب سے پہلے قبول اسلام
امام ابو حنیفہ	بیان تابعی	302	امام جعفر صادق سے بڑے فقیہ ہیں
منتشر	بیان تابعی	303	مسروق کی انگوٹھی کا نقش
منتشر	عمل صحابی	304	خوش الحالی سے تلاوت
مسروق	عمل تابعی	305	استغفار ڈھال ہے
حضرت ابن مسعود	بیان صحابی	306	حضرت ابن مسعود کا خطبہ
حضرت انس	بیان صحابی	307	63 برس کی عمر انتقال
حضرت ابن مسعود	بیان صحابی	308	امت محمدیہ گمراہی پر متفق نہیں ہوگی
حضرت سعید بن زید	حدیث نبوی، قولی	309	دس لوگوں کو جنت کی بشارت
حضرت ابو سعید خدری	حدیث نبوی، قولی	310	حضرت ابو بکر و حضرت عمر کی تعریف
حضرت عمر	قولی صحابی	311	قرآن کے الفاظ کی وضاحت
حضرت حذیفہ	حدیث نبوی، قولی	312	نبی اکرم کی تلقین
نامعلوم	حدیث نبوی، قولی	313	امت کی کثرت پر فخر
سیدہ عائشہ	بیان صحابی	314	سیدہ عائشہ کی سات خصوصیات
سیدہ عائشہ	بیان صحابی	315	سیدہ عائشہ کی دس خصوصیات
حضرت ابن عمر	بیان صحابی	316	قرض کی واپسی
حضرت جابر	بیان صحابی	317	آداب محفل
امام ابو حنیفہ	بیان تابعی	318	امام صاحب کے خواب کی تعبیر
حضرت ابو موسیٰ	حدیث نبوی، قولی	319	امت کی کثرت پر فخر
حضرت ابن مسعود	فعل صحابی	320	نماز کے دوران عمل

321	قرآنی آیت کی تفسیر	حدیث نبوی، قولی	حضرت علی
322	وضو کے اعضاء کو تین، تین مرتبہ دھونا	بیان صحابی	حضرت عثمان
323	وضو کے اعضاء کو دو، دو مرتبہ دھونا	فعل صحابی	حضرت عمر
324	کانوں کے اگلے اور پچھلے حصے کا حکم	قول تابعی	ابراہیم نخعی
325	سہتی جوتے پہن کر وضو کرنا	بیان صحابی	حضرت ابن عمر
326	لوٹے سے وضو کرنا	قول تابعی	امام شعبی
327	ایڑھیاں اہتمام کے ساتھ دھونا	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
328	قضائے حاجت آداب	بیان تابعی	ابراہیم نخعی
329	ایک، ایک مرتبہ وضو کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت بریدہ
330	تیمم میں دو ضربیں ہوں گی	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عمر
331	تیمم کا طریقہ	قول تابعی	ابراہیم نخعی
332	شرمگاہ کو دھونا	قول صحابی	حضرت سعد
333	(قضائے حاجت کے بعد) ہاتھ دھونا	قول صحابی	حضرت ابن مسعود
334	وضو کے طریقہ کی تعلیم	فعل صحابی	حضرت علی
335	سر پر تین مرتبہ مسح کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت علی
336	وضو کا طریقہ	فعل صحابی	حضرت علی
337	وضوء کے بعد شرمگاہ پر پانی چھڑکنا	حدیث نبوی، فعلی	ابن حکم
338	مسواک کرنے کی ترغیب	حدیث نبوی، قولی	حضرت جعفر
339	احرام کی حالت میں مسواک	قول تابعی	ابراہیم نخعی
340	ایک، ایک مرتبہ وضو کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عباس
341	عورت کا سر پر مسح کرنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
342	عورت پورے سر پر مسح کرے گی	قول تابعی	ابراہیم نخعی
343	وضو کے دوران انگلی کو حرکت دینا	فعل صحابی	حضرت علی
344	بوسہ، ناقض وضو نہیں ہے	قول صحابی	حضرت ابن عباس

345	پکی ہوئی چیز کھا لینا، ناقض وضو نہیں ہے	حدیث نبوی، فعلی	حضرت جابر
346	خون لگ جانا، ناقض وضو نہیں ہے	قول تابعی	ابراہیم نخعی
347	وضو کے بعد اعضاء کو پونچھ لینا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
348	ناخن یا بال تراشنے کے بعد دھونا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
349	پکی ہوئی چیز کھانا، ناقض وضو نہیں ہے	قول صحابی	حضرت ابو ہریرہ
350	منہ بھر سے کم تے، ناقض وضو نہیں ہے	قول تابعی	ابراہیم نخعی
351	بیوی کا بوسہ، ناقض وضو نہیں ہے	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ ام سلمہ
352	محرم عورت کے بوسہ کا حکم	قول تابعی	ابراہیم نخعی
353	بیوی کا بوسہ، ناقض وضو نہیں ہے	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ حفصہ
354	بے وضو حالت میں تلاوت	قول تابعی	سعید بن جبیر
355	چار لوگ قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتے	قول تابعی	ابراہیم نخعی
356	بوسہ کے بعد وضو کی تجدید نہ کرنا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ
357	بیت الخلاء میں مقدس الفاظ لے جانا؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
358	نماز کے دوران قہقہہ، ناقض وضو ہے	حدیث نبوی	معبد بن صبیح
359	نماز کے دوران قہقہہ لگانے کا حکم	قول تابعی	ابراہیم نخعی
360	مریض غسل جنابت نہ کر سکتا ہو تو تیمم کرے	قول تابعی	ابراہیم نخعی
361	شرمگاہ کو چھو لینا، ناقض وضو نہیں	حدیث نبوی، قولی	قیس بن طلق
362	شرمگاہ کو چھونا، ناک چھونے کے مترادف	قول صحابی	حضرت علی
363	شرگاہ کو چھونے کے بارے میں سوال	قول صحابی	حضرت ابن مسعود
364	نبی اکرم کا پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا	حدیث نبوی، فعلی	ابراہیم نخعی
365	دودھ پینا، ناقض وضو نہیں ہے	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عباس
366	بھنا ہوا گوشت کھانے کے بعد وضو نہ کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابوسعید
367	بھنا ہوا گوشت کھانے کے بعد وضو نہ کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابوسعید
368	بھنا ہوا گوشت کھانے کے بعد وضو نہ کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حسن بصری

- 369 جو بے وضو نہ ہوا ہو اس کے وضو کا طریقہ
 فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 370 کھانا پینا ناقض وضو نہیں ہیں
 قول صحابی حضرت ابن عباس
- 371 بیوی کا بوسہ لینا ناقض وضو نہیں ہے
 حدیث نبوی، فعلی سیدہ حفصہ
- 372 بیوی کا بوسہ لینا ناقض وضو نہیں ہے
 حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 373 گوشت کھانا ناقض وضو نہیں ہے
 حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوسعید
- 374 گوشت کھانا ناقض وضو نہیں ہے
 حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوسعید
- 375 گوشت کھانا ناقض وضو نہیں ہے
 حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 376 سنتی جوتے پہن کر وضو کر لینا
 بیان صحابی حضرت ابن عمر
- 377 جنبی شخص قرآن نہیں پڑھ سکتا
 حدیث نبوی، قولی حضرت علی
- 378 کون سی چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟
 حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمرو
- 379 حضرت علی کا قیاس
 قول صحابی حضرت علی
- 380 چار قسم کے لوگ قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتے
 قول تابعی ابراہیم نخعی
- 381 ہر حال میں اللہ کا ذکر کرو!
 قول تابعی ابراہیم نخعی
- 382 نبی اکرم کا غسل کا معمول کیا تھا؟
 حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 383 جمعہ کے دن غسل کی ترغیب
 بیان صحابی سیدہ عائشہ
- 384 میاں بیوی کا ایک ہی برتن سے غسل کرنا
 حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 385 حیض والی عورت کا حکم کیا ہے؟
 قول صحابی حضرت عمر
- 386 حیض عورت کے ہاتھ میں نہیں ہوتا
 حدیث نبوی سیدہ عائشہ
- 387 حیض والی عورت کا کام کاج کرنا
 حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 388 مومن نجس نہیں ہوتا
 حدیث نبوی، قولی حضرت حذیفہ
- 389 شرمگاہیں مل جانے سے غسل واجب ہونا
 قول صحابی سیدہ عائشہ
- 390 جمعہ کے دن غسل کی ترغیب
 حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 391 حالت جنابت میں سونے سے پہلے وضو کرنا
 حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 392 استحاضہ والی عورت کا حکم
 قول صحابی سیدہ عائشہ

393	استحاضہ والی عورت کا حکم کیا ہوگا؟	حدیث نبوی، قولی	سیدہ عائشہ
394	عورت کے احتلام کا حکم کیا ہوگا؟	حدیث نبوی، قولی	ابراہیم نخعی
395	مستحاضہ عورت کے لیے کیا حکم ہے؟	حدیث نبوی، قولی	سیدہ ام حبیبہ
396	فاطمہ بنت ابوحیمیش کا واقعہ	حدیث نبوی، قولی	سیدہ عائشہ
397	مستحاضہ کا نماز کی ادائیگی کا طریقہ	قول تابعی	ابراہیم نخعی
398	نماز کے وقت میں حیض آجانے کا حکم؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
399	حیض والی عورت کا جنبی ہو جانا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
400	پاک ہو جانے کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جانا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
401	غسل جنابت کے دوران کلی بھول جانا	قول صحابی	حضرت ابن عباس
402	جمعہ کے دن غسل کرنا لازم نہیں ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
403	جمعہ کے دن غسل کرنا بہتر ہے	قول تابعی	ابراہیم نخعی
404	عیدین یا جمعہ کے لیے غسل کیے بغیر جانا	عمل تابعی	ابراہیم نخعی
405	عیدین یا جمعہ کے لیے غسل کیے بغیر جانا	عمل تابعی	ابراہیم نخعی
406	غسل کے دوران بالوں کا خلال کرنا	قول صحابی	حضرت حذیفہ
407	غسل کب واجب ہوتا ہے؟	حدیث نبوی	حضرت ابن عمر
408	غسل کب واجب ہوتا ہے؟	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمرو
409	مستحاضہ عورت کا حکم؟	فعل صحابی	سیدہ عائشہ
410	نفاس والی عورت کا حکم	قول تابعی	ابراہیم نخعی
411	حاملہ عورت کے خون کا حکم کیا ہے؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
412	حاملہ عورت نماز ترک نہیں کرے گی	قول تابعی	ابراہیم نخعی
413	جمعہ کے دن وضو پر اکتفاء میں حرج نہیں	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
414	جمعہ کے دن غسل کرنا افضل ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت انس
415	حمام بری جگہ ہے	حدیث نبوی، قولی	سیدہ عائشہ
416	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کی ممانعت	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر

- 417 ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 418 نجاست کی کتنی مقدار معاف ہے؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 419 بلی کے جھوٹے کا حکم حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 420 مردار کی کھال کا حکم حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 421 چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عباس
- 422 دباغت کھال کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے قول صحابی حضرت ابن عمر
- 423 وحشی جانوروں کی کھال استعمال کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 424 دباغت سے مراد کیا ہے؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 425 نجاست کی کتنی مقدار معاف ہے؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 426 منی کو کپڑے سے کھرج دینا بیان صحابی سیدہ عائشہ
- 427 بلی کے جوٹھے کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 428 خچر اور گدھے کے جوٹھے کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 429 ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 430 جگالی کرنے والے کے پیشاب کا حکم؟ قول تابعی حسن بصری
- 431 بچے کے پیشاب کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 432 چار چیزیں ناپاک نہیں ہوتی ہیں قول صحابی حضرت ابن عباس
- 433 غیر متعینہ مدت تک موزوں پر مسح کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 434 تین دن تک موزوں پر مسح کرنا حدیث نبوی، قولی حضرت علی
- 435 نبی اکرم کا موزوں پر مسح کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت بلال
- 436 مقیم اور مسافر کے لیے مسح کی مدت کا تعین حدیث نبوی، قولی حضرت خزیمہ
- 437 حضرت جریر بن عبد اللہ کا بیان حدیث نبوی، فعلی حضرت جریر
- 438 نبی اکرم کا موزوں پر مسح کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت مغیرہ
- 439 نبی اکرم کا موزوں پر مسح کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت مغیرہ
- 440 مقیم اور مسافر کے لیے مسح کی مدت کا تعین حدیث نبوی، قولی حضرت خزیمہ

441	وضو کرتے ہوئے 'موزے' نہ اتارنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت مغیرہ
442	حضرت سعد اور حضرت ابن عمر کا مکالمہ	فعل صحابی	حضرت سعد
443	حضرت عبداللہ بن مسعود کا معمول	فعل صحابی	حضرت ابن مسعود
444	ابراہیم نخعی کا معمول	فعل تابعی	ابراہیم نخعی
445	موزوں پر مسح کرنا سنت ہے	بیان صحابی	حضرت سعد
446	نبی اکرم کا عمل شریف	حدیث نبوی، فعلی	حضرت بریدہ
447	موزے اتار دیئے تو پاؤں دھونا لازم ہوگا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
448	فتح مکہ کے دن نبی اکرم کا عمل شریف	حدیث نبوی، فعلی	حضرت بریدہ
449	غسل جنابت میں پٹی پر مسح کرنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
450	آپ نے سورہ مائدہ کے نزول کے بعد مسح کیا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت جریر
451	نبی اکرم کا موزوں پر مسح کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت مغیرہ
452	مسافر اور مقیم کے لئے مدت کا تعین	حدیث نبوی، قولی	حضرت خزیمہ
453	غسل کے بعد موزوں پر مسح کرنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
454	حضرت عمر سے استفسار اور جواب	بیان صحابی	حضرت عمر
455	نمازوں کے اوقات	حدیث نبوی	ابراہیم نخعی
456	ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھو!	قول صحابی	حضرت عمر
457	"دلوک" سے مراد غروب ہے	قول صحابی	حضرت ابن مسعود
458	عصر کی نماز کا وقت	بیان صحابی	حضرت ابن مسعود
459	فجر کی نماز روشنی میں ادا کرنا	بیان تابعی	ابراہیم نخعی
460	گھر میں اذان و اقامت کے بغیر نماز ادا کرنا	فعل صحابی	حضرت ابن مسعود
461	بے وضو حالت میں اذان دینا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
462	اذان کے دوران کوئی بات کر لینا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
463	تھویب کا حکم کیا ہے؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
464	اذان اور اقامت کے کلمات	قول تابعی	ابراہیم نخعی

- 465 خواتین کے لیے اذان اور اقامت کا حکم نہیں
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 466 اذان کے اختتامی کلمات
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 467 عصر کے بعد نماز ادا کرنا
فعل صحابی حضرت عمر
- 468 اذان کی فضیلت
بیان صحابی حضرت علی
- 469 سب سے زیادہ فضیلت والا عمل کون سا ہے؟
حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 470 قضا نماز اذان و اقامت کے ساتھ ادا کرنا
حدیث نبوی ابراہیم نخعی
- 471 سورج سرخ ہو جانے پر نماز کی ادائیگی
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 472 جس کی عصر کی نماز رہ جائے
حدیث نبوی، قولی حضرت بریدہ
- 473 عصر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا
بیان تابعی ابراہیم نخعی
- 474 اذان سے متعلق خواب
حدیث نبوی حضرت بریدہ
- 475 وتر کی ادائیگی کا مستنون وقت کیا ہے؟
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو مسعود
- 476 قضا نماز کی ادائیگی ضروری ہے
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 477 مغرب سے پہلے نوافل کی ادائیگی سنت نہیں
قول تابعی ابراہیم نخعی
- 478 اذان کا جواب دینا
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 479 وتر اور سحری کی فضیلت
حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 480 فجر کی نماز روشنی میں ادا کرنا افضل ہے
حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 481 مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ایوب
- 482 دواذانوں کے درمیان کتنا وقفہ ہوتا؟
بیان صحابی سیدہ عائشہ
- 483 وتر رات کی آخری نماز ہونا
حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 484 اہل عراق کے قبلہ کی سمت کی نشاندہی
قول تابعی سعید بن جبیر
- 485 نماز کے ممنوعہ اوقات
حدیث نبوی، قولی حضرت ابو سعید
- 486 سورہ فاتحہ کے بغیر نماز (کامل) نہیں ہوتی
حدیث نبوی حضرت ابو ہریرہ
- 487 سورہ فاتحہ اور مزید (کسی سورت کی) تلاوت
قول صحابی حضرت عمر
- 488 نماز کے آغاز میں "شاء" کے کلمات
قول صحابی حضرت عمر

489	امام کے پیچھے تلاوت نہ کرنا	عمل تابعی	علقمہ
490	آخری دو رکعات میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
491	امام کے پیچھے تلاوت نہ کرنا	فعل صحابی	حضرت ابن مسعود
492	خلفاء اربعہ قنوت نازلہ نہیں پڑھتے تھے	بیان تابعی	ابراہیم نخعی
493	نماز میں سورہ طہ تلاوت کرنا	بیان تابعی	ابراہیم نخعی
494	نماز باجماعت ترک کرنے کی شدید مذمت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن مسعود
495	نماز میں طویل قیام افضل ہے	قول تابعی	حسن بصری
496	قرآن کو سمجھ کر پڑھنا چاہیے	قول صحابی	حضرت ابن مسعود
497	فجر کی (سنتوں میں کون سی سورت کی) تلاوت	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عمر
498	وتر میں رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑھنا	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید
499	نماز میں ”بسم اللہ“ بلند آواز میں نہیں پڑھنی	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن مسعود
500	”بسم اللہ“ بالجہر سنت نہیں ہے	بیان صحابی	حضرت عبداللہ
501	نبی اکرم تسمیہ بالجہر نہیں پڑھتے تھے	بیان صحابی	حضرت انس
502	”بسم اللہ“ بالجہر دیہاتیوں کا طریقہ ہے	قول صحابی	حضرت ابن مسعود
503	امام چار چیزیں پست آواز میں پڑھے گا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
504	نبی اکرم و خلفاء کی سنت ”الجہر“ نہیں	بیان صحابی	حضرت انس
505	وتر میں رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑھنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن مسعود
506	حضرت عمر کی فجر کی نماز میں تلاوت	فعل صحابی	حضرت عمر
507	نبی اکرم کی سورہ ”والتین“ کی تلاوت	حدیث نبوی، فعلی	حضرت براء
508	نبی اکرم و خلفاء کی سنت ”الجہر“ نہیں	بیان صحابی	حضرت عبداللہ
509	نماز میں ایک غیر مسنون عمل	بیان صحابی	حضرت ابن عمر
510	نبی اکرم نے صرف ایک ماہ قنوت نازلہ پڑھی	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن مسعود
511	تشہد اور تکبیر کی اہتمام سے تعلیم دینا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت جابر
512	تشہد کے کلمات کی تعلیم دینا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن مسعود

513	تکبیر کی ترغیب اور تشہد کے کلمات کی تعلیم	حدیث نبوی، فعلی	حضرت جابر
514	تشہد کے کلمات	قول تابعی	ابراہیم نخعی
515	تشہد کے کلمات کیا ہیں؟	بیان تابعی	ابراہیم نخعی
516	نبی اکرم کا تشہد کے کلمات کی تعلیم دینا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن مسعود
517	ہر حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملنا	بیان صحابی	حضرت عبداللہ
518	سورہ ”ص“ میں سجدہ تلاوت ہے	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابو موسیٰ
519	فجر کی نماز میں مسنون تلاوت	حدیث نبوی، فعلی	حضرت قطبہ
520	حضرت عمر کا قنوت نازلہ نہ پڑھنا	فعل صحابی	حضرت عمر
521	نبی اکرم نے صرف چالیس دن قنوت پڑھی	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابو سعید
522	فجر کی نماز میں قنوت نازلہ نہیں پڑھی	فعل صحابی	حضرت ابوبکر
523	حضرت عمر کا قنوت نازلہ سے متعلق معمول؟	فعل صحابی	حضرت عمر
524	حضرت عبداللہ بن مسعود کا معمول کیا تھا؟	فعل صحابی	حضرت ابن مسعود
525	قرآن کے ایک لفظ کی صحیح ادائیگی	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عمر
526	امام کی قرائت مقتدی کی قرائت شمار ہوگی	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
527	امام کی قرائت مقتدی کی قرائت شمار ہوگی	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
528	امام کی قرائت مقتدی کی قرائت شمار ہوگی	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
529	ظہر و عصر میں امام کے پیچھے تلاوت؟	قول تابعی	سعید بن جبیر
530	امام کو تلاوت میں غلطی لاحق ہونا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
531	امام کی غلطی کی اصلاح	قول صحابی	حضرت ابن عمر
532	امام کے پیچھے تلاوت رکاوٹ ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
533	سجدہ کرنے کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ذر
534	مختصر مگر مکمل نماز پڑھانا سنت ہے	فعل صحابی	حضرت ابن مسعود
535	حضرت عبداللہ بن مسعود کی فضیلت	حدیث نبوی	حضرت ابن مسعود
536	تشہد کے کلمات کی تعلیم	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن مسعود

- 537 قنوت نازلہ صرف ایک ماہ تک پڑھی گئی حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن مسعود
- 538 سورہ ”ص“ میں سجدہ تلاوت قول صحابی حضرت ابن عباس
- 539 تشہد کے کلمات کیا ہیں؟ حدیث نبوی حضرت ابن مسعود
- 540 سورہ فاتحہ اور مزید کسی سورت کی تلاوت قول صحابی حضرت عمر
- 541 مسروق کی انگلی کی نقش بیان تابعی محمد بن منشر
- 542 نبی اکرم نے صرف ایک ماہ قنوت نازلہ پڑھی حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن مسعود
- 543 سورہ ”انشقاق“ میں سجدہ تلاوت فعل صحابی حضرت عمر
- 544 ”بسم اللہ“ پست آواز میں پڑھنا سنت ہے حدیث نبوی، فعلی حضرت براء
- 545 تشہد کے کلمات کی قرآن کی طرح تعلیم دینا حدیث نبوی، فعلی حضرت براء
- 546 تکبیر کہنے کی قرآن کی طرح تعلیم دینا حدیث نبوی، فعلی حضرت جابر
- 547 اشارے سے سجدہ تلاوت کرنا قول تابعی علقمہ
- 548 صرف قیص پہن کر نماز ادا کرنا فعل صحابی حضرت جابر
- 549 صرف قیص پہن کر نماز ادا کرنا فعل صحابی حضرت جابر
- 550 ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت جابر
- 551 شرمگاہ کا پردہ اس کی بے پردگی کا وبال حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 552 عورت کا مرد کے پہلو میں نماز ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 553 پہلے قضا نماز ادا کرنا ضروری ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 554 نماز کے دوران کوئی عمل کرنا فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 555 نماز کے دوران ترمی محسوس ہونا قول صحابی حضرت ابو ہریرہ
- 556 نماز کے دوران ترمی محسوس ہونا قول صحابی حضرت ابن عباس
- 557 نماز میں منہ ڈھانپ لینا مکروہ ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 558 سات مواقع پر رفع یدین کیا جائے گا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 559 پہلی مرتبہ کے بعد رفع یدین نہیں کیا جائیگا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 560 نماز کے دوران سلام کا جواب دینا قول تابعی ابراہیم نخعی

- 561 امام سے پہلے نماز ختم کر دینا؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 562 کیا ہر شخص کو دو کپڑے دستیاب ہوتے ہیں؟ حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 563 ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے سے متعلق سوال حدیث نبوی، قولی سعید بن مسیب
- 564 رفع یدین میں حضرت عبداللہ کا معمول فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 565 کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے؟ حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 566 اگر عورت و نمازی کے درمیان خاصا فاصلہ ہو؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 567 ناف سے گھٹنے تک کے درمیان کی جگہ ستر ہے حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ
- 568 نبی اکرم کا سیدہ عائشہ کے پہلو میں نماز ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 569 حضرت وائل بن حجر (ان کی روایت) پر تبصرہ بیان تابعی ابراہیم نخعی
- 570 حضرت وائل اور حضرت عبداللہ کا موازنہ بیان تابعی ابراہیم نخعی
- 571 ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے سے متعلق سوال حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 572 حضرت جابر کا ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا اثر صحابی حضرت جابر بن عبداللہ
- 573 تصویر والے گھر میں فرشتے نہیں آتے حدیث نبوی، فعلی حضرت علی
- 574 تصویر والے گھر میں فرشتے نہیں آتے حدیث نبوی، فعلی ابواسحاق سہمی
- 575 ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا فعل صحابی حضرت جابر بن عبداللہ
- 576 سواری پر عید کا خطبہ دینا فعل صحابی حضرت مغیرہ بن شعبہ
- 577 فجر کی سنتیں اہتمام سے ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 578 ایام تشریق کی تکبیریں فعل صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 579 چار لوگوں پر جمعہ لازم نہیں ہے حدیث نبوی، قولی محمد بن کعب قرظی
- 580 جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 581 جو شخص جمعہ کے لئے آئے وہ غسل کرے حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 582 اپنے گھروں میں بھی نماز ادا کرو حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 583 نبی اکرم نے خانہ کعبہ میں کہاں نماز ادا کی حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 584 عیدین کا خطبہ خاموشی سے سننا قول تابعی ابراہیم نخعی

ابراہیم نخعی	قول تابعی	585	سلام پھیر کر نماز ختم ہو جاتی ہے
حضرت عبداللہ بن مسعود	قول صحابی	586	جمعہ کے دن کلام کرنے کا نتیجہ
حضرت عبداللہ بن عمر	حدیث نبوی، قولی	587	سورج گرہن کی نماز
حضرت عبداللہ بن مسعود	قول صحابی	588	عید کی نماز کیسے ادا کی جائے گی
ابراہیم نخعی	قول تابعی	589	عید کی نماز خطبے سے پہلے ادا کی جائے گی
حضرت عبداللہ بن مسعود	حدیث نبوی، قولی	590	سورج گرہن کی نماز
حضرت عبداللہ بن عباس	حدیث نبوی، فعلی	591	عید کی نماز سے پہلے یا بعد میں نفل ادا کرنا؟
حضرت ابو ہریرہ	حدیث نبوی، قولی	592	جمعہ کے دن کی سنتیں
سیدہ ام عطیہ	حدیث نبوی، فعلی	593	خواتین کا نماز عید میں شرکت کرنا
ابراہیم نخعی	قول تابعی	594	جمعہ کے خطبہ کے دوران سلام کا جواب دینا
حضرت ابو ہریرہ	حدیث نبوی، فعلی	595	استحارہ کی تعلیم دینا
حضرت ابو ذر غفاری	حدیث نبوی، فعلی	596	ظہر سے پہلے چار رکعات سنت ادا کرنا
ابراہیم نخعی	فعل صحابی	597	فجر اور ظہر سے پہلے کی سنتیں
حضرت مغیرہ بن شعبہ	حدیث نبوی، فعلی	598	نبی اکرم کا عبادت میں اہتمام
حضرت نعمان بن بشیر	حدیث نبوی، فعلی	599	جمعہ کی نماز میں سورہ الم تزل کی تلاوت
ابراہیم نخعی	قول تابعی	600	مسجد میں تاخیر سے آنا
حضرت نعمان بن بشیر	حدیث نبوی، فعلی	601	عیدین اور جمعہ کی نماز میں تلاوت
حضرت نعمان بن بشیر	حدیث نبوی، فعلی	602	عیدین اور جمعہ کی نماز میں تلاوت
حضرت عبداللہ بن عمر	حدیث نبوی، فعلی	603	جمعہ کے دن خطبہ سے پہلے بیٹھنا
حضرت عبداللہ بن عمر	قول صحابی	604	وتر کی اہمیت
سیدہ ام ہانی	حدیث نبوی، فعلی	605	آٹے کے نشان والے برتن سے غسل کرنا
حضرت عبداللہ بن مسعود	حدیث نبوی، فعلی	606	نبی اکرم کا خطبہ جمعہ کا طریقہ
سیدہ ام عطیہ	حدیث نبوی، فعلی	607	خواتین کا عید کے اجتماع میں شریک ہونا
سیدہ ام عطیہ	حدیث نبوی، فعلی	608	خواتین کو عید میں شریک ہونے کی اجازت

- 609 قرآن کے الفاظ کی وضاحت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 610 ظہر اور جمعہ سے پہلے کی سنتیں قول تابعی ابراہیم نخعی
- 611 عشاء کے بعد چار رکعات ادا کرنے کا ثواب قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 612 نماز میں خاموشی اختیار کرنا قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 613 جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ و منافقین کی تلاوت حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عباس
- 614 خواتین کیلئے عید کے اجتماع میں شریک ہونے کی اجازت حدیث نبوی، فعلی سیدہ ام عطیہ
- 615 رمضان میں اہتمام سے عبادت کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 616 منافق ہونے کا خوف قول صحابی حضرت ابوموسیٰ اشعری
- 617 فتح مکہ کے دن نبی اکرم کا نماز ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ ام ہانی
- 618 نبی اکرم کا استخارہ کی تعلیم دینا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 619 سواری پر فرض نماز ادا نہ کرنا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 620 نبی اکرم کا خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 621 سواری پر فرض نماز ادا نہ کرنا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 622 رات کے وقت عبادت کا ثواب حدیث نبوی، قولی حضرت ابوسعید خدری
- 623 نبی اکرم کے نوافل اور وتر حدیث نبوی، فعلی امام باقر
- 624 سواری پر نوافل ادا کرنا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 625 جمعہ کے دن غسل افضل ہے حدیث نبوی، قولی حضرت انس بن مالک
- 626 جمعہ کے دن غسل کا حکم کیوں ہوا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 627 پست آواز میں بسم اللہ پڑھنا حدیث نبوی، فعلی حضرت براء بن عازب
- 628 وتر کا حکم قول صحابی حضرت علی بن ابوطالب
- 629 ظہر کے بعد دو رکعات سنت حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عباس
- 630 ایام تشریق کی تکبیر کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 631 عشاء کے بعد کے نوافل حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 632 نوافل کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عباس

- 633 عمامہ پر سجدہ کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 634 رکوع و سجدے میں جاتے ہوئے تکبیر کہنا فعل صحابی حضرت ابو ہریرہ
- 635 امام کا رہنا لک الحمد پڑھنا قول تابعی عطاء بن ابی رباح
- 636 سات ہڈیوں پر سجدے کا حکم حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عباس
- 637 بیمار شخص کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 638 بیہوش رہنے والے بیمار کا حکم قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 639 سات ہڈیوں پر سجدے کا حکم حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عباس
- 640 تشہد اور سجدے میں شک ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 641 نماز میں نسیان لاحق ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 642 سہو کے بغیر سجدہ کرنا فعل صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 643 نماز میں شک ہونا قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 644 امام کی اقتداء میں سجدہ سہو کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 645 بھول کر تین مرتبہ سجدہ کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 646 جب دوسرہ پیدا ہو؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 647 نماز کے بعد شک لاحق ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 648 مجثمہ کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 649 وتر میں تکرار کا حکم فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 650 امام کو متوجہ کرنے کا طریقہ حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 651 خواتین کا نماز ادا کرنے کا طریقہ حدیث نبوی، تقریری حضرت عبداللہ بن عمر
- 652 قبلہ کی مخالف سمت میں نماز ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 653 سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا حدیث نبوی، قولی حضرت ابوسعید خدری
- 654 حضرت ابوبکر صدیق کا عمل فعل صحابی مسروق
- 655 تنگ جگہ پر نماز ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 656 بیماری کی حالت میں نماز ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی

- 657 وتر کے درمیان سلام نہیں پھیرا جائے گا حضرت ابوسعید خدری حدیث نبوی، قولی
- 658 چٹائی پر سجدہ کرنا حضرت ابوسعید خدری حدیث نبوی، فعلی
- 659 رکوع کرنے کا طریقہ حضرت عمر بن خطاب فعل صحابی
- 660 نماز میں احتباء کے طور پر بیٹھنا حسن بصری حدیث نبوی، فعلی
- 661 قصر پندرہ دن قیام کے ارادے پر ہوگی حضرت عبداللہ بن عمر قول صحابی
- 662 سفر کے دوران قصر نماز ادا کرنا حضرت عبداللہ بن مسعود حدیث نبوی، فعلی
- 663 پندرہ دن قیام کی نیت پر مکمل نماز پڑھنا حضرت عبداللہ بن عمر قول صحابی
- 664 قصر نماز پڑھنے کی ہدایت حضرت عمر بن خطاب قول صحابی
- 665 مسافر، مقیم کے پیچھے مکمل نماز پڑھے گا ابراہیم نخعی قول تابعی
- 666 قصر نماز میں احتیاط حضرت عبداللہ بن مسعود قول صحابی
- 667 نبی اکرم کی آخری نمازیں حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 668 وتر میں مسنون قرأت حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 669 نماز کے آغاز میں تکبیر ابراہیم نخعی قول تابعی
- 670 نماز کے آغاز میں رفع یدین حضرت براء بن عازب حدیث نبوی، فعلی
- 671 وتر میں مسنون قرأت حضرت عبداللہ بن عباس حدیث نبوی، فعلی
- 672 وتر، مزید حکم ہے حضرت عبداللہ بن عمر حدیث نبوی، قولی
- 673 رکوع میں گھٹنے پکڑنے کا حکم حضرت سعد بن مالک بیان صحابی
- 674 رکوع میں گھٹنے پکڑنے کا حکم حضرت سعد بن ابی وقاص بیان صحابی
- 675 نماز کے آداب حضرت عبداللہ بن عمر بیان صحابی
- 676 نماز کی مختلف صورتیں حضرت عبداللہ بن عباس بیان صحابی
- 677 کانوں کی لوتک رفع یدین حضرت وائل بن حجر حدیث نبوی، فعلی
- 678 ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنا حضرت وائل بن حجر حدیث نبوی، فعلی
- 679 بایاں پاؤں بچھانا حضرت وائل بن حجر حدیث نبوی، فعلی
- 680 میت کو حنوط لگانا سالم بن عبداللہ قول تابعی

- 681 نماز میں درندوں کی طرح نہیں بیٹھنا حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 682 تین رکعات وتر ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 683 وتر میں مسنون قرأت حدیث نبوی، فعلی حضرت عبدالرحمن
- 684 وتر کی اہمیت قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 685 صبح صادق کے بعد وتر ادا کرنا؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 686 دوسرے کی طرف سے نماز ادا کرنا؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 687 نماز کا آغاز کیسے ہوتا ہے؟ قول تابعی امام ابوحنیفہ
- 688 کپڑا سمیٹ کر نماز پڑھنا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوحنیفہ
- 689 نماز ختم کرنا قول صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 690 دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 691 ریت اور مٹی پر نماز ادا کرنا فعل تابعی ابراہیم نخعی
- 692 کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا اجر قول تابعی سعید بن جبیر
- 693 سترہ کو کھڑا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 694 سجدہ میں جاتے ہوئے زانو کا سہارا لینا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 695 نماز کے دوران ایک ہاتھ دوسرے پر رکھنا حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 696 دونوں طرف سلام پھیرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 697 نماز کے بعد کسی بھی طرف سے اٹھ جانا حدیث نبوی، فعلی عطاء بن ابی رباح
- 698 مغرب کی نماز میں مسبوق کا حکم قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 699 نماز میں مسبوق کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 700 سلام پھیرنے کا طریقہ حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 701 نماز میں سہو ہو جانا فعلی تابعی علقمہ
- 702 نبی اکرم کو نماز میں سہو ہو جانا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 703 عشاء کی نماز کے بعد بات چیت ممنوع قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 704 نماز میں بناء کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی

- 705 بناء کی شرائط قول تابعی ابراہیم نخعی
- 706 نماز کے دوران سلام کا جواب دینا؟ حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 707 نماز کے دوران ممنوعہ کام قول تابعی ابراہیم نخعی
- 708 قصر نماز ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت انس بن مالک
- 709 اشارے سے نماز ادا کرنا؟ حدیث نبوی، قولی حضرت جابر بن عبداللہ
- 710 صف کے پیچھے اکیلے نماز ادا کرنا؟ حدیث نبوی، قولی حضرت ابوبکرہ
- 711 نماز میں شک ہو جانا؟ قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 712 فجر اور عشاء کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عباس
- 713 طویل نماز پڑھانا حدیث نبوی، قولی ابراہیم نخعی
- 714 فجر اور عشاء باجماعت ادا کرنا حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عباس
- 715 صفیں درست رکھنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 716 پہلے صف کی فضیلت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 717 امامت کا زیادہ حقدار کون؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 718 دیہاتی یا غلام کا امامت کرنا؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 719 دو آدمیوں کا باجماعت نماز ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 720 ایک سے زیادہ لوگ جماعت ہوتے ہیں؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 721 بلند جگہ پر امامت کرنا فعل صحابی حضرت حذیفہ بن یمان
- 722 امام کے کھڑے ہونے کی جگہ فعل تابعی ابراہیم نخعی
- 723 امام سے پہلے اٹھ جانا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 724 چٹائی پر نماز ادا کرنا فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 725 قبلہ کی سمت تھوک دینا قول صحابی حضرت حذیفہ بن یمان
- 726 صفیں درست رکھنے والوں کا اجر حدیث نبوی، قولی حضرت ابوسعید خدری
- 727 تین آدمیوں کا باجماعت نماز ادا کرنا؟ فعل صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 728 مسجد میں تھوکنے کا گناہ ہے حدیث نبوی، قولی حضرت انس بن مالک

- 729 امام کی تکبیر کا وقت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 730 جماعت کے لئے کھڑے ہونے کا وقت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 731 مقتدیوں کی سہولت کا خیال رکھنا حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 732 مختصر نماز پڑھانے کا حکم حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 733 سونے سے پہلے عشاء پڑھنا قول صحابی حضرت عبداللہ بن عباس
- 734 امامت کی نیت کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 735 باجماعت نماز کی فضیلت حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عباس
- 736 مسجد کے احترام کا خیال قول تابعی ابراہیم نخعی
- 737 جنبی کی امامت؟ قول تابعی حبیب بن ابوثابت
- 738 جنبی کی امامت؟ قول صحابی حضرت علی
- 739 حضرت عمر کا واقعہ فعل صحابی حضرت عمر
- 740 فجر کے بعد اپنی جگہ بیٹھے رہنا حدیث نبوی، فعلی حضرت جابر بن سمرہ
- 741 صفیں درست رکھنے کی ہدایت قول صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 742 خواتین کا فجر و عشاء باجماعت ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 743 مسجد کی چھت پر نماز ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 744 امام اور مقتدی کے درمیان کوئی چیز ہونا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 745 مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان حدیث نبوی، فعلی حضرت بریدہ
- 746 باجماعت نماز کی فضیلت قول تابعی سعید بن جبیر
- 747 ایک شخص اور ایک عورت کی امامت کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عباس
- 748 امام کے آگے نماز درست نہیں ہوتی قول تابعی ابراہیم نخعی
- 749 گھر میں نماز ادا کر لینا؟ حدیث نبوی، قولی حضرت جابر
- 750 فجر یا مغرب کو دہرانا؟ قول صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 751 امام سجدہ سہونہ کرے؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 752 قبلہ کی سمت میں تھوکنے کی ممانعت حدیث نبوی، قولی حضرت انس بن مالک

- 753 تین قسم کے لوگ امامت نہیں کر سکتے
ابراہیم نخعی قول تابعی
- 754 نبی اکرم کی بیماری کے دوران نماز باجماعت ادا کرنا
سیدہ عائشہ حدیث نبوی، فعلی
- 755 ایک صحابی کو حدیث لاحق ہونا
نامعلوم فعل صحابی
- 756 مسجد میں گشودہ چیز کا اعلان
حضرت بریدہ حدیث نبوی، قولی
- 757 نماز سے پہلے کھانا کھالینا
حضرت انس بن مالک حدیث نبوی، قولی
- 758 اقامت کے بعد نوافل کی ممانعت
حضرت ابو ہریرہ حدیث نبوی، قولی
- 759 نماز خوف کا طریقہ
ابراہیم نخعی قول تابعی
- 760 نماز خوف کا طریقہ
حضرت عبداللہ بن عباس قول صحابی
- 761 تنہا نماز خوف ادا کرنا
ابراہیم نخعی قول تابعی
- 762 میت کو بنانا، سنوارنا؟
سیدہ عائشہ قول صحابی
- 763 نماز جنازہ میں چار تکبیریں
حضرت علی فعل صحابی
- 764 نماز جنازہ میں تکبیروں کی مختلف تعداد
ابراہیم نخعی حدیث نبوی، فعلی
- 765 نماز جنازہ میں تکبیروں کی مختلف تعداد
حضرت علی حدیث نبوی، فعلی
- 766 نماز جنازہ میں چار تکبیریں
حضرت ابو سعید خدری حدیث نبوی، فعلی
- 767 روضہ رسول پر حاضری
ایوب سختیانی عمل تابعی
- 768 نماز جنازہ کی دعا
حضرت ابو ہریرہ حدیث نبوی، فعلی
- 769 جنازہ کے ساتھ عورتوں کو نہ لے جانا
حضرت ابو عتیہ وادی حدیث نبوی، فعلی
- 770 نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنا
حضرت عبداللہ فعل صحابی
- 771 نماز جنازہ میں تکبیروں کا تعین
حضرت عمر فعل صحابی
- 772 حنوط میں ممنوعہ اشیاء
ابراہیم نخعی قول تابعی
- 773 جنازے کے آگے یا پیچھے چلنے کا حکم؟
ابراہیم نخعی قول تابعی
- 774 جنازے کے آگے ذرا ہٹ کے چلنا
ابراہیم نخعی فعل تابعی
- 775 جنازے کے آگے چلنے کا حکم؟
حماد بن ابوسلیمان قول تابعی
- 776 جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہونا
ابراہیم نخعی قول تابعی

777	جنازے کے ساتھ جانے والا کب بیٹھے گا؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
778	عیسائی کے جنازے کے ساتھ جانا	عمل صحابی	متعدد اصحاب
779	حضرت عبداللہ بن عمر کی ہدایات	قول صحابی	حضرت عبداللہ بن عمر
780	نبی اکرم کو کیسے قبر میں اتارا گیا؟	بیان صحابی	حضرت بریدہ
781	نماز جنازہ کی تکبیریں رہ جانے کا حکم؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
782	میت کے گھر میں اذان دینا؟	قول صحابی	حضرت عبداللہ بن مسعود
783	میت کو کندھا دینے کا طریقہ	بیان صحابی	حضرت عبداللہ بن مسعود
784	نماز جنازہ میں قرأت نہیں ہوگی	قول تابعی	ابراہیم نخعی
785	نماز جنازہ کا مسنون طریقہ	قول تابعی	ابراہیم نخعی
786	نماز جنازہ کون پڑھائے گا؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
787	تیمم کر کے نماز جنازہ پڑھنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
788	نبی اکرم کی قبر مبارک	بیان تابعی	ابراہیم نخعی
789	خاتون اور بچے کی نماز جنازہ	عمل صحابی	حضرت عبداللہ بن عمر
790	نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت عبداللہ
791	زانیہ کی نماز جنازہ	فعل صحابی	حضرت عبداللہ بن عمر
792	خاتون اور بچے کی نماز جنازہ	فعل صحابی	حضرت عبداللہ بن عمر
793	خواتین اور مردوں کی نماز جنازہ	فعل صحابی	حضرت ابو ہریرہ
794	کئی جنازوں کی نماز جنازہ	قول تابعی	ابراہیم نخعی
795	عورت کی نماز جنازہ کون پڑھائے گا؟	قول تابعی	امام شعی
796	نومولود بچے کی نماز جنازہ	قول تابعی	ابراہیم نخعی
797	مردہ پیدا ہونے والا بچہ؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
798	نبی اکرم کی قبر مبارک	بیان تابعی	ابراہیم نخعی
799	قبریں بلند رکھو	قول تابعی	ابراہیم نخعی
800	نبی اکرم کی قبر مبارک	بیان صحابی	سیدہ ام عطیہ

- 801 قبر کو مرلیع بنانے کی ممانعت حدیث نبوی تا معلوم
- 802 قبر پر پاؤں رکھنے کی ممانعت قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 803 میت کو کس سمت سے قبر میں اتارا جائے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 804 قبر میں کتنے لوگ اتریں قول تابعی ابراہیم نخعی
- 805 شہید کی اضافی چیزیں اتار لی جائیں قول تابعی ابراہیم نخعی
- 806 شہید اور زخمی کا حکم مختلف ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 807 زکوٰۃ کا نصاب قول تابعی ابراہیم نخعی
- 808 جانوروں کی زکوٰۃ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 809 راہبوں کو زکوٰۃ دینا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 810 گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ لازم نہیں حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 811 جانوروں کی زکوٰۃ کا نصاب قول تابعی ابراہیم نخعی
- 812 ذاتی استعمال کے اونٹوں کا حکم حدیث نبوی، قولی حضرت علی
- 813 جو شخص بلا ضرورت مانگے، اس کا وبال جو شخص بلا ضرورت مانگے، اس کا وبال حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 814 رکاز کی وضاحت حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عمر
- 815 رکاز میں خمس لازم ہے حدیث نبوی، قولی ابراہیم نخعی
- 816 زکوٰۃ کی وصولی کے لئے اہلکار بھیجنا فعل صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 817 زمین کی پیداوار پر عشر لازم ہے قول تابعی ابراہیم نخعی
- 818 عشر اور اخراج ایک ساتھ لازم نہیں ہونگے حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 819 مسلمان کی معذرت قبول نہ کرنے کا گناہ؟ حدیث نبوی، قولی حضرت بریدہ
- 820 کم پیداوار پر عشر لازم ہوگا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 821 زمین کی ہر پیداوار پر عشر لازم ہوگا حدیث نبوی، قولی حضرت انس بن مالک
- 822 سامان تجارت پر عشر کا حکم فعل صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 823 زکوٰۃ کی وصولی کے احکام فعل صحابی حضرت عمر بن خطاب
- 824 زیورات کی زکوٰۃ کا حکم قول صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود

- 825 جواہرات کی زکوٰۃ کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 826 زکوٰۃ اور قرض کی ادائیگی قول صحابی حضرت عثمان غنی
- 827 یتیم کے مال پر زکوٰۃ لازم نہیں حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 828 یتیم کے مال پر زکوٰۃ لازم نہیں قول تابعی ابراہیم نخعی
- 829 قرض دی ہوئی رقم پر زکوٰۃ کا حکم؟ قول صحابی حضرت علی
- 830 قرض کی زکوٰۃ کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 831 صدقہ فطر کا حکم قول تابعی ابراہیم نخعی
- 832 غلاموں کا صدقہ فطر قول تابعی ابراہیم نخعی
- 833 مکاتب غلاموں کا صدقہ فطر فعل صحابی حضرت عبداللہ بن عمر
- 834 روزے کی جزاء حدیث نبوی، قولی حضرت ابو ہریرہ
- 835 شب قدر کی پہچان بیان صحابی حضرت ابی بن کعب
- 836 دودنوں کا روزہ ممنوع ہے حدیث نبوی، قولی حضرت ابوسعید خدری
- 837 ایام بیض کے روزہ کی ترغیب حدیث نبوی، قولی حضرت عمر بن خطاب
- 838 ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوسعید خدری
- 839 ایام بیض کے روزوں کی ترغیب حدیث نبوی، قولی حضرت عمار بن یاسر
- 840 مشکوک دن میں روزے کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابوسعید خدری
- 841 رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت حدیث نبوی، قولی حضرت عبداللہ بن عباس
- 842 عاشورہ کے دن روزہ رکھنا حدیث نبوی، قولی حضرت حمید بن عبدالرحمن
- 843 چُپ کے روزے اور صوم وصال کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 844 شعبان کے روزوں کی ترغیب حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن عمر
- 845 شب قدر کا ذکر حدیث نبوی، فعلی حضرت عبداللہ بن مسعود
- 846 شب قدر 27 ویں رات ہوتی ہے قول صحابی حضرت ابی بن کعب
- 847 چُپ کے روزے اور صوم وصال کی ممانعت حدیث نبوی، قولی حضرت نزال بن سبرہ
- 848 صوم وصال کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ

- 849 حیض کی حالت کا حکم حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 850 نبی اکرم کا صوم وصال رکھنا حدیث نبوی، فعلی علی بن اقر
- 851 عاشورہ اور عرفہ کے دن روزے کی فضیلت بیان تابعی سعید بن جبیر
- 852 ایام بیض کے روزوں کی ترغیب حدیث نبوی، فعلی حضرت عمر بن خطاب
- 853 ایام بیض کے روزوں کی ترغیب حدیث نبوی، فعلی حضرت عمر بن خطاب
- 854 صوم وصال اور چپ کے روزے کی ممانعت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 855 جنابت کی حالت میں روزہ شروع کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 856 سحری و افطاری میں تاخیر یا جلدی عمل صحابی حضرت حذیفہ
- 857 جنابت کی حالت میں روزہ شروع کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ ام سلمہ
- 858 روزے کی حالت میں کچھنے لگوانا فعل صحابی سیدہ ام سلمہ
- 859 روزے کی حالت میں کچھنے لگوانا حدیث نبوی، فعلی حضرت انس بن مالک
- 860 روزے کی حالت میں کچھنے لگوانا حدیث نبوی، قولی حضرت انس بن مالک
- 861 روزے کی حالت میں کچھنے لگوانا فعل صحابی حضرت سعد وزید
- 862 صبح صادق سے پہلے اذان دینا حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 863 روزے کی حالت میں بوسہ لینا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 864 روزے کی حالت میں کچھنے لگوانا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 865 سفر کے دوران روزہ رکھنا عمل صحابی حضرت حذیفہ
- 866 سفر کے دوران روزہ رکھنا حدیث نبوی، قولی حضرت عروہ بن زبیر
- 867 روزے کی حالت میں بوسہ لینا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 868 روزے کی حالت میں بوسہ لینا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 869 روزے کے ممنوعہ ایام قول صحابی سیدہ عائشہ
- 870 روزے کی حالت میں کچھنے لگوانا حدیث نبوی، فعلی حضرت انس بن مالک
- 871 روزے کی حالت میں جسم مس کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 872 جنابت کی حالت میں روزہ شروع کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ

873	جنابت کی حالت میں روزہ شروع کرنا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ صدیقہ
874	روزے کی حالت میں بوسہ لینا	حدیث نبوی، فعلی	ابراہیم نخعی
875	روزے کی حالت میں جسم مس کرنا	حدیث نبوی، فعلی	ابراہیم نخعی
876	روزے کی حالت میں بوسہ لینا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ
877	روزے کی حالت میں بوسہ لینا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ
878	سفر کے دوران روزہ ترک کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت انس بن مالک
879	روزہ کی حالت میں بوسہ لینا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ
880	قرآن کی آیت کی وضاحت	قول تابعی	مجاہد
881	سفر کے دوران روزہ رکھنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت انس بن مالک
882	روزے کی حالت میں پچھنے لگوانا	عمل صحابی	سیدہ ام سلمہ
883	غلطی سے غروب آفتاب سے پہلے روزہ افطار کرنا	عمل صحابی	حضرت عمر بن خطاب
884	جس عورت پر مسلسل دو ماہ کے روزے واجب ہوں	قول تابعی	ابراہیم نخعی
885	روزے کی حالت میں حلق میں پانی چلے جانا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
886	روزے کی حالت میں قے کا حکم	قول تابعی	ابراہیم نخعی
887	روزہ توڑنے کا کفارہ	حدیث نبوی، قولی	سعید بن مسیب
888	روزہ توڑنے کا کفارہ	قول تابعی	ابراہیم نخعی
889	اعتکاف کی نذر	حدیث نبوی، قولی	حضرت عمر بن خطاب
890	رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
891	انبیائے کرام کا خانہ کعبہ آنا	بیان تابعی	سالم افسطس
892	حضرت ہود اور صالح کی قبر	بیان تابعی	عطاء بن سائب
893	رُکن یمانی اور مقام ابراہیم کی گواہی	(حدیث نبوی)	امام ابو حنیفہ
894	حج کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابو ذر غفاری
895	کون سے دنوں میں عمرہ نہیں کرنا چاہیے	قول صحابی	سیدہ عائشہ
896	رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ بن عباس

897	حج کے احرام کو عمرہ میں تبدیل کرنا	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
898	مکہ کے گھروں کا معاوضہ حرام ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت عبداللہ بن عمر
899	اہل مکہ کیلئے ہدایات	قول صحابی	حضرت عمر بن خطاب
900	احرام والے شخص کا مرجانا	قول صحابی	سیدہ عائشہ
901	حج جلدی کر لینا چاہیے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابوسعید خدری
902	حج قرآن سنت ہے	قول صحابی	حضرت عمر
903	حاجی کی مغفرت	حدیث نبوی، قولی	اسحاق قرشی
904	مکہ کی زمین فروخت کرنا منع ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
905	مکہ کے گھروں کا معاوضہ حرام ہے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
906	افضل حج کون سا ہے؟	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن مسعود
907	رمی جمرات کے وقت تلبیہ پڑھنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عباس
908	تلبیہ کب منقطع ہوگا؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
909	حج میں شرط عائد کرنا؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
910	رمل کہاں سے کہاں تک ہوگا؟	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابن عباس
911	اشہر حج سے پہلے احرام باندھنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
912	اشہر حج میں مکہ سے احرام باندھنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
913	خوشبو استعمال کرنا	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
914	عصر کے بعد طواف کے نوافل ادا نہ کرنا	فعل صحابی	حضرت ابن عمر
915	حج تمتع کرنے والا کب احرام کھولے گا؟	قول تابعی	ابراہیم نخعی
916	عورت محرم یا شوہر کے بغیر حج پر نہ جائے	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
917	احرام کھولنے پر سرمنڈ والینا افضل ہے	قول تابعی	ابراہیم نخعی
918	مزدلفہ میں مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابویوب انصاری
919	حج کے لیے تاخیر سے پہنچنا	حدیث نبوی، فعلی	ابراہیم نخعی
920	پیدل حج کے لیے جانے کی نذر	قول تابعی	ابراہیم نخعی

- 921 حج تمتع سے منع کرنا فعل صحابی حضرت عمر
- 922 ”اشہر معلومات“ کی وضاحت قول تابعی ابراہیم نخعی
- 923 حج قرآن کی اہمیت قول تابعی طاؤس
- 924 نبی اکرم نے حج قرآن کیا تھا حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 925 نبی اکرم نے حج قرآن کیا تھا حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 926 حج قرآن کی تلقین قول تابعی ابراہیم نخعی
- 927 عرفہ میں تنہا ظہر و عصر ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 928 عرفہ میں تنہا نماز ادا کرنے کا طریقہ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 929 مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 930 عرفہ کا دن منانے کا حکم کیا ہے؟ عمل تابعی ابراہیم نخعی
- 931 عرفہ سے مزدلفہ پر سکون ہو کر جایا جائے قول صحابی حضرت عمر
- 932 سورج نکلنے کے بعد رمی کرنا حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 933 قربانی کے دن تلبیہ پڑھنا فعل صحابی حضرت ابن مسعود
- 934 حائضہ پر طواف رخصت لازم نہیں حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 935 رکن یمانی کا استلام سنت ہے بیان صحابی حضرت ابن عمر
- 936 تلبیہ کب شروع کیا جائے؟ بیان صحابی حضرت ابن عمر
- 937 عرفات میں تاخیر سے آنے والے کا حکم؟ فعل صحابی حضرت عمر
- 938 رمل سنت ہے حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 939 رکن یمانی کا استلام سنت ہے حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 940 حجر اسود کا استلام سنت ہے حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 941 صفا و مروہ پر چڑھنا سنت ہے بیان تابعی سعید بن جبیر
- 942 ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیا عمل تابعی سعید بن جبیر
- 943 حضرت ابی بن کعب کی قرأت بیان تابعی میمون بن مہران
- 944 روضہ مبارک پر حاضری کے آداب قول صحابی حضرت ابن عمر

- 945 موافقت کے مقامات کا تعین حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عمر
- 946 ”کلمۃ التقویٰ“ کیا ہے؟ بیان صحابی حضرت عمر
- 947 حج قرآن میں دو مرتبہ طواف ہوگا قول صحابی حضرت علی
- 948 رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان دعا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 949 قربانی کے جانوروں کے گلے میں ہار ڈالنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 950 سیدہ عائشہ کی طرف سے قربانی کا جانور بھجوانا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 951 اہل عراق کے لیے ذات عرق میقات ہے حدیث نبوی، فعلی ابراہیم نخعی
- 952 رکن یمانی کے پاس حضرت جبرائیل حدیث نبوی، قولی حضرت ابن مسعود
- 953 رکن یمانی کا استلام سنت ہے حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 954 موافقت کی تعین اور احکام بیان صحابی حضرت عمر
- 955 گھر سے حج کا احرام باندھنا قول صحابی حضرت علی
- 956 طلوع آفتاب سے پہلے رمی نہیں کرنی حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عباس
- 957 سواری پر طواف کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 958 بیماری کی وجہ سے سواری پر طواف حدیث نبوی، فعلی سعید بن جبیر
- 959 مزدلفہ میں مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا کرنا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ایوب
- 960 بیماری کی وجہ سے سواری پر طواف حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 961 تلبیہ کے آغاز کا وقت حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 962 چار مسنون کام حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 963 تنعمیم سے عمرہ کرنا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 964 سواری کھڑی ہونے پر تلبیہ کا آغاز حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عمر
- 965 حضرت عثمان کے ایک مخصوص عمل فعل صحابی حضرت عثمان
- 966 مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی ادائیگی حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ایوب
- 967 طلوع آفتاب سے پہلے رمی نہیں کرنی حدیث نبوی، قولی حضرت ابن عباس
- 968 عمرہ کے ممنوع ایام حدیث نبوی، قولی سیدہ عائشہ

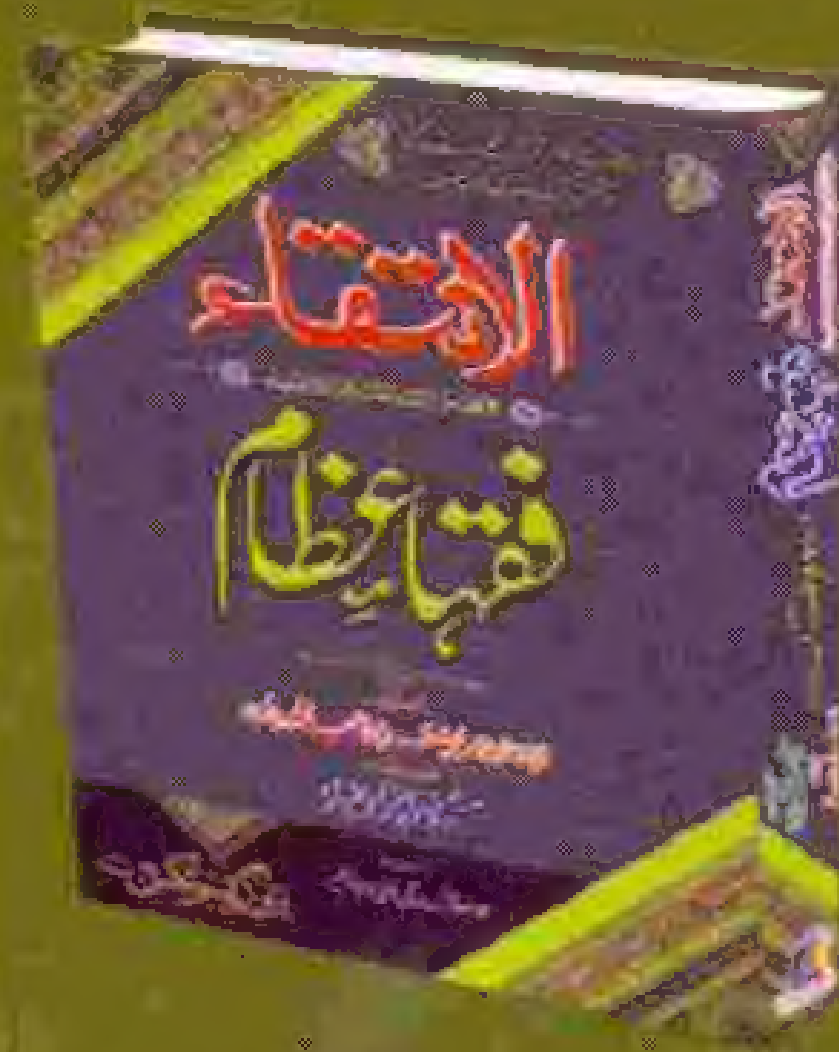
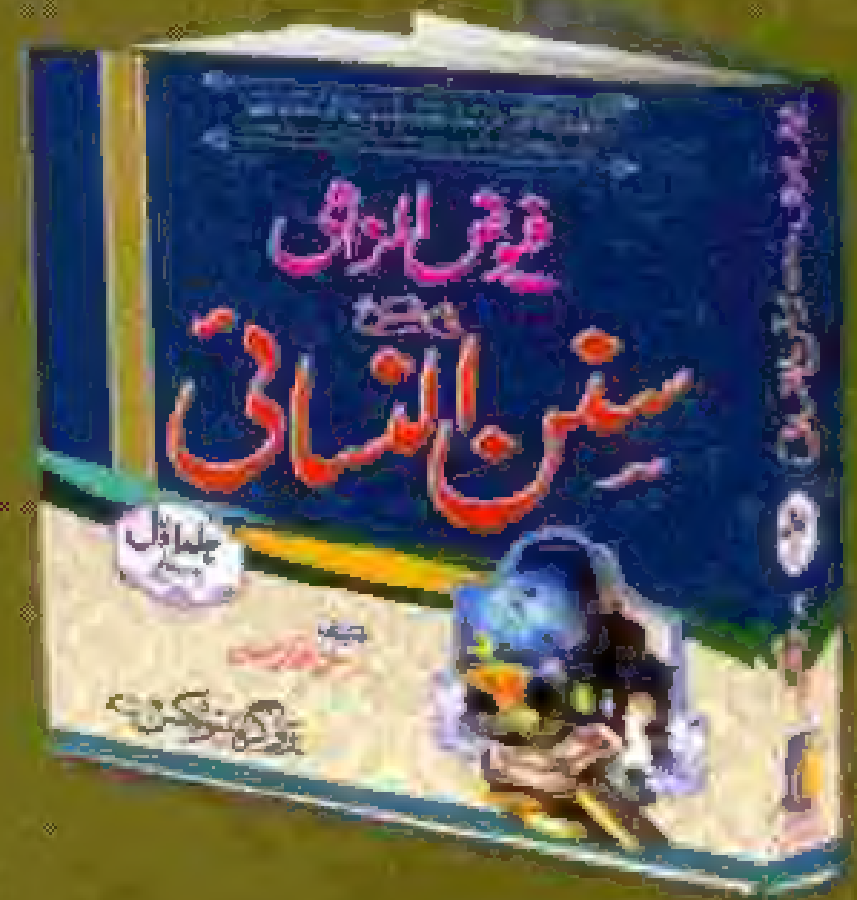
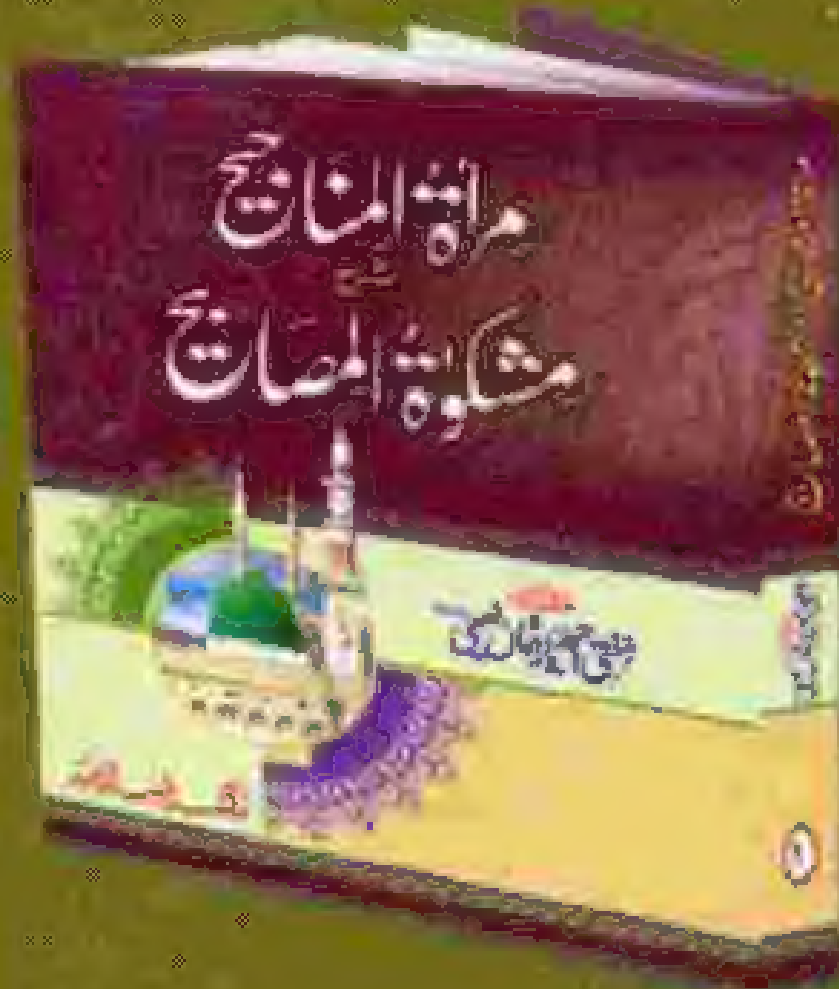
969	مزدلفہ میں نماز	بیان صحابی	حضرت ابن عمر
970	احرام میں رنگین کپڑا استعمال کرنا	فعل صحابی	حضرت ابن عمر
971	مینڈک مارنے کا کفارہ	حدیث نبوی، قولی	حضرت جابر
972	حج کے احرام کو عمرہ میں تبدیل کرنا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت جابر
973	حج تمتع کی ایک ذیلی صورت	قول تابعی	ابراہیم نخعی
974	جس کے ایام حج کے روزے رہ جائیں	قول تابعی	ابراہیم نخعی
975	کٹے ہوئے موزے پہن کر طواف	عمل تبع تابعی	سفیان ثوری
976	حالت احرام میں پھوڑا پھنسی دبا دینا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
977	جس کو ان سلا کپڑا دستیاب نہ ہو	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عباس
978	حالت احرام میں سچنے لگوانا	حدیث نبوی، فعلی	حضرت ابو حاضری
979	حالت احرام میں چیل مار دینا	فعل صحابی	حضرت ابن عمر
980	سر درد کی دوا استعمال کرنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
981	احرام والے شخص کا غسل کرنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
982	احرام والے شخص کا ناخن ٹوٹ جانا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
983	احرام والے شخص کا مسواک کرنا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
984	احرام والا شخص کون سے جانور کو مار سکتا ہے؟	حدیث نبوی، قولی	حضرت ابن عمر
985	وقوف عرفہ کے بعد بیوی سے قربت	قول صحابی	حضرت ابن عباس
986	عرفات سے واپسی کے بعد بیوی سے قربت	قول صحابی	حضرت ابن عمر
987	حالت احرام میں احتیاط کی تلقین	قول صحابی	حضرت عمر
988	حالت احرام میں انزال ہو جانا	قول صحابی	حضرت ابن عباس
989	حالت احرام میں انزال ہو جانا	قول تابعی	ابراہیم نخعی
990	حالت احرام میں بوسہ لینا	حدیث نبوی، فعلی	سیدہ عائشہ
991	رفت، فسوق اور جدال کی وضاحت	قول تابعی	ابراہیم نخعی
992	احرام والے مختلف افراد کی جنایت	قول تابعی	ابراہیم نخعی

- 993 حدود حرم میں ہرن کا تحفہ فعل صحابی حضرت ابن عمر
- 994 احرام والے شخص کا شکار کا گوشت کھانا حدیث نبوی، قول حضرت طلحہ
- 995 احرام والے شخص کا شکار کا گوشت کھانا حدیث نبوی حضرت ابو قتادہ
- 996 حج قرآن کے احرام میں جنایت کا حکم؟ قول تابعی ابراہیم نخعی
- 997 احرام والے شخص کا شکار کا گوشت کھانا قول صحابی حضرت ابو ہریرہ
- 998 جس کو جوتے دستیاب نہ ہوں حدیث نبوی، قول حضرت ابن عمر
- 999 جب قربانی کا جانور تھک جائے؟ قول صحابی سیدہ عائشہ
- 1000 احرام وال شخص کیسا لباس پہنے؟ حدیث نبوی، قول حضرت ابن عمر
- 1001 احرام والے شخص کا دو استعمال کرنا قول تابعی ابراہیم نخعی
- 1002 احرام میں خوشبو کی چمک حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 1003 حرم کی حدود میں تیر چلانا قول صحابی حضرت ابن عمر
- 1004 عمرہ ترک کرنے پر دم دینا حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 1005 احرام اور خوشبو حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 1006 احرام میں خوشبو حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 1007 احرام میں خوشبو حدیث نبوی، فعلی سیدہ عائشہ
- 1008 ایک غلط نذر کی تصحیح حدیث نبوی، فعلی حضرت ابو ہریرہ
- 1009 تمعیم سے عمرہ کا احرام حدیث نبوی سیدہ عائشہ
- 1010 حالت احرام میں کچھنے لگوانا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 1011 حالت احرام میں کچھنے لگوانا حدیث نبوی، فعلی حضرت ابن عباس
- 1012 کمر پھیلی باندھنے کا حکم؟ قول تابعی سعید بن مسیب
- 1013 شکار کا گوشت زاد سفر کے طور پر رکھنا حدیث نبوی حضرت زبیر
- 1014 قربانی کے جانور پر سوار ہونا حدیث نبوی، فعلی حضرت انس
- 1015 شتر مرغ کے انڈے کا کفارہ قول صحابی حضرت عبداللہ
- 1016 حیض کی وجہ سے عمرہ ترک کر دینا حدیث نبوی سیدہ عائشہ

- | | | |
|------------------|-----------|-------------------------------------------|
| سیدہ عائشہ | حدیث نبوی | 1017 حیض کی وجہ سے عمرہ ترک کر دینا |
| سیدہ عائشہ | فعل صحابی | 1018 قربانی کا گمشدہ جانور مل جانے کا حکم |
| عطاء بن ابی رباح | قول تابعی | 1019 صفا و مروہ کے طواف میں رمل ترک کرنا |
| ابراہیم نخعی | قول تابعی | 1020 حج کے روزے ترک کرنے پر ہدی لازم |



ہمارے ادارے کی دیگر مطبوعات
دلکش طباعت تحقیقی اور منفرد موضوعات معیار اور جدت کی علامت



یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
آرمو بازار، لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

پروکسٹوبکس

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

@zohaibhasanattari

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زوہیب حسن عطاری